



فتوحاتِ جہانگیری



جز و پنجم



سنن قطری

۔۔ متن ۔۔

أَمَّا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ قُطَيْبٍ

۔۔ ترجمہ ۔۔

أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَهَانْغِيَر

أَدَامَ اللَّهُ تَعَالَى مَعَالِيَهُ وَبَارَكَ أَيَّامَهُ وَلِيَّالِيَهُ

نئیہ سنٹر، بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

ترتیب

جمعہ کا بیان	باب 5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین
باب 1: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے	رکعت ہوتی ہیں ۷۵
جمعہ کے احکام	باب 6: وتر کی فضیلت ۷۶
مصر جامع کی وضاحت	باب 7: وتر کی رکعت میں کون سی سورت کی قرأت کی جائے
حدیث کی تحقیق	اس میں دعائے قنوت پڑھنا ۷۷
باب 2: جمعہ کی نماز میں تعداد کا تذکرہ	وتر کی نماز میں قرأت کا طریقہ ۷۸
باب 3: جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان سے	باب 8: وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنا ۸۷
باب 4: بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے	باب 9: دعائے قنوت کا طریقہ اور اس کا مقام ۸۹
باب 5: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاتا ہے یا جو شخص جمعہ	باب 10: بیمار شخص کی نماز جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر
نہیں پاتا	پھوٹ پڑے وہ اپنا نائب کس کو کس طرح مقرر کرے؟ ۹۸
باب 6: جب کوئی شخص آئے امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت	نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ
دو رکعت ادا کرنا	کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟ ۱۰۰
باب 7: زوال سے پہلے نماز جمعہ ادا کرنا	عیدین کا بیان
وتر کا بیان	باب 1: بلا عنوان ۱۰۴
باب 1: وتر کا طریقہ یہ فرض نہیں ہیں نبی اکرم ﷺ نے اونٹ	نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت ۱۰۴
پر بھی وتر ادا کیے ہیں	باب 2: نبی اکرم ﷺ کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا
وتر کے حکم کی وضاحت	اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف ۱۲۳
باب 2: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا	خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ۱۲۴
بھول جائے	باب 3: نماز ترک کرنے کی شدید مذمت جو شخص اسے ترک
باب 3: وتر پانچ ہوتے ہیں وتر تین ہوتے ہیں وتر ایک ہوتا	کردے وہ کفر (کا مرتکب ہوتا) ہے تاہم ایسا کرنے والے
ہے یا وتر پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں	کو قتل کرنا منع ہے ۱۲۷
باب 4: وتر کی نماز کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو	باب 4: اس شخص کا تذکرہ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز

۱۷۷	باب 2: مسلمان نجس نہیں ہوتا	۱۳۴	ہے اور جس کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے
۱۷۸	باب 3: حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کی جگہ اور ان پر چار تکبیروں کا کہا جانا	۱۳۷	باب 5: نماز خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام
۱۸۰	باب 4: نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا چار یا پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اور سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی	۱۳۸	نماز خوف کی شرعی حیثیت
۱۸۱	نماز جنازہ کا طریقہ	۱۳۱	پہلا طریقہ
۱۸۲	نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد	۱۳۲	غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا کا طریقہ
۱۸۳	نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کا حکم	۱۳۳	تیسرا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت
۱۸۵	نماز جنازہ میں قرأت کرنے کا حکم	۱۳۴	چوتھا طریقہ: ”بطن نخل“ میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا
۱۹۰	قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا	۱۳۴	پانچواں طریقہ: غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز کا طریقہ
۱۹۱	باب 5: (نماز جنازہ کے دوران) دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا	۱۳۴	چھٹا طریقہ: ذی قرد کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا
۱۹۲	تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا	۱۳۴	ساتواں طریقہ: غزوہ نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا
۱۹۳	باب 6: مٹیوں میں مٹی لے کر میت (یعنی قبر) پر ڈالنا	۱۳۴	نماز ادا کرنا
۱۹۵	باب 7: قبر پر (نماز جنازہ) ادا کرنا	۱۳۴	باب 6: عورت کے لیے کتنے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا
۲۰۱	باب 8: چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنا	۱۵۳	جائز ہے
۲۰۲	چاشت کی نماز کے احکام	۱۵۳	باب 7: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ
۲۰۳	باب 9: نماز کے دوران تھوڑا عمل کرنا جائز ہے اور جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو جائے اس پر کون سی نماز کی قضاء لازم ہوگی، نفل نماز ادا کرنے کا وقت	۱۵۳	نماز کسوف کا حکم
۲۰۵	باب 10: جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا بھی وقت ہو چکا ہو تو کیا وہ اس نماز کی قضاء ادا کرے گا یا نہیں؟	۱۵۵	پہلا مسئلہ: نماز کسوف کا طریقہ
۲۰۸	باب 11: کسی عذر کی وجہ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا	۱۵۶	دوسرا مسئلہ: نماز کسوف کے دوران قرأت کرنا
۲۰۹	نماز میں التفات کا حکم	۱۵۸	تیسرا مسئلہ: نماز کسوف کا وقت
۲۱۰	باب 12: نماز کے دوران اشارہ کرنا	۱۵۸	چوتھا مسئلہ: نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا
۲۱۰	نماز میں اشارہ کرنے کا حکم	۱۵۹	پانچواں مسئلہ: چاند گرہن کا حکم
۲۱۰	باب 13: جو شخص صبح کی نماز میں سورج نکلنے سے پہلے ایک		

نماز استسقاء

۱۶۶	باب 1: بلا عنوان
۱۶۷	نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کی وضاحت

جنازہ کا بیان

۱۷۶	باب 1: جنازے کے آگے چلنا
۱۷۶	جنازے کے آگے چلنے کا حکم

۲۶۱	کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی	۲۱۲	سجدہ پائے اس نے نماز کو پالیا
۲۶۲	باب 11: بچے اور یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے	۲۱۳	باب 14: کئی مسجدیں بنانا
۲۶۳	باب 12: یتیم کے مال میں سے کسی کا قرض کے طور پر کچھ لینا	۲۱۴	باب 15: جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے جسے وہ اپنے سامنے قبلہ کی سمت میں دیکھ رہا ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہے
۲۶۴	باب 13: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ	۲۱۵	کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت
۲۶۵	باب 14: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے صدق لینا جائز نہیں ہے	۲۱۶	باب 16: کسی کام کی وجہ سے قرأت کو مختصر کر دینا
۲۶۶	باب 15: کس شخص کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟	۲۱۷	باب 17: نبی اکرم ﷺ کا اس بات سے منع کرنا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے ہوں
۲۶۷	زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت	۲۱۸	امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم
۲۶۸	باب 16: وہ خوشحالی جو مانگنے کو حرام کر دیتی ہے	۲۱۹	غنی کے حکم کی وضاحت
۲۶۹	باب 17: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا	۲۲۰	باب 18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا
۲۷۰	باب 18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا	۲۲۱	باب 19: زمین سے ہونے والی پیداوار میں صدقے کی مقدار کیا ہوگی؟ نیز بچلوں کا اندازہ لگانا
۲۷۱	باب 20: صدقہ دینے کی ترغیب اور اس کی تقسیم کا طریقہ	۲۲۲	باب 21: جزیہ کے احکام
۲۷۲	باب 21: جزیہ کے احکام	۲۲۳	باب 22: جزیہ کی مقدار
۲۷۳	باب 22: جزیہ کی مقدار	۲۲۴	باب 23: جزیہ کی مقدار
۲۷۴	باب 23: جزیہ کی مقدار	۲۲۵	باب 24: جزیہ کی مقدار
۲۷۵	باب 24: جزیہ کی مقدار	۲۲۶	باب 25: جزیہ کی مقدار
۲۷۶	باب 25: جزیہ کی مقدار	۲۲۷	باب 26: جزیہ کی مقدار
۲۷۷	باب 26: جزیہ کی مقدار	۲۲۸	باب 27: جزیہ کی مقدار
۲۷۸	باب 27: جزیہ کی مقدار	۲۲۹	باب 28: جزیہ کی مقدار
۲۷۹	باب 28: جزیہ کی مقدار	۲۳۰	باب 29: جزیہ کی مقدار
۲۸۰	باب 29: جزیہ کی مقدار	۲۳۱	باب 30: جزیہ کی مقدار
۲۸۱	باب 30: جزیہ کی مقدار	۲۳۲	باب 31: جزیہ کی مقدار
۲۸۲	باب 31: جزیہ کی مقدار	۲۳۳	باب 32: جزیہ کی مقدار
۲۸۳	باب 32: جزیہ کی مقدار	۲۳۴	باب 33: جزیہ کی مقدار
۲۸۴	باب 33: جزیہ کی مقدار	۲۳۵	باب 34: جزیہ کی مقدار
۲۸۵	باب 34: جزیہ کی مقدار	۲۳۶	باب 35: جزیہ کی مقدار
۲۸۶	باب 35: جزیہ کی مقدار	۲۳۷	باب 36: جزیہ کی مقدار
۲۸۷	باب 36: جزیہ کی مقدار	۲۳۸	باب 37: جزیہ کی مقدار
۲۸۸	باب 37: جزیہ کی مقدار	۲۳۹	باب 38: جزیہ کی مقدار
۲۸۹	باب 38: جزیہ کی مقدار	۲۴۰	باب 39: جزیہ کی مقدار
۲۹۰	باب 39: جزیہ کی مقدار	۲۴۱	باب 40: جزیہ کی مقدار
۲۹۱	باب 40: جزیہ کی مقدار	۲۴۲	باب 41: جزیہ کی مقدار
۲۹۲	باب 41: جزیہ کی مقدار	۲۴۳	باب 42: جزیہ کی مقدار
۲۹۳	باب 42: جزیہ کی مقدار	۲۴۴	باب 43: جزیہ کی مقدار
۲۹۴	باب 43: جزیہ کی مقدار	۲۴۵	باب 44: جزیہ کی مقدار
۲۹۵	باب 44: جزیہ کی مقدار	۲۴۶	باب 45: جزیہ کی مقدار
۲۹۶	باب 45: جزیہ کی مقدار	۲۴۷	باب 46: جزیہ کی مقدار
۲۹۷	باب 46: جزیہ کی مقدار	۲۴۸	باب 47: جزیہ کی مقدار
۲۹۸	باب 47: جزیہ کی مقدار	۲۴۹	باب 48: جزیہ کی مقدار
۲۹۹	باب 48: جزیہ کی مقدار	۲۵۰	باب 49: جزیہ کی مقدار
۳۰۰	باب 49: جزیہ کی مقدار	۲۵۱	باب 50: جزیہ کی مقدار

۵۱۸	ایذا پہنچانے والے جانوروں کا حکم	۳۶۶	رویت ہلال کی گواہی
۵۲۵	باب ۲: مواقیت کا بیان	۳۸۲	باب ۲: سحری کا وقت
۵۲۶	میقات کے احکام	۳۸۷	باب ۳: چاند دیکھنے کی گواہی
۵۳۳	حج قرآن کا حکم	۳۹۹	باب ۴: رات کے وقت ہی (روزے کی) نیت کر لینا
۵۳۶	عرفات میں وقوف کا حکم	۴۱۶	باب ۵: روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کا حکم
۵۷۰	دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا حکم	۴۱۶	روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے کا حکم
۵۸۳	حالت احرام میں نکاح کرنے کا حکم	۴۵۵	باب ۶: اعتکاف کا بیان
	نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت	۴۵۶	اعتکاف کے احکام
۶۰۲	فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت	۴۶۳	باب ۷: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا
	خرید و فروخت کے احکام	۴۶۳	روزہ دار شخص کا مسواک کرنا
۶۳۳	باب ۱: بلا عنوان		باب ۸: عمر رسیدہ ہو جانے (بچے کو) دودھ پلانے کسی
۶۳۳	سود کی اقسام اور ان کے احکام	۴۶۷	عذر وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھنا
۶۴۹	خیار مجلس کا حکم	۴۶۷	باب ۹: افطاری کر لینے کے بعد سورج نکل آنا
	پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین		(یعنی بادل وغیرہ کی وجہ سے وقت سے پہلے افطاری
۶۶۱	صورتیں	۴۶۷	کر لینے کا حکم)
۶۶۵	مجبول چیز کے سودے کا حکم		جزء ششم
۶۷۴	سودے میں فریقین کے اختلاف کا حکم		حج کا بیان
۶۹۱	سودا کرتے ہوئے شرط عائد کرنے کا حکم	۴۸۳	باب ۱: بلا عنوان
۶۹۷	مرحوم کے مال میں سے قرض کی وصولی کا حکم	۴۸۳	حج کے حکم کی وضاحت
۷۱۱	زمین کو کرائے پر دینے کا حکم	۴۸۷	زاہد راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کی وضاحت
۷۲۵	زمین کو اس کی پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کا حکم	۴۹۳	حج کا احرام باندھنے کی شرائط
۷۳۳	کتے اور بلی کو فروخت کرنے کا حکم	۴۹۶	احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت
۷۳۷	خشک اور تر پھل کی فروخت کا حکم		کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج
۷۴۷	سودا ختم کرنے کی شرط عائد کرنے کا حکم	۵۰۰	کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟
۷۴۹	مکہ کے گھروں کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا حکم	۵۰۵	تلبیہ کے حکم کی وضاحت
۷۶۶	کنیز اور اس کی اولاد کو الگ الگ فروخت کرنے کا حکم	۵۰۹	حج کے دوران فرائض سنتیں اور واجب کون کون سے ہیں؟
۷۷۴	گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے کا حکم	۵۱۳	حالت احرام والا شخص لیا پیٹا؟

کتاب الجمعة

جمعه کا بیان

1- باب مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ.

باب 1: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے

1558- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَافِعٍ بْنُ خَالِدٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوْ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ فَمَنْ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنا لازم ہے البتہ بیمار شخص، مسافر شخص، عورت (نابالغ) بچے اور غلام کا حکم مختلف ہے (ان پر جمعہ فرض نہیں) تو جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے اس سے بے نیازی اختیار کرے (یعنی اسے ادا نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بے نیازی اختیار کرے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور لائق حمد ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن عبد صمد مہمدی باللہ، ابو عبد اللہ ہاشمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۵۱، ۳۵۲)۔

○ ذکرہ مزی فی رواۃ عن سعید بن ابی مریم، ولہ ذکر فی تاریخ اسلام للذہبی فی وفیات سنیہ (۲۹۰) ص (۳۳۳)، وقال:

روی عنہ ابوقاسم طبرانی، وروی عن سعید بن ابی مریم۔

۱۵۵۸- أخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۴۲۲-۴۲۳) قال: ثنا البغوي: ثنا كامل بن طلحة: ثنا ابن السريفة: به - و من طريقه ابن عدي أخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۲/۱۸۶) كتاب الجمعة: باب من لا تلزمه الجمعة - وفي التمعيب (۶/۲۶۹) رقم (۲۰۱۲) - قال: أخبرنا أبو سعد السالبي: أن أبا أحمد بن عدي ... قد كره - وقال ابن عدي: ومعاذ لهذا غير معروف - وابن السريفة يحدّث عن أبي الزبير عن جابر نسخة - وهذا أخرجه عن معاذ بن محمد عن أبي الزبير - ومعاذ لا يعرفه إلا من هذا الحديث - أ - أخرجه البخاري في التاريخ (۲/۲۲۵) و الطبراني في المعجم الكبير (۲/۵۱) رقم (۱۲۵۷) و البيهقي في الكبرى (مختصر) (۳/۱۸۴) من رواية ضرار بن عمرو - وعزاد السبكي في (المجمع) (۲/۱۷۲) للطبراني ثم قال: (وفيه ضرار: روى عن التابعين - وأظنه ابن عمرو الملقب - وهو ضعيف) - أ - وسئل أبو زرعة الرازي - كما في (العلل) - لا بن أبي حاتم (۱/۲۱۲) (۶۱۳) - عن حديث نعيم لهذا فقال: لهذا حديث منكرو - وروى عن مولى لآل الزبير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الجمعة واجبة على كل محتلم إلا أربعة: الصبي والعبد والمرأة والمريض) - أخرجه ابن أبي شيبة في (المصنف) (۱/۴۴۶) والبيهقي في (الكبرى) (۲/۱۸۶) من رواية أبي حاتم عن مولى لآل الزبير: به -

جمعہ کے احکام

جمعہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

جمعہ صرف ”مصر جامع“ میں یا شہر کی عید گاہ میں ادا کیا جاسکتا ہے گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”جمعہ تشریق عید الفطر کی نماز عید الاضحیٰ کی نماز صرف مصر جامع میں ادا کی جاسکتی ہے۔“

”مصر جامع“ سے مراد ہر وہ جگہ ہے جس کا امیر ہو اور وہاں قاضی بھی موجود ہو جو احکام کا نفاذ کرے اور حدود کو قائم کرے۔

یہ روایت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے تاہم ان سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے اگر لوگ اپنی بڑی مساجد میں اکٹھے ہو جائیں تو ان کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی۔

پہلے قول کو امام کرخی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور یہ ظاہر ہے جبکہ دوسرے قول کو سلجی نے اختیار کیا ہے جبکہ عید گاہ پر حکم عائد کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ شہر کے آس پاس کی کھلی جگہوں میں کسی بھی جگہ اسے ادا کیا جاسکتا ہے کیونکہ شہر والوں کی ضروریات کے اعتبار سے اس کی بھی وہی حیثیت ہے اسی طرح منیٰ میں جمعہ ادا کرنا جائز ہے اگر وہاں حجاز کا امیر موجود ہو یا خلیفہ خود سفر کر کے وہاں آیا ہو یہ حکم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ایک گاؤں ہے یہی وجہ ہے وہاں عید کی نماز بھی ادا نہیں کی جاسکتی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے: حج کے دنوں میں منیٰ ایک شہر کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے اور لوگوں کی سہولت کے لیے یہاں عید کی نماز ادا نہیں کی جاتی۔

مسافر شخص، عورت، بیمار شخص، غلام اور نابینا شخص پر جمعہ پڑھنا واجب نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: مسافر کے لیے جمعہ میں شریک ہونا اس کے لیے حرج کا باعث ہوگا یہی حال بیمار اور نابینا شخص اور غلام کا ہے کیونکہ غلام تو اپنے آقا کی خدمت میں مصروف ہوگا اسی طرح عورت اپنے شوہر کی خدمت میں مصروف ہوگی تو حرج کو دور کرنے کے لیے ان سب کو معذور قرار دیا جائے گا لیکن اگر یہ سب لوگ نماز میں شریک ہو کر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو اس وقت کے فرض (یعنی ظہر کی نماز کی جگہ) پر ادا کر لینا ان کے لیے جائز ہوگا اس کی وجہ یہ ہے: اس صورت میں اس حرج کو انہوں نے خود برداشت کر لیا ہے تو یہ اس مسافر کی طرح ہو جائیں گے جو روزہ رکھ لیتا ہے۔

مسافر شخص، بیمار اور غلام کے لیے یہ بات جائز ہے وہ جمعہ کی نماز کی امامت کریں۔

امام زفر رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: ایسا کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ ان پر تو جمعہ فرض ہی نہیں ہے تو وہ بچے اور عورت کی طرح ہو جائیں گے جبکہ ہماری دلیل یہ ہے: یہ بات رخصت ہے لہذا جب وہ مسجد میں حاضر ہو جائیں گے تو یہ چیز ان پر فرض ہو جائے گی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو اس میں یہ اہلیت ہی موجود نہیں ہوتی جبکہ خاتون مردوں

کی امامت کر ہی نہیں سکتی۔

اگر مقتدیوں میں صرف یہ لوگ ہوں (یعنی مسافر، بیمار، شخص یا غلام) تو ان کے ذریعے جمعہ منعقد ہو جائے گا اس کی وجہ یہ ہے: جب یہ لوگ امامت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو اقتداء کرنے کی بدرجہ اولیٰ صلاحیت رکھتے ہوں گے۔

اگر کوئی شخص جمعے کے دن امام کے جمعے کی نماز ادا کرنے سے پہلے اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کر لیتا ہے حالانکہ اس شخص کو کوئی عذر لاحق نہیں ہوتا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے تاہم اس کی یہ نماز درست ہوگی۔

امام زفر رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: ان کی یہ نماز اس کے لیے درست نہیں ہوگی اس کی وجہ یہ ہے: امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک اپنی اصل کے اعتبار سے جمعہ پڑھنا ہی فرض ہے۔

اور ظہر کی نماز اس کے بدل کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے اصل پر قدرت رکھنے کی صورت میں بدل کی طرف جانا درست نہیں ہوگا۔

ہدایہ کی مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی "البنایہ" میں تحریر کرتے ہیں:

لفظ جمعہ میں "ن" اور "م" پر پیش پڑھی جاتی ہے جبکہ بعض حضرات نے "ج" پر پیش اور "م" پر زبر بھی پڑھی ہے۔

اس لفظ کی جمع "جمعات" اور "جمع" آتی ہے اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ اس میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں بہت سی بھلائیاں جمع کر دی ہیں اور

یہ ایک شرعی نام ہے۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کے جسمانی وجود (کے اجزائے

ترکیبی) کو جمع کیا گیا تھا اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

اس دن کی فضیلت بہت زیادہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور شاہد اور مشہود کی قسم۔"

یہاں "شاہد" سے مراد "جمعہ کا دن" ہے اور "مشہود" سے مراد "عرفہ کا دن" ہے۔

اس روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی "سنن کبریٰ" میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سب سے بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

گیا اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا اسی دن میں انہیں وہاں سے زمین پر اتارا گیا اور قیامت بھی جمعے

کے دن ہی قائم ہوگی۔"

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

”اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی اور اسی دن ان کا انتقال ہوا، روئے زمین پر موجود ہر جانور جمعہ کے دن چیختا ہے اس وقت جب سورج طلوع ہوتا ہے وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کیونکہ انہیں یہ خوف ہوتا ہے: شاید آج قیامت قائم ہو جائے گی صرف جنات اور انسان کو (اس بارے میں احساس نہیں ہوتا)۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

”اس میں ایک گھڑی ایسی ہے: بندہ مسلم اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اس دوران اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطاء کرے گا۔“

دعا کی مقبولیت کی اس گھڑی کے بارے میں تیرہ اقوال ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: یہ گھڑی صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ جمعہ کے دن عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتی ہے۔

حسن اور ابو العالیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سورج ڈھلنے کے بعد ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ جمعے کی اذان کے وقت ہوتی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں یہ بات نقل کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے اور یہ اس کے

(خطبے سے) فارغ ہونے تک باقی رہتی ہے۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے جس میں نماز کی ادائیگی کو اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ (سورج) نکلنے سے لے کر اس وقت

تک ہوتی ہے جب تک وہ ایک ہاتھ تک بلند نہیں ہو جاتا۔

طاؤس اور حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے

درمیانی عرصے میں ہوتی ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب نماز قائم ہو جاتی ہے اور نماز ختم ہونے تک باقی رہتی

ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے تین مقامات پر تلاش کرو: صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک امام کے (خطبے

سے فارغ ہونے تک بعد منبر سے) نیچے اترنے سے لے کر اس کے تکبیر کہنے تک اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے

تک۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے: تمام مسلمانوں کا جمعہ کے واجب ہونے پر اجماع پایا جاتا ہے۔

شیخ طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے: اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جمعہ پڑھنا فرض کفایہ ہے

لیکن علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غلط ہے۔

امام فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز کی ادائیگی ہر اس شخص پر فرض ہے جسے کوئی عذر لاحق نہ ہو۔
شیخ ابوطیب نے امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات غلط نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ فرض کفایہ ہے۔

شیخ ابن العربی نے یہ بات بیان کی ہے: ہمیں جمعہ کی فرضیت کے لیے کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اجماع اس بارے میں سب سے قوی دلیل ہے۔

شیخ ابن وہب نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے سنت قرار دیا ہے اور پھر یہ فرمایا ہے: مالکی فقہاء نے اس بارے میں کلام کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جمعہ پڑھنا اس شخص پر لازم ہے جو (جمعہ کی) اذان کی آواز سنتا ہے۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہر بالغ شخص پر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جانا واجب ہے۔“

امام نسائی رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق ہے یہ بات امام نے بیان کی ہے۔

”الدرایہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: جمعہ کی نماز ادا کرنا فرض ہے اور اس بات پر اتفاق ہے اس کا انکار کرنے والے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا۔

یہ فرض عین ہے البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے اسے فرض کفایہ قرار دیا ہے لیکن یہ بات غلط ہے۔ یہ بات ”الحلیہ“ اور ”شرح الوجیز“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

جمعہ کی فرضیت کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

جہاں تک کتاب کا تعلق ہے تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو۔“

یہاں ذکر سے مراد خطبہ ہے اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے اور امر کا صیغہ وجوب کے لیے ہے تو جب خطبے کے لیے چل کر جانا فرض ہوگا وہ خطبہ جو نماز کے جواز کے لیے شرط ہے تو اصل نماز کی طرف جانا بدرجہ اولیٰ واجب قرار دیا جائے گا اور اس کا واجب ہونا زیادہ مؤثر ہوگا ان الفاظ کے ذریعے ”اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو“ یعنی اذان ہو جانے کے بعد خرید و فروخت حرام ہے تو کسی مباح کام کو صرف کسی واجب کی وجہ سے ہی حرام قرار دیا جاسکتا ہے۔

جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو اس کی دلیل حضرت جابر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ حدیث ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے:) ”تم لوگ یہ بات جان لو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعے کی نماز فرض قرار دی ہے۔“

اس روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں عبداللہ بن محمد عدوی نامی راوی ہے جو منکر الحدیث ہے اس کی روایت کی متابعت نہیں کی جاتی یہ بات امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔
”المبسوط“ نامی کتاب میں اس روایت کا مضمون زیادہ الفاظ کے ساتھ منقول ہے اور اسی روایت کے بعض حصے کو ”المہذب“ کے مصنف نے بھی نقل کیا ہے

جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے لے کر ہمارے آج کے دن تک کے تمام مسلمانوں کا اس کی فرضیت پر اجماع ہے کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے۔

تاہم اہل علم کے درمیان اس وقت کے اصل فرض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ کی جدید رائے یہ ہے اور امام زفر رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں جمعہ پڑھنا فرض ہے جبکہ ظہر کی نماز کو اس کا بدل قرار دیا جائے گا۔
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور قدیم قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں فرض ظہر کی نماز ادا کرنا ہے اور جس شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو اگر وہ جمعے کی نماز ادا نہیں کر پاتا تو اسے ظہر ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز متعین طور پر فرض نہیں ہے تاہم انہوں نے ظہر کی ادائیگی کی رخصت دی ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا فائدہ اس وقت ظاہر ہوگا جب کوئی آزاد مقیم شخص ظہر کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا مطلق جائز ہوگا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد جمعہ پڑھنے کے لیے جاتا ہے یا جمعہ پڑھنے کے لیے نہیں جاتا تو اس کا ظہر کا فرض باطل نہیں ہوگا جبکہ دیگر مشائخ کے نزدیک ظہر کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا خواہ وہ شخص جمعے کو پالیتا ہے یا جمعے کو نہیں پاتا وہ جمعے کی طرف چل کے جاتا ہے یا نہیں جاتا۔

جہاں تک معنوی (یعنی قیاس کے ذریعے حکم ثابت کرنے کا) تعلق ہے تو اس کی صورت یہ ہے: ہم نے جمعہ کی ادائیگی کی صورت میں ظہر کی نماز ترک کرنے کا حکم دیا جبکہ ظہر کی نماز فرض ہے تو کسی ایک فرض کو کسی دوسرے ایسے فرض کی وجہ سے ہی چھوڑا جاسکتا ہے جو اس سے زیادہ مؤکد ہو تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے فرض ہونے کے اعتبار سے جمعہ کی نماز ظہر کی نماز سے زیادہ مؤکد ہے۔

مصر جامع کی وضاحت

صاحب ہدایہ نے جو یہ کہا ہے: ”جامع مصر“ کے علاوہ جمعہ ادا کرنا درست نہیں ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ مینی تحریر کرتے ہیں:

جمعہ کے لازم ہونے کی شرائط بارہ ہیں، چھ کا تعلق نمازی سے ہے، یعنی آزاد ہونا، مرد ہونا، مقیم ہونا، تندرست ہونا، دونوں پاؤں اور بصارت کا سلامت ہونا۔

تاہم مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نابینا شخص کو ساتھ لے کر جانے والا کوئی آدمی مل جاتا ہے تو اس پر بھی جمعہ کی نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

چھ شرائط کا تعلق نمازی کی ذات کے علاوہ سے ہے، وہ شہر کا جامع ہونا، سلطان کا موجود ہونا، جماعت کا موجود ہونا، خطبہ ہونا، نماز کا وقت ہونا اور اظہار ہونا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی والی شہر کے دروازے تک آ جاتا ہے اور وہاں ہجوم اکٹھا کر لیتا ہے، لیکن لوگوں کو شہر کے اندر داخلے کی اجازت نہیں ہوتی تو جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ شیخ ترمذی نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ نے نماز کے نادر احکام ذکر کرتے ہوئے یہ بات بھی ذکر کی ہے، اگر امیر اپنے لشکر کو کسی قلعے کے پاس جمع کرتا ہے، لیکن شہر کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور امیر وہاں کے لوگوں کو جمعہ پڑھا دیتا ہے، تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا، تو مصنف نے پہلی شرط کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے: جمعہ صرف جامع شہر میں ادا کیا جاسکتا ہے۔

حدیث کی تحقیق

صاحب ہدایہ نے جو حدیث نقل کی ہے: مصر جامع کے علاوہ جمعہ تشریق، عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نماز نہیں ہو سکتی، اس کے بارے میں حافظ بدرالدین مینی تحریر کرتے ہیں:

امام زیلعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا مرفوع ہونا غریب ہے، ہمیں یہ روایت موقوف روایت کے طور پر ملی ہے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

اسے امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی ”مصنف“ میں نقل کیا ہے، انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جمعہ تشریق، عید الفطر کی نماز، عید الضحیٰ کی نماز صرف جامع مصر یا بڑے شہر میں ادا کی جاسکتی ہے۔“

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی کتاب ”معرفۃ السنن والآثار“ میں بھی نقل کیا ہے، تاہم یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے۔

اسی طرح شیخ ابن حزم نے اپنی کتاب ”المحلی“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

اس کے بعد علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام زیلعی رحمہ اللہ یا امام بیہقی رحمہ اللہ تک اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر نہ پہنچنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ یہ مرفوع حدیث ہے ہی نہیں اس کی وجہ یہ ہے: امام خواہر زادہ رحمہ اللہ نے اپنی ”مبسوط“ میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ علم حدیث میں حجت ہیں اور اگر ہم اس روایت کا موقوف ہونا تسلیم کر لیں تو بھی یہ مستند طور پر موقوف ہے اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع پر محمول کیا جائے گا کیونکہ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے بیان کر دیں۔

مصر جامع کی تعریف کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات نقل کی ہے۔

اس کی تعریف میں اختلاف پایا جاتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ روایت منقول ہے: ”مصر جامع“ اس کو کہتے ہیں جس میں دین اور دنیا کے مختلف معاملات سے تعلق رکھنے والے ہر طرح کے لوگ بستے ہوں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ جگہ جہاں ہر امیر اور قاضی موجود ہو جو احکام کو نافذ کر سکیں اور حدود کو قائم کر سکیں تو وہ مصر قرار دیا جائے گا اور وہاں کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہوگا۔

امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سفیان ثوری کہتے ہیں: مصر جامع اسے کہا جائے گا جسے لوگ شہر کہتے ہوں اس وقت جب شہروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جیسے بخارا اور سمرقند ہیں۔

امام کرخی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مصر جامع اس شہر کو کہا جائے گا جہاں حدود قائم کی جا سکیں اور احکام نافذ ہو سکیں۔ زہری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

اس کے بعد امام عینی رحمہ اللہ نے شہر کی تعریف کے بارے میں مزید مختلف اقوال نقل کیے ہیں:-

1559 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعٍ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ أَوْ امْرَأَةٍ.

☆☆ طارق بن شہاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سب لوگوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہے صرف چار پر نہیں ہے: غلام شخص (نابالغ) بچہ بیمار اور عورت۔

۱۔ تلخیص البنا یہ شرح الہدایہ از امام حافظ بدرالدین محمود عینی ص 45/2

۱۵۵۹ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۲/۲) كتاب الجمعة باب من لا تلزمه الجمعة من طريق محمد بن أحمد بن عبدان ثنا إبراهيم بن إسماعيل بن أبي العباس ثنا إسماعيل بن منصور - وأخرجه أبو داود في سننه (۲۸۰/۱) كتاب الصلاة باب الجمعة للمملوك والمرأة الحديث (۱۰۶۷)؛ حدثنا عباس بن عبد العظيم حدثني إسماعيل بن منصور - وأخرجه الحاكم في المستدرک (۲۸۸/۱) و صححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في المعرفة (۱۷۱/۲) و خلفه في الكبرى (۱۷۲/۲) كتاب الجمعة باب من يجب عليه الجمعة وقال (ليس بمحفوظ) أخرجه غير عباس أيضا عن إسماعيل عن ذكر أبي موسى فيه (۱) - ۵۱ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسحاق بن ابی عنینس زہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۲۵-۲۶) و ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۱۳/۱۹۸)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منشر بن اجدع، ہمدانی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں سے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۱۵) (ت ۲۳۲)۔

○ قیس بن مسلم مذہبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۶) (۵۶۲۷)۔

1560- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا فَصِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْتَيْنَاهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ فَالْأَناسُ لَنَا فِيهِ تَبَعُ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ہم دنیا میں) بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن آگے ہونے والے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو ان کے بعد کتاب دی گئی تو یہ وہ دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم کیا تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہماری رہنمائی کی تو اس بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہودیوں کا دن کل (ہفتے کا دن ہے) اور عیسائیوں کا دن کل کے بعد والا (اتوار کا دن) ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن سلیمان نیری۔ بالنون مصغر۔ ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا

۱۵۶۰- أخرجه مسلم (۸۵۶) في الجمعة: باب شهادة هذه الأمة ليوم الجمعة والنسائي (۸۷/۲) في الجمعة: باب إيجاب الجمعة: وابن ماجة (۱۸۳) في إقامة الصلاة: باب في فرض الجمعة: من طريق أبي حازم عن أبي هريرة- وأخرجه عبد الرزاق عن معمر عن قتاد بن دحية عن أبي هريرة مرفوعاً: - ومن هذا الوجه أخرجه البخاري (۶۶۳۴) (۷۰۳۶) ومسلم (۸۵۵) وأحمد (۲۷۶/۲) (۲۱۲) والبيهقي (۱۹۰۴۵) وابن حبان (۲۷۸۴) والبيهقي في سننه (۱۷۱/۲) أول كتاب الجمعة- وأخرجه أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة - ومن هذا الوجه أخرجه البخاري (۲۳۸) (۸۷۶) (۲۹۵۶) (۶۸۸۷) (۷۴۹۵) ومسلم (۸۵۵) وأحمد (۲۴۹/۲) والنسائي (۸۵/۲) (۸۶) وابن حبان (۱۷۳۰) - والبيهقي في سنن السنة رقم (۲۴۷۱) والبيهقي (۱۷۰/۲) - وأخرجه أبو صالح عن أبي هريرة: أخرجه مسلم (۸۵۵) وأحمد (۲۷۶/۲) (۲۵۰) (۲۴۹/۲) - وأخرجه طبراني عن أبي هريرة: أخرجه البخاري (۸۹۶) (۲۴۸۶) ومسلم (۸۵۵) والنسائي (۸۵/۲) (۸۵) وأحمد (۲۷۶/۲) (۲۴۹/۲) والبيهقي (۱۷۰/۲) كتاب الجمعة- وأخرجه عبد الرحمن بن آدم عن أبي هريرة: أخرجه أحمد (۲۳۶/۲) (۵۱۲) - وأخرجه عبد الرحمن بن مولي أم بزن عن أبي هريرة: أخرجه أحمد (۲۸۸/۲) (۴۹۱) - وأخرجه أبو سلمة عن أبي هريرة: أخرجه أحمد (۵۰۲/۲) - وأخرجه عبد القبري عن أبيه عن أبي هريرة: أخرجه أحمد (۵۱۷/۲) (۵۱۸) -

ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 183ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
 ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۸۵) (ت ۵۴۶۲)۔

2- باب ذکر العدد فی الجمعة.

باب 2: جمعہ کی نماز میں تعداد کا تذکرہ

1561- قُرِءَ عَلَى أَبِي عَيْسَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَارُونَ الْأَنْبَارِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بِبَالِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَضَتْ السَّنَةُ أَنَّ فِي كُلِّ ثَلَاثَةِ إِمَامٍ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ جُمُعَةٌ وَأَضْحَى وَفِطْرًا وَذَلِكَ أَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ. قَالَ وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یہ طریقہ چلا آ رہا ہے جب تین لوگ موجود ہوں تو ان میں سے ایک امام ہوگا اور جہاں چالیس لوگ یا اس سے زیادہ لوگ ہوں تو وہاں جمعہ کی نماز بھی ہوگی عید الفطر کی نماز بھی ہوگی اور عید الفطر کی نماز بھی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ ایک جماعت شمار ہوتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

- عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ہارون بن ہاشم بن شہاب، ابو عیسیٰ انباری، سکن بغداد فی جانب شرقی منھا، و ذکرہ ابن ثلاج انہ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۸۹/۱۰)۔ ووقع فی (۱): انصاری۔
- قال ذہبی فی میزان: اسحاق بن خالد بن یزید۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: میزان (۳۲۱/۱)، ثقات (۱۲۰/۸)۔
- محمد بن حسن بن محمد بن زیاد بن ہارون بن جعفر۔ ان کا انتقال 351ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۲)۔

1562- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ

۱۵۶۱- أخرجه البيهقي في (الكبرى) (۱۷۷/۲) و أشار إليه في (المعرفة) (۶۲۳۷) كتاب الجمعة: باب العدد الذين إذا كانوا في قرية و جئت عليهم الجمعة - و قال في (المعرفة): (و هذا حديث ضعيف: لا ينبغي أن يحتج به) - و ضعفه في السنن أيضاً بعد العزيز بن عبد الرحمن و نقل ذلك عنه الزيلعي في نصب الراية (۱۹۸/۲) - قال العافظ في التلخيص (۱۱۶/۲): (و عبد العزيز قال احمد: اضرب على حديثه: فأنسها كذب او موضوع - و قال النسائي: ليس بشيء - و قال الدارقطني: منكر الحديث - و قال ابن حبان: لا يجوز أن يحتج به) - و في اسناده أيضاً خضيف: و هو ابن عبد الرحمن الجزري: صدوق - سبي - العفلا: خلط بآخره - و رمي بالادراجاء: كما في التلخيص (ت ۱۷۲۸)۔

۱۵۶۲- أخرجه الطبراني في الكبير (۲۸۱/۸) الحديث رقم (۷۹۵۲): حدثنا الحسين بن اسماء التميمي ثنا سويل بن عثمان ثنا مروان بن معاوية عن جعفر بن الزبير و لفظه: (الجمعة على الخمسين رجلاً و ليس على ما دون الخمسين جمعة) - و قال السجستاني في مجمع الزوائد (۱۷۹/۲): (فيه جعفر بن الزبير صاحب القاسم و هو ضعيف جداً) - و الحديث أشار إليه البيهقي في سننه (۱۷۹/۲) كتاب الجمعة: باب العدد الذين إذا كانوا في قرية و جئت عليهم الجمعة: فقال: (و قد روي في هذا الباب حديث في الخمسين لا يصح اسناده) - و لم انف عليه مسنداً عند البيهقي في السنن و لا في المعرفة: فقلعه في (الخطا فوات) - و قال العافظ ابن حجر في تليخيص المجيب (۱۱۶/۲): (و في اسناده جعفر ابن الزبير: و هو مشرور و هو صاحب بن بستان: و هو ضعيف أيضاً - و في طريق البيهقي النقاش البصري: و هو راه ايضاً) - و لا۔

إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةً لَيْسَ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ - جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (جس بستی میں) پچاس افراد ہوں ان پر جمعہ لازم ہوگا اس سے کم پر واجب نہیں ہوگا۔

اس روایت کا راوی جعفر بن زبیر مٹروک ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن ہروی، سمع احمد بن حنبل وطبقته ببغداد۔ ان کا انتقال 301ھ میں ہوا۔ وانظر ترجمہ فی "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۱۳/۱۳)۔

○ حسین بن ادریس النزاری ہروی، معروف بابن خرم مشہور۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۲۸۳/۲)۔

○ خالد بن ہیاچ بن بسطام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۲۳۰/۲)۔

○ ہیاچ بن بسطام ہروی۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ان کی حدیث نوٹ کی جائے گی۔ وقال یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱۰۳/۷)۔

1563- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةً.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پچاس افراد پر جمعہ پڑھنا لازم ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن سلیمان بن عیسیٰ بن ہشیم، وقیل: ابن عیسیٰ بن سندی بن سیرین، ابو محمد وراق، معروف بالقاسمی، وثقه خطیب فی تاریخ۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶۹/۹)۔

○ ابراہیم بن حکم بن ابان عدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۶) (ت ۱۶۸)۔

○ حکم بن ابان عدنی، ابو عیسیٰ۔ عن طاوس وعمرہ۔ وثقه ابن معین ونسائی، وقال احمد عجل: علم حدیث کے ماہرین نے

انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۲/۳۳۴)۔

1564- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مسافر شخص پر جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن نافع کو فی، ابو جعفر ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۲) (ت ۳۶۸۴)۔

1565 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ الطَّعَامَ حَتَّى نَزَلُوا بِالْبَقِيعِ فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا وَانْقَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا أَنَا مِنْهُمْ - قَالَ - وَانْزَلْ

١٥٦٤- أخرجه الطبراني في (الموسم) (٨١٨/٥): حدثنا أحمد بن يحيى الحلواني ثنا عبيد الله بن عمر القواسمي به - وقال الطبراني: (سم يرو هذا الحديث عن نافع الذي ابنه عبد الله نفع به: أبو بكر الحنفي) - أ - وهو عن الحسن البصري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ليس على المسافر جمعة) - أخرجه عبد الرزاق (١٧٦/٢) عن ابن عبيدة عن عمرو بن الحسن به - وهو مرسل من هذا الوجه - وحدث ابن عمر سكت عنه الحافظ في التلخيص (١٣٠/٢) - وقال في (بلوغ المرام - مع جبل السلام) (٤٢٨): (أخرجه الطبراني بإسناد ضعيف) - أ - وضعفه الألباني في (الدرواء) (٦١/٢) بحمد الله بن نافع - وله شاهد من حديث أبي بصير مرفوعاً: أخرجه الطبراني في (الموسم) كما في مجمع البحريين رقم (٩٤٢) عن إبراهيم بن حماد بن أبي حازم المديني ثنا مالك بن انس عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي بصير مرفوعاً به - وقال الألباني: (وهو من حديث إبراهيم بن حماد ضعيف الدارقطني) - أ -

الأصحح عن أبي بصير في قوله تعالى: (وَقَالَ اللَّهُ تَبٰى) (أبو بصير في صحيحه) (١٥٦٥- أخرجه البيهقي في سننه (١٨٢/٣) كتاب الجمعة باب الانقضاء من طريق المصنف - وقد خالف علي بن عاصم عليه جمع من الرواية فروده عن حسين لذكروا العدد (انني عشر رجلاً) أخرجه عن حسين لكذا عبد الله بن إدريس ومحمد بن فضيل ورائدة بن قدامة والنعاس وجبر بن عبد الحميد ومليمان بن كثير وعبد الرحمن بن القاسم وهو الصواب - أخرجه البخاري (٩٣٦) في الجمعة باب اذا نفر الساعات عن الامام في صلاة الجمعة فصللة الامام ومن بقي جائزة (٢٠٥٨) في اليوم: باب قول الله تعالى: (واذا راوا تجرة او طورا انفضوا اليها) (٢٠٦٤) ومسلم (٨٦٢) في الجمعة باب في قوله تعالى: (واذا راوا تجرة او طورا انفضوا اليها) (١٠٥/٢٨) والترمذي (٢٣١١) في التفسير باب ومن سورة الجمعة وابن ابي شيبة (١١٣/٢) واحمد (٢٧٠/٢) والطبري في التفسير (١٠٥/٢٨) والبيهقي (١٩٧/٢) وابو يعلى (١٨٨٨) والرازي في (ابواب النزول) ص (٢٨٦) كل يوم من طريق حسين عن سالم بن ابي الجعد عن جابر بن عبد الله - ومن هذا الوجه ايضاً أخرجه النسائي في الجمعة (٥٦) وابن الجارود (٢٩٢) وقال الترمذي: حسن صحيح - وأخرجه حسين ايضاً عن ابي سليمان عن جابر وفي بعض الروايات: (عن ابي يقطين وسالم بن ابي الجعد) - ومن هذا الوجه أخرجه البخاري (٤٨٩٩) ومسلم (٨٦٢) والترمذي (٢٣١١) وابن خزيمة (١٨٥٢) والطبري (١٠٥-١٠٤/٢٨) وابن حبان (٦٨٧٦) (٦٨٧٧) وابو يعلى (١٩٧٩) والرازي ص (٢٨٦) ودوي عن الحسن مرسل نحو هذا الفصة يصفون ذكر العدد وذكره قتادة عقب كلام الحسن (اننا عشر رجلاً وامراً) هكذا أخرجه ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبهمة) (٨٥١) والبيهقي في (التميم) (٢٧٤/٦) - ودوي عن مرة هو اصل الفصة يصفون ذكر العدد أخرجه ابن بشكوال ايضاً (٨٥١) -

اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) لَمْ يَقُلْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَرْبَعِينَ رَجُلًا غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنٍ وَخَالْفَةَ أَصْحَابِ حُصَيْنٍ فَقَالُوا لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک قافلہ آیا جو اونچے لے کر آیا تھا اور وہ قافلہ کھلے میدان میں ٹھہر گیا، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کی طرف چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف چالیس افراد رہ گئے جن میں میں بھی شامل تھا تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

”اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں قیام کی حالت میں چھوڑ گئے۔“

صرف علی بن عامر نامی راوی نے اس روایت میں چالیس افراد کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عاصم بن صہب واسطی، تمیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ دیصر، ورمی بالتشیع، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۹۹) (ت ۴۷۹۲)۔

1566- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يَخُطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ فَذَكَرَهُ وَقَالَ لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. الْحَدِيثُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اس دوران قافلہ آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس کے بعد یہ الفاظ ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد عزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، البوشیہ، یعرف بابن خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 326ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۵۴/۱۰)۔

○ علی بن مسلم بن سعید طوسی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۰۵) (۲۸۳۳)۔

1567- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَادٍ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ أَبِي حِينَ ذَهَبَ بَصْرُهُ فَإِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ صَلَّى عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ- قَالَ- فَمَكَتْ كَذَلِكَ حِينًا لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ إِلَّا فَعَلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا أَرَايْتَ اسْتَغْفَرَكَ لِأَبِي أُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ مَا هُوَ قَالَ أَيْ يُنَى هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِالْمَدِينَةِ فِي هَؤُلَاءِ مِنْ حَرَّةِ يَنَى بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ قَالَ قُلْتُ وَكَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ رَجُلًا.

☆☆ محمد بن ابوامامہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کو ساتھ لے کر جایا کرتا تھا جب ان کی بینائی رخصت ہو گئی تھی ایک مرتبہ میں انہیں لے کر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے گیا تو انہوں نے اذان کی آواز سننے کے بعد حضرت ابوامامہ کے لیے دعائے رحمت کی اور دعائے مغفرت کی اور پھر کچھ دیر اسی حالت میں رہے وہ جب بھی جمعہ کی اذان سنا کرتے تھے وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے میں نے ان سے دریافت کیا: اے اباجان! آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے میرے بیٹے! وہ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ) پہلے فرد ہیں جنہوں نے مدینہ میں بنو بیاضہ کے پتھر یلے میدان کی پست زمین میں جمعہ کے آغاز کیا تھا اس جگہ کا نام ”نقیع الخدومات“ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: چالیس افراد تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یارون بن عبد اللہ بن حمید بن سلیمان بن میاح، ابو حامد حضری۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

۱۵۶۷- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۸۱/۱): أخبرنا أبو عمرو عثمان بن أحمد بن السمال ببغداد ثنا علي بن إبراهيم الواسطي ثنا وهب بن جرير ثنا أبي- والحديث أخرجه أبو داود في سننه (۲۸۰/۱) كتاب الصلاة باب الجمعة في السفر الحديث (۱۰۶۹)- و من طريقه البيهقي في سننه (۱۷۷/۲) كتاب الجمعة باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جئت عليهم الجمعة من طريق ابن ابريس عن محمد بن اسماعيل- و مباني عند المصنف بعد الحديث التالي- و مباني أيضاً بعد هذا من طريق يونس بن بكير عن ابن ابي عمير- و أخرجه أيضاً ابن ماجه (۲۶۲/۱) كتاب إقامة الصلاة باب في فرض الجمعة الحديث (۱۰۸۲) و ابن حبان في صحيحه (۱۷۸/۱۵)- رقم (۷۰۱۲) و ابن خزيمة رقم (۱۷۲۶) و المروزي في الجمعة (۱) و ابن أبي شيبة (۲۸۱/۱)- و قال البيهقي في (السنن): (و أخرجه جرير بن عمار- و محمد بن سلمة عن ابن ابي عمير- و ابن ابي عمير- و قال يونس بن بكير- و محمد بن اسماعيل اذا ذكر سماعه في الرواية- و كان الراوي عنه ثقة استقام الامانة- و هذا حديث حسن الامانة صحيح- و قد روي فيه حديث آخر لا يحنى بطنه)- و قال في (الدلائل): (يحنى اللد بخالف هذا قول ابن شهاب- و كان مصعباً جميع يوم الجمعة اسمع بن زبارة: فاضافه كعب اله- و الله اعلم)- و قد ساقه البيهقي في (المعرفة) (۲۶۲۱) ثم قال عقبه (۲۶۲۰ ۲۶۱۹):

حالات کے لیے ملاحظہ ہو تاریخ اسلام (وفیات-۳۲۱) وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۸، ۳)۔
 ○ یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم، ابو یوسف بصری، مولیٰ آل ہاریر بن حازم ازدی ولی قضاء، و قدّم بغداد و
 حدث بھان کا انتقال 246ھ میں ہوا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ و
 ذکرہ ابن حبان فی (الثقات) ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۲۰۳/۹)، ثقات (۲۸۶/۹)، تاریخ بغداد
 (۲۷۵/۱۳-۲۷۶)۔

○ محمد بن ابی امامۃ اسعد بن سہل بن حنیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے
 طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۷) (ت
 ۵۷۸۵)۔

**1568- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 إِسْحَاقَ بِهَذَا.**

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد جبار غطارودی، ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔
 ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳)، وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
 ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۲۵۲/۱)۔

**1569- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ فِي هَزْمِ النَّبِيِّ مِنْ حَرَّةِ بَنِي
 بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ وَالْبَاقِي مِثْلُهُ.**

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

بنو بیاضہ کی پتھر ملی زمین کے اس پست حصے میں جہاں نباتات اُگتے ہیں اور جس کا نام ”نقیع الخدّمات“ ہے۔
 باقی روایت سابقہ روایت کی مانند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن محمد بن مرداس بن عبد اللہ بن دینار، ابو جعفر، حدث عن حسن بن عرفة و ابی داود، روی عنہ دارقطنی
 وغیرہ۔ وثقة خطیب فی تاریخ۔ انظر: تاریخ بغداد (۳۲۶/۳-۳۲۷)۔

۱۵۶۸- أخرجه الطبرانی في الكبير (۲۰۵/۱) رقم (۹۰۰) وفي (۹۱/۱۹) رقم (۱۷۶) والعالم في المستدرک (۱۸۷/۲) ومن طريقه
 البيهقي في سننه (۱۷۶-۱۷۹) كتاب الجمعة باب العدد الذين اذا كانوا في قرية وجبت عليهم الجمعة وفي الدلائل (۱۶۱/۲) من
 طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق به۔

3- باب الْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

باب 3: جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان سے

1570- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ
الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ بَمَدَى الصَّوْتِ . قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي حَيْثُ يَسْمَعُ الصَّوْتِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

کرتے ہیں۔

جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو (مؤذن کی) آواز سنتا ہے۔

داؤد نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: حدیث کے الفاظ کا مطلب یہ ہے: وہ شخص (مؤذن) کی آواز سنتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن رشید - ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، خوارزمی، نزہل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة"

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے
ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۰۵) (ت ۱۷۹۳)۔

1571- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلَى
مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان کی آواز سنتا ہے۔"

۱۵۷۰- عزاه اللہ لہانی فی اللہ ۱۰ (۵۹/۲) الی الدارقطنی: و عنہ ابن الجوزی و ابن اخی مہدی فی الفوائد المستفاضة (۲/۹۱۶) عن محمد بن

الفضل بن عطیة عن حجاج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده - و محمد بن الفضل: قال غير واحد: مشرؤك وقال احمد: حديثه حديث

الصل الكذب و لكن اخرجہ الدارقطنی فی الذي بعده من رواية هشام بن خالد: نا الوليد عن زهير بن محمد عن عمرو بن اسناده مرفوعاً - و

مس طريق الدارقطنی اخرجہ البيهقي (۱۷۲/۲) - وروي عن ابن المسيب انه قال: (تجب الجمعة على من سمع النداء) - اخرجہ الشافعي في

(اللام) (۱۹۲/۸) - ساء: من تجب عليه الجمعة بسكته - و من طريقه البيهقي في (الكبرى) (۱۷۵/۲) و في (المعرفة) (۶۲۸۹) قال الشافعي:

اخبرنا ابراهيم بن محمد: حدثني عبد الله ابن يزيد عن محمد بن المسيب: به - لكن اخرجہ ابن ابي شيبة (۲۲۲/۲) عن ابي خالد اللصير

عن عبد الله بن يزيد عن ابن المسيب: به: فزالت العلة - و اخرجہ عبد الرزاق (۵۱۵۶) عن رجل من اسلم عن عثمان بن محمد: انه ارسل الى

ابن المسيب يسأله: على من تجب عليه الجمعة؟ قال: على من سمع النداء - و مثل الزهري عن المسافر ينزل بقرية يوم الجمعة فقال: (اذا

سمع الاذان فليجهر الجمعة) - اخرجہ عبد الرزاق (۵۲۰۵) عن معمر عن الزهري: به -

۱۵۷۱- اخرجہ البيهقي في سننه (۱۷۲/۲) كتاب الجمعة: باب وجوب الجمعة على من كان خارج المصلى في موضع يجله النداء و قد تقدم

في الذي قبله -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن خالد بن زید بن مروان ازرق، ابومروان دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۱) ص (۱۰۲۱)۔

○ زہیر بن محمد تمیمی، ابومنذر خراسانی، سکن شام ثم حجاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۴۲) ت (۲۰۶۰)۔

1572 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثَقَّةٌ وَهَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الطَّائِفِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جموعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو جمعہ کی اذان سنتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس بن ذویب ذہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ حافظ جلیل، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۷)۔

○ محمد بن سعید طاہی، ابوسعید موزن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۴۸) ت (۵۹۵۳)۔

○ ابوسلمہ بن نبیہ - بنون موحدة، مصر - مدنی، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵۵) ت (۸۲۰۴)۔

۱۵۷۲ - أخرجه ابو داود (۱۰۵۶) كتاب الصلاة باب من تعجب عليه الجمعة والبسوقي (۱۷۲/۲) كتاب الجمعة باب وموت الجمعة لمن يسلعه النساء والخطيب في (المريض) (۱۱۳/۱) و ابو نعيم في (الحلية) (۱۰۶/۷) و المروزي في (الجمعة) (۸۶) كثر من رواية قبصة من عقبة عن سفیان عن محمد بن سعيد عن ابي حنيفة بن نبیه عن عبد الله بن هارون عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم به - وقال ابو داود: (روى هذا الحديث جماعة عن سفیان مقصوداً على عبد الله بن عمرو ولم يرفعه واما اسد قبصة) - قال البسوقي: (وقبصة بن عقبة من الثقات - و محمد بن سعيد هذا هو الطائفي ثقة - وله شاهد من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده) - ۵۱ -

○ عبد اللہ بن ہارون وابن ابی ہارون، حجازی، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۹۸)۔

1573- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ النَّاذِينَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہاں لفظ "ناذین" استعمال ہوا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ربیع بن حمید بن مالک بن حکیم، ابوحسن النخعی خزاز کوفی۔ عن ہشیم وابن عیینہ۔ وعنہ محاملی ومحمد بن مخلد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: تکموا فیہ بلا حجة۔ قال نسائی: لیس بشیء۔ واحسن قول فیہ احمد بن حنبل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۳۸۵/۲)۔

4- باب الْجُمُعَةِ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ.

باب 4: بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے

1574- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التَّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ قَرْيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا إِلَّا أَرْبَعَةٌ . يَعْنِي بِالْقَرْيَةِ الْمَدَائِنَ . لَا يَصِحُّ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ سیدہ ام عبد اللہ دو سیدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد رہ جائیں۔

یہاں پر بستی سے مراد شہر ہے اور یہ بات زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن وہب بن سعید بن عطیہ دمشقی، وقیل بخذف (سعید)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر

۱۵۷۴- اخرجہ البیہقی (۱۷۹/۲) کتاب الجمعة: باب العدد الذين اذا كانوا في قرية وجبت عليهم الجمعة من طريق المصنف - و الحديث اخرجہ ابن عدي في الكامل (۲: ۲۰۴): اخرجنا ابن مسلم: حدثنا محمد بن مفضل: حدثنا بقية: حدثنا معاوية بن يحيى ثنا معاوية بن سعيد التميمي عن الحكم بن عبد الله بن سعد عن الزهري عن ام عبد الله الدوسية - و من طريق ابن عدي اخرجہ البیہقی (۱۷۹/۲) وقال: (الحكم بن عبد الله متروك) - و معاوية بن يحيى ضعيف - ولا يصح هذا عن الزهري - وقد روي في هذا الباب حديث في الضميمة له يصح اسناده - و يذكر عن الزهري: ان مصعب بن عمير حين بعثه النبي صلى الله عليه وسلم الى المدينة جمع يوم الجمعة و هم اثنا عشر رجلا - ا - و الحديث اخرجہ الدارقطني و ضعفه من طريق الوليد بن محمد عن الزهري - ب - و سباني في الحديث التالي - و نقل الريسي في نصب الرابة (۱۹۷/۲) عن عبد الحميد قال في (احكامه) لا يصح في عدد الجمعة شي -

عسقلانی ص (۹۰۵) (ت ۶۴۱)۔

○ معاویہ بن یحییٰ طرابلسی، ابو مطیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ قال ابن معین وابو حاتم و غیرہا: طرابلسی اقویٰ من صدقی۔ وکس دارقطنی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۵۷) (ت ۶۸۲)۔

○ معاویہ بن سعید بن شریح نجفی۔ (اور ایک قول کے مطابق): معاویہ بن یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۵۳) (ت ۶۸۰۵)۔

1575 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَبْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حُنَيْسٍ الْكَلَابَعِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ قَرِيَةٍ فِيهَا إِمَامٌ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا أَرْبَعَةٌ. الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْمُؤَقَّرِيُّ مَتْرُوكٌ وَلَا يَصِحُّ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ مَتْرُوكٌ.

☆☆ سیدہ ام عبد اللہ دوسیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر اس بستی والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے جس میں امام موجود ہو اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد موجود ہوں۔

اس روایت میں ایک راوی ولید بن محمد متروک ہے اور یہ روایت زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے اسے نقل کرنے والے تمام راوی متروک ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن محمد بن عطاء دمیاطی بلقاوی مقدسی واعظ، ابوطاہر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵۵۹/۶)۔

○ ولید بن محمد مرقری، ابوبشر بلقاوی، مولیٰ بنی امیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۵۰۳) ص (۱۰۴۱)۔

1576 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَبْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى أَهْلِ كُلِّ قَرِيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا ثَلَاثَةً رَابِعُهُمْ إِمَامُهُمْ. الزُّهْرِيُّ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنَ الدَّوْسِيَّةِ وَالْحَكَمِ هَذَا مَتْرُوكٌ.

۱۵۷۶- أخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۲۰۶) و من طريقه البيهقي (۲/۱۷۹)۔

☆ ☆ سیدہ ام عبد اللہ دوسیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ہر بستی کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے اگرچہ وہاں صرف تین افراد رہ جائیں اور چوتھا ان کا امام ہو۔

زہری کا سیدہ دوسیر رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے اور اس روایت کا راوی حکم متروک ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح کھمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔

ری بالتشیع، ولینہ بعضہم؛ لکونہ حدث من غیر اصلہ، روی لہ ابن ماجہ، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۶۵ھ)۔ وفی (ط): محمد بن عثمان۔

○ عمرو بن ربیع بن طارق کوئی ہلالی، ابو حفص، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ انظر ترجمہ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۵۰۶۵)، وتہذیب الکمال (۲۳/۲۲-۲۳)، وجرح، تعدیل (۲۳۳/۶)۔

○ مسلم بن علی شنی۔ ابوسعید دمشقی، بلاطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۳۳) (ت ۶۷۰۶)۔

5- باب فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَوْ لَمْ يُدْرِ كُهَا.

باب 5: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاتا ہے یا جو شخص جمعہ نہیں پاتا

1577- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عَمْرِو

1577- أخرجه ابن الجوزي في الملل والنحل (۱/۱۶۵) رقم (۱۷۹۷) وفي التمهيد (۱/۵۰۷) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: قال يحيى: عبد الرزاق ليس بشيء كذاب - وقال أبو حاتم الرازي: لا يكتب حديثه - وهو الحديث أخرجه النسائي (۱۱۲/۲) من طريق مكيان عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة به - وأخرجه ابن ماجه رقم (۱۱۲۱) من طريق عمر بن حبيب عن أبي هريرة عن الزهري عن أبي سلمة - وفي نسخة: "فيه خطأ" كما بينا - أحمد الدارقطني حديثه أبي هريرة هذا من وجوه عن طريق النسائي منده صحيح - رجاله ثقات - وذكر (الجمعة) فيه خطأ كما بينا - أحمد الدارقطني حديثه أبي هريرة هذا من وجوه عن الزهري بإسناده إلى أبي هريرة بسند صحيح - رجاله ثقات - ولا يصح منواهني - فأخرجه عن عبد الرزاق عن عمر الدمشقي - والعجاج - وباسين بن معاذ - وإسماعيل بن زبير - وعمر بن قيس - وغيرهم - ومواتي تخرجهما جميعاً - وقد خالفهم جماعة من أكابر أصحاب الزهري فرواه عنه بإسناده إلى أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: (من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الجمعة) - ومروي عن أبي هريرة كذلك أيضاً من غير طريق الزهري من غير وجه - وقد أخرجه الدارقطني في آخر الباب بإسناده آخر عن سويل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة - ولا يصح أيضاً كما بينا لئلا - وحديث أبي هريرة مرفوعاً (من أدرك من الصلاة ركعة فقد أدرك الجمعة) - وقد من وجوه كالتالي: أخرجه مالك (۱/۱۰) في وقوت الصلاة: باب من أدرك ركعة من الصلاة عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن أبي هريرة مرفوعاً (من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الجمعة) - وهو من طريق مالك أخرجه النسائي في مسنده (۱/۵۱) وفي اللام (۱/۲۰۵) - باب من أدرك ركعة من الجمعة - والبخاري (۵۸۰) في المواقيت: باب من أدرك من الصلاة ركعة - مسلم (۶۷) في المساجد: باب من أدرك ركعة فقد أدرك الصلاة - وأبو داود (۱۱۲۱) في الصلاة: باب من أدرك من الجمعة ركعة - والنسائي (۲۷۵/۱) في المواقيت: باب من أدرك ركعة من الصلاة - والطحاوي في (مشكل الآثار) (۱/۱۰۵) وفي (المعاني) (۱/۱۵۱) والطحاوي في (شرح السنة) (۱/۱۰۰) - وابن حبان (۱۸۸۲)

الدَّمَشَقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذَرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاتا ہے وہ اس کے ساتھ دوسری شامل کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حکم بن موسیٰ بن ابی زبیر بغدادی، ابوصالہ قنطری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۶۳) (ت ۱۳۷۰)، ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس الدین ذہبی (۲/۳۳۷)۔

1578- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ أَذَرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد القدوس بن بکر بن حمیس کوفی، کنیت ابو جہم۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لا باس بحمدہ۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۶/۲۹۸)، وثقات (۸/۴۱۹)، و ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۱۵)۔

1579- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ مَعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَذَرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ أَذَرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے اور اگر وہ لوگوں کو جمعے کی نماز کے دوران جلسے کی

۱۵۷۸- احمد بن حنبل فی مسنده (۲۶/۵) رقم (۲۶۲۵) من طریق العجاج: بہ۔ فی اسنادہ العجاج بن اوطاة قال العاصم بن اخطیب (ت ۱۱۲۷): صدوق کثیر الخطا و التذلیس۔ و قال السجستانی فی مجمع الزوائد (۱۹۵/۲): (فیہ العجاج بن اوطاة و فیہ کلامہ)۔
۱۵۷۹- فی اسنادہ (یاسین بن معاذ الریات): قال ابن معین: لیس حدیثہ بشیء۔ و قال البخاری: منکر الحدیث۔ و قال السانی و ابن العسبر: منروک۔ انظر: ترجمته فی المیزان (۷/۱۵۶-۱۵۵)۔ و انظر: تخریج الحدیث قبل السابق۔

حالت میں پائے تو چار رکعت ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مسقلة، ابو علی تیمی۔ سمع زبیر بن بکار و احمد بن یحییٰ سوی۔ وعنه و دابی نعیم و طبرانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ تاریخ اصبحان (۱/۱۹۴)، و ذکرہ ذہبی فی تاریخہ فی وفیات 306 ھ و فی (ط): احمد بن ہمد بن مسعدة۔

○ اسید بن عاصم، ابو حسین اصبحانی، حافظ محدث امام، صنف مسنداً، وقال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ رضی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۲/۳۱۸)، و طبقات محدثین باصبحان (۲/۳۰۶)، و اخبار اصبحان (۱/۲۷۲)۔

○ کبر بن بکار قیسی، ابو عمرو بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ نسائی اثر او احدث فی اثناء صلاة رولیت ابن احمر، ولم یذکرہ مزی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۴۴)۔

1580 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَادٍ بْنُ زُغْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ملی بن محمد بن احمد بن حسن، ابو حسن واعظ، و معروف بالمصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 338 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۷۵، ۷۶) و منتظم (۶/۳۶۵)، و سیر اعلام النبلاء (۱۵/۳۸۱)، و عبر (۲/۲۳۷)۔

○ احمد بن حماد بن مسلم، ابو جعفر مصری لقبہ زغبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 296 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۸) (ت ۲۸)۔

○ یحییٰ بن ایوب غافقی۔ ابو عباس مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198 ھ میں ہوا۔

۱۵۸۰ - أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۲۹۱) من طريق الفضل بن محمد الشمراني ثنا محمد بن أبي مريم به - و من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في سننه (۲/۲۰۲) - و صححه الحاكم على شرط الشيخين - و في اسناده اسامة بن زید اللؤلؤي قال العافظ في التفریب (ب) ۲۱۹ ۱۱ صدوق یوم -

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۴۹) (ت ۷۵۶۱)۔

1581- حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَّاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص جمعے کی نماز کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ابی حزم - قطعی - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۰۶) (ت ۶۳۲۲)۔

○ محمد بن بکر بن عثمان برسانی - ابو عثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ قد رویت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۹) (ت ۵۷۹۷)۔

1582- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَا أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے اور اگر وہ لوگوں کو جلسے کی حالت میں پائے تو پھر چار رکعت ادا کرے۔

۱۵۸۱- فی اسنادہ عمر بن قیس الکلبی المعروف باب (شمول) نرکہ احمد و النسائی و الدارقطني - و قال یحیی: حسن شفة - و قال الحارثی: منکر العربیث - و قال احمد ایضاً: احادیثہ بو اطلیل - و ترجمتہ فی میزان (۲۶۲/۵) بتحقیقنا -

۱۵۸۲- أخرجه البیہقی فی سننہ (۲۰۲/۲) من طریق الدارقطني - به - و أخرجه العاکم (۲۹۱/۱) من طریق حماد بن زید عن مالک و صالح بن اسبی الاخصری - به - (و صححه العاکم علی شرط التبیخین) - قال اللبانی فی الدراۃ (۸۵/۲): (و بہ عن عمر بن یحیی بن المتوکل الباقلی و نحو صدوق بخطی: کہا فی التفریب - و صالح بن ابی الاخصر ضعیف: یعتبر بہ - و مع ذلك فقد صحیح العاکم و واقعہ الذہبی) - (۱) - قلت: لیس فیہ عند العاکم یحیی بن المتوکل: انما أخرجه من طریق حماد بن زید عن مالک و صالح بن اسبی الاخصر - و ایضاً قد تابع مالک صالحاً علیہ - کہا تری - و فی متابعتہ قویۃ: فمالک - رحمہ اللہ - امام حافظ شفة -

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن محمد بن حسین بن زنجی بن ابراہیم، ابو عبد اللہ دباغ، (اور ایک قول کے مطابق) صواف۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۹۷)۔

○ حسین بن ابی زید، ابو علی دباغ، واسم ابی زید منصور، انظر ترجمہ فی تاریخ بغداد (۸/۱۱۰-۱۱۱)، والمنظم (۱۶/۷۷)۔

○ یحییٰ بن متوکل باہلی بصری، ابو بکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۸۳)۔

1583 - حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرُّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا . أَوْ قَالَ الظُّهْرَ أَوْ قَالَ الْأُولَى .
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور جس کی دو رکعت فوت ہو جائیں تو وہ چار رکعت (ظہر) ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ظہر کے چار رکعت ادا کرے (یہ الفاظ ہیں)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک ہمدانی۔ بالسکون۔ ابوقاسم کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۱۳) (ت ۷۷۰)۔

1584 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَارُحُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مَعَاذٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ الرُّكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَذْرَكَ الْجُمُعَةَ وَإِذَا أَذْرَكَ رَكْعَةً فَلْيُرْكَعْ إِلَيْهَا أُخْرَى فَإِنْ لَمْ يُذْرِكْ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ . قَالَ الشَّيْخُ يَاسِينُ ضَعِيفٌ .
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

۱۵۸۳ - أخرجه ابن سعد في الكامل (۷/۷۸۷) من طريقين عن ياقوت حمدي الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة به - وقال عنه ابن أبي حاتم إسناده كذا في العلل (۱/۲۰۲) رقم (۵۸۷) فقال: (ما حديث صحيح عن أبي هريرة فتنه) (من إسناده من الصلاة ركعة فقد أدر كرها) - وهذا حديث لا أصل له - قال ابن حبان في المجروحين (۲/۱۸۲) (كان ممن يروى الموضوعات عن الثقات) - ينفرد بالمضلل من الثقات لا يجوز الاحتجاج به بحال - ۵۱ -

جب کوئی شخص جمعہ کی دو رکعت پائے تو اس نے جمعے کی نماز کو پالیا جب کوئی شخص ایک رکعت پائے تو وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور اگر کوئی شخص ایک رکعت بھی نہ پائے تو پھر وہ چار رکعت (ظہر) کی نماز ادا کرے۔
شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا راوی یاسین ضعیف ہے ان دونوں روایات کے الفاظ برابر ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

- ہاشم بن یونس عصار مصری۔ (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۹۹/۴)، توضیح مشتبہ (۲۸۳/۶)، واکمال (۳۸۸/۶)۔ وئی (ط): ہاشم بن یونس قصار۔
- محمد بن سہل بن فضیل کاتب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۱۶/۵)۔
- علی بن داؤد بن یزید قنطری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۲۷۲ھ میں ہوا۔ قالہ حافظ فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ النظر: تقریب التہذیب ت (۴۷۶۴)، والنظر: تہذیب الکمال (۹۶۶/۲)۔

- عبد اللہ بن صالح بن محمد بن مسلم جہنی، ابوصالح مصری، کاتب لیث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۲۲۲ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۵)، والنظر: تہذیب الکمال (۹۸/۱۵)۔

1585- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمٍ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَخْرِ الْبَيْرُودِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَخْرِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَصَّافُ الرَّقِّيُّ - وَاسْمُهُ خَالِدُ بْنُ حَبَّانٍ - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ الرُّكُوعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فَلْيُصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کے دن دوسری رکعت کا رکوع پائے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کر لے اور جو شخص دوسری رکعت کا رکوع بھی نہ پائے تو وہ ظہر کی چار رکعت ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

- احمد بن محمد بن احمد بن سلم، ابوحسن مخرمی کاتب، ولی عباس بن محمد ہاشمی، ان کا انتقال ۳۲۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶۲/۴)، وئی (ط): احمد بن محمد بن سلم۔

۱۵۸۵- فی اسنادہ سليمان بن ابي داود المعروف باب (يوم الجمعة) ضعفه ابو حاتم - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال ابن حبان: لا يضمنه وهو انظر: ترجمته في البزاة (۲۹۲/۲) والمجروحين لابن حبان (۲۲۱/۱) وقال المعالي في التلخيص (۸۵/۲): سليمان مشرورك -

○ حسین بن بحر بن یزید، ابو عبد اللہ، من نواحي اهواز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جمیل۔ ان کا انتقال 366ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۲۳/۸)۔

○ علی بن بحر بن بری۔ بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ تقریب التہذیب ص (۹۶۰) رقم (۲۷۲۵)۔

1586- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا أَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ إِلَيْهَا رَكْعَةً وَإِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ الْآخِرَةُ فَصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب تم جمعے کے دن کی دوسری رکعت کو پالو تو اس کے ساتھ ایک اور ادا کر لو اور اگر دوسری رکعت بھی فوت ہو جائے تو پھر ظہر کی چار رکعت ادا کر لو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن احمد بن فروخ، ابو حسین حرانی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لم یکن قویا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۸۲/۱۱-۳۸۳)۔

○ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن ابی داود حرانی، ابو ایوب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ نسائی۔ تقریب التہذیب رقم (۲۵۹۵)۔

1587- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ جَالِسًا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ. لَمْ يَرَوْهُ هَكَذَا غَيْرُ نُوحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص امام کو جلسے کی حالت میں پائے اس نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس نے اس نماز کو پالیا۔

اس روایت کو نوح بن ابو مریم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ روایت حدیث میں ضعیف ہے اور متروک ہے۔

۱۵۸۷- فی اسنادہ (نوح بن ابی مریم) - لا ترجمہ فی میزان (۵۶-۵۵/۷) - وقال المحاذ فی التفریب (ت ۷۲۵۹) (۱) یمر ف بالجامع الجمہ المعلوم لیکن کنجود فی الضعیف - وقال ابن العبدلہ کان بطح ۱- ۵۱ - و الضعیف مثل عنہ الدارقطنی فی العلل (۲۷۵/۷) فقال: (۱) یرورہ نوح بن ابی مریم عن الزہری عن سعد بن ابی ہریرۃ حدیث بہ عنہ ثناء بن حکیم و مقاتل بن ابراہیم - و من ذکر فی هذا ابن صبیح فقد و هم ۱- ۵۱ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بلخی انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ رحال، جوال، انہیں ”ثبت“ شریکیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۴۷-۴۸)، ومنتظم (۶/۲۸۰)، و سیر اعلام النبلاء (۱۵/۶۹-۷۰)، تذکرہ حفاظ (۳/۸۱)۔

○ عبد صمد بن فضل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۵۵/۴)۔

○ شداو بن حکیم بلخی، ابو عثمان۔ روی عن ابن مبارک و عبد و هاب بن مجاهد۔ روی عنه محمد بن عصمة بلخی۔ جرح و تعدیل (۳۳۲/۳)۔

1588 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرَهَا فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ . وَقَالَ عَمْرُو وَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ يُونُسَ إِلَّا بِقِيَّةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص جمعہ کی نماز یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت شامل کر لے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

عمر و نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس شخص نے نماز کو پایا۔

ابو بکر بن ابوداؤد نے یہ بات نقل کی ہے، ان الفاظ کو یونس کے حوالے سے بقیہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصفی بن بطلول قرشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۸)، تہذیب الکمال (۲۶/۳۶۵)۔

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر قرشی، ابو حفص حمصی، مولیٰ بنی امیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۴/۲)، و تہذیب الکمال (۱۴۴/۲۲)۔

١٥٨٨ - أخرجه النسائي (٢٧٤/١) كتاب المواقيت باب من ادرك ركعة من الصلاة - و ابن ماجه (٢٥٦/١) كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة الحديث (١١٢٢) من طريق بقية بن الوليد قال: حدثنا يونس بن يزيد به و مال ابن ابي حاتم عن لقنا الحديث اباد في العلل (٢٦٠/١) فقال: لقنا خطا اتاهو الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعاً - قال العاقظ في التلخيص (٨٦/٢): (ان مسلم من و لم يبق فيه تحليس النسوة: لانه عنمن تسبغه) - اله - قلت: صرح بالتحديث عبد الساني و بعيد جداً ان يكون قد اسقط احداً بين الزهري و مالهم - قلت: و الحديث أخرجه النسائي في الكبرى (٤٨١/١) كتاب مواقيت الصلاة باب من ادرك ركعة من الصلاة الحديث (١٥٤٠) من طريق سليمان بن بلال عن يونس عن ابن شهاب عن مالهم مرسلاً - و أخرجه أيضاً ابن حبان في السجروحين (١٠٩/١) من حديث ابراهيم بن عتيبة بن عتبة الثقفي عن يحيى بن سعيد عن الزهري به - قال العاقظ في (التلخيص) (٨٦/٢): و ابراهيم منكر الحديث هنا و كام فبينهم بدليس عنه اخبرنا لا احد لها - و حياتي من طريق يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر فرسناً -

○ یونس بن یزید بن ابی نجاد، اہلبی۔ ابویزید مولیٰ آل ابی سفیان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہل علم میں سے ہیں۔۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

(۲/۳۸۶)۔

1589 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْبَرَاءُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی شامل کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن سرح - ابوطاھر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی۔ (۲۳/۱)۔

○ اسحاق بن فرات بن جعد، تحبیبی، ابو نعیم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فقیہ، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰/۱)۔

○ یحییٰ بن راشد مازنی، ابو سعید بصری براء۔ قال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ روی لہ ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۷/۲)۔

○ یحییٰ بن راشد مازنی، ابوسعید بصری براء۔ قال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ روی ماہجہ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۴۷)۔

1590 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

السلي بن نمير عن يحيى بن سعيد (الشمس) (٢١١/٢): ثنا محمد بن عمر بن يوسف اللخمي بن محمد بن زهران بن هبيب قال: ثنا أبو
 ١٥٨٩ - أخرجه ابن عسري في الكامل (٢١١/٢): ثنا محمد بن عمر بن يوسف اللخمي بن محمد بن زهران بن هبيب قال: ثنا أبو
 الطاهر بن السرح - به - قال العاصم في التلخيص (٨٥/٢): (فيه يحيى بن راشد البراء وهو ضعيف) - هـ -
 ١٥٩٠ - أخرجه الطبراني في الأوسط (٢١٨٨) من رواية إبراهيم بن سليمان الديلمي بن سليمان بن هبيب بن يحيى بن سعيد اللخمي بن محمد بن زهران بن هبيب بن يحيى بن راشد البراء وهو ضعيف - هـ -
 الحديث عن يحيى بن سعيد اللخمي بن محمد بن زهران بن هبيب بن يحيى بن راشد البراء وهو ضعيف - هـ -
 الحسن: ذكره ابن أبي حاتم ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً وذكره ابن حبان في الثقات - هـ - قلت: لم ينسرد به إبراهيم بن سليمان بل
 أخرجه غيره عن عبد العزيز: كما عند الدارقطني أيضاً - ومن ثم ولله ابن حجر في زعمه ينسرد إبراهيم بن سليمان به عن عبد العزيز -
 ولم ينسرد به عبد العزيز عن يحيى بن سعيد: بل تابعه ابن نمير عن يحيى: كما عند الدارقطني أيضاً - ومن ثم ولله ابن حجر الطبراني في زعمه
 ينسرد عبد العزيز به أيضاً: كما في (تلخيص العبير) (٤٢/٢) - والحديث أخرجه عبد الرزاق (٥٤٧٠) عن معمر بن غصنفه الجزري عن
 سعيد بن جبيرة عن ابن عمر قال: (إذا ارتك الرجل يوم الجمعة - كفة صلى البهائم - كفة أخرى) - هـ - فكذا موقوفاً وقد أخرجه ابن أبي شيبة
 من وجه آخر عن ابن عمر موقوفاً عليه (٢٤٨/٢) عن فضيل بن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر - وأخرجه عبد الرزاق
 (٥٤٧١ ٥٤٧٢) من وجوده عن ابن عمر موقوفاً عليه - وله شاهد من قول ابن مسعود موقوفاً عليه أيضاً أخرجه عبد الرزاق (٥٤٧٧) (٥٤٧٩)
 و البيهقي في (السمرة) (٦٤٥١) قال الشافعي في (اللام) (٢٠٦/١) باب من ارتك - كفة من الجمعة: (وبهذا نقول لأنه موافق لمعنى ما
 رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم) - هـ -

ابراہیم حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعے کی نماز) میں ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور وہ اس رکعت کے ساتھ دوسری شامل کر لے۔

ابن نمیر نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یعیش بن جہم ابو حسن حدیثی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۳۱۰/۹) و میزان (۲۸۷/۷)۔

○ محمد بن صالح بن عبدالرحمن بغدادی، ابوبکر انماطی صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۰)۔

○ عیسیٰ بن ابراہیم بن سيار۔ (اور ایک قول کے مطابق) ابن دینار۔ شعیری۔ برقی۔ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۳۱۹)۔

○ عبدعزیز بن مسلم قسملی۔ ابوزید، مروزی ثم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، ربما و ہم، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج له بخاری و مسلم و نسائی و ابوداؤد و ترمذی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۲/۱)۔

1591- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

۱۵۹۱- عبید اللہ بن تمام: ضعفہ المار فطنی وغیرہ ومع ذلك فقد سبق الحديث عن أبي هريرة من وجوده مطلقاً ليس فيه التقييد بالجمعة - وقد خولف عبید اللہ بن تمام في اسنادہ أيضاً فاضرحه ثمة عن سويل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة مرفوعاً لم يذكر فيه الجمعة - وثمة مقدم على عبید اللہ ورواية ثمة عند ابن خزيمة (۹۸۵) والطحاوي في (شرح المعاني) (۱۵۰/۱)۔

جب تم میں سے کوئی ایک شخص جمعے کی ایک رکعت کو پالے تو اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معمر بن سہل، ذکرہ ابن حبان فی ثقات (۱۹۶/۹)

○ عبید اللہ بن تمام، ابو عاص، عن یونس بن عبید، وسلیمان تیمی۔ ضعف دارقطنی وابو حاتم، وابوزرعة وغیرہم۔ وھومن اھل واسط۔ روی عنہ معمر بن سہل اھوازی وغیرہ۔ ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵) (ت ۵۳۵۳)۔

6- باب فی الرّكعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب.

باب 6: جب کوئی شخص آئے امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت دو رکعت ادا کرنا

1592- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْبُكْرَاوِيُّ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ يَشْرِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ يَعْنِي اَبَا سُفْيَانَ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَلَسَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے وہ صاحب نماز ادا کرنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ دو رکعت ادا کریں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک لوگوں کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا: ”جب کوئی شخص جمعے کی نماز کے لیے آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ دو رکعت ادا کر لے اور انہیں مختصر ادا کرے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حکیم مقوم۔ ابو سعید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے

سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۵/۲)۔

○ ابو بکر دای، اسمہ عبدالرحمن بن عثمان۔ روی عن حسین معلم۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج لہ ابو داؤد وابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۰/۱)۔

۱۵۹۲- اخرجہ ابو داؤد (۱۱۱۷) فی المسألة: باب اذا جاء الرجل والامام یخطب و احمد (۲۹۷/۲) والطبرانی فی المعجم (۱۶۲/۷) من

روایة ابن ابی عروبة عن الولید ابی یشر: به۔

○ ولید بن مسلم بن شہاب غزری ابو بشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روى له مسلم وابوداود ونسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۵۰۵)۔

1593- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيِّ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ النَّاسَ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ لِيَجْلِسْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کر لے اور پھر بیٹھے۔

1594- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو الْغَزَوِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ وَعَبَّاسُ الثُّوَالِيسِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِّيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْكِ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَلِيَتَجَوَّزَ فِيهِمَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلک غطفانی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کرے اور انہیں جلدی ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد ملک بن زنجویہ، ابو بکر غزال، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ واخرجلہ اصحاب سنن۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

○ عبد اللہ بن محمد بن عمرو غزلی ابو عباس۔ روى عن فریابی واسد بن موسى آدم بن ابی ایاس۔ علم حدیث کے ماہرین نے ۱۵۹۲- اخرجه مسلم (۸۷۵) في الجمعة باب التعمية والامام يخطب و احمد (۲۸۹-۳۱۷ ۳۱۶/۲) والطحاوي في شرح المعاني (۳۶۵/۱) و البيهقي (۱۹۱/۲) و عبد الرزاق (۵۵۱۴) و ابن حبان (۲۵۰۰-۲۵۰۲) و ابن خزيمة (۱۸۲۵) و الطبراني في الكبير (۱۶۱/۷) و البغوي (۳۶۴/۱) و ابو يعلى (۱۳۲/۱) من طرق عن الاعمش به۔

۱۵۹۳- اخرجه احمد في المسند (۲۸۹/۲): حدثنا عبد الرزاق قال: اخبرنا سفيان عن ابي سفيان عن جابر عن السليك الغطفاني به۔ و الحميت روى الرزيني في المجمع (۱۸۷/۲) و قال: اخرجه احمد و الطبراني في الكبير و رجاله الصحيح (۱)۔

انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۱۶۳/۵)۔

○ عباس بن عبد اللہ ترقی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جلد ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۱)۔

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی، ابو علی بن ابی ربیع جرجانی، نزہل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۲/۱) رقم (۳۲۵)۔

1595 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو۔“

راوی کا یہ شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں امام آچکا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

1596 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرِو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. قُلْتُ لِعَمْرِو أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ

۱۵۹۵- أخرجه البخاري (۹۳۰) في الجمعة: باب إذا رأى الإمام رجلاً جاء وهو يخطب امره ان يهلي (۹۳۱) و (۱۱۷۰) و مسلم (۸۷۵) و ابو داود (۱۱۱۵) و الترمذي (۵۱۰) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الإمام يخطب و النسائي (۱۰۴/۲) في الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء و الإمام يخطب و ابن ماجه (۱۱۱۲) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد و الإمام يخطب و ابن خزيمة (۱۸۳۲) و (۱۸۳۳) و (۱۸۳۴) و الشافعي (۱۶۰/۱) المسند و الطحاوي (۳۶۵/۱) و الطبراني في المعجم (۲۱۷/۲) و في المعرفة (۶۶۰/۱) و ابن الجارود (۲۹۴) و البغوي (۱۰۸۲) و الطبراني في الكبير (۱۶۳/۷) و ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبسوطة) (۶۲) من طرق عن عمرو بن دينار به - و أخرجه ابو الزبير عن جابر أيضاً - و من هذا الوجه أخرجه مسلم (۸۷۵) و النسائي في الجمعة (۱۶۶) و البيهقي (۱۹۶/۲) و الشافعي في المسند (۱۶۰/۱) و السنن (۱۲۲) - و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۶۰/۱) و الطبراني في الكبير (۱۶۳/۷) و ابو يعلى في المسند (۱۶۶/۲) و ابن خزيمة (۱۶۶/۲) و الطحاوي في المعجم (۲۶۵/۱) - و ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبسوطة) (۶۲) -

۱۶۰۰- ذكر الدارقطني الخلاف في اسناده و صواب الاسناد فيه و لم يصرح بزيادة: (و اسناده عن الخطبة حتى فرغ من صلاته) في متنه و قد أخرجه في الذي بعده من حديث معمر ابن سليمان عن ابيه مرسل و هو الصواب و قد مضى تخریج الحديث من طريق ليس فيه لهذا الإسناد من حديث جابر و له شاهد من حديث ابي سعيد الخدري نحوه يروونها أيضاً: أخرجه ابو داود (۱۶۷۵) في الزكاة: باب الرجل يخرج من ماله و النسائي (۱۰۷/۲) و (۱۰۶/۲) في الجمعة: باب متى كان على المصرفة يوم الجمعة في خطبته و (۶۲/۵) في الزكاة و الترمذي (۵۱۱) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الإمام يخطب و البيهقي (۱۸۱/۱) و الطحاوي في المعجم (۳۶۶/۱) و احمد (۲۵/۲) و الحميدي (۷۶۱) من طرق عن ابن عجلان حديثي عياض عن ابي سعيد الخدري به - و أخرجه ابو داود (۱۱۱۶) و غيره من حديث ابي هريرة أيضاً بدون لهذا الزيادة - ولم يرد في شيء من الروايات ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع خطبته حتى فرغ الرجل من صلاته -

قَالَ نَعَمْ

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عمرو سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن مسعر داری، ابو جعفر سرخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جلد جماعة عدائے ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵/۱) (ت ۳۶)۔

○ احمد بن منصور بن راشد خطلی، مروزی، لقبہ زاج۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶/۱) (ت ۱۲۶)۔

○ نصر بن شمل۔ مازنی۔ ابوحسن نحوی، نزیل مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۱/۲) (ت ۸۷)۔

1597 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّاسٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:
جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قطان۔ حدیث عن عمر بن حبیب قاضی و بسکن بن نافع۔ روى عنه یحییٰ بن صاعد و محمد بن مخلد۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۲۱۹/۱۱۳)۔

○ سعید بن ربیع عامری حرشی۔ ابوزید ہروی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ نویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ وہ واقعہ شیخ البخاری و فاۃ۔ آخر جلد بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۲۹۵/۱) (ت ۱۵۹)۔

1598- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْنَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ
 أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.
 ☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی

”جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔“

1599- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 غِيلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا
 قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
 أَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے
 اسی دوران ایک شخص اندر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ دو رکعت ادا کر لے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ ذکرہ مزی فی تہذیب الکمال (۳۹۳، ۳۱) فیمن روی عن یحییٰ بن غیلان راہی۔

1600- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصُّوَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ
 مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ قَبِيلِ الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُمْ فَارْكَعْ رَكَعَتَيْنِ. وَأَمْسَكَ عَنِ
 الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ. أَسْنَدُهُ هَذَا الشَّيْخُ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
 أَنَسٍ وَوَهْمٌ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلٌ كَذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعْتَمِرٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے کا ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 اس وقت خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اٹھو اور دو رکعت ادا کر لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنے خطبے کو روک لیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا۔

اس روایت کو اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے تاہم راوی کو اس میں وہم ہوا ہے درست یہ ہے:
 یہ معتمر نامی راوی کے والد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے تاہم امام احمد بن حنبل نے اسے اسی طرح روایت

کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن محمد عبدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ وقال فی علل: بصری، لیس بشیء۔ قال حافظ فی لسان (۱۳۵/۳)۔

1601- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُعْتِمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَصَلَّيْتَ . قَالَ لَا . قَالَ فَصَلِّ . ثُمَّ انْتَظَرَهُ حَتَّى صَلَّى .

☆☆ معتمر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص (مسجد کے اندر) آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم نماز ادا کر لو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے نماز ادا کر لی۔

1602- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَعْ رَكَعَتَيْنِ وَلَا تَعْدِلِمُحِلْ هَذَا . قَالَ فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت سلک غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد کے اندر) داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دو رکعت ادا کر لو اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا (نماز پڑھے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے وہ دو رکعت ادا کی اور پھر بیٹھے۔

1603- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي مُعَشَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ أَمْسَكَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ رَكَعَتَيْهِ ثُمَّ عَادَ إِلَى خُطْبَتِهِ . هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ . وَأَبُو مُعَشَرَ اسْمُهُ نَجِيعٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

۱۶۰۱- إسناده صحيح لكنه مرسل - أبو معشر: هو سليمان التيمي من كبار التابعين -

۱۶۰۲- أخرجه ابن حبان في صحيحه (۲۵۰/۶) رقم (۲۵۰۱) قال: أخبرنا أحمد ابن محمد ابن الحسن بن الشرفي قال: حدثنا أحمد بن اللذان قال: حدثنا يعقوب بن إبراهيم - (و إسناده حسن) فقد صرح ابن أحمد بالتصديق عن ابن حبان فقال: حدثني أبان بن صالح -

۱۶۰۳- أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف (۴۴۷/۱) رقم (۵۱۶۳)؛ حدثنا هشيم قال: أخبرنا أبو معشر عن محمد بن قيس - به - و ضعفه الهنلي في نصب الراية (۲۰۲/۲) -

وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِيدَانَ السَّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا غَابَ ذَلِكَ وَلَا أَنْكَرَهُ .

☆☆ عبد اللہ بن سیدان سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی ہے ان کی نماز اور ان کا خطبہ نصف نہار سے پہلے ہوتے تھے پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعے کا موقع ملا تو ان کی نماز اور ان کا خطبہ اتنی دیر میں ہوتے تھے کہ میں یہ سمجھتا تھا اب دن ڈھل چکا ہے تو میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے ان پر اس بارے میں اعتراض ہو یا انکار کیا ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن حجاج، کلابی، رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵/۱)۔

○ عبد اللہ بن سیدان مطرودی سلمی۔ امام بخاری فرماتے ہیں: لا یتابع علی حدیث۔ وقال لا لکائی: مجھول، لا حجة فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۱۷/۴)۔

1606- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَا نَجِدُ فِينَا نَسْتَظِلُّ بِهِ .

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے پھر جب ہم واپس آتے تھے تو ہمیں کوئی سایہ نہیں ملتا تھا جس کے سائے میں ہم آ جائیں۔

1607- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي

۱۶۰۶- أخرجه البخاري (۴۱۶۸) في السغازي: باب غزوة الحمبية و مسلم (۸۶) في الجمعة و النسائي (۱۰۰/۲) في الجمعة و ابن ماجه (۱۱۰۰) في الإقامة و المراسي (۳۶۲/۱) و الطبراني في الكبير (۶۲۵۷) و ابن خزيمة (۱۸۲۹) و ابن حبان (۱۵۱۱) (۱۵۱۲) و ابن أبي شعبة (۱۰۸/۲) و البيهقي في السنن (۱۹۱/۲) من رواية يعلى بن الحارث المحاربي: حدثني إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه به و من هذا الوجه أيضًا أخرجه أبو داود في السنن (۲۸۴/۱) و أبو نعيم في (تسمية ما انتسب اليها من الرواة عن الفضل بن دكين عاليًا) (۱۰۶) و البغوي في (شرح السنة) (۲۳۹/۴) و ابن المنذر في الأوسط (۲۴۹/۲) من رواية يعلى بن الحارث المحاربي به و له شاهد من حديث جابر مرفوعًا بلفظ: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا زالت الشمس صلى الجمعة فترجع وما نجد فينا نستظل به) - أ - أخرجه الطبراني في (الأوسط) (۶۴۲) من رواية يحيى بن سليمان العميني: حدثنا سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر به - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن سليمان بن بلال إلا يحيى بن سليمان) - أ - قال السجستاني في (المجمع) (۱۸۷/۲): (وفيه يحيى بن سليمان ضعفه ابن خراش وروى عنه ابن مسعود و كان يقضم امره و ذكره ابن حبان في التقيات وقال: يخطئ) - أ - و له شاهد من عمل بن ياسر نحوه - عزاه السجستاني (۱۸۶/۲) للطبراني في الكبير وقال: (وفيه سعيد بن حنظلة و لم أجده من ترجمه) - أ - و له شاهد حسن صالح عن الزبير بن العوام نحوه - أخرجه أحمد (۱۶۷/۱) و أبو يعلى (۴۱/۲) (۶۸۰) و المراسي (۳۶۲/۱) و الطيالسي (۱۸۱/۱) و لم يسم الراوي عن الزبير في رواية لأحمد -

حَارِمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مبشر بن مکسر قیسی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۳۴۳/۸)، تاریخ و معرفۃ (۱۲۴/۲)۔
○ ازہر بن جمیل بن جناب ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

1608 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

أَبُو حَارِمْ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَتَغَدَّى وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے اور کھانا کھایا کرتے

تھے۔

1609 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَارِمْ عَنْ سَهْلِ

بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ سِوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1610 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِمْ عَنْ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ بَعْدَ .

☆☆ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے اور

پھر اس کے بعد قیلولہ ہوتا تھا۔

1611 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ مُكَيْمٍ

حَدَّثَنَا أَبُو حَارِمْ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَجُكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ نَرْجِعُ

لِنَتَغَدَّى وَنَقِيلُ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا

کرنے کے لیے جلدی چلے جاتے تھے پھر جب ہم واپس آتے تھے تو دو پہر کا کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

۱۶۰۷ اخرجہ البخاری (۹۲۹) کتاب الجمعة: باب اذا قضيت الصلاة و مسلم (۸۵۹) کتاب الجمعة: باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس

و ابو داود (۱۰۸۶) کتاب الصلاة: باب في وقت الجمعة و الترمذي (۵۲۱) کتاب الجمعة: باب في القائلة يوم الجمعة و ابن ماجه (۱۰۹۹)

في اقامة الصلاة: باب ما جاء في وقت الجمعة و ابن خزيمة (۱۸۲/۲) و البیہقی (۲۶۰/۱) و ابن ابی نوبه (۱۱۱/۱) و محمد بن حنبل

(۱۱۲/۱) و الطبرانی في الكبير (۱۱۱/۶) (۲۰۲۹۹۲) من طريق عن ابی حازم عن رسول بن سعد -

۱۶۱۰ لم من هذا الطريق عند الطبرانی في الكبير (۱۱۱/۶) رقم (۵۷۸۷) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَانَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِهِ هَذَا اللَّفْظُ -

1612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبے دیتے تھے اور ان دونوں کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھتے تھے۔



۱۶۱۲ - أخرجه البخاري (۹۲۸) في الجمعة باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة ومسلم (۸۶۱) في الجمعة باب ذكر الخطبتين يوم الجمعة وما فيها من الجلوس والجلوس في الصلاة باب الجلوس إذا صعد المنبر والترمذي (۵۰۶) في الصلاة باب ما جاء في الجلوس بين الخطبتين والنسائي (۱۰۹/۳) في الجمعة باب الفصل بين الخطبتين بالجلوس وابن ماجه (۱۱۰/۲) في إقامة الصلاة باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة والبيهقي في الكبرى (۱۹۷/۳) والبغوي (۲۴۶/۶) وابن خزيمة (۱۸۲/۳) والطبراني في الكبير (۳۷۷/۱۲) والدارمي (۲۰۶/۱) والطيالسي (۲۵۱) والشافعي في المسند (۶۶) وعبد الرزاق (۱۸۸/۳) وابن أبي شيبة (۲۱۹/۱) وأحمد (۲۵۰/۲) من حديث ابن عمر - وقال الترمذي: (حسن صحيح) قلت: وله شاهد من حديث جابر بن سمرة مرفوعاً نحوه - أخرجه مسلم (۸۶۲) في الجمعة باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وأبو داود (۱۰۹۵) في الصلاة باب الخطبة قائماً والنسائي (۱۱۰/۳) في الجمعة باب السكوت في القعدة بين الخطبتين والترمذي (۵۰۷) وابن ماجه (۱۱۰/۵) والطيالسي (۷۵۷) وأحمد (۹۰/۵) وابن خزيمة (۲۵۰/۳) وابن حبان (۲۸۰/۱) وعبد الرزاق (۱۸۷/۳) وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند (۹۲/۵) الحاكم في المستدرک (۲۸۶/۱) وصححه على شرط مسلم - وقد سبق إخراج مسلم له - والطبراني في الكبير (۲۴۲/۲) والبغوي (۲۵۱/۶) -

وتر کے حکم کی وضاحت

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہ شیخ ابواسحاق شیرازی تحریر کرتے ہیں:

جہاں تک وتر کا تعلق ہے تو یہ سنت ہیں اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وتر حق ہیں لیکن یہ واجب نہیں ہیں جو شیخ پانچ وتر ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے جو تین ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے اور جو شخص ایک وتر ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے۔

اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد تیرہ رکعت ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اور ان میں سے ایک وتر کر لیتے۔

اس کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ہم نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم کامل ہونے کے اعتبار سے کم از کم حق دار تین رکعت ہیں جن میں سے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد الا علیٰ پڑھی جائے گی دوسری رکعت میں سورہ الکافرون پڑھی جائے گی تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اسی طرح اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جو شخص وتر کی نماز ادا کرتا ہے اور ایک رکعت سے زیادہ ادا کرتا ہے تو اسکے لیے سنت یہ ہے: وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ روایت ہے:

”نبی اکرم ﷺ جفت اور طاق نماز کے دوران (سلام پھیر کر) فصل کرتے تھے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے تیسری رکعت میں بھی جہر میں قرأت کی جاتی ہے اگر یہ پہلی دو رکعت کے ساتھ ملی ہوتی تو اس میں جہر قرأت نہ کی جاتی جیسے مغرب کی نماز کی تیسری رکعت میں نہیں کی جاتی ہے۔

یہ بھی جائز ہے ان کو ایک سلام کے ساتھ جمع کر لیا جائے اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

سنت یہ ہے: رمضان کے مہینے کے آخری نصف حصے میں وتر میں دعائے قنوت پڑھی جائے اس کی دلیل وہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رمضان کا نصف مہینہ گزر جائے تو تم وتر کی نماز میں مع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے بعد کفار پر لعنت کرو اور پھر یہ کہو: اے اللہ! کفار کو برباد کر دے!

شیخ ابو عبد اللہ زہیری بیان کرتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت نے نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں تین رکعت ادا کیا کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

مذہب وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت علم حدیث کے ماہرین کے مطابق ثابت نہیں ہے وتر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا موقع وہی ہے جب رکوع سے سر اٹھایا جائے گا ہمارے اصحاب میں سے بعض نے یہ بات بیان کی ہے: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا موقع رکوع سے پہلے ہے اس کی دلیل حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے تاہم صحیح قول وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے صبح کی نماز میں دعائے قنوت رکوع سے اٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے تو وتر کی نماز میں بھی اسی طرح ہونی چاہیے۔

وتر کی نماز کا وقت یہ ہے: عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے اور وہ وتر نماز ادا کی ہے تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لو۔“

اگر نمازی ایسا شخص ہو کہ جو تہجد کی نماز ادا کرتا ہو تو اُس کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ اس نماز کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد اس نماز کو ادا کرے لیکن اگر کوئی شخص تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اُس کے لیے زیادہ مناسب یہ ہے: وہ عشاء کی سنتیں ادا کرنے کے بعد اُسے ادا کرے اس کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم میں سے جس شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کر لے پھر اُس کے بعد سو جائے اور جس شخص کو یہ اُمید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اُٹھ جائے گا تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے۔“

اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہ امام یحییٰ بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک وتر ادا کرنا سنت ہے اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس کی کم از کم مقدار ایک رکعت ہے اور اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس کے کمال کی کم از کم مقدار تین رکعت ہے اور پانچ رکعت ادا کرنا اس سے زیادہ کامل ہے پھر سات رکعت ہے پھر نو رکعت ہے اور پھر گیارہ رکعت ہیں۔ اور مشہور قول کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد یہی ہے۔

مصنف نے اور اکثر اہل علم نے قطعیت کے ساتھ اس کے مطابق رائے دی ہے۔

تاہم اس میں ایک صورت ہے وہ یہ ہے: اس کی زیادہ سے زیادہ رکعت تیرہ ہونی چاہیے اس بات کو فرغان سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے اور اس بارے میں صحیح احادیث بھی مذکور ہیں۔

جن حضرات نے گیارہ رکعت کا فتویٰ دیا ہے انہوں نے اس کی تعبیر یہ ہے کہ ہے راوی نے عشاء کی دو سنتوں کو بھی اس

کے ساتھ شمار کر لیا ہوگا۔

اگر کوئی شخص تیرہ رکعات سے زیادہ وتر کی نماز ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا اور اس کے وتر درست شمار نہیں ہوں گے اور یہ بات جمہور کے نزدیک ہے۔

تاہم اس میں بھی غور و فکر کی گنجائش ہے جس کو امام الحرمین اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو مختلف صورتوں میں ادا کیا ہے جس میں رکعات کی تعداد مختلف ہوا کرتی تھی اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ کسی مخصوص عدد میں منحصر نہیں ہے۔

جمہور نے اس بات کا جواب یہ دیا ہے تعداد کا اختلاف اُس حد تک ہے جب یہ تیرہ رکعات سے زیادہ نہ ہوں تیرہ رکعات سے زیادہ ادا کرنا منقول نہیں ہے لہذا یہ اس بات پر دلالت کرے گا کہ یہ ممنوع ہے۔

یہ اختلاف اُسی اختلاف سے مشابہت رکھتا ہے جو قصر نماز ادا کرنے کے جواز کے بارے میں پایا جاتا ہے جب کوئی شخص اٹھارہ دن سے زیادہ قیام کی نیت کر لیتا ہے اور جس طرح نماز خوف میں دو رکعات سے زیادہ ادا کرنے کے جواز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص گیارہ رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اُس کے لیے فضیلت یہ بات رکھتی ہے وہ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا کرے اسکی دلیل وہ مستند روایت ہے جس کا میں عنقریب ذکر کروں گا جب میں علماء مذاہب کے فروعی اختلافات کا ذکر کروں گا۔

اگر کوئی شخص ان تمام رکعات کو ایک تشہد کے ساتھ اکٹھا کر دیتا ہے اور تشہد آخر میں پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔ اگر کوئی شخص دو تشہد کے ساتھ اور ایک سلام کے ساتھ جمع کرنا چاہتا ہے یعنی وہ آخری رکعت میں اور اس سے پہلی رکعت میں قعدہ پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

شیخ نورانی اور امام الحرمین نے ایک مسئلہ یہ بیان کیا ہے دو تشہد کے ساتھ ایسا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ایک تشہد پر اکتفاء کرنا شرط ہے۔

اس موقف کے قائلین نے اس بارے میں منقول اُن احادیث کو جن میں دو مرتبہ تشہد پڑھنے کا ذکر ہے اس مفہوم پر محمول کیا ہے آپ ﷺ ہر تشہد میں سلام پھیر دیا کرتے تھے۔

امام یہ فرماتے ہیں: یہ وجہ قابل قبول نہیں ہے اور اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے جبکہ شیخ رافع نے اس کے برعکس بات بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں ایک تشہد پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے تاہم یہ دونوں صورتیں غلط ہیں۔

صحیح احادیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے یہ دونوں موقف غلط ہیں اور درست بات یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں۔

تاہم بحث یہ ہے: ایک تشہد پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا دو تشہد پڑھنا یا یہ دونوں فضیلت میں ایک جیسی فضیلت رکھتے

ہیں۔

اس بارے میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں، شیخ رویانی نے اس بات کو اختیار کیا ہے ایک تشہد پڑھنا فضیلت رکھتا ہے۔ البتہ جب کوئی شخص دو تشہد سے زیادہ پڑھ لیتا ہے اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرتا ہے جو وہ آخر میں پھیرتا ہے تو اس بارے میں دو صورتیں ہیں جن کا تذکرہ شیخ رافع نے کیا ہے۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے اس کے وتر درست ہوں گے یہ بالکل اسی طرح ہے اگر کوئی شخص مطلق طور پر نفل نماز ادا کر رہا ہو اور اس میں مختلف تشہد پڑھے اور سلام ایک دفعہ پھیر لے تو صحیح مذہب کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں اس بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس کی دوسری صورت یہ ہے جو درست ہے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول طریقہ کار کے برخلاف طریقہ ہے اور امام الحرمین اور دیگر حضرات نے قطعی طور پر یہی فتویٰ دیا ہے۔ امام نووی یہ فرماتے ہیں: وتر کی نماز اور مطلق نوافل کے درمیان فرق یہ ہے: مطلق نوافل میں رکعت کی تعداد میں اور تشہد کی تعداد میں کوئی حصہ نہیں ہوتا جبکہ وتر کا حکم اس کے برخلاف ہے۔ جب کوئی شخص تین رکعت وتر ادا کرنا چاہتا ہے تو اس میں زیادہ فضیلت والا طریقہ کیا ہوگا اس بارے میں مختلف اقوال

ہیں۔

صحیح قول یہ ہے: اس کے لیے زیادہ فضیلت یہ رکھتا ہے وہ دو مرتبہ سلام پھیرنے کے ساتھ ان کے درمیان فصل کر لے کیونکہ بکثرت احادیث اس بارے میں منقول ہیں۔ اور اس میں عبادت میں بھی کثرت ہو جاتی ہے کیونکہ اس صورت میں نیت دوبارہ کی جاتی ہے اور آخر میں دعا اور درود شریف نو دو بارہ پڑھا جاتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک سلام کے ساتھ انہیں ملا لیتا ہے تو یہ بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ ابوزید مروزی نے اختلاف سے بچنے کے لیے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں سلام پھیر کے فصل نہیں کی جاسکتی۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے ملا کے نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاکہ تمام مقتدیوں کے لیے اس کی اقتداء درست ہو جائے۔

چوتھی صورت اس کے برعکس ہے نیت شیخ رافع نے نقل کیا ہے۔

یہاں یہ سوال ہے: کیا تین رکعت کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا

ہے تو اس بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں جن کو امام الحرمین نے اور دیگر اہل علم نے ذکر کیا ہے صحیح یہ ہے: تین رکعات کو پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے شیخ قتال نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے امام الحرمین نے یہ بات بیان کی ہے اس قول کے

قائل نے غلو سے کام لیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: گیارہ رکعات ملا کر پڑھنے کے مقابلے میں ایک رکعت الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے تینوں رکعتوں کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

پھر اسی طرح یہ اختلاف اس مسئلے میں بھی پایا جاتا ہے کہ فصل (یعنی درمیان میں سلام پھیرنے) اور وصل (یعنی سلام پھیرے بغیر تینوں رکعات ایک ساتھ ادا کرنے) میں سے فضیلت کسے حاصل ہے؟ تو تین رکعات کو ملا کر پڑھنے میں فضیلت حاصل ہے لیکن تین رکعات سے زیادہ رکعات کو پڑھنے کے مقابلے میں ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے یہ بات امام الحرمین نے ذکر کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

پھر یہ کہ اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرنا چاہے تو وہ اس ایک رکعت کے لیے بھی وتر کی نیت کرے گا اور اگر کوئی شخص زیادہ تعداد میں وتر کی نماز ادا کرنا چاہتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی وتر کی نماز کی نیت کرے گا۔

جب کوئی شخص سلام پھیر کے دو رکعت کو الگ کرے اور دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے تو وہ ان دونوں رکعات کے بارے میں وتر کی دو رکعات کی نیت کرے گا یہی قول مختار ہے تاہم اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اس کے علاوہ بھی نیت کر سکتا ہے جیسا کہ نماز کے طریقے کے آغاز سے متعلق باب میں اس کا بیان ضرور چکا ہے۔

وتر کی نماز کا وقت جہاں تک اس کے ابتدائی وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں تین اقوال ہیں: تسبیح اور مشہور قول وہ ہیں جس کے بارے میں مصنف نے قطعیت کے ساتھ بیان کیا ہے اور جمہور نے بھی یہی بات بیان کی ہے: عشاء کی نماز کے فرائض سے فارغ ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے خواہ نمازی نے ان فرائض اور وتر کی نماز کے درمیان کوئی نفل نماز پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو خواہ اس نے ایک رکعت وتر ادا کیے ہوں یا زیادہ رکعات میں ادا کیے ہوں۔

اگر کوئی شخص عشاء کی نماز ادا کرنے سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے وتر درست نہیں ہوں گے خواہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کر لیا ہو اور اس نے یہ گمان کیا ہو کہ اس نے عشاء کی نماز ادا کر چکا تھا یا کوئی شخص یہ گمان کرتا ہو کہ ایسا کرنا جائز ہے (سب صورتوں کا حکم ایک ہی ہے)۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عشاء کی نماز یہ گمان کرتے ہوئے ادا کر لیتا ہے وہ پاک ہے (یا باہمضوب ہے) پھر وہ بوضو ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ وضو کر کے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے بعد میں اس کے سامنے یہ بات آتی ہے کہ وہ عشاء کی نماز ادا کرتے وقت بوضو تھا تو اب اس کے وتر باطل ہو جائیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے: وتر کا وقت عشاء کا وقت شروع ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے آدمی کو اس بات کا اختیار ہے اگر وہ چاہے تو عشاء کی نماز سے پہلے وتر ادا کرے۔ امام الحرمین اور دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے اور قاضی ابو حنیفہ نے قطعیت کے ساتھ اس بارے میں (فتویٰ دیا ہے) یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حکم برابر ہوگا خواہ اس نے جان

بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک رکعت سے زیادہ وتر ادا کرتا ہے تو اب اس کا وقت عشاء کی ادائیگی سے شروع ہو گا اور اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے یہ بات درست ہے اس نے عشاء کے فرائض پورے کرنے کے بعد کوئی نفل نماز بھی ادا کی ہو لیکن اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر نماز ادا کرنے سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتا اور ایک رکعت ادا کر لیتا ہے تو اس کا وتر ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

امام الحرمین فرماتے ہیں: یہ رکعت اس کے لیے نفل شمار ہوگی۔

شیخ رافع فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے: اس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے کوئی نفل نماز بھی ہونی چاہیے لہذا مکمل طور پر اس ایک رکعت کا باطل ہونا اسی اختلاف کے حوالے سے ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے جو شخص زوال سے پہلے ظہر کی نماز شروع کر دیتا ہے (یا اس کی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے)۔

جہاں تک وتر کے آخری وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں صحیح قول وہی ہے جس کے بارے میں مصنف نے صراحت کی ہے اور جمہور بھی اس بات کے قائل ہیں: یہ صبح صادق ہونے تک رہتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے کے ساتھ ہی اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ متولی نے امام شافعی رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: وتر کا وقت صبح کی نماز کے فرائض ادا کرنے تک باقی رہتا ہے۔

جہاں تک وتر کی نماز کے مستحب وقت کا تعلق ہے تو مصنف نے یہ صراحت کی ہے اور جمہور بھی اسی بات کے قائل ہیں: انسان وتر کی نماز کو رات کے نوافل کے سب سے آخر میں ادا کرے اور اگر کوئی شخص تہجد نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ عشاء کے فرائض اور سنتیں ادا کر لینے کے بعد رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کرے لیکن اگر وہ تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لیے یہ بات زیادہ ضروری ہے وہ وتر کی نماز کو مؤخر کر دے تاکہ وہ تہجد پڑھنے کے بعد اسے ادا کرے اس صورت میں تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد نہیں ادا کرے اس صورت میں وتر کی نماز اس کے رات کے نوافل کا آخری حصہ بن جائے گی۔

امام الحرمین اور امام غزالی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے وتر کی نماز کو رات کے ابتدائی حصے میں ہی ادا کر لینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

جیسا کہ ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے یہ اختلاف فقہاء کے درمیان پایا جاتا ہے۔

شیخ رافی یہ فرماتے ہیں: یہ بھی ہو سکتا ہے ان دونوں کے قول کو اس شخص پر محمول کیا جائے جو عام طور پر رات کے نوافل ادا نہیں کرتا اور یہ بھی ہو سکتا ہے اسے اس بات پر محمول کیا جائے اس بارے میں رائے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس بارے میں معاملہ قریب ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: کیونکہ اس کے بارے میں درست رائے وہی ہے جو تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے اور وہ یہی کہ جو شخص تہجد کی نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے وتر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے اسی طرح جو شخص تہجد کی نماز نہیں ادا کرتا اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو جائے گا خواہ وہ خود بیدار ہو یا کوئی دوسرا شخص اُسے بیدار کرے اس کے لیے بھی یہ بات مستحب ہے وتر کی نماز کو مؤخر کرنے تاکہ رات کے آخری حصے میں اُسے ادا کرنے کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے جب صرف وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ مجھے بیدار کر دیتے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی۔“

امام مسلم نے اس روایت کو نقل کیا ہے مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: ”عائشہ اٹھو! اور وتر ادا کر لو۔“

رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے کے مستحب ہونے کی دلیل بہت سی احادیث ہیں اُن میں سے ایک روایت (صحیح بخاری) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ رات کے ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے ابتدائی حصے میں بھی، آخری حصے میں بھی آپ ﷺ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری کے قریب ہوتا تھا۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہیں جبکہ صاحبین یہ فرماتے ہیں: یہ سنت ہیں کیونکہ اس میں وہی احکام پائے جاتے ہیں جو سنتوں میں پائے جاتے ہیں یعنی اس کے منکر کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا اور ان کے لیے اذان نہیں دی جاتی جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے وہ وتر کی نماز ہے تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کر لیا کرو۔“

یہاں پر امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے جو وجوب کے لیے ہوتا ہے یہی وجہ ہے: اس بات پر اتفاق ہے وتر کی قضاء ادا کی جائے گی اس کے منکر کو کافر اس لیے قرار نہیں دیا گیا کیونکہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی نے اپنی تصنیف ”البنایہ شرح الہدایہ“ میں تحریر کرتے ہیں:

”الحیظ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے امام ابو حنیفہ سے اس بارے میں تین روایات منقول ہیں ایک قول کے مطابق یہ

۱۔ المجموع شرح المہذب ۲۔ امام عینی بن شرف فودی

واجب ہیں اور یہ اُن کا آخری قول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ درست قول بھی یہی ہے۔ قاضی خان نے بھی یہ بات بیان کی ہے یہی قول زیادہ درست ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: یہ فرض ہے۔ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر ابن العربی نے اپنی کتاب العارفہ میں یہ بات بیان کی: شیخ سخون اور شیخ اصغ جو فقہاء مالکیہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ حضرات بھی اس کے وجوب کے قائل ہیں اور اُن کی مراد ان کا فرض ہونا ہے۔

”المغنی“ نامی کتاب میں امام احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر وتر کی نماز کو ترک کر دیتا ہے تو وہ ایک بُرا آدمی ہے اور مناسب یہ ہے: ایسے شخص کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے۔

شیخ ابوبکر کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وتر واجب یعنی فرض ہیں۔

شیخ ابن بطلال نے شرح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما اور شیخ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اہل قرآن پر وتر واجب ہیں البتہ دوسروں پر واجب نہیں ہیں اور وجوب سے اُن کی مراد فرض ہونا ہے شیخ علم الدین نحوی نے اس بات کو اختیار کیا ہے یہ فرض ہیں۔

امام ابوحنیفہ سے تیسری روایت یہ منقول ہے یہ سنت مؤکدہ ہیں اور یہی اکثر علماء کا قول ہے اور الدرایہ کے مصنف نے یہ بات بیان کی ہے نظام روایت میں اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے تاہم حماد بن یزید نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ فرض ہیں اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

یوسف بن خالد قسیمی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ واجب ہیں بظاہر اُن کا مذہب یہی محسوس ہوتا ہے۔

نوح بن مریم اور ایک اور قول کے مطابق اسد بن عمرو نے یہ روایت نقل کی ہے یہ سنت ہیں امام ابو یوسف امام محمد امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (مختص البنا یہ شرح الہدایہ ص 4732)

صاحب ہدایہ نے وتر کے بارے میں صاحبین کا موقف یہ بیان کیا تھا ان دونوں حضرات کے نزدیک وتر سنت ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے: اُس میں وہ احکام پائے جاتے ہیں جو سنت میں پائے جاتے ہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود بیہقی تحریر کرتے ہیں:

مصنف نے اس بارے میں کوئی دلیل نقل نہیں کی تاہم ان کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابو داؤد اور امام او زاعی رحمہما اللہ نے عبداللہ بن معیر سے نقل کیا ہے انہوں نے بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: شام میں ایک صاحب تھے جن کی کنیت ابو محمد تھی وہ فرماتے تھے: وتر پڑھنا واجب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو میں نے کہا کہ ابو محمد یہ کہتے ہیں وتر پڑھنا واجب ہے تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے پانچ

نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دی ہیں۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا ان پانچ نمازوں کے علاوہ میرے اوپر کوئی اور نماز پڑھنا بھی لازم ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: نہیں! البتہ اگر تم نفل نماز ادا کر لو (تمہاری مرضی ہے)۔

یہ بات بھی فرضیت اور وجوب کی نفی کرتی ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں جو تمہارے لیے نفل ہیں وتر فجر کی (سنت) نماز اور چاشت کی نماز۔“

اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تین۔ الحمد للہ“

ہمارے اصحاب کی کتابوں میں یہ الفاظ ہیں:

”تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض قرار دی گئی ہیں اور تم پر فرض قرار نہیں دی گئی ہیں وہ تمہارے لیے سنت ہیں وتر چاشت کی نماز اور قربانی۔“

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز سواری پر داکر لیتے تھے اور کسی عذر کے بغیر فرض نماز سواری پر ادا نہیں کی جاسکتی۔

(علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا جواب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو پانچ فرض نمازوں کے بارے میں بتایا تھا جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ وتر کی فرضیت کے قائل نہیں ہیں جس طرح ظہر کی نماز فرض ہے وہ تو اس کے وجوب کے قائل ہیں اور واجب اور فرض کے درمیان فرق واضح ہے اور قطعی ہے اس لیے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی ان کا یہ کہنا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے تو اس سے مراد یہ ہے: انہوں نے غلطی کی ہے۔

دیہاتی کے بارے میں حدیث کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے وہ وتر کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے“ جو آگے آ رہا ہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے یہ فرمان نمازوں کی فرضیت کے حکم کے بعد کا ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”تم یہ فرما دو کہ جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے میں اس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس میں کھانے والے کے لیے حرام وارد کیا گیا ہو ماسوائے اسکے جو مردار ہو یا بہا ہو خون ہو یا خنزیر کا گوشت۔“

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد نوکیلے دانتوں والے پرندے اور نوکیلے پنچوں والے پرندے کو بھی حرام قرار دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ واقعہ بعد کا ہوگا کیونکہ اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نماز زکوٰۃ اور روزے کے بارے میں دریافت کیا اور آخر میں کہا کہ میں اللہ کی قسم! اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا ہے۔

اس حدیث میں حج کا تذکرہ نہیں ہے تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حج کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہوگا تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے اس کا یہ سوال پانچ نمازوں کے بعد مزید نماز کا حکم ملنے سے پہلے کا ہو لہذا یہ روایت حجت نہیں بن سکتی۔ جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث کا تعلق ہے (یعنی تین چیزیں مجھ پر لازم قرار دی گئی ہیں) تو یہ روایت ضعیف ہے۔ یہ روایت غریب اور منکر ہے اس کی وہ سند جس کے حوالے سے اسے امام حاکم امام احمد بن حنبل امام ابن حبان اور امام کلبی رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اس کی دوسری سند میں جابر جعفی پایا جاتا ہے جس کے بارے میں اختلاف ہے۔ اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اُس میں ابوحیان راوی ہے۔ مصنف یہ کہتے ہیں یہ راوی ضعیف ہے اور تہ لیس کرتا ہے اس کا نام یحییٰ بن جعی ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی تائید میں نبی اکرم ﷺ کا جو فرمان نقل کیا ہے اس کے بارے میں علامہ یعنی تحریر کرتے ہیں:

اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اُسے امام ابو داؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطاء کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یہ وتر کی نماز ہے اس نے اس نماز کو تمہارے لیے عشاء اوسط سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت تک مقرر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرک میں اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی "مسند" میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنی "معجم" میں اسے نقل کیا ہے۔

اسی طرح حضرت عمرو بن العاص اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے اپنی "مسند" میں روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اضافی نماز عطاء کی ہے یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے یہ وتر کی نماز ہے جو تمہارے لیے بہتر ہے"۔

لیے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت میں مقرر کی گئی ہے۔

اسی سند کے حوالے سے امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی ”معجم“ میں نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت منقول ہے اُسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سند میں اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے معجم میں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے وہ وتر کی نماز ہے۔

اس روایت کی سند میں ابو عمرو بن حفار نامی راوی پایا جاتا ہے امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

حضرت ابوبصرہ غفاری کے حوالے سے بھی ایک روایت منقول ہے جسے امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرک میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اُس کے بعد علامہ عینی نے مزید روایات اور اُن پر ہونے والے تبصرے کو بھی نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

وتر کی تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ یہ روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے جبکہ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے یہ بات نقل کی ہے اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے (کہ وتر کی رکعات تین ہیں)۔

ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: جبکہ ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک وتر کی نماز میں دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے ان دونوں حضرات کے خلاف دلیل وہ روایت ہے جو ہم نقل کر چکے ہیں۔

صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ وتر کی رکعات تین ہیں جس کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی یہ کہتے ہیں: بلکہ دو رکعات پڑھنے کے بعد تشهد پڑھا جائے لیکن سلام نہیں پھیرا جائے گا پھر تیسری رکعت پڑھنے کے بعد تشهد پڑھا جائے اور پھر سلام پھیرا جائے گا۔

حضرت عمر حضرت علی حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابی بن کعب حضرت انس حضرت عبداللہ بن عباس حضرت ابوامامہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم اکثر اہل علم اور ابن مبارک نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

العارفہ نامی کتاب میں دوروں سے متعلق کتاب میں یہ بات تحریر ہے امام مالک رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن بطلال فرماتے ہیں: وتر کی رکعات تین ہیں حضرت حذیفہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ کے ساتوں فقہاء اور سعید بن مسیب اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور (دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم) کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رمضان میں تین رکعت وتر ادا کیے جائیں گے جبکہ رمضان کے علاوہ ایک رکعت ادا کی جائے

گی۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح وتر کی رکعت ادا نہیں کی جائے گی کہ اُس سے پہلے کوئی نماز نہ ہو نہ ہی سفر میں نہ ہی حضر میں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وتر کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور کمال کے اعتبار سے اس کی کم از کم مقدار تین رکعات ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار گیارہ رکعات ہیں اور ایک قول کے مطابق تیرہ رکعات ہیں اگر کوئی شخص اس سے زیادہ رکعات ادا کر لیتا ہے تو اُس کے وتر جمہور کے نزدیک درست نہیں ہوں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: جس بات کو میں اختیار کرتا ہوں وہ یہ ہے: وتر کی ایک رکعت کو اس سے پہلے کی نماز کے ذریعے (سلام پھیر کر الگ کیا جائے گا)۔

وہ یہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص تین رکعات ادا کر لیتا ہے اور سلام نہیں پھیرتا تو میرے نزدیک اُس پر کوئی تنگی نہیں تاہم مجھے یہ بات پسند ہے وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر پھر وہ ایسا کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو بھی ٹھیک ہے۔ صاحب ہدایہ نے اپنے موقف کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو پیش کیا تھا اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتا تھا۔“

اسی روایت کو امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرک میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شرط کے مطابق مستند ہے تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا ہے امام حاکم رحمہ اللہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔“

اس کے بعد امام عینی رحمہ اللہ نے وتر کی رکعات تین ہونے اور ان کے آخر میں سلام پھیرنے کی تائید میں یہ روایت نقل کی ہے جسے چار ائمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورہ الکافرون پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

اس روایت کو بھی امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے البتہ ان دونوں نے اسے نقل نہیں کیا اسی طرح امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں: وتر کی تیسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رکوع کے بعد پڑھی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے

آخر میں دعائے قنوت پڑھی تھی اور یہ صورت رکوع کے بعد بھی ہو سکتی ہے بلکہ ہماری دلیل وہ روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔ (امام شافعی کی دلیل کا جواب یہ ہے:) جو چیز نصف حصے سے زائد ہو اسے آخر قرار دیا جاتا ہے۔

صاحب ہدایہ کی اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ تیسری میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس سے مراد تیسری رکعت ہے اور ان کا یہ کہنا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی یہی وقت حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت براء بن عازبؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت انسؓ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ رضی اللہ عنہم عبیدہ سلمانیؓ حمید طویلؓ ابن ابی لیلیٰؓ امام مالک رحمہ اللہ اسحاق بن راہویہ اور عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے۔

شیخ ابن الممذ نے حضرت ابو بکر صدیق اور سعید بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی اسی بات کا تذکرہ کیا ہے۔

ایوب سختیانیؒ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔

طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے لیکن طاؤس کا یہ قول مردود ہے۔ شوافع میں سے ابن شریک نے ہمارے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ جو کہا ہے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی جائے گی تو صحیح روایت کے مطابق ان کا مذہب یہی ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسکے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شرح الارشاد میں یہ بات تحریر ہے اس بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے کوئی تصریح نہیں کی ہے تاہم ان کے شاگردوں نے یہ بات بیان کی ہے مناسب یہی ہے اسے رکوع کے بعد پڑھا جائے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے آدمی کو اختیار ہے وہ رکوع سے پہلے پڑھ لے یا بعد میں پڑھ لے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی تائید میں جو روایت نقل کی گئی ہے اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے سوید بن غفلہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور یہ سب حضرات ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

میرے علم کے مطابق شارحین میں سے کسی ایک نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔

صاحب ہدایہ نے احناف کی تائید میں جو روایت نقل کی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں اس روایت کو صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ شامل ہیں ان کی نقل کردہ روایت کو امام نسائیؒ امام ابن ماجہ رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کرتے ہوئے رکوع

سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں جبکہ امام نسائی رحمہ اللہ کے یہ الفاظ ہیں:

”آپ ﷺ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے جس میں پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور آپ ﷺ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ لیا کرتے تھے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے اُن کی روایت کو امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں ابان بن ابو عیاش نامی راوی متروک ہے۔

خطیب نے اسی طرح کی روایت کو نقل کیا ہے تاہم وہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے اس روایت کو حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ”الحلیہ“ میں تحریر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے تین رکعت وتر ادا کیے آپ ﷺ نے اُن میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی مصنف نے کہا ہے یہ روایت غریب ہے۔

☆☆☆☆

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے جسے امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنی ”معجم اوسط“ میں نقل کیا ہے

(وہ بیان کرتے ہیں):

”نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔“

امام طبرانی رحمہ اللہ نے معجم اوسط میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی ہے آپ ﷺ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

اسود کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے اور جب وتر کی نماز کے اندر دعائے قنوت پڑھتے تھے تو رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”وہ کسی بھی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے صرف وتر میں رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔“

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی مصنف میں علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے دیگر صحابہ کرام وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں کہ پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی جبکہ امام شافعی کی رائے اس کے برخلاف

ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: رمضان کے آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے جو آپ ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا: اُس وقت جب آپ ﷺ نے انہیں دعائے قنوت کی تعلیم دی تھی (آپ ﷺ نے فرمایا تھا):

”اسے اپنے وتر میں کسی فصل کے بغیر شامل کرلو“۔

صاحب ہدایہ کی اسی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اور پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس بات کے قائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حسن بصری، ابراہیم نخعی، عبداللہ بن مبارک، اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور ہیں۔

منصور نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

ثوری کہتے ہیں: امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی البتہ رمضان کے آخری نصف حصے میں نہیں پڑھی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (وہ فرماتے ہیں:) کسی بھی صورت میں وتر یا صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے: وتر میں رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک بھی پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی تاہم اُن کا مستند طور پر منقول مذہب یہی ہے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کا مستحب ہونا رمضان کے آخری نصف حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

الروضہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ایک قول کے مطابق پورے رمضان کے مہینے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی ایک قول کے مطابق پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی امام شافعی رضی اللہ عنہ نے یہ تصریح کی ہے: (رمضان کے) آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے (ایک قول کے مطابق) دن کے وقت پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں اس بارے میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق یہ بات جائز ہے آدمی دعائے قنوت پڑھ لے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے ایک قول کے مطابق ایسا کرنا مستحب ہے بلکہ اُن کے جمہور اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے استحباب کا حکم رمضان کے آخری حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے دعائے قنوت صرف رمضان کے مہینے میں پڑھی جائے گی بعض حضرات نے یہ کہا ہے رمضان کے ابتدائی نصف حصے میں پڑھی جائے گی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اس کا محل صبح کی نماز ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے ہر نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

امام طحاوی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھنے کا قول صرف امام شافعی اور امام لیث بن سعد رحمہما اللہ کا ہے۔

میں (علامہ عینی) یہ کہتا ہوں: امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے ”مغنی“ میں یہ بات تحریر کی ہے: حضرت علی بن کعب بن عیضا بن سیرین امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جو امام شافعی کا قول ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

وتر میں دعائے قنوت کے بارے میں جو روایت ہے اُسے چار مصنفین نے ابو ثور حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات تعلیم دیئے تھے جنہیں میں وتر میں پڑھا کروں اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: جنہیں میں وتر کی دعائے قنوت میں پڑھوں (وہ یہ ہیں):

”اے اللہ! ان لوگوں میں مجھے بھی ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور اُن میں مجھے بھی عافیت نصیب کر جن کو تو نے عافیت نصیب کی ہے اور اُن میں تو میرا بھی والی بن جا جن کا تو والی بنا ہے اور تو جو مجھے عطاء کرتا ہے اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے مجھے اُس کے شر سے بچالے بے شک تو ہی فیصلہ کر سکتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور جس کا تو حامی و ناصر ہو اے پروردگار! وہ ذلیل نہیں ہوگا اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔“

امام زہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے ہم اُسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ابو ثور حراء سعدی نے نقل کیا ہے۔ ان صاحب کا نام ربیعہ بن شبان ہے اور ہمارے علم کے مطابق دعائے قنوت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس کو اپنی مسند میں امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے اور اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے اپنی سنن میں نقل کیا ہے اور اس میں کچھ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

اسی طرح امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی کچھ لفظ اضافی نقل کیے ہیں۔

ایک اور روایت میں بھی الفاظ کا اختلاف ہے اور اُس میں بھی اضافی الفاظ منقول ہیں۔

اس حدیث کی بنیاد پر ہمارے اصحاب نے یہ دلیل دی ہے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے والے کے لیے یہ مستحب ہے

اس دعا کو دعائے قنوت میں پڑھے۔

۱۔ تفسیر الہدایہ شرح الہدایہ از حافظ بدرالدین محمود العینی

1614- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي وَحَدَّثَنِي بِهِ أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُمِرْتُ بِالْوُتْرِ وَالْأَضْحَى وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيَّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ مجھے وتر کی نماز ادا کرنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے اس کا پابند نہیں کیا گیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سعید بن حسن بن یوسف بن عبد الرحمن، ابوقاسم وراق مروزی اصل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۶/۷)۔

○ حسن بن یوسف بن عبد الرحمن ابوعلی معروف باخی برش۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۵/۷)۔

○ سعید بن حسن بن یوسف بن عبد الرحمن، ابواسحاق وراق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹۶/۹)۔

1615- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ - قَالَ سَعِيدٌ - فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ قُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ أَوَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُسْوَةٌ

۱۶۱۴ - أخرجه ابن شاذان في السماع والنسوخ رقم (۱۹۸) ومن طريقه ابن الموزني في العلل المتناهية (۷۷۱) من طريق مروان بن معاوية عن عبد الله بن محرز - وقال الزيلعي في نصب الرتبة (۱۱۵/۱) وفيه عبد الله بن محرز - وهو حافظ - قال ابن حبان: كان يكذب - قال الحافظ في التلخيص (۲۹/۲) من رواية عبد الله بن محرز وهو ضعيف جدا - الله - قلت: و ابن محرز: قال فيه ابن حبان في المحرر وحين (۲۲/۲) بسروى عن قتادة الرمزى - روى عنه عبد الرزاق والمرايون - وكان من هيار عمار الله - ممن يكذب ولا يمسلم - ويغلب الاخبار ولا يفرم - ثم ساق ما ساقه الى ابن المبارك قال: ابو حنيفة بين ان ادخل الجنة و بين ان انسى عبد الله بن محرز لا خسر ان الشاة اسم ادخل الجنة - فلما رايته كات مرة احب اليه - و ساق الى ابن حبان قال: عبد الله بن محرز ليس بشقة - الله - و راجع ترجمته في (السير) للدارمي (۵۰۰/۲) - و الحديث أخرجه عبد الرزاق (۵۷۲) عن عبد الله بن محرز -

۱۶۱۵ - أخرجه مالك (۱۲۰۱) في مسند اللبلاب باب الامر بالوتر - و من طريق مالك أخرجه البخاري (۹۹۹) في الوتر باب الوتر على الرابة - و مسلم (۷۰۰) في صلاة المسافرين باب جوار صلاة النافلة على الرابة في السفر حيث هو حريص و الرمض (۱۷۴) في الصلاة باب ما جاء في الوتر على الرابة و ابو داود (۱۳۳۶) في الصلاة باب التطوع على الرابة و الوتر و الساسي (۲۲۲) في قيام الليل الطحاوي في المعاني (۱۲۹/۱) و ابو عوانة (۲۴۲/۲) و البيهقي في التمر (۶۵/۲) و ابن هزيمة (۱۲۶۸) و ابن حبان (۲۱۱۳) و عبد الرزاق (۴۵۱۹) و الشافعي في السنن (۱۷۹) قال ابن عبد البر في (المستدرک) (۲۷۲/۵) (فيه اوصاف الدلائل على ان الوتر ليس وسواها فرضا ولا يشبه المكتوبات لان الاجماع منعقد انه لا يجوز لاحد ان يقضي على المواب شيئا من فرائض الصلوات الا في شدة الخوف خاصة - و في غلبة البطر عليه اذا كان الماء فوقه و نحوه فاسمهم اختلفوا في ذلك - وقد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان ينفل على البعير و يوتر عليه - فبان بذلك خروج الوتر عن طريق الوجوب - الله - و راجع بقية كلام ابن عبد البر في (المستدرک) -

1617- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی سواری کے اوپر ہی وتر نماز ادا کر لیتے تھے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کر لیا کرتے تھے)

1618- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَرُبَّمَا نَزَلَ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری کے اوپر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جب انہوں نے وتر ادا کرنے ہوتے تھے تو سواری سے اتر کر وتر ادا کر لیا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات اپنی سواری کے اوپر ہی وتر ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات (نیچے اتر کر پھر وتر ادا کرتے تھے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابو جعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273 یا 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۷/۲)۔

2-باب مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ .

باب 2: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

1619- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ بْنُ سُفْيَانَ الطَّائِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ .

۱۶۱۹- أخرجه عنه الرازي (۱۵۵۱) عن معمر بن أيوب عن سعيد بن جبيرة عن ابن عمر - ع - وهذا معانف لكل الروايات السابقة عن ابن عمر - ع - وسابق منضم هو ابن عمر عن أبي سعيد بن جبيرة وقد ذكرنا نافع وعبدان ابن عمر كان يصلي الوتر على راحلته ويرلر ان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك - وهذا أولى من قول أبيه عن سعيد بن جبيرة عن ابن عمر -

۱۶۱۹- أخرجه ابو داود (۱۵۲۱) في الصلاة باب في الدعاء بعد الوتر والترغيب (۱۶۵) في الصلاة باب ما جاء في الرجل ساهم عن الوتر او سعاد وابن ماجه (۱۱۸۱) في الصلاة باب من نام عن وتره ونسيه والعالم (۲۰۲/۱) والبیهقي في الكبرى (۱۸۰/۲) والسر الصغير (۷۵۸) وأحمد (۲۱۰۲) - وقال العالم: (صحيح على شرط الشيخين) وصححه العراقي أيضا -

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وتر ادا کیے بغیر سو جائے یا وتر ادا کرنا بھول جائے تو وہ اسے صبح کے وقت ادا کرے یا اس وقت ادا کر لے جب اسے یاد آ جائے۔

1620- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرَقَنْدِيُّ نَبِيرُهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِيلَ لَهُ إِنَّ أَحَدَنَا يُصْبِحُ وَلَمْ يُؤْتِرْ قَالَ فَلْيُؤْتِرْ إِذَا أَصْبَحَ.

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: ہم میں سے کوئی ایک شخص صبح کر لیتا ہے اور اس نے ابھی وتر ادا نہیں کیے ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صبح کے وقت ہی وتر ادا کر لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم سمرقندی کسائی، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۴/۵)، کشف حوث (۶۰۵)۔

○ محمد بن اسماعیل جعفری۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶۸/۶)۔

1621- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ رَوَاهُ حَدَّثَنَا نَهْشَلُ بْنُ الصَّخَّاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ قَاتَهُ الْوُتْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْضِهِ مِنَ الْعَدَا.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص رات کے وقت وتر ادا نہ کر پائے وہ اگلے دن ان کی قضاء ادا کر لے۔"

۱۶۲۰- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۸۸۶۲) من رواية عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل فليل له أن يقرأ بغيره ولم يؤتِرْ يظلمه اليوم! قال: (فليؤتِرْ إذا أصبح) - قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث موصول عن زيد بن أسلم) - أخرجه جماعة مفضوفاً عن عطاء بن يسار - (الله - قلت: الذي في مصنف عبد الرزاق (۱۵۹۳) وكذلك (الاستدكار) لابن عبد البر (۲۸۷/۵) (۶۸۲۹) قول عطاء بن أبي رباح: و مثل عن رجل لم يؤتِرْ حتى مضى العصر! فقال: (قد فاتته الوتر فلا يؤتِرْ) - (الله - أخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن عطاء، وحكاها ابن عبد البر عن عطاء - معروفاً - في أسناده في البناء - مردود لهذا الباب النسخ في الباب -

۱۶۲۱- رواد مصنف و سنن كذا ابن أبي عمير - و روى البيهقي وهو هذا الحديث عن ابن عمر من قوله مرفوعاً عليه - راجع لسان الميزان (۱۸۰/۲) والمعرفة (۵۲۱۷) - راجع لهذا الحديث أيضاً: (المعجم الكبير) (۱۱۲۹/۲) (۲۵۲۱/۷) -

3- باب الْوُتْرِ بِخَمْسٍ أَوْ بِثَلَاثٍ أَوْ بِوَاحِدَةٍ أَوْ بِأَكْثَرٍ مِنْ خَمْسٍ.

باب 3: وتر پانچ ہوتے ہیں، وتر تین ہوتے ہیں، وتر ایک ہوتا ہے یا وتر پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں

1622- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوتِرْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ. قَوْلُهُ وَاجِبٌ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَا أَعْلَمُهُ تَابَعَ ابْنُ حَسَّانَ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

وتر حق ہے اور واجب ہے جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ تین ادا کر لے جو شخص ایک ادا کرنا چاہے تو وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: اس روایت کا لفظ "واجب" محفوظ نہیں ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس حوالے سے ابن حسان نامی راوی کی مطابعت کی ہو۔

...—...—...—...

وتر کی رکعات کی تعداد کی وضاحت

وتر کی رکعات کی تعداد کی تحقیق کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی نے سب سے پہلے ایک روایت نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر رات (کے نوافل کے آخر میں) ایک رکعت ہے۔

اس کے بعد امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف استثنائات کی ہیں پھر امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: بعض حضرات نے اس روایت کو اختیار کیا ہے انہوں نے اس کی پیروی کی ہے اور اس واصل قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض دیگر افراد نے ان کے برخلاف رائے نقل کی ہے یہ وہ حصوں میں تقسیم ہوئے ہیں۔

۱۶۲۳- کذا أخرجه المصنف من رواية محمد بن حسان عن شعبان عن الزهري مرفوعاً وأعله حسان وهو أعلمه من الزهري أيضاً
المصنف في التلخيص الكبير (الدين ص ۱۱۶/۲) لفظه يعني: ابن الزهري صنفه نفسه من حديث ابن عمر مرفوعاً عنه - وعليه حاله في قوله
المصنف عن شعبان عن الزهري به مرفوعاً على أبي أيوب: أخرجه الساجي (۱۹۲۹، ۲) والضماد في المعاني (۱۹۹۱، ۱) - وسامعه علي وفقه
محمداً عند الرزاق (۱۶۲۳) - وابن أسحاق عند الحاكم (۲۰۲، ۱) - وأخرجه جماعة عن الزهري بأسناد عن أبي أيوب مرفوعاً - به -
فأخرجه أبو الربيع الزهراني: نا محمد بن حازم أبو معاوية نا ائمتنا ابن موار عن الزهري عن عطاء بن يزيد اللبني عن أبي أيوب مرفوعاً -
فأخرجه الطبراني في (الوسط) (۱۹۱۱، ۱) والكلبي (۱۹۷۱، ۱) والوسط (۱۹۶۶، ۱) وقال في (الوسط): (المعبر) نا ائمتنا عن ائمتنا اللد اس
معاوية (۱) - أله - وأخرجه بكر بن وائل عن الزهري بأسناد مرفوعاً - أخرجه أبو داود (۱۵۲۲، ۱) في (الصلوة) نا ائمتنا عن ائمتنا اللد اس
السمرق (۱۵۷۶، ۱) وقال البيهقي في (المعرفة) نا ائمتنا عن ائمتنا اللد اس وائل وسامعه علي وفقه الزهري نا ائمتنا عن ائمتنا اللد اس
شعبان بن حسن ومحمد بن أبي حفصة - وكذلك أخرجه وأبى بن خالد عن محمد بن أبي أيوب - وأخرجه جماعة عن الزهري مرفوعاً فوقفود
على أبي أيوب، فحينئذ ان يكون بروية من فتياه مرة ومن روايته أخرجه - أله - وأخرجه الزهري نا ائمتنا عن ائمتنا اللد اس
به - كما مباني في الزهري بعدد -

بعض نے یہ کہا ہے وتر کے تین رکعات ہوتی ہیں اور ان میں صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا جبکہ بعض نے یہ کہا ہے: وتر کی تین رکعت ہوتی ہیں لیکن دو رکعات پڑھنے کے بعد بھی سلام پھیرا جائے گا اور آخر میں بھی سلام پھیرا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”(نماز کے نوافل) وتر ایک رکعت ہوتی ہے۔“

ہمارے نزدیک یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے جو پہلے موقف کے قائلین نے بیان کی ہے اور اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے یہ رکعت جفت (دو مزید رکعت) کے ساتھ ہو جو اس سے پہلے ادا کی جا چکی ہوں اور یہ سب مل کر وتر (یعنی طاق) بن جائیں گے تو اس صورت میں وہ ایک رکعت جفت نماز کو طاق کر دے گی۔

اس بات کو ان حضرات نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔ جیسا کہ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو دو کر کے ادا کی جائیں جب تمہیں صبح صادق ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت ادا کر لو یہ تمہاری نماز کو طاق کر دے گی۔

امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں۔

سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی جفت اور وتر نماز کے درمیان ایک مرتبہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

تو انہوں نے یہ بات بتائی کہ پہلے وہ جفت اور پھر طاق نماز ادا کیا کرتے تھے اور یہ سب مل کر مجموعی طور پر وتر بن جاتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ کہ وہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے سلام پھیرنے سے مراد تشہد پڑھنا ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے وہ سلام پھیرنا ہو جس سے نماز ختم ہو جاتی ہے اور اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی نماز میں ایک اور دو وتر میں سلام پھیر دیتے تھے۔ اور اس دوران کسی کام کے لیے بھی کہہ دیتے تھے۔

سالم بن عبداللہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں دو رکعت پڑھائیں پھر اس کے بعد انہوں نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! ہمارے لیے سواری تیار کرو پھر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر اب اس سے ایک بار ادا کی تو ان تمام روایات میں اس بات کا ذکر ہے وہ تین رکعت ادا کرتے تھے اور ایک اور دو رکعت۔ درمیان فصل کرتے تھے لہذا وتر کی نماز کے بارے میں ان سے متفقہ طور پر یہ بات منقول ہے: وہ تین رکعت ہوتی ہیں۔

اس بارے میں ان کے حوالے سے جو ذاتی رائے منقول ہے اس بات کی تائید کرتی ہے ہم اس سے پہلے جو نبی اکرم ﷺ

کا فرمان ذکر کر چکے ہیں وتر کی رکعت ایک ہوتی ہے اس میں اسی تاویل کا احتمال موجود ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔
جیسا کہ عقبہ بن مسلم نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا کہ تم دن کے وتر سے واقف ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مغرب کی نماز ہے تو انہوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے (یابہ فرمایا: تم نے اچھی بات بیان کی ہے)۔

1623- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِّيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کر لے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے۔“

1624- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنُ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يُونُسَ الْحِمَيْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُتْرُ خَمْسٌ أَوْ ثَلَاثٌ أَوْ وَاحِدَةٌ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر پانچ ہوتے ہیں تین ہوتے ہیں یا ایک ہوتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن کحج، ابو جعفر بن طباع بغدادی، نزیل اذنیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

۱۔ شرح معانی الآثار از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر 277/1

۱۶۲۲- أخرجه النسائي (۲۲۸/۴) في قيام الليل، باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث أبي أيوب في الوتر، وابن ماجه (۱۱۹۰) في إقامة الصلاة، باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع، والدارمي (۳۷۱/۱) والطحاوي (۲۹۱/۱) والحاكم (۲۰۲/۱) وصححه وابن حبان (۲۴۱۰) والطبراني في (الكبير) (۲۹۶۱) من طرق اللوزاعي به- قال ابن أبي حاتم في (المعلل) (۱۷۱/۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱) (۱۳۹۲) (۱۳۹۳) (۱۳۹۴) (۱۳۹۵) (۱۳۹۶) (۱۳۹۷) (۱۳۹۸) (۱۳۹۹) (۱۴۰۰) (۱۴۰۱) (۱۴۰۲) (۱۴۰۳) (۱۴۰۴) (۱۴۰۵) (۱۴۰۶) (۱۴۰۷) (۱۴۰۸) (۱۴۰۹) (۱۴۱۰) (۱۴۱۱) (۱۴۱۲) (۱۴۱۳) (۱۴۱۴) (۱۴۱۵) (۱۴۱۶) (۱۴۱۷) (۱۴۱۸) (۱۴۱۹) (۱۴۲۰) (۱۴۲۱) (۱۴۲۲) (۱۴۲۳) (۱۴۲۴) (۱۴۲۵) (۱۴۲۶) (۱۴۲۷) (۱۴۲۸) (۱۴۲۹) (۱۴۳۰) (۱۴۳۱) (۱۴۳۲) (۱۴۳۳) (۱۴۳

”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۸/۲)۔

○ یزید بن یوسف حمیری، ابو یوسف شامی، سکن بغداد، وحدث بھاعن جماعة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

میزان (۲۶۶/۷)۔

1625- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ أَخْبَرَنِي

صُبَّارَةُ بْنُ أَبِي السَّلَكِ حَدَّثَنَا دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ صبح سات رکعت ادا کرے جو چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ دوید بن نافع، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عیسیٰ شامی، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از

حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶/۱)۔

1626- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْتَرَ بِخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ شِئْتَ فَأَوْمِءَ إِمَاءً.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم پانچ رکعت وتر ادا کرو اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو اور اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو اگر تم چاہو تو اشارے کے ساتھ پڑھ لو۔

راویان حدیث کا تعارف:

() سفیان بن حسین بن حسن، ابو محمد، ابو الحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱۶۲۵- اضرحه الساسی (۲۶۹/۲) باب ذکر الاختلاف علی الزھری فی حدیث ابی ایوب فی الوتر عن عمرو بن عثمان: حدیثنا بقیة

حدیثی صبارة عن ابی السلیل ثنا دوید بن نافع: ۷۰ مرفوعاً۔

۱۶۲۶- اضرحه اصمد (۱۸۸/۵) عن یزید عن سفیان بن حسین: ۷۰- ذکرہ السوہبی فی المجمع (۲۶۸/۲) قال: ۱- حاله: حال الصحیح ۱- ۵۰-

ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۰/۱)۔

1627- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحَمِيرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا بَنَحْوِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عِدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ يُؤْمَءَ فَلْيُؤْمَءَ . هَكَذَا رَوَاهُ عِدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مَعْمَرٍ مُسْنَدًا . وَوَقَّفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَوَقَّفَهُ أَيْضًا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاخْتَلَفَ عَنْهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے جو شخص چاہے وہ تین رکعت ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کرے اور جو شخص صرف اشارہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اشارہ کرے۔

ایک سند کے حوالے سے یہ روایت مستند کے طور پر منقول ہے جبکہ دیگر اسناد کے حوالے سے موقوف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ورد بن عبد اللہ، ابوزکریا تمیمی مخرمی، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۳/۱۳)۔

○ ورد بن عبد اللہ تمیمی، ابو محمد طبری، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۰/۲)۔

○ عدی بن فضل تمیمی، ابو حاتم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 171ھ میں ہوا۔

1629- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ

الزُّهْرِيِّ بِهَذَا مَوْقُوفًا وَأَسَنَدَهُ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1630- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابَ الطَّبِيبِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۶۲۸- کننا اضرجه عمري بن الفضل عن معمر مرفوعاً و سبوح من رواية عبد الرزاق عن معمر موقوفاً - قال ابن حجر في (التلخيص)

(۱۶/۲): (وصحح ابو حاتم و الذهلي و المدارقطني في العلل و البيهقي و غير واحد و وقفه و هو الصواب) - ال-

۱۶۲۹- انظر تخریج الحديث الاول في هذا الباب

بُنْ صَالِحِ الْوَحَاطِي أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ تَمِيمٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكُمْ أَوْتَرُ قَالَ بِوَاحِدَةٍ - قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ - قَالَ فَبِثَلَاثٍ - ثُمَّ قَالَ بِخُمْسٍ ثُمَّ قَالَ بِسَبْعٍ - قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبْلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کتنے وتر ادا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تین، پھر انہوں نے فرمایا: پانچ، پھر فرمایا: سات۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کاش! اس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاء کردہ رخصت کو اختیار کر لیا ہوتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن نجاب، ابو حسن طبری، نزہل بغداد، قال خطیب بغدادی: ولم اسمع فیہ اخیراً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۳۵)۔ وفی (ط): احمد بن اسحاق بن نجاب، وفتح من تبصر منہ (۴/۱۳۲۹)۔

○ حوایم بن حسین بن علی ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مامون“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۱/۳۸-۳۹)، سیر اعلام النبلاء (۱۳/۱۸۳-۱۹۲)۔ وفی (ط): ابراہیم بن حسن مہرانی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معتمر بن سلیمان تیمی، ابو محمد بصری، یلقب بالطفیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۶۳)۔

○ ابو غالب، صاحب ابی الملت، بصری، نزل اصمان، قیل: اسمہ حزور، وقیل: سعید بن حزور، وقیل: نافع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۶۰)۔

1631 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يَوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَيَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)۔

۱۶۲۰ - الحديث ذكره الحافظ في التلخيص (۲/۲۰) ما كتبه عليه في الحديث آخر - أخرجه أحمد في المسند (۵/۲۶۹) والطبرانی في المعجم (۲/۲۰) من حديث أبي غالب عن أبي امامة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبع حتى إذا بسن و كثر لعمركم بسبع و صلى - كفتين و هو جالس فقرأ ب (إذا نزلت) و (قل يا أيها الكافرون)۔

☆☆ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن دو رکعت والی بعد کی رکعت کو وتر بناتے تھے ان دو رکعت میں ”سورۃ الاعلیٰ“ اور سورۃ الکافرون“ پڑھتے تھے جب کہ وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص“ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

سعید بن عفیر: سعید بن کثیر بن عفیر انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۹۵)۔

4- باب لَا تُشَبِّهُوا الْوِتْرَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

باب 4: وتر کی نماز کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو

1632- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ أَوْتِرُوا

۱۶۳۱- أخرجه الحاكم (۲۰۵/۱) و (۵۲۰/۲) و البيهقي (۲۸۰۲۷/۲) و البغوي في (شرح السنة) (۹۷۲) و الطحاوي في المعاني (۲۸۵/۱) و ابن حبان (۲۶۲۲) و قال الحاكم (صحيح على شرط الشيخين) و أخرجه ابن حجر في (مناجج الأئمة) (۵۱۳/۱) من طريق البيهقي ثم قال ابن حجر: (هذا حديث حسن) أخرجه محمد بن نصر في كتاب قيام الليل عن محمد بن يحيى الذهلي عن محمد بن كثير بن عفیر و هو المذكور في روايتنا- فوقع لنا بدلًا غالبًا و رجاله رجال البخاري لكنه لم يخرج يحيى بن ايوب الا استشهادًا)- و قال ابن حجر في (المناجج) (۱۹/۲): (و تفرد به يحيى بن ايوب و فيه مقال و لكنه صدوق- قال المقيلي في الضعفاء (۲۹۲/۱): اسناده صالح و لكن حديث ابن عباس و أبي بن كعب باسقاط المعوذتين اصح- و قال ابن الجوزي: انكر احمد و يحيى بن معين زياده المعوذتين و روى ابن السكن في صحيحه له شافعيًا من حديث عبد الله بن جرير بن باسناد غريب)- و أخرجه ابو داود (۱۵۱/۱-۱۵۲) كتاب الصلاة: باب ما يقرأ في الوتر (۱۱۲۶) و الترمذي (۱۶۲) ابواب الصلاة: باب ما جاء فيها يقرأ به في الوتر و ابن ماجه (۱۱۷۲) في إقامة الصلاة السنة فيها: باب ما جاء فيها يقرأ به في الوتر و البيهقي (۵۲۰/۲) و الحاكم (۵۲۱-۵۲۰/۲) و ابن حجر في (مناجج) (۵۱۳/۱) من طريق الامام احمد (۲۲۷/۶) من طريق محمد بن محمد بن سلمة الحراني ثنا خفيف عن عبد العزيز بن هريج قال: سألت عائشة رضي الله عنها: بأي شيء كان يقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوتر؟ قالت: كان يقرأ في الركعة الأولى: (سبح اسم ربك الاعلى) و في الثانية: (قل يا أيها الكافرون) و في الثالثة: (قل هو الله أحد) و (قل أعوذ برب الفلق) و (قل أعوذ برب الناس) و قال الترمذي: (حسن غريب)- و قال ابن حجر: (حديث حسن)-

۱۶۳۲- أخرجه الحاكم (۲۰۵/۱) من طريق عبد الله بن سليمان تميمي القطنی به- و قال: صحيح على شرطهما و أخرجه البيهقي (۲۶/۲) و في المعرفة (۵۵۰۹) و ابن حبان (۲۶۲۹) من طريق عن ابن وهب به- و سياتي في الذي بعده من وجه آخر عن سليمان بن بلال به- و أخرجه الحاكم (۲۰۵/۱) و البيهقي (۲۲۰۲۶/۲) من رواية الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن عراك بن مالك عن أبي هريرة مرفوعاً نحوه- قال الحافظ في التلخيص (۲۰/۲): (و رجاله كلهم ثقات و لا يضره وقف من وقفه)- و قال البيهقي في (المعرفة) (۵۵۱۲-۵۵۱۱): (و هذا بخلاف قول من جعلها ثلاثاً كما المغرب في الظاهر- و المراد من الخبر: الزيادة فيها و ترك الاختصار فيها على الثلاث كما اختاره الشافعي و ذهب في الاختيار الى رواية الزهري- و بالله التوفيق)- و قلت: و سياتي في الباب الذي بعده- ان شاء الله تعالى- قول من جعلها ثلاثاً كما المغرب-

5- باب الْوَتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ.

باب 5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں

1635- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمَادٍ الدُّوْلَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوَتْرِ النَّهَارِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا هَذَا يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي الْحَوَاجِبِ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا غَيْرُهُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

رات کے وتر تین ہیں جس طرح دن کے وتر (یعنی مغرب کی نماز) کی تین رکعت ہیں۔

اس روایت کو نقل کرنے والے راوی یحییٰ بن زکریا کو ابن ابوالحوajib کہا جاتا ہے اور یہ ضعیف ہے صرف اسی نے اس کو اعمش نامی راوی کے حوالے سے منقول کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن رشیق عسکری، مصری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۸/۲)۔

○ محمد بن احمد بن حماد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: محکمون فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: منتظم (۱۶۹/۶)، و"سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۳۰۹/۱۴)۔

1636- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر ادا کیا کرتے تھے۔

1637- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِي عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ لَكَ فِي

۱۶۳۵- أخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۱۵۱) رقم (۷۷۳) من طريق المصنف - وأخرجه البيهقي في الكبرى (۲/۴۰-۴۱) كتاب الصلاة: باب من أوتر بثلاث موضوعات من رواية ابن خبير عن الأعشى به موقوفا مثله - ثم قال: (هذا صحيح من حديث عبد الله بن مسعود من قوله غير مرفوع - وقد رفعه يحيى بن زكريا عن أبي الحوajib الكوفي عن الأعشى - وهو ضعيف - وروايته تعالف رواية الجماعة عن الأعشى) - الله - وله شاهد عن عائشة مرفوعا: (الوتر ثلاث كثلاث المغرب) - أخرجه الطبراني في (الوسط) (۷۱۷۰) من رواية أبي بكر البكراني: ثنا اسماعيل بن مسلم عن الحسن بن سعد بن هشام عن عائشة به مرفوعا - وهو في مجمع البحرين رقم (۱۰۸۹) - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الحسن إلا اسماعيل بن مسلم - تفرد به أبو بكر) - الله - قال البيهقي في المصنف (۲/۲۴۲): (فيه أبو بكر البكراني وفيه كلام كثير) - الله -

۱۶۳۶- تقدم في باب صفة الوتر وأنه ليس بضر -

رَسُولُ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ .

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سواری سے اتر کر وتر ادا کیے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کا اسوہ حسنہ کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری کے اوپر ہی وتر ادا کیا کرتے تھے۔

6- باب فَضِيلَةِ الْوُتْرِ . باب 6: وتر کی فضیلت

1638- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوُتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ .

☆☆ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطاء کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے وہ وتر کی نماز ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک اس کا وقت مقرر کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حماد بن مسلم، تحیی، ابو موسیٰ، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۷/۲)۔

1639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْسَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ

۱۶۳۷- تقدم في باب صفة الوتر وأنه ليس بفرض -
۱۶۳۸- أخرجه أبو داود (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة باب استحباب الوتر رقم (۱۱۶۸) و الترمذي (۱۵۱) كتاب الوتر باب فضل الوتر و ابن
ساجہ (۱۱۶۸) في الإقامة باب ما جاء في الوتر و الحاكم (۲۰۶/۱) في الوتر باب الوتر هو و البيهقي (۱۶۹/۲) في الصلاة باب تأكيد
صلاة الوتر من رواية يزيد بن أبي حبيب باسناد - وقال الترمذي: (غريب لا نعرفه الا من حديث يزيد بن أبي حبيب) - و قال
الحاكم: (صحيح الاسناد و لم يخرجاه) - و قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۰۹/۲): (و أخرجه ابن عدي في الكامل و نقل عن البخاري أنه
قال: لا يعرف سماع بعض هؤلاء من بعض) - و ذكر الذهبي في (المختار) (۲۵۷/۱) عبد الله بن أبي مرة الزوفي عن خارجة قال: (لم
يسمع خبره) - و ذكر السيوطي ان عبد الله الزوفي و من فوقه ليس لهما في السنة الا هذا الحديث - راجع (تحفة الالهوتي)
للمباركفوري (۱۱۰/۲) - و أخرجه النسائي في الكبرى - أيضاً - كما في نصب الراية (۱۰۹/۲) عن قتيبة بن سعيد عن الليث بن سعد عن يزيد
بن أبي حبيب باسناد -

۱۶۳۹- أخرجه ابن الجوزي في المحلل المختار (۱۱۸/۱-۱۱۹) رقم (۷۶۸) من طريق الدارقطني - به - و أخرجه الطبراني في الكبير
(۲۵۲/۱۱) رقم (۱۱۶۵۲) من طريق مشهور بن أبي مزاحم ثنا عبد الحميد العماني - به - و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱۱۰/۲)
و نقل عنه كلام الدارقطني لهذا الحديث ذكره - أيضاً - عبد الحق الانباري في الاحكام الوسطى (۱۱۱/۲) و قال: (والنظر لهذا
ضميف عن الجميع ضعيف البخاري و احمد بن حنبل و ابو حاتم و ابو زرعة و النسائي و يحيى ابن معوية يقول فيه لا نحل الرواية عنه و
قد ضعفه غيره لمولاه) - و

الْحَمِيدُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْهِمْ يُرَى الْبَشَرُ أَوْ الشُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ الْوُتْرُ - النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ الْخَزَّازُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے خوشی اور سرور کی کیفیت نمایاں تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزید ایک نماز عطاء کی ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔

اس روایت کا راوی ابو عمر نضر خزازی ضعیف ہے۔

1640 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَكَّشْنَا زَمَانًا لَا نَزِيدُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاجْتَمَعْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً - فَأَمَرَنَا بِالْوُتْرِ - مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيُّ ضَعِيفٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک طویل عرصہ ایسا گزر گیا کہ ہم پانچ نمازوں کے علاوہ مزید کوئی نماز نہیں ادا کرتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم اکٹھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اور نماز عطاء کی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وتر ادا کرنے کی تلقین کی۔

اس روایت کا راوی (یعنی عبید اللہ) محمد بن عبید اللہ عظیم ضعیف ہے۔

7- باب مَا يُقْرَأُ فِي رَكَعَاتِ الْوُتْرِ وَالْقُنُوتِ فِيهِ .

باب 7: وتر کی رکعت میں کون سی سورت کی قرأت کی جائے اس میں دعائے قنوت پڑھنا

1641 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاصِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ - قَالَ أَبُو بَكْرِ رَبَّمَا قَالَ الْمُسَيَّبُ عَنْ عَزْرَةَ وَرَبَّمَا لَمْ يَقُلْ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

۱۶۴۱- اخرجہ احمد فی (المسنن ۲/۸۸۰) عن العجاج بن رطاة و (۲/۶۶۶) عن الشنئی بن الصباح: کلاهما عن عمرو بن نعیم به - و العجاج مدلس و الشنئی ضعیف و العززمی منروک: فلا یصح الحدیث عن عمرو بن شعیب و الله اعلم - و المسیب ذکره محمد الحق فی الاحکام الریاضی (۲/۶۶۶) و قال: و کان عجاج مدلس حدیث العززمی عن عمرو بن شعیب - و الله - و للمصنف شواهد عن ابن عمر و غیره انظر: (مذهب الراية) للریطمی (۲/۱۱۱-۱۱۲) - قال البزار - كما فی مذهب الراية (۲/۱۱۱) - (و قد روي فی هذا الموضع احادیث کثیرا معلولة) - و الله -

۱۶۴۱- اخرجہ السنن (۲/۲۳۵) فی قیام اللیل: باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبیر ابی ابن کعب فی الوتر عن اسماء عن ابن عمر حدیثنا عیسی بن یونس بن سعید بن سعید بن عبد الرحمن بن ابی عن ابی عن ابی عن کعب به - و اخرجہ من طریق یحیی بن موسی اخرجنا عبد العزیز بن خالد حدیثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن عزره عن سعید بن عبد الرحمن بن ابی عن ابی عن ابی عن کعب به -

يَقْرَأُ فِيهَا بِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - مَرَّتَيْنِ يُسْرُهُمَا وَ الثَّلَاثَةَ يَجْهَرُ بِهَا وَيَمْزُجُ بِهَا صَوْتَهُ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے جن میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے آپ رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے جب آپ سلام پھیر دیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

”پاک ہے وہ بادشاہ جو ہر عیب سے پاک ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ یہ الفاظ پست آواز میں پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کھینچ کر ادا کرتے تھے۔

وتر کی نماز میں قرأت کا طریقہ

وتر کی نماز میں قرأت کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زویلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک وتر کی ہر رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے اور یہ بات مستحب ہے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی جائے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول روایت میں مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے اور آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھی جائے گی البتہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھی جائے گی ان رکعات کی پہلے الگ سے نیت کی جائے گی اور تیسری رکعت کی وتر کے لیے الگ سے نیت کی جائے گی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا البتہ اگر کوئی شخص کسی ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو جو تین رکعت ہی پڑھتا ہو تو اب اس صورت میں مقتدی نماز نہیں پڑھے گا البتہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے علاوہ کسی شخص کا تنہا نماز ادا کرتے ہوئے ایک ہی مرتبہ تین رکعت ادا کر لینا مکروہ ہے اسی طرح پہلی دو رکعت ادا کیے بغیر صرف ایک رکعت وتر ادا کرنا بھی مکروہ ہے خواہ وہ نمازی مسافر ہو یا بیمار شخص ہو۔

شوافع کے نزدیک جو شخص تین رکعت نماز ادا کر رہا ہو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون کی اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرے البتہ جو شخص تین سے زیادہ وتر ادا کرنا چاہتا ہو اس کے لیے بھی یہ مناسب ہے وہ انہی سورتوں کی تلاوت کرے۔

کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرتے تھے۔

حنابلہ کے نزدیک تیسری رکعت میں صرف سورۃ الاخلاص پڑھ لینا مستحب ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے

الوتر قبل الركعة - قال - فأرسلت أمي إليه القابلة فأخبرتني أنه فعل ذلك.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگلے دن میں نے اپنی والدہ کو بھیجا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن غنام بن حفص بن غیاث۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ کذا: ابن ماکولا فی الکمال (۲۸/۷)، ودارقطنی فی (الموتلف ومختلف) (۱۷۶۵/۳)، وحکاہ ابن ناصر دین فی (توضیح مشتبہ) (۱۸۸/۶)۔ وحکی ایضاً عن ہارودی انہ ساء عبید اللہ بن غنام، وزکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۲۲۷/۲۰)۔

1646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَامٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا يَقُولُونَ قَسَمْتُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي آخِرِ الْوُتْرِ وَكَانُوا يَقْعَلُونَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت سويد بن غفله رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے یہ صحابہ کرام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1647 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَسْلِمُ فِي رَكْعَتِي الْوُتْرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں

۱۶۴۶- تفریجہ الدارقطنی من لفظ الوجہ - و عمرو بن شمر منکر الحديث - كما قال البخاري - و كذب غيرہ - قال ابن حبان في المجروحين (۷۵/۲): (كان من يروي الموضوعات عن الثقات) - و الحديث ذكره النسوكاني في نيل الاوطار (۱۱۶/۲) و اعلم بصحة من شمر لفظا - و مع ذلك - فحديثه لفظا يخالف الاحاديث السابقة في القنوت قبل الركوع -

۱۶۴۷- اخرجہ النسائي (۲۲۵/۲) في قيام الليل: باب كيف الوتر بثلاث! اخبرنا اسماعيل ابن مسعود - و حدثنا بشر بن المفضل - حدثنا سعيد عن قتادة - باسناده - و منه - و اخرجہ الحاكم (۲۰۱/۱) من رواية يحيى بن ابي طالب - ثنا عبد الوهاب بن عطاء - ثنا سعيد - و من رواية ابي القيس بن موسى - ثنا عيسى بن يونس - ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة - باسناده - بلفظ: (لا يسلم في الركعتين الاوليتين من الوتر): كذا ذكره الحاكم - وقال: (صحيح على شرط الشيخين) - و لم يخرجاه - و قتادة مدلس - و قد عنعن في لفظ الاسناد - و سعيد كان قد اختلط بالخرقة - و قد روى عبد الرزاق (۱۶۶۷) عن معمر عن هشام بن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس ما يقدر بخمس - و روى نحو ذلك عن م سلمة و غيره - و عن عطاء عن ابن عباس قال: (الوتر مثل صلاة المغرب) - الا انه لا يجلس الا في الثالثة - اخرجہ عبد الرزاق (۱۶۷۱) و اخرجہ ايضاً (۱۶۷۲) عن عبد الله بن معمر عن قتادة ان ابا موسى الاشعري و ابا هريرة و ابن عمر كانوا يسلمون فيهما بين الركعتين و الوتر - لكن ابن معمر ضعيف جدا - كما سبق -

پھرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن سلیمان، ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۱۳۰)۔

1648- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ الرُّكُوعِ.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد وہاب بن عبد مجید بن صلت، ثقفی، ابو محمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۲۸)۔

1649- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُكَيْلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

۱۶۴۸- أخرجه البخاري (۱۰۰۱) في الوتر: باب القنوت قبل الركوع و بعده و مسلم (۶۷۷) في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة و ابو داود (۱۵۵۵) في الصلاة: باب القنوت في الصلوات و النسائي (۲۰۰/۲) في النطق: باب القنوت في صلاة الصبح و ابن ماجه (۱۸۸۶) في الإقامة: باب ما جاء في القنوت قبل الركوع و بعده من رواية ايوب عن محمد بن سيرين عن انس به و أخرجه مسلم (۶۷۷) و ابو داود (۱۵۵۵) و احمد (۱۸۶/۳) و ابو عوانة (۲۸۶/۲) من رواية حبان بن سليم عن محمد بن سيرين عن انس به و أخرجه مسلم (۶۷۷) و احمد (۲۵۹/۳) و ابو عوانة (۲۸۱/۲) من طريقه شعبه عن موسى ابن انس عن انس به و أخرجه البخاري (۱۰۰۲) في الوتر و مسلم (۶۷۷) في المساجد و الطحاوي في المعاني (۲۴۵/۱) و احمد (۱۱۶/۲) من رواية سليمان التيمي عن ابي مجلز عن ابي حنيفة عن انس بن مالك به و أخرجه البخاري (۲۸۱۵) في الجواهر و في البخاري (۱۰۹۵) و مسلم (۶۷۷) في المساجد و ابو عوانة (۲۸۶/۲) و احمد (۲۱۵/۲) من رواية مالك عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس به و أخرجه قسامة عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة بن شاذان مالك و من هذا الوجه أخرجه البخاري في الجواهر (۲۸۰۱) و في البخاري (۱۰۹۱) و احمد (۲۸۹/۲) و الدارمي (۲۴۵/۱) و الطحاوي (۲۴۵/۱) و أخرجه عاصم الاصول عن انس به و أخرجه البخاري في الوتر (۱۰۰۲) و في الجواهر (۱۲۰۰) و في الجزية (۳۱۷۰) و في البخاري (۱۰۹۶) و في الدعوات (۶۳۹۶) و في الاعتصام (۷۲۴۱) و مسلم (۶۷۷) في المساجد و الدارمي (۲۳۷/۱) و عبد الرزاق (۱۹۶۲) و احمد (۱۶۷/۳) و الطحاوي (۲۴۵/۱) و ابو عوانة (۲۸۵/۲) و البيهقي في الكبرى (۱۹۹/۲) و البغوي (۶۲۵) من رواية عاصم الاصول عن انس به و أخرجه قتادة عن انس به و من هذا الوجه أخرجه البخاري في البخاري (۱۰۸۹) و مسلم (۶۷۷) في المساجد و النسائي (۲۰۳/۲) و الطحاوي في المعاني (۲۴۵/۱) من رواية قسامة الدمشقي عن قتادة به و ناجه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة به و أخرجه البخاري في الجواهر (۲۰۶۶) و في البخاري (۱۰۹۰) و ابن خزيمة (۶۲۰) و البيهقي في الكبرى (۱۹۹/۲) و عروبة عن قتادة به و أخرجه البخاري في الجواهر (۲۰۶۶) و في البخاري (۱۰۹۰) و ابن خزيمة (۶۲۰) و البيهقي في الكبرى (۱۹۹/۲) و عروبة عن قتادة به و أخرجه مسلم (۶۷۷) و النسائي (۲۰۳/۲) و احمد (۲۷۸/۲) و الطحاوي (۲۴۵/۱) و ابو عوانة (۲۸۱/۲) و أخرجه عن انس جماعة من اصحابه غير من سيرة مشهور ابو قلابة: أخرجه البخاري (۱۰۰۵) و عبد العزيز بن مسعود: أخرجه البخاري (۱۰۸۸) و نسامة بن عبد الله بن انس: أخرجه البخاري (۱۰۹۲) و سعيد: أخرجه ابن ماجه (۱۱۸۲) و الطحاوي (۲۴۵/۱) و روى عبد الرزاق (۱۹۶۶) عن ابي جعفر عن سعيد عن انس قال: قلت له: كيف كنتم تفتنون؟ قال: (كل ذلك قبل الركوع و بعده) لكن ابا جعفر و هو الرازي: تكلم فيه العلماء و هو سي الحفظ لكنه قد توجب عند ابن ماجه و الطحاوي۔

مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَا نَسِيَّ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ . قَالَ ثُمَّ سُنِّلَ بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

★★ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (پڑھی ہے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس بارے میں سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! رکوع کے تھوڑا بعد میں پڑھی ہے۔

1650- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ- رَجُلٌ مِنْ بَنِي مَازِنٍ- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَنَتَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

★★ ابو عثمان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابی اسرائیل ابراہیم کا مگر۔ مروزی ابو یعقوب، نزیل بغداد، انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۷۰/۱)۔

○ محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عامری عامر قریش، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۰۸)۔

○ محمد بن عبد رحیم بن ابی زہیر بغدادی بزار، ابویحییٰ معروف بصاعقة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۳۱)۔

1651- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ أَمْلَاءُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رُكْعَةً فَقُلْتُ مَا هَذِهِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ.

★★ قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت ادا کرتے ہوئے

۱۶۵۰- هكذا سافه الدارقطني وتعدد بروايته وقد اختلفت الرواية في ذلك: فروى عبد الرزاق (۱۹۱۶) عن عبد الله بن مهران عن الزهري قال: (قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابو بكر وعمر و لهم لا يقننون) - الله - فروى عبد الرزاق (۱۹۷۱) عن مبارك عن عاصم بن سليمان عن ابي عثمان السدي: ان عمر كان يقنن في الصبح فصد مائة آية من القرآن - و اخرج ابن خزيمة (۱۳۶۱) عن عاصم بن سليمان عن ابي اسبي نبيبة (۱۳۷/۲) عن فضيل بن عبيد عن ابي عثمان - به - و علي بن زيد - هو ابن جعدان - ليس بشي - و روى عبد الرزاق (۱۹۸۶) عن معمر عن رجل عن الحسن ان عمر قنن بعد الركوع و ان عثمان قنن قبل الركوع: لان يدرك الناس الصلاة -

۱۶۵۱- تقدم تخريجه في باب لا تشبهوا الوتر بصلاة المغرب -

دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1652 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا إِسْحَاقَ أَلَمْ أَرَكَ أَوْتَرْتَ بِوَاحِدَةٍ قَالَ يَا أَغْوَرُ أَنْتَ تُعَلِّمُنِي دِينِي

☆☆ محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر ایک رکعت وتر ادا کی تو ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابواسحاق! کیا میں نے آپ کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے دریافت کیا تو حضرت سعد نے فرمایا: اے اندھے! کیا تم مجھے میرے دین کی تعلیم دو گے۔

1653 - حَدَّثَنَا ابْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا نَحْوَهُ وَقَالَ أَنْتَ تُعَلِّمُنِي صَلَاتِي.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: "کیا تم مجھے میری نماز کا طریقہ سکھاؤ گے۔"

1654 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ هُوَ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

1655 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِيَنِي اللَّيْلَةُ عَلَى الْمَقَامِ أَحَدٌ فَبَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَانْفَقْتُ فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ فَانْتَحَيْتُ فَانْتَحَى الْقُرْآنَ فَقَرَأَهُ فِي رَكْعَةٍ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا صَلَّيْتُ رَكْعَةً . قَالَ هِيَ وَثَرِي.

☆☆ عبد الرحمن بن عثمان بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں نے سوچا کہ آج رات مجھے کوئی مقام ابراہیم سے الگ نہ کر سکے گا ایک شخص آیا اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں پیچھے ہٹ گیا انہوں نے قرآن کی تلاوت شروع کی اور ایک رکعت میں اسے پڑھ لیا میں نے عرض کی:

۱۶۵۵ - أخرجه البيهقي في الكبرى (۲/ ۲۵۵) وفي المعرفة (۵۶۶ - ۵۶۷) - وقال في (المعرفة) (۵۶۸) (وهذا برء قول من يصل فعل عثمان لهذا علي الوهم) لأنه لو كان ذلك منه سبواً لتنبه له بقول عبد الرحمن: والله عاد الوتر ثلاثاً ولكن قال (هي وثرى) (العلجوم) بأن الوتر بركة غير مكره - (۱) - وقد أخرجه البيهقي من طريق محمد بن المنكدر بإسناده - وأخرجه من طريق الشافعي: أخرنا عبد المجيد عن ابن جرير عن يزيد بن هبيرة عن السائب بن يزيد عن ابن جابر عن عبد الرحمن النجدي عن صلاة طلحة: فقال: (إن شئت أخبرتك عن صلاة عثمان) - (۲) -

اے امیر المؤمنین! آپ نے ایک رکعت ادا کی تو انہوں نے جواب دیا: یہ میرے وتر تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن حباب - عکلی ابو حسین خراسانی کوئی حافظ جوال - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱/۳۵۰)۔

1656- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَابْنِ عَبَّاسٍ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ قَالَ أَحْسَنَ إِنَّهُ فَقِيهٌ. ★★ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر حیرت نہیں ہوتی وہ ایک رکعت وتر ادا کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھیک ہے وہ فقیہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن ایوب طوسی ابو ہاشم دلوہیہ - حافظ - روی عنہ بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و وثقہ۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱/۳۴۱)۔

○ محمد بن یزید کلائی، مولیٰ خولان، ابوسعید او ابو یزید او ابواسحاق واسطی، اصلہ شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ثبت عابد، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۶۴۳)۔

1657- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الَّتِي يُؤْتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَيَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جن دو رکعت کے بعد والی رکعت وتر ہوتی تھی ان میں آپ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور پھر وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور

۱۶۵۶- أخرجه البخاري في فضائل الصحابة (۲۷۶۵) باب: ذكر معاوية رضي الله عنه: حدثنا ابن أبي مريم: حدثنا نافع بن عمر - به - وأخرجه البخاري أيضاً (۲۷۶۶) من رواية عثمان بن الأسود عن ابن أبي مليكة - به - لكن بإسناد: (دعه فإنه صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم) وأخرجه الشافعي: أخبرنا عبد الجبار عن ابن جريج: أخبرني عتبة بن محمد بن العاص: أن كريباً: مولى ابن عباس أخبره أنه رأى معاوية صلى الله عليه وسلم أتى الوتر بركعة واحدة لم يزد عليها: فأخبر ابن عباس فقال: (أصحابي أي بني ليس أحد منا أعلم من معاوية: فهي واحدة أو خمس أو سبع الس أكثر من ذلك: الوتر ما شاء) - ومن طريقه الشافعي أخرجه البيهقي في الكبرى (۲/۲۶) وفي (المعرفة) (۵/۶۹) - وقال في (المعرفة) (۱) ولا يعمل له حد من أن يعمل قول ابن عباس على التقية منه: فأبين عباس كان أبعد الناس من أن يخالف معاوية في سكوته عن فعل الخطأ فيه: وكان أعلم وأجمع من أن يقول له صحابه في دين الله تعالى ما يعتقد خلافه: وكذلك غيره من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يرتحلون إلى معاوية ويحلقون مسامحة بالامر بالمعروف والنهي عن المنكر: فكيف يظن بابن عباس أن يقول له صحابه فيما بينهم: (أصحاب معاوية) في شيء - ينكره بقلبه (۱) - ثم راجع بقية ما ذكره البيهقي في (المعرفة) (۵/۶۹-۵/۷۰) - ۱۶۵۷- تقدم في باب الوتر بخمس أو بثلاث أو بأربعة -

”وتر ایک رکعت ہے تم دو اور ایک کے درمیان فصل پیدا کرو۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن یاس بن صدقہ مصری کباش۔ روی عن نعیم بن حماد و نضر بن عبد جبر و یحییٰ بن فرج فقیہ۔ روی عنہ طبرانی۔ ذکرہ ذہبی فی تاریخہ و فیات (۲۸۲)۔

○ نضر بن عبد جبار مرادی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، ابواسود، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے حرید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۹۳)۔

1661- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ابْنَ تَوَجُّهُ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر نفل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت ہو آپ اس پر وتر بھی ادا کر لیتے تھے البتہ آپ سواری پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

1662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

8- باب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ .

باب 8: وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنا

1663- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثَقَلُ فَإِذَا أَوْتَرْنَا أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتْ لَهُ .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر مشکل اور محکم کا باعث ہوتا ہے جب کوئی شخص وتر ادا کرے تو وہ اس کے ساتھ دو رکعت ادا کر لے اگر وہ بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دو رکعت اس کے لیے کافی ہوں گی۔

1664- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَعَلِيُّ

بْنُ مُسْلِمٍ وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مُوسَى الْمَرَّائِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ - زَادَ الْمُحَامِلِيُّ -
وَهُوَ جَالِسٌ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت مختصر ادا کیا کرتے تھے۔
محاملی نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعت بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حماد بن مسعدہ تميمی، ابو سعید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے
سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۱۳)۔
○ ميمون بن موسى، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد الرحمن بن صفوان بن قدامة مری، ابو موسیٰ بصری، علم حدیث
کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ مدلس، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات
کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۰۹۹)۔

1665- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ

۱۶۶۴- اخرجہ الدارمی فی الوتر (۲۷۶/۱) باب فی الرکعتین بعد الوتر: اخبرنا مروان عن عبد الله بن وهب عن معاوية بن صالح عن شريك
بن عبيد بن اسنادہ و اخرجہ الطبرانی فی (الوسط) (۶۶۲۹): حدَّثنا محمد بن عبد الله بن عيسى المصري ثنا لقمان بن سعيد الدبلي ثنا
ابن وهب حدَّثني معاوية بن صالح حدَّثني ابو الزاهرية حدَّثني جبير بن نفير حدَّثني ثوبان بن جابر قال الطبراني: (لا يروى هذا
الحديث عن ثوبان الا بسند الاسناد تفرد به ابن وهب) - ا- و اخرجہ ايضا البزار (كشف الاستار) (۲۳۲/۱) - رقم (۶۹۲) - قلت: كذا
ورد الاسناد عند الطبراني و بسند عند الدارقطني و الدارمي بشكل آخر و ياتي في الرواية بعد الآتية عند الدارقطني بعد حديث
سليمة الآتي - ان شاء الله - من وجه آخر عن عبد الله بن صالح ثنا معاوية بن صالح باسناده الذي قلنا عند الدارقطني و ابو الزاهرية
في اسناد الطبراني: فهو مدبر بن كريب الحضرمي و هو ثقة و ثقة ابن معين والنسائي و غيرهما - وقد اختلف على معاوية بن صالح
في اسناد الاسناد: فخرجہ عند عبد الله بن صالح - كاتيب الليث - وهو متكلم فيه اخرجہ عن معاوية عن شريك عن عبد الرحمن بن جبير
ابيه عن ثوبان و اخرجہ ابن وهب عن معاوية عن ابي الزاهرية عن جبير عن ثوبان - قال السجستاني في مجمع الزوائد (۲/۹۸۹): (اخره
الطبراني في الكبير والوسط و في عبد الله بن صالح كاتيب الليث و فيه كلام) - ا- قال في المجمع ايضا (۱۶۶/۲): (اخرجہ البزار
فيه عبد الله بن صالح - كاتيب الليث - و اختلف في الاحتجاج به) - ا- و قد وهم السجستاني في الموضع الاول فان اسناد الطبراني لـ
فيه عبد الله بن صالح - و الله اعلم -

۱۶۶۵- اخرجہ الترمذي في المعجم (۱۷۱) باب ما جاء له و تران في ليلة: حدَّثنا محمد بن بشر حدَّثنا حماد بن مسعدة - به - و قد
الترمذي: (وقد روي نحو هذا عن ابي امامة وعائشة وغير واحد عن النبي صلى الله عليه وسلم) - ا- وقال الشيخ احمد شاكر: (مدبر
حسن ميمون بن موسى الترمذي صدوق له باس به) - ا- و اخرجہ ابن ماجه في المصنف (۱۱۹۵): حدَّثنا محمد بن بشر - به - لكنه زاد
آخره: (وقد جالس) - و اخرجہ كذلك احمد في مسنده (۲۹۸/۶) قال: حدَّثنا حماد بن مسعدة - به - قال ابو بصير في (الزوائد): (و
اسناده مقال لان ميمون بن موسى قال فيه احمد ما اري به باسا - و قال ابو حاتم صدوق - و قال ابو داود له باس به - ولنه غير واحد
و ذكره ابن حبان في الثقات و الضعفاء و قال منكر الحديث لا يجوز الاحتجاج به اذا انفرد) - ا- وله شهاد من حديث عائشة - ر
الاء عنها - قالت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بواحدة ثم يركع ركعتين يقرأ فيهما و هو جالس فاذا اراد ان يركع
فركع) - ا- ا- اوردہ ابن ماجه في المصنف (۱۱۹۶) باب ما جاء في الرکعتین بعد الوتر جالسا: حدَّثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي
عمر بن عبد الواحد ثنا الزايعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة حدَّثني عائشة - به - و قال في (الزوائد): (اسناده صحيح و قد
نفاذ) - ا-

عَمِرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُتُّ
فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں دعائے

قنوت ادا کیا کرتے تھے۔

1668 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ أَخْبَرَنِي

بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسِيرِينَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْئَةً.

☆ ☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ حدیث سنائی ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اقتداء میں نمازِ فجر ادا کی تھی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے بعد اپنا سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے (یعنی اس دوران دعائے قنوت پڑھی)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نعیم بن ہشیم، سکن بغداد۔ روی عنہ حاتم بن لیث جوہری و آخرون۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“

قراردیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۱۰۰/۸)، و تاریخ بغداد (۳۰۵/۱۳)، و لسان المیزان (۲۲۳/۶)۔

1669- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً إِلَّا قَنَتَ فِيهَا .

☆ ☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرض ادا کرتے تھے اگر

میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن انس، مولیٰ آل عمر، کوفی، بسکن دینور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ مغرب،

١٦٦٨- أخرجه أبو داود في مسنده كتاب الصلاة الحميت (١٤٤٦) باب القنوت في الصلاة والنسائي (٢٠٠/٢) كتاب التطهیر باب القنوت في الصلاة الصبح - كلاهما من طريق بشر بن الحفظ - هـ - وقد تقدم تخریج حديث ابن سيرین عن انس في باب ما یقرأ فی ركعات الوتر والقنوت فیہ -

١٦٦٩- أخرجه الطهراني في (الموسم) (٩٤٥٠) من رواية علي بن بحر بن بري: ثنا محمد بن أنس: ثنا مطرف بن طريف عن أبي بصير عن البراء بن عازب: قال الطهراني: (لم يرو هذا الحديث عن مطرف إلا محمد بن أنس) - هـ - وقال السيوطي في المجموع (١٤١/٢) رجاله موثقون - هـ - لكن قال ابن القيم - رحمه الله - في (زاد المعاد) (٢٨٠/١): (وهذا الحديث وإن كان له تقوم به حجة فالحديث صحيح من جهة النص: لأن القنوت هو الدعاء، ومعلوم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يصل صلاة مكتوبة إلا دعا فيها) - هـ -

راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۸۷)۔

○ سلیمان بن جہم بن ابی جہم انصاری، حارثی، ابو جہم جوزجانی مولیٰ براء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

1670- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ عَنْ عُنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ صُبَيْحِ الشَّيْبَانِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى زُبَيْرٌ حَدَّثَنَا عُنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ. مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى وَعُنْبَسَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ كُلُّهُمْ ضَعْفَاءُ وَلَا يَصِحُّ لِنَافِعٍ سَمَاعٌ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ. ★★ عبد اللہ بن نافع اپنے والد کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے راوی محمد بن یعلیٰ عنہ سے عبد اللہ بن نافع یہ سب ضعیف ہیں اور اس کے ایک اور راوی نافع کا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن صبیح شیبانی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدون“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۹۱۱)۔

1671- وَقَالَ هَبَّاجُ عَنْ عُنْبَسَةَ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا. حَدَّثَنَا النَّقَّاشُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَبَّاجِ عَنْ أَبِيهِ بِذَلِكَ. وَصَفِيَّةٌ لَمْ تُذَكَّرِ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفیہ بنت ابوعبید کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

۱۶۷۰- أخرجه الطبراني في (الوسط) (۲۶۲۲): حدثنا أبو مسلم نا إبراهيم بن بشير الرمادي نا محمد بن يعلى زنبور نا عن عنبسة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن نافع عن أبيه عن أم سلمة: أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن القنوت في صلاة الصبح - وقال الطبراني: لا يروى لنا الحديث عن أم سلمة إلا بسندنا الامتداد تفرد به محمد بن يعلى - ا- و اعاد الطبراني في الوسط ثانية (۵۹۱۶) بلفظ آخر فقال: حدثنا محمد بن محمد التمار نا إبراهيم بن بشير الرمادي باسناد الساجي تماماً الا انه قال: (في صلاة العتمة) بدلاً من (صلاة الصبح) و اعاد الطبراني ما سبق له من كلام حول تفرد محمد بن يعلى زنبور بسندنا الامتداد ا- ا- و الحديث أخرجه ابن شاذان في المسامع والمنسوخ رقم (۲۱۵) ومن طريقه ابن الجوزي في العلل (۴۴۱/۱) رقم (۷۵۴) - و أخرجه أيضاً العازمي في الاعتبار رقم (۱۱۱) كلسهم من طريق زنبور به - وقد ضعفه المارقطني - رحمه الله - لنا بجملة بن يعلى وعنبسة وعبد الله بن نافع قال: ولد يعلى لنافع سماع من أم سلمة - قلنا: عنبسة رعاد ابن معين وغيره بالوضع - وعبد الله بن نافع شديد الضعف - والظاهر ان لهذا التردد بين الصبح والعتمة من نحو لاء السلكي - وقد اورد المارقطني بعده من رواية هباج عن ابن نافع عن أبيه عن صفية بنت أبي عبيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (وصفية لم تذكر النبي صلى الله عليه وسلم) - ا- فبور مرسل ومع ذلك فلا زالت العلة قائمة في عنبسة وعبد الله بن نافع وقد خالفنا في الامتداد فروياه على وجه آخر غير الذي سبق: و لنا بغضبي بتخليط الرواة في هذا الامتداد -

لیکن صفیہ نامی اس خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب نہیں ہوا۔

1672- قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكَعَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ . ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران رکوع میں گئے پھر آپ نے سر اٹھایا اور یہ دعا کی:

اے اللہ! عیاش بن ربیعہ کو نجات عطاء کر! اے اللہ! سلمیٰ بنت ہشام کو نجات عطاء کر! اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطاء کر! اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطاء کر! اے اللہ! اپنی سختی مضر (قبیلے کے افراد پر) نازل کر! اے اللہ! ان کے اوپر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی مسلط کر! (اے اللہ!) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیشی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہ اوصاف، راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲۲۸)۔

1673- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ زُنْجُوَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ وَمُعَاذُ بْنُ قُضَّالٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَرَبَ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ
الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

پڑھنے کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے اور اہل ایمان کے لیے دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معاذ بن فضالہ زحرانی او طحاوی ابو زید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

○ معاذ بن فضال زهرانی او طحاوی ابو یزید بصری، ام حدیث سے روایت کرتے ہیں۔
۱۶۷۲- احمد الدارقطنی لفظا حدیث ابی حمزہ سے روایت محمد بن عمرو عن ابی سلمہ ثم احمد بن محمد بن روایت ابی ابی کنزہ عن ابی سلمہ
و خدم نخرج ذلك كله-

دوسری طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہومن کبار شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۸۵)۔

1674- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1675- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَهُوئِيلَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ ثُمَّ تَرَكَهُ وَأَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کفار) کے لیے دعائے ضرر کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا جہاں تک صبح کی نماز کا تعلق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہونے تک اس میں دعائے قنوت پڑھتے رہے۔

1676- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

☆☆ ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان سے یہ کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی ہے تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

۱۶۷۴- أخرجه أحمد (۱/۱۶۲) وابن أبي تيبة (۲/۲۶۲) وحمد الرزاق (۲/۱۸۰) (۱۹۶۶) والطحاوي في المعاني (۱/۲۶۶) والبيهقي في الكبرى (۲/۲۰۱) والبخاري (۲/۱۲۲-۱۲۳) والدارمي في (الاعتبار) (۱/۱۷۸) وابن الجوزي في العلل المتناهي (۱/۱۱۱) من رواية أبي جعفر الرازي به- قال البغوي: (قال الحاكم: إسناده حسن الحديث حسن)- قال أبو عبد الله- يعني: الحاكم-: لهذا حديث صحيح سند- ثقة مدان- والربيع بن أنس تابعي معروف من أهل البصرة- سمع أنس بن مالك- وروى عنه سليمان النخعي- وعبد الله بن المبارك- وغيرهما- وقال أبو محمد بن أبي حاتم: مات أبي- وإبنا زعدة عن الربيع بن أنس- فقالوا: (صحيح ثقة)- قال- وقال الدارمي: (هذا إسناده متصل- ورواه ثقات)- قال- وقال النووي في (المجموع) (۲/۵۰۴): (حديث صحيح- أخرجه جماعة من الحفاظ وصحوة- ومنه نص على صحته: أبو عبد الله محمد بن علي البلخي- والحاكم أبو عبد الله في مواضع من كتبه- والبيهقي)- قال- فقلت: الربيع بن أنس صحيح- لكن قال ابن حبان: (الناس يتفقون من حديثه ما كان من رواية أبي جعفر عنه: لأن في إسناده عنه اضطرابا كثيرا)- قال- وهذا منسوخ- وأبو جعفر الرازي لغرض ابن القيم امره بانه: (صاحب مناكير: لا يعتج بها تفريجه أحمد من أصل الحديث البتة): كما في (نزهة المجالس) (۱/۲۷۶)- وقد اطلعت ابن القيم في الجواب عن معنى هذا الحديث: فراجع كلامه بطوله في (زاد المعاد) (۱/۲۷۵-۲۸۵)-

نماز میں مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1677- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ - قَالَ - وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں رکوع کے بعد مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی نماز ادا کی ہے وہ بھی صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

1678- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنُتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ قریش بن انس انصاری، (اور ایک قول کے مطابق): اموی، ابوانس بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ تغیر بخارہ قدرست سنین، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۷۸)۔

1679- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنُتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَخِيسَةُ وَرَافِعٌ حَتَّى فَارَقْتُهُمْ.

۱۶۷۷- ذکرہ الدارقطنی فی فی الذی بعدہ من روایہ عمرو بن عبید - وہ من الحسن - و اعادہ بعد ذلک من روایہ اسماعیل بن مسلم المکی و عمرو بن عبید - کذا فیما عن الحسن - و تابعه البیہقی فی الکبری (۲/۲۰۲) فی فیذا الوجه الذی خبره وقال: (انا لا نعلم باسماعیل المکی ولا بعمرو بن عبید) - و - قلنا صحیح ابو حاتم و - کذا فیما عن الحسن - سماع الحسن من انس کما فی (المراسیل) لا بن ابی حاتم (۱۶۱۵) لکن النکان فی اسماعیل و عمرو و قال الاول منہما ترکہ النکانی و قال ابن معین: (السنن) - و قال ابن المبرق: (لا یکنس حیدرہ) - و الثاني منہما ترکہ النکانی اخصاً و قال حیدر: (کان یکنس علی الحسن) - و قال ابن معین: (لا یکنس حیدرہ) - و قال ابن حجر فی (التهذیب) (۲/۱۵۸): (عمرو بن عبید: راس القدریة و لا یقوم بحیدرہ حیدر) - و -

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں، میرا خیال ہے انہوں نے چوتھے خلیفہ کا بھی ذکر کیا تھا) نے دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان حضرات سے جدا ہو گیا۔

1680- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ عُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا۔

1681- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضِيلِ الرَّسَعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَارٍ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقُنْتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

★★ ابوطیفیل، حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی اور صبح کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے قنوت پڑھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صلت بن حجاج اسدی، ابو جعفر کو فی اصم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۰۸)۔

1682- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنِ الْحَسَنِ فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

★★ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

1683- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ.

★★ سعید بن عبد العزیز اس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول

۱۶۸۲- فی اسنادہ ابراہیم بن مرزوق، وهو ابن دينار الاموي، ابو اسحاق البصري، قال المذوقني: ثقة الا انه كان يحطى، فيقال له: فله يرجع - وعمران القطان: هو عمران بن داود العمي، ابو الموام القطان البصري، لم يرو عنه يحيى القطان، وضعفه السائي وعبره - وقال المذوقني: كان كثير المحالفة والوصم - وقال البخاري: صدوق يروم - وثقه المعالي، وقال احمد: ارجو ان يكون صالح الحديث - وقال ابن معين ليس بشي - وفي رواية عنه: ليس بالقوي - وقد روى ابن ابي شيبة في المصنف (۲/۲۱۸) من طريقه بوس عن الحسن: قل: اذا نسيت القنوت في الفجر فاعلم عليه سجدتا السهو - وذكره ابن المنذر في اللوامع (۵/۲۱۸) هذا عن الحسن -

جائے اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید، عذری بیرونی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

1684- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي

حَكِيمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَ (إِذَا زُلْزِلَتْ) وَفِي الْآخِرَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَحَفِظَهَا أَهْلُ الشَّامِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے یہ رکعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ادا کرتے تھے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ سورۃ الزلزال جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ وہ طریقہ ہے جسے نقل کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں اور اہل شام نے اسے

محفوظ رکھا ہے۔

1685- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْأَزْهَرِ بْنِ شَخَايَا السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبِّحِ بْنِ هَلْقَامِ الْبَزَّازِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ حَتَّى قَارَقَ الدُّنْيَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک

کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صحیح بن حلقام۔ عن قیس بن ربیع۔ وعنه ولده محمد بزار۔ قال ذہبی فی میزان (۴۳۳/۶): لا اعرفهما۔ وان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۵۳/۶)۔

1686- خَالَفَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي خَرَّةٍ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ

۱۶۸۶- أخرجه البیہقی فی سننه (۲۲/۲) کتاب الصلاة: باب فی الرکعتین بعد الوتر من طریق یزید بن عبد ربہ ثنا بقیة بن الولید عن

عنبه بن - و فی اسنادہ بقیة بن الولید کان بدلس ندیس الترویة و هو تر انواع التملیس و قد تقدم ذلك کنبرا - و عنبة بن ابی حکیم

صدوق بخطی کنبرا: کہا قال الحافظ فی التخریب (۱/۲)۔

۱۶۸۵- اسنادہ ضعیف محمد بن حلقام و ابو ضعیفان۔

۱۶۸۶- فی اسنادہ عبد اللہ بن مسرة: قال الحافظ فی التخریب (۱۵۶/۱) ضعیف - و الحديث ذکره ابن القیم فی الزا (۲۶۱/۱) ساکتا

علیه۔

الطوسی حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو لَيْلَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الْقَنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَدْعَةٌ .

☆☆ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن داود طوسی، نزیل بغداد، ابو جعفر عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۶۲)۔

1687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ فَلَقِيتُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ مَمَرٍّ مِنَ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا هَذَا الْأَمْرُ مَا لِلنَّاسِ يَقُولُونَ نَبِيُّ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ وَأَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيْهِ كَذًا وَكَذَا فَجَعَلْتُ أَتْلُقِي ذَلِكَ الْكَلَامَ لَكَائِمًا يُغْرَى فِي صَدْرِي بِغُرَاءٍ- يَقُولُ أَخْفِظْهُ- وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلُومُ بِإِسْلَامِهَا الْفَتْحَ وَيَقُولُونَ أَبْصِرُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا جَاءَنَا وَقَعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَانَا ذَاكَ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَقَامَ عِنْدَهُ فَلَمَّا أَقْبَلَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَلَقَّيْنَاهُ فَلَمَّا رَأَانَا قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَقًّا فَإِنَّهُ يَأْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذًا فِي جَنِينٍ كَذًا وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذًا فِي جَنِينٍ كَذًا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمَرْكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا . فَنَظَرُوا فِي أَهْلِ حِوَانَا ذَاكَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا أَكْثَرَ مِنِّي قُرْآنًا مِمَّا كُنْتُ أَتْلُقِي مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ مِائَةٍ أَوْ سِتِّ مِائَةٍ فَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ فِيهَا صِغَرٌ فَإِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَيْنِي فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ إِلَّا تَغْطُونَ عَنَّا اسْتُ قَارِنُكُمْ فَكَسَوْنِي قِمِيصًا مِنْ مَعْقِدِ الْبَحْرَيْنِ فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرِحِي بِذَلِكَ الْقِمِيصِ .

ابو قلابہ کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت عمرو سے ہوئی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی:

ہم لوگ ایسی جگہ رہتے تھے جہاں پانی موجود تھا اور وہ لوگوں کی گزرگاہ تھی ہمارے وہاں سے سوار گزرا کرتے تھے تو ہم ان سے اس بارے میں سوال کرتے تھے اور لوگوں کے رویے کے بارے میں پوچھا کرتے تھے تو وہ بتاتے تھے کہ ایک صاحب ہیں

۱۶۸۷- أخرجه البخاري في المعاري (۱۶۲۲) باب رقم (۵۲) عن سليمان بن حرب بن أسناد- وأخرجه أبو داود في الصلاة (۵۸۵-۵۸۷) باب من أصح بالامامة والنسائي (۸۱۸۰-۸۱۸۲) كتاب الامامة- باب امارة الفلام قبل ان يعنلهم- وقد تقدم في المواهب-

جو یہ کہتے ہیں وہ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ یہ کلام وحی کیا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ کلام یاد کرتا رہا اور وہ میرے سینے میں پختہ ہوتا رہا عام عربوں نے اسلام قبول کرنے کو فتح مکہ کے ساتھ معلق کر دیا وہ یہ کہتے تھے کہ ان نبی اور ان کی قوم کا جائزہ نو آریہ اپنی قوم پر غالب آگئے تو یہ سچے نبی ہوں گے جب فتح مکہ کی اطلاع ہمیں ملی تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی میرے والد بھی اسلام قبول کرنے کے لیے اپنے قبیلے کے ساتھ تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کچھ عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقیم رہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپس آئے تو ہم ان سے ملنے کے لیے گئے جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو بولے: اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس اللہ کے سچے رسول کی طرف سے آ رہا ہوں انہوں نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: تم نے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جس کو سب سے زیادہ قرآن وقت میں نماز ادا کرنی ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جس کو سب سے زیادہ قرآن آتا ہو وہ تمہاری امامت کرے جب لوگوں نے ہمارے قبیلے میں تحقیق کی تو کسی بھی شخص کو مجھ سے زیادہ قرآن نہیں آتا تھا تو ان لوگوں نے مجھے آگے کھڑا کر دیا میری عمر اس وقت 6 سال یا 7 سال تھی میری ایک چادر تھی جو چھوٹی تھی میں سجدے میں جاتا تھا تو وہ ہٹ جاتی تھی تو قبیلے کی ایک خاتون نے کہا: آپ لوگ اپنے قاری کے پیچھے والے حصے کو ڈھانپتے کیوں نہیں ہیں؟ پھر قبیلے والوں نے مجھے ایک قمیض سلوا کر دی جو بحرین کے کپڑے کی بنی ہوئی تھی اس قمیض کے ملنے پر مجھے جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی اور بات پر نہیں ہوئی تھی۔

10- باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ وَمَنْ رَعَفَ فِي صَلَاةٍ كَيْفَ يَسْتَخْلِفُ.

باب 10: بیمار شخص کی نماز جس شخص کی نماز کے دوران نکیس پھوٹ پڑے وہ اپنا نائب کس کو کس طرح مقرر کرے؟
 1688 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَطْحَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجَبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْغُرَبِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَائِمًا إِنْ اسْتَطَاعَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ صَلَّى قَاعِدًا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَسْجُدَ أَوْ مَا وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَحْفَظَ مِنْ رُكُوعِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى حَبِيهِ الْأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى حَبِيهِ الْأَيْمَنِ صَلَّى مُسْتَقْبِلًا رِخْلَيْهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

☆ ☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بیمار شخص اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا ہو تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر ادا کرے اگر وہ سجدہ کرنے کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سجدہ اشارے کے ذریعے کرے اور اس کا سجدہ اس کے رکوع سے زیادہ پست ہو اگر وہ اس کی بھی

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۰۳۶)۔

1690- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الْغَزَّارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ سُفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ الْمُؤَدَّبُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَطَّامِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَرَعَفَ أَوْ قَاءَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَيَنْظُرْ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُسَبِّحْ بِشَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ فَيَقْدِمَهُ وَيَذْهَبَ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيُسَبِّحُ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کی نکیر پھوٹ پڑے اسے آجائے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور حاضرین میں سے کسی ایسے شخص کا جائزہ لے جو سب سے بہتر ہو اور اسے آگے کر دے پھر وہ جا کر وضو کرے اور واپس آ کر اپنی نماز وہیں سے پڑھنا شروع کر دے جہاں چھوڑ کر گیا تھا یہ اس وقت ہے جب اس نے درمیان میں کلام نہ کیا گیا ہو اگر درمیان میں کلام کر لیا ہو تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد نجفی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو حارث مدنی، نزیل بصرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۲۵)۔

...—...—...—...

نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟

نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں۔

۱۶۸۹- أخرجه عبد الرزاق في باب صلاة المريض (۱۱۳۰) عن أبي بكر بن عبيد الله بن عمر عن أبيه عن نافع ... به - و من طريق عبد الرزاق أخرجه الدارقطني في كتابه من طريق الدارقطني أخرجه البيهقي في السنن (۲۰۸/۲) - و من طريق هذا المعنى عن ابن عمر عن غير وجه: فروى عطاء ان ابن عمر عاد صفوان بن المفضل السلمي فحضرت الصلاة فرآه يحكي على شيء فقال له ان استطعت ان تضح و جهرتك على الارض فافعل و الدارقطني اجاب: لا - أخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۸) عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء - و أخرجه الشافعي في التميميم عن ابن عبيدة به: كما في (المعرفة) للبيهقي (۱۲۵۰) - و أخرجه عبد الرزاق (۱۱۳۷) عن ابن جريج عن عطاء: نحوه - و أخرجه البيهقي في المعرفة (۱۲۵۱) و الكبرى (۲۰۶/۲) من وجه آخر عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء: نحوه - و أخرجه ۱۶۹۰ ذكره الدارقطني في كتابه من رواية عبد الرحمن بن القطامي و ضعفه الدارقطني ابن القطامي في كتاب الرضا عن السنن - و قال اللؤلؤ: كان كذابا - راجع الشافعي (۲۸۱/۲) - لكن للحديث ثورا واحد تقدمت عند الدارقطني في كتاب الطهارة: باب الوضوء من الخلع -

اگر اسے حدیث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ نماز ختم کر کے چلا جائے گا اور اگر وہ امام ہو تو وہ کسی کو اپنا نائب بنادے گا (پھر وہ وضو کرے گا اور وہیں سے نماز آگے پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا) تاہم فضیلت یہ بات رکھتی ہے وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

نماز پڑھنے کے دوران کسی کو نائب بنانے کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: نائب بنانے کا مفہوم یہ ہے: امام کسی عذر کی وجہ سے اپنی جگہ پر اپنے مقتدیوں میں سے کسی ایسے شخص کو امام بنادے جو امامت کا اہل ہو اور خود امامت کی جگہ سے ہٹ جائے تاکہ وہ دوسرا شخص لوگوں کی نماز کو مکمل کر دے ایسی صورت میں امام دوسرے شخص کے مقتدی کے حکم میں شامل ہو جائے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام اس مقتدی کا کپڑا پکڑ کر اُسے محراب میں کھڑا کر دے خواہ وہ مقتدی مسبوق ہو تاہم بہتر یہ ہے: مدرک شخص کو (یعنی جو شخص شروع میں ہی نماز میں شریک ہوا تھا) اُسے اپنا نائب بنائے۔

امام تھوڑا سا آگے جھکے اپنا ہاتھ ناک پر رکھ کر یہ تاثر دے کہ اُس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے اور اشارے کے ذریعہ اپنا نائب بنا دے وہ اس دوران بات نہیں کرے گا اور انگلی کے ذریعے یہ بات بیان کر دے گا کہ کتنی رکعات باقی رہ گئی ہیں اگر رکوع باقی رہتا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر سجدہ کرنا ہو تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر قرأت باقی رہتی ہو تو منہ پر ہاتھ رکھ کر اشارے کے ذریعے بتادے گا۔

نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: جب امام کو کوئی عذر لاحق ہو جاتا ہے جیسے وہ بے وضو ہو جاتا ہے یا اُس پر بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے یا وہ واجب کی ادائیگی یعنی سورۃ فاتحہ پڑھنے یا قرأت کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو اس صورت میں کسی کو اپنا نائب بنائے گا۔ کسی کو اپنا نائب مقرر کرنے کے احکام اس کے اسباب اور اسکی شرائط کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں جزوی تفصیلات ہیں۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: کسی کو اپنا نائب بنانا جائز ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کو قے آجائے اس کی نکسیر پھوٹ جائے یا اسکے معدے سے پانی نکل آئے یا مذی خارج ہو جائے تو وہ نماز سے ہٹ جائے وضو کر کے واپس آ کر وہیں سے نماز پڑھنا شروع کر دے تاہم اس دوران کوئی بات چیت نہ کرے۔“

امام کا سانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بدائع الصنائع میں یہ بات تحریر کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے تاہم اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہمیں کہیں نہیں مل سکے اُسکے الفاظ یہ ہیں:

”اگر تم میں سے کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے قے آ جاتی ہے یا اُس کی نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے گا اور کسی ایسے شخص کو آگے کرے گا جسے ایسا کوئی عذر درپیش نہ ہو وہ شخص وہاں سے ہٹ جائے گا وضو کرے گا اور وہیں سے آ کر نماز پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے اُس نے چھوڑی تھی لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس نے درمیان میں کوئی

کلام نہ کیا ہو۔

تاہم اس کے مقابلے میں زیادہ مستند روایت ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے جس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران پیچھے ہٹ گئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے قرأت کرنا شروع کیا۔ جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ بات منقول ہے: ایک دفعہ نماز کے دوران اُن کا وضو ٹوٹ گیا تھا اور انہوں نے ایک شخص کو آگے کر دیا تھا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا تھا۔

لوگوں کے لیے چونکہ یہ بات ضروری ہے وہ امام کے ساتھ اپنی نماز کو مکمل کریں اور امام نے اس بات کا انتظام کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پوری پڑھائے گا لیکن جب وہ خود اس بات سے عاجز آ گیا تو وہ اُس شخص کو آگے کر دے گا اور اس سے مدد لے گا۔ اس ذمہ داری کو نبھائے تاکہ اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی ضرورت پوری ہو جائے اور کسی باہمی اختلاف کی وجہ سے اُن کی نماز میں کوئی خرابی نہ پیش آجائے۔

اسی بنیاد پر ہم کہیں گے کہ اگر امام بے وضو ہو جاتا ہے تو وہ نماز سے ہٹ جائے گا اور کسی کو اپنا نائب بنا دے گا جو وہیں سے آگے نماز پڑھا دے گا (جہاں سے امام نے نماز کو چھوڑا تھا) البتہ امام خود وضو کر کے آنے کے بعد وہیں سے نماز پڑھنی شروع کرے گا جہاں سے اُس کا وضو ٹوٹا تھا۔

نمازیوں کے لیے یہ بات افضل ہے وضو ٹوٹنے کی صورت میں وہ نئے سرے سے نماز پڑھنا شروع کریں تاکہ جن علل کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اُن کے حوالے سے کسی بھی اختلاف سے بچا جاسکے۔

اگر کوئی نماز آخری قعدے میں تشہد کی مقدار میں بیٹھا نہیں تھا اور اس دوران اُسے جنون لاحق ہو گیا یا اُس نے جان بوجھ کر وضو کو توڑ یا نیند کی وجہ سے یا خیالات کی وجہ سے یاد دیکھنے کی وجہ سے یا شہوت کی وجہ سے اس کو احتلام ہو گیا یا اُس پر بے ہوشی طاری ہو گئی یا وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اب اس پر لازم ہے وہ از سر نو نماز ادا کرے کیونکہ یہ تمام وہ اسباب ہیں جو بہت کم پیش آتے ہیں اس لیے نص کا حکم ان صورتوں میں شامل نہیں ہوگا ان تمام صورتوں میں نئے سرے سے وضو کر کے نماز ادا کرنی ہوگی۔

کسی کو نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: کسی احتیاط کے بغیر انسان کا وضو ٹوٹ جائے یہ وہ بات ہے جو امام کے اختیار میں نہیں ہوتی اور اس کا سبب بھی امام کے اختیار میں نہیں ہے اس کی مثال یہ ہے: جب اُسے چھینک آئے اور اس کا وضو ٹوٹ گیا

طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی امام اتنی مقدار میں قرأت کرنے سے عاجز ہو جائے جسے پڑھنا نماز میں فرض ہے بھی یہ حکم ہوگا اس کی دلیل یہ ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ہے یہ بات مذکور ہے انہوں نے جب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سنی تو وہ قرأت نہیں کر سکے اور پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر اس نماز کو مکمل کروایا تھا اگر کسی امام کو پیشاب یا پاخانہ آتا ہو محسوس ہو رہا ہو تو وہ اب کسی کو اپنا نائب نہ بنائے اسی طرح اگر کوئی شخص رکوع یا

کرنے سے معذور ہو جاتا ہے تو بھی کسی کو نائب نہ بنائے بلکہ بیٹھ کر نماز مکمل کر دے۔

اگر کوئی شخص خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے قرأت کو بھول گیا ہے تو بھی وہ کسی کو اپنا نائب نہ بنائے کیونکہ قرأت بھولنے کی وجہ سے امام ناخواندہ ہو گیا ہے اور سب لوگوں کی نماز ختم ہو جائے گی۔

اگر امام کے بے وضو ہونے سے پہلے کسی دوسرے شخص کی نجاست یعنی زیادہ مقدار میں پیشاب اُسے لگ گیا یا ایک رکن کی مقدار کے مطابق اس کا ستر بے پردہ ہو گیا تو ان تمام صورتوں میں امام کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کے ساتھ متقدموں کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

کسی کو نائب بنانے کے درست ہونے کے لیے احناف کے نزدیک تین باتیں شرط ہیں:

پہلی بات یہ ہے: نماز کو جاری رکھنے کے لیے تمام شرائط موجود ہوں، کیونکہ نائب بنانے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے امام اب تک جو نماز ادا کر چکا ہے اُسی نماز کو آگے جاری رکھا جائے اس کے لیے تیرہ شرائط ہیں۔ حدث کسی خارجی سبب سے بغیر واقع ہوا ہو وہ جسم کے اندرونی حصے کی طرف سے واقع ہوا ہو کسی دوسرے شخص کی نجاست ہم پر نہ لگی ہو اُس حدث کی وجہ سے غسل واجب نہ ہوا ہو جیسے کچھ سوچنے سے انزال ہو جاتا ہے حدث کسی ایسی وجہ سے لازم نہ ہوا ہو جو بہت کم پیش آتی ہے جیسے بے ہوش ہو جانا، دیوانگی، قہقہہ لگا دینا۔

حدث کی حالت میں امام نے نماز کا کوئی رکن ادا نہ کیا ہو وہ چلا نہ ہو اُس نے دانستہ طور پر کچھ ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کے منافی ہوتا ہے جیسے جان بوجھ کر وضو توڑ دینا اسی طرح اُس نے کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جس کی ضرورت ہی نہ ہو جیسے پانی قریب تھا اور وہ چل کر اُس کی طرف چلا گیا جیسے کسی عذر کے بغیر کسی ایک رکن کی مقدار میں تاخیر نہ کی ہو نماز شروع کرنے سے پہلے ہی وہ بے وضو نہ ہوا ہو۔

اگر وہ صاحب ترتیب شخص ہے تو اُسے کوئی قضاء نماز یاد نہ آئی ہو کیونکہ اگر وہ صاحب ترتیب ہے تو قضاء نماز ادا کرنے سے پہلے وہ اتنی نماز کو ادا نہیں کر سکتا۔

نماز پڑھنے والا شخص خواہ امام ہو یا مقتدی ہو اگر وہ بے وضو ہو گیا تو اُس کے لیے یہ لازم ہے وہ وضو کر کے واپس آ کر امام کے ساتھ ہی نماز ادا کرے گا لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس دوران امام نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو گیا ہو اگر وہ شخص بقیہ نماز کسی اور طرف ادا کرتا ہے تو اب اُس کی نماز مکمل نہیں ہوگی البتہ اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا تھا اور (اس دوران اسے حدث لاحق ہو گیا) تو اب وہ جہاں چاہے نماز مکمل کر سکتا ہے۔

اسی طرح امام کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی ایسے شخص کو اپنا نائب بنائے جو امامت کی صلاحیت ہی نہ رکھتا ہو جیسے کسی بچے کو کسی عورت کو یا کسی ناخواندہ شخص کو اپنا نائب بنادے اگر امام ایسی صورت میں ان میں سے کسی ایک کو اپنا نائب بنادیتا ہے تو ایسی صورت میں امام کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی اور باقی سب نمازیوں کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔

کتاب العیدین

عیدین کا بیان

۱- باب بلا عنوان

1691- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ

بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے: آدمی (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھانہ لے اور صدقہ فطر نہ ادا کر دے۔

...—...—...—...

نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت

نماز عید کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں۔ علماء کا اس بارے میں اتفاق ہے عیدین کی نماز کے لیے غسل کرنا بہتر ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی جائے گی یہی طرز عمل نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ البتہ اس بارے میں حضرت معاویہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اس کے برخلاف طرز عمل اختیار کیا تھا۔ شیخ ابو عمرو نے یہی بات بیان کی ہے۔

اسی طرح علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے سنت یہ ہے: خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے یہ بات بھی نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے انہوں نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دے دیا تھا تاکہ لوگ خطبے سے پہلے منتشر نہ ہو جائیں۔

اس بات پر بھی اتفاق ہے عیدین کی نماز میں قرأت کی کوئی تعیین نہیں ہے۔

۱۶۹۱- أخرجه الطبرانی في الكبير (۱۸۱/۱۱-۱۸۲) رقم (۱۲۹۶) حدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ) وَتَطْعَمُ نَوَافِلُ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ (۱) وَفِي إِسْنَادِهِ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَهُوَ كَثِيرُ الْخَطَا وَالتَّدْلِيلُ كَمَا فِي التَّفْرِيقِ (۱۵۲/۱) - وَأَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ رَقْم (۱۵۱) مِنْ طَرِيقِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهِ نَحْوُ لَفْظِ الْكَبِيرِ - وَأَخْرَجَهُ ابْنُ الْهَرَبِ كَمَا فِي كِتَابِ الْاِسْنَادِ (۳۱۲/۱) رَقْم (۶۵۱) : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ لُقْمَانَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ أَبِي ثَوَابٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ نَافِعٍ - كَوْفِي مَشْهُور - عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ صَبِيحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَطْعَمَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَلَوْ بِشُمْرَةٍ) - قَالَ السُّوَيْمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَادِ (۲۰۲/۲) : أَخْرَجَهُ الْهَرَبِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَ الْكَبِيرِ - وَ إِسْنَادُ الطَّبْرَانِيِّ حَسَنٌ وَ فِي إِسْنَادِ الْهَرَبِيِّ مِنْ لَدُنْهُ (۱) - ۵۱-

تاہم اکثر فقہاء نے اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے تواتر سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک پہلی رکعت میں سورۃ ق اور دوسری رکعت میں سورۃ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

عیدین کی نماز کے بارے میں علماء نے مختلف مسائل میں اختلاف کیا ہے یہ تمام مسائل مشہور ہیں اور کسی نہ کسی صحابی کے طرز عمل یا کسی منقول دلیل کی طرف منسوب ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے تکبیر تحریرہ کے بعد سات تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد اٹھتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: پہلی رکعت میں آٹھ تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد قیام کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ مزید تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی رکعت میں تکبیر تحریرہ کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہی جائے گی ان میں نمازی رفع یدین کرے گا۔ پھر اس کے بعد وہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے گا اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کی قرأت کرے گا اس کے بعد وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا اور اس دوران رفع یدین نہیں کرے گا پھر جب وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگا تو تکبیر کہے گا لیکن رفع یدین نہیں کرے گا پھر سورۃ فاتحہ پڑھے گا اس کے بعد کوئی اور سورت پڑھے گا اس کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہے گا اور ان کے ساتھ رفع یدین کرے گا پھر رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے گا اور رفع یدین نہیں کرے گا۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں نو مرتبہ تکبیر کہی جائے گی یہ بات حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ حضرت انس بن مالک اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

ان کے اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار مختلف ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے منقول روایت کو اختیار کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز ادا کی تو انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے سات مرتبہ تکبیر کہی اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اہل مدینہ کا معمول بھی یہی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اسی روایت کو اختیار کیا ہے لیکن انہوں نے سات تکبیروں کی تاویل یہ کی ہے دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریرہ شامل نہیں تھی۔

اس بات کا بھی احتمال ہے امام مالک رحمہ اللہ نے سات تکبیروں کی یہ تاویل کی ہو کہ دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریرہ شامل نہ ہو اور یہ بھی احتمال موجود ہے امام مالک رحمہ اللہ نے سات تکبیروں میں تکبیر تحریرہ کو بھی شامل کر لیا ہو۔

جبکہ دوسری رکعت میں قیام کرنے کی تکبیر کو پانچ سے زیادہ شمار کرنے پر اس بات نے آمادہ کیا ہو کہ اہل مدینہ کا عام معمول یہی ہے گویا کہ انہوں نے منقول اثر اور عام معمول دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مفہوم کی طرح کی روایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کس طرح تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی نماز کی طرح چار سے زائد مرتبہ تکبیر نہیں کہتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جب بصری کا گورنر تھا تو اسی طرح تکبیر کہا کرتا تھا۔

ایک گروہ نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور تمام اہل کوفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان پر اعتماد کیا ہے ان سے یہ بات ثابت ہے وہ لوگوں کو عیدین کی نمازوں کی تعلیم مذکورہ سنت کے مطابق دیا کرتے تھے۔

تمام فقہاء نے اس بارے میں صحابہ کرام کے اقوال ہی کو مشعل راہ بنایا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بھی بات ثابت نہیں ہے۔

اور یہ بھی ہے صحابہ کرام کا یہ عمل توفیقی ہے کیونکہ اس میں قیاس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح ہر تکبیر میں رفع یدین کرنے کے مسئلے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں رفع یدین کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: صرف آغاز میں رفع یدین کیا جائے گا۔

جبکہ ایک گروہ نے نمازی کو اختیار دیا ہے (وہ دونوں میں سے جس صورت کو چاہے اختیار کرے)۔

نماز عید ادا کرنا کس پر واجب ہے؟ اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: یہ مسافر اور مقیم سب پر لازم ہے۔

امام شافعی اور امام حسن بصری رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے دیہات کے لوگ بھی نماز عید ادا کریں گے اور جو لوگ اجتماع نہیں کرتے وہ لوگ بھی اس نماز کو ادا کریں گے یہاں تک کہ عورت گھر میں اس نماز کو ادا کرے گی۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں: جمعہ اور عیدین کی نماز صرف ان لوگوں پر لازم ہے جو شہر و

میں بستے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے: جمعہ اور عیدین اس شہر میں ادا ہوگی جو جامع ہو۔

امام زہری رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: مسافر پر عید الفطر کی نماز بھی واجب نہیں ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز بھی واجب نہیں ہے۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے جمعہ پر قیاس کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جن فقہاء نے اسے جمعہ کی نماز پر قیاس کیا ہے ان کا مسلک ان نمازوں کے بارے میں وہی ہے جو جمعے کی نماز کے بارے میں ہے۔

جن فقہاء نے ان نمازوں کو جمعہ کی نماز پر قیاس نہیں کیا انہوں نے کہا ہے اصل یہ ہے: ہر مکلف شخص اس کا مخاطب ہو تا وقتیکہ کسی حکم کے ذریعے سے اس کا استثناء ثابت ہو جائے۔

قاضی ابن رشد کہتے ہیں: عیدین اور جمعہ کی نماز کے لیے سنت نے عورتوں کا حکم الگ سے بیان کیا ہے اور یہ بات ثابت ہے نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو عیدین کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم دیا ہے البتہ جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم نہیں دیا۔

اسی طرح نماز کی جگہ کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح نماز جمعہ کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

یہ اختلاف تین میل کے فاصلے سے لے کر مکمل ایک دن کی مسافت تک کے بارے میں ہے۔ اس بارے میں علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے عیدین کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے لے کر زوال تک ہوتا ہے۔ البتہ اس شخص کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جسے زوال کے بعد یہ پتہ چلتا ہے آج عید کا دن ہے۔ فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے ایسے شخص پر نماز عید نہ اس دن واجب ہوگی نہ اگلے دن ادا کرنا واجب ہوگا۔ امام مالک امام شافعی اور امام ابو ثور رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرے فقہاء کے نزدیک ایسے لوگ اگلے دن نماز عید ادا کرنے کے لیے صبح کے وقت نکلیں گے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر بن الہمدانی کہتے ہیں: ہمارا بھی یہی مسلک ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور ان سے یہ فرمایا کہ جب اگلے دن صبح ہو تو وہ عید گاہ پہنچ جائیں۔

ابن رشد کہتے ہیں: اس روایت کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے مگر اس میں ایک مجہول صحابی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے تاہم اصل یہ ہے: تمام صحابہ کرام کو عادل تسلیم کیا جائے گا۔

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر عید اور جمعہ کے دن ایک ہی دن آجائے ہر، تو کیا عید کی نماز جمعہ کی نماز سے بے نیاز کر دے گی؟

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے عید کی نماز جمعے کی نماز سے بے نیاز کر دے گی اور اس دن صرف عصر کی نماز پڑھی جائے

گی۔ عطاء بن ابی رباح اس بات کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے۔
 دوسرے گروہ کے نزدیک یہ رخصت ان دیہاتیوں کے لیے ہے جو عید اور جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے بطور خاص شہر
 آتے ہیں جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے عید اور جمعے کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ
 ارشاد فرمایا تھا: دیہات سے آنے والے لوگ اگر چاہیں تو جمعے کے انتظار میں ٹھہر جائیں اور اگر چاہیں تو واپس چلے جائیں۔
 امام مالک رحمہ اللہ نے اس روایت کو موطا میں نقل کیا ہے۔

اسی طرح کی ایک روایت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں بھی منقول ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: جب عید اور جمعے کی نماز اکٹھی ہو جائے تو مکلف شخص دونوں کا مخاطب ہے۔ عید
 کا مخاطب وہ اس لیے ہے کیونکہ یہ سنت ہے اور جمعے کا مخاطب اس لیے ہے کیونکہ وہ فرض ہے۔ ان میں سے کوئی بھی نماز دوسری
 کی قائم مقام نہیں بن سکتی ہے۔ اصول یہی ہے سوائے اس کے کہ شریعت سے اس کے برخلاف کوئی بات ثابت ہو جائے اور
 اس پر عمل کرنا واجب ہو۔

جن فقہاء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان کا یہ قول ان کے قیاس پر مبنی نہیں تھا بلکہ یہ
 ایک توفیقی عمل تھا اور یہ اصول کے دائرے سے مکمل طور پر خارج بھی نہیں ہے۔ لیکن یہ بات اصول کے دائرے سے خارج ہے
 آپ ظہر اور اس کے بدل جمعہ کی نماز کو عید کی نماز کی وجہ سے ساقط قرار دے دیں۔ البتہ شریعت سے اگر کوئی ایسی بات ثابت ہو
 جس پر عمل کرنا واجب ہو (تو ایسی صورت میں حکم مختلف ہوگا)۔

اگر کوئی شخص عید کی نماز امام کے ساتھ ادا نہیں کر پاتا تو ایسے شخص کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا
 ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے وہ چار رکعت نماز پڑھے گا امام احمد بن حنبل اور امام ثوری رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں اور
 یہی بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے ایسا شخص صرف دو رکعت نماز پڑھے گا اس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرے گا اور عید کی
 اضافی تکبیریں بھی نہیں کہے گا۔

تیسرا گروہ اس بات کا قائل ہے اگر عید کی نماز امام نے عید گاہ میں پڑھائی تھی تو ایسا شخص دو رکعت نماز ادا کرے گا اور اگر
 امام نے عید گاہ کی بجائے کہیں اور پڑھائی تھی تو پھر وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے ایسے شخص پر عید کی نماز قضاء کرنا سزے سے لازم ہی نہیں ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے وہ امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء ادا کرے گا اور امام کی طرح ہی پوری اضافی
 تکبیریں کہے گا اسی طرح بلند آواز میں قرأت کرے گا۔

امام شافعی اور امام ابو ثور رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے امام مالک کا قول بھی اسی کی مانند نقل کیا ہے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق ہے۔ جن فقہاء نے چار رکعت کی ادائیگی کے موقف کو اختیار کیا ہے انہوں نے نماز عید کو نماز جمعہ کے مشابہہ قرار دیا ہے (یعنی جس طرح جمعہ کی قضاء ہو جائے تو چار رکعت ظہر پڑھی جاتی ہیں) لیکن یہ ضعیف تشبیہ ہے۔

جن فقہاء نے امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء پڑھنے کی رائے قائم کی ہے تو اس کی وجہ یہ اصول ہے قضاء کو اسی طرح ادا کیا جاتا ہے جس طرح اصل وقت میں ادا کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے قضاء کو ممنوع قرار دیا ہے ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے: یہ ایک ایسی نماز ہے جس میں جمعے کی نماز کی طرح جماعت اور امام کی موجودگی شرط ہے تو اس میں نہ دو رکعات کی قضاء واجب ہوگی اور نہ ہی چار رکعات کی قضاء واجب ہوگی کیونکہ یہ کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے۔

یہی دونوں اقوال بحث و مباحثہ کا موضوع رہے ہیں۔

یعنی اس حوالے سے امام شافعی اور امام مالک رحمہ اللہ کی رائے ضعیف ہے کیونکہ جمعے کی نماز تو ظہر کی نماز کا بدل ہے لیکن عید کی نماز کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے پھر قضاء کے معاملے میں انہیں ایک دوسرے پر قیاس کیسے کیا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے: جس شخص کی جمعے کی نماز قضاء ہو جاتی ہے اس کی ظہر کی نماز قضاء نہیں ہوتی بلکہ ادا ہوتی ہے کیونکہ جب بدل فوت ہو جاتا ہے تو اصل نماز واجب ہو جائے گی۔

نماز عید سے پہلے اور نماز عید ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنے کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جمہور اس بات کے قائل ہیں: اس سے پہلے یا بعد میں نوافل ادا نہیں کیے جائیں گے۔

حضرت علی بن ابوطالب حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات منقول ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے: عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں۔

حضرت انس حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں تیسرا قول یہ ہے: نماز عید کے بعد نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں لیکن اس سے پہلے ادا نہیں کیے جاسکتے۔ امام ثوری امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بعض فقہاء نے اس بارے میں عید گاہ اور مسجد کے درمیان فرق بیان کیا ہے امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور مسلک یہی ہے۔

اس بارے میں اختلاف کا سبب یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

”آپ عید کے دن نماز ادا کرنے کے لیے نکلے آپ نے دو رکعت نماز عید ادا کی آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص مسجد میں آ جاتا ہے تو اسے دو رکعت نماز ادا کر لینی چاہیے“۔

1692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ

الْحَارِثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا تَخْرُجْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى تَطْعَمَ وَتُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (آدمی) عید الفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھانہ لے لے اور

صدقہ فطر ادا نہ کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد ملک بن مروان واسطی، ابو جعفر واقعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

○ محمد بن عبد ملک بن سروان و ابن بابویہ مروی ہے کہ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

-(۶۱۴۱)

1693 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ

1693 = حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ فَلْيُحَدِّثْ بِهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْخَبَرُ».

الْجَنَانَةُ.

☆ ☆ حش بن معتمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عید قربان کے دن دیکھا، وہ مسلسل تکبیر پڑھتے رہے۔

یہاں تک کہ عید گاہ آ گئے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عمرو بن اشوع ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ رمی بالتشیع، یہ راویوں کے چھٹے

طبقة سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۸۱)۔

1694- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

١. بدلية الكجهه از شيخ ابوالوليد محمد بن احمد بن رشد القرطبي الاندلسي كتاب الصلوة الباب الثامن في صلوة العيدين

١٦٩٢ أخرجه البيهقي في سننه (٢٨٢/٢) كتاب صلاة العيدين باب الصلاة كل يوم العطر قبل الفصد من طريقه راجعاً لنا أبو إسحاق عن

١٦٩٢ أخرجه البيهقي في سنة (٢٨٢/٢) كتاب صلاة العبد بين باب الله للرجل يوم الفطر قبل ان يضرع الى المصلي - وأخرجه عبد الرزاق في مصنفه
المعارف عن علي رضي الله عنه قال: من السنة ان يطعم الرجل يوم الفطر قبل ان يضرع الى المصلي - وأخرجه عبد الرزاق في مصنفه

الحارث عن علي رضي الله عنه قال: من السنة ان يطعم الرجل يوم القدر قبل ان يحبس في السجن
(٥٧٣٧) من طريق ميمون والنوري عن ابي اسحاق عن الحارث او عن سمع عليا عن علي انه كان لا يحرره يوم القدر حتى يطعمه و

(٥٧٣٧) من طريق مفسر والنوري عن أبي اسحاق عن العارضة أو عن شيخ أبي علي
 كسان بامر بذلك - وأخرجه الطبراني في الأوسط رقم (٥٨٣٦) من طريق أبي عبد الرحمن السلمي عن علي قال: كان رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم في يوم من الأيام في مكة فأتته امرأة من بني النضير فسلمت عليه وأخبرته أن زوجها قد مات وأنها قد
 أتته لتعلم ما كان عليه من الدنيا والآخرة فبشرها بالجنة وأنها ستدخلها من غير حساب

لهم بامر بذلك - و اخرج الطبراني في الأوسط رقم (٦٨١٩) عن عريق أبي عبد الله قال : (اخرج الطبراني في الأوسط اربعة عليه وسلم يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى - وقال السجستاني في مجمع الزوائد (٢٠٩/٢) : اخرج الطبراني في الأوسط اربعة

عليه وسلم يظلم يوم الفطر قبل ان يخرج الى البقيع - وقال أبو بصير في صحيحه -
 سواد بن مصلب وهو ضعيف جدا - قال - وفي أثناء المار فطني فشا العارث الدهور وهو ضعيف كما تقدم مرارا -
 وقال البخاري في صحيحه - وقال النسائي ليس بالقوي - وطين ابن

١٦٩٢- اوردہ السار فطنسي من رواية هنتن عن علي - و هنتن: قال البطارقي: يتكلمون في حديثه - و قال النسائي: ليس بالقوي - و ضمن ابن

١٦٩٢- اوردہ السار قطنی من روایۃ حسن بن علی (کتاب کثیر الوهم فی اللہاء) یفہرو عن علی باتباء لا تنجہ عذبت النفات حتی صارت من
مجان فی روايته عن علي خاصة فقال: (كان كثير الوهم في اللہاء) یفہرو عن علي باتباء لا تنجہ عذبت النفات حتی صارت من
مجان فی روايته عن علي خاصة فقال: (كان كثير الوهم في اللہاء) یفہرو عن علي باتباء لا تنجہ عذبت النفات حتی صارت من

مجان في رواقه عن علي حاشية فقال: (كان شيخنا الحسن في
حجج بعدت) - وقال ابن عزم في (المحلى) (ما نقل) - وذكره العيني وجماعة في (الفضلاء) وهو من رجال (التوسعة)

ابن عجلان عن نافع عن ابن عمر أنه كان يخرج للعیدین من المسجد فیکبر حتی یأتی المصلی ویکبر حتی یأتی الإمام.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد سے نکلتے تھے اور عید گاہ آنے تک مسلسل تکبیر پڑھتے رہتے تھے اور اس وقت تک تکبیر پڑھتے رہتے تھے جب تک امام نہیں آ جاتا تھا۔

1695- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانُوا فِي التَّكْبِيرِ فِي الْفِطْرِ أَشَدَّ مِنْهُمْ فِي الْأَضْحَى.

☆☆ ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ عید الفطر کے دن عید الاضحیٰ کے مقابلے میں زیادہ شدت کے ساتھ (یعنی بلند آواز میں) تکبیر پڑھتے تھے۔

1696- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْلِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حُثَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلِّيَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے نکلتے ہوئے تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے آتے تھے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن محمد بن یزید بن حمیس، مخزومی، ابویحییٰ او ابوبکر کی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے کیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۳۶)۔

○ ثواب بن عتبہ مہری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پینٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۶۵)۔

۱۶۹۸- أخرجه الحاكم (۲۹۸/۱) من طريق يحيى بن معوية بن عيسى بن عجلان بإسناد - وأخرجه الشافعي في الام (۲۹۱/۱) باب التكبير ليلة الفطر و من طريق البیهقي في الكبرى (۲۷۹/۲) و المعرفة (۶۸۱۲) من رواية ابراهيم بن محمد عن محمد بن عجلان بإسناد - وأخرجه السرخسي في سننه (۲۷۹/۲) و المعرفة (۶۸۱۲) من رواية الشافعي: أخبرنا ابراهيم بن محمد: أخبرني عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر -

۱۶۹۹- أخرجه الحاكم (۲۹۸/۱) من طريق يحيى بن معوية بن عيسى بن عجلان بإسناد - وأخرجه الشافعي في الام (۲۹۱/۱) باب التكبير ليلة الفطر و من طريق البیهقي في الكبرى (۲۷۹/۲) و المعرفة (۶۸۱۲) من رواية ابراهيم بن محمد عن محمد بن عجلان بإسناد - وأخرجه السرخسي في سننه (۲۷۹/۲) و المعرفة (۶۸۱۲) من رواية الشافعي: أخبرنا ابراهيم بن محمد: أخبرني عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر -

1697- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَتَّى يَذْبَحَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور آپ ﷺ عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک (عید کی نماز ادا کر کے) واپس نہیں آ جاتے تھے پھر آپ قربانی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

عبدالصمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہاں تک کہ آپ قربانی کر لیتے تھے۔

1698- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: جب وہ عید الاضحیٰ کے دن یا عید الفطر کے دن روانہ ہوتے تھے تو عید گاہ پہنچنے تک مسلسل بلند آواز میں تکبیر پڑھتے رہتے تھے پھر اس کے بعد اس وقت تک تکبیر کرتے رہتے تھے جب تک کہ امام آ نہیں جاتا تھا۔

1699- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلَهُنَّ وَتَوْرًا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن اس وقت تک (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے آپ ﷺ طاق تعداد میں انہیں کھایا کرتے تھے۔

۱۶۹۷- أخرجه الترمذي في الصلاة (۵۴۲) باب ما جاء في الاكل يوم الفطر قبل الخروج. وابن ماجه في الصيام (۱۷۵۶) باب في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج. و البغوي في (شرح السنة) (۱۱۰۶) وابن خزيمة (۱۱۲۶) وابن حبان (۲۸۱۲) و الحاكم (۲۹۸/۱) و احمد (۲۵۲/۵-۲۵۲/۶) و الدررسي (۲۷۵/۱) و البيهقي في المعرفة (۲۸۶-۲۸۷) و في الكبرى في صلاة العیدین (۲۸۲/۲) باب ترك الاكل يوم النحر حتى يرجع. و الطيالسي في المسند (۸۱۱) من رواية ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بریدة عن ابيه به. و قال الترمذي (احديث غريب) و قال محمد: لا اعرف لثواب بن عتبة غير هذا الحديث. و قد انتخب قوم من اهل العلم الا يخرج يوم الفطر حتى يطعم نبيًا. و يستحب له ان يفطر على تمر. و لا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع. (۱) - (۲) و قال الحاكم: (هذا حديث صحيح الا سناد و لم به رجاء) و ثواب بن عتبة السمرقندي قليل الحديث و لم يجمع بنوع بسط به حديثه. و هذه سنة حمزة من طريق الرواية مستفيضة في بلاد المسلمين. (۱) - (۲) و صححه ابن القطان كما في (نيل الاوطار اللطيف) (۲۵۵/۲).

۱۶۹۸- تقدم ترجمه قريباً من غير وجه عن ابن عجلان و من وجوه اخرى عن ابن عمر ايضاً.

۱۶۹۹- أخرجه البخاري في العیدین (۲۹۵۲) باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج. و ابن ماجه في الصيام (۱۷۵۶) باب في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج. و ابن خزيمة (۱۱۲۹) و ابن حبان (۲۸۱۸) و الحاكم (۲۹۸/۱) و احمد (۲۹۶/۲-۲۹۶/۳) من رواية عبد الله بن ابي بكر به.

راویان حدیث کا تعارف:

○ مرجی بن رجاء - شکری، ابورجاء بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ رہما و ہم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۹۴)۔ مرجاء بن رجاء۔

1700 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ مَرَاتٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے۔

1701 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ سَعِيدٍ الْمَذَنِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِي مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَأُ بِ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) وَ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)

☆☆ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ عید الفطر کی نماز میں اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کون سی سورت کی قرأت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ سورۃ ق اور سورۃ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۱۷۰۱ - أخرجه البخاري في صحيحه رقم (۹۵۲) من رواية سعيد بن سليمان: حدثنا فضيل بن عيسى: كما أخرجه الدارقطني هنا - أخرجه الترمذي في الصلاة (۵۵۲) باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج - وابن خزيمة (۱۶۲۸) وابن حبان (۲۸۱۲) والحاكم (۲۹۱/۱) والدارقطني (۲۷۵/۱) من رواية فضيل بن عيسى: حدثنا ابن اسحاق عن حفص بن عبيد الله بن أنس عن أنس بن مالك: به - وقال الترمذي: (حسن غريب صحيح) ۶ وصححه الحاكم - قلت: أخرجه عن فضيل بن عيسى: ابن أبي شيبة وعمر بن عون وأحمد بن منيع عن فضيل: به - ثم صرح فضيل بالتحديث عن ابن اسحاق - والذي عند الدارقطني من رواية أبي الربيع الزهراني: ثنا فضيل عن عبيد الله بن أبي أنس عن أنس: به - وجزم أبو مسعود الدمشقي بأنه كان عند فضيل على الوجهين: ونسره البيهقي وابن حجر: كما في (فتح الباري) (۵۸۱/۱) (۹۵۲) باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج - وهو قول الشيخ أحمد شاكر: كما في تعليقه على الترمذي (۵۵۲) -

۱۷۰۲ - أخرجه مالك في المبيدين (۱۸۰/۱) باب ما جاء في التكبير والقراءة في صلاة العيدين - ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في الميزان (۲۱۰/۱) في كتاب الصلاة: باب صفة صلاة العيدين - وأحمد في المسند (۲۱۷/۵ - ۲۱۸) ومسلم في المبيدين (۸۹۱) باب ما أخرجه في صلاة العيدين - وأبو داود في الصلاة (۱۱۵۱) باب ما يقرأ في الأضحية والفطر - والترمذي في الصلاة (۵۲۱) باب ما جاء في القراءة في المبيدين - والبيهقي في نزهة السنين (۱۱۰۷) وابن حبان (۲۸۲۰) - وأخرجه حبان بن عيسى عن سمرة بن سعيد: بهذا اللفظ - أخرجه النسائي في المبيدين (۱۸۲/۲ - ۱۸۱) والترمذي في الصلاة (۵۲۵) وابن ماجه في اللقمة (۱۲۸۲) - قال ابن حجر: البرقي (تصحيح) (۲۲۸/۱۶): (وقد زعم بعض أهل العلم بالحديث أن هذا الحديث منقطع: لأن عبد الله لم يلق عمر - وقال غيره: فهو متصل عند - ولقاء عبيد الله لأبي واقد الليثي غير مدفوع - وقد سمع عبيد الله من جماعة من الصحابة - ولم يذكر أبو داود في باب ما أخرجه في المبيدين هذا الحديث: وهذا يدل على أنه عنده متصل صحيح) - ۱۷۰۳ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ضمرہ بن سعید بن ابی حنیہ - انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۰۶)۔

1702- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَيْ عَشَرَ تَكْبِيرَةً سِوَى تَكْبِيرَةِ الْإِسْفَاحِ بِقُرْأَبِ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) وَ (الْقُرْبَتِ السَّاعَةِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور آپ ﷺ ان میں سورۃ ق اور سورۃ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

1703- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ بِخَمْسٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے یہ تکبیریں قرأت کرنے سے پہلے کہتے تھے۔

۱۷۰۲- أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۰) باب التكبير في العیدین و البيهقي في العیدین (۲۸۷/۲) باب التكبير في صلاة العیدین و رواه ابن ولعب عن ابن لهيعة و أخرجه الحاكم في العیدین (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العیدین من رواية اسحاق بن عيسى عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد بن مسعود قال البيهقي في (المعرفة) (۶۸۶۸): (وأخرجه ابن ولعب و أبو صالح و علي بن منصور عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن ابن شهاب قال محمد بن يحيى الذهلي: المحفوظ عننا حديث خالد بن يزيد: لأن ابن ولعب قسّم السماع من ابن لهيعة و من سمع منه في القديم فهو أولى: لأنه خلط باخرة) قال الحاكم: (نفرده به عبد الله بن لهيعة و قد استشهد به مسلم في موضعين) و في الباب عن عائشة و ابن عمر و أبي هريرة و عبد الله بن عمرو رضي الله عنهم و الطرق البشيرة فائدة و قد قبل من ابن لهيعة عن عقيل) الله - قلت: اختلف على ابن لهيعة في هذا الاسناد فأخرجه ابن ولعب و غيره عنه على هذا الوجه الذي أخرجه محمد بن يحيى الذهلي - و أخرجه قتبية بن سعيد و عمرو بن خالد عن ابن لهيعة عن عقيل عن الزهري به - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۹) باب التكبير في العیدین و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۸۶۶) باب التكبير في صلاة العیدین من رواية قتبية عن ابن لهيعة به - و أخرجه الحاكم في العیدین (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العیدین مولى الافتتاح من رواية عمرو بن خالد عن ابن لهيعة به - و هو في مسنن البيهقي أيضا (۲۸۶/۲) من رواية ابن لهيعة عن عقيل عن الزهري به - و سواني من لفظ الطبري في الحديث التالي - و أخرجه عن الله بن يوسف عن ابن لهيعة: حديثي بره عن أبي حبيب و يونس عن ابن شهاب به - أخرجه الدارقطني فناء و سواني بعد تاليف رواياته و أخرجه ابن ولعب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد و عقيل - معاً عن الزهري به - أخرجه ابن ماجه في اللقاة (۱۲۸۰) باب كم يكبر الامام في صلاة العید و أخرجه يحيى بن اسحاق: فناء ابن لهيعة: حديثنا الأخرج عن أبي هريرة عن عائشة: نحو (۲۵۷/۲): حديثنا يحيى بن اسحاق به - و أخرجه ابن لهيعة مرة فقال عن الاسود عن عروة بن الزبير عن أبي هريرة عن عائشة: نحو أخرجه الطبراني في الكبير (۲۷۸/۲) (۳۳۹۸) - و حكى الدارقطني في (علة) هذا الاختلاف على ابن لهيعة و اعلم بالاضطراب و في (والاضطراب فيه من ابن لهيعة) - و حكى الترمذي في (علة الكبير) عن الكوفي انه ضعه و قال: لا اعلم أخرجه غير ابن لهيعة - و ذكر ذلك كله الريلمي في (نصب الراية) (۲۱۶/۲) - قلت: و بين الظاهري في السامي (۲۹۹/۲) و جوه الاختلاف فيه و قال: (واما حديث ابن لهيعة فيمن الاضطراب) - الله -

۱۷۰۲- أخرجه البيهقي (۲۸۶/۲) و أخرجه في الحديث قبله -

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابوبکر صیدلانی، سمع محمد بن ریح بزاز، وعید بن شریک بزار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۲۸)۔

○ عبید بن عبد واحد بن شریک بزار، وقیل: عبید بن خالد بن شریک بزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۲۳۳/۸)، سیر اعلام النبلاء (۳۸۵/۱۳)۔

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی، (اور ایک قول کے مطابق): خزاعی، ابو حسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۹/۲)۔

1704- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ دینے سے پہلے ادا کر لیتے تھے۔

1705- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ قُرَيْنٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن قرین، ابو حسن عثمانی، کوئی اصل۔ سمع محمد بن عبد الملک دیقی و یحییٰ بن ابی طالب، و آخرین۔ ردی عنہ ابوبکر ابھری مالکی و ابو عمر بن حیویہ و علی بن عمرو جریری، و ابو حسن دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶۰/۱۳)۔

1706- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشَارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ. ☆☆

۱۷۰۶- أخرجه البخاري في العیدین (۹۶۳) باب الخطبة بعد العید و مسلم في صلاة العیدین (۸۸۸) و الترمذی في الصلاة (۵۲۱) باب ما جاء في صلاة العیدین قبل الخطبة و النیسانی في العیدین (۱۸۲/۲) باب صلاة العیدین قبل الخطبة و ابن ماجة في إقامة (۱۲۷۶) باب ما جاء في صلاة العیدین و البغوی في (شرح السنة) (۱۱۸۱) و ابن خزيمة (۱۴۴۲) و ابن حبان (۲۸۲۶) و اعمد (۹۲/۲) من رواية عبید اللہ عن نافع باسناده۔

☆☆ عبد اللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے آپ ﷺ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ، مؤذن مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۸۹۸)۔

1710- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جُوَانٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں یعنی عید الضحیٰ کی نماز میں اور عید الفطر کی نماز میں بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوتی تھیں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں ہوتی تھیں یہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہوتی تھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعبہ بن جوان، ابو علی، (اور ایک قول کے مطابق): محمد بن جوان بن شعبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۲/۵)۔

○ احمد بن ولید بن ابی ولید، ابو بکر علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی، و ذکرہ انہ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۸/۵)۔

1711- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

۱۷۱۰- أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۱) باب التكبير في العیدین و ابن ماجه الصلاة (۱۲۷۸) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العیدین و الطحاوي في شرح المعاني (۲/۳۹۹) و احمد (۲/۱۸۰) و ابن العارود (۲/۳۶۲) و البيهقي في العیدین (۳/۴۸۵-۴۸۶) و في البصرة (۲۸۶۱-۲۸۶۲) و السنن الصغير له (۱/۲۵۹) من رواية عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي باسناد و نقل السرمدي في (العلل الكبير) (ص ۹۲/۹۳) عن البهاري قوله: (وهديث عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده في هذا الباب لم يصح ايضا) و راجع (نصب الراية) (۲/۳۷۷) وقال الطحاوي في (المعاني): (عبد الله بن عبد الرحمن ليس عبد لهم بالذي يجمع بروايته و عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده ليس بسامع) و قلت: و عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي صنفه جماعة منهم ابن معين: كما قال ابن القطان في (كتابه) على ما ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۳۷۷)۔

حَدَّثَنَا فَرْجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعُكْبَرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعُ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عیدین میں تکبیریں کہی جائیں گی، پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہوں گی اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوں گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبدحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم انصاری، ابو معاذ مدنی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۸/۱)۔

1715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اللَّهُمَّ سَمِّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجَهْرٍ فِي الْمَكْتُوباتِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي فَاتِحَةِ الْقُرْآنِ وَيَقْنُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْوُتْرِ وَيُكَبِّرُ فِي ذُبْرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ غَدَاةَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَوْمَ دَفَعَهُ النَّاسُ الْعُظْمَى.

★★ ابو طفیل، حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ آپ فرض نماز میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھا کرتے تھے اور آپ ﷺ فجر کی نماز میں اور وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ ایام تشریق میں عرفہ کے دن کی صبح کی فجر کی نماز کے پہلے سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک جس دن لوگ بڑی تعداد میں روانہ ہوتے ہیں ہر فرض نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

محمد بن قاسم بن زکریا محارب کوفی سودانی ابو عبد اللہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۷۳/۱۵)، ومیزان (۱۳/۳)۔

1716- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي سَيْدُ بْنُ

1715- تقدم انشاء الكلام على الفتوى وقد اختلف فيه على عمرو بن شعير واستطرد المارقطني هنا في سرد الروايات عنه بذلك - قال ابن حجر في (التلخيص) (۹۲/۲): (وفي اساده عمرو بن شعير وهو متروك عن جابر الجعفي وهو ضعيف عن عبد الرحمن بن سابط عنه قال البيهقي: لا ينج به - ومروي عنه من طريق اخرجه مختلفه اخرجه المارقطني مدارقا عليه عن جابر - اختلف عليه فيها في سبع جابر الجعفي - وخرجه الحاكم من وجه آخر عن فطر بن خليفة عن ابي الطفيل عن علي وعمر وقال: هو صحيح وصح من فعل عمرو وعلي وابن عباس وابن مسعود - وفي اساده عبد الرحمن ابن سعد وهو ضعيف وسعيد بن عثمان مجسول وان كان هو الكرزي - فهو ضعيف - ۱۵ -

زَيْدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوباتِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَكَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَكَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرض نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے آپ ﷺ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ ﷺ عرفہ کے دن صبح کی نماز کے بعد تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد اسے ختم کرتے تھے (یعنی ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ثابت بن سلام، ابوقاسم بغدادی بزاز، روى عن دارقطنی وابن شہین وابن جمیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹/۳۸۷-۳۸۸)۔

1717- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ حِينَ يُسَلِّمُ مِنَ الْمَكْتُوباتِ.

☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک پڑھتے رہتے تھے یہ تکبیر آپ اس وقت پڑھتے تھے جب آپ فرض نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن سلام۔ تميمی کوفی نزيل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہ اوہام، وہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۱)۔

1718- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الهمداني حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَقَطَعَ فِي آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن تکبیر کہتے تھے اور یہ عمل ایام تشریق کے آخری دن ختم کرتے تھے۔

1719- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا نَائِلُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ عَنْ حَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ غَدَاةٍ عَرَفَةَ يُقْبَلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ عَلَى مَكَانِكُمْ . وَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ . فَيَكْبَرُ مِنْ غَدَاةٍ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ آيَاتِ الشَّرِيقِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن جب تین نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھنا شروع کیا۔
”اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔“

نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن صبح کے وقت یہ تکبیر پڑھنا شروع کرتے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک اس (ہر نماز کے بعد) پڑھتے رہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نائل بن نجیح، حنفی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: نائل بغدادی، علم حدیث کے ماہر ۱۰۲ھ نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو تاریخ بغداد (۳۳۵/۱۳)۔

1720- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّا نَخُطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ - يَعْنِي لِلْخُطْبَةِ - فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا يُرْوَى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا۔

۱۷۲۰- أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۵۵) باب الجلوس للخطبة عن محمد بن الصباح باسناد - وأخرجه النسائي في التبيين (۱۸۶، ۴) باب التخيير بين الجلوس في الخطبة للعبدين عن محمد بن يحيى بن أيوب - وابن ماجه في الإقامة (۱۲۹۰) باب ما جاء في انتظار الخطبة بعد الصلاة عن نصيب بن عبد الوهاب المروزي وحماد بن رافع البجلي - كسروم عن الفضل بن موسى السبيعي سندا الاسناد - وقال أبو داود: ولعنوا يروى عن عطاء مرسلًا عن النبي صلى الله عليه وسلم - (أ) - وقال النسائي: (لهذا خطأ) والصواب مرسل - (أ) - قال ابن أبي هاشم في (العلل) (۱۸۰/۱) (۵۱۳): (ومثل أبو زرعة عن حميد بن عمار أخرجه الفضل بن موسى السبيعي عن ابن جريج عن عطاء عن عبد الله بن السائب قال: شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد فلما قضى الصلاة قال: (إنا نخطب فمن أحب أن يجلس للخطبة فليجلس ومن أحب فليذهب) - قال أبو زرعة: الصحيح ما حدثنا به إبراهيم بن موسى عن قتاد بن يونس عن ابن جريج عن عطاء عن ابن أبي هاشم عن الفضل بن موسى عن عطاء مرسل - (أ) - وأخرجه البيهقي (۲۸۵/۲) من حديث سفيان عن ابن جريج عن عطاء مرسل - وأخرجه ابن أبي حاتم عن طريق الفضل بن موسى عن عطاء مرسل - (أ) - قال ابن معين: (لهذا خطأ) وإنما هو عن عطاء فقط - وإنما يغلط فيه الفضل يقول: عن عبد الله بن السائب - (أ) - قلت وأخرجه عبد الرزاق (۵۶۷۰) عن ابن جريج أخبرني عطاء قال: بلغني أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: (إذا قضيت الصلاة فمَنْ شَاءَ فَلْيَسْتَنْظِرِ الْخُطْبَةَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَذْهَبْ) - قال: فكان عطاء يقول: (ليس على الناس حضور الخطبة يومئذ) - (أ) - فاجتمع إجماع من يوصلون سفيان وعبد الرزاق على روايته عن ابن جريج عن عطاء مرسل - وخالفهم الفضل فأخرجه موصولاً بعد ذكر عبد الله بن السائب ولفظه في ذلك ابن معين وأبو زرعة وأبو داود والنسائي -

جب آپ ﷺ نے نماز ختم کی تو ارشاد فرمایا:

اب ہم خطبہ دیں گے جو شخص چاہے وہ بیٹھا رہے (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے) اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے۔

امام ابو داؤد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1721- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ

قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بَعْدَ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ اخِرُهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ اخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایام تشریق کی تکبیر قربانی کے دن ظہر کے بعد شروع ہوگی اور ایام تشریق کے آخری دن صبح کی نماز میں اسے آخری مرتبہ پڑھا جائے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن محمد بن عباس، وقیل: عباس بن محمد بن احمد بن اسرائیل، ابو محمد جوہری، ذکر بغدادی انہ کان من جوالین فی

طلب حدیث، ان کا انتقال 349ھ میں بخارا میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۶۰/۱/۲)۔

1722- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

مَعْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ضَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَفْصَعَةَ عَنْ

خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي قُرَّةٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْخَضَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى

صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ اخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يُكَبِّرُونَ فِي الصُّبْحِ وَلَا يُكَبِّرُونَ فِي الظُّهْرِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَالِيٍّ الْهَمْدِيُّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَنَدَرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَلَانٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَبَّرَ بَنَّا عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْضَرٌ فِي الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ مِنْ اخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَكَبَّرَ

فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يُكَبِّرْ فِي الظُّهْرِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۷۲۱- فی اسنادہ عبد اللہ بن نافع و ابو صعب و قد سبقت ترجمتہ۔

۱۷۲۲- المرحوم دارقطنی عن جماعة بامانہ مختلفہ۔ و مدار ذلك كله على محمد بن عبد الوافدي و هو مشرور الحديث و الملاحم فہو

منسود۔ و فی رواية ابی سعید الخدری: اسحاق بن ابی قرة و هو مشرور ايضا۔

بِالْمُحَصَّبِ وَلَا يُكَبِّرَانِ

قَالَ وَحَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا.

قَالَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام) قربانی کے دن ظہر کی نماز کے بعد تکبیر کہنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز تکبیر کہا کرتے تھے یہ لوگ صبح کی نماز میں تکبیر کہتے تھے اور ظہر کی نماز میں نہیں کہتے تھے۔

عبداللہ نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے تو انہوں نے ہمارے سامنے قربانی کے دن ظہر کی نماز سے تکبیر کہنی شروع کی اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز ادا کرے تب انہوں نے تکبیر کہی (ایام تشریق کے آخری دن) انہوں نے صبح کی نماز میں تکبیر کہی تھی ظہر کی نماز میں نہیں کہی۔

عبداللہ نامی راوی حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات واپسی کے دن وادی محصب میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے اور اس کے بعد تکبیر نہیں کہتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایام تشریق میں تمام نمازوں کے بعد تکبیر کہا کرتے تھے وہ تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

روایات حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابی علی لکھی مدنی، روى عن ابن منكر - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۸/۵)۔

2- باب صَلَاةِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْكُعْبَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب 2: نبی اکرم ﷺ کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

4728- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى قَالَ لَا قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالَ هَلْ صَلَّى قَالَ نَعَمْ صَلَّى وَكُنَّيْنِ اسْتَقْبَلَ الْجَدْعَةَ وَجَعَلَ السَّارِيَةَ الثَّانِيَةَ عَنْ يَمِينِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ

باہر تشریف لائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے (خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم ﷺ پھر خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے میں نے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت ادا کی ہیں آپ ﷺ نے درخت کے تنے کی طرف رخ کیا تھا اور دوسرے ستون کو اپنے دائیں طرف رکھا تھا۔

.....

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام طحاوی رحمہ اللہ نے ایک مستقل باب قائم کیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے جائز ہونے کے بارے میں دو مذاہب ہیں۔

بعض فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا ناجائز ہے۔

ان حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے اور آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی تھی لیکن آپ نے وہاں نماز نہیں پڑھی تھی پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے تھے اور ارشاد فرمایا تھا: یہ قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے گی)۔

دوسرے گروہ کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں متعدد روایات پیش

۱۷۲۲- أخرجه البيهقي في سننه (۲۲۹/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة في الكعبة من طريق الدارقطني: به- و حسن السجستاني إسناده (الروض اللخف) كما في نصب الرأية (۲۲۹/۲) وقال: (أخرجه الدارقطني في سننه و هو من فرائده) - الله و في إسناده محمد بن علي (الروض اللخف) قال العافظ في التخریب (۱۸۶/۲): (صحيح سبي - المحقق جذا) - قلت: وإسناده الدارقطني عقبه من رواية ابن أبي سلبك عن ابن عمر نحوه - و شاركه في هذا الوجه عبد الرزاق (۹۰۶۵) والنسائي في المناسك (۲۱۷/۵) باب موضع الصلاة في البيت وللمحدث طرق أخرى عن ابن عمر مرفوعاً نحوه: كالتالي: فأخرجه مالك بن عبد الله بن عمر عن أبيه: أخرجه البخاري في الحج (۲۹۸) باب اغتسل في البيت و مسلم في الحج (۱۲۲۹) باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره و الصلاة فيها و النسائي في الصلاة (۲۶-۲۲/۲) باب الصلاة في الكعبة و البيهقي (۲۲۸-۲۲۷/۲) و ابن حبان (۲۲۰۱) و الدارمي (۵۲/۲) و الطحاوي في المعاني (۲۸۸/۱) أخرجه الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر: أخرجه مالك في الموطأ في الحج (۲۹۸/۱) باب الصلاة في البيت و عنه الشافعي في الام (۹۸/۱) باب الصلاة في الكعبة و من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المبرقة (۱۱۹۶) - و الحديث أخرجه غير الشافعي في الام: به- و من طريق مالك أخرجه البخاري في الصلاة (۵۰۵) باب الصلاة بين السور في غير جماعة و ابو داود في الحج (۲۰۲۲) باب الصلاة في الكعبة و النسائي في القبلة (۶۲/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۲۷-۲۲۶/۲) و البلوي في شرح السنة (۱۱۷) و الطحاوي في الصلاة في الكعبة و النسائي في الصلاة (۲۸۹/۱) و أخرجه عبد الله بن عمر عن نافع نحوه - أخرجه مسلم في الحج (۱۲۲۹) و ابو داود في الحج (۵۰۲۵) و احمد (۵۵۰۲۲/۲) - و أخرجه حسان بن عطية عن نافع نحوه - أخرجه ابن ماجه في المناسك (۲۰۶۲) باب دخول الكعبة و ابن حبان (۲۲۰۲) - و أخرجه اللوزاعي عن نافع نحوه - أخرجه الطحاوي في المعاني (۲۹۰/۱) - و أخرجه مالك الحنفي سمعت ابن عمر نحوه - أخرجه الطيالسي (۱۸۶۷) و عبد الرزاق (۹۰۶۶) و ابن الجعد في مسنده (۱۵۵۶) و من طريق ابن حبان في الصلاة (۲۲۰۰) أخرجه أيضًا احمد في المسند (۸۲۰۶۰۵۰/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۲۸/۲) و الطحاوي في المعاني (۲۹۱/۱) من رواية مالك: به- و أخرجه جيبًا - أما عبد الرزاق - من رواية شعبة عن مالك - و أخرجه عبد الرزاق - من رواية مسمر عن مالك: به- و أخرجه النعمان - مسلم بن اسود بن حنظلة المحاربي - عن ابن عمر نحوه - أخرجه عبد الرزاق (۹۰۷۱) و الطحاوي في المعاني (۲۹۰/۱) و حبان في الصلاة (۲۲۰۵) -

ہیں جن میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی تھی تو انہوں نے یہ بات بتائی: سامنے کی طرف۔

کیونکہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں دو طرح کی روایات منقول ہیں لہذا اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے گا اور اس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

اگر یہاں یہ اعتراض کیا جائے خانہ کعبہ کی تمام عمارت قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کیا جائے گا) اور خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا تو اس کا جواب یہ دیا جائے گا۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے حالانکہ جو بھی شخص خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہوگا اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوگا۔ تو اسی طرح اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھتا ہے اور اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوتا ہے تو وہ قبلہ کی طرف رخ کرنے والا شمار ہوگا۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے یہ قبلہ ہے تو اس سے مراد یہ ہے: جو شخص باہر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا یا شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہوگا تو اس کا رخ اس کی طرف ہونا چاہیے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے اس عمارت کے اندر نماز ادا کرنا سرے سے جائز ہی نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

حنا بلہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت کے اوپر فرض نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس طرح سے کھڑا ہوتا ہے اس کی پشت خانہ کعبہ کے کسی حصے کی طرف نہ ہو یا وہ شخص خانہ کعبہ کے باہر ہو اور سجدہ خانہ کعبہ کے اندر کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اس کی فرض نماز ادا ہو جائے گی۔

نفل نماز اور نذر کی نماز خانہ کعبہ کے اندر اور خانہ کعبہ کی چھت پر ادا کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے چھت کے کنارے پر سجدہ نہ کیا جائے اگر کنارے پر سجدہ کیا گیا تو وہ نماز بھی نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں اپنے شخص کا رخ خانہ کعبہ کی طرف شمار نہیں ہوگا۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر فرض نماز ادا کرنا درست ہے۔ تاہم یہ انتہائی مکروہ ہے مستحب یہ ہے: اگر وقت باقی ہو تو (باہر آ کر) اس نماز کو دہرایا جائے۔ جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو اگر وہ غیر مکروہ نماز ہے تو اسے

شرح معانی الآثار امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1/389

عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ فَصَلَّى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ . ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَامَ فِيهِ يَدْعُو ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ ﷺ نے دوستوں کے درمیان دو رکعت ادا کیں پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

اس کے بعد آپ دوسری مرتبہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے اس کے اندر کھڑے ہو کر دعا مانگی اور باہر تشریف لے آئے (اس مرتبہ آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا نہیں کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابی حرب، ذکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۳۱/۲۴۷) فیمین روی عن یحییٰ بن ابی بکیر۔
○ عبد غفار بن قاسم، ابو مریم انصاری، رافضی، لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۳۷۹)۔

3-باب التَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ وَكُفْرٍ مَنْ تَرَكَهَا وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ فَاعِلِهَا .

باب 3: نماز ترک کرنے کی شدید مذمت، جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر (کا مرتکب ہوتا) ہے

تاہم ایسا کرنے والے کو قتل کرنا منع ہے

1726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ طُعِنَ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِأَحَدٍ أَضَاعَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَتَعَبُ قَطًّا .

★★ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جا چکا تھا انہوں نے عرض کی: امیر المؤمنین نماز کا وقت ہو گیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے لیے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے جو نماز ادا نہ کرے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی حالانکہ اس وقت ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

1727- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

1727- تقدم نفي رجه في باب (جواز الصلاة مع خروج الدم السائل من البدن) -

الْحَسَنُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق، ابو عبد الرحمن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲/۲)۔

○ عمر بن احمد بن علی بن عبد الرحمن، ابو حفص، جوہری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۲۹، ۲۲۸/۱۱)۔

1728- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْإِسْكَافِيُّ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبد اللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن لیث بن محمد بن یزید، ابو بکر جوہری، وثقة بغدادی، و ذکر انہ ان کا انتقال 299ھ یا 297ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۹۶/۳)۔

1729- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی

۱۷۲۷- أخرجه الترمذي في الابحان (۲۶۲۱) باب: ما جاء في ترك الصلاة والنسائي في الصلاة (۲۶۱/۱) باب: الحكم في ترك الصلاة و ابن ماجه في الإقامة (۱۰۷۹) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة و احمد (۲۶۶/۵) و ابن حبان في باب الوعيد على ترك الصلاة (۱۱۵۵) و الحاكم في الابحان (۷۰۶/۱) باب: التشديد في ترك الصلاة و ابن أبي شيبة (۲۶۱/۱) و البيهقي في الكبرى (۲۶۶/۲) من طرق عن الحسن بن رافع بن هذا السار و قال الترمذي (حسن صحيح غريب) قال الحاكم: (صحيح السار) بل يعرف له عدة - ۵۱ - و أخرجه إمام فقه في الرواية الآتية من وجه آخر عن عبد الله بن بريرة - ۵۲ -

۱۷۲۸- أخرجه ابن عدي في الكامل (۲۵/۲) من طريقه الصلاة و قال ابن عدي: و قال ابن حبان في صحيحه (۲۷۵/۱) بروي عن انس بن مالك نسخة موضوعة ما لها اصل يعرفها من ليس الحديث صناعته انما موضوعة - ۵۱ -

فرق) نماز ترک کرتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن علاء بن موسیٰ، ابو عبد اللہ، معروف بالجوز جانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو تاریخ بغداد (۳۰۹/۴، ۹۱۰)۔

1730- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کفر (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے:) شرک اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن سعید بن ہارون، ابو صالح اسمعانی، وثقة بغدادی و ذکرانہ ان کا انتقال 324ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۸۸/۱۰)۔

1731- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الصُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُوَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا وَقَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔“

1732- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى يَتَى هَاشِمٍ حَدَّثَنَا

۱۷۳۹- احمد بن محمد بن قسطنطینی من ثلاث طرق عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر۔ وقد أخرجه أبو داود في السنة (۴۶۷۸) باب: في رد المدحجاء، والترمذي في اللمعان (۲۶۲۰) و ابن ماجه في اللقاة (۱۰۷۸) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة، وابن منده في اللمعان (۲۶۱۸) و البيهقي في شرح السنة (۲۶۱۷) و ابن أبي شيبة (۲۲/۱۱) من طرق عن سفیان بن عيينة بن عمار بن جابر عن ابی الزبیر عن جابر به۔ أخرجه مسلم في اللمعان (۸۲) باب: اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، والدارمي (۲۸۰/۱) و ابن منده (۲۱۷) و البيهقي في الكبرى (۲۶۶/۲) من رواية ابی عاصم عن ابن جريج، اخبرني ابو الزبیر سمعت جابراً و أخرجه النسائي (۲۳۲/۱) من رواية محمد بن عبيدة عن ابن جريج عن ابی الزبیر عن جابر به۔ وقد صرح ابن جريج و ابو الزبیر بالتحديث في الذي قبله، فلا اشكال۔ و تابعهما بعضي: سفیان و ابن جريج۔ على هذا الاسناد أيضاً: موسى بن عقبة عن ابی الزبیر عن جابر به۔ أخرجه احمد (۲۸۹/۲) عن جريج عن ابن ابی الزناد عن موسى بن عقبة به۔ و أخرجه محمد بن كثير القبيدي عن الثوري عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر به۔ أخرجه ابن حبان (۱۵۵۲) و ابن منده (۲۱۹)۔ و أخرجه حريز عن الاعمش به بتابعة الثوري على هذا الوجه۔ أخرجه مسلم (۸۲) و الترمذي في اللمعان (۲۶۱۸) و البيهقي (۲۶۶/۲)۔ و قد مر من طرق عن الاعمش به۔ أخرجه احمد (۲۷۰/۲) و الترمذي (۲۶۱۸) (۲۶۱۹) و ابن أبي شيبة (۲۶۱/۱) و ابن منده (۲۱۹) و الطبراني في المعجم (۱۵/۲) و أخرجه حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر به۔ أخرجه القضاعي في (المسواب) (۲۶۶) و البيهقي (۲۶۶/۲) و الطبراني في المعجم (۱۳۵/۱) من رواية ابی الربيع الزهراني عن حماد بن زيد به۔ وللحديث ثوالف في اسانيد كلامه و قد ذكرها ابو الطيب آبادي في (التعليق المضي)۔

مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُوْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاسْمِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ قَبِينَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ فَقُلْنَا هُوَ هَذَا . فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونَنِي عَنْ رَجُلٍ عَلَى وَجْهِهِ سَفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ . فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ قُلْتَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنِّي وَخَيْرٌ مِنِّي . فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ يَقْتُلِ الرَّجُلَ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا . فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَقْتُلَ رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَخَرَجَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص تھا جس کی عبادت و ریاضت ہمیں بہت پسند تھی ہم نے اس شخص کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہم نے اس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہچان نہیں سکے جب ہم نے اس کا حلیہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی اسے نہیں پہچان سکے ابھی ہم اس شخص کا تذکرہ ہی کر رہے تھے کہ اسی دوران وہ شخص سامنے آ گیا ہم نے عرض کی: یہ وہ شخص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے ایک ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہو جس کے چہرے پر شیطان کا نشان ہے پھر وہ شخص آگے آیا اور ان لوگوں کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے سلام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا تم نے ابھی جب تم اس محفل کے پاس آ کر ٹھہرے ہو یہ سوچا ہے اس وقت ان حاضرین میں کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ فضیلت والا اور مجھ سے بہتر نہیں ہے اس شخص نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے پھر وہ شخص نماز پڑھنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے کون قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی: میں! حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہا تھا حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوچا: سبحان اللہ! کیا میں ایسے شخص کو قتل کروں گا جو نماز ادا کر رہا ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے پھر حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ گئے (اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فرج بن عبد وارث، قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۰)۔

○ محمد بن زبرقان، ابوہام اھوازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ رہنما وہم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۱)۔

○ ہود بن عطاء، یامی عن انس۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یحتمل بہ منکر روایۃ علی قلتھا۔ ان کے مزید

○ مفصل بن یونس جعفی، ابویونس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 178ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۷۲)۔

باب 4: اُس شخص کا تذکرہ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے اور جس کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے

باب ١٧٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْخَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَبِيلُكُمْ بَعْدِي وِلَاةٌ فَلَیْكُمْ الْبَرُّ بِرِّهِ وَالْفَاجِرُ بِفُجُورِهِ فَاسْمَعُوا لَهُمْ وَأَطِيعُوا فِيمَا وَافَقَ الْحَقَّ وَصَلُّوا وَرَاءَهُمْ فَإِنْ أَحْسَنُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہارے اوپر کچھ حکمران مسلط ہوں گے، نیک شخص اپنی نیکی کے ہمراہ تمہارا حکمران ہوگا اور گنہگار اپنے گناہوں کے ہمراہ ہوگا تم ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا، اس چیز کے بارے میں جس میں وہ راہِ حق کی پیروی کریں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہنا، اگر وہ اچھائی کریں گے تو تمہارا اجر ملے گا اور انہیں ان کا اجر ملے گا، اور اگر بُرائی کریں گے تو تمہیں تمہارا اجر ملے گا، انہیں ان کا گناہ ملے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ بن زبیر مدنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۱۷۷)۔

○ عبد الله بن محمد بن يحيى بن مروه بن زبير بن أنس بن مالك بن زيد بن كنانة - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ
1736- أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مَيْمُونٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مُكَرَّمِ بْنِ حَكِيمٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ سَيِّفِ بْنِ مُنِيرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَرْبَعٌ خِصَالٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ أُحَدِّثْكُمْ بِهِنَّ فَاَلْيَوْمَ

أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَرْبَعُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (١٧٢٥-
 ١٧٢٥- أوردته ابن الجوزي في (الوافيات) (١/٤٢٦-٤٢٢) رقم (٧٧٧) أن طريقه المصنف وقال ابن الجوزي: (عبد الله بن محمد بن يحيى)
 قال أبو حاتم الرازي: من روى الحديث - وقال ابن حبان: لا يعل كتيب حديثه - (١) - وذكره ابن عدي في (الكامل) (١٥١/٤-١٥٢) -
 قال: (ولعبد الله بن محمد بن عمرو غير ما ذكرت من الحديث - وأما حديثه عامتها مما لا يتابعه الثقات عليه - ولم أجده من المتقدمين
 في شيء كإلا ما - ولم أجده من ذكره لم رأيت من أحاديثه أنها غير محفوظة لما شرطت في أول الكتاب) - (٢) - قوله: (فإن احسنوا)
 السج قد روي من غير لهذا الوجه بألفاظ أصح من هذا من حديث أبي حمزة وغيره - وحديث أبي حمزة عند البخاري (١٨٧/٢)
 البيهقي (١٢٦/٢-١٢٧) - وورد من حديث عقبة بن عامر أيضاً - أخرجه أبو داود (٥٨٠) وابن ماجه (٩٨٢) والطحاوي (١٠٤)
 غيرهم -

غير قسم -
١٧٣٦ اخرجته اب الجوزي في (الواقعات) (١٢٣/١) من طريق الدارقطني بهذا اللفظ - واخرجه العقيلي (٩٠/٢) من طريق الوليد بن
الفضل - قال العقيلي (عبد الجبار بن مكرم بن حكيم) اسناده مجبول غير معطوف وليس في هذا المتن اسناد ثابت - (اللهو) سلف بط
منسب مجبول كما في (الميزان) - (٢٥٦/٢) ووقع عند العقيلي (منسب بن سلف) و هو الصواب العكس - وللمصنف ثوابه باني تخرجه
عن ابن عمر وغيره -

أَحَدُكُمْ بِهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تُكْفِرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ قِبْلَتِي بِذَنْبٍ وَإِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ وَصَلُّوا خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ وَجَاهِدُوا - أَوْ قَالَ قَاتِلُوا - مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَالرَّابِعَةُ لَا تَقُولُوا فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا فِي عُمَرَ وَلَا فِي عُثْمَانَ وَلَا فِي عَلِيٍّ إِلَّا خَيْرًا قُولُوا (يَلِكُ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ) لَا يَثْبُتُ إِسْنَادُهُ مِنْ بَيْنِ عُبَادٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ضَعْفًا .

☆☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چار خصوصیات ہیں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی لیکن میں نے تمہارے سامنے ان کے بارے میں بیان نہیں کیا آج میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میرے اہل قبلہ میں سے کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز ادا کر لو اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرو۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) قال کرو اور چوتھی بات یہ ہے: ابو بکر صدیق 'عمر عثمان اور علی کے بارے میں صرف اچھی بات بیان کرو اور یہ کہو:

"یہ امت گزر چکی ہے اس نے جو اچھا عمل کیا اس کا اجر انہیں مل جائے گا اور تم جو اچھائیاں کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔"

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن حجاج خراسانی، روى عن مكرم بن حكيم - قال ازدي: متروك الحديث - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۹/۴)۔

○ مكرم بن حكيم شعمي، روى خبرا باطلا، قال زدي: ليس حديثه بشيء - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۰۹/۶)۔

1737 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ بِحَلَبٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلَى مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"ہر وہ شخص جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کر لیا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو۔"

۱۷۳۷ - أخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۱۶۶) رقم (۷۸۲) من طريق الدارقطني - به - وأخرجه أبو نعيم في (تاريخ أصبهان) (۲/۲۷۷) من طريق عثمان بن عبد الرحمن باسناده - قال ابن الجوزي (۱/۱۶۶): (وعثمان قال يحيى: ليس بشيء - كان يكذب - وقال البخاري والنسائي أبو داود: ليس بشيء - وقال الدارقطني: متروك) - أ - وقال ابن الجوزي (۱/۱۶۶): (وعثمان قال يحيى: ليس بشيء - كان يكذب - وقال البخاري والنسائي أبو داود: ليس بشيء - وقال الدارقطني: متروك) - أ -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عمر محمد بن عبد اللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ رویہ جامعہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۰/۲)۔

○ خالد بن اسماعیل مخزومی، مدنی، ابو ولید۔ قال دارقطنی: متروک۔ وقال ابن عدی: کان یضع حدیث علی ثقات۔ وامام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یجوز احتجاج بہ بحال۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۰۶/۲)۔

1738 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلَيَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَلُّوا وَرَاءَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر اس شخص کی نماز جنازہ ادا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کرو جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہو۔

1739 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَفْطُسُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن عطیہ مروزی، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۰/۲)۔

1740 - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ هُوَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ هُوَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَرٍّ كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ

۱۷۳۸ - أخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۱۲۶) رقم (۷۶۶) من طريق الدارقطني به - وأخرجه الخطيب في تاريخه (۱۱/۲۹۲) من رواية أبي الوليد المخزومي بإسناده وهو ضعيف نسبه ابن عدی الى الكذب۔

۱۷۳۹ - أخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۱۲۶) رقم (۷۶۲) من طريق الدارقطني - وفيه (محمد بن الفضل) كذب ابن معين - وأسنده أحمد - وتركه النسائي - والراجح فيه ما أخرجه عمرو بن سويد عن سالم الأفطس عن محمد بن جهور عن ابن عمر به - أخرجه أبو نعیم في (المعجم) (۱۰/۳۲۰) من رواية نصر بن الحر عن الشماع بن مطهر عن سويد به - وأخرجه الدارقطني كما في (تاريخ بغداد) (۱۲/۲۸۶) - وشماع: قال ابن معين: ما أرى به بأساً - وثقه ابن حبان - ضعفه الدارقطني - لكن هذه الطريقة أمثل من الأولى۔

۱۷۴۰ - أخرجه ابن الجوزي في الرأىات (۱۰/۱۲۲) عن الدارقطني بسنن الأسناده - وقال اشعث مجروح - وطلبه له بطون على روايته - وقال الدارقطني: مكحول لم يلق أباه قهريرة - ۵۱۔

عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم پر ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز ادا کرنا لازم ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور تم پر ہر امیر کے ہمراہ جہاد کرنا واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار ہو اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور تم پر ہر مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا لازم ہے جو فوت ہو جاتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حنان۔ کلبی، حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ مغرب، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۵/۲)۔

○ یزید بن یزید بن جابر ازدی، دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فقیہ، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 134ھ میں یا اس سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۲/۲)۔

1741- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْقَنْسَرِيُّ حَدَّثَنَا فَرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَصْلَبَ الدِّينَ الصَّلَاةَ خَلَفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَلَكَ أَجْرُكَ وَالصَّلَاةُ عَلَى كُلِّ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ . لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ يَنْبَغُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دین کی بنیادی تعلیمات میں یہ بات شامل ہے ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کی جائے گی اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کیا جائے تمہیں تمہارا اجر مل جائے گا اور اہل قبلہ میں سے ہر مرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

1742- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنِ مَاهَانَ الدَّبَّاعُ حَدَّثَنَا غَيْثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ الْيَقْظَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَالِيلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تُكْفَرُوا أَهْلَ قِبَلَتِكُمْ وَإِنْ عَمِلُوا بِالْكَبَائِرِ

۱۷۴۱- احمد بن الجوزی فی الوصایا (۷۱۰) من طریق المدرقطنی: یہ و قال ابن الجوزی: القضا حدیث لا یصح - و العارث قال ابن السبکی: کان کذابا - و فرات بن سلیمان: قال ابن حبان: منکر الحدیث جدا یاتی بما لا یشک انه معول (۱) - قلت: و ابو اسحاق القنسرینی: قال الذہبی فی (السیزان) (۴۸۹/۶): معقول: و محمد بن علوان: قال ابو حاتم الرازی: کما فی الصریح و التعمیل (۴۹۱/۶): (معقول) - و قد و لهم ابن الجوزی فی فرات بن سلیمان: و تبعه الزیلعی فی (نصب الرایة) (۲۸/۲): قد کرا قول ابن حبان فی ترجمته - و صوابه (سلیمان) بلا یاء - ترجمہ ابن ابی حاتم فی الصریح (۸۰/۲/۳) و حکى عن ابیه قوله: (لا یأس به) معله الصدوق: صالح الحدیث (۱) - و مقولة ابن حبان: انما لقی فی فرات بن سلیمان: کما فی المجروحین لابن حبان (۲۰۷/۲): فہذا ما و لهم فیہ ابن الجوزی و تبعه الزیلعی -

وَصَلُّوْا مَعَ كُلِّ اِمَامٍ وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ وَصَلُّوْا عَلٰی كُلِّ مَيِّتٍ - اَبُو سَعِيْدٍ مَجْهُوْلٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اپنے اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرو، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیا کرو اور ہر امیر

کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو اور ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرو۔

اس روایت کا راوی ابو سعید مجہول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد بن ماہان دباغ، فارسی اصل، سمع من علی بن عثمان لاحق، عیسیٰ بن ابراہیم برکی، علی بن مدینی، محمد بن

عقبہ سدوسی۔ روی عنہ حمزہ بن محمد دھقان، وابو سہل بن زیاد قطن، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بالقوی۔ ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۷۳)، ومیزان (۶/۱۲۳)۔

○ عقبہ بن یقطان راسی ابو عمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابو حارۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از

حافظ ابن حجر عسقلانی (۵/۲)۔

○ ابو سعید شامی، عن مکحول، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۲۸)۔

1743- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَابِقٍ أَنَّ

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی كُلِّ مَيِّتٍ مِّنْ أَهْلِ الْقَبْلَةِ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اہل قبلہ میں سے ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرو۔“

1744- وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۴۲- اخرجہ ابن الجوزی فی (الواقعات) (۱/۶۲۲-۶۲۳) من طریق الدارقطني: به۔ وقال ابن الجوزی: (عقبہ بن یقطان: قال علی بن

العسین بن الجندی: لا یساوی ثبوتاً۔ وفيه العارث بن نبهان: قال يحيى: ليس بشيء۔ وقال النسائي: مشرور۔ وقال ابن هبان: لا يخرجه

به۔ و أبو سعيد: قال الدارقطني: مجبول (۱)۔ والحدیث اخرجہ ابن ماجه (۱/۱۸۸) كتاب الجنائز: باب فی الصلاة علی اهل القبلة

الحدیث (۱۰۲۵) من طریق مسلم بن ابراهيم ثنا العارث بن نبهان: به مختصراً۔ قال أبو صوري فی الزوائد (۱/۱۹۷): (هذا الحديث

ضعيف: أبو سعيد لهذا هو الصواب و اسه: محمد بن سعيد و عقبه بن یقطان و العارث بن نبهان كلهم ضعفاء)۔

۱۷۴۳- اخرجہ ابن الجوزی فی الملل المتنافية (۱/۶۲۲) رقم (۷۱۹) وفي التمهيد (۱/۶۷۵) من طریق الدارقطني: به۔ و اخرجہ ابو داود

فی الجہاد: باب الفزومع اسه الجوزی و من طريقه البيهقي في الكبرى (۲/۱۲۱) وفي المعرفة (۱/۵۹۱۹) من رواية احمد بن صالح: حدثنا

وقتب باسناده وقال البيهقي في المعرفة: (سناده صحيح) الا ان فيه إرسالاً بين مكحول و أبي هريرة (۱)۔ قلت: و اخرجہ ابن الجوزی

ابطحاً فی (الواقعات) (۱/۶۱۹-۶۱۸) و اعله ابن الجوزی بالذال رجال بين مكحول و أبي هريرة۔ و تميم علی الاطلاق بذلك: المتناهي

ابن التركماني و غيرهما۔

وَهَبِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَصَلُّوا عَلَى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ . مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَنْ دُونَهُ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کر لو ہر نیک اور گناہ گار کی نماز جنازہ ادا کرو ہر نیک اور گناہ گار کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو۔ مکحول نامی راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے اور اس کے علاوہ راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن بکر ابوروق ہزانی، عن فلاس وعدہ۔ قال ذہبی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۲۷۷)، ولسان (۱/۳۶۲)۔

1745- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَلَاثٌ مِنَ الشُّبَّةِ الْمَصْفُ خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ لَكَ صَلَاحُكَ وَعَلَيْهِ ائِمَّةٌ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ لَكَ جِهَادُكَ وَعَلَيْهِ شُرَّةٌ وَالْقِتْلَةُ عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَإِنْ كَانَ قَاتِلَ نَفْسِهِ . عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں سنت ہیں: ہر امام کے پیچھے صف بنا کر (باجماعت نماز ادا کرنا) تمہیں تمہاری نماز کا ثواب مل جائے گا اور اس کے گناہ کا بوجھ اس کے ذمے ہوگا اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لینا، تمہیں تمہارے بہاد کا ثواب ملے گا اور اس کا شر اس کے ذمے ہوگا اور اہل توحید میں سے ہر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرنا اگرچہ اس نے خودکشی کی ہو۔ اس روایت کا راوی عمر بن صبح متروک ہے۔

5-باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَأَقْسَامِهَا .

باب 5: نماز خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام

1746- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ السَّرِيِّ الْغَنَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ . فَقَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ السَّرِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

۱۷۴۵- أخرجه ابن الجوزي في (الواقيات) (۱/۴۹-۵۰) عن طريق المصنف به- وفي المطبعة مصر بن صحيح كنفه اللخري: هذا ما ابن حبان بوضع الحديث وتركه الدرر قطني وغيره-

ایک مرتبہ ذی قرد میں۔

نبی اکرم ﷺ نے چوبیس مرتبہ نماز خوف ادا کی ہے اور آپ ﷺ کے نماز ادا کرنے کے طریقے کی تفصیل احادیث میں مذکور ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ ”اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے نماز خوف ادا کی جائیگی۔ حضرت علیؓ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ نے نماز خوف ادا کی ہے۔

جمہور کے نزدیک اور مشہور قول کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی سفر اور حضر دونوں صورتوں میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے شیخ ابن ماجہون اس بات کے قائل ہیں: نماز خوف صرف سفر کے دوران ادا کی جاسکتی ہے۔ امام ابو یوسفؒ اس بات کے قائل ہیں: نماز خوف کا حکم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں جائز تھی، کیونکہ قرآن میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں: ”جب تم ان میں موجود ہو۔“

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ کے ساتھ مختص ہونے کی حکمت یہ ہے: ہر گروہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا ثواب حاصل کر لے۔ اس کی وجہ یہ ہے: صحابہ کرام آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے خواہ لے۔ بہت حریص تھے۔ اب نبی اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد اس نوعیت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہے تو ہر گروہ ایک ہی امام کے پیچھے پوری نماز ادا کر سکتا ہے اس لیے نماز خوف ادا کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہوگی جس میں چلنا پھرنا پڑے اور نماز کے دوران آنا جانا پڑے جو اپنی اصل کے اعتبار سے نماز کے حکم کے خلاف ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد ایک امام کے پیچھے نماز خوف ادا نہیں کی گئی بلکہ دو اماموں کے پیچھے ادا کی جاتی رہی ہے ایک امام ایک گروہ کو دو رکعات پڑھا دیا کرتا تھا دوسرا امام دوسرے گروہ کو دو رکعت پڑھا دیا کرتا تھا۔ جو گروہ نماز نہیں پڑھ رہا تھا وہ دشمن کے مقابلے میں نگرانی کرتا تھا اور اس پر نظر رکھتا تھا۔

لیکن اس استدلال کو اس بناء پر رد کر دیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد صحابہ کرام نے بھی نماز خوف ادا کی ہے اور وہ اس بات سے زیادہ اچھی طرح سے واقف تھے کہ کون سا شرعی حکم ختم ہو گیا ہے اور کون سا ابھی باقی ہے۔ اس حکم کو باقی رکھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے: اسلام یہ چاہتا ہے لوگ ایک ہی جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں تاکہ ان کے

بیان باہمی ربط اور تعلق مضبوط ہو مستحکم ہو اور ہمیشہ موجود رہے یہاں تک کہ انتہائی خوف سختی اور بحران کے دوران بھی ان کے بیان اس باہمی تعلق کے اندر کوئی رخ نہ واقع نہیں ہونا چاہیے۔

خوف کا اثر نماز کے طریقے پر پڑتا ہے نماز کی رکعات پر نہیں پڑتا ہے اور خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کم نہیں ہوں گی اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

نماز خوف کا سبب اور اس کی شرائط علامہ ابن عابدین نے اس بات کی تصریح کی ہے نماز خوف کا بنیادی سبب دشمن کے حملے کا خوف ہے لہذا نماز خوف کے لیے دشمن کی موجودگی شرط ہوگی یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح مسافر کے لیے سفر کی مشقت (سفر کا) سبب ہوتی ہے اور شرعی سفر کا وجود اس کے لیے شرط ہے۔ اسی طرح خوف سے مراد دشمن کی موجودگی ہوگی اور یہ حقیقی خوف مراد نہیں ہوگا کیونکہ دشمن کی موجودگی کو خوف کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

نماز خوف کا تعلق صرف لڑائی سے نہیں ہے بلکہ ہر طرح کے خوف میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہوگا جیسے سیلاب آگ درندے خوفناک جانور چور یا سانپ وغیرہ سے بھاگتے ہوئے انسان کو کوئی جائے پناہ نہ مل رہی ہو تو ایسی صورت میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہوگا۔

نماز خوف کے لیے درج ذیل شرائط بیان کی گئی ہیں۔

لڑائی مباح ہونی چاہیے یعنی اس لڑائی کی اجازت ہونی چاہیے خواہ وہ واجب ہو جیسے حربی کفار کے خلاف جنگ کی جارہی ہو یا ایسے باغیوں اور ڈاکوؤں اور لٹیروں کے خلاف جنگ کی جارہی ہو جو خون بہاتے ہوں عزتیں لوٹ لیتے ہوں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔“

یا وہ لڑائی جائز ہو مثلاً ان لوگوں کے خلاف ہو جو مسلمانوں کے اموال چھیننا چاہتے ہوں۔

باغیوں کا اور کسی گناہ کا سفر کرتے ہوئے نماز خوف ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نماز خوف رحمت تخفیف اور رخصت ہے یہ چیز گناہ کی حالت میں دستیاب نہیں ہو سکتی یعنی حرام اور ممنوع لڑائی کے دوران نماز خوف ادا کرنا درست نہیں ہوگا یعنی جو لوگ اہل عدل کے ساتھ لڑائی کر رہے ہوں یا لوگوں سے ان کے اموال چھیننے کے لیے لڑ رہے ہوں انہیں نماز خوف ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اگر کوئی دشمن یا درندہ موجود ہو یا ڈوب جانے کا اندیشہ ہو یا جل جانے کا اندیشہ ہو تو جس شخص کو دشمن کا یا کسی دوسرے خوف کا اندیشہ ہو تو خواہ وہ جانور کا خوف ہو یا مال ضائع ہو جانے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں جمہور کے نزدیک اور مشہور کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی انسان کے لیے سفر اور حضر کے دوران سمندر پر یا خشکی پر لڑائی میں یا کسی بھی حالت میں جب کہ خوف موجود ہو تو نماز خوف ادا کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور انہیں نماز پڑھانا چاہو۔“

یہ حکم عام ہے اور ہر حالت کے لیے ہے۔

اگر کوئی بڑی جماعت نظر آتی ہے جسے دشمن سمجھا جاتا ہے تو اس کی وجہ سے نماز خوف ادا کر لیتے ہیں اور بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ دشمن تھے تو نماز درست ہوگی لیکن اگر یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ دشمن نہیں تھے تو اب نماز خوف درست نہیں ہوگی۔

اگر کسی خوف کے بغیر نماز خوف ادا کر لی تو یہ درست نہیں ہوگا اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز خوف کے دوران امن کی حالت دستیاب ہو جاتی ہے تو حالت امن کی نماز مکمل کی جائے گی اور اگر امن کی حالت کی نماز کے دوران خوف شدید ہو جاتا ہے تو نماز خوف ادا کی جائے گی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: جب امان سامنے آ جائے تو امن کی حالت والی نماز ادا کی جائے گی۔
حضر میں نماز خوف مکمل ادا کی جائے گی جبکہ سفر کے دوران چار رکعات والی دو رکعات پڑھی جائیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے: خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کی تعداد متاثر نہیں ہوتی ہے وہ سفر جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہوتا ہے اس میں امام ہر ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا جبکہ ”مفسر“ کے دوران ہر گروہ کو دو دو رکعات پڑھائے گا۔

خوف کی حالت میں نماز ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا دو نکات پر اتفاق پایا جاتا ہے:
(۱) اہل ایمان کے لیے یہ بات جائز ہے وہ دو الگ الگ اماموں کی اقتداء میں نماز ادا کرے ان میں سے ہر ایک گروہ اپنے امام کی اقتداء میں نماز پڑھے۔

(۲) اگر خوف زیادہ شدید ہو اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مشکل ہو تو سب لوگ سوار یا پیدل جس حالت میں بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں اپنے مورچوں میں ہوں یا خندقوں میں ہوں الگ الگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ رکوع اور سجدے کی جگہ اشارہ کریں گے اور ان کا رخ جس طرف بھی ہوگا خواہ قبلہ کی طرف ہو یا کسی اور طرف ان کی نماز درست ہوگی۔
البتہ اگر ان کے لیے یہ بات ممکن ہو تو نماز کے آغاز میں قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریرہ کہیں ورنہ جس طرف بھی ان کا رخ ہو اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیں کیونکہ یہ مجبوری کی حالت ہے جس میں ارکان اور قبلہ کی طرف رخ کرنے کی شرط باقی نہیں رہتی ہے۔

اگر تمام لشکر ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو اس طرح سے نماز ادا کرنی چاہیے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی ہے اور احادیث میں اس کے مختلف طریقے منقول ہیں جن میں سے کچھ روایات صحیح مسلم سے منقول ہیں کچھ روایات سنن ابوداؤد میں ہیں کچھ روایات ابن حبان میں ہیں۔

ان میں نو طریقے ہیں ہر دفعہ نبی اکرم ﷺ نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جو نماز کے لیے زیادہ مناسب تھا اور دشمن پر نگاہ رکھنے کے حوالے سے بھی زیادہ بہتر تھا۔

ان میں سے سات طریقے زیادہ مشہور ہیں جمہور نے ان میں سے موزوں اور صحیح طور پر منقول طریقے کو اختیار کیا ہے جبکہ بعض نے ان تمام طریقوں کو جائز قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس بارے میں حضرت سہل بن عبداللہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے جو درج ہے:
پہلا طریقہ

عسکان کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز خوف ادا کرنا اگر دشمن قبلہ کی سمت موجود ہو تو شوافع اور حنابلہ نے اس روایت پر

اعتقاد کیا ہے لوگ امام کے پیچھے دو یا ایک سے زیادہ صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے اور امام ان سب کو ایک رکعت پڑھائے گا اور جب سجدہ کرے گا تو پہلی صف امام کے ساتھ سجدے میں اٹھ جائے گی اور پیچھے والی صف کھڑے ہو کر نگرانی کرتی رہے گی۔ جب وہ لوگ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں گے تو پچھلی صف والے سجدہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ دوسری رکعت میں جو صف پہلی رکعت کے سجدے کے دوران نگرانی کرتی رہی تھی امام کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جائے گی اور پہلی صف کے نمازی نگرانی کرتے رہیں گے۔ جب امام تشہد کے لیے بیٹھ جائے گا تو پہلی صف کے نمازی سجدہ کر کے پھر ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے پھر امام ان سب کے ساتھ ایک ہی مرتبہ سلام پھیر دے گا۔

یہ قصر نماز تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کی حالت میں تھے۔ اس طرح نماز پڑھنے کے لیے فقہاء کے نزدیک یہ بات شرط ہے مسلمانوں کو پیچھے کی طرف سے حملے کا اندیشہ نہ ہو اور کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہوتا چاہیے جو مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو اور مسلمانوں کی تعداد اتنی ہونی چاہیے کہ دو گروہوں میں تقسیم کیا جاسکے یعنی ہر گروہ میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر گروہ کے لیے جمع کا لفظ استعمال کیا ہے اور جمع کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے۔ اگر مسلمانوں کو پیچھے کی جانب سے حملے کا اندیشہ ہوتا ہے یا ایسی صورت میں نماز ادا کرنے سے کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے یا ان کی تعداد چھ سے کم ہوتی ہے تو پھر وہ کسی دوسرے طریقے کے مطابق نماز ادا کریں گے۔

غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

اگر دشمن قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت میں موجود ہو تو شوافع کے نزدیک مستحسن طریقہ یہ ہے جبکہ مالکیوں کے مشہور مذہب کے مطابق مطلق طور پر نماز خوف ادا کرنے کا یہی طریقہ سب سے بہتر ہے خواہ دشمن قبلہ کی سمت ہو یا کسی اور طرف ہو۔ وہ طریقہ یہ ہے: امام اپنی فوج کے افراد کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گا ایک حصہ نماز میں شریک ہو جائے گا اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابل کھڑا رہے گا۔ امام پہلے گروہ کو اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھائے گا اگر وہ دو رکعت والی نماز تھی تو ایک رکعت اگر تین یا چار رکعات والی نماز تھی تو دو رکعات پڑھائے گا پھر ہر گروہ اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر کے دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا اور دوسرا گروہ آ کر امام کی اقتداء میں دو رکعات والی نماز میں دوسری اور چار رکعات والی نماز میں دوسری دو اور مغرب کی نماز میں تیسری رکعت ادا کرے گا۔ پھر امام سلام پھیر دے گا پھر یہ گروہ سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورت پڑھ کر اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے گا۔

مالکیہ کے نزدیک امام کے سلام پھیرنے کے بعد جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک امام تشہد میں ان کا انتظار کرے گا اور پھر ان کے ساتھ سلام پھیرے گا جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے امام جب دوسری رکعت کے دوران دوسرے گروہ کا انتظار کرے گا تو اس دوران سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھے گا۔

اسی طرح تشہد کے دوران ان کے انتظار میں امام دوبارہ تشہد پڑھے گا یا دعا کو لبھا کر دے گا۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان سے پہلے امام سلام نہیں پھیرے گا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”پھر دوسرے گروہ کو آ جانا چاہیے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی وہ تمہاری اقتداء میں نماز ادا کریں۔“

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے ان لوگوں کی پوری نماز امام کے ساتھ ہوگی اور دونوں گروہوں میں توازن بھی اسی طرح قائم ہو سکتا ہے پہلا گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو جائے اور دوسرا گروہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے میں شریک ہو جائے۔

تیسرا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت

احناف نے اس طریقے کو اختیار کیا ہے وہ طریقہ یہ ہے: لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے گا دوسرا امام کے پیچھے آ جائے گا۔ امام اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا۔ جمہور کے نزدیک یہ گروہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر کے دشمن کے سامنے چلا جائے گا جبکہ احناف کے نزدیک نماز مکمل کیے بغیر یہ دشمن کے مقابلے چلے جائیں گے دوسرا گروہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت اور سجدے میں شریک ہو جائے گا۔ امام اکیلا ہی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے گا اور یہ گروہ احناف کے نزدیک سلام پھیرے بغیر چل کر دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔ ان کی حیثیت ”مبسوق“ شخص کی مانند ہوگی۔

جمہور کے نزدیک یہ گروہ سورۃ فاتحہ اور کسی سورت کی تلاوت کے ساتھ اپنی باقی نماز کو مکمل کر کے دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: پہلا گروہ اپنی جگہ پر آ جائے گا یا جہاں وہ ہیں وہیں پر اپنی نماز مکمل کرے گا تاکہ اسے زیادہ چلنا نہ پڑے لیکن وہ اس رکعت میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھیں گے کیونکہ ان کی حیثیت لاحق کی ہے پھر وہ تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیں گے اور دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے پھر دوسرا گروہ آئے گا تو وہ سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک اور سورت پڑھ کر اپنی نماز کو مکمل کر لے گا کیونکہ یہ لوگ شروع سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے اسی لیے ان کا حکم ”مبسوق“ شخص کا ہوگا۔

امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد اشہب نے اس حوالے سے احناف کے موقف کی تائید کی ہے۔

اگر امام مقیم ہوتا ہے تو وہ چار رکعت والی نماز میں پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھائے گا اور پھر دوسرے گروہ کو آخری دو رکعت پڑھائے گا تاکہ دونوں میں یکسانیت ہو جائے۔

چاروں فقہی مذاہب کے نزدیک مغرب کی نماز میں پہلے گروہ کو پہلی دو رکعت پڑھائے گا دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا کیونکہ جب برابری کا کوئی طریقہ باقی نہ رہے تو پہلے گروہ کو ترجیح حاصل ہوگی دوسرے گروہ کو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

نجر کی نماز میں امام دونوں گروہوں کو ایک ایک رکعت پڑھائے گا۔

چوتھا طریقہ: ”بطن نخل“ میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اگر دشمن قبلے کے علاوہ کسی اور سمت میں ہو تو غزوہ ذات الرقاع کی نماز کے بعد شوافع کے نزدیک یہ طریقہ زیادہ قابل اعتماد ہوگا اور وہ طریقہ یہ ہوگا کہ امام دونوں مرتبہ ہر گروہ کو الگ الگ پوری نماز پڑھائے اور پھر سلام پھیر دے۔ یہ طریقہ عمدہ ہے اس میں کوئی دقت بھی نہیں ہے کسی گروہ کو امام سے الگ بھی نہیں ہونا پڑے گا نہ اس نماز کا طریقہ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

اس میں صرف اس بات کی صورت پائی جاتی ہے امام کی دوسری نماز نفل ہوگی اور اس نفل نماز میں وہ فرض نماز ادا کرنے والوں کی امامت کر رہا ہوگا اور ایسا کرنا بالاتفاق جائز ہے۔
البتہ حنابلہ اور احناف کے نزدیک نماز خوف میں ایسا کرنا جائز ہے باقی نمازوں میں ایسا کرنا ممنوع ہے (یعنی نفل ادا کرنے والا فرض ادا کرنے والے کی امامت نہیں کر سکتا)۔

پانچواں طریقہ: غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز کا طریقہ

اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز میں پوری چار رکعت پڑھائے گا جو امام کے حوالے سے پوری نماز ہوگی جبکہ ہر گروہ قصر نماز کے طور پر دو دو رکعت ادا کر لے گا۔ گویا امام کی چار رکعت پوری ہوں گی اور ہر گروہ نے یعنی مقتدیوں نے دو دو رکعت ادا کی ہوں گی۔

چھٹا طریقہ: ذی قرد کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت حذیفہؓ حضرت زید بن ثابتؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے۔

تاہم اکثر فقہاء نے اس روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے منقول یہ روایت ثابت نہیں کیونکہ خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات میں کمی نہیں ہوتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ اس بارے میں مستند احادیث منقول ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز کو قصر کے طور پر دو رکعت ادا کرے گا ہر گروہ امام کے پیچھے ایک ایک رکعت ادا کر لے گا اور دوسری رکعت کو چھوڑ دے گا اسے قضاء نہیں کرے گا۔

ساتواں طریقہ: غزوہ نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں (طریقہ یہ ہے کہ) امام کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا اور دوسرا گروہ قبلہ کی طرف پشت کر کے دشمن کے سامنے کھڑا رہے گا دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہیں گے ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد دشمن کے مقابل چلا جائے گا پھر دوسرا گروہ آ کر پہلے ایک رکعت ادا کرے گا امام

دوران کھڑا رہے گا ہر امام ان لوگوں کو دوسری رکعت پڑھائے گا پھر جو گروہ دشمن کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا وہ آ جائے گا اور وہ اپنی ایک رکعت کو مکمل کرے گا اسی دوران امام بیٹھا رہے گا پھر وہ سب لوگ امام کے ساتھ سلام پھیریں گے یعنی دونوں گروہ اپنی نماز کا آغاز اور اختتام امام کے ساتھ ہی کریں گے۔

1747- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ أَنَا مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَخَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ يُكَبِّرُونَ وَلَكِنْ يَخْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے لوگ آپ ﷺ کی اقتداء میں کھڑے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو وہ لوگ بھی سجدے میں گئے پھر نبی اکرم ﷺ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے جنہوں نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا تھا اور وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے پھر دوسرا گروہ آیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی سب لوگ نماز میں تکبیر کہہ رہے تھے لیکن اس کے ساتھ وہ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کر رہے تھے۔

1748- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ لِيَمْشِقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

1749- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زُبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1750- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَزْمٍ السُّطَعِيُّ وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَاهِلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ

مجمع الاسماء والاداء: ذاكروہید زحلی صفحہ 577/2

۱۷- أخرجه البخاري في الخوف (۹۴۴) باب: يخرس بعضهم بعضا في صلاة الخوف والناس في صلاة الخوف (۱۶۹/۲ - ۱۷۰) و
 ۱۸- أخرجه البخاري في الخوف (۲۸۸۰) في صلاة الخوف و البيهقي في الكبرى (۲۵۸/۲) من طريق محمد بن حرب بسند الإسناد -
 ۱۹- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۵۸/۲) من طريق الماروقني - ۲۰ - وأخرجه احمد (۲۶۵/۱) و البيهقي (۲۵۸/۲) من طريق
 غريب بن ابراهيم بن سعد حدثنا ابي عن ابن ابي عمير حدثني داود بن الحصين: مرسل عمرو بن عثمان عن عكرمة عن ابن عباس: -

السُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَلَاةِ الْخَوْفِ لِقَامِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَرَكَعَنَا جَمِيعًا الصَّفَّانِ كِلَاهُمَا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَحْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ وَقَامَ خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا فَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الَّذِي يَلِيهِ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَرَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا وَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَحْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا قَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز خوف ادا کرنے کا حکم دیا، نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے، ہم آپ ﷺ کی اقتداء میں دو صفوں میں کھڑے ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں گئے، ہم بھی سب لوگ دونوں صفیں رکوع میں چلے گئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے، تو وہ صف سجدے میں چلے گئی، جو نبی اکرم ﷺ کے قریب تھی اور دوسرے لوگ اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے، جب نبی اکرم ﷺ سجدے سے فارغ ہوئے تو پیچھے والی صف سجدے میں گئی، انہوں نے دو سجدے کیے، پھر یہ لوگ کھڑے ہو گئے، پھر وہ صف پیچھے ہٹ گئی، جو نبی اکرم ﷺ کے پاس تھی اور پیچھے والی صف آگے آ گئی، نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو یہ سب لوگ بھی رکوع میں گئے، نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو جو نبی اکرم ﷺ کے قریب صف تھی وہ لوگ سجدے میں چلے گئے اور دوسرے لوگ کھڑے ہوئے، اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے، پھر جب نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے تو پیچھے والی صف سجدے میں چلی گئی، ان لوگوں نے سجدہ کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ بن زکریا، ابو فضل باحلی..... حدیث عن ابی داود طیالسی، ومول بن اسماعیل، و یحییٰ بن سعید قطان، و حجار بن منہال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ بن نصر بن بحیر قاضی، و قاضی محالی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔
 کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۴۵۸)۔

1751- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

١٧٥١- حدثنا الحسين بن إسماعيل حدثنا الحسن بن علي بن زكريا
 ١٧٥١- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (٤٢٤١) ومن طريق عبد الرزاق أخرجه مسلم في صلاة الخوف (١٨٢٩) وأحمد (١٨٧/٢)
 البيهقي (٢٦٠/٢) وأخرجه يزيد بن زريع عن معمر بن راشد- أخرجه البخاري في المغازي (٤١٣٢) باب: غزوة ذات الرقاع، والترمذي
 الصلاة (٥٦٤) باب: ما جاء في صلاة الخوف والنسائي في صلاة الخوف (١٧١/٢) وأبو داود في الصلاة (١٩٤٢) باب: من قال (يحيى
 بكل طائفة - كعة - ثم مسلم - فيقوم كل صف - فبصلون لله فحسبهم - والبيهقي (٢٦٠/٢) والبخاري في (شرح السنة) (١٠٩٢)- وأخرجه
 الأعللى عن معمر بن راشد- أخرجه ابن خزيمة (١٢٥٤)- وأخرجه شعيب بن أبي حمزة عن الزهري بإسناده- أخرجه البخاري في الخوف
 (٩٤٢) وفي المغازي (٤١٣٢) والترمذي (٢٥٨-٢٥٧/١) والنسائي (١٧١/٢) والبيهقي (١٢٠/٢) والحاوي في المغازي (٢٦٢/١)- وأخرجه
 مسلم عن الزهري بإسناده- أخرجه مسلم (١٨٢٩) والحاوي في المغازي (٢٦٢/١)- وأخرجه مالك الحنفي عن ابن عمر بن عمرو- أخرجه
 ابن خزيمة (١٢٤٩) والبيهقي (٢٦٢/٢)-

الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاكِفَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا لِقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ صَلَّى هَذِهِ رَكْعَةً وَهَذِهِ رَكْعَةً.

تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَالتَّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. ★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑا رہا پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور دوسرے والے لوگ آگے آ گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر انہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی اور انہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی۔

1752- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ لِقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هَذِهِ إِلَى مُصَافٍ هَذِهِ وَجَاءَ هَذِهِ إِلَى مُصَافٍ هَذِهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسی جنگ کے دوران نماز خوف پڑھائی تو ایک گروہ آپ کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ نبی اکرم ﷺ اور دشمن کے درمیان کھڑا رہا نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ پر آ گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت بعد میں ادا کر لی۔

1753- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهَرَ فَقَالُوا قَدْ كَانُوا عَلَى حَالٍ لَوْ أَصَبْنَا غَرَّتْهُمْ ثُمَّ قَالُوا تَأْتِي عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلَاةٌ هِيَ

1752- أخرجه البيهقي (٢٦٠/٢) والطحاوي في المعاني (٢٦٢/١) من رواية قبصة بن عتبة عن سفیان الثوري به - وتابعه يحيى بن آدم عن الثوري به - أخرجه مسلم في المسافر (٨٢٩) باب صلاة الخوف والنسائي في صلاة الخوف (١٧٢/٢) وابن أبي شيبة (٤٦٤/٢) والبيهقي (٢٦١-٢٦٠/٢) سواء أخرجه ابن ماجه في اللقمة (١٢٥٨) باب ما جاء في صلاة الخوف وابن حبان في الصلاة (٢٨٨٧) باب: صلاة الخوف من طريق محمد بن الصباح أخبرنا حماد بن عبد الحميد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به

1753- أخرجه الطحاوي في المعاني (٢٦٨/١) وابن حبان في الصلاة (٢٨٧٥) باب: صلاة الخوف وأحمد (٦٠٥٩/٤) من طريق سفیان به - وانظر الحديث التالي -

أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. قَالَ فَتَزَلْ جِبْرِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) قَالَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخَذُوا السِّلَاحَ فَصَفَّاهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ - قَالَ - ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا - قَالَ - ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا - قَالَ - ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ - قَالَ - وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَخْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَقَامُوا جَلَسَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا فِي مَكَانِهِمْ - قَالَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ فِي مُصَافٍ هَؤُلَاءِ وَجَاءَ هَؤُلَاءِ إِلَى مُصَافٍ هَؤُلَاءِ - قَالَ - ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَخْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ الْآخَرُونَ سَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ - قَالَ - فَصَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بَعُثْفَانَ وَمَرَّةً فِي أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ.

☆☆ حضرت ابو عیاش زرقی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس عسکان کے مقام پر موجود تھے۔ مشرکین ہمارے سامنے آئے ان کے امیر خالد بن ولید تھے۔ وہ مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی ان مشرکین نے کہا: یہ اس وقت ایسی حالت میں ہیں اگر ہم ان لوگوں پر ان کی غفلت کی حالت میں حملہ کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں کی نماز کا وقت ہو گیا ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور ان کی اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہے تو حضرت جبرائیل ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

”اور جب تم ان کے درمیان موجود ہو تو انہیں نماز پڑھاؤ۔“

جب نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت لوگوں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے، ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں دو صفیں قائم کر لیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ہم سب بھی رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو ہم سب نے بھی سر اٹھا لیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سمیت وہ صف سجدے میں چلی گئی جو آپ کے قریب موجود تھی جبکہ دوسری صف کے لوگ کھڑے رہ کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ جب ان پہلی صف والوں نے سجدہ کر لیا اور پھر کھڑے ہوئے تو پیچھے کی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے۔ پھر پیچھے کی صف والے آگے کی صف والوں کی جگہ آگئے اور آگے والے پیچھے والوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ان کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو سب لوگوں نے سر اٹھایا پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے قریب موجود تھی۔ دوسری صف والے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ پھر جب وہ لوگ بیٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دو مرتبہ نماز پڑھائی۔ ایک مرتبہ عسکان میں اور ایک مرتبہ بنو سلیم کے علاقے میں۔

1754 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ وَحْدَانَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرْقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ . صَحِيحٌ .
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1755- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ السَّرَّاجُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ مُحَاصِرًا بَنِي مُحَارِبٍ بَنِي نُوْدَى فِي النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَجَعَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةٌ مُقْبِلَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ يَتَحَدَّثُونَ وَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ إِخْوَانِهِمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكَعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَانِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نخل کے مقام پر بنو محارب کا محاصرہ کر لیا۔ پھر لوگوں میں اعلان ہوا کہ نماز ہونے لگی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصے کا رخ دشمن کی طرف تھا یہ لوگ آپس میں بات چیت بھی کر رہے تھے۔ دوسرے گروہ کو نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر لیا۔ وہ لوگ اٹھے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں۔ یوں نبی اکرم ﷺ کی چار رکعات ہوئیں اور ہر گروہ نے دو رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود بن منذر بن ثمامہ، ابوبکر سراج اطروش۔ حدیث عن ابی ہشام رفاعی، وزیاد بن ایوب، و محمد بن عمرو بن ابی مذکور، و ابی اشعث احمد بن مقدم، و علی بن مسلم طوسی۔ روى عنه قاضی جراحى، و ابو حفص بن شاہین، و یوسف بن عمر قواس، و قد ذکر ابابکر سراج فی جملة شیوخ ثقات۔ و روى عنه ایضاً ابوقاسم صیدلانی، و عبد اللہ بن صفار۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

1756- أخرجه ابو داود فی الصلوة (۱۲۳۶) بابہ صلاۃ الخوف و العاکم فی السنن (۲۳۷/۱-۲۳۸) و البیہقی فی الکبری (۲۵۶/۲-۲۵۷) و ابن حبان (۲۸۷۶) و البیہقی فی (شرح السنۃ) (۱۱۹۶) و الطبری (۱۱۹۲۲) من طریق جریر بن عبد الحمید باسنادہ۔ و صححه العاکم و البیہقی۔ و قد ورد من طرق اخری عن منصور۔ باسنادہ: فأخرجه شعبۃ عن منصور۔ بہ۔ أخرجه ابن ابی شیبۃ (۱۶۵/۲) و النسائی (۱۷۶/۲-۱۷۷) و احمد (۶۰/۱) و أخرجه عبد العزیز بن عبد الصمد عن منصور۔ بہ۔ أخرجه النسائی (۱۷۷/۲-۱۷۸) و الطبری (۱۲۷۸) و أخرجه و قد جاء عن منصور۔ بہ۔ أخرجه الطیالسی (۱۲۱۷) و البیہقی (۲۵۱/۲-۲۵۲) و أخرجه شیبان النہوی و اسرائیل عن منصور۔ بہ۔ أخرجه الطبری (۱۰۲۲۴)۔ و جرد ابن حجر اسنادہ فی (الاصابة) (۱۴۲/۱) و نسبه لابن ابی داود و النسائی۔

1755- أخرجه السامقطنی من رواية الحسن عن جابر و قد ورد من طرق عن الحسن: أخرجه ابن خزيمة (۱۳۵۲) و البیہقی (۲۵۹/۲) و ابن ابی شیبۃ (۱۶۵/۲) و السامقطنی لغنا۔ و قد اختلف فیہ علی الحسن فقيل: عنه عن جابر۔ وقيل: عنه عن ابی بکرۃ۔ و سیرد ذلك ان شاء اللہ تعالیٰ۔ و قد ورد لهذا الحديث من غیر و جه عن جابر۔ فأخرجه ابن ابی شیبۃ (۱۶۵-۱۶۶/۲)؛ حدثنا عفان؛ حدثنا ابان بن یزید؛ حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن جابر۔ بہ۔ و من طریق ابن ابی شیبۃ أخرجه مسلم فی المسافرین (۸۱۲) باب صلاۃ الخوف و ابن حبان فی صلاۃ الخوف (۲۸۸۱)۔ و أخرجه احمد (۳۶۱/۲) و البیہقی (۲۵۹/۲) و البیہقی فی (شرح السنۃ) (۱۰۹۵) من وجه آخر عن عفان۔ بہ۔ و أخرجه الطحاوی فی المعانی (۳۵/۱) من رواية موسى بن اسماعیل عن ابان۔ بہ۔ و أخرجه مسلم (۸۱۲) و ابن خزيمة (۱۳۵۲) من رواية یحیی بن حسان عن معاوية بن سلام عن یحیی بن ابی کثیر۔ بہ۔ و علقه البیہقی فی السقاری (۱۱۳۶) باب: غزوة ذات الرقاع عن ابان بہ مطلقاً۔ و راجع (تغلیب التعلیل) لابن حجر (۱۳۶-۱۳۷/۱)۔

تاریخ بغداد (۳/۲۶۱)۔

1756- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ح وَحَدَّثَنَا

ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَلَادٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ التَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ صَالِحٍ عَنْ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ نَجَّاهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا وَاتَّمُوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا نَجَّاهُ الْعَدُوَّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيََتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا وَاتَّمُوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ حَتَّى اتَّمُوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ بِهِذَا كَانَ يَأْخُذُ مَالِكٌ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ لِي مَالِكٌ أَحَبُّ إِلَيَّ هَذَا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَكُونُ قَضَاؤُهُمْ بَعْدَ السَّلَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ. صَحِيحٌ.

صالح بن خوات اس صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی۔ (وہ صحابی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک گروہ نے صف قائم کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر وہ لوگ خود کھڑے ہوئے اور انہوں نے بقیہ نماز خود ادا کر لی۔ پھر وہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں صف بنالی۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز کی باقی رہ جانے والی رکعت انہیں پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے اور اس گروہ نے اپنی نماز مکمل کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا۔

ابن مہدی کہتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

۱۷۵۶- اخرجہ مالک فی صلاة الخوف (۱۸۲/۱) باب: صلاة الخوف ومن طريقه الشافعي في (الرسالة) ص (۱۸۲) رقم ۱۸۶ و البخاري في السجدة (۱۱۲۹) باب: غزوة ذات الرقاع ومسلم في المسافرين (۸۸۲) باب: صلاة الخوف و ابو داود في الصلاة (۱۲۲۸) باب: من قال اذا صلى ركعة وثبت قائما اتوا الى نفسهم ركعة والنسائي في صلاة الخوف (۱۷۱/۲) والطحاوي في المعاني (۳۱۲/۱) و (۳۱۳) و البهري في شرح السنة (۱۰۹۱) و الطبري (۱۰۳۵) و البيهقي (۲۵۲/۲) و الدارقطني في من طريقه عن مالك عن يزيد ابن رومان باسناده و اخرجہ مالک فی صلاة الخوف (۱۸۲/۱) باب: صلاة الخوف عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن رسول بن ابي حنيفة به- و من طريقه مالك هكذا اخرجہ ابو داود في الصلاة (۱۲۲۹) باب: من قال اذا صلى ركعة وثبت قائما اتوا الى نفسهم ركعة و ابن حبان في صلاة الخوف (۲۸۸۵) و البيهقي في الكبرى (۲۵۶/۲) و الطحاوي في المعاني (۳۱۲/۱) و احمد (۱۵۸/۲) و اخرجہ عن يحيى بن سعيد هكذا جماعة بمتابعة مالك- فاخرجہ تبعه عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ احمد (۱۵۸/۲) و ابن حبان (۲۸۸۵) و الطبراني في (الكبير) (۵۶۳۱)- و اخرجہ مسند عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ البخاري في البخاري (۱۱۲۱) باب: غزوة ذات الرقاع- و اخرجہ محمد بن بشر عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ الترمذي في الصلاة (۵۶۵) باب: ما جاء في صلاة الخوف و ابن ماجه في الصلاة (۱۲۵۹) و الدارمي (۲۵۸/۱) و ابن خزيمة (۱۲۵۶) و البيهقي في الكبرى (۲۵۲/۲) و الطبري (۱۰۳۵)- و اخرجہ ابو موسى عن يحيى بن سعيد به- اخرجہ ابن خزيمة (۱۲۵۶)- و اخرجہ يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد الانصاري به- اخرجہ ابن ابي شيبة (۱۶۶/۲) و الطبري (۱۰۳۱۹)- و اخرجہ ابن ابي حاتم عن يحيى به- اخرجہ البخاري في البخاري (۱۱۲۱)- و اخرجہ عبد الوهاب عن يحيى به- اخرجہ الطبري (۱۰۳۱۸)-

ابن وہب کہتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے پہلے مجھ سے کہا: مجھے یہ روایت سب سے زیادہ پسند ہے۔ لیکن انہوں نے پھر اس موقف سے رجوع کر لیا اور بولے: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ یہ ہے کہ وہ لوگ سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز مکمل کریں۔

1757- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بَعْضُ أَصْحَابِهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَأَخَّرُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْمُسْلِمِينَ رَكَعَتَانِ رَكَعَتَانِ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز خوف پڑھائی۔ آپ نے کچھ اصحاب کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ وہ لوگ پیچھے چلے گئے پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں دو رکعات پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہو گئیں اور مسلمانوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابوبکر باہلی بصری، قدم بغداد، وحدث بھا عن عبدوہاب ثقفی، سفیان بن عیینہ، وابی حمزہ انس بن عیاض، و محمد بن جعفر غندر، و محمد بن ابی عدی، و غیر ہم، روى عنه عبد اللہ بن احمد بن حنبل، و عبد اللہ بن محمد بغدادی، و یحییٰ بن محمد بن صاعد، و جملة آخرهم قاضی محامی، نقل خطیب توثیقہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۱۲۷)، و ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۳/۱۹-۲۰)۔

○ سعید بن عامر ضعی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ صالح، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: رہا وہم۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۵۱)۔

1758- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْآخَرِينَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ.

۱۷۵۷- أخرجه ابن حبان في صحيحه رقم (۲۸۸۱) و البيهقي (۲۵۹/۲) من طريق سعيد ابن عامر به۔ و أخرجه ابو داود في صلاة الخوف (۱۲۸) باب من قال: بسم الله بكل طائفة ركعتين عن عبد الله بن معاذ ثنا ابی ثناء الاشعث به۔ و أخرجه الدارقطني في الرواية بعد الاتي من رواية عمرو بن خليفة البكراني: حدثنا اشعث به۔ و أخرجه الدارقطني في الرواية الآتية من رواية حماد بن سلمة: ثنا قتادة عن الحسن فجعله عن جابر بدلا من ابی بكرة۔ وقد مضى تخرج حديث جابر من غير طريق الحسن عنه۔ و اما حديثه عن ابی بكرة من رواية الاشعث عنه۔ و السابق فثنا عنه ابی داود۔ فقد أخرجه أيضا: النسائي في صلاة الخوف (۱۷۹/۲) و الطحاوي في المعاني (۲۱۵/۱) و ابن حبان (۲۸۸۱) و البيهقي (۲۶۰/۲) و احمد (۲۹/۵) من رواية الاشعث به۔ و أخرجه الطحاوي (۲۱۵/۱) و كذا الطيالسي (۸۷۷) من رواية واصل بن عبد الرحمن ابی حمزة البصري عن الحسن به بتأنيده الاشعث۔

۱۷۵۸- أخرجه النسائي (۱۷۸/۲) من طريق عمرو بن عاصم: حدثنا حماد بن سلمة عن قتادة به۔ و ابن خزيمة رقم (۱۲۵۲) من طريق يونس عن الحسن به۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف میں انہیں دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دوسرے افراد کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیرا۔

1759- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّجَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيفَةَ الْبُكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثُ ثَلَاثَ .

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز میں لوگوں کو تین رکعات پڑھائیں۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں بھی تین رکعات پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ کی چھ رکعات ہوئیں اور لوگوں نے تین تین رکعات ادا کیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معمر بن ربیع قیسی بصری بحرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۵۳)۔

○ عمرو بن خلیفہ، اخوہوذة بن خلیفہ۔ یروی عن محمد بن عمرو، وسليمان تميمي۔ روى عنه ابو قتادة رقاشي۔ كنية ابو عثمان، ربما كان في بعض روايته بعض مناكير، واخرجه له ابن خزيمة في صحيحه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۲۲۹/۷)، ولسان (۴۱۷/۴)۔

1760- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفِّينِ صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً. وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلُّوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ فَرَجَعَ

۱۷۵۹- أخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۳۶۸) وأخرجه البيهقي في السنن (۲۶۰/۲) كتاب صلاة الخوف باب الامام يصلي بكل طائفة ركعة ويسلم من طريق محمد بن معمر بن ربیع بن جهمي به۔

۱۷۶۰- أخرجه ابو داود في الصلاة (۱۲۸۸) باب يصلي بكل طائفة ركعة والطحاوي في شرح المعاني في صلاة الخوف (۲۱۱/۱) والبيهقي في صلاة الخوف (۲۶۱/۲) من طريق خضيف بامبارة۔ قال البيهقي: (هذا الحديث مرسل ابو عبيدة لم يمدك اباه۔ وخضيف الجزري ليس بالقوي)۔ الله۔ و ابو عبيدة لم يسمع من ابيه شيئا قاله ابو حاتم و جماعة كما في (جامع التمهيد) للعلاني ص (۲۰۵-۲۰۶) (۲۲۸)۔ وكذلك قاله الترمذي كما في منته (۲۸/۱)۔ وخضيف قال احمد مضطرب الحديث وضعفه في سائر الروايات عنه وكذلك وضعفه النسائي وغيره۔ و وضعفه ابن معين في رواية و ابن سعد۔ بنظره: (التوضيح) (۱۶۶-۱۶۷/۲)۔ و قال ابن حجر في (التفريع) (۲۲۸/۱): (صدوقه يبي. الحفظ. خلط بآخره و رمي بالادراجاء)۔ الله۔

أُولَئِكَ إِلَى مَقَامٍ هَؤُلَاءِ فَصَلُّوا لَأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز خوف پڑھائی۔ لوگوں نے دو صفیں بنالیں۔ ایک صف نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کھڑی ہو گئی اور دوسری دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر دوسرے لوگ ان کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرا۔ پھر یہ لوگ گئے اور پہلے والے لوگوں کی جگہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ پہلے والے لوگ اس جگہ واپس آئے انہوں نے ایک رکعت خود ادا کی اور سلام پھیر لیا۔

6- باب مَا جَاءَ فِي مَا يَجُوزُ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ.

باب 6: عورت کے لیے کتنے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے

1761- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يَغْطِي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا . قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَبُكَرٌ بْنُ مُضَرٍّ وَابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَوْلَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ دریافت کیا: کیا عورت صرف قمیص اور چادر کے اندر نماز ادا کر سکتی ہے جبکہ اس نے تہبند نہ باندھا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کی قمیص اتنی لمبی ہو کہ اس کے دونوں پاؤں کو بھی ڈھانپ لیتی ہو (تو ایسا کرنا جائز ہے)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم ان اسناد کے ہمراہ یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر منقول ہے اس میں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۶۱- أخرجه أبو داود في الصلاة (۶۴۰) باب: في كم تصلي المرأة والعالم في الصلاة (۲۵۰/۱) وصححه و البيهقي في الكبرى (۲۲۲/۲) باب: ما تصلي فيه المرأة من الثياب من حديث عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار بإسناده مرفوعاً - وقال أبو داود: (روى هذا الحديث مالك بن انس و بكر بن مضر و حفص بن غياث و اسماعيل بن جعفر و ابن أبي ذئب و ابن اسحاق عن محمد بن زيد عن امه عن ام سلمة لم يذكر احد منهم النبي صلى الله عليه وسلم - فصرحوا به على ام سلمة) - الله - وهذه الروايات المتشابهة البسيطة في السوطا (۱۵۲/۱) باب: الرخصة في صلاة المرأة في السرع والخمار والسنن الكبرى للبيهقي (۲۲۲/۱-۲۲۳) - وصححه عبد الله بن عبيد بن موقوف و هو الصواب و راجع: (تلخيص الجبير) لابن حجر (۲۸۰/۱) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ مجاہد بن موسیٰ خوارزمی قسبی، ابوعلی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۲۵)۔

○ محمد بن زید بن محاجر بن قنفذ تميمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۳۱)۔

7- باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ وَالْكُسُوفِ وَهَيْتِهِمَا .

باب 7: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ

1762 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الرَّحْمَنُ بْنُ نَمِرٍ

الْيَحْصَبِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ

رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا فَنَادَى فَقَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ

بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَرَوْهُ إِلَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ الْبَدَاءِ لِمُصَلَّةِ الْكُسُوفِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا اس

نے اعلان کیا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

ابن ابی داؤد نامی راوی کہتے ہیں: یہ سنت ہے اور اسے نقل کرنے میں اہل مدینہ منورہ منفرد ہیں۔

زہری کے حوالے سے عبدالرحمن نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے نماز کسوف کے لیے اعلان کیا جائے۔

....

نماز کسوف کا حکم

نماز کسوف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کسوف (یعنی سورج گرہن کے وقت) نماز ادا کرنا سنت ہے اور یہ نماز باجماعت ادا کی

جائے گی۔

اس نماز کے طریقے اس میں قرأت کے طریقے اور نماز کے اوقات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ اختلاف بھی ہے آیا خطبہ دینا اس کے لیے شرط ہے یا نہیں ہے؟

۱۷۶۲ - أخرجه ابن حبان في صلاة الكسوف (۲۸۸۲) عن عمر بن محمد السجستاني 'حدثنا عمرو بن عثمان القرشي' حدثنا الوليد بن مسلم

بإسناده - وأخرجه النسائي في الكسوف (۱۲۷/۲) باب: الدعاء للصلاة الكسوف و أبو داود في الصلاة (۱۱۹۰) باب: بخاري فوسل

بالصلاة من رواية عمر بن عثمان بإسناده - وأخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۵-۱۰۶۶) باب: الجهر بالفراة في الكسوف و مسلم في

الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف و النسائي في الكسوف (۱۲۲/۲) و الطبري في (شرح السنة) (۱۱۶۶) من رواية الوليد بن مسلم

بإسناده -

یہ بھی اختلاف ہے چاند گرہن کا وہی حکم ہے جو سورج گرہن کا ہے؟
اس بارے میں پانچ اصولی مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: نماز کسوف کا طریقہ

امام مالک، امام شافعی، جمہور اہل حجاز اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں نماز عیدین اور نماز جمعہ کی طرح دو رکعات ادا کی جائیں گی۔ اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض روایات قیاس کے خلاف ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قیام کیا اور طویل قیام کیا، پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا، لیکن یہ پہلے رکوع — تم تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے سر مبارک اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا تو اس کے بعد آپ نے سلام پھیر دیا، اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے بھی یہی طریقہ ثابت ہے، ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔ شیخ ابو عمرو فرماتے ہیں: یہ دونوں روایات اس بارے میں منقول مستند ترین روایات ہیں۔

جن فقہاء نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور منقول ہونے کے حوالے سے انہیں دیگر روایات پر ترجیح دی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نماز کسوف میں ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

حضرت ابوبکر، حضرت عمر بن عبد اللہ بن عمر اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین کی طرح نماز کسوف میں دو رکعت ادا کی تھیں۔

شیخ ابن عبدالبر اندلسی فرماتے ہیں: یہ تمام روایات مشہور اور مستند ہیں اور ان میں سب سے بہترین وہ روایت ہے جسے شیخ ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی بالکل اسی طرح جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھائیں، آپ نے ہر رکعت میں رکوع اور سجدہ کیا، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

جن فقہاء نے احادیث کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اور قیاس کے حوالے سے یعنی دیگر تمام نمازوں کے طریقے — ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے ان روایات کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے نماز کسوف میں دو رکعات ہوں گی۔

کہتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس میں پست آواز میں قرأت کی تھی کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے سورہ بقرہ کی قرأت جتنا طویل قیام کیا۔

یہی مفہوم آپ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا لیکن میں نے آپ کی زبانی کسی ایک حرف کی تلاوت بھی نہیں سنی۔

اسی طرح ابن اسحق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تو مجھے اندازہ ہوا آپ ﷺ نے اس میں سورہ بقرہ تلاوت کی ہوگی۔

جن فقہاء نے ان احادیث کو ترجیح دی ہے وہ یہ کہتے ہیں: نماز کسوف میں پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اور کیونکہ ان احادیث میں صراحت موجود ہے اس لیے امام مالک اور امام شافعی رحمہما اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں سورہ بقرہ کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی تلاوت کرنا مستحب ہے تیسری رکعت میں سورہ بقرہ کی ڈیڑھ سو آیات جتنی تلاوت مستحب ہے اور چوتھی رکعت میں سورہ بقرہ کی پچاس آیات جتنی تلاوت مستحب ہے۔ اسی طرح ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کی قرأت کرنے کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

ان حضرات نے اپنے مسلک کی تائید میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

دن کی نماز گونگی ہوتی ہے (یعنی اس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے)۔

جبکہ اس کے برخلاف روایات بھی منقول ہیں ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے:

نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں ایک رکعت میں سورہ نجم کی تلاوت کی تھی۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے وہ قرأت بلند آواز میں تھی۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحق رحمہما نے اس مسئلے کی تائید میں سفیان کے حوالے سے منقول وہ روایت بھی دلیل کے طور پر پیش کی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں: سفیان بن حسن نامی راوی قوی نہیں ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: امام زہری رحمہ اللہ سے ان کی متابعت عبدالرحمن بن سلیمان نے کی ہے اور یہ سب زہری کی احادیث نہیں ہیں۔ پھر اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ابن اخطاب نے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اس کے خلاف ہے۔

ان فقہاء نے اپنے مسلک کی تائید میں قیاس کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات سنت ہے دن کی باجماعت نماز ہے اس لیے اس کی اصل عیدین اور استسقاء کی نمازیں ہوں گی۔ امام طبری رحمہ اللہ نے ان سب سے برعکس رائے اختیار کی ہے وہ جمع اور تطبیق کی راہ ہے۔ ہم یہ کہہ چکے ہیں اگر ممکن ہو تو ترجیح کے مقابلے میں زیادہ افضل طریقہ یہ ہے: جمع اور تطبیق کی کوشش کی جائے۔ میرے علم کے مطابق علم اصول کے ماہرین کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

تیسرا مسئلہ: نماز کسوف کا وقت

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف کسی بھی وقت میں ادا کی جاسکتی ہے خواہ اس وقت میں عام نماز ادا کرنا ممنوع ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: ممنوع اوقات میں نماز کسوف ادا نہیں کی جاسکتی۔

امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں ابن وہب نے یہ روایت نقل کی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف صرف اس وقت میں ادا کی جاسکتی ہے جس میں کوئی بھی نفل نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

جبکہ ابن قاسم نے یہ روایت نقل کی ہے امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: سنت یہ ہے: چاشت سے لے کر زوال کے درمیانی وقت میں اس نماز کو ادا کیا جائے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کی جنس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جو ممنوع اوقات میں نہیں پڑھی جاتی۔

ان فقہاء نے یہ نقطہ نظر اختیار کیا ہے یہ اوقات نماز کی تمام اقسام کے ساتھ مخصوص ہیں انہوں نے ان اوقات میں نماز کسوف اور دیگر کسی بھی نماز کو ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جبکہ جن حضرات نے اس کو اختیار کیا ہے یہ اوقات نوافل کے ساتھ

مخصوص ہیں تو انہوں نے نماز کسوف کو سنت قرار دیا ہے لہذا انہوں نے ان اوقات میں نماز کسوف کی ادائیگی کو جائز قرار دیا ہے

۸۔ شیخ ابن قاسم نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کی کوئی دلیل میری سمجھ میں تو نہیں آتی

ماسوائے اس کے کہ آپ نماز کسوف کو نماز عید کے مشابہہ قرار دیں۔

چوتھا مسئلہ: نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے نماز کسوف ادا کر لینے کے بعد خطبہ دینا شرط ہے یا نہیں؟

امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: خطبہ دینا شرط ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما علیہما اس بات کے قائل ہیں: نماز کسوف میں کوئی خطبہ نہیں ہے۔
اس اختلاف کا بنیادی سبب اس علت کے سلسلے میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں سلام پھیر لینے کے بعد خطبہ دیا تھا جس کی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے وہ روایت کرتی ہیں:
جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا تو اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

”بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔“

امام شافعی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ خطبہ اس لیے دیا تھا نماز عیدین اور نماز استسقاء کی طرح نماز کسوف میں خطبہ دینا سنت قرار دیں۔

جبکہ بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے اس وقت خطبہ اس لیے دیا تھا کیونکہ بعض لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔
پانچواں مسئلہ: چاند گرہن کا حکم

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: سورج گرہن کی طرح چاند گرہن میں بھی باجماعت نماز ادا کی جائے گی۔
امام احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری رحمہما علیہما اور ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔
امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما علیہما اس بات کے قائل ہیں: چاند گرہن کی صورت میں باجماعت نماز ادا نہیں کی جائے گی، البتہ لوگ انفرادی طور پر دوسری نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا کر لیں گے۔
اس اختلاف کا سبب درج ذیل حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور نماز ادا کرو یہاں تک کہ یہ ختم ہو جائے اور صدقہ و خیرات کرو۔
اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما علیہما نے نقل کیا ہے۔

جن فقہاء نے اس نماز سے ایک ہی مفہوم مراد لیا ہے یعنی وہ طریقہ جس کے مطابق آپ ﷺ نے سورج گرہن کے وقت نماز ادا کی تھی انہوں نے چاند گرہن کے موقع پر بھی باجماعت نماز ادا کرنے کو سنت قرار دیا ہے۔ جبکہ جن فقہاء نے اس سے مختلف معنی مراد لیا ہے کیونکہ چاند گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے نماز پڑھنا منقول نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اس حدیث سے یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے اس سے وہ کثر ترین چیز مراد لی جائے جس پر شریعت کی روشنی میں لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوتا ہے اور وہ انفرادی طور پر نفل نماز ادا کرنا ہے۔

گویا یہ فقہاء یہ سمجھتے ہیں اصل یہ ہے: شریعت میں لفظ صلوٰۃ کو اس کے قلیل ترین مفہوم پر محمول کیا جائے جس پر اس لفظ کا اطلاق کیا جاسکے ماسوائے اس صورت کے کہ جب اس کے برخلاف کوئی دلیل موجود ہو۔

جب سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل نے اس کے خلاف دلیل فراہم کر دی تو چاند گرہن کی نماز کا حکم اپنے اصل پر باقی رہے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل کو اس مجمل کی توضیح قرار دیتے ہیں جو نماز کے حکم میں موجود ہے اس لیے اس پر عمل کرنا ان کے نزدیک واجب ہے۔

علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے چاند گرہن کے موقع پر دو رکعت باجماعت ادا کی تھیں اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا تھا جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک زلزلہ آندھی اور طوفان وغیرہ کے آنے کے موقع پر یا کوئی بھی نشانی ظاہر ہونے کے موقع پر نماز پڑھنا مستحب ہے انہوں نے اس سلسلے میں سورج اور چاند گرہن کے اوقات میں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی علت پر قیاس کیا ہے یعنی علت یہ ہے: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے تو ان حضرات کے نزدیک قیاس کی سب سے قوی جنس یہ ہے کیونکہ اس میں علت کا قیاس ہے جس پر نص موجود ہے۔

البتہ امام مالک امام شافعی رحمہ اللہ اور اہل علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: جب زلزلہ آئے تو اس وقت نماز پڑھ لی جائے تو اچھا ہے ورنہ کوئی حرج نہیں

ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ زلزلہ آنے پر بھی سورج گرہن کی طرح نماز ادا کی تھی۔

1763- قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ وَتَابِعُهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1764- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَارِثِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلہٖ وسلم) ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الصلوٰۃ الباب السادس فی صلوٰۃ الکسوف

۱۷۶۲ اخبرہ مسلم (۶۲۰/۲) کتاب الکسوف باب صلاة الکسوف الحديث (۹۸/۵) والنسائي (۱۳۲/۲) کتاب الکسوف باب نوع آخر منه عن عائشة من طريق الوليد بن مسلم عن اللفهذاعي بـ. و الحديث اخبره البخاري في صحيحه (۲۵۲/۲) کتاب الکسوف باب الجمر بالفساء في الکسوف الحديث (۱۰۶۶) من طريق الوليد بن مسلم قال قال اللفهذاعي وغيره فذكره - قال العافظ و صلوات

وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ فَقَتَرَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ لَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . ثُمَّ قَامَ فَقَتَرَا قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَذْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَتَصَرَّفَ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لے گئے آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد پڑھا اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر قرأت کرنا شروع کی لیکن یہ پہلے والی قرأت سے کم تھی پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد پڑھا پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور آپ نے ان دو رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا آپ ﷺ کی نماز ختم کرنے سے پہلے سورج روشن ہو چکا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلمہ بن ابی فاطمہ مرادی جملی، ابو حارث مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۵۸)۔

1765- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ صَلَّى فِي كُلِّ

۱۷۶۵- أخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف والنسائي في الكسوف (۱۲۰/۲) باب: نوع آخر منه عن عائشة و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۱) باب: من قال: أربع ركعات من صلاة محمد بن سلمة المرادي عن ابن وهب بهذا الإسناد - وأخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) من صلاة هرمة بن يحيى عن ابن وهب بهذا الإسناد - وأخرجه البخاري في العمل في الصلاة (۱۲۲) باب: إذا انطلقت الصلاة في الصلاة من صلاة محمد بن مقاتل عن عبد الله - وهو ابن المبارك - عن يونس بن اسناد - وأخرجه ابن حبان (۲۸۸۱) من صلاة محمد بن موسى: أخبرنا عبد الله - وهو ابن المبارك أيضًا - أخبرنا يونس بن اسناد - وأخرجه البخاري في التفسير (۱۶۲۶) من صلاة محمد بن إبراهيم عن يونس بن اسناد -

۱۷۶۵- أخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۶) باب: خطبة الإمام في الكسوف و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۱) باب: من قال: أربع ركعات كذا قبلها عن أحمد بن صالح بن اسناد - وهو من صلاة الوليد بن مسلم عن اللذان عن الزهري بن اسناد نحوه - أخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) والنسائي في الكسوف (۱۲۹/۲) وابن حبان في الكسوف (۲۸۲۱) والطبراني في الكبير (۱۰۶۱۵) - وأخرجه محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري نحوه - أخرجه مسلم (۹۰۲) في الكسوف -

رُكْعَةٍ رَّكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز ادا کی ہے۔

یہ روایت اسی طرح منقول ہے جیسے سیدہ عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ نے ہر ایک رکعت میں

دو مرتبہ رکوع کیا تھا۔

1766 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي

الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً يَجْهَرُ

بِهَا يَغْنَى فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ . قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هَذِهِ سُنَّةُ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْجَهْرَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (سورج گرہن کی نماز میں) طویل قرأت کی تھی

آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آپ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز میں ایسا کیا

تھا۔

ابن ابوداؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کرنے کو نقل کرنے میں اہل مدینہ مفرد ہیں۔

1767 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو

إِسْمَاعِيلَ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ثَمَانِي رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ

رُكْعَةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز میں چار

رکعت میں آٹھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور آپ ﷺ نے ہر ایک رکعت میں قرأت کی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن محمد عابد، ابو محمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابواسامعیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار

1766 - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۸۸) باب القراءة في صلاة الكسوف قال: حدثنا العباس بن الوليد - فذكره - وأخرجه

الترمذي هكذا جماعة: فأخرجه عنه عبد الرحمن بن نسر، وتقدم نخرج حديثه هنا وهو أهل حديث ذكره الدارقطني في الكسوف -

أخرجه عقیل بن خالد عن الرقري به - أخرجه احمد (۶۵/۶) - وأخرجه سفيان بن حسين عن الرقري به - أخرجه الترمذي في الصلاة

(۵۶۲) باب: ما جاء في صلاة الصلوة في الكسوف -

1767 - أخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۸) باب: ذكر من قال: انه ركع تسلي - ركعات في أربع سجعات - والساني في الكسوف (۱۲۸/۲)

باب: كيف صلاة الكسوف: وأبو داود في الصلاة (۱۸۲) باب: من قال: أربع - ركعات - والعمري في (شرح السنة) (۱۱۴۱) وأحمد

(۲۲۵/۱) (۲۲۶) والدارمي (۲۵۹/۱) والطبراني في الكبير (۱۱۰۹) من طرق عن سليمان التوري عن هبيب بن هبان في

(صحيحه) (۹۸/۷) ليس بصحيح: لأن هبيباً لم يسمع من طاوس هذا الخبر - أ - وقال البيهقي في الكبرى (۲۲۷/۲) (وصحبه)

كان من الثقات فقد كان يدرس ولم أجده ذكر سماعه في هذا الحديث عن طاوس - ويحتمل أن يكون صله عن غير مؤثر به -

طاوس - وقد روى سليمان الدخول عن طاوس عن ابن عباس من فعله: انه صلاة لها ست - ركعات في أربع سجعات: فعلمه في الجمع والصلوة

جيباً - وفيه علة أخرى: ولقي السنودا فقد روى غير واحد عن ابن عباس: (أنها أربع - ركعات - وأربع سجعات - أ - أ -

دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۳۷)۔

1768 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَفْصٍ خَالَ النَّفِيلِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ آغَيْنَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِالْعَنْكَبُوتِ أَوْ الرُّومِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (يس)۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز میں (دو رکعت میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کی تھی جبکہ دوسری رکعت میں سورہ یسین کی تلاوت کی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف، ابوابراہیم زہری۔ سمع علی بن جعد جوہری، وعلی بن یحییٰ بن بری، و محمد بن سلام جعفی، واسحاق بن موسیٰ انصاری، وآخرین۔ وروی عنہ عبد اللہ بن محمد بغوی، و یحییٰ بن محمد بن صاعد، و قاضی محاملی وغیرہم۔ وکان مذکوراً بالعلم وفضل، موصوفاً بالصلاح وزهد، من اهل بیت کلہم علماء ومحدثون، ونقل خطیب اندلس علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۱/۴-۱۸۳)۔

1769 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الشَّلْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يُونُسَ أَبُو يُونُسَ الرَّامُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ابْتِئَانٌ. الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ إِذَا تَجَلَّى لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا كَسَفَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا۔

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند یہ دونوں نشانیاں ہیں۔

۱۷۶۸- تقدم نخرج حديث عائشة من وجوه عن الزهري- و تقدم المارقطني برواية اسحاق ابن راشد عنه- و سعيد بن حمص خال النفيلي: قال ابن القطان: لا اعرف حاله: كما في نصب الراية (۲/۲۳۶)۔

۱۷۶۹- سبق قريباً قول المارقطني: (الحسن لم يسمع من أبي بكر) لكن نغيبه الماروني في ذلك في كتابه (جامع التمهيد) ص (۱۹۶) و ليس ان البخاري مروي للحسن عن أبي بكر غير ما حديث- و قد اورد المارقطني الحديث ايضا في الذي بعد من و مرئيس عن الحسن- و قد ورد من وجوه عن الحسن كالتالي: فاخرجه يونس بن عبيد عن الحسن- به- اورد المارقطني في الرواية الآتية و شاركه فيه النسائي في الكسوف (۱۲۶/۲-۱۲۷) باب: الامر بالصلاة عن الكسوف حتى تجلي و ابن حبان في الكسوف (۲۸۲۲) (۲۸۲۵)۔ و من لهذا الوجه أيضاً: اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۴۰) باب: الصلاة في كسوف الشمس و (۱۰۴۸) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) كل ذلك في الكسوف- و في اللباس (۵۷۸۵) باب: من جر ازاره و ابن خزيمة (۱۲۷۶)۔ و اخرجه مبارك بن فضالة عن الحسن- به- اخرجه ابن حبان (۲۸۲۶)۔ و اخرجه ائمتنا عن الحسن- به- اخرجه النسائي في الكسوف (۱۲۷/۲-۱۲۶) و الحاكم في المستدرک (۲۲۶/۱-۲۲۵) و حسن اسارد الدرر الناصي- و صححه ابن حبان (۲۸۲۷)۔

اس روایت میں یہ بھی ہے آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر تجلی کرتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں خشوع و خضوع کے ساتھ (جھک جاتی ہے) تو جب ان دونوں میں سے کوئی ایک گرہن ہو جائے تو تم نماز ادا کرو اور دعا مانگو۔

1770- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْبَنَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِي عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ . تَابَعَهُ نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ .
 ☆☆ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے لیے تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں جھک جاتی ہے۔
 یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محبوب، بنانی۔ بضم موحدة ونحة نون۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۴)۔

○ محمد بن دینار ازدی، ثم طاحی۔ ابوبکر بن ابی فرات بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے ”قدریہ“ عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۰)۔

1771- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ لِمَهْدِينَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مِنْدُ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَنْكِيفُ الْقَمَرِ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكِيفُ الشَّمْسِ لِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مِنْدُ خَلْقِ اللَّهِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ .

☆☆ محمد بن علی (اس سے مراد امام محمد الباقریؒ ہو سکتے ہیں) فرماتے ہیں: ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو آسمان و زمین کی تخلیق کے بعد کبھی رونما نہیں ہوئیں وہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن ہونا اور پندرہویں تاریخ کو سورج گرہن ہونا۔ آسمان و زمین کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اس وقت سے لے کر اب تک (اس تاریخ میں یہ دونوں گرہن نہیں ہوئے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن حارث بن عبد مطلب ہاشمی نوفلی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔

راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۵/۲)۔

○ عبید بن یعیش، محالی، ابو محمد، کوئی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۲۲۸ھ یا اس کے بعد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۳۶/۱)۔

1772- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ دونوں کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جب تم ان دونوں کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز (کسوف) ادا کرو۔



۱۷۷۲- أخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۱۲) باب: الصلاة في الكسوف وفي جزء الخلف (۲۲۰۱) باب: صفه الشمس والقمر و مسلم في الكسوف (۹۱۸) باب: ذكر النماء بالصلاة الكسوف الصلاة جامعة والنسائي في الكسوف (۱۲۵/۲-۱۲۶) باب: الامر بالصلاة عند كسوف الشمس و احمد (۱۰۹/۲) و ابن حبان (۲۸۲۸) و الطبراني في الكبير (۱۲۰۹۵) من طرق عن ابن وهب بإسناد - وله شاهد من حديث أبي مسعود الأنصاري - أخرجه النسائي في مسنده (۸۸۲) عن صفوان عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن أبي مسعود الأنصاري نحوه - وله شاهد آخر عن البصرة بن ثعلبة نحوه - أخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۱۲) وفي اللارب (۲۶۱۹۹) و مسلم في الكسوف (۹۱۵) و ابن حبان (۲۸۲۷) و الطبراني في الكبير (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) من طرق عن زياد بن علقمة عن البصرة بن ثعلبة نحوه -

کتاب الاستسقاء

نماز استسقاء

۱-باب

بلا عنوان

۱۷۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْحَافِظِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

أَبِي سَلَمَةَ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلَى أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ خَرَجَ نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضُ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ شَأْنِ هَذِهِ النَّمْلَةِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک نبی لوگوں کے ساتھ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے نکلے وہاں ایک چیونٹی بھی تھی جس نے اپنے پاؤں (یعنی ہاتھ) آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے تو اس نبی نے فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ کیونکہ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن عبید بن عبد اللہ بن حساب، ابوحسن بزاز، نقل بغدادی قول ابی حسین بن لہتمیم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ امینا، حافظ عارف۔ ان کا انتقال ۳۳۰ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۴/۱۲)۔

○ عبد عزیز بن ابی سلمہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر ابو عبد الرحمن، مدنی، نزہل بغداد، لا باس بہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۹/۱)۔

۱۷۷۳- اخرجہ الحاكم (۲۲۵/۱) ۲۲۶: حدثنا ابو الحسن علي بن محمد بن عتبة السجستاني بالكوفة ثنا امر القيس بن اسحاق الزهري ثنا محمد بن الميرزا به - وقال: (صحيح الاسناد) ولم يخرجاه - (و محمد بن عون و ابو هاشم احمد بن محمد بن عيسى) - وقال اللباني في الادب (۱۳۷/۲): (و الخالب في مسند الجوهرة) - (و لكن الحديث اخرجہ الطحاوي في مشكل الآثار (۲۷۲/۱) قال: حدثنا محمد بن عيسى بن عبد الله بن سلامه بن روح عن عقیل بن ابن شهاب به - و اخرجہ الخطيب في التاريخ (۶۰/۱۲) و هو صحيح الاسناد ايضا - و اخرجہ محمد بن الرزاق في المصنف - رقم (۱۹۲۱) عن محمد بن الزهري ان سليمان بن داود خرج قهر و اصحابه يستسقون فراه نملة الخ - نحوه - في النظر: تلخيص المهر (۱۹۸/۲)۔

نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کی وضاحت

نماز استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے بارش نازل ہونے کے لیے دعائے مانگنے کے لیے شہر سے باہر نکلنا اس کے لیے دعائے مانگنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خشیت اور آہ و زاری کا اظہار کرنا ایک ایسی سنت ہے جو نبی اکرم ﷺ نے قائم کی ہے البتہ بارش طلب کرنے کے لیے نماز ادا کرنے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں: نماز استسقاء ادا کرنا سنت ہے البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک استسقاء کی سنت میں نماز پڑھنا شامل نہیں ہے اختلاف کا سبب یہ ہے: بعض احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے حصول کے لیے دعائے مانگی تھی۔ اور نماز ادا کی تھی جبکہ بعض روایات میں نماز ادا کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

نماز استسقاء کی دلیل میں مشہور ترین روایت وہ ہے جس کو عباد بن حمیم نے اپنے چچا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ بارش کی دعائے مانگنے کے لیے لوگوں کے ساتھ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اس میں بلند آواز میں قرأت کی آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیے پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹ دیا اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا اور بارش کے لیے دعا کی۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے۔

بعض وہ روایات جن میں بارش طلب کرنے اور دعائے مانگنے کا ذکر ہے لیکن نماز کا ذکر نہیں ہے ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مویشی تباہ ہو گئے ہیں راستے ختم ہو گئے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔

اس سلسلے کی دوسری روایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے آپ نے بارش کے لیے دعا کی جب آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو چادر کو پلٹا دیا۔ اس میں بھی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

جن حضرات نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا ہے انہوں نے اس کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کو بھی نقل کیا ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعائے مانگنے کے لیے نکلے تھے تو انہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔

جمہور کے حق میں دلیل یہ پیش کی جاتی ہے اس میں راوی نے کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں کیا اسی لیے یہ ان لوگوں کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی جو نماز کا تذکرہ کرتے ہیں۔

احادیث کے اختلاف کی وجہ سے جو بات میری سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے: نماز استسقاء کی صحت کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے کیونکہ یہ بھی ثابت ہے نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے منبر پر ہی دعا کی تھی۔

لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں ہے نماز استسقاء ادا کرنا سرے سے سنت ہی نہیں ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے۔

جن حضرات نے نماز استسقاء کو سنت قرار دیا ہے ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے اس میں خطبہ دینا بھی سنت میں شامل ہے کیونکہ اس بارے میں منقول احادیث میں اس بات کا تذکرہ ہے۔

شیخ ابن الہمندریہ کہتے ہیں: یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء ادا کی تھی اور اس میں خطبہ دیا تھا۔ علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ خطبہ نماز سے پہلے ہوگا یا نماز کے بعد ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس بارے میں مذکور احادیث میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ نے عیدین کی نماز پر قیاس کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے نماز استسقاء میں بھی خطبہ نماز کے بعد دیا جائے گا۔

امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ لیف بن سعد نے یہ بات بیان کی ہے اس میں خطبہ نماز سے پہلے ہوگا۔

شیخ ابن الہمندریہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تھی اور نماز سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

اسی طرح کی ایک روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے اور ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ابن رشد یہ کہتے ہیں: امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات مختلف حوالوں سے نقل کی ہے ہمارے علم کے مطابق جن راویوں نے نماز استسقاء میں خطبہ دینے کا ذکر کیا ہے ان سب نے نماز سے پہلے خطبے کا تذکرہ کیا ہے۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی۔

علماء کے درمیان اختلاف اس بارے میں پایا جاتا ہے عیدین کی نماز کی طرح اس میں بار بار تکبیر ہی جائے گی یا نہیں؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح تکبیر کہی جائے گی۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں عیدین کی نماز کی طرح اضافی تکبیریں کہی جائیں گی۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کو عیدین کی نماز پر قیاس کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ روایت دلیل کے طور پر پیش کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہمیں دو رکعات اسی طرح پڑھائیں جس طرح آپ ہمیں عیدین کی نماز پڑھاتے تھے۔

علماء کا اس بات پر بھی اتفاق پایا جاتا ہے نماز استسقاء میں یہ بات بھی سنت ہے امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر دو

مانگے اپنی چادر کو پلٹ دے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کرے جیسا کہ احادیث میں یہ بات مذکور ہے۔

البتہ اس کی کیفیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اس فعل کو کس وقت سرانجام دیا جائے گا۔

اس کی کیفیت کے بارے میں جمہور کا یہ اتفاق ہے چادر کے دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور بائیں ہاتھ والے حصے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا جائے گا اور نیچے والے حصے کو اوپر کر دیا جائے گا۔ بائیں ہاتھ والے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب تو یہی ہے اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رحمہ اللہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا آپ نے اپنی چادر کو پلٹا دیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے دائیں طرف کے حصے کو بائیں طرف اور بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا یا اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف کر دیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور دائیں طرف والے حصے کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔

حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ صراحت ہے نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی تو آپ ﷺ نے اس وقت ایک سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی آپ نے اس کے نیچے کے حصے کو اوپر کر دیا جب وہ کپڑا ہمارے محسوس ہوا تو آپ نے اسے اپنے کندھے پر ہی پلٹ دیا۔

چادر پلٹنے کا یہ عمل کس وقت سرانجام دیا جائے گا؟

امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: خطبے سے فارغ ہونے کے بعد امام چادر کو پلٹ دے گا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: وہ اپنی چادر کو اس وقت پلٹ دے گا جب خطبے کا ابتدائی حصہ گزر چکا ہو۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں: تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جب امام قیام کی حالت میں ہو اور اس وقت اپنی چادر کو پلٹ دے تو مقتدی بھی بیٹھے اپنی چادر کو پلٹ دے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے:

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔“

البتہ امام محمد بن حسن شیبانی، امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں کی رائے اس سے مختلف ہے ان حضرات کے نزدیک مقتدی اپنی چادر میں نہیں الٹائیں گے کیونکہ یہ بات منقول نہیں ہے۔

علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے نماز استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہی ہے جو نماز عیدین کے نکلنے کا وقت ہے۔

صرف شیخ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس بات کے قائل ہیں: نماز استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے اس وقت نکلے جب سورج کی شعاعیں نمودار ہو چکی تھیں۔

1774- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الطَّبَّاعُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَحَوْلَ رِذَاءٍ هُ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگتے ہوئے اپنی چادر کو الٹا دیا تاکہ قط سالی ختم ہو جائے۔

1775- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَلَبَ رِذَاءَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ. قَالَ سُفْيَانُ جَعَلَ الْيَمِينُ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالُ عَلَى الْيَمِينِ.

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے تاکہ نماز استسقاء

۱۔ بدلیۃ الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاغلی کتاب الصلوۃ الباب السابع فی صلوۃ الاستسقاء

۱۷۷۶- أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۱/۲) كتاب صلاة الاستسقاء باب ما قيل من المني في تحويل الرداء من طريق الدارقطني
مرسله - وأخرجه الحاكم (۲۲۶/۲): أخبرنا أبو عبد الله العافظ ثنا أبو جعفر عبد الله بن اسماعيل بن إبراهيم بن المنصور -
محمد بن يوسف بن عيسى الطباع حدثني إسماعيل بن عيسى ثنا حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر... فذكر
مرسله - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۱/۲) - وقد صححه الحاكم في المستدرک ووافقه الترمذي -
۱۷۷۵- أخرجه مالك في الاستسقاء (۱۹۰/۱) باب: العمل في الاستسقاء - وأخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۰۵) باب: الاستسقاء - وأخرج
صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء (۱۰۱۲) باب: تحويل الرداء في الاستسقاء (۱۰۲۹) باب: صلاة الاستسقاء - كنعين (۱۰۲۷) باب: صلاة
الاستسقاء في المصلى - وأخرج في الاستسقاء (۱۸۹۸) والنسائي في الاستسقاء (۱۵۷/۲) وابن ماجه في الاستسقاء (۱۲۶۷) باب: ما جاء
صلاة الاستسقاء - وابن خزيمة (۱۵۰۶) (۱۵۱۸) والطحاوي في المعاني (۲۲۳/۱) (۲۲۴) وأحمد في المسند (۵۱۰۲۹/۵) من طريق عن
الله بن أبي بكر - بإسناده - وأخرجه ابن أبي شبيب عن الزهري عن عباد بن تميم - بإسناده - أخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۹) وابن ماجه
ابو داود في الصلاة (۱۱۶۲) باب: جباغ ابواب صلاة الاستسقاء - وأخرجه ابن أبي شبيب عن الزهري عن عباد بن تميم - بإسناده - أخرجه
الاستسقاء (۲۸۶۵) (۲۸۶۵) من طريق عن ابن أبي شبيب - وأخرجه جماعة عن الزهري عن عباد بن تميم - بإسناده - أخرجه
الزهري - أخرجه عبد الرزاق (۱۸۸۹) - ومن طريق الترمذي (۵۵۶) في الاستسقاء - وقال الترمذي: (حسن صحيح) - وأخرجه أبو
(۱۱۶۱) وأحمد (۲۹/۵) وابن خزيمة (۱۵۱۰) - وأخرجه الزبيدي عن الزهري - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۶۲) - وأخرجه
عن الزهري - أخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۳) والنسائي (۱۵۸/۲) والدارمي (۳۶۱/۱) والطحاوي في المعاني (۲۲۳/۱) -
خزيمة (۱۵۱۰) وأحمد (۵۰/۵) - وأخرجه يونس عن الزهري - أخرجه ابن ماجه بن تميم - أخرجه ابن ماجه بن تميم عن
(۱۱۶۲/۲) وابن حبان (۲۸۶۶) - وأورد من وجوه أخرى عن عباد بن تميم - أخرجه ابن ماجه بن تميم - أخرجه ابن ماجه بن تميم
سباني نظريه ان شاء الله قريبا - وأخرجه عمرو بن يحيى عن عباد - أخرجه البخاري في الدعوات (۲۲۸۲) باب: الدعاء مستقبل الفجر
أخرجه عباد بن خزيمة عن عباد - أخرجه أبو داود في الصلاة (۱۱۶۲) وابن خزيمة (۱۵۱۰) وابن حبان (۲۸۶۷) والطحاوي في

(۲۲۳/۱) وأحمد (۵۱۰/۵)

ادا کریں (دعا مانگتے ہوئے) آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا، آپ نے اپنی چادر کو اٹا دیا اور دو رکعت (نماز استسقاء) ادا کی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: چادر کو اٹا کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن نیروز، ابو بکر انماطی، ذکر بغدادی انہ من شیوخ دارقطنی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۴۰۸)۔

1776- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ سُنَّةِ الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ سُنَّةُ الْإِسْتِسْقَاءِ سُنَّةُ الصَّلَاةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَلَبَ رِذَاءَهُ فَجَعَلَ يَمِينَهُ عَلَى يَسَارِهِ وَيَسَارَهُ عَلَى يَمِينِهِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَقَرَأَ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) وَكَبَّرَ فِيهَا خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ .

☆ ☆ طلحہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کا سنت طریقہ دریافت کر سکوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: استسقاء (یعنی بارش کی دعا کے لیے) سنت یہ ہے: عید گاہ میں نماز استسقاء ادا کی جائے البتہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو اٹا بھی دیا تھا آپ ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا تھا آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی تھی: آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سات بار تکبیر کہی تھی اور سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کی آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1777- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَقْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَحَوَّلَ رِذَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقُلَّةَ.

☆ ☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے آپ نے وہاں لوگوں کو دو رکعت پڑھائیں جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو اٹا دیا اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی۔ آپ نے بارش کے نزول کی دعا کی۔ آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

۱۷۷۶- أخرجه الحاكم في الاستسقاء (۱/۳۳۶) وصححه من رواية رسول بن بكاء به - وحققه الذهبي في (المتحفين) نحوه: (صلى عبد العزيز) - الله - وأخرجه البيهقي في الاستسقاء (۲/۳۱۸) من طريق الحاكم وقال: (محمد بن عبد العزيز لهذا خبر قوي) - و محمد بن عبد العزيز ضعفه أبو حاتم الرازي وتركه النسائي - وقال البخاري: منكر الحديث -

1778- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي بِهِمْ فَدَعَا اللَّهَ تَعَالَى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ فَسَقُوا.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے آپ عید گاہ تشریف لائے وہاں آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنی چادر کو اٹھا دیا تو لوگوں کو سیراب کر دیا گیا (یعنی بارش نازل ہو گئی)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حانی، ابواسحاق نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فاضل۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۲۰۶)۔

1779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْعِثَّةِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین اور استسقاء کی نماز میں بلند آواز میں قرآن پڑھتے تھے۔

1780- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَوْبَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَوَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِيَخْطُبَ النَّاسَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوْلَ رِذَاءَهُ.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے تشریف لائے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا جب آپ دعا مانگنے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر اٹھا دیا۔

1781- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَوَّادٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْرًا

1779- فی اسناد عبد اللہ بن نافع و هو ضعيف تقدمت ترجمته لكن اجتمعوا على ان القراءة في الاستسقاء جهرًا كما ذكر ابن منيع (بجاءه المجهول) (۱۷۷۵/۲)۔

1780- المخرج المجهول في الاستسقاء (۱۰۲۸) و مسلم (۸۹۵) و النسائي (۱۶۲/۲) باهية كم صلاة الاستسقاء و ابن ماجه في الصلاة (۱۳۶۷) و ابن خزيمة (۱۸۰۷) و الطحاوي في المعاني (۳۳۲/۱-۳۳۳) و المعجم (۳۶۰/۱) من طريق أبي بكر بن محمد بن اسحاق۔

★★ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ عبد اللہ بن زید کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل مقبول

1782- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَاضِي الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَارِثِ اللَّيْثُ بْنُ عُبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَنَى عَامِرِ بْنِ لُؤْيٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ح .

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَلُّهُ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْأَسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى بِالنَّاسِ فَقَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى . وَقَالَ الْقَاضِي فِي حَدِيثِهِ مُتَذَلِّلًا وَلَمْ يَقُلْ مُتَذَلِّلًا .

★★ اٹحق بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عتبہ نے انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم ان سے یہ دریافت کرنا کہ نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا کے سلسلے میں کیا کیا تھا جب آپ نے لوگوں کے لیے بارش کی دعا مانگی تھی تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ خشوع و خضوع کی کیفیت کے ساتھ تشریف لے گئے تھے آپ نے وہاں اسی طرح کیا تھا جس طرح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کرتے ہیں۔

یہاں پر ایک لفظ نقل کرنے میں راوی نے اختلاف کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ربیعہ بن ہشام بن اسحاق۔ ذکرہ مزی فی تہذیب الکمال فہن روی عن جدہ ہشام آتی ترجمہ۔
○ ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن حارث بن کنانہ، ابو عبد الرحمن مدنی، قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۷/۲)۔

1781- أخرجه العبد قطنی قنا و فی النبی بعدہ من طریق ہشام بن اسحاق بامسارہ وقد ورد من طریق عن ہشام: فأخرجہ اسماعیل بن ربیعہ بن ہشام بن اسحاق عن ہشام بن اسحاق بہ۔ أخرجه ابن خزيمة (۱۴۱۹) و الحاكم (۲۳۶/۱) و الطبرانی فی الکبیر (۱۰۸۱۹) و احمد (۲۶۹/۱)۔ و أخرجه حاکم بن اسماعیل عن ہشام بہ۔ أخرجه ابو داود فی الصلوة (۱۱۶۵) بابہ جامع ابواب صلاۃ الاستسقاء و تفریغہ فی الترمذی فی الصلوة (۵۵۸) باب ما جاء فی صلاۃ الاستسقاء و الترمذی فی الصلوة (۱۵۶/۲) بابہ جلتوسی الامام علی المنبر صلاۃ استسقاء و البیہقی فی الکبیر (۲۴۱/۲) و الطحاوی فی المعانی (۲۶۱/۱) بابہ صلاۃ الاستسقاء۔ و بیہقی فی النبی بعدہ من رواية سليمان عن هشام۔

قَالُوا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. هَذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ وَقَالَ ابْنُ مَسِيْعٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے دعا کے دوران ہاتھ اٹھائے ہیں آپ ﷺ نے اس دوران اتنے ہاتھ بلند کیے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

ایک اور سند کے ہمراہ یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا مانگتے ہوئے کبھی ہاتھ بلند نہیں کیے صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ ﷺ نے ایسا کیا تھا اور ہاتھوں کو اتنا بلند کیا تھا آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔



کتاب الجنائز

جنائز کا بیان

۱- باب المشی امام الجنائز.

باب ۱: جنازے کے آگے چلنا

1785- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے آگے چلا کرتے تھے۔

.....

جنازے کے آگے چلنے کا حکم

”الکافی“ کے مصنف حاکم شہید تحریر کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس (جنازے) کے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ان کی دلیل وہ روایت ہے، حضرت ابوبکر اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

۱۷۸۵- أخرجه البيهقي في المصنف (۷۸۲) والبيهقي (۶۰۷) ومن طريقه ابن حبان (۲۰۵۷) وأخرجه أيضاً ابن أبي شيبة (۳۷۷/۲) باب المشي امام الجنائز والطحاوي (۱۸۱۷) وأحمد (۲۸/۲) وأبو داود في الجنائز (۳۷۹) باب المشي امام الجنائز والترمذي في الجنائز (۱۰۰۸) باب ما جاء في المشي امام الجنائز والنسائي في الجنائز (۵۶/۵) باب مكان الماشي امام الجنائز والطحاوي في المعاني (۱۷۹/۱) باب المشي في الجنائز وابن ماجه في الجنائز (۱۸۲) باب ما جاء في المشي امام الجنائز والبيهقي (۲۶/۲۲) باب المشي امام الجنائز والبيهقي في (شرح السنة) (۱۸۸) من طريقه عن ابن عيينة عن الزهري بإسناده - وأخرجه الشافعي في (المسنود) (۱۵۹۱) من طريقه البيهقي في المصنف (۷۸۲) والترمذي (۱۰۰۸) والنسائي (۵۶/۵) والبيهقي في الكبرى (۲۶/۵) والمصنف (۷۸۸) من طريقه الطبراني في المعجم (۱۳۱۳۶) (۱۳۱۳۵) (۱۳۱۳۴) والطحاوي في المعاني (۶۸۰-۶۷۹/۱) وابن حبان (۲۰۵۸) وأحمد (۲۷-۲۲۲-۲۷) من طريقه عن الزهري به موصولاً - وأخرجه مالك في الجنائز (۲۲۵/۱) باب المشي امام الجنائز عن ابن شهاب مرسل - وناجيه على مرسل جماعة - ورجع الميراث على الموصول جماعة منجم: البخاري والنسائي والطحاوي - وحكي الترمذي ذلك عقب رواية ابن عيينة فقال (الصل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسل في ذلك أصح) - وهو راجع: (شرح السنة) للبيهقي (۲۳۲/۵) وشرح المعاني للطحاوي (۱۷۹/۱-۱۸۰) وشرح البيهقي (۲۶/۵) والمصنف (۲۶۹/۵-۲۷۰) ونسب الراية (۲۹۲/۲-۲۹۳) ونسب المعجم (۱۱۱/۲-۱۱۲) -

اسی طرح (دوسری دلیل یہ ہے) کہ لوگ میت کے لیے سفارشی ہوتے ہیں اور رواج یہی ہے سفارشی آگے چلتا ہے اس شخص سے جس کی اس نے سفارش کرنی ہوتی ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے (جس میں یہ بات مذکور ہے):

”نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں (شرکت کرتے ہوئے جنازے کے) پیچھے چلے تھے۔“

اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ جنازے کے پیچھے چلا کرتے تھے ان سے کہا گیا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات تو جنازے کے آگے جایا کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر رحم کرے وہ دونوں یہ بات جانتے تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن وہ دونوں یہ چاہتے تھے کہ لوگوں کے لیے سہولت پیدا کر دیں۔

اس کا مفہوم یہ ہے: لوگ جنازے کے آگے چلنے سے احتراز کر لگے تھے تو اگر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے پیچھے چلتے تو راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے جنازے میں شریک ہونے والوں کو دشواری پیش آتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جنازے کے پیچھے چلنے کو جنازے کے آگے چلنے پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فرض نماز کو نوافل پر حاصل ہوتی ہے۔

برخی کہتے ہیں: جنازے کے پیچھے چلنے میں وعظ و نصیحت کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے کیونکہ جب انسان جنازے کی طرف دیکھتا ہے تو اپنی پھر حالت کے بارے میں بھی جائزہ لیتا ہے وہ اس صورت حال سے نصیحت حاصل کرتا ہے اس طرح بعض اوقات جنازے کو اٹھانے میں اس کے تعاون کی ضرورت ہو سکتی ہے تو جب لوگ جنازے کے پیچھے چل رہے ہوں گے تو ضرورت کے وقت یہ تعاون کر سکیں گے اس لیے یہی افضل ہے۔

1786- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2- باب الْمُسْلِمِ لَيْسَ بِنَجَسٍ.

باب 2: مسلمان نجس نہیں ہوتا

1787- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعِزَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمِّكَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَنْجَسُوا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرحومین کو نجس قرار نہ دو

اللموط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 88/2

کیونکہ مسلمان زندگی اور موت کسی بھی حالت میں نجس نہیں ہوتا۔

3- باب مَكَانِ قَبْرِ آدَمَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالتَّكْبِيرُ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

باب 3: حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کی جگہ اور ان پر چار تکبیروں کا کہا جانا

1788- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ مَرْوَانَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا صَلَّى جِبْرِيلُ بِالْمَلَائِكَةِ يَوْمَئِذٍ وَدُفِنَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَأُخِذَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَلُحِدَ لَهُ وَسُمِّيَ قَبْرُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ بْنُ مِغْوَلٍ مَتْرُوكٌ. وَرَوَاهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنِ ابْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَوْلَهُ بَعْضُ هَذَا الْكَلَامِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی تھی انہوں نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھی تھی حضرت جبریل علیہ السلام نے فرشتوں کو اسی دن نماز پڑھائی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کو "مسجد خیف" میں دفن کیا گیا ان کا رخ قبلہ کی طرف کیا گیا تھا اور ان کے لیے لحد بنائی تھی اور ان کی قبر پر چونا لگا دیا گیا تھا۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمن بن مالک متروک ہے دیگر راویوں نے اس روایت کے بعض حصے کو عروہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے۔

نقل کیا ہے۔

۱۷۸۷- اخرجہ العاکم (۲۸۶/۱) آخر کتاب الجنائز من رواية خالد بن مخلد: ثنا سليمان ابن بلال عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً بنحوه - وقال العاکم: صحيح على شرط البخاري - ولم يخرجاه - وفيه رفق بالحديث مختلف فيه على محمد بن عمرو بن اسحاق: (منقول مثلاً فليقتل) - الله - ونقبة الذهبي بقوله: (بل نعمل بهما) فيمنع من الغسل - الله - و اخرجہ العاکم ايضاً (۲۸۵/۱) من رواية ابي بكر وعثمان ابني ابي ثيبة عن مفيان: باسناده مرفوعاً - وعلقه البخاري في الجنائز (۱۵۰/۲) باب: (غسل الميت وضوءه بالسما والسماء) مرفوعاً على ابن عباس فقال: (وقال ابن عباس - رضي الله عنهما -: المسلم لا ينحس حياً ولا ميتاً) - قال ابن حجر في (الفتح) (۱۵۲/۲): (وصله سعيد بن منصور: حدثنا مفيان عن عمرو ابن دينار عن عطاء عن ابن عباس - رضي الله عنهما - قال: (الله الغنيح) (۱۵۲/۲): (فان المؤمن ليس ينحس حياً ولا ميتاً) - انما هو صحيح - وقد روي مرفوعاً: اخرجہ الدارقطني من رواية عبد الرحمن بن يحيى السخري عن مفيان - وكذلك اخرجہ العاکم من طريق ابي بكر وعثمان ابني ابي ثيبة عن مفيان - والذي في مصنف ابن ابي شيبة عن مفيان موقوف: كما اخرجہ سعيد بن منصور - وروي العاکم نحوه مرفوعاً ايضاً من طريق عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما - الله - قلت: والاشهر عن ابن عباس موقوف عند ابن ابي شيبة (۹۲/۶) وعبد الرزاق (۱۵۰/۲) في الجنائز باب من غسل ميتاً اغسل او توضع - وله شواهد موقوفة عند قضا عن عائشة وابن مسعود وابن عمر وغيرهم - وذكر له البخاري شافعي عن سعد بن ابي وقاص من قوله لقول - وذكر له البخاري شافعي مرفوعاً: (المومن لا ينحس) - وقد روي هذا الحديث عن ابن ابي شيبة - رضي الله عنه - مرفوعاً - اخرجہ البخاري في الفصل (۲۸۲) باب: عرق الجنب - وان المسلم لا ينحس - و (۲۸۵) باب: الجنائز اخرج في السور وغيره - وسلم في العي (۲۷۱) باب: الدليل على ان المسلم لا ينحس - و ابو داود في الطهارة (۲۲۶) الترمذي (۱۲۱) باب ما جاء في مصافحة الجنب والناسي (۱۵۰/۱) في الطهارة - ابن ماجه في الطهارة (۵۲۶) باب: مصافحة الجنب - ابن ابي شيبة (۱۷۲/۱) و ابو عوانة (۲۷۵/۱) و ابن الجارود (۹۶) - وله شاهد من حديث عذبة مرفوعاً نحوه - اخرجہ مسلم (۲۷۲) ابو داود (۲۲۰) والناسي (۱۵۰/۱) و ابن ماجه (۵۲۵) و احمد (۵۰۲-۲۸۶/۵) و ابو عوانة (۲۷۵/۱) و ابن ابي شيبة (۱۷۲/۱) - ۱۷۸۸ - فذكره اوردہ الدارقطني من رواية هذا المتروك - و اخرجہ العاکم (۲۸۶/۱) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً - وفي نسخة الطرقات بين السائب الجزري - قال العاکم عقبه: (لست ممن يظن عليه ان الطرقات بين السائب ليس من شرط هذا الكتاب) وانما اخرجنا

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سلیمان، ابوحسن علاف معروف ب (ابن قافا): قال خطیب بغدادی: وما علمت من حاله اخیرا۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۳/۵)۔

1789- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ لِحَدَّادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلَّتْ عَلَى آدَمَ فَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَقَالُوا هَذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِي آدَمَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی تھی انہوں نے ان پر چار تکبیریں پڑھی تھی انہوں نے یہ کہا تھا: اے اولادِ آدم! تمہارا (نماز جنازہ ادا کرنے کا) یہ طریقہ ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن صباح، بغدادی، سمسار، اصلہ من نھاوند، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از ابن حجر عسقلانی (۱۱۰/۲)۔

1790- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ شُعْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِهَذَا مَوْقُوفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رحمۃ بن مصعب واسطی۔ قال ابن معین: ليس بشيء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷۲/۳)، و الاضعفاء والمتردین (لابن جوزی (۲۸۳/۱)۔

1791- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوْحٍ

۱۷۹- أخرجه المارفتني لصا من طريق عثمان بن سعد ويونس عن الحسن، وأخرجه البيهقي (۲۶/۱) من طريق أبي عبيدة عن عثمان بن سعد، بهـ وأخرجه الحاكم (۲۶۵/۱) من رواية يونس عن الحسن، بإسناده، وقال: (صحيح الإسناد ولم يخرجاه، وهو من النوع الذي لا يوجد للتابعي إلا الراوي الواحد، فإن عتي بن ضميرة السعدي ليس له راو غير الحسن، وعندي أن الشيخين علما به طرفة أخرى، وهو أنه روي عن الحسن عن أبيه، دون ذكر عتي)۔ ثم رافقه الحاكم (۲۶۵/۱) من رواية يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الربيع عن الحسن عن أبي بن كعب، به دون ذكر عتي، ثم قال: (لنا لا يغلل حديث يونس بن عبيد، فإنه أعرف بحديث الحسن من أهل المدينة وبراء، والله أعلم)۔

۱۷۹- أحسنه أبو الطيب آبادي في (التعليق المنقذ) برحمته بن مصعب، وذكر قول ابن معين فيه: (ليس بشيء)۔ وقاله ابن بطال، مدار من معبر، وهو مشرور الحديث، بل روي بالوضع، لكن ورد الحديث من وجه آخر، عن يونس، فأخرجه الحاكم (۲۶۵/۱) من رواية إسماعيل عن يونس عن الحسن عن عتي عن أبي به مرفوعا: كما سبق في الذي قبله۔

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن روح مدنی۔ قال ابن حجر فی لسان المیزان (۳۴۰/۳): من ثقات، ولقبہ عبدوس۔ و ذکر مزی فی رواۃ عن

شبابہ بن سوار، قال: وعبد اللہ بن روح مدائنی۔

○ خارجہ بن مصعب بن خارجہ، ابوجاج، سرخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مترک" قرار دیا ہے۔ وکان

یدلس عن کذا بین، (اور ایک قول کے مطابق): ان ابن معین کذبہ۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا

انتقال 168ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "المقرب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۱)۔

1792- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَلَابِيسِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَخَرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ

بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ كَذَا قَالَ كَثَرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ أَرْبَعًا وَكَثُرَ أَبُو

بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْبَعًا وَكَثُرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا وَكَثُرَ صُهَيْبٌ

عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا وَكَثُرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَرْبَعًا وَكَثُرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا. مُحَمَّدُ بْنُ

الْوَلِيدِ هَذَا ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت ابوبکر

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت صہیب رضی اللہ

عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسین

نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی محمد بن ولید ضعیف ہے۔

4- باب التَّسْلِيمِ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدٌ وَالتَّكْبِيرُ أَرْبَعًا وَخَمْسًا وَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ.

باب 4: نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا چار یا پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اور سورہ فاتحہ پڑھی جائے

1793- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَكْبِتُ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الْوَلِيدِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَرْدٍ الْمَدَنِيُّ

۱۷۹۲- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۸۵/۱) باب التكبير على الجنائز أربعا من رواية أبي الوليد محمد بن أحمد بن برد المدائني

نسباً الموصوف بن جميل بإسناده وقال: صحيح الإسناد ولم يخرجاه في المجلدات بن فضالة من المل الزهد و العلم ا بصوت لا بجمع

الذ ان التخطيوس لم يخرجاه في السور حقه - ۵۱ - وقال الذهبي (مبارك ليس بالمجة) ا كما في (الخطيوس) للذهبي بنحو المستدرک

وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ نے اس میں چار تکبیریں پڑھی اور ایک سلام پھیرا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عئیس کوئی نخعی، اسمہ عمرو بن مروان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذکرہ ابن حجر تمیزاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۷)۔

○ مروان نخعی۔ قال ابن ابی حاتم فی جرح وتعدیل (۲۷۲/۸): روی عن علی۔ رضی اللہ عنہ۔ روی عنہ عمران، سمعت ابی یقول ذلک ویقول: مجھول۔ وانظر ترجمہ فی لسان (۲۲/۶)، ومغنی فی ضعفاء (۲/۶۵۲)۔

——***

نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوالحسن احمد بن محمد قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

نماز (جنازہ کا طریقہ یہ ہے): آدمی پہلے ایک مرتبہ تکبیر کہے پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے پھر ایک تکبیر کہے اور پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر ایک تکبیر کہے اور اسکے بعد اپنے لیے میت کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا

۱۷۹۲- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۶۴۲) وابن أبي شيبة في المصنف (۱۸۸/۱) عن حفص بن غياث بإسناده - وأخرجه عبد الرزاق (۲/۶۶۷) عن حماد قال بلغني عن أبي هريرة أنه سلم على جنازة حتى سمع من يليه - وقاله ابن جرير عن أبي هريرة - الله - فكننا من فعل أبي هريرة موقوفاً غير مرفوع - وأخرجه مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة في قصة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي قال: (وكبر أربع تكبيرات) ولم يذكر التسليم - فكننا أخرجه مالك في الجنائز (۲۳۶/۱) باب: التكبير على الجنائز ومن طريقه الشافعي ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة (۷۵۷۷) ومن طريق مالك - أيضاً - أخرجه البخاري في الجنائز (۱۲۱۵) باب: الرجل يضي على أهل البيت بنفسه وباب: التكبير على الجنائز أربعاً (۱۳۳۲) ومسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: في التكبير على الجنائز وأحمد (۲/۶۲۸-۶۲۹) وأبو داود في الجنائز (۲۲۰۶) باب: في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك - والمستدر في الجنائز (۷۲/۱) باب: عدد التكبير على الجنائز والبغوي في (شرح السنة) (۱۶۸۹) وابن حبان في الجنائز (۲۰۶۸) وأخرجه عبيد الله بن عمر عن الزهري بإسناده - أخرجه أحمد (۲/۲۸۹) وابن حبان في الجنائز (۳۱۰۰) - وأخرجه معمر عن الزهري بإسناده - أخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۸) باب: الضروف على الجنائز - والنسائي في الجنائز (۱۰۲۲) باب: ما جاء في التكبير على الجنائز - وابن ساجع في الجنائز (۱۵۳۴) باب: في الصلاة على النجاشي - وابن أبي شيبة (۲/۳۶۲-۳۶۳) - وأخرجه صالح عن الزهري به - أخرجه مسلم في الجنائز (۹۵۱) - وأخرجه عقيل عن الزهري به - أخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۲۸) وفي مناقب الانصار (۲۸۸۱) باب: موت النجاشي - ومسلم في الجنائز (۹۵۱) - وأخرجه زعمة - صالح عن الزهري به - أخرجه الطيالسي (۲/۳۲۰) وأحمد (۲/۱۷۹) - وأخرجه ابن عيينة فقال: عن الزهري عن أبي مليحة عن أبي هريرة به - أخرجه أحمد (۲/۲۶۱) والبغوي في (شرح السنة) - وجمع بين الروايتين عن الزهري جملة - وأخرجه معمر بن أبي حفصة عن الزهري عن سعيد و أبي مليحة عن أبي هريرة به - أخرجه أحمد (۲/۵۲۹) - و تابعه معمر عن الزهري عن عوسبة به - أخرجه عبد الرزاق (۲/۶۲۹) ومن طريقه أحمد (۲/۲۸۰) - و تابعه عقيل عن الزهري عن عوسبة به - أخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۲۷) باب: صلاة العبيد مع الناس على الجنائز - ومسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: في التكبير على الجنائز - و تابعه صالح عن الزهري عن عوسبة به - أخرجه البخاري في مناقب الانصار (۲۸۸۰) ومسلم في الجنائز (۹۵۱) والبيهقي في الكبرى (۱/۶۹۱) - و تابعه يونس عن الزهري عن عوسبة به - أخرجه ابن حبان في الجنائز (۳۱۰۱) -

کرنے پھر چوتھی مرتبہ تکبیر کہے اور سلام پھیر دے۔

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

ابتدائی دور میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں بڑا اختلاف تھا، صحابہ کرام سے تین سے لے کر سات تک تکبیروں کی روایات منقول ہیں، تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی جائے گی۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ اور جابر بن زید پانچ تکبیروں کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ایک روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن مل گئی تھی جس دن وہ فوت ہوا تھا آپ لوگوں کو ساتھ لے کر عید گاہ تشریف لائے آپ نے ان کی صفیں قائم کروائیں اور نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

یہی وجہ ہے جمہور فقہاء نے اس روایت پر عمل کیا ہے۔

ایک اور حدیث اسی مفہوم کی منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے غریب عورت کی نماز جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے شیخ عبدالرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے ایک مرتبہ نماز جنازہ میں انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی جب ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ بھی (پانچ مرتبہ) تکبیریں کہا کرتے تھے۔

شیخ ابویضثمہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں کبھی چار کبھی پانچ کبھی سات اور کبھی آٹھ مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے۔ جب نجاشی کا انتقال ہوا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں قائم کر لیں نبی اکرم ﷺ نے اس نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی پھر اسکے بعد آپ ﷺ اپنے وصال ظاہری تک چار تکبیریں ہی کہتے رہے۔

اس روایت میں جمہور فقہاء کے لیے واضح دلیل موجود ہے۔

نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنے پر علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے جبکہ باقی تکبیروں کے بارے میں

اختلاف ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے تمام تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک باقی

۱۔ مختصر القدوری از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان ص ۱۱۱

تکبیروں میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے اور اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

جن فقہاء نے اس روایت کے ظاہر کو ترجیح دی اور جو لوگ عام نمازوں میں صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا حکم بیان کیا اور جو فقہاء ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے دوسری تکبیرات کو پہلی تکبیر کے مشابہہ قرار دیا ہے کیونکہ قیام اور استواء کے حوالے سے تمام تکبیریں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں۔

نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کا حکم

نماز جنازہ میں سلام پھیرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا یا دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔ جمہور اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ میں ایک مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز میں دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے مزنی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور ایک قول امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی ہے۔

اس اختلاف کا سبب عام نماز میں سلام پھیرنے کے بارے میں ان حضرات کا اختلاف ہے اور نماز جنازہ کو فرض نمازوں پر قیاس کرنا ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں ایک ہی سلام پھیرا جاتا ہے اور انہوں نے نماز جنازہ کو بھی فرض نمازوں پر قیاس کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: نماز جنازہ میں بھی ایک ہی سلام پھیرا جائے گا۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں دو سلام پھیرے جاتے ہیں ان کے نزدیک نماز جنازہ میں بھی عام نماز کی طرح دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

اگر نماز میں سلام پھیرنے کو سنت قرار دیا جائے تو نماز جنازہ میں بھی سلام پھیرنا سنت ہوگا اور اگر وہاں اسے فرض سمجھا جائے تو یہاں بھی فرض شمار ہوگا۔ اسی طرح مالکی مسلک میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے سلام پھیرتے ہوئے پست آواز میں سلام پھیرا جائے گا یا بلند آواز میں سلام پھیرا جائے گا۔

1794 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ وَيَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْقَرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ الْجَزْرِيُّ - كَذَا قَالَ الْفَحَّامُ - عَنْ مَيْمُونِ بْنِ

بلدیۃ الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

مُهْرَان عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْرَجَ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ
عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ
الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا إِنَّمَا هُوَ فَرَاتُ بْنُ
السَّائِبِ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آخری مرتبہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی فرات بن سائب، یہ متروک الحدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خنيس بن بكر بن خنيس۔ قال صالح بن محمد جزرة علم حديث کے ماہرين نے انہیں ”ضعيف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲/۳۶۲)۔

1785- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ
لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ.

☆ ☆ طلحہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے اس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی میں نے اس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مکمل سنت یہ ہے۔

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

١٧٩٥- أخرجه البخاري في الجنائز (١٢٢٥) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز. و أبو داود في الجنائز (٢١٩٨) باب: ما يقال على الجنائز. و الترمذي في الجنائز (١٠٢٧) باب: مع جاء في القراءة على الجنائز بفتح الكاف و ابن الجارود في (المنتقى) (٥٢٥) و الحاكم (٢٨٦/١) و البيهقي في الكبرى (٢٨/٤) من طريق سليمان بن داود - و تابعه عنه عن سعد بن إبراهيم - أخرجه البخاري في الجنائز (١٢٢٥) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز و النسائي في الجنائز (٧٥/٤) باب: الدعاء و الطولبي (٢٧٤١) و الحاكم (٢٥٨/١) البيهقي (٢٩/٤) - و تابعه عن أبيه سعد بن إبراهيم - أخرجه الشافعي في الامم (٢٧٠/١) باب: الدعاء على الجنائز و التكميل فيهما و في المسند (٥٧٩) و من طريقه البيهقي في المعرفة (٧٥٩٩) و أخرجه ايضا النسائي في الجنائز (٧٥-٧٦/٤) باب: الدعاء و الجلود في (شرح السنة) (١٤٩٤) و ابن عثان في الجنائز (٢٠٧١) (٢٠٧٢) و البيهقي في الكبرى (٢٨/٤) ابن الجارود في الجنائز (٥٢٧) - و أخرجه الشافعي في المسند (٥٨٠) و من طريقه البيهقي في المعرفة (٧٥٩٩) و هو عند الحاكم المسند (٢٥٨/١) و السنن الكبرى للبيهقي (٢٩/٤) من طريق ابن عبيدة عن محمد بن عبد الله عن محمد بن أبي سعيد السجستاني سمعت ابن عباس - و أخرجه زيد بن طرفة قال: سمعت ابن عباس بنحوه - أخرجه ابن الجارود في المنتقى (٥٢٦) -

نماز جنازہ میں قرأت کرنے کا حکم

نماز جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

نماز جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں: نماز جنازہ میں کوئی بھی قرأت نہیں ہوگی، یہ صرف ایک دعا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے حوالے سے ہمارے ملک میں کہیں بھی عمل نہیں کیا جاتا۔

یہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی تکبیر کے بعد حمد و ثناء بیان کی جائے گی، پھر اس کے بعد دوسری تکبیر کہنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا۔ تیسری تکبیر کہنے کے بعد میت کے لیے بخشش کی دعا کی جائے گی اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر امام پھیر دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی، پھر اسی طرح تمام تکبیروں میں کیا جائے گا۔

امام احمد بن حنبل اور امام داؤد ظاہری رحمہما اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب عام معمول کا ایک منقول روایت سے مختلف ہونا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ بھی ہے نماز جنازہ پر لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوگا یا نہیں ہوگا؟

عام معمول کی حکایت امام مالک رحمہ اللہ نے اپنے علاقے کے بارے میں بیان کی ہے جبکہ حدیث سے مراد وہ روایت ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے طلحہ بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور فرمایا: تمہیں یہ بات پتہ ہوئی چاہیے کہ یہ ایک سنت ہے۔

جن فقہاء نے اس حدیث کو عام معمول پر ترجیح دی ہے ان کے نزدیک لفظ صلوٰۃ کا اطلاق نماز جنازہ پر بھی ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

ان حضرات نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے موقف کے حق میں ان روایات کو دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز جنازہ کی مختلف دعائیں منقول ہیں ان میں سے کسی بھی روایت میں تلاوت کا ذکر نہیں ہے۔

اس بنیاد پر وہ روایات حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف تصور کی جائیں گی۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی توضیح کی ہے:

ضعفاء (۹۸/۱)، وجرح وتعديل (۲۶۰/۲)۔

1798 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ صَلَّى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ نَدْعَهَا لِأَحَدٍ.

حدیث 1844: ایوب بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی تو آپ ﷺ نے بھی پانچ تکبیریں کہی تھیں اس لیے ہم کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کریں گے۔

1799 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْعٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ مِثْلًا وَعَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اہل بدر پر چھ تکبیریں کہی تھیں نبی اکرم ﷺ نے اصحاب پر پانچ تکبیریں کہی تھیں اور دیگر تمام لوگوں پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن سلح، ہمدانی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۹/۱)۔

1800 - حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ الْمُرْقَعِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ أَدْعَهَا لِأَحَدٍ بَعْدَهُ.

☆ ☆ مرقع نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں پانچ مرتبہ تکبیریں کہی انہوں نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی آپ ﷺ نے بھی پانچ مرتبہ تکبیریں کہی تھی اس لیے میں آپ ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کروں گا۔

1801 - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ الْأَخْمَرُ عَنْ يَحْيَى التَّيْمِيِّ عَنْ عِيسَى مَوْلَى حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّى خَلْفَ مَوْلَايَ وَوَلِيِّ بَعْمَتِي الْعَدِ الصَّالِحِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ مَا وَهَمْتُ وَلَكِنِّي كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ خَلِيلِي أَبُو

۱۷۹۹- أخرجه البيهقي في سننه (۳۷/۴) كتاب الجنائز باب من ذهب في زيادة التكبير على الأربع إلى تعصبه أهل الفصل منها من طبعه المصنف به - وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲۹۷/۱): حدثنا قيس قال: ثنا محمد بن سعيد قال: أنا حفص بن عبات به - وفيه عهد الملك بن سلح: قال العافظ في (التفريب) (۲۳۱/۱): صدوق: لكن نقل عن ابن حبان أنه ذكره في التفات وقال: (بخفي) - (بخط): التوسيب (۳۹۶/۶) -

۱۸۰۱- تقدم وعيسى مولى حذيفة: ضعفه المدقطنی -

رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ بِالْبَيْعِ وَأَنَا أَجِدُ صَدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ وَارِثَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا وَارِثَاهُ - ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي فَكَفَّنْتُكَ ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَكَفَّنْتُكَ - قَالَتْ كَأَنِّي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ قَدْ فَعَلْتَ ذَلِكَ رَجَعْتُ إِلَى بَنِي فَعَرَسْتُ فِيهِ بِغَضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ بَدَأَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بقیع (کے میدان میں کسی شخص کے جنازے میں شریک ہو کر واپس آئے) مجھے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا میں یہ کہہ رہی تھی: ہائے میرا سر! (اس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہو گا: ہائے! میں مر گئی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہائے میرا سر! پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاتی ہو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا کیونکہ میں تمہیں کفن دوں گا تمہاری نماز جنازہ ادا کروں گا تمہیں دفن کروں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! جب آپ ایسا کر لیں گے تو واپس میرے گھر میں آئیں گے اور یہاں اپنی ایک نئی زوجہ محترمہ کے ساتھ رات گزاریں گے تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی اس تکلیف کا آغاز ہوا جس میں آپ کا وصال ہوا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد الملک بن واقد حرانی، ابویحییٰ اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تکلم فیہ بلا حجت، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰/۱)۔

1894- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَالِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ فِيهِ فَعَسَلْتُكَ وَكَفَّنْتُكَ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”تو میں تمہیں غسل دوں گا اور تمہیں کفن دوں گا۔“

1895- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَنِينِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِهِذَا وَقَالَ فِيهِ فَعَسَلْتُكَ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تو میں تمہیں غسل دوں گا۔“

۱۸۹۲- المخرجه احمد (۲۲۸/۶) و عن ابن ماجه في الجنائز (۱۸۶۵) باب: ما جاء في غسل الرجل امراته و غسل المرأة زوجها عن محمد بن مسلمة به- و من هذا الوجه المخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۸۲/۱۱) و ابن حبان في كتاب التلخيص (۶۵۸۶) باب: مرض النبي صلى الله عليه وسلم و البيهقي في الكبرى (۲۹۶/۲) من طرق عن محمد بن مسلمة به- و قد شجره البيهقي في الدلائل (۱۶۸/۷-۱۶۹) من رواية يونس عنه بالسباع من يعقوب- قال ابو حنيفة في (الزوائد) (رجال ثقاة و المخرجه البخاري من وجه آخر مختصراً)- المخرجه البخاري في المرض (۵۶۶۶) باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني و جمع و كذلك البيهقي في الدلائل (۱۶۸/۷) كذلك ما من طريق يحيى بن سعيد سمعت القاسم بن محمد قال: قالت عائشة و اربابها... الحديث مختصراً و عن ذكر الصداع و ليس فيه قوله: (ثم بدأ في وجه الذي توفى فيه صلى الله عليه وسلم)-

قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اگر پہلی نماز جنازہ باجماعت ادا کی گئی ہو تو احناف اور مالکیوں کے نزدیک دوبارہ نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہوگا، لیکن اگر

پہلی مرتبہ باجماعت ادا نہ کی گئی ہو تو دفن کرنے سے پہلے دوبارہ باجماعت نماز جنازہ ادا کرنا مستحب ہوگا۔

شوافع اور حنابلہ نے اس بات کی اجازت دی ہے جو لوگ پہلی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکے ہوں وہ دوبارہ نماز جنازہ ادا

کر سکتے ہیں خواہ میت کو دفن کیا جا چکا ہو۔

بلکہ شوافع کے نزدیک ایسا کرنا سنت ہے اور کئی صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے یہ متفق علیہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جو تازہ بنی تھی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں قائم کر لیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں۔

اگر کسی شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی ہو تو اس کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا

اتفاق پایا جاتا ہے اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون کی قبر پر اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

یہاں یہ بات مناسب محسوس ہوتی ہے اس بارے میں فقہاء کی عبارات کو نقل کر دیا جائے تاکہ دفن کے بعد نماز جنازہ کے

جواز کے بارے میں ان کی بیان کردہ قیود کا علم ہو سکے۔

احناف یہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو نماز جنازہ ادا کیے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو استحسان کا تقاضا یہ ہے: اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا

کی جائے جب تک اس بات کا غالب گمان ہو کہ اس کی لاش پھول کر پھٹ نہیں گئی ہوگی۔ لاش کے خراب ہونے کا تعلق جگہ کے

ساتھ میت کی حالت کے ساتھ اور وقت کے ساتھ ہے اور اس بارے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر نماز جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو تو اگر ابھی دفن سے فارغ نہیں ہوئے تو میت کو

نکال کر اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے۔ اور اگر دفن کر چکے ہوں تو جب تک لاش خراب نہ ہو اس وقت تک قبر پر نماز جنازہ ادا کی

جاسکتی ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو تو قبر پر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ کیونکہ قبر

پر نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

اگر کسی شخص کو غسل دیے بغیر یا قبلہ کی طرف اس کا منہ کیے بغیر کسی دوسری سمت میں رخ کر کے دفن کر دیا گیا ہو تو اب اگر

قبر کھودنے کی وجہ سے لاش کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو قبر کو کھود کر میت کو نکال کر اسے غسل دے کر اسے قبلہ کی طرف منہ کر کے

دفن کیا جائے گا کیونکہ یہ کام واجب ہے۔ اگر واجب کا ادا کرنا ممکن ہو تو اسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن اگر کسی خرابی

اندیشہ ہو تو قبر کو نہیں کھودا جائے گا کیونکہ اب واجب کی ادائیگی مشکل ہو چکی ہے اور جب وہ مشکل ہو جائے تو واجب ساقط

جاتا ہے۔ جیسے زندہ شخص کا وضو کرنا یا نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

اگر میت کو قبر میں رکھ دیا گیا ہو لیکن ابھی اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو اس کی میت کو نکال کر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں۔ اگر میت کو قبلہ کی طرف رخ کرنے کی بجائے کسی اور سمت میں دفن کیا گیا ہو یا نماز جنازہ ادا کیے بغیر اسے دفن کر دیا گیا ہو تو اب قبر کو کھود کر اسے قبلہ کی طرف دفن کیا جائے گا تاکہ واجب ادا ہو جائے اور اگر نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی تو نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی کیونکہ نماز کی شرط موجود ہے اگر کفن نہیں پہنایا گیا تھا تو اسے کفن نہیں پہنایا جائے گا۔

نماز کے بارے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ فلاں صحابی انتقال کر گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ پھر نبی اکرم ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

اگر دفن ہوئے ایک مہینے سے زائد عرصہ گزر چکا ہو تو اب نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

کیونکہ سعید بن مسیب نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ انتقال کر گئیں نبی اکرم ﷺ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے جب آپ واپس تشریف لائے تو ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس وقت اس خاتون کے انتقال کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس بارے میں ہمیں جو مدت معلوم ہوئی ہے اس کی زیادہ سے زیادہ حد یہی ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی تھی یہ اتنی مدت ہے غالباً اتنے وقت کے دوران میت خراب نہیں ہوتی اس لیے اس مدت تک نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے جیسا کہ تیس دن گزرنے سے پہلے یا پھر یہ ہے غالب گمان یہ ہو کہ لاش خراب نہیں ہوئی ہوگی۔

5- باب وَضْعُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَرَفْعُ الْأَيْدِي عِنْدَ التَّكْبِيرِ.

باب 5: (نماز جنازہ کے دوران) دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

1806- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ نَصْرِ الْقَارِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَادٍ سَجَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى

الْفَقَّاحُ الْإِسْلَامِيُّ وَادِلَةُ إِزْزَازُ وَهَبُ زُحَلِي

۱۸۰۶- أخرجه الترمذي في الجنائز (۱۰۷۷) باب: ما جاء في رفع اليمين على الجنائز والبسوقي في الجنائز (۲۸/۱) باب: وضع اليمنى على اليسرى من بداية يحيى بن يعلى عن أبي فروة يزيد بن سنان عن زيد بن أبي أنيسة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة مرفوعاً به- وقال الترمذي: (عريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه)- (۱)- وقال البسوقي: (تفرد به يزيد بن سنان)- (۱)- (۱)- وبه إعلنه في الفطن وقد ضعفه أحمد وجماعة- قال الترمذي: (واختلف أهل العلم في هذا: فرأى أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وعبرهم أن يرفع الرجل يمينه في كل تكبيرة على الجنائز- وهو قول ابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق- وقال بعض أهل العلم: لا يرفع يمينه إلا في المرة- وهو قول الثوري وأهل الكوفة- وذكر عن ابن المبارك أنه قال: في الصلاة على الجنائز: (لا تقبض يمينه على شماله)- (۱)- فرأى بعض أهل العلم: أن يقبض يمينه على شماله: كما يفعل في الصلاة- وقال أبو عيسى: (يقبض إجماعاً إلى)- (۱)- فليست- ولم يرد ذكر زيد بن أبي أنيسة في هذا الإسناد- وأخرجه الماروقطني عقبه من هذا الوجه وفيه ذكر زيد بن أبي أنيسة- ولعل هذا اضطراب من أبي فروة يزيد بن سنان: فقد لحقه الظن في حفظه-

أَسْلَمِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز جنازہ ادا کی تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن حماد بن کسب - حضرمی، ابو علی بغدادی، یلقب سجادة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۶۵)۔

1807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقَبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو آپ ﷺ پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھ لیتے تھے۔

1808- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَالُوسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَهْوِي

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اٹھاتے کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ نماز جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن جریر بن جبلة بن ابی رواد، ابو عباس، وقیل: ابو حسن، عسکی، بصری، وثقه بغدادی، ان کا انتقال 262ھ

۱۸۰۷- المرحه البیہقی فی السنن (۲۸/۱) من طریق محمد بن سلیمان الواسطی: یہ - وانظر الحديث السابق -

۱۸۰۸- المرحه البیہقی فی الضعفاء الکبیر (۱۱۹/۲) فی ترجمه (الفضل بن السکن) قال: حدثنا حماد بن عیسی بن موسی العنقلی: حدثنا حماد بن

بن جریر بن جبلة - مذكر الحديث - وعنه الزیلعی فی نصب الرایة (۲۸۵/۲) للدارقطنی قال: (وکتبه علیه) لکن اعلمه البیہقی فی کتاب

بالفضل بن السکن - وقال: انه مجهول - انتهى - ولم أجده فی ضعیفاء ابن حبان - الا - ثم قال: (حدثنا آخر بطریق ما تقدم) اظهر

الدارقطنی فی علله عن حماد بن جبلة: حدثنا یزید بن هارون: انما یحیی بن حماد عن نافع عن ابن عمر ان النبی - علیه السلام - کان

صلی الجنائز - رفع یدیه فی کل تکبیرة - و اذا انصرف سلم - انتهى - قال الدارقطنی: فکنا رفعه عمر بن جبلة - و خالفه جماعة فرمعه

بیزید بن لہیع موقوفاً - وهو الصواب - انتهى - ولم یرو البخاری فی کتابه المرفوع فی - رفع الیمین نجاً فی هذا الباب - والله

موفقاً علی ابن عمر - وحديثنا موقوفاً علی عمر بن العزیز - رضي الله عنهما - والله اعلم -

میں ”واسط“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۵/۱۰)۔

1809- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدٍ وَنَيْبُ حَمْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً

كَاتَبَتْ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ وَلَدِهَا.

★★ عمرو بیان کرتے ہیں: ایک عیسائی عورت کا انتقال ہو گیا جس کے پیٹ میں ایک مسلمان (کا) بچہ تھا تو حضرت

عمرؓ نے یہ حکم دیا کہ اس عورت کو اس بچے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

1810- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا

عَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَانَ قَالَ صَلَّى زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا لَهُ وَهَيْتَ أَمْ

هَذَا قَالَ بَلْ عَمْدًا إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيهَا.

★★ ابوسلمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ارقمؓ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے

مجھے مرتبہ تکبیر کہی جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ان سے کہا: آپ نے غلطی سے ایسا کیا ہے یا جان بوجھ کر ایسا کیا ہے؟ تو

ہوں نے بتایا: جان بوجھ کر کیا ہے کیونکہ نبی اکرمؐ اسی طرح اسے ادا کیا کرتے تھے۔

1811- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْحَافِظِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْمُفِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو

مُعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ

سَمَاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ أُمِّهُ تُورِثُ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يُحْضَرَهَا

فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرَكَبْتَ ذَابْتَكَ وَسِرَّ أَمَامَهَا فَإِنَّكَ إِذَا كُنْتَ أَمَامَهَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا . هَذَا لَا

بُتُّ وَأَبُو مُعْشَرٍ ضَعِيفٌ .

★★ عبداللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ثابتؓ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر

ہوئے انہوں نے بتایا: ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے جو عیسائی تھی اور وہ یہ چاہتے تھے کہ اپنی والدہ کی آخری رسومات میں

شریک ہوں تو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر سوار ہو جاؤ اور جنازے کے آگے چلو اگر تم اس کے آگے چل

ہے ہو گے تو تم اس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔

۱۸- أخرجه عبد الرزاق (۶۵۸۵) عن ابن جرير: أخبرني عمرو بن دينار أن شيخا من أهل الشام أخبره عن عمر بن الخطاب - وأخرجه

عن أبي ثيبة عبد الرزاق (۶۵۸۵) عن ابن جرير: أخبرني عمرو بن دينار أن شيخا من أهل الشام أخبره عن عمر بن الخطاب - وأخرجه ابن

ثيبة (۱۵۶/۱) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار - وأخرجه عبد الرزاق (۶۵۸۲) (۶۵۸۱) عن الزهري وعطاء - من قولهما: - أنسوا

مفسر في مقابر أهل دينها - وأخرجه عبد الرزاق (۶۵۸۱) وابن أبي ثيبة (۱۵۶/۱) عن ابن جرير عن سليمان بن موسى: أن وائلة بن

سفيان دفن امرأة من النصارى ماتت وهي حبلى من مسلم في مقبرة ليست بمقبرة النصارى ولا مقبرة المسلمين - بين ذلك - قال

سفيان: - وبليسا أهل دينها - انتهى -

۱۹- تقدم و أبو سليمان جوده المارقطني -

۲۰- تفرد به المارقطني - وضعف أبا معمر - وهو مخالف لما ثبت عن ابن عمر - وتقدم تفرغه مطولا: - (أن النبي صلى الله عليه

وسلم و ابن بكر و عمر كانوا يمشون أمام الجنائز) - القدر من أدلة الجمهور من الفقهاء في جواز المشي أمام الجنائز: مما يدل على

ضعف رواية أبي معمر عنه - وأبو مفيان نقل فيه صاحب التعليل المثنى (۷۵/۱) عن المارقطني أنه قال: مجبول -

انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: میں اس خاتون کی نماز جنازہ اس طرح پڑھاؤں گا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے آخری مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

1814- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَالِمٍ بْنُ وَرْدَانَ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. **★★** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا کے دوران دونوں ہاتھ بلند نہیں کیا کرتے تھے صرف نماز استسقاء میں ایسا کیا کرتے تھے آپ اس میں دونوں ہاتھ اتنے بلند کر لیا کرتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن حاتم بن وردان بصری ابو محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۹/۱)۔

1815- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوهُ وَإِنْ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ. **★★** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی ہے: جب تم مردے کو غسل دو تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ تمہارا مردہ نجس نہیں ہوتا تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم اپنے ہاتھ دھو لیا کرو۔

7-باب الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ.

باب 7: قبر پر (نماز جنازہ) ادا کرنا

1816- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بَخِي بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ أَبُو هِشَامٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُعُ وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِفْرَاسٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِقَبْرِ دُفَيْنَ حَدِيثًا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَثَّرَ

۱۸۱۶- المخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۲۰۶/۱) في الطهارة: باب: الفصل من غسل الميت من طريق أبي شيبه عن خالد بن مخلد بن سليمان: قال البيهقي: (هذا ضعيف والحد في علي أبي شيبه: كما اظن - وروى بعضه من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعا) - ثم اورد من رواية ابن عبيد بن عمرو بن ميمار عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا ثم قال: (وهكذا روي من وجه آخر غريب عن ابن عبيد بن عمرو مرفوعا) - (وهذا مرفوعا ولا يصح رفعه) -

أَرْبَعًا . قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثَّقَةُ مَنِ شَهِدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس صاحب قبر کو کچھ عرصہ پہلے دفن کیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور آپ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک قابل اعتماد شخصیت نے سنائی ہے جو اس موقع پر موجود تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

1817- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرِ مَنبُوحٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ وَأَبُو حُدَيْفَةَ عَنْ زَائِدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَكَابَعَهُمْ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ كُلُّهُمْ قَالَ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جو الگ تھلک تھی آپ ﷺ نے اس کی (نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیر کہی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اور ان سب راویوں نے یہی بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1818- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً .

۱۸۱۶- أخرجه مسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: الصلاة على القبر - و أبو داود في الجنائز (۲۱۹۶) باب: التكبير على الجنائز - و البيهقي (۱۵/۱) من طريق عبد الله بن السري - بإسناده - و أخرجه مكيان عن سليمان الشيباني عن الشعبي - به - أخرجه مسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: الصلاة على القبر - و أخرجه أبو معاوية عن سليمان الشيباني - به - أخرجه البخاري في الجنائز (۱۲۸۷) باب: اللذان بالجنائز - و ابن ماجه في الصلاة (۱۵۲۰) باب: ما جاء في الصلاة على القبر - و أخرجه زائدة عن سليمان الشيباني - به - أخرجه البخاري في الجنائز (۱۲۳۱) باب: صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز - و أخرجه هشيم عن سليمان الشيباني - به - أخرجه مسلم في الجنائز (۱۵۶/۱) و أخرجه عبد الواحد بن زياد عن الشيباني - به - أخرجه البخاري في الجنائز (۲۱۲۱) باب: صلوات الصبيان مع الرجال في الجنائز - و مسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: الصلاة على القبر - و أخرجه أبو عيسى عن الشعبي بزيادة الشيباني - أخرجه مسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: الصلاة على القبر - و أخرجه ابن حبان في الجنائز (۱۲۳۲) باب: منة الصلاة على الجنائز - و أخرجه ابن حبان في الصلاة على القبر بعد ما يرفق (۱۲۳۱) و مسلم في الجنائز (۹۵۱) و النسائي في الجنائز (۸۵/۱) باب: الصلاة على القبر - و ابن حبان في الجنائز (۲۰۸۸) و البيهقي في الجنائز (۱۵/۱) و خالفهم و ذهب بن جرير فأخرجه عن ثعبة عن أسامه بن أبي طالب عن الشعبي - به - أخرجه مسلم في الجنائز (۹۵۱) باب: الصلاة على القبر - و ابن حبان في الجنائز (۲۰۹۰) و البيهقي (۱۵/۱) - و بداية الجامعة لعمري بالصواب - و قد انشد الدارقطني عقب الرواية القديمة - ان شاء الله - الى بعض روايات هذا الحديث -

۱۸۱۸- نفس الكلام على ذلك في تخریج مرويات التكبير على الجنائز -

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی آپ ﷺ نے اس میں چار مرتبہ تکبیر کی اور ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

1819- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ صَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُنَظِّفُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَدُفِنَ لَيْلًا فَاتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى قَبْرِهِ فَانْطَلِقُوا إِلَى قَبْرِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مُمْتَلِئَةٌ عَلَى أَهْلِهَا ظُلْمَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاتِي عَلَيْهَا . فَاتَى الْقَبْرَ فَصَلَّى عَلَيْهِ . وَهَذَا لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد (نبوی) کی صفائی کیا کرتا تھا اس کا انتقال ہو گیا اور اسے رات میں دفن کر دیا گیا جب نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قبر کی طرف چلو! پھر نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ اس شخص کی قبر پر تشریف لے گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قبریں اپنے اہل (یعنی مردوں) کے لیے تاریکی سے عریض رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ان لوگوں کی نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے ان کی قبروں کو ان کے لیے روشن کر دیتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ اس شخص کی قبر پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ روایت کے یہ الفاظ علی بن مسلم نامی راوی کے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن رستم مزی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عامر خزازی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ کثیر خطا، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۶۰)۔

1820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفَقِيه حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

۱۸۱۹- أخرجه البيهقي في الجنائز (۱/۱۶۷) من رواية خالد بن خنيس عن حماد بن زيد عن ثابت عن أنس مرفوعاً- ثم قال: (وقد أخرجه ثابت عن أبي رافع عن أبي هريرة- وهو محفوظ من الوجهين جميعاً)- ثم أخرجه (۱/۱۷۷) من رواية سليمان بن حرب: ثنا حماد عن ثابت عن أبي رافع عن أبي هريرة نحوه- وعزاه للبخلوي- ثم أخرجه من طريق مسدد عن حماد بن زيد وعزاه لمسلم- وقد أخرجه البخاري في الصلاة (۱/۴۵۸) و (۱/۴۶۰) وفي الجنائز (۱/۱۳۳۷) ومسلم في الجنائز (۱/۹۵۶) من حديث أبي هريرة- وقد استظهر البيهقي رحمه الله- في بيان طريق هذه الزيادة وأعلها بالدرر: فراجع كلامه في المسنن الكبير (۱/۴۷۷)۔

۱۸۲۰- أخرجه أحمد في المسند (۲/۱۲۰) ومن طريقه ابن ماجه في سننه (۱/۵۲۶) كتاب الجنائز: باب ما جاء في الصلاة على القبر- و البيهقي في سننه (۱/۴۷۷) كتاب الجنائز: باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن الميت عن غنم: محمد بن جعفر- عن شعبة به- وأخرجه مسلم في صحيحه كتاب الجنائز (۱/۹۵۵) باب الصلاة على القبر من طريق إبراهيم بن محمد بن محمد بن عمر: حدثنا غنم به مختصراً بلفظ: (إن النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبر)- وانظر: الحديث السابق۔

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ مَا دُفِنَ. هَذَا لَفْظُ ابْنِ هَانِيٍّ وَقَالَ زُهَيْرٌ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ قَدْ دُفِنَتْ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر تشریف لائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر (اس کی نماز جنازہ) ادا کی تھی اس خاتون کے دفن ہو جانے کے بعد (آپ ﷺ نے نماز جنازہ ادا کی تھی)۔

1821- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَعَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَنِيُّ وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبْرًا حَدِيثًا فَقَالَ أَلَا أَذْهَبُ بِهَذَا قَالُوا كُنْتَ نَائِمًا فَكَّرْنَا أَنْ نُرْفِظَكَ فَقَامَ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكُنْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. وَزَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نئی بنی ہوئی قبر دیکھی تو دریافت کیا: تم نے مجھے اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟ لوگوں نے عرض کی: آپ ﷺ اس وقت سوئے ہوئے تھے ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم آپ کو بیدار کریں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے وہاں اس کی نماز جنازہ ادا کی میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے دائیں طرف کر لیا۔ بعض راویوں نے اس میں کچھ اضافی الفاظ اور مفہوم نقل کیا ہے تاہم اس کا مطلب ایک ہی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن احمد بن عبداللہ بن عمر ابو حسن جواری، قدم بغداد وحدث بھا عن یزید بن ہارون، والی احمد زہری، وموی بن اسماعیل حملی۔ روی عنہ محمد بن محمد باغندی، وقاضی محاملی وغیرہما۔ وثقتہ خطیب بغدادی۔ وانظر ترجمہ فی تاریخ (۳۱۳/۱۱)، وانشاب (۱۰۲/۲)۔ وئی (ط)۔ علی بن احمد جواری۔

○ محمد بن عبد ملک بن مردان واسطی، ابو جعفر دیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا التال 288 میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "المعرب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

۱۸۲۱- نظم ترجمہ بہ عبارتہ فی هذا الباب

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَالتَّقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى مَيْتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے انتقال کے تین دن کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُذَكَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ شَهْرِ تَفَرَّدَ بِهِ بِشَرِّ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص (دفن ہو جانے کے) ایک ماہ کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

ابو عاصم نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں بشر بن آدم نامی راوی منفرد ہیں۔

۱۸۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُصَنِّفٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُبْنَى بِقَتْلَى أُحَدِثُ سَعَةً وَحُمَزَةٌ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلَّى عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ يَذْفُونَ التَّسْعَةَ وَيَذْعُونَ حُمَزَةً وَيُجَاءُ بِسَعَةٍ وَحُمَزَةٌ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلَّى عَلَيْهِمْ فَيَرْفَعُونَ التَّسْعَةَ وَيَذْعُونَ حُمَزَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

★★ حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد میں شریک ہونے والے نو افراد کو لایا گیا ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے نبی اکرم ﷺ نے ان سب کی نماز جنازہ ادا کی پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کیا گیا پھر نو حریذ افراد کو لایا گیا ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ان سب کی بھی نماز جنازہ ادا کی پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کیا گیا (یعنی نبی اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ بار بار ادا کی)۔

۱۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ وَابْنِ لَهْمَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (ﷺ) عَلَى مَيْتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ.

۱۸۲۲- المرحوم البیهقی فی منہ (۱۶/۲) کتاب الجنائز: باب الصلاة علی القبر بعدما یدفن المیت من طریق المدقطنی: ج- و انظر المصنف فی هذا الباب۔

۱۸۲۳- المرحوم البیهقی فی منہ (۱۶/۲) کتاب الجنائز: باب الصلاة علی القبر من طریق المدقطنی: ج- و انظر المصنف فی هذا الباب۔

۱۸۲۴- المرحوم البیهقی فی المراسیل رقم (۱۲۷) و (۱۲۵) و ابن ابی شیبہ (۲/۲۰۶) و الطحاوی فی شرح المعانی (۵/۲۱۱) من طریق المدقطنی: ج- و انظر المصنف فی هذا الباب۔

۱۸۲۵- المرحوم البیهقی فی المراسیل رقم (۱۱/۲) عن وکیع و الفضل بن وکیع عن شریک عن حماد بن ابی مالک ان النبی ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيْتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ وَحُمَزَةٌ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلَّى عَلَيْهِمْ فَيَرْفَعُونَ التَّسْعَةَ وَيَذْعُونَ حُمَزَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى قَتْلَى أُحَدٍ بَعْدَ ثَمَانِ مِائِينَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد میں شہید ہونے والوں کی نماز جنازہ پڑھ کر آٹھ سال بعد ادا کی تھی۔

1826-

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اصْنَعُوا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَاتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ أَوْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو چونکہ انہیں ایک ایسی صورت حال لاحق ہو گئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

1827-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَنْدَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ لَاطِمَةَ أَوْصَتْ أَنْ يُغَسِّلَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ وَأَسْمَاءُ لَفَسَلَاهَا.

☆☆ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسماء (بنت عمیس) غسل دیں گے تو ان دونوں نے ہی انہیں غسل دیا۔

1828-

حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنِ عُمَرَ صَلَّى عَلَى سَبْعِ جَنَائِزَ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِي وَالنِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الْقَبْلَةَ وَصَلَّى

۱۸۲۵- اخرجہ البخاری فی الجنائز (۱۰۸۴) باب: غزوہ اُحد و ابو داؤد فی الجنائز (۲۲۲۶) باب: الميت یصلی علی قبرہ بعد صلاتہ
طریق ابن المبارک عن حبوة بن نسیج عن یزید بن یزید و اخرجہ البیہقی (۲۸۴۲) عن طریق ابن المبارک عن ابن لویجة عن یزید بن یزید
اخرجہ ابن و نسب عن ابن لویجة - اخرجہ الطحاوی فی المعانی (۵۰۸/۱) فی الجنائز و اخرجہ عبد اللہ بن الحکم و سعید بن ابی معمر
عن ابن لویجة - اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (ج: ۱۷) رقم (۷۱۸) - و اخرجہ المیت بن سعد عن یزید بن یزید - اخرجہ البخاری فی الجنائز (۱۲۶۱) باب: الصلاة علی النسیب و مسلم فی الفضائل (۲۲۹۶) باب: اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و صفاته و النسائی
الجنائز (۶۲-۶۱/۱) باب: الصلاة علی النسیب و ابو داؤد فی الجنائز (۲۲۲۲) باب: الميت یصلی علی قبرہ بعد صلاتہ
۱۸۲۶- اخرجہ الترمذی فی الجنائز (۹۹۸) باب: ما جاء فی الطعام یضع للاقبل الميت و ابو داؤد فی الجنائز (۲۲۲۲) باب: الميت یصلی علی قبرہ بعد صلاتہ
لاقبل الميت و ابن ماجہ فی الجنائز (۱۶۱۰) باب: ما جاء فی الطعام یضع الی اقبل الميت و البیہقی فی الجنائز (۱۵۵۲) باب: ما جاء فی
لاقبل الميت - من رواية سفیان - و قال الترمذی: (حسن صحیح) - و قال البیہقی: (حسن) و جعفر لقا: لقا جعفر بن جعفر
بن ملکہ البغدادی و لقا تقة روى عنه ابن جریر - و
۱۸۲۷- اخرجہ البیہقی فی الجنائز من الکبری (۲۹۷/۲) و المعرق (۲۰۷۱) عن طریق محمد بن موسی بن اسحاق و اخرجہ الشافعی فی
طریق البیہقی عن ابراهیم بن محمد عن حماد بن عمار - یعنی: ابن سواجر - عن ام محمد بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب عن جعفر بن
بنت حماد - و اخرجہ البیہقی فی المعرق (۲۰۷۷) بنحوه من رواية المدائنی عن یزید بن السواد عن محمد بن ابراهیم النخعی
اسماء بنت حماد بن عمرو مختصراً -

۱۸۲۸-

اخرجہ عبد الرزاق عن ابن جریر - یعنی: مختصراً... - اخرجہ النسائی فی الجنائز (۷۲/۱) باب: اجتماع جنائز الرجال و النساء
ابن الجارود فی الجنائز (۵۱۵) کلاً فیما من طریق عبد الرزاق - و له شاهد من حديث حماد بن عمار بنحوه - اخرجہ النسائی فی الجنائز
(۷۲/۱) باب: اجتماع جنازة صبي وامرأة و ابو داؤد فی الجنائز (۲۱۹۲) باب: اذا حضر جنائز رجال و نساء من بعدهم -

صَفًا وَاحِدًا - قَالَ - وَوَضَعَ جَنَازَةَ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ عُمَرَ
وَالْإِمَامُ يَوْمَنِيذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَلِي النَّاسِ يَوْمَنِيذُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا
فَقَالُوا السُّنَّةُ .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سات افراد کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھائی جن میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی تو آپ نے مردوں کو اپنے آگے رکھا اور خواتین کو قبلے والی سمت میں رکھا آپ نے ان سب کے لیے ایک ہی صف بنادی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادے کی میت رکھی گئی۔

ان صاحبزادے کا نام زید بن عمر تھا۔

ان دنوں حضرت سعید بن العاص گور بنرتھے اور حاضرین میں حضرت عبداللہ بن عباس ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ تھے۔

میں نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ سنت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم صغار، ابوبکر بغدادی، من مرد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”اثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۹/۱)۔

8-باب صَلَاةِ الضُّحَى فِي جَمَاعَةٍ.

باب 8: چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنا

1829 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِي بَيْتِهِ
سَاعَةَ الضُّحَى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا.

★★ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کے وقت نوافل ادا کیے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھی نماز ادا کی۔

.....

۸۲۹- أخرجه البخاري في الترمذي (۱۸۸۶) باب صلاة النوافل في جماعة من حديث عتبان بن مالك الترمذي رضي الله عنه - مطبوعه -

چاشت کی نماز کے احکام

چاشت کی نماز کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہب زحیلی تحریر کرتے ہیں:

چاشت کی نماز مستحب ہے یعنی مؤکد نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی:

”ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔“

چاشت کی نماز میں زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں جیسا کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے مکمل ادا کیے تھے۔

چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سورج بلند ہو جاتا ہے اور اس کی تپش تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹنی کے بچے کو گرمی محسوس ہونے لگے۔“

بعض حنابلہ کے نزدیک چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باقاعدگی سے ادا نہیں کیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اسی طرح ایک دلیل یہ بھی ہے باقاعدگی سے پڑھنے کی صورت میں یہ عمل فرض نماز کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا۔ جبکہ بعض دیگر حنابلہ نے یہ رائے بیان کی ہے: نماز چاشت کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس طرح احباب کو اس بات کا حکم دیا ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص چاشت کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا اسکے گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سندھ کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

دیے بھی اللہ تعالیٰ اس عمل کو پسند کرتا ہے جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے (جیسا کہ یہ بات حدیث سے بھی ثابت ہے)۔

9- باب جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَلْزَمُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ مِنَ الْقَضَاءِ وَوَقْتُ صَلَاةِ التَّكْوُوعِ.

باب 9: نماز کے دوران تھوڑا عمل کرنا جائز ہے اور جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو جائے

اس پر کون سی نماز کی قضاء لازم ہوگی، نفل نماز ادا کرنے کا وقت

1830- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ
بَسَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فَإِذَا
فَتَحَ ابْنَانِ الْبَابَ لَمْ يَفْتَحْ لَهُ مَا كَانَ فِي قِبَلِهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ وَلَا يَسْتَدِيرُ الْقِبْلَةَ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اگر اس دوران کوئی شخص دروازہ بند کر دیتا تو اگر دروازہ آپ کے سامنے کی طرف یا آپ ﷺ کے دائیں طرف یا بائیں طرف ہوتا تو آپ ﷺ دروازہ کھول دیتے تھے البتہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے (اس طرف منہ موڑ کر) دروازہ نہیں کھولتے تھے۔

1831- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الدَّهْصَلِ عَنْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ
مُغْلَقٌ فَلَمَّا فَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے اور دروازہ بند ہوتا دوران میں آتی اور دروازہ کھولنے کے لیے کہتی تو نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے آتے اور میرے لیے دروازہ کھول دیتے پھر ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لے جاتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی تھی کہ وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

1832- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمِي وَخَازَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زَيْدِ أَبِي الْعَلَاءِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يُصَلِّي
عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فَفَتَحَ لِي ثُمَّ عَادَ إِلَى مَقَامِهِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازہ کھولنے کے لیے کہتی حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت کھڑے ہوئے اور نفل ادا کر رہے ہوتے تو آپ ﷺ اپنے دائیں طرف بائیں طرف سے آ کر دروازہ کھول دیتے اور پھر واپس اپنی جگہ پر

محمد بن حمید الرازي: ضعفه جماعة لكن ورد الحديث من وجه آخر عن عروة به - راجع ما بعده -
المرجه ابو داود في الصلاة (۹۹۲) باب: العمل في الصلاة - والترمذي في الصلاة (۶۸۱) باب: ما يجوز من النسي و النفل في
صلاة التطوع و النسي في السجود (۱۱/۲) باب: النسي امام القبلة خطاء يسيرة من طريق برد بن سنان باسناد - و قوله: اي رد
منه من صلاة بنس من الفضل عن برد به - والمرجه النسائي من طريق حاتم بن عبدان عن برد به - والمرجه الامام احمد في
صلاة (۱۱/۲) من رواية بنس من الفضل به -

تشریف لے جاتے۔

1833- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْسَى بْنِ السُّكَّانِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ وَمَنْ يُطِيقُهُ قَالَ قُلْنَا حَدَّثَنَا بِهِ يُطِيقُ مِنْهُ مَا أَطَقْنَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُمَهِّلُ فَإِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَتْ فَكَانَ مِقْدَارَهَا مِنَ الْعَصْرِ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ يَفْصِلُ فِيهِمَا بِالنَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُمَهِّلُ حَتَّى ارْتَفَعَ الضُّحَى فَكَانَ مِقْدَارَهَا مِنَ الظُّهْرِ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهِمَا مِثْلَ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ يُفْصِلُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهَا بِالنَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ يَفْصِلُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بِمِثْلِ ذَلِكَ

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے نوافل کے بارے میں کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے فرمایا: ان کی طاقت کون رکھ سکتا ہے راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی کہ آپ ہمیں بارے میں بتائیں جہاں تک ہماری طاقت ہوگی ہم اتنے ادا کر لیا کریں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ (مغرب کی سمت میں بلند ہوتا ہے)۔ پھر نبی اکرم ﷺ دو رکعات ادا کرتے آپ ان کے درمیان فصل کرتے ہوئے (مغرب کی سمت میں بلند ہوتا ہے)۔ پھر نبی اکرم ﷺ دو رکعات ادا کرتے آپ ان کے درمیان فصل کرتے ہوئے فرشتوں! انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مومنین اور مسلمانوں پر سلام بھیجتے پھر اس کے بعد آپ انتظار کرتے رہتے یہاں تک چاشت کے وقت وہ اتنا بلند ہو جاتا کہ جتنی ظہر کے وقت میں مشرق کی سمت اس کی مقدار ہوتی۔ پھر آپ چار رکعت کرتے جن کے درمیان سابقہ طریقے کے مطابق فصل کرتے۔ پھر آپ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا تو آپ چار رکعت نماز ادا کرتے اور ان میں آپ مقرب فرشتوں! انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مومنوں اور مسلمانوں پر سلام فصل کرتے۔ اس کے بعد آپ ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرتے ہیں اور اس کی مانند فصل کرتے۔ پھر آپ سے پہلے چار رکعات (سنت) ادا کرتے ہیں اور ان کے درمیان بھی اسی طرح فصل کرتے۔

1834- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عِمْسَى بْنِ أَبِي حَيَّةٍ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ يُونُسَ بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَهَّابِ - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱) (۱۳۹۲) (۱۳۹۳) (۱۳۹۴) (۱۳۹۵) (۱۳۹۶) (۱۳۹۷) (۱۳۹۸) (۱۳۹۹) (۱۴۰۰) (۱۴۰۱) (۱۴۰۲) (۱۴۰۳) (۱۴۰۴) (۱۴۰۵) (۱۴۰۶) (۱۴۰۷) (۱۴۰

عَنْ عِيَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قُلْنَا مَا أَطَقْنَا قَالَ كَانَ يُمِهُلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَدَرِ مَغْرِبِهَا
 لَلْأَعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُمِهُلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَطْلَعِهَا قَدَرِ مَغْرِبِهَا صَلَاةُ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعَ
 رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الزَّوَالِ أَرْبَعًا وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا .

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم طاقت نہیں رکھتے (لیکن آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں)۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ عصر کے وقت غروب ہونے کی جگہ سے دور ہوتا ہے اس وقت آپ دو رکعت نماز ادا کرتے۔ پھر آپ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ غروب ہونے کے مقام سے دور ہوتا (یعنی زوال کا وقت ہو جاتا)۔ اس پر نبی اکرم ﷺ زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتے ظہر کے بعد آپ دو رکعت سنت ادا کرتے اور صبح سے پہلے چار رکعت ادا کرتے۔

رویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یوسف بن عیسیٰ، ابویحییٰ بن طبراع۔ حدیث عن حمیس بن محمد کلینی وقیل: کلابی، وابن ندیم وخلق۔ ان کا سال 244ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۶۲، ۱۶۳)۔

10-باب الرَّجُلُ يُغْمَى عَلَيْهِ وَقَدْ جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ هَلْ يَقْضِي أَمْ لَا

باب 10: جس شخص پر مدہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا بھی وقت ہو چکا ہو

تو کیا وہ اس نماز کی قضاء ادا کرے گا یا نہیں؟

1835- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
سُلَيْمٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى عَمَارٍ أَنَّ عَمَارَ بْنَ يَاسِرٍ أُنْمِيَ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَافَاقَ
بِهَا اللَّيْلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

★★ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے غلام یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر مدہوشی طاری ہو گئی جو عصر مغرب اور عشاء کے وقت تک برقرار رہی نصف رات کے وقت جب اُن کو ہوش آیا تو انہوں نے ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

المهرجه البيهقي في المعرفة (50) من طريق المارظني به - ونقل عن الشافعي انه قال: (وليس هذا بتابت عن عمار) - ٥١ - قال
بيهقي: (وانما قال الشافعي في حديث عمار: (انه ليس بتابت) لان رافيه يزيد مولى عمار وهو مجهول - والراوي عنه اسماعيل بن
عبد الرحمن السدي وكان يحمي بن معين يستقصيه - ولم يحتج به البخاري - وكان يحمي بن سعيد وعبد الرحمن بن سواد لا يريان به
- ٥١ -

۱۸۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْرَاقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الْأَيْلِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصَّلَاحِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَتْرُكُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ لِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ قَضَاءٌ إِلَّا أَنْ يُغْمَى عَلَيْهِ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ لَفِيقٌ وَهُوَ فِي وَقْتِهَا فَيُصَلِّيَهَا . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّ خَارِجَةَ قَالَتْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر مدھوشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ نماز چھوڑ دیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی، قضاء اس وقت لازم ہوگی جب کسی شخص کو کسی نماز کے وقت کے دوران اس پر مدھوشی طاری ہو اور پھر اسی وقت کے دوران اسے ہوش آجائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا کرے گا۔
اس روایت کے دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں تاہم سند میں کچھ فرق ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن حسین ازدی، ابو حریز۔ بصری، قاضی بختان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری تعلیقاً والارائی۔ تقریب الجہدیب (۴۰۹/۱)، وانظر: تہذیب الکمال (۴۲۰/۱۴)۔

○ اسماعیل بن داود بن عبد اللہ بن مخراق، و بعضہم ینسبہ یجدہ، فیقول: اسماعیل بن مخراق۔ روی عن مالک بن انس۔ ہمام بن سعد روی عن اسماعیل بن ابی اویس و بکر بن خلف و غیرہما۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: کان یسرق حدیث۔ انظر: جرح و تعدیل (۱۶۷/۲)، و میزان (۳۸۳/۱) ترجمہ (۱۲۷۸)۔

۱۸۳۸- اخرجہ ابن الجوزی فی (المعلل المتناہیة) (۳۷۶/۱-۳۷۵) (۶۲۰) و فی التہذیب (۱۱۲/۱) من طریق الدارقطنی: ہ۔ و قال ابن الجوزی فی المعلل: (هذا حديث لا يصح: قال احمد: لا ينبغي ان يروي عن الحكم شيئا) و قال يحيى: ليس بشيء۔ و قال ابو حنيفة: كذا في نسخة (۱) و اخرجہ البيهقي فی الصلاة (۲۸۸/۱) بابہ المغني عليه يحيى بعد زهاب الوقتين: من طريق العاصم بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن المغيرة بن عتبة بن عدي باسناده: (عن عبد الله بن عطاء عن الحكم بن سفيان عن اس عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ذلك) (و كذلك اخرجہ احمد بن خالد عن خزيمة بن كعب و كذلك روي عن سليمان بن بلال عن ابي حنيفة) و هو عبد الله بن حسين بن عطاء بن يسار ذكره الهبطي في التلخيص و قال: فيه نظر۔ و الحسن بن عبد الله الدائلي ذكره: كان ابن الهيثم يوثقه و سوي احمد بن حنبل عن حمزة (۱)۔ و روى ابي حنبل في المجموع (۲۸۸/۱) بالوضع فقال: (احاديث الحاكم بن عبد الله كلها موضوعة)۔ (۱)۔

1837- حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ. وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ایک مرتبہ وہ ایک دن اور ایک رات بے ہوش

رہے تو انہوں نے اس دوران کی نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو دن سے زیادہ عرصے تک بے

ہوش رہے تو انہوں نے (اس دوران گزر جانے والی) نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

1838- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ فَلَمْ يَقْضِ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ تین دن اور تین راتوں تک بے ہوش رہے تو آپ نے

اس دوران (قضاء ہو جانے والی نمازوں) کی قضاء نہیں کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن حسن حربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ حجة۔ مع حوزة وغیرہ۔ وعنه ابو بکر شافعی

قطعی وغیرہما۔ وثقة ابراہیم حربی ودارقطنی، وقال ابن منادی: كتب ناس عنه، ثم كرموه؛ لالحالات بين سطور في مراسيل ظاهر

صحة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۳۳۰، ۳۳۱)۔

11- باب الْإِئْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدُ.

باب 11: کسی عذر کی وجہ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا

1839- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عَنْقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْفَضْلُ

مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ مُتَّصِلًا وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُ.

۱۸۳۷- احمد بن الدارقطني من طرق عديدة وبالقفا. وراجع له: موطا مالك برواية يحيى (۱۳/۱) (۲۶) بابها جامع الوفيات. و الموطا بن

ابن ميمون الزهري (۱۳/۱) (۲۸) والاشعري (۱۳/۱) (۲۸۷/۱) و مصنف عبد الرزاق (۲/۵۷۹) و السنن الكبرى للبيهقي

(۲۸۷/۱) -

۱۸۳۹- أخرجه الترمذي في الصلاة (۵۸۷) بابها ما ذكر في الالتفات في الصلاة. و ابو داود - كما في التحفة (۱۱۷/۵) - و النسائي

السنن (۹/۲) بابها الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينًا وشمالًا. و احمد في المسند (۱/۲۷۵) (۲۷۶/۱) و الحاكم (۱/۲۳۶) - ۲۳۷

طريقتي الفضل بإسناده مرسلًا - و خالفه وكيع فأخرجه عن عبد الله بن محمد بن أبي هند عن بعض اصحاب عكرمة عن النبي صلى

عليه وسلم مرسلًا - و راجع ما بعده - و قد صحح الحاكم هذا الحديث على شرط الشيخين. و والله اعلم.

الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُنُقَهُ.

☆☆ عبد اللہ بن سعید اپنی سند کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی گردن موڑے بغیر نماز کے دوران ادھر ادھر ملاحظہ فرمایا کرتے تھے۔

12-باب الإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب 12: نماز کے دوران اشارہ کرنا

1841- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَمَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تَفْهَمُ عَنْهُ فَلْيَعْلَمَهَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) ”سبحان اللہ“ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے اور جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آجائے تو وہ شخص دوبارہ اس نماز کو ادا کرے گا۔

.....

نماز میں اشارہ کرنے کا حکم

نماز کے دوران اشارہ کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

(نماز کے دوران) آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے ذریعے اشارہ کرنا مکروہ ہے البتہ اگر انتہائی ضروری ہو تو حکم مختلف ہوگا جیسا سلام کا جواب دینا وغیرہ ایسی صورت میں اشارہ کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

اس مسئلے کے بارے میں شوافع اور حنابلہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: (نماز کے دوران) اشارہ کرنا مطلق طور پر حرام ہے خواہ سلام کا جواب دینے کے لیے ہی کیوں نہ ہو البتہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر رہا ہو تو اسے اشارے کے ذریعے روکا جاسکتا ہے جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

ہے۔

۱۸۴۰- أخرجه الترمذي في الصلاة (۵۸۸) باب: ما ذكر في الالتفات في الصلاة. وصححه في السنن (۲۷۵/۱) و أبو داود كما في الترمذي (۱۱۷/۵) و البيهقي (۱۲/۲) من رواية وكيع بإسناده. وقال أبو داود: (وهذا أصح) - أ- وقد استقر الشيخ أحمد ناكراً في الكلام على هذا الحديث في شرحه لسنن الترمذي وصححه أحمد (۲۸۸۶-۲۸۸۵) -

۱۸۴۱- أخرجه أبو داود في الصلاة (۹۸۸) باب: الالتفات في الصلاة. قال: حدثنا عبد الله بن محمد - فذكره - وأخرجه الطحاوي في المعاني في الصلاة (۵۵۲/۱) باب: الالتفات في الصلاة - وقال أبو داود: (هذا الحديث وقسم) - أ- وقد اعلمه الدارقطني أيضاً في المعاني في الصلاة (۵۵۲/۱) باب: الالتفات في الصلاة - فذكره بإسناده صحيحاً عند البخاري في المعاني في الصلاة (۵۵۲/۱) - أما الجزء الخاص بالتسبيح للرجال والتصفيق للنساء - فقد ورد بإسناده صحيحاً عند البخاري في المعاني في الصلاة (۵۵۲/۱) - مسلم في الصلاة (۵۵۲) وغيرهما - لكن من غير طريق أبي غطفان وحديث السوي عن الالتفات - رده الطحاوي من حيث مناهة استقر في ذلك في (المعاني) الموضع السابق -

مالکیہ یہ کہتے ہیں: سلام کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارے سے دینا لازم ہے اور سلام کے لیے پہلے اشارہ کر لینا بھی ایک قول کے مطابق مالکیوں کے نزدیک جائز ہے۔ اسی طرح کسی بھی ضرورت کی وجہ سے اشارہ کرنا بھی جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ معمولی ہونا چاہیے ورنہ اسے ممنوع قرار دیا جائے گا۔

چھینک کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔

1842- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعَذِّ صَلَاتَهُ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو عَطْفَانَ هَذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ . وَآخِرُ الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ فِي الْحَدِيثِ وَلَعَلَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَالصَّحِيحُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَنَسٌ وَجَابِرٌ وَغَيْرُهُمَا فِي النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ أَيْضًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آجائے تو وہ شخص دوبارہ اپنی نماز ادا کرے گا۔

اس روایت کا ایک راوی مجہول ہے اور روایت کا آخری حصہ روایت میں اضافہ ہے ہو سکتا ہے یہ راوی کے الفاظ ہوں۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے آپ ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو حضرت انسؓ حضرت جابرؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنی) فرماتے ہیں: اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معاویہ بن اعین نیسابوری، خراسانی، نزہل بغداد ثم مکہ، متروک۔ مع معرفتہ۔ لانہ کان متلقن، وقد اطلق علیہ ابن معین کذب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 229ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۷) (ت ۶۳۵۰)۔

1843- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ

الصلوة على المذاهب الاربعاء شيخ عبد الرحمن الجزيري كتاب الصلوة باب الاشارة في الصلوة

۱۸۴۲- ابو عطفان بن طريف المري: نقل المارقطني لنا عن ابن ابي داود انه جرحه بيننا قال النسائي: ابو عطفان ثقة - وقال ابن معين: ثقة - بنظر: سونيب الكمال للمزي (۱۷۷/۲۶-۱۷۸) - وقد ائتم ابن ابي داود و المارقطني الى ماورد الاشارة في الصلوة من حديث انس و جابر و ابن عمر و عائشة - و ياتي تخرج حديث انس و ابن عمر -

يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر لیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسعود بن یوسف نيسابوري، ابو جعفر بن عجمی، نزیل طرسوس ومصیصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۵) (ت ۶۳۲۸)۔

1844- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

13- باب مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

باب 13: جو شخص صبح کی نماز میں سورج نکلنے سے پہلے ایک سجدہ پالے اس نے نماز کو پالیا

1845- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُورٍ عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۸۴۲- اخرجہ عبد الرزاق في الصلاة (۳۳۷) باب: الاشارة في الصلاة و من طريق عبد الرزاق اخرجہ احمد في المسند (۲/۲۸۸) ابو داود في الصلاة (۹۴۲) باب: الاشارة في الصلاة و ابن خزيمة في الصلاة (۲/۸۸۵) و البيهقي في الصلاة (۲/۲۶۲) باب: الاشارة في صلاة بنو بركة: يريد بها الفحاشا۔

۱۸۴۳- اخرجہ البيهقي في الصلاة (۲/۲۶۲) باب: الاشارة في صلاة بنو بركة: يريد بها الفحاشا من طريق عبد الرزاق به من طريق الطحاوي في المعاني (۱/۱۵۲-۱۵۱) باب: الاشارة في الصلاة من وجوه اخرى عن نافع عن ابن عمر به۔ قال الطحاوي: (ففي هذه الاشارة

فقد دل على ان الاشارة لا تقطع الصلاة وقد جاءت مجيئا متواترا غير مجيء الحديث الذي خالفوا فبقي اولي منه۔ وليست الاشارة

في النظر من الكلام في شيء لان الاشارة انما هي حركة عضو وقد رأينا حركة يمين اليد في الصلاة لا تقطع الصلاة

فكذلك حركة اليد ا۔ الـ والحديث اخرجہ احمد في المسند (۶/۱۱۲) و ابو داود في كتاب الصلاة (۹۲۷) باب رد السلام في الصلاة

الترمذي في ابراب الصلاة (۲۶۸) باب ما جاء في الاشارة في الصلاة۔ من طريق قتاد بن ربع عن نافع عن ابن عمر قال: قلت لابي

كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يزعم عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو في الصلاة قال: (كان يشير بيده ا۔ و فنهى

الترمذي۔ وقال الترمذي: حسن صحيح۔ و اخرجہ المصنف رقم (۱۸۸) و احمد (۲/۱۱۰) و النسائي (۲/۶۵) و ابن ماجه رقم (۱۰۱۷) و

خزيمة في صحيحه (۸۸۸) من طريق مكيان بن عبيدة قال: حدثنا زيد بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

سجد قبا، يصلي فيه فجاءت رجال من الانصار يسلمون عليه۔ فسالته صوبها۔ و كان معه۔ كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

عليه وسلم يرد عليهم ا قال: (كان يشير بيده ا۔

۱۸۴۵- اخرجہ احمد في مسنده (۲/۲۹۹) من طريق زائدة قال: حدثنا عبد الله بن زكوان ابو الزناد۔ فذكره۔ و اخرجہ الترمذي

(۲/۲۷۲) و ابن خزيمة رقم (۹۸۵) و ابن حبان في صحيحه رقم (۱۸۸) من طريق عن ابي هريرة به۔ و اخرجہ زيد بن

عن ابي صالح و بسر بن سعيد و الاصحح ثلاثتهم عن ابي هريرة به۔ اخرجہ ابن ماجه في الصلاة (۶۹۹) باب: وقت الصلاة

المسند و الضرورة و ابو حنيفة في صحيحه (۱/۲۵۸) و الطحاوي (۱/۲۲۸) و البيهقي في الصلاة (۱/۲۷۸)۔ و اخرجہ سويل بن ابي

عن ابيه عن ابي هريرة مخرجا اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۹۸۵) و الطحاوي في المعاني (۱/۱۵۰)۔ و له طرق اخرى

نخرج لهذا الكتاب۔

مَنْ وَهَبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا أَوْ سَجْدَةً قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ قَرَّكَهَا.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کا ایک سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا یا سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر کی نماز کا) سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا۔

——***

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

یہ بات جان لیں کہ جب پوری نماز کو اس کے اس وقت میں ادا کیا جائے جو وقت اس نماز کے لیے مخصوص ہے تو پھر اس نماز کو ”ادا“ سمجھا جائے گا۔

اگر کسی ایسے غلط کی وجہ سے جس سے نماز ٹوٹ گئی ہو اسی وقت میں نماز کو دوبارہ ادا کیا جائے گا تو اسے ”اعادہ“ کہا جاتا ہے اور اگر وقت کے گزر جانے کے بعد نماز کو ادا کیا جائے تو وہ ”قضاء“ شمار ہوتی ہے کسی بھی واجب کو اس کے مخصوص وقت کے بعد ادا کرنے کو قضاء کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی نمازی نماز کے کچھ حصے کو اس کے مخصوص وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے تو کیا اس کی وہ نماز ادا شمار ہوگی؟ فقہاء کی اس بارے میں دو آراء ہیں۔

پہلی رائے احناف کی ہے اور حنابلہ کی بھی رائے یہی ہے جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی ہے۔

پہلی رائے جو احناف اور حنابلہ کی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منقول دو روایات میں سے مستند روایت کے مطابق ہے وہ یہ ہے: اگر کوئی نمازی نماز کے لیے مختص وقت میں اتنا وقت پالیتا ہے وہ اس میں تکبیر تحریمہ کہہ لے تو اس کی وہ ساری نماز ادا شمار ہوگی۔ قضاء شمار نہیں ہوگی خواہ اس نے کسی عذر کی وجہ سے اس نماز کو مؤخر کیا ہو جیسے حیض والی عورت اس وقت میں پاک ہوئی ہو یا دیوانہ شخص اسے افاقہ ہو گیا ہو یا کسی عذر کے بغیر اس نماز کو مؤخر کیا گیا ہو۔

اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے یا سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے وہ اس نماز کو پالیتا ہے۔“

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ اپنی نماز کو مکمل کرے۔“

اس کی مثال اس طرح ہوگی جیسے مسافر شخص مقيم کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتا ہے یا کوئی شخص بعد میں آ کر جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے تو باقی نماز اس نماز کے تابع ہوگی جو وقت میں ادا کی گئی ہے۔

جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی صحیح تر روایت کے مطابق رائے ہے۔

اگر ایک رکعت دونوں سجدوں سمیت وقت کے اندر ادا کر لی جائے تو ساری نماز وقت کے اندر شمار ہوگی اور اگر ایک رکعت سے کم نماز وقت کے اندر ادا کی گئی تو ساری نماز قضاء شمار ہوگی اس کی وجہ یہ ہے: صحیحین میں یہ روایت منقول ہے: ”جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا“ یعنی اس کی وہ نماز ادا شمار کی جائے گی۔

اس کا مفہوم یہ ہے: جس شخص کو پوری ایک رکعت (نماز کے مخصوص وقت کے دوران) نہ ملی ہو اس کی نماز کو ادا نہیں کیا جائے گا۔

ان دونوں میں فرق یہ ہے: ایک رکعت نماز کے اکثر افعال پر مشتمل ہوتی ہے اور بعد کے افعال عام طور پر پہلی رکعت کا اعادہ ہوتے ہیں اور اس کے تابع ہوتے ہیں۔

بظاہر یہی رائے درست سمجھی جاتی ہے کیونکہ سجدے سے مراد رکعت بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں:

”جو شخص صبح کی ایک رکعت کو پالے (اس نے اس نماز کو پالیا)“۔

14- باب تَكَرَّارِ الْمَسَاجِدِ.

باب 14: کئی مسجدیں بنانا

1846- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِينَةِ سَعَةً مَسَاجِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ أَهْلُهَا تَأْذِينَ بِلَالٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَصَلُّونَ فِي

مَسَاجِدِهِمْ أَقْرَبُهَا مَسْجِدُ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ وَمَسْجِدُ بَنِي سَاعِدَةَ وَمَسْجِدُ بَنِي مُسَيْبٍ وَمَسْجِدُ بَنِي سَلَمَةَ وَمَسْجِدُ بَنِي رَاحٍ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَمَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ وَمَسْجِدُ بَنِي غِفَارٍ وَمَسْجِدُ

أَسْلَمَ وَمَسْجِدُ جُهَيْنَةَ وَيَشْكُ فِي النَّاسِ.

☆ ☆ بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد مبارکہ کے ساتھ نو مسجدیں تھیں

اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ان مسجدوں کے آس پاس رہنے والے لوگ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنتے تھے لیکن وہ

مسجدوں میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے ان میں سب سے زیادہ قریب مسجد بنو عمرو تھی جس کا تعلق بنو نجار سے تھا ایک مسجد بنو سلمہ

تھی ایک مسجد بنو عبیدہ تھی ایک مسجد بنو سلمہ تھی ایک مسجد بنو راجح تھی جس کا تعلق بنو عبد الاشہل سے تھا ایک مسجد بنو زریق تھی ایک

مسجد بنو غفار تھی ایک مسجد اسلم تھی اور ایک مسجد جہینہ تھی نویں مسجد کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

۱. الفلاح الاسلامی وادلت از ذاکر وہب زحلی

۱۸۱۶ ودر من غیر وجه ان بعض الصحابة اتخذ مسجدا في بيته ثم قسوا من دونه وذلك في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

النسب بنسب فلم نره الا في هذا الخبر الضعيف الا انه لا يخاله وضبط - احمد ابن اسود -

15- باب الإعادة على من يصلي إلى رجل ينظر إليه مستقبله.

باب 15: جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے جسے وہ اپنے سامنے قبلے کی سمت میں

دیکھ رہا ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہے

1847- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْأَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي إِلَى رَجُلٍ قَامَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّكَ صَلَّيْتَ وَأَنْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ.

☆☆ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو دوسرے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تو مکمل نماز ادا کر چکا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز ایسی حالت میں ادا کی ہے تم قبلہ کی سمت میں ایک دوسرے شخص کی طرف دیکھ رہے تھے۔

.....

کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت
کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:

علماء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ تاہم اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: انسان کا نماز کے دوران کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے (یعنی دوسرے شخص کو سترے کے طور پر آگے کرنا مکروہ ہے)۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں سترہ بنانے کے لیے کوئی ستون نہیں ملتا تھا تو وہ مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں ان کی طرف اپنی پیٹھ کر لوں۔

امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

شیخ اشہب نے امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کوئی شخص کسی دوسرے کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے لیکن کسی دوسرے شخص کے پہلو کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

۱۸۴۷- أخرجه أبو داود في المراسيل ص (۸۶) باب: ما جاء في الستر في الصلاة عن محمد بن كثير باسناد: و من طريق أبي داود باسناد المصنف هنا - و محمد بن الحنفية لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم - و عبد الأعلى: هو ابن عامر صدوق - لكنه يروى: كما قال المصنف في التفسير (۱ / ۱۶۵) -

ابراہیم نخعی اور قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے جب کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو تو وہ کسی دوسرے شخص کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔
حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے انسان کسی نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ حسن بصری نے یہاں یہ شرط عائد نہیں کی ہے سترہ بننے والا شخص بیٹھا ہوا ہو اور نہ ہی انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے دوسرے شخص کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

فقہائے احناف سفیان ثوری رحمہ اللہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے اگر کچھ لوگ بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے (جبکہ ان کی پیٹھ کی طرف رخ کیا گیا ہو)۔

ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے کوئی شخص کسی نمازی کے لیے سترہ نہیں بن سکتا ہے۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے جو یہاں حدیث نقل کی ہے) اس باب کی یہ حدیث ان فقہاء کی دلیل ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی انسان نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے کیونکہ اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو ایک خاتون تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان میں موجود تھیں تو کسی مرد کی طرف بدرجہ اولیٰ رخ کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

جن فقہاء نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے جب کوئی مرد کسی نمازی کے سامنے بیٹھا ہوا ہو گا تو اس بات کا اندیشہ موجود ہوگا کہ انسان کی توجہ نماز کے دوران اسی شخص کی طرف مڑ کر رہے گی۔ یہی وجہ ہے جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض افراد کا رخ اس نمازی کی طرف ہوگا۔ تاہم یہ اُمید ہے گنجائش موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں: جب لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متعلق بات چیت کر رہے ہوں تو ایسے لوگوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

16- بَابُ تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ.

باب 16: کسی کام کی وجہ سے قرأت کو مختصر کر دینا

1848- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِي
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
عَبَّاسِ الْجُشَمِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ مِنَ الْآلِمَةِ طَرَادِينَ. زَادَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ قَتَادَةُ لَا

۱۔ شرح ابن بطلال ابو الحسن علی بن خلف بن عبد اللک بن بطلال "شرح صحیح بخاری"

۱۸۴۸- أخرجه المصنف عن طريق أبي داود وهو عند أبي داود في المراسيل ص (۸۷) باب ما جاء في تخفيف الصلاة-

أَعْلَمُ الطَّرَادِينَ إِلَّا الَّذِينَ يُطَوَّلُونَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَطْرُدُوهُمْ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عباس جشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بعض امام بھگانے والے دتے ہیں۔

اس روایت کے راوی قتادہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہاں بھگانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو امامت کے دوران طویل قرات کرتے ہیں یہاں تک کہ لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جائیں۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبد اللہ جشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۸۹) (ت ۳۲۱۲)، و تھذیب (۲۶۳/۱۳)۔

1848- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي السُّودَاءِ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِسِتِينَ آيَةً فَسَمِعَ رَوْتِ صَبِيٍّ فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ آيَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَ.

☆☆ ابن سابط بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی آپ ﷺ نے ۳۰ میں سات آیات تلاوت میں پھر آپ نے ایک بچے (کے رونے) کی آواز سنی تو آپ رکوع میں چلے گئے پھر اس کے بعد آپ (دوسری رکعت) کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے دو آیات کی تلاوت کی اور رکوع میں چلے گئے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن سابط، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد اللہ بن سابط، و هو صحیح، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد الرحمن بن عبد الرحمن، جشی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ یوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۷۹) (ت ۳۸۹۲)۔

1850- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لَوْيْنٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ بَكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ الْقَصِيرَةِ.

۱- ما قاله المصنف من طريق أبي داود وهو عند أبي داود في المراسيل ص (۸۷) باب: ما جاء في تخفيف الصلاة۔
۲- أخرجه مسلم في صحيحه كتاب الصلاة: (۱۷۰/۱۹۱) باب: أمر الله بتخفيف الصلاة في تمام و ابن خزيمة في صحيحه (۵۰/۳) ص (۱۶۹) من طريق جعفر بن سليمان الصبي به و قد ورد الحديث بلفظه: (أنى لا دخل في الصلاة ما لم يسمع بكاء الصبي) فانجوز في الصلاة: ما أعلم من تدة وجد انه من بكائه)۔ أخرجه يزيد بن زريع عن حميد بن أبي مرة عن قتادة عن أنس به۔ أخرجه البخاري في اللذان (۷۰۹) (۷۱۰) باب: من أخف الصلاة عند بكاء الصبي و مسلم في الصلاة (۱۷۰) ص (۱۶۹) من طريق جعفر بن سليمان و ابن ماجه في التامن (۹۸۹) باب: الامام يخفف الصلاة اذا سمع بكاء الصبي و أخرجه حميد عن ابن ماجه۔ أخرجه الترمذي في الصلاة (۲۷۶) باب: ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (أنى لا سمع بكاء الصبي في الصلاة: أخف)۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جنس اوقات اپنی ماں کے ساتھ موجود کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے آپ اس وقت نماز کی حالت میں ہوتے تو آپ ﷺ (چھوٹی سی سورت پڑھ کر) رکوع میں چلے جایا کرتے۔

1851- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ لَحْنَاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفُ عَنْ فِخْدِكَ وَلَا تَنْظُرَ إِلَى فِخْدِ حَتَّى وَلَا مَيِّتٍ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنے زانوں کو کسی کے سامنے بے پردہ نہیں کرنا اور کسی بھی زندہ یا مرحوم شخص کے زانوں کی طرف نہیں دیکھنا (کیونکہ زانوں ستر کا حصہ ہیں)۔

1852- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكُفَيْبِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُؤَذِّنٌ يُطْرِبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الْأَذَانَ سَهْلٌ سَمِعَ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَهْلًا وَلَا تُوَذِّنُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک مؤذن تھا جو طربہ انداز میں اذان دیتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان آسان اور نرمی کا کام ہے اگر تم آسانی اور نرمی کے ساتھ اذان دے سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اذان نہ دو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابی یحییٰ کعبی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: عن ثقات بما لا يشبه حدیث اثبات۔ وقال حافظ: حالک یاتی بالسنا کیر عن اثبات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: المعجم المیزان (۱/۴۹۴)۔

1853- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاهِبِ

۱۸۵۱- تقدم تخریجه فی باب بیان المودة و الفخذ منہا۔
 ۱۸۵۲- أخرجه ابن حبان فی (المجروحین) (۱/۱۲۷) ترجمة: (اسحاق بن ابی یحییٰ الکعبی) من طریق علی بن محمد باسناده صحیح
 حبان: (ولیس لهذا الصحیف اصل من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) - ۱- قلت: واسحاق الکعبی قال: یاتی بالسنا کیر عن
 الانبیاء: کذا قال الزهبی: (ومن اوابده عن ابن جریج حدیث: ان کان اذانک سہلاً سمعاً واللہ فلت تودن) - وقال ابن
 فی الکامل (۱/۵۵۰) - بنحیفنا: (لم ار له الا مقدر عشرة او اقل و مقدر ما رایتہ منکر) - ينظر: لسان المیزان (۱/۴۸۰) -
 ۱۸۵۲- هكذا أخرجه الدارقطني عن كعب موقوفا عليه - وقد روي موقوفا من وجه آخر - أخرجه نايف بن سالم الباهلي: حدَّثنا علي
 الساسم عن الربيع بن لوط عن عمه الهراء بن عازب عن النبي صلي الله عليه وسلم: (من صلى قبل الفجر أربع ركعات كتب له بها
 من ليلته ومن صلى بعد الفجر من ليلته الفجر) - أخرجه الطبراني في الأوسط (۲/۶۲۸) - وقال الطبراني: (لم يلق
 الحديث عن الربيع بن لوط الا عماد ابو هانم) - تقدم به نايف بن سالم - قال السهيلي في المجمع (۲/۲۲۱) - وفيه نايف بن
 الباهلي وغيره ولم أجده من ذكرهم - ۱- ۱-

بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ أَبِيهِ أَيْمَنَ عَنْ تَبِيعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهِنَّ وَأَحْسَنَ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ كَانَ أَجْرُهُ كَأَجْرِ مَنْ صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ -

★★ حضرت کعب بن جریج بیان کرتے ہیں: جو شخص عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت ادا کرے ان میں قرأت کرے ان میں اچھی طرح رکوع اور سجدہ کرے تو اس شخص کو اس نماز کا اسی طرح اجر ملے گا جس طرح شب قدر میں ان رکعت کو ادا کرنے کا اجر ملتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الواحد بن ایمن مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوقاسم کی، لا باس بہ، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۳۰) (ت ۴۲۹۶)۔

○ تبیع بن عامر حمیری ابن ماراة کعب، یکنی اباعبیدہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ عالم بالکتب قدیمہ، یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مخضرم۔ انظر: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۸۰۲)۔

1854- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْرَأُوا الْحَائِضُ وَلَا النِّفْسَاءُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا.

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض اور نفاس والی عورتیں قرآن کا کوئی بھی حصہ تلاوت نہ کریں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مردان۔ روی حاکم عن دارقطنی، قال: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا۔

اللی کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱۳۳/۱)۔

1855- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ

۱۸۵۵- أخرجه أبو نعیم فی المجالیة (۲۲/۶) و بن عمی فی الکامل (۲۱۷۲/۶) من طریق محمد بن الفضل به۔ قال ابن عمی: (و لعلنا لا یفقی اللہ عن محمد بن الفضل عن ابیہ عن طاووس)۔ قلت: و محمد بن الفضل: کنیہ ابن معین وغیرہ۔ ینظر: تہذیب الکمال (۲۸۰/۲۶)۔ و لیس ضعفہ الفضل بن و ابن عمی لیفاً۔ ینظر: الجرح و التعلیل (۶۶/۷) و السیران (۲۵۶/۲)۔ و أخرجه الدارقطنی (۱۲۱/۱) باب السجی فیہ۔ و العائض عن قراءة القرآن من طریق یحیی ابن ابی نعیم عن ابی الزبیر عن جابر من قوله۔ و اعلم الدارقطنی بیہی بن ابی نعیم۔ و قال البیهقی (۸۹/۱): (و روی عن جابر بن عبد اللہ من قوله فی الجنب و العائض و النفساء و لیس بقوی)۔ و أخرجه ابن نعیم عن ابی الزبیر عن جابر بن عمیر۔ أخرجه ابن السخنی فی الموطأ (۹۷/۲) (۱۶۲/۱) و سبوی الکامل فی ابن السخنی ایضاً۔ و قد صرحه صفری عن ابن عبد السخانی فی التلخیص (۱۶۲/۱) و الزیلعی فی (التلخیص) (۱۶۵/۱) و ضعفه ابن حجر فی التلخیص (۱۲۸/۱) مرفوعاً مرفوعاً۔ و للحديث شاهد من حديث ابن عمر۔ رضي الله عنه۔ سبوی تخریجه عند الدارقطنی۔

۱۸۵۵- تخریجه قریباً فی باب الصلاة علی القبر۔

بْنُ يَزِيدَ قَاضِي الْمَدَائِنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔
میرے نزدیک اس روایت کا راوی عمر بن یزید مدائن کا قاضی ہے۔

17- باب نہی رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ.

باب 17: نبی اکرم ﷺ کا اس بات سے منع کرنا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے ہوں
1858- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ وَحَمَوِيهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ زِيَادِ الْبُكَائِيِّ وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ هَمَّامٍ فِيمَا أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے موجود ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اس سے نیچے زمین پر موجود ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ واسطی، لقبہ: زحمویہ۔ وثقہ اسلم فی تاریخ واسط۔ قال اسلم: وان کا انتقال 235ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۵۶۴/۲)۔

1859- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنِ الْقَاسِمِ السَّامِيِّ - مِنْ وَلَدِ سَامَةَ بْنِ لُؤْيٍ - عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ - وَكَانَ بَذْرِيًّا - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ سَلَامُكُمْ فَلْيُؤْمِكُمْ خِيَارُكُمْ فَإِنَّهُمْ وَلَدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ - إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ - وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ضَعِيفٌ.

۱۸۵۹- أخرجه أبو داود في الصلاة (۵۹۷) باب: الإمام يقوم مكاناً لرفع من مكان القوم من طريق يعلى ثنا الأعمش بإسناد - وفيه ضعف - وهو كذلك عند ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۵۲۲) - وأخرجه أبو داود (۵۹۸) بنحوه من حديث حمزة بن أبيان وفيه ضعف لغت لعنيفة مع عماد -

۱۸۶۰- أخرجه الحاكم (۲۲۲/۲) في الفضائل من يحيى بن يعلى - به - وأخرجه الطبراني من وجود من حديث يحيى بن يعلى به: كما في نصب السراية للسريسي (۲/۲۶) وقال السويدي في المجمع (۲/۶۷): أخرجه الطبراني في الكبير وفيه يحيى بن يعلى الأسلمي وهو ضعيف - وقد مضى شاهد لهذا الحديث من رواية ابن عمر وهو الحديث قبل السابق -

☆ ☆ حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے تو تمہارے بہترین لوگ تمہاری امامت کریں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس روایت کی سند ثابت نہیں ہے اس روایت کا راوی عبداللہ بن موسیٰ ضعیف ہے۔

.....

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:

اس مسئلے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اگر امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ امام شافعی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے۔ انہوں نے دلیل کے طور پر اس روایت کو پیش کیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے امام اپنے پیچھے موجود مقتدیوں کو تعلیم دینے کا ارادہ کرے گا اور سجدہ زمین پر کرے گا۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ فیصلہ اس لیے کیا تھا تا کہ تم لوگ میری پیروی کرو اور میرے نماز کے طریقے سے واقفیت حاصل کر لو۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو نماز جمعہ سے متعلق باب میں نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: البتہ ایسی صورت میں نماز ادا ہو جائے گی۔



کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کا بیان

1- باب بلا عنوان

1860- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو لَعَوَامٍ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ مَنَعُوا مِنِّي مَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابَتِهِمْ عَلَى اللَّهِ . وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَأَقْبَلْتَهُمْ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب لوگ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ ایک نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں تو وہ اپنی جان اور اپنے مال مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا (پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے ایک ایسی رسی کی ادائیگی سے انکار کریں جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس بات پر بھی ان کے ساتھ جنگ کروں گا۔

○ اویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن سہل بن ابراہیم اعرج بغدادی، اصل من خراسان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱۸۱- أخرجه المروزي في مسنده أبي بكر (١٤٠٧٧) من وجوه عن عمرو بن عاصم به- و أخرجه النسائي في تحريم الدم (٧٦/٧-٧٧) و أبو يعلى في مسنده (٦٨) من رواية عمرو بن عاصم به- و في إسناده عمران القطان: وهو عمران بن داود القطان البصري لم يرو عنه يحيى بن سعيد و ليس هو بشي: فكذا قال ابن معين: فيمن نقله عنه المروزي و قال ابن معين: ليس بالقوي و قال أيضاً: ضعيف و قال برقة كان يروي رأي الخوارزم و لم يكن رابعة- و ضعفه النسائي و ابن عمري و غيرهما- و من ثم قال ابن حجر في (التفريب): (الصدوق اسم قدسي برأي الخوارزم)- و- ينظر: تاريخ المروزي عن ابن معين (١٤٣٧/٢) و رواية ابن حجر عنه (رقم ١٥٦) و شرحه إكمال (٢٢٠-٢٢٩)- و قد خولف عمران في روايته لهذا الحديث عن معمر: انظر إلى ذلك الترمذي عقب حديث رقم (٢٦١٠)- و قد ورد من جهة آخر عن انس رضي الله عنه سلم يذكر إبان بكر: فأخرجه حميد عن انس ابن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (أمرت أن أنقل) (الحميت) بنحوه من مسند انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بلا واسطة- أخرجه البخاري في الصلاة (٢٩٢) باب: فضل استقبال القبلة و أبو داود في الجهاد (٢٦١) باب: عظيم عظيم يقاتل المشركون و الترمذي في الميمان (٢٦٠٨) باب: ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: (أمرت أن أنقلوا: لا إله إلا الله و يقيموا الصلاة) و النسائي في تحريم الدم (٧٦/٧)- و راجع (الطب) لابن أبي حاتم (١٥٩/٢) (١٩٧٠) و مجمع الزوائد (٢٠/١)-

ماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ ایسا کر لیں گے تو ان کے جان و مال میرے لئے قابل احترام ہو جائیں گے۔ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمدویہ بن سہل بن یزداذ، ابو نصر مروزی، سکن بغداد وحدث بھا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ کما جاء فی تاریخ بغداد، ان کا انتقال 327ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۳۲/۵)۔
○ کثیر بن عبید تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، رضيع عائشہ، نزل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۹) (ت ۵۶۵۴)۔

1863- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَهْيَى التَّمَارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُؤْمِنُوا بِبِيٍّ وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا أَقْرَأُوا بِمَا جِئْتُ بِهِ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ مجھ پر میری لائی ہوئی (تعلیمات) پر ایمان لائیں جب وہ میری لائی ہوئی تعلیمات کا اقرار کر لیں گے تو اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

2- باب وَجِبُ الزَّكَاةِ بِالْحَوْلِ.

باب 2: سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

1864- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحِ الْحَلَبِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّقَفِي عُمَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا زَكَاةَ فِي مَالِ امْرِئٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. رَوَاهُ مُعْتَمِرٌ وَغَيْرُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.

۱۸۶۴- أخرجه مسلم في الترغيب (۵۲/۱) باب: الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله محمد رسول الله و السيف في الكفر و ابن مندة في الترغيب (۱۰۴) من رواية العلاء بن عبد الرحمن به۔

۱۸۶۴- أخرجه ابن الجوزي في التمهيد (۲۸/۲) من طريق ابن نمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر موقوفاً - و علي بن عبد الوہاب قال و أخرجه بقية عن إسماعيل بن عباس عن عبيد الله بن عمر مرفوعاً و ليس بصحيح - (۱) - ثم ذكر طريقه زيد بن أسلم الترمذی بعد إسناده - (۲) - و انظر: نصب الراية (۲۲۹/۲)۔

اللہ مَوْفُوقًا.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی کے مال میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔
دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن عبد ملک بن عمران یزنی۔ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۲۲) (ت ۷۳۵۰)۔

○ یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ بن مہران مدنی، مولیٰ بنی نوفل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۶۶) (ت ۷۶۸۸)۔

1865- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْمُسْتَفِيدِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مال مستفید میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

۱۸۶۵- أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۴/۶) كتاب الزكاة باب لا بعد عليهم بما استفادوه من غير شأبهما و ابن الجوزي في التمهيد (۲۸/۲) كذا نصا من طريق الدارقطني . به- أخرجه الترمذي في الزكاة (۲۵/۲-۲۶) باب: ما جاء له زكاة على المال المستفاد حتى يحول عليه الحول (۶۲۱) و أخرجه البيهقي في الكبرى في كتاب الزكاة (۱۰۴/۶) باب: لا بعد عليهم بما استفادوه من غير شأبهما حتى يحول عليه الحول و البغوي في شرح السنة رقم (۱۵۷۰) من حديث عبد الرحمن بن زياد بن أسلم . به- ثم أخرجه الترمذي عقبه (۶۲۲) من رواية أبي جوب عن نافع عن ابن عمر قال: من استفاد ماله فلا زكاة فيه حتى يحول عليه الحول عند ربه- وقال الترمذي: (وهذا أصح من حديث عبد الرحمن بن زياد بن أسلم- وروى أبو جوب و عبيد الله بن عمر و غيره واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفًا- و عبد الرحمن بن زياد بن أسلم ضعيف في الحديث- ضعفه أحمد بن حنبل و علي بن الحسين و غيرهما من أهل الحديث و هو كثر الخط- و قد روي عن أحمد بن محمد عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن لا زكاة في المال المستفاد حتى يحول عليه الحول- و به يقول مالك بن أنس و الشافعي و أحمد و إسماعيل- و قال بعض أهل العلم: إذا كان عند مال يجب فيه الزكاة فله زكاة- و إن لم يكن عند مولى المال المستفاد ما يجب فيه الزكاة لم يجب عليه في المال المستفاد زكاة حتى يحول عليه الحول- فإن استفاد ماله قبل أن يحول عليه الحول فإنه يزكيه المستفاد مع ماله الذي وجبت فيه الزكاة- و به يقول بغوان الثوري و أهل الكوفة)- و قال الدارقطني في (الملل)- كما في (تكملة الرابة) (۲۲۹/۲-۲۳۰): (حديث نافع عن ابن عمر عن: فأخرجه إسماعيل بن عباس عنه عن نافع عن ابن عمر موقوفًا و أخرجه سويد بن عبد العزيز عن عبيد الله موقوفًا و الصحيح عن عبيد الله موقوفًا كذا قاله عنه معمر و ابن سيرين و محمد بن بشر و شعاع بن الوليد و غيره فهم- و أخرجه أبو جوب عن نافع عن ابن عمر موقوفًا و كذلك قاله يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر موقوفًا- و أخرجه إسماعيل بن إبراهيم الحنظلي عن مالك عن نافع عن ابن عمر موقوفًا و لم يرفعه عن مالك غيره و الصحيح عن مالك موقوفًا انتهى)- (۱- ۲)

1866- حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسٍ بْنُ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْثُ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْمَالِ كَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ . قَالَ نَصْرٌ لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ . وَقَالَ الْبَاقُونَ لَيْسَ فِي الْمَالِ زَكَاةٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک زم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

یہاں پر بعض الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری نزیل بغداد، کاتب واقدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ انظر: "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۳/۲)۔

1867- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخُنَيْي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ امام محدث حافظ ابو جعفر محمد بن حسین بن موسیٰ بن ابی حنین حنینی کو فی صاحب (المسند)۔ سمع عبید اللہ بن موسیٰ، و ابان نعیم، نفی، و ابان غسان نحدی و مسددا، و حدیث (بالموطا) عن قعنبی۔ حدیث عنہ ابن مخلد، و ابو عبد اللہ محاملی و غیرہما۔ وثقہ دارقطنی۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ انظر: "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۲۴۳/۱۳): و تاریخ بغداد (۲۲۶-۲۲۵/۲)، و منتظم (۱۰۹/۵)۔

1868- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلِ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ سَيَّاحٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

۱۸۱- أخرجه ابن ماجه في الزكاة (۵۷۱/۱) باب: من استغفر مالا (۱۷۹۲) و البيهقي في الزكاة (۹۵/۱) باب: لا زكاة في مال من يحول عليه الحول و اسو عبيد في الاموال (ص ۵۰۵) كتاب الصدقة و احكامها باب: فروض زكاة الذهب و الورق و ما فيهما من السنن - لموسم من حديث حارثة و لعمري ان ابي الرجال - باسناده - قال الزيلعي في نصب الراية (۲/۲۲۰): و حارثة لعمري صفيق قال اسر بيان - رحمه الله - في (كتاب الضعفاء): (كان من كثرة ضعفه و فتن خطوه تركه احمد و يحيى) - ا -

لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

1869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

جائے۔

1870- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1871- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرَبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے مال کے

کے پاس ایک سال نہ رہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ولید بن عبد مجید قرشی بصری۔ بضم موحدة وسكون مھملۃ۔ بصری، یلقب حمدان، علم حدیث کے ماہرین

انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ "التقریب" از

ابن حجر عسقلانی (۲۱۶/۲)۔

○ سعید بن مسعود بن عبدالرحمن، محدث مسند، ابوعثمان، مروزی، احدثات۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ سیر

النبلاء (۵۰۵، ۵۰۳/۱۲)۔

۱۸۶۸- اخرجہ ابن عری فی الکامل (۷۷۹/۲) فی ترجمۃ: حسان بن سبأ اللخروی من رواية محمد بن سليمان بن به- ثم قال عقبه: (محدث

صالح بفصول: مدوني في هذا الباب: عند لوين حديث في هذا الباب عن حسان بن سبأ عن ثابت عن انس فطلبته فيما عندي عنه

احمد فحدثنا محمد بن بشر بن مطر عنه- قال ابن عري: وهذا الحديث لا اعلم بروریه عن ثابت عن انس غير حسان بن سبأ- (۱۸۶۸)

لمر في ذخيرة الحفاظ لابن طاهر رقم (۱۸۶۸)۔

۱۸۶۹- اخرجہ ابو دود فی الزکاة (۲۲۰/۲) باب فی زکاة السانۃ (۱۵۷۳) و عهد الرضا فی الزکاة (۲۶۰۳۲/۱) باب: الضل (۶۸۷۹) و

فی المسند (۱۸۸/۱) و ابن عری فی الکامل (۷۰۱/۲) فی ترجمۃ الحسن بن عمارۃ و البیہقی فی الزکاة (۱۱۸/۱) باب: لا صدقة فی

من رواية عاصم بن ضمرة عن علي به- و اخرجہ عبد الله بن احمد في (زوائد المسند) من رواية عاصم بن ضمرة عن علي ايضا- و

الکامل فی عاصم- و راجع: نصاب الراية (۲۲۸/۲) (۲۲۹) و قد نقل الزيلعي هناك عن النووي قوله: (و هو حديث صحيح او حسن)

۱۸۷۰- تقدم تخریجه قریباً- انظر تخریج الحديث (۱۸۶۶)۔

۱۸۷۱- تقدم تخریجه قریباً (۱۸۶۵)۔

1872- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالًا لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الزَّكَاةُ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب آدمی کوئی مال حاصل کرتا ہے تو اس میں زکوٰۃ اس وقت تک حلال نہیں ہوتی (یعنی اس وقت تک فرض نہیں ہوتی) جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

3- باب وَجُوبِ زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالْمَاشِيَةِ وَالشِّمَارِ وَالْحُبُوبِ.

باب 3: سونے چاندی جانور پھلوں اناج میں زکوٰۃ کی فرضیت

1873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرِينَ دِينَارًا نِصْفَ دِينَارٍ وَمِنْ الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا.

★★ عبداللہ بن واقد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس دینار میں سے نصف دینار اور ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (یعنی اڑھائی فیصد زکوٰۃ) وصول کیا کرتے تھے۔

.....

کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں ادائیگی واجب نہیں ہوگی؟
کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی اس بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:
جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے ان میں سے بعض کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے جبکہ بعض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے ان میں معدنیات میں سے سونا اور چاندی ہیں جنہیں زیور کے طور پر استعمال نہ کیا جا رہا ہو حیوانات میں سے تین اصناف ہیں: اونٹ، گائے اور بکری۔
فلے میں سے دو اقسام ہیں: گیہوں اور جو جبکہ پھلوں میں سے بھی دو اقسام ہیں: کجور اور مٹھی، تیل کے بارے میں ایک شاذ

۱۸۷۲- تقدم تخریجه قریباً فی الحمیت (۱۸۶۸)۔

۱۸۷۳- تخریجه ابن ماجہ فی الزکاة (۵۷۱/۱) باب: زکاة الورق و الذهب (۱۷۹۱) من طریق عبید اللہ بن موسیٰ یہ۔ وقال ابو صیری فی الترمذی: (استاد الحمیت ضعیف: لضعف ابراهیم بن اسماعیل)۔ ۵۱۔

اختلافی رائے ہے۔

سونے کے زیورات کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ حجاز کے فقہاء امام مالک رحمہ اللہ، امام لیث بن سعد رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: ان زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ وہ ذاتی استعمال اور زیب و زینت کے لیے ہوں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک ان زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے گھر کے عام ساز و سامان کے مشابہہ قرار دیا جائے گا یا سونے اور چاندی کے سکوں کے مترادف قرار دیا جائے گا جن سے لین دین کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے اسے گھر کے ساز و سامان کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال ہوتا ہے ان کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی اور جن حضرات نے زیورات کو سونے اور چاندی کے سکوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کا بنیادی مقصد لین دین ہوتا ہے انہوں نے زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

اس اختلاف کا ایک اور سبب بھی ہے اور وہ یہ ہے: اس بارے میں جو روایات منقول ہیں ان میں سے ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”زیورات میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔“

عمر بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کا ایک کنگن موجود تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس لڑکی نے نفی میں جواب دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ تو اس نے وہ کنگن اٹار دیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

یہ دونوں روایات ضعیف ہیں خاص طور پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ضعیف ہے۔

اس لیے ان حضرات کے درمیان اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہوگا کہ ذاتی استعمال کیا جانے والا زیور یا تو سونے اور چاندی کے سکوں کی مانند ہوگا جن کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال نہیں ہوتا بلکہ وہ دین دین کے لیے استعمال ہوتے ہیں یا پھر اسے گھر کے ساز و سامان کی مانند سمجھا جائے گا جس کا بنیادی مقصد سونے اور چاندی کے سکوں کے برعکس ہوتا ہے (یعنی وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوتے ہیں)۔

لین دین کے مطلب یہ ہے: قیمت کے عوض میں سودا کیا جائے۔

کرائے پر دینے کے لیے جو زیورات بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ سے مختلف اقوال منقول ہیں کبھی انہوں نے اسے ذاتی استعمال کے لیے پہننے والے زیورات کے مشابہہ قرار دیا ہے اور کبھی انہوں نے تجارتی لین دین کے

لیے بنائے گئے سونے کے اور چاندی کے سکوں کی مانند قرار دیا ہے۔

جن جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے بعض جانوروں کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض کی صنف کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جس جانور کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ گھوڑا ہے جمہور اس بات کے قائل ہیں: گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: اگر وہ گھوڑا چرنے والا ہو اور اس کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہو تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ نہ ہو یا مادہ ہو۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: ایک لفظ کے مقابلے میں قیاس آ رہا ہے اور ایک لفظ کے مقابلے میں دوسرا لفظ آ رہا ہے۔

جس لفظ کے ذریعے یہ بات لازم ہوتی ہے گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہے وہ اس حدیث میں استعمال ہوا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔“

اس کے مقابلے میں مفہوم مخالف کا قیاس یہ ہے: جو گھوڑا چرنے کے لیے ہو جس کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہو اسے اونٹ اور بکری کے مشابہہ قرار دیا جائے گا۔

روایت کے اس لفظ کے مقابلے میں جو دوسرا لفظ سامنے آتا ہے وہ حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا ذکر کیا ہے کسی شخص کے پاس گھوڑا موجود ہو اور وہ اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہ کرے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: یہاں اللہ تعالیٰ کے حق سے مراد زکوٰۃ ہے اور یہ بیان اس گھوڑے کے بارے میں ہے جو چرنے والا ہوتا ہے (یعنی جسے افزائش نسل اور خرید و فروخت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے)۔ شیخ ابن رشد کہتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے: اس لفظ کو عام سمجھنے کی بجائے اسے مجمل سمجھا جائے تاکہ زکوٰۃ کے حکم کے بارے میں اس سے استدلال کیا جا سکے۔

اس مسئلے کے بارے میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کی رائے امام ابوحنیفہ سے مختلف ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے وہ گھوڑوں کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔

ایک قول کے مطابق یہ لوگوں کی طرف سے اختیاری ادائیگی تھی۔

جانوروں کی صنف کے بارے میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ اونٹ گائے اور بکری میں سے چرنے والے اور نہ چرنے والے (یعنی ذاتی استعمال کے اور قابل فروخت جانوروں) کے بارے میں ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک ان تینوں اصناف میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی خواہ وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوں یا خرید و فروخت کے لیے ہوں۔

امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تمام اصناف میں سے وہ جانور جو چرنے والے نہیں ہیں (یعنی جنہیں خرید و فروخت کے لیے نہیں رکھا گیا ہے) ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: مطلق کے مقابلے میں مقید سامنے آ رہا ہے اور قیاس لفظ کے مفہوم کے مخالف آ رہا ہے۔

مطلق مفہوم نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

جبکہ مقید الفاظ اس حدیث میں ہیں:

”چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

جن فقہاء نے مطلق کو مقید پر غالب قرار دیا ہے انہوں نے اس بارے میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں طرح کے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے اور جن فقہاء نے مقید کو غالب تصور کیا ہے انہوں نے صرف چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے اس اختلاف کا ایک سبب یہ بھی ہے خطاب کی دلیل عموم کی مخالف ہے کیونکہ اس روایت کے یہ الفاظ ”چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے۔“ یہ دلیل خطاب کا تقاضا کرتے ہیں یعنی جو جانور چرنے والے نہیں ہیں ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

جبکہ جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے۔“ اس کے عموم کا تقاضا ہے: اس میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں کا حکم برابر ہونا چاہیے۔

لیکن عموم چونکہ دلیل خطاب سے زیادہ قوی ہوتا ہے اور مقید کو مطلق پر غالب کرنا، مطلق کو مقید پر غالب ماننے سے زیادہ مشہور ہے۔

شیخ ابن حزم اس بات کے قائل ہیں: مطلق، مقید کا فیصلہ کرتا ہے تو بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ چرنے والی ہوں یا چرنے والی نہ ہوں۔

اسی طرح کا اختلاف اونٹ کے بارے میں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں ہوتا۔“

کیونکہ گائے کے بارے میں اس طرح کی کوئی روایت منقول نہیں ہے اس لیے اس میں اجماع پر عمل کرنا لازم ہوگا یعنی

گائے چرنے والی ہے ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

تو اس حوالے سے گائے اور دیگر دو طرح کے جانوروں کے درمیان فرق کرنا تیسرا قول ہوگا۔

روایت کے یہ الفاظ ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔ اس کے عموم کا مخالف قیاس یہ ہے: جو جانور چرنے والے ہوتے ہیں ان میں سے بنیادی مقصد ان کی افزائش ہوتی ہے اور یہ چیز گائے میں سب سے زیادہ پانی باقی ہے اور زکوٰۃ تو مال کا اضافی حصہ ہوتا ہے اور یہ اضافی حصہ چرنے والے جانوروں میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اسی لیے اس میں ایک سال گزرنے کو شرط قرار دیا گیا ہے۔

جن حضرات نے اس قیاس کے ذریعے اس عموم کی تخصیص کی ہے انہوں نے نہ چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو واجب قرار نہیں دیا ہے اور جنہوں نے اس کی تخصیص نہیں کی ہے انہوں نے عموم کو زیادہ مستند سمجھا ہے اور انہوں نے دونوں اقسام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

جن حیوانات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا تھا ان کی نوعیت یہ تھی۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے حیوانات سے خارج ہونے والی کسی بھی چیز کے بارے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، صرف شہد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جمہور اس بات کے قائل ہیں: شہد میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ فقہاء کا ایک گروہ اس میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیتا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اس بارے میں منقول روایات کے مستند ہونے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

” (شہد کے) دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزے کی ادائیگی لازم ہوگی“۔

1874- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَفْرَاءَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَيْسٌ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ صَاحِبُهَا فَإِذَا تَمَّتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمُسَةُ الدَّرَاهِمِ فَإِذَا زَادَتْ فَكُلُّ نَحْوِ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: 190 درہم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو وہ کوئی ادائیگی کر سکتا ہے) جب وہ پورے 200 ہو جائیں گے تو ان میں سے 5 درہم کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے پھر اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

1875- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِفُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

الجلید الجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الزکوٰۃ

۱۸۷۱- المخرجه الماکسم فی المستدرک (۱/۱۰۰) من طرق ابی عوف عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ عن علی - رضی اللہ عنہ - عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (کس فی تسعین و مائۃ نسی: فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراهم) - الہ - و الحدیث ذکرہ المصنف فی الكنز رقم (۱۵۸۶۹) - و للمحدث و عاصم بن ضمرہ حدیث آخر عن علی - انظرہ فی الحدیث التالی -

۱۸۷۵- المخرجه ابو داود فی الزکاة (۲/۲۲۰) باب فی زکاة السانۃ (۱۵۷۲) و (۱۵۷۳) و عبد الرزاق فی الزکاة (۲/۲۲۰) باب العیل (۲۸۶۹) من رواية ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرہ و المحدث الاور عن علی - یہ -

الْمُنْدِرِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَبَيْنَهُمَا خَمْسَةٌ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر چالیس درہموں میں سے دو سو حصے کا چوتھائی حصہ (یعنی اڑھائی فیصد) وصول کرو 200 سے کم (درہموں میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ جب وہ 200 جائیں گے تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے تو ادائیگی اسی حساب سے لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن جابر بن ساریماہی حنفی۔ قال یحییٰ: قال یحییٰ: لیس بشیء، وقال ابن مدینی: یضع حدیث۔ وقال ابو زرہ: واہ۔ وقال فلاس: صالح۔ وقال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۱۲)۔

1876- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبَرِّ وَالْتَمْرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْإِبِلِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ.

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم اور کھجور میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور اونٹوں میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص اموی، ابوامیہ، سعیدی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۱/۲)۔

○ یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم بن عبد اللہ بن عمرو بن سعید بن عاص اموی، ابوامیہ، سعیدی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۱/۲)۔

۱۸۷۶- أخرجه ابن خزيمة (۲۳: ۱) وابن حبان (۲۳۷۱) كلاهما من رواية روح بن عطاء عن أبيه - وأخرجه الشافعي في الزكاة من اللام (۱/ ۲) باب إذا بلغته الإبل كان فيها صدقة - من طريقه البيهقي في الزكاة من المعرفة (۱۳/ ۶- ۱۴) (۷۸۸) قال الشافعي: أخرنا سليمان بن عبد الله بن يحيى المازني بإسناده - وأخرجه من طريقه سليمان بن عمار - عهد الزكاة (۷۲۵۲) - وأخرجه في المسند (۷۲۵) وأخرجه مسند (۶/ ۲) - وأخرجه في الزكاة (۶۷۶/ ۲) - وأخرجه في الزكاة (۱۷/ ۵) باب: زكاة الإبل - وابن خزيمة في الزكاة (۲۳۶۲) (۲۹۸) البيهقي في الكبرى (۱۳۲/ ۱) - وأخرجه جماعة عن عمرو بن يحيى المازني -

مِائَتِي دِرْهَمٍ شَيْءٌ وَلَا فِيْ اَقْلَ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَيْءٌ وَالْعُشْرُ فِي التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَمَا سُقِيَ سَيْحًا فَفِيهِ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالْغَرَبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ سے کم اونٹوں میں (زکوٰۃ کی) ادائیگی لازم نہیں ہوتی، چالیس سے کم بکریوں میں لازم نہیں ہوتی، تیس سے کم گائے میں ادائیگی لازم نہیں ہوتی، بیس مثقال سے کم سونے میں کوئی ادائیگی لازم ہوتی، دو سو درہم سے کم (چاندی) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی، پانچ سق سے کم (اناج میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ عشر کھجور، انگور، گندم، جو میں سے وصول کیا جائے گا جس کو قدرتی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس کو ڈول کے ذریعے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کے نصف حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4- باب لَيْسَ فِي الْكُسْرِ شَيْءٌ.

باب 4: (سونے یا چاندی کے) ٹکڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی

1880- حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْأَصْطَخَرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ الْجُرَّاحِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمْرَهُ حِينَ وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنَ الْكُسْرِ شَيْئًا إِذَا كَانَتْ الْوَرَقُ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَخُذْ مِنْهَا خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ وَلَا تَأْخُذْ مِمَّا زَادَ شَيْئًا حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَخُذْ مِنْهَا دِرْهَمًا. الْمِنْهَالُ بْنُ الْجُرَّاحِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَهُوَ أَبُو الْعَطُوفِ وَاسْمُ الْجُرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ وَكَانَ ابْنُ إِسْحَاقَ يَقْلِبُ اسْمَهُ إِذَا رَوَى عَنْهُ وَعِبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ.

★★ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جب یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ (سونے یا چاندی کے کسی) ٹکڑے میں سے کچھ بھی وصول نہ کریں جب چاندی دو سو درہم جتنی ہو جائے تو اس میں سے پانچ درہم وصول کر لینا اس سے زیادہ میں اس وقت تک کچھ مزید وصولی نہ کرنا جب تک وہ چالیس درہم نہ ہو جائے جب وہ چالیس درہم ہو جائے تو پھر اس میں سے ایک درہم وصول کرنا (یعنی ہر چالیس کے حساب سے ایک وصول کرنا)۔

اس روایت کا ایک راوی منہال بن جراح متروک الحدیث ہے اس کی کنیت ابو عطفوف ہے جبکہ اس کا نام جراح بن منہال ہے ابن اسحاق نامی راوی نے اس کے نام کو الٹ نقل کر دیا ہے اس روایت کے دوسرے راوی عبادہ بن نسی نے حضرت معاذ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

۱۸۸۰- أخرجه البيهقي في سننه (۱۲۵/۱) كتاب الزكاة باب ذكر الغنم الذي روي في طرقه يونس بن بكير عن
اسحاق بن عمار روى عنه قول الرازي قطني المذكور هنا ثم قال: (مثل هذا الوجه قلنا به) ولم نخالفه: الا ان اشارته ضعيف جدا-
اهلم (۱) - والحميت ضعفه الرازي قطني هنا بالمشوالة و بعدم سماع عباد بن معاذ - ولما عرفت حديث آخر في مقادير الزكاة أخرجه
داود بن رستم (۱۵۷۷-۱۵۷۸-۲۰۳۹) و الترمذي رقم (۱۶۲۲) و النسائي (۲۶۰۵/۵) و ابن ماجه رقم (۱۸۰۲) و ابن خزيمة (۲۲۶۸) و الترمذي
(۱۲۱/۱) من طريق مسروق عن معاذ به - و أخرجه ابو داود رقم (۲۰۲۸-۱۵۷۶) و النسائي (۲۶/۵) من طريقه ابني وائل عن معاذ -

1881- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قِيلَ لَهُ بِمَا أُمِرْتُ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَخْذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ أَرْبَعِينَ مِئْسَةً قِيلَ لَهُ أُمِرْتُ فِي الْأَوْقَاصِ بِشَيْءٍ قَالَ لَا وَسَأَسْأَلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَا وَهُوَ مَا بَيْنَ السَّنَيْنِ - يَعْنِي لَا تَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے میں ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع/تبیعہ اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مئسہ وصول کروں۔

ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو اوقاص کے بارے میں بھی کوئی حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کروں گا: جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! (یعنی اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ جانور ہے جو دو برسوں کے درمیان میں ہو اور الفاظ سے مراد یہ ہے: اس میں سے کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی۔

5-باب مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْحَبِّ

باب 5: کتنے اناج میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے

1882- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ حَدَّثَنَا الْعُرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ الْجَوْهَرِ وَالْذَّرِّ وَالْفُصُوصِ وَالْخَرَزِ وَعَنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ الْبَقْلِ وَالْفَيْثَاءِ وَالْخَبَارِ فَقَالَ لَيْسَ فِي الْحَجَرِ زَكَاةٌ وَلَيْسَ فِي الْبَقُولِ زَكَاةٌ إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْتَمْرِ وَالزَّيْتِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو سے جواہر موتیوں، قیمتی پتھروں، چھلے موتیوں (یا جھٹی موتیوں) کے بارے میں اور زمین میں اگنے والے نباتات جیسے جواہرات موتی، نگینہ ریشم، زمین میں سے اگنے والی سبزی، ترکاری، گھڑی وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی بھی پتھر میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1881- مني تخرج حميت ابن عباس في بحث معاذ الى اليمن من غير هذا الوجه بل فقط آخر - وقد اوردته الدارقطني بسند السجاني هذا من الحسن بن عماره وهو مشرور -

1882- اخرج ابن ماجه في الزكاة (٥٨٠/١) باب: ما تجب فيه الزكاة من الاموال (١٨١٥) من رواية محمد بن عبيد الله وهو العرمزي - بالسنه ضعيف: لان محمد بن عبيد الله هو العرمزي: قال الامام احمد: ترك الناس حديثه - وقال المالك: مشرورك الحديث بله خلاف - نسخة النفل فيه - وقال المساجي: اجمع النفل النقل على ترك حديثه - وعنده من اكبر (١) - وقال الزيلعي في نصب الرابة (٢/٢٨٩): (١) و العرمزي مشرورك (١) - (٢) -

اور سبزیوں میں بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، نبی اکرم ﷺ نے صرف گندم جو، کھجور اور انگور میں (عشر کی) ادائیگی فرض کی ہے۔

1883- أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو الْمُسْتَبِي حَدَّثَهُمْ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَدَقَةٌ فِي الزَّرْعِ وَلَا فِي الْكُرْمِ وَلَا فِي النَّخْلِ إِلَّا مَا بَلَغَ خُمُسَهُ أَوْسُقٍ.

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما یہ دونوں بیان کرتے ہیں: زراعت، کھجور اور کھجور کے درخت میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضعی، ابوسلیمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۳/۱)۔

6- باب لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

باب 6: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1884- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ دَرَسْتَوَيْهِ النَّخَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الصَّفَرُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَاكِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ. قَالَ الصَّفَرُ الْجَبْهَةُ النَّخْلُ وَالْبَعَالُ وَالْعَيْدُ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

۱۸۸۲- أخرجه البيهقي (۱۲۸/۴) كتاب الزكاة، باب جماع أبواب صدقة الزرع، و أبو نعیم فی الحلیة (۲۵۲/۲) من طريق داود بن عبد الصمد، قال أبو نعیم: (أخبرني عن حديث عمرو لم يجمعوا إلا محمد بن مسلم) - أ - وقد تقدم حديث جابر في باب وجوب الصدقة في الزرع، و حديث أبي سعيد - أيضاً - في نفس الباب -
۱۸۸۳- أخرجه ابن الجوزي في (العلل الستة لقية) (۷/۲) من طريق الدارقطني - به - وذكره ابن حبان في (المعروفين) (۲۷۱/۱) في شرح (المعروفين) من حبيب السلولي، و قال: (ليس هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم، وإنما يعرف هذا بأخبار منقطع، فلهذا هذا الحديث ليس من حديث جابر عن علي عليه السلام) - أ - و الحديث من حبيب، فهو الضعيف من حبيب - وقد علقه البيهقي في (العلل الستة لقية) (۱۲۰/۴) فقال: (هذا من حديث جابر عن علي عليه السلام) - ب - و أخرجه قيس بن الربيع عن أبي إسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: (ليس هذا من حديث جابر عن علي عليه السلام) - ج - و أخرجه عبد الرزاق (۷۸۸) و ابن أبي شيبة (۲۱۹/۴) و البيهقي (۱۲۹/۴) - و أخرجه معمر عن أبي إسحاق عن علي عليه السلام - أخرجه عبد الرزاق (۷۸۹) -

اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، ”عرایا“ میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، عوائل میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پیشانی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔
 صقر بن حبیب نامی راوی بیان کرتے ہیں: پیشانی سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔

کھیت (کی پیداوار) اور پھلوں کی زکوٰۃ کا حکم

کھیت (یعنی سبزیوں) کی پیداوار اور پھلوں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

زکوٰۃ کی فرضیت کی جو عام دلیل کتاب و سنت کے حوالے سے پہلے ذکر کی گئی ہے اس کے علاوہ بطور خاص اس مسئلے میں ایک اور دلیل بھی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اور جب تم اس کی فصل کاٹنے لگو تو اس کا حق ادا کرو۔“

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

”جو چیز آسمان (یعنی بارش) یعنی قدرتی ذرائع سے سیراب ہوتی ہے اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس چیز کو ذول یا رہٹ (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

اس حدیث میں اس حکم کی تفصیل ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت میں اجمالی طور پر کیا گیا ہے۔

اس کی تمام شرائط وہی ہیں جو زکوٰۃ کے وجوب کی عام شرائط ہیں جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ البتہ اس کے لیے کچھ مزید شرائط بھی موجود ہیں جس کی تفصیل فقہاء کے اختلاف کے مطابق ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(اس کے بعد جزیری نے حاشیے میں یہ بات بیان کی ہے) احناف یہ کہتے ہیں: زکوٰۃ کی عام شرط یہ ہے: وہ عاقل اور بالغ نفس پر لازم ہوتی ہے بچے اور مجنون شخص کے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی، لیکن کھیت اور پھلوں کی زکوٰۃ میں یہ شرط مذکور نہیں ہوگی، یہی وجہ ہے جو زمین کسی بچے یا مجنون کی ملکیت ہو اس کی پیداوار میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی۔

ان دونوں اشیاء میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے لیے مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ مزید شرط یہ ہے: وہ زمین عشری ہونی چاہیے یعنی جس پر عشر کو عائد کیا جاسکے اس لیے خراج والی زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے ایک اور شرط یہ ہے: زمین سے جو پیداوار حاصل ہو رہی ہے اسے پیداواری اعتبار سے زراعت کہا جاسکتا ہو، اس لیے لکڑی، گھاس، بانس، نرسل اور کھجور کے درخت وغیرہ پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، کیونکہ اس نوعیت کی اشیاء کے لیے زمین میں نمو کا مفہوم نہیں پایا جاتا، بلکہ یہ چیز کم ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر ان چیزوں کو کاٹ کر ان سے نفع کمایا جائے تو پھر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، لیکن اس کے لیے بھی یہ بات شرط ہے وہ رقم زکوٰۃ کے نصاب کو مکمل کرتی ہو۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے زمین پر فی الواقع زراعت کی گئی ہے جبکہ خراج کا حکم اس سے

مختلف ہے کیونکہ خراج کی ادائیگی اسی وقت لازم ہو جاتی ہے جب وہ زمین پیداوار کے قابل ہو خواہ عملی طور پر اس پر پیداوار نہ کی گئی ہو۔

اس طرح یہ بات بھی ضروری ہے اس زمین کا مالک زراعت کرنے کے قابل ہونا چاہیے لہذا اگر کوئی شخص زمین پر زراعت کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن عملی طور پر زراعت نہیں کرتا تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جبکہ خراج ہر صورت میں لازم ہوگا اس کی وجہ یہ ہے اس زمین میں نمو یعنی افزائش کی صلاحیت موجود ہے مختصر یہ کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے زمین میں نشوونما کا عمل جاری ہو جبکہ خراج کے واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے زمین میں نمو کی صلاحیت موجود ہونی چاہیے۔

زرعی پیداوار اور پھلوں پر زکوٰۃ کا حکم یہ ہے: جب اس زمین کو بارش یا نالیوں (یعنی قدرتی ذرائع کے ذریعے) سیراب کیا جائے۔ بیج سے مراد وہ پانی ہے جسے نالی کے ذریعے کھیت تک پہنچایا جائے (تو ان صورتوں میں عشر یعنی دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

لیکن اگر زمین کو رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے تو اس صورت میں عشر کے نصف (یعنی بیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی یہ زکوٰۃ ہر قسم کی پیداوار پر لازم ہوگی جیسے گندم، جو اور باجرہ، جوار دیگر تمام اقسام کے دانے، سبزیاں، خوشبودار پھول، گلاب، گنا، خربوزہ، کھیرا، ککری، بینگن، زعفران، کھجور، انگور وغیرہ خواہ وہ پھل دیر پا ہوں یا دیر پا نہ ہوں وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ ہوں ان کے لیے نصاب کی کوئی شرط نہیں ہے اور نہ ہی سال گزرن شرط ہے۔

پٹ سن اس کے بیج، اخروٹ، بادام، زیرہ، دھنیے پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اسی طرح ان پھلوں پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جو جنگلات میں سے یعنی کسی کی ملکیت والے حصے کے علاوہ کلی سے چنے جاتے ہیں۔ جیسے پہاڑی علاقوں کے درخت وغیرہ۔

ایسے دانوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جنہیں زراعت کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا جیسے خربوزہ اور مہندی کے بیج، میتھی اور بینگن کے بیج۔

زمین سے اگنے والے درختوں جیسے کھجور کا درخت اور دیگر درختوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ اسی طرح ان اشیاء پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو درخت سے پھوٹ کر نکلتی ہیں جیسے گوند اور تارکول۔ کھیتی باڑی کے حوالے سے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے اس کی ادائیگی کاشت کار کے ذمے ہوتی ہے لہذا جو بھی پیداوار اس پر زکوٰۃ نکالی جائے گی اور ان اخراجات کو پیداوار میں سے وضع نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی تیار شدہ کھیت کو اس کے مکمل سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی خریدار پر واجب ہوگی لیکن اگر دانے کے پک جانے کے بعد فروخت کیا گیا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فروخت کرنے والے کے ذمے ہوگی۔

پھل دار درخت کی زکوٰۃ اس وقت لازم ہوگی جب اس میں پھل لگ چکا ہو اور اس پھل کے خراب ہونے کا اندیشہ

رہے، یعنی ان پھلوں کی صورت حال ایسی ہو چکی ہو کہ انہیں استعمال کیا جاسکے پھر اس پیداوار پر جو ادائیگی واجب ہوگی اس کو اس وقت ادا کیا جائے گا جب پھلوں کو اتارا جائے گا۔

جبکہ غلے کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت وہ ہے جب اسے تولا اور صاف کر لیا جائے۔
اگر زمین کے مالک کے کسی اپنے عمل کے بغیر (یعنی قدرتی طور پر) پیداوار ضائع ہو جاتی ہے تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ساقط ہو جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب اسے توڑنا انتہائی ضروری ہو۔

1885- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبَنْدَارُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُخَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيمَا أَنْبَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضِرِ زَكَاةٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زمین سے جو سبزیاں اُگتی ہیں ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن ہشیم بن خدّاش، ابوبکر بندار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کا انتقال 305ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۲)۔

1886- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَالِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ أَمَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا وَمِنْ كُلِّ مِائَتِي دِرْهَمٍ خُمُسَةً دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمُسٍ دُرْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي الْخَضِرِ أَوَاتٍ صَدَقَةٌ.

عَلَى طَلْعَةِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعِ: شيخ عبد الرحمن الجزيري كتاب الزكاة باب زكاة الزرع والثمار 984/1

۷۸۵- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۳۶/۲) من طريق المارقطني - وغزاه الزيلعي في (نصب الراية) (۲۸۸/۲) للمارقطني وصححه ثم نقله طبعاً صالح بن موسى كما ذكر ما في الإسناد من الاختلاف - وخلاصة القول في صالح بن موسى أنه متروك؛ كما في التفریب (۳۶/۱)۔

۷۸۶- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۳۷/۲) من طريق المصنف به - ومحمد بن أبي يحيى متروك؛ كما تقدم مراراً - وأخرجه الترمذي في الزكاة (۲۰/۲) باب ما جاء في زكاة الخضروات (۶۲۸) من رواية الحسن بن عمارة عن محمد بن عبد الرحمن بن عبيد عن أبي بصير عن طلحة عن معاذ بن عمرو - قال الترمذي: (إسناد هذا الحديث ليس بصحيح - وليس يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم) - وإنما يروى هذا عن موسى بن طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم - والعمل على هذا عند أهل العلم: أن ليس في الخضروات صدقة - قال الترمذي: والحسن: هو ابن عمارة - وهو ضعيف عند أهل الحديث: ضعفه توبة وغيره - وتركه ابن المبارك -

☆☆ حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت مولانا بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تھا تو انہیں یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار وصول کریں ہر دو سو دینار میں سے پانچ درہم وصول کریں اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1887- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ الرَّخْمَنِ بْنُ عَمْرِو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1888- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ہزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1889- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السِّنْجَارِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّنْجَارِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ. مَرْوَانُ السِّنْجَارِيُّ ضَعِيفٌ.

۱۸۸۷- أخرجه ابن الجوزي في المحقق (۲/۲۹) من طريق دارقطني به- وأخرجه البزار (۸۸۵) كنف أ- وابن عدي في (۱/۶۹۰) بنصفنا) في ترجمة العمارت بن نسيان- والطبراني في الأوسط (۵۹۲۱) كسوم من طريق أبي كامل الجهمي عن العمارت بن نسيان عن عطاء بن السائب به- وهو عندهم بلفظ: (ليس في الخضروات صدقة) قال الطبراني: لم يعمل لهذا الحديث عن موسى بن طلحة عن أبيه إلا عطاء بن السائب ولا أخرجه- موصول- عن عطاء بن السائب بن نسيان- أخرجه به أبو كامل الجهمي أ- أ- قلت لهم- رحمه الله- فقد تابعنا كامل عليه عبد الرحمن بن عمرو كما هو عند دارقطني لهذا لكن العمارت بن نسيان (منزول) ك- أ- العمارت في التفسير (۱۰۵۱۵)- وقال السجستاني في مجمع الزوائد (۱/۶۱۲): أخرجه الطبراني في الأوسط والبزار وفيه العمارت بن نسيان (منزول) وقد وثقه ابن عدي أ- أ- قلت: إن لم يكن لهذا خطأ من الناس فقد وثقه السجستاني رحمه الله فان ابن عدي قال فيه: إن ذكر له إمارته أنكرت عليه: (وللعمارت غير ما ذكرت إمارته حسن) وهو ممن يكتب حديثه أ- أ- ولا يعتبر لهذا الحديث: (العمار: والذي يكتب حديثه لا يعتبر ثقة ولا تقبل روايته إلا فيما يتابع عليه- وقد تابع العمارت عليه محمد بن حاتم فأخرجه الأعمش عن موسى بن طلحة عن أبيه- وهذا يرد على عبارة الطبراني المتقدمة أيضا- لكن محمد لهذا الحد الرطبي في نصب

(۲/۲۸۷) قال فيه ابن عدي: ليس بشيء- وقال الإمام أحمد- رضي الله عنه: لا يحدث عنه الله من هو شريكه أ- أ- ۱۸۸۹- قال الحافظ ابن حجر في المصنف المعتبر (۲/۱۶۵): أخرجه دارقطني من طريق مروان بن محمد السجستاني عن جرير عن أبي السائب فقال: (عن أبيه) ولا يعلو تصحيح منه- ومروان مع ذلك ضعيف جدا أ- أ- قلت مروان بن محمد السجستاني: قال ابن حبان في المجروحين (۱/۱۱۲): (تجبر بروي التناكير لا يعمل إلا حجاج به أ- أ- وأخرجه البزار (۱/۹۲) وأ- أ- (۱۸/۶)

☆☆ موسیٰ بن طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہنریوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کا راوی مروان بخاری ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مروان بن محمد بخاری۔ ضعف دارقطنی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: فی ثقات (۱۷۹/۹): مستقیم حدیث۔ وانظر: ترجمہ فی میزان (۲۰۰/۶)، ولسان المیزان (۲۱/۶)۔

1890- قِرَاءَ عَلِيٍّ عَلِيٍّ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَازِنِيِّ بِالْبَصْرَةِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيبِ وَالتَّمْرِ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے: گندم جو، کشمش اور کھجور۔

1891- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيبِ وَالتَّمْرِ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مکتوب موجود ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات تحریر ہے آپ ﷺ نے گندم جو، کشمش اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کی ہے۔

1892- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْرَقِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ النَّفَّاحِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِيهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْبُعْلُ وَالسَّيْلُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالنَّضْحِ يَصْفُ الْعُشْرُ. يَكُونُ ذَلِكَ فِي التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالْحُجُوبِ فَأَمَّا الْقَتَاءُ وَالْبَطِيخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ

۱۸۹۱- أخرجه أحمد في المسند (۲۲۸/۵) و البيهقي في مسنده (۱۲۸/۴-۱۲۹) كتاب الزكاة: باب الصدقة فيما يزرعه الادميون - كذا نص من طريق عبد الرحمن بن مريد - و أخرجه الحاكم (۱۰۱/۱) وقال: موسى تابعي كبير لا يسكر له شيء معاذ - و نحوه العاقبة في التلخيص (۳۲۱/۲) قوله: (قلت: قد منع ذلك ابو زرعة) وقال ابن عبد البر: لم يلقه معاذ ولا أدركه - (ال) - و انظر: الحديث الثالث في هذا الباب.

۱۸۹۲- أخرجه البيهقي في مسنده (۱۲۹/۴) كتاب الزكاة: باب الصدقة فيما يزرعه الادميون من طريق الدارقطني - و قد وقع في اسناد عبد البيهقي (محمد بن محمد بن النفاذ) بدل من (محمد بن أحمد) - و الله اعلم بالصواب - و قد أخرجه الحاكم في المسند (۱۰۱/۱) و من طريقه البيهقي في السنن (۱۲۹/۴) من طريق ابن نافع حدثني اعمام به - لكن في اسناد اعمام من جسي من صلحه من عبيد الله و هو ضعيف: كما في التلخيص (۳۹۰) عوامة - و قال العاقبة في التلخيص (۱۶۵/۲) (عائني) (و قد ضعف و اختلج) - (ال) - و انظر الحديث السابق.

وَالْخَضِرُ فَعَفُوْا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆ ☆ موسیٰ بن طلحہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس زمین کو آسمان، بعل (پانی کے قریب کھجور کا درخت لگانا تاکہ وہ درخت خود ہی زیر زمین پانی سے سیراب ہو جائے) اور بہتے ہوئے پانی (یعنی نہر وغیرہ) کے ذریعے سیراب کیا جائے اس میں عشر کی ادائیگی لازم قرار دی جائے گی اور جس زمین کو پانی چھڑک کر (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

کھجور، گندم، دانوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، البتہ ککڑی، تربوز، سیب، قصب اور دیگر سبزیوں میں یہ معاف ہے۔

اکرم ﷺ نے اسے معاف قرار دیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ امام محدث ثبت مجوز احمد قدوة، ابوحسن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن نفاخ بن بدر باعلی بغدادی۔ ان کا انتقال 314ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ شیخ صاحب حدیث متحلیا من دنیا۔ وانظر ترجمہ فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۲۹۵/۱۳)، وتاریخ بغداد (۲۱۳/۳)۔ وفی (ط): محمد بن احمد بن نفاخ۔

1893- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ
عَنِ الْحَكَمِ وَعُمَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

☆ ☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔
 1894- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ
 عُمَارَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1895- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ الْحَالِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے امراء حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1896 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا

١٨٩٥- أخرجه ابن الجوزي في التحف (٢٧/٢) وفيه خبر عن حماد قال المأظف في التفسير (٧٠٩- حواشي) (ضموف افراط الف)

فرعهم انه بفتح ا - ٥١ - و موسى بن طلحة اختلفوا اهل لقي معاذ اثم له -

١٨٩٦- سميت مريل وفرد ذكر المارطيني في الملأ: هذا الاختلاف على موسى بن طلحة وصح هذا الوجه المريل - راجع كتاب

(٢/٢٨٨-٢٨٩) - وقد صوب الأمر مني أيضا لهذا المرحوم -

هشام الدستوائي عن عطاء بن السائب عن موسى بن طلحة عن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) نهى أن يؤخذ من الخضراوات صدقة.

☆☆ موسی بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے سبزیوں میں سے زکوٰۃ وصول کی جائے۔

1897- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1898- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم) إِلَى الْيَمَنِ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ أَمْرَ دِينِهِمْ لَا تَأْخُذُوا الصَّدَقَةَ إِلَّا مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

☆☆ ابو بردہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو یمن بھیجا تو ان دونوں نے لوگوں کو دینی احکام کی تعلیم دی (اور یہ فرمایا: تم لوگ صرف ان چار چیزوں میں سے زکوٰۃ وصول کرنا جو گندم، کشمش اور کھجور۔

1899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّسَائِيُّ بَنَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَزْزَةَ عَنْ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم) يَقُولُ لَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَرْثِ حَتَّى يَبْلُغَ خُمُسَهُ أَوْ سَاقٍ فَإِذَا بَلَغَ خُمُسَهُ أَوْ سَاقٍ لَهُ فِيهِ الزَّكَاةُ وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا وَلَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْفِضَّةِ حَتَّى يَبْلُغَ خُمُسَهُ أَوْ أَقِي وَالْوَقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی کھیت (دری پیداوار) میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے گی تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک فرض نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عباس احمد بن حسین بن عباد بزاز، ولقبہ بنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم

بازلی، ودارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۹۳-۹۵)۔

۸۹۸- أخرجه الحاكم (۱/۱۰۱) من طريق محمد بن غالب ثنا أبو حنيفة ج- وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي-

۸۹۹- أخرجه الحاكم في الزكاة المستمرك (۱/۱۰۱) وعنه البيهقي في المعرفة في الزكاة (۶/۱۱۵) باب: ما يورث من الاتجار (۸۱۹)۔

1900- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سَمْعَانَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَتَّخِذُوا الصَّدَقَةَ مِنَ الْحَرْثِ حَتَّى يَبْلُغَ حَصَادُهَا خُمُسَهُ أَوْ سَقِي.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھیت (یعنی زرعی پیداوار) میں سے زکوۃ وصول نہ کی جائے جب تک اس کی پیداوار پانچ وقت نہ ہو جائے۔

1901- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا السَّيِّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ أَرْقَانِكُمْ وَخَيْلِكُمْ وَلَكِنْ هَاتُوا صَدَقَةَ أَوْرَاقِكُمْ وَحَرْثِكُمْ وَمَاشِيَتِكُمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے تمہیں تمہارے (غلاموں، کنیزوں) اور گھوڑوں کی زکوۃ معاف کر دی ہے البتہ تم اپنی چاندی، زرعی پیداوار اور جانوروں کی زکوۃ لے کر آؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سید بن عیسیٰ کوئی۔ قال ازدی: لیس بذاک۔ و ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

میزان (۳۵۲/۳)، لسان المیزان (۱۵۲/۳)۔

1902- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ الْأَدَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّغَفَرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمُسِهِ أَوْ سَاقِ زَكَاةٍ وَالْوَسْقُ سِتُونَ مَخْتُومًا.

۱۹۰۰- فی اسناد عبد الله بن سمان: وهو عبد الله بن زياد بن سليمان بن سمان المخزومي: ابو عبد الرحمن المدني: مولى ام سلمة - سئل صالح عنه! فقال: كذاب - وقال لشمس بن عمرو: حدثتني باهرا بمنة: والله ما حدثته بها: ولم يرد علي - وقال احمد: منقول الحديث - وقال ابن معين: ليس بشيء - وقال مرة: ليس بشيء - و كذب في رواية عنه - و ضعفه ابن المديني و العلاء بن مرداس - وقال احمد بن حنبل: كان يفتخر بالاسماء بقول: حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن - قال احمد: وهو كذاب - وقال ابن وهب: قلت لابن سمان: اين لقبك فقال: من عبد الرحمن الذي روي عنه! قال: بالبحر - و كذب ابو داود وغيره و شدد الكلام فيه البخاري و آخرون: و من ثم امتنع ابو داود عن فراءة حديثه - و ركد يعقوب في باب من يرغب عن الرواية عن قوم - بنظر: توثيق الشرح (۲۹۰/۵) (۱۲۲۱)۔

۱۹۰۱- العارضة لعمد اللامع: و قد سبق الكلام فيه في باب وجوب زكاة الذهب و الورق: كما سبقت الترجمة لابي عبد الله -

۱۹۰۲- اصرجه الساسي في الزكاة (۱۱/۵) باب: القصد الذي يجب فيه الصدقة و ابو داود في الزكاة (۹۶/۲) باب: ما يجب فيه الزكاة (۱۵۵۹) و ابن ماجة في الزكاة (۵۸۶/۱) باب: الوسق ستون صاعاً (۱۸۲۲) و احمد (۹۷/۵۹/۲) و ابن خزيمة رقم (۲۲۹۰) من رواية احمد

الاوردي: - اصرجه عن ادريس لعمد محمد بن عبد الطنافسي عن ابي داود و ابن ماجة و الدارقطني قنا - و ناسخه و كعب عن الساسي في

احمد (۹۷/۲) - و تابعه يعلی بن عبد الله عن الدارقطني قنا و احمد (۵۹/۲) و تابعه القاسم بن معن عن عبد الدارقطني في الرواية

الذی به كلهم روى عن ادريس بالاسناد - وقال ابو داود عقبه: (ابو البختري لم يسمع من ابي سعيد) - ال - وقال ابو حاتم

الارابي: (ابو البختري الطائفي لم يسمع من ادريس) - ال - بنظر: المراسيل لابن ابي حاتم ص (۶۸-۶۶) (رقم ۱۱۵-۱۲۱)۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں۔ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور ایک وسق ساٹھ مختوم کے برابر ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ادریس بن یزید بن عبد الرحمن ادوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰/۱)۔

○ ابو حسن محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن ابراہیم مروزی، خاتمة اصحاب علی بن حجر۔ حدث عن علی بن حجر و علی بن خشرم و ربیع بن سلیمان و غیرہم۔ روی عنہ طاہر بن محمد بن مہلویہ، و ابو محمد بن حسن بن احمد مٹلدی، و محمد بن حسن ملوی و غیرہم۔ ترجمتہ فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۵۵۰/۱۳)، و قال ذہبی: لم انظر له بوفاة۔

1903- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّاشِدِيِّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ. وَالْأَوْسُقُ سِتُونَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

1904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْبَسْعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أُنِيَ مُعَاذٌ فِي وَقْصِ الْبَقْرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيهَا بِشَيْءٍ. قَالَ وَهِيَ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گائے کا بچہ لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی تعداد 30 سے کم تھی۔

1905- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِّيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنِي الْمُسَوْدِيُّ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۹۰۱- البسج بن اسماعيل البغدادي عن سفيان بن عيينة: ضعفه المار قطنی - نظره: لسان البيراني (۱۹۸/۶) و طاؤس لم يسمع معاذ من جبل - و انظر الترمذی (۹/۵) - ۱۹۰۵ اخرجه مالك في الزكاة من البوطا (۲۵۹/۱) باب: ما جاء في صدقة البقر - و من طريقه الشافعي في الزكاة من اللام (۹/۲) باب: صدقة البقر - و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في الزكاة من السنن القمري (۹۸/۱) قال ابن عبد البر في (الاستدكار) (۱۵۷/۹): (طاهر هذا الحديث الوقوف على معاذ بن جبل من قوله: لا ان في قوله: (انه لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم دون الثلاثين و الاربعين من البقر شيئا) - دليله و اضحا على انه قد سمع منه عليه السلام في الثلاثين و في البيهقي ما عمل به في ذلك مع ان مثله لا يكون رايًا - انما هو توقيف ممن امر باخذ الزكاة من الذين بطبر لهم و تركهم سوا صلى الله عليه وسلم - و لا خلاف بين العلماء ان السنة في زكاة البقر ما في حديث معاذ لهذا و انه النصاب المجتمع عليه لغيره - و حديث طاؤس لهذا عند لهم عن معاذ غير متعمل - و الحديث عن معاذ ثابت متعمل من رواية معمر و التوري عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق عن معاذ يعني حديث مالك (انتبهى - وراجع الاستدكار ايضا (۱۵۸/۹) فما بعد) - و قد تقدم في باب: ليس في الكسر شيء -

مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَمْرُهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً جَذَعًا أَوْ جَذَعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً
بَقَرَةً مُسِنَّةً فَقَالُوا قَالُوا وَقَاصُ قَالَ مَا أَمَرَنِي فِيهَا شَيْءٌ وَسَأَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا
قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَهُ عَنِ الْوَقَاصِ فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ -
قَالَ الْمَسْعُودِيُّ وَالْوَقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى السِّتِينَ فَإِذَا كَانَتْ سِتُونَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ فَإِذَا
كَانَتْ سَبْعُونَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَتَبِيعٌ فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانُونَ فَفِيهَا مُسِنَّتانِ فَإِذَا كَانَتْ تِسْعُونَ فَفِيهَا ثَلَاثُ تَبَابِيعَ قَالَ
بَقِيَّةُ قَالَ الْمَسْعُودِيُّ الْوَقَاصُ هِيَ بِالسِّتِينَ الْوَقَاصُ فَلَا تَجْعَلُهَا بِصَادٍ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں یہ
حکم دیا کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبع یا ایک تبعہ ایک جذع یا ایک جذعہ وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک
مسنہ وصول کریں لوگوں نے دریافت کیا: گائے کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ نے اس بارے
میں کوئی حکم نہیں دیا جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا تو آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کر لوں گا پھر
جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ سے گائے کے پھڑے کے بارے میں
دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

مسعودی نامی راوی بیان کرتے ہیں: اوقاس (سے مراد یہ ہے:) جب ان کی تعداد تیس سے کم ہو جب گائے کی تعداد
چالیس سے ساٹھ تک ہو تو اس میں دو تبعہ کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ ستر ہو جائیں گی تو ایک مسنہ کی ادائیگی اور ایک تبع کی
ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اسی ہو جائیں گی تو اس میں دو مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ نوے ہو جائیں گی تو تین تبع کی
ادائیگی لازم ہوگی۔

مسعودی فرماتے ہیں: لفظ اوقاس "س" کے ساتھ لکھا جاتا ہے تم اسے "ص" کے ساتھ نہ لکھو۔

1906 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
بِلَالٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ لَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ
وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ -

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم اناج (

۱۹۰۶ - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۱/۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۹) وابن ماجه في الزكاة (۵۸۰/۱) باب: ما تجب فيه الزكاة من الاموال
(۱۸۱۱) من رواية ابن وهب عن سليمان بن - و أخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرک (۲۸۸/۱) عن رواية ابن وهب - ثم في
(صحيح علي شرط الشيخين ان صح معاذ بن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل غانمي لا انفقه) - ۵۱ - فمطبه الذهبي بقوله: (لم يلقه) - ۵۲ -
ابن صجر في (اللطيف) (۱۸۰/۲) (لم يلقه) لانه ولد بعد موته او في سنة موته او بعد موته بسنة - وقال البزار: لا نعلم ان عطاء بن
معاذ - ۵۱ -

زکوٰۃ میں) اناج وصول کرنا، بکریوں کی زکوٰۃ میں بکری وصول کرنا، اونٹوں کی زکوٰۃ میں اونٹ وصول کرنا اور گائے کی زکوٰۃ میں گائے وصول کرنا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عبدعزیز بن وزیر، ابوعلی جذامی، ویرف بالجروی، من اهل مصر، قدم بغداد وحدث بها۔ قال بغدادی: وكان جروی من اهل دين وفضل، مذکور بالورع و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ موصوفاً بالعبادة۔ ونقل بغدادی توثیق ابی حاتم لہ، وذكره قول دارقطنی فیہ: لم ير مثله فضلاً وزهداً۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۳۹/۱۳)۔

1907- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرِ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَهْلِ الْيَمَنِ الْتَوْنِي بِخَمِيسٍ أَوْ لَيْسَ أَخَذَ مِنْكُمْ فِي الصَّدَقَةِ فَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِّلْمُهَاجِرِينَ بِالْمَدِينَةِ . قَالَ عَمْرٍو الْتَوْنِي بِعَرَضٍ لِّيَابٍ . هَذَا مُرْسَلٌ . طَاوُسٌ لَمْ يُذَكَّرْ مُعَاذًا .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہل یمن سے یہ کہا تھا: تم میرے پاس خمیس یا لمیس لے کر آؤ، میں تم سے زکوٰۃ وصول کروں گا، یہ تمہارے لیے آسان بھی ہوگا اور مدینہ منورہ میں رہنے والے مہاجرین کے۔ اسے ہماری زیادہ بہتر ہے۔ عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”تم میرے پاس چوڑے کپڑے لے کر آؤ۔“

یہ روایت مرسل ہے کیونکہ طاووس نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1908- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَرْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عِدِّي بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ تَكُنِ الْمَقَاتِي فِيمَا جَاءَ بِهِ مُعَاذٌ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْبَرِّ وَالشَّعْبِ وَالْتَمَرَ وَالزَّيْبِ وَلَيْسَ فِي الْمَقَاتِي شَيْءٌ وَقَدْ كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَنَا الْمَقَاتَةُ تُخْرِجُ عَشْرَةَ آلَافٍ فَلَا يَكُونُ فِيهَا شَيْءٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مقاتل ان چیزوں میں نہیں تھے جنہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گندم، جو، کھجوروں اور کشمش میں زکوٰۃ وصول کی تھی، مقاتل میں کوئی چیز وصول نہیں کی تھی، ہمارے پاس مقاتل (زرعی زمین) تھی جس سے دس ہزار کی پیداوار ہوتی تھی، لیکن اس میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) لازم نہیں ہوئی۔

۱۹۰۷- أخرجه يحيى بن آدم في الخراج رقم (۵۲۶) من طريق مفيان بن عيينة عن ابراهيم بن به - و من طريق يحيى بن ابراهيم البصري في المسند (۱۱۲/۴) - وأخرجه يحيى بن آدم (۵۲۵) من طريق مفيان بن عمرو به و من طريق ابي ابراهيم البصري (۱۱۲/۴) - قال الشافعي: (و طريق عالم بامر معاذ و ان كان لم يلقه و قال عبد الحميد في الحكمة: و طاووس لم يلق معاذاً) - ا - راجع: تصحيح الراية (۲۱۷/۲) - و قال ابن السميني: (لم يسمع طاووس من معاذ شيئاً) - ا - و قال ابو حاتم الرازي: (طاووس عن معاذ مرسل) - ينظر: المراسيل للدين ابي حاتم (۸۹) (رقم ۱۵۱) -

۱۹۰۸- عملي بن الفضل: قال ابن السمين - في رواية - و النسائي - و غيرهما: ليس بثقة و تركه الرازيان و دارقطنی و غيرهما و صحبه فيهم - و ابطال ابن حبان الاحتجاج به - ينظر: تهذيب التهذيب (۱۷۰ - ۱۶۹/۷) -

1909-

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْيَسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي آتِسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ عُثْمَانَ جَاءَهُ أَبُو ذَرٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ بِخَيْرٍ ثُمَّ قَامَ إِلَى سَارِيَةِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَاحْتَوَشُوهُ فَكُنْتُ فِيْمَنْ احْتَوَشَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا ذَرٍّ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا. قَالَهُمَا أَبُو الزَّيَّاتِ.

☆☆ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت ابوذر! آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہوں پھر وہ ایک ستون کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے لوگ بھی اٹھ کر ان کی طرف گئے اور انہیں گھیر لیا میں بھی انہیں گھیرنے والوں میں شامل تھا لوگوں نے کہا: اے ابوذر! آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور کتان (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ لفظ ”ز“ کے ساتھ ذکر کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمران بن ابی انس قرشی، عامری، مدنی، نزل اسکندریہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۲/۲)۔

1910-

حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَصْلٍ كِتَابُهُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي آتِسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا وَمَنْ دَفَعَ ذَنَابِيرًا أَوْ ذَرَاهِمَ أَوْ بُرًّا أَوْ فِضَّةً لَا يَعْطُهَا لِغَرِيمٍ وَلَا يَنْفِقُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ كَنْزٌ يُكْوَى بِهِ فِي الْقِيَامَةِ. كَتَبَهُ مِنَ الْأَصْلِ الْعَتِيقِ وَفِي الْبَرِّ مُقَيَّدٌ.

☆☆ مالک بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۹۰۹ فی اسناد موسی بن عبیدہ الریثی: و هو ضعیف: سہفت الترمذی: ۱۰۰ - و راجع ما بعد - قال العافظ فی التلخیص (۲۱۵/۲): اس غیر صحیح: مدار علی موسی بن عبیدہ الریثی و له عنده طریقہ ثالث من رواية ابن جریر عن عمران بن اسی انس عن مالک بن انس اسی لہ و لہ مطلق: لادن ابن جریر اخرجہ عن عمران انه بلغه عنه - (۱) - لہ وقد تابعہ سعید بن سلمہ بن اسی العمام: لہا عمران بن اسی - اخرجہ العاکم فی المستدرک (۲۸۸/۱) و صححه علی شرط الشیخین و وافقه الذہبی - و لہ متابعة اخرى و لہ فی التلخیص العافظ و سنائی عند الدارقطنی بعد الحديث التالي -

ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور بڑ (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جو شخص دینار و درہم سونے کا ٹکڑا چاندی اکٹھی کرے گا جسے اس نے فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں رکھا یا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے نہیں رکھا تو یہ خزانہ شمار ہوگا جس کے ذریعے قیامت کے دن اسے داغ لگایا جائے گا۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن سلمہ بن ابی حسام، عدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عمرو مدنی، وھو ابو عمرو سدوسی ذی روی عنہ ندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ من ظہر یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۹۷)۔

1911- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَجَّاجِ الرَّقِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَرْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا فِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا.

☆☆ مالک بن انس حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے، بکریوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے، گائے میں زکوٰۃ ہوتی ہے اور بھیڑوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن معاویہ بن موسیٰ جمحی ابو جعفر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا۔ وانظر: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۶۵۵)۔

1912- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُهَيْبُ بْنُ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ بَقَرَةٍ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاوِرَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں ہدایت کی کہ وہ ہر تیس سے ایک تہیج یا ایک تہیج وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر "معافر" وصول کریں۔

المعجم احمد (۱۷۹/۵) والحاکم فی الزکاة (۱/۲۸۸) وكذلك الترمذی فی (العلل الغیر) (۱۷۱) من رواية محمد بن بكر باساره -
الترمذی عن البخاری قوله: (ابن جریر لم یسمع من عمران بن ابی انس یقول: حدثت عن عمران بن ابی انس) - والی - وراهم
مستقبل قبل السابق -

1913-

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْخَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ

الرِّزَاقِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ فِيهِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَالِمٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ

حَالِمَةٌ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

1914-

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ

الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ أَرْبَعِينَ مِئْتَةً وَمِنْ كُلِّ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاظِرَ.

☆ ☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ہر تیس گائے میں

سے ایک تبيع یا ایک تبیعة اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مئنتہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر

”معاظر“ وصول کریں۔

7-باب لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

باب 7: گھریلو استعمال کے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1915-

حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْمُؤَدِّبُ الْقُرَوِيُّ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الرَّقِيُّ عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ. كَذَا قَالَ غَالِبُ الْقَطَّانِ وَهُوَ عِنْدِي غَالِبُ بْنُ عُبَيْدٍ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

گھریلو استعمال کے اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1916-

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَمْعَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رَفَعَهُ (۱۵۷۷) وَرَفَعَهُ (۲۰۳۹) وَالنَّسَائِيُّ (۲۶/۵) وَابْنُ خُرَيْبَةَ رَفَعَهُ (۲۳۶۸) مِنْ طَرِيقِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

وَأَنْظَرَ الْمَسَابِقَ.

1916-

أَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ (۲۰۳۵/۶) فِي تَرْجُمَةِ: غَالِبِ الْقَطَّانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ: بِهِ - وَ مِنْ طَرِيقِ أَبِي

أَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَبِيرِ (۱۶۶/۶) بِأَبِي: مَا يَسْقُطُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْمَائِيَّةِ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمَالِئِيُّ: أَنَّ أَبَا أَحْمَدَ بْنَ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا

ابن الحسن الصوفی: بہ۔ قال ابن عدی: (وخالصه: الضعف على إصابته بكون) - ۵۱ -

1916-

أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۱۰۹۷۶) وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ (۱۲۹۲/۲) فِي تَرْجُمَةِ: سَوَادِ بْنِ مَعْمَرٍ السُّجَمَانِيِّ: كَلَّمَاهُ عَنْ

الْوَاسِطِيِّ: بِهِ - وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: (وَلِسَوَادٍ لَمْ يَرِ مَا ذَكَرَتْ مِنَ الْحَمِيَّةِ: وَغَايَةُ مَا يَرَوْنَهُ لَيْسَتْ مَحْفُوظَةً - وَهُوَ ضَعِيفٌ كَمَا ذَكَرَهُ

وَقَالَ السُّجَمَانِيُّ فِي الْجَمْعِ (۷۵/۲) (وَفِيهِ لَيْسَ بِمُطْمَئِنٍّ وَهُوَ نَقْلٌ - وَلَكِنَّهُ مَدْرَسٌ - وَأَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ: وَاعْلَاهُ سَوَادُ بْنُ

وَنَقَلَ تَحْمِيصُهُ عَنْ الْبُخَارِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَعْيَرٍ: وَفِي الْقِسْمِ: وَقَالَ: لَمَّا مَا يَرَوْنَهُ لَمْ يَرِ مَحْفُوظَةً) - ۵۱ - وَ لِهَ طَرِيقِ أَخْرَجَ عَنْ أَبِي

نَعْدَمَ فِي أَمَلِ بَابِهِ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاتِ صَدَقَةٌ.

أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَوَّارٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَكِنْ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعَ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مِيسَنٌ أَوْ مُسِنَّةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تاہم ہر تیس گائے میں ایک تبیع اور چالیس گائے میں ایک مِسنہ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

1917- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ وَغَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ. وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ لَيْسَ عَلَى الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

گھریلو استعمال کی گائے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1918- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقْرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1919- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ هَفْصٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْبَقْرِ الَّتِي يُخْرَتُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّكَاةِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس گائے کو کھیتی باڑی میں استعمال کیا جاتا ہو اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

۱۹۱۷- أخرجه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۱۱۶/۱) باب: ما يسقط الصدقة عن المائنة من رواية عثمان بن أحمد - بإسناده - وقال: (رفعه أبو أحمد شجاع بن الوليد عن زهير عن غير شك - وأخرجه النفي في عن زهير بالشك) فقال: قال زهير: أصب، عن النبي صلى الله عليه وسلم - وأخرجه غيره عن أبي إسحاق موقوفاً - (أ) - ثم ورد من طريق أبي عمرو بن الصمك عن محمد بن عبيد الله بن أبي داود عن أبي حمزة عن علي بن صالح ثنا أبو إسحاق عن غاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً عليه من قوله: لم يرفعه - وأنبأ ذلك برواية أبي بكر بن عبيد عن أبي إسحاق به موقوفاً أيضاً - قلت: وقد أخرجه ابن أبي شيبة عن أبي بكر بن عبيد بن علي بن موقوفاً في المصنف (۱۳۰/۲) كتاب الزكاة باب: في البقر العوامل من قال: ليس فيها صدقة - وبور: رواية الوقف - أيضاً - رواية مصر و التوري عن أبي إسحاق عن غاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۹/۱) باب: ما لا يؤخذ من الصدقة - وروي من وجه آخر عن علي موقوفاً لكنه صحيح - راجع انصب الرأية للزيطي (۲۵۶/۲-۲۵۷) -

۱۹۱۸- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (۱۲۰/۲) باب: في البقر العوامل من قال: ليس فيها صدقة - والبيهقي في الكبرى في الزكاة (۱۱۶/۱) باب: ما يسقط الصدقة عن المائنة عن أبي بكر بن عبيد بن علي -

۱۹۱۹- أخرجه البيهقي في الزكاة (۱۱۶/۱-۱۱۷) من طريق المدقطنی: بإسناده - ثم قال: (هكذا موقوفاً وهو إسناده صحيح - وهو قول محمد بن حبيب بن جبير وعمر بن عبد العزيز وأبو القاسم النخعي - وقال الحسن البصري: ليس في البقر العوامل صدقة إذا كانت في مصر - (أ) - وأورد البيهقي في (۱۱۶/۱) من رواية زياد بن محمد عن أبي الزبير عن جابر موقوفاً - ثم قال: (وفي إسناده ضعف - والصحيح - (ب) - وهو عند عبد الرزاق (۱۱۹/۱) من وجه آخر عن أبي الزبير عن جابر موقوفاً كما ذكر البيهقي -

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشد بن ابو جعفر مصری، قال ابن عدی کذبوه، وهو صاحب حدیث کثیر، انکرت علیہ اشیا رواہ، وهو ممن یکتب حدیث مع ضعف۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: کامل (۱/ ۱۹۸)، واللمیز ان (۱/ ۲۷۸)، واللمیز (۱/ ۳۶۳-۳۶۴)۔

8-باب تَفْسِيرِ الْخَلِيطَيْنِ وَمَا جَاءَ فِي الزَّكَاةِ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ

باب 8: دو چیزوں کو ملائے کی وضاحت، دو ملی ہوئی چیزوں پر زکوٰۃ لازم ہونے کا حکم

1920- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَذَكَرَ كَلَامًا فَقَالَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُهُ ذَا
يَوْمٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَفْرُقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَالْخَلِيطَانِ
اجْتَمَعَ عَلَى الْحَوْضِ وَالْبَرَّاعِي وَالْفَحْلُ .

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں اس کے بعد انہوں نے کوئی کلام ذکر کیا، پھر انہوں نے یہ بھی بتایا: ایک دن انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (زکوٰۃ کی وصولی یا زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) اکٹھے مال کو الگ، الگ نہیں کیا جائے اور الگ، الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور دو حصے دار وہ لوگ ہوں گے جو حوض چرواہے اور (جفتی کے لیے دینے والے جانور کئے بارے میں حصے دار ہوں گے۔

1921- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحِ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُوسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْمُبِيرَةِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مشیرہ (یعنی وہ گائے جو چلانے کے لئے استعمال ہوتی ہے) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1922- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَطَاءَ عَنِ النَّفَرِ الْخُلَطَاءِ لَهُمْ أَرْبَعُونَ شَاةً فَقَالَ عَلَيْهِمْ شَاةٌ قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ لِوَاحِدٍ تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ وَلَا
شَاةً قَالَ عَلَيْهِمَا شَاةٌ.

١٩٢٠ أخرجه ابن الصوري في التحقيق (٢٩/٢) من طريق المصنف به - وأخرجه البيهقي في سننه (١٠٦/٤) كتاب الزكاة - جابر
المعطاء من طريق أبي الاسود ثنا ابن لميعة به - و ابن لميعة ضعيف وقد تقدم الكلام عليه كثيرا -
١٩٢١ علمه البيهقي في الزكاة من الكهري (١١٦/٤) وقال عقبه: (وفي إسناده ضعف والصحيح موقوف) - اهـ - وقد أخرجه عبد الرحمن
الزكاة (١٩/١) - باب: ما لا يوضع من الصدقة عن ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر موقوفا عليه لم يرفعه - ولم يذكر فيه (زياد بن سماعة)

☆☆ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا جو ایک دوسرے کے حصے دار ہوں ان کی چالیس بکریاں ہوں تو ان سب پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی میں نے دریافت کیا: اگر ان میں سے ایک شخص کی ۳۹ بکریاں ہوں اور دوسرے شخص کی ایک بکری ہو؟ تو انہوں نے یہی فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

1923- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بِصَحِيفَةٍ فِيهَا مَسَائِلُ يَسْأَلُهُ عَنْهَا فَمَا تَتَغَتَّعُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى آتَى عَلَى أَرْبَعِينَ شَأْنًا بَيْنَ نَفْسَيْنِ فَقَالَ فِيهَا شَأْنٌ عَلَيْهِمَا.

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس ایک صحیفہ لے کر آیا جس میں مختلف مسائل تحریر تھے اس نے ان سے اس صحیفے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ان مسائل میں کوئی غلطی نہیں نکالی البتہ جب یہ مسئلہ آیا کہ چالیس بکریاں دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہوں تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ہلال عدوی، ابو نصر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عالم، توقف فیہ ابن سیرین: لدخوله فی عمل سلطان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۷۲)۔

1924- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْقَوَامِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ - قَالَ - فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا أَخُذَ مِنْ رَاضِعٍ لَبَنٍ شَيْئًا قَالَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ. وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ. فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا.

☆☆ حضرت سؤید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا میں اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ مجھے اس بات کا پابند کیا گیا ہے میں دودھ پلانے والا کوئی جانور وصول نہ کروں اور (زکوٰۃ کی وصولی کرتے ہوئے) الگ الگ سال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) اس کے پاس ایک شخص اونچی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا اور

۹۹۳۰- أخرجه البيهقي في سنه (۱۰۶/۶) كتاب الزكاة باب صدقة الغلظة. من طريق دارقطني: به۔

۹۹۳۱- أخرجه البيهقي في سنه (۱۰۶/۶) من طريق المعاج بن مشهور عن حماد: به۔

۹۹۳۲- أخرجه النسائي في سنه (۲۹/۵) كتاب الزكاة باب الجمع بين المتفرق وبين المجتمع. وأحمد في مسنده (۲۵/۱) من طريق هلال بن خباب: به۔ وأخرجه أبو داود في كتاب الزكاة (۱۵۷۹) باب في زكاة البسائنة - والطبراني في الكبير (۹۱/۷) رقم (۶۶۷۲) من طريق أبي عروبة عن هلال بن خباب عن ميسرة أبي صالح عن سؤيد بن غفلة قال: (مرت - أبو خبيرة) من ماله مع مصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم) - وللعبدت طريق آخر عن أبي ليلى السدي عن سؤيد: سيأتي بعد الحديث التالي مباشرة۔

بولاً: تم اسے وصول کر لو اس نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

1925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمِيدٍ الْجَلَابُ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ

هَلَالِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَيْسَرَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ آتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَيْشٍ فِي كِتَابِكَ فَقَالَ أَنْ لَا أَفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا أَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بَنَاءً كَوْمَاءً فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا .

☆☆ حضرت سويد بن غفله رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والے ایک ہمارے پاس آیا میں اس کے پاس بیٹھ گیا میں نے اس سے دریافت کیا: تمہاری تحریر میں کیا لکھا ہے؟ اس نے بتایا: اکٹھے مال الگ الگ نہ کروں اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کروں۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ایک شخص اس کے پاس اونچی کوہان والی اونٹنی کر آیا تو اس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اوریس ابو حمید جلاب۔ حدیث عن ہشیم بن بشر۔ روی عنہ قاضی محلی۔ ذکرہ خطیب قلم یذکر فیہ جرحہ

تعدیل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۸-۳۹)۔

1926- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ بَنِي غَفَلَةَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَقَرَأْتُ فِي كِتَابِهِ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَ الصَّدَقَةَ قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ حَسَنَاءَ مُلَمَلَمَةٍ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا وَقَالَ عَذْرَى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَخَذْتُ هَذِهِ مِنْ مَالٍ رَجُلٍ مُسْلِمٍ. قَالَ يَحْيَى ثُمَّ سَمِعَ شَرِيكًَا بَعْدُ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَذَكَرْتُهُ لَوَكَيْعٍ فَقَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ عُمَانَ .

☆☆ حضرت سويد بن غفله رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے ایک شخص آیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کی تحریر میں یہ بات پڑھی کہ الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال الگ الگ نہ کیا جائے (زکوٰۃ (ادائیگی یا وصولی) سے بچنے کے لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس کے بعد اس کے پاس ایک شخص پڑی اونٹنی لے کر آیا جو بہت خوبصورت اور صحت مند تھی تو اس نے اونٹنی کو قبول کر لے سے انکار کر دیا۔

وہ بولا: اگر میں نے ایک مسلمان کے مال میں سے اسے وصول کر لیا تو پھر میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کیا

۱۹۲۶- أخرجه ابن جرير في كتاب الزكاة (۱۰/۲) باب التخليط في منع الزكاة الحديث (۱۵۸۰) وابن ماجه في سننه (۱/۱) كتاب الزكاة باب ما يلاحظ به المصنف من الدليل الحديث (۱۸۰۱) والطبراني في المعجم (۱۰/۷) رقم (۶۶۷۶) من طريقه شريك عن عثمان بن عفان -

گروں گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں کچھ اختلاف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن مغیرہ ثقفی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالمغیرہ کوفی اعمی، وھو عثمان بن ابی زرعہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳/۲)۔

9- باب مَا أُدِيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَزْرٍ

باب 9: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اسے کز نہیں کہا جائے گا

1927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ قَاضِي الْمِصْبِصَةِ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ الْحَمِصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَمِصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ نَابِتِ بْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ أَكْزَرُ هُوَ فَقَالَ إِذَا أَدَيْتَ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَزْرٍ. الْمَعْنَى وَاحِدٌ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سونے کا ہار پہنا ہوا تھا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کز کہا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کر لی تو یہ کز شمار نہیں ہوگا۔

اس کا مفہوم ایک ہی ہے۔

1928- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ السَّرِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسَادٍ أَنَّ الْهَادِيَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

۱۹۲۷- أخرجه الحاكم في الزكاة (۳۹۰/۱) باب: التغليب في مع الزكاة عن أبي العباس محمد بن يعقوب ثنا عنبسة بن أحمد بن الصريح ثنا عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار ثنا محمد بن مہاجر... به وقال: (صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه) - ۱۹۲۸- أخرجه البيهقي في الزكاة (۸۲/۴) باب: تفسير الكثر الذي ورد الوعيد فيه عن الحاكم به - قلت: وأخرجه أبو داود في الزكاة (۹۷/۲) - ۱۹۲۹- أخرجه ما في الزكاة المحلى (۱۵۶۴) عن محمد بن عيسى ثنا عتاب يعني ابن بشير عن ثابت بن عجلان عن عطاء به - وأعله البيهقي بتفرد ثابت بن عجلان - وراجع نصب الراية (۲۷۱/۲-۲۷۲)۔

۱۹۲۸- أخرجه أبو داود في الزكاة (۹۷/۲-۹۸) باب: الكثر ما في الزكاة المحلى (۱۵۶۵) عن محمد بن السريس الراري ثنا عمرو بن السريع بن طارق ثنا يحيى بن أيوب عن عبد الله بن أبي جعفر عن محمد بن عمرو بن عطاء أخبره عن عبد الله بن شداد به - وأخرجه الحاكم في المستدرک (۲۸۹/۱) والبيهقي في الزكاة (۱۳۹/۴) من هذا الوجه - وقول الدارقطني هنا: (محمد بن عطاء: محمول) أو لم يسم كذا على ذلك البيهقي وابن القطان وغيرهما - راجع: نصب الراية للزيلعي (۲۷۱/۲)۔

ابنہ حسین بن نصر، ونوح بن حبیب قوسی، وابوصلت ہروی وغیرہم۔ قال عقیلی: شیعی، فی حدیث اضطراب، وخطا کثیر۔ وقال ابوخیثمہ: کان کذابا۔ امام ابوہاتم فرماتے ہیں: واہی حدیث متروک۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۴۶۸/۸)، وتاریخ بغداد (۲۸۲/۱۳)، ومیزان (۲۴/۷)، ولسان (۲۰۵-۲۰۴/۶)۔

○ اسید بن عاصم بن عبد اللہ، مولیٰ ثقیف، ابو حسین اصمہانی۔ روی عن عامر بن ابراہیم، وسعید بن عامر ضعی، وعبد اللہ بن بکر بن عمر زہرائی، وبکر بن بکار، وحسین بن حفص، وطبقہم۔ ومنف (المسند)۔ امام ابوہاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال ذہبی: حافظ محدث امام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۳۱۸/۳)، وتاریخ اصمہان (۲۷۲/۱)، وسیر اعلام النبلاء (۳۷۸/۱۲)۔

○ شعیب بن حمباب ازدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) معولی، ابوصالح بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۱۱)۔

1930- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُونُسَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَابِ بِهَذَا مِثْلَهُ وَرَأَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَرَأَ (وَأَتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ)

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کوئی حق ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! پھر آپ۔ نہ یہ آیت تلاوت کی:

”اور وہ اپنی ہی پسند کے ساتھ اپنا مال دیتا ہے۔“

1931- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْخُثَلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَالِبٍ الرَّغَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ وَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَيْمُونٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَبْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الْخُلْيِ زَكَاةٌ.

وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَيْسَ فِي الْخُلْيِ زَكَاةٌ. أَبُو حَمْزَةَ هَذَا مَيْمُونٌ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ.

☆☆ مزیدہ ذیلہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: زیورات میں زکوٰۃ ہوتی ہے۔

۱۹۲۰- قد نصح السوادی علی روایتہ عبد ابی نعیم فی اخبار الصبران۔

۱۹۲۱- اضربه ابن الجوزی فی التعقیب (۱۶/۲) من صریح المستصفیٰ۔ قد استوفی فی المعرفة (۲۹۸/۲) ۹۰۴۹۹۔ ۱۹۲۲- (والغزالی برویہ۔ من قصصنا من فوغا: البس فی الحمی زکاة الذی۔ لہ: انما یروی عن ہامر من قولہ عن مرفوع وروی عن۔ من یسوب عن اللبت عن ابی الزبیر عن ہامر مرفوعا۔ لہ: من اصح ما فیہ من فوغا۔ لہ: انما یروی عن ہامر۔ من الاصحاح بروایۃ اللادین و اللہ یعلم من امثاله)۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں: زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔
اس روایت کا راوی ابو حمزہ اس کا نام میمون ہے اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عمرو، عن ابان۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مفتی

(۳۰۴/۱) ولسان (۳۰۵/۳)۔

○ میمون، البوحمزة قصاب، مشہور یکنیتہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چمچے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۰۶)۔

1932- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا

1932 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحُلِيِّ إِذَا أُعْطِيَ زَكَاةُهَا. وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى خَازِنِهِ سَالِمٍ أَنْ يُخْرِجَ زَكَاةَ حُلِيِّ بَنَاتِهِ

وہیں سے پھر پورے ملک میں پھیلنے لگا۔

سنة

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: زیورات پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے جب ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

عمر و بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے منشی سالم کو یہ خط لکھا کہ

ان کی صاحبزادیوں کے زیورات کی ہر سال زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔

1933- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْأَزْهَرُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمًّا آتَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنَّ لِي حُلِيًّا وَإِنَّ زَوْجِي خَفِيفٌ ذَاتَ الْيَدِ وَإِنَّ لِي بَنِيًّا أَخًا أَفْبَحِرِي عَنِّي أَنْ أَجْعَلَ زَوْجًا

الْحُلِيِّ فِيهِمْ قَالَ نَعَمْ . هَذَا وَهُمْ وَالصَّوَابُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَرْسَلٌ مَوْقُوفٌ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی

نے عرض کی: میرے پاس کچھ زپورات ہیں اور میرے شوہر غریب آدمی ہیں، میرے کچھ بھتیجے بھی ہیں، تو کیا میرے لیے یہ بلا

جائزہ ہوگا کہ میں ان زورات کی زکوٰۃ ان لوگوں پر خرچ کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

ہوئی کہ میں ان ریویزات کی روشہ ان لوگوں پر بھی کر رہا ہوں۔

یہ روایت دائم ہے درست یہ ہے۔ یہ روایت ابراہیم کے واسطے سے ہے۔

۱۹۳۲- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۱۳۹/۱) کتاب الزکاة باب من قال فی الصلوی زکاة من طریقہ الشافعی 'بہ سوا ما اثر عبد اللہ بن عمر

فاخرجه ابن أبي شيبة (١٥٤/٢) في الزكاة: باب: في العلي، عن وكيع عن جرير بن حازم عن عمرو بن شعيب عن عبد الله بن عمرو
عن التورثي عن التورثي عن أبي موسى عن عمرو بن شعيب عن عبد الله

ممدی عبد الرزاق نجوه في الزكاة (٨١/٤) (٧٥٧) بابية التجرد والتمني عن التجرد في أبي حنيفة
عبد الرزاق نجوه -

١٩٣٣- تمكنا اخراجه الدار فطسي من طريق قببحة عن سفبان عن حماد باسناده موصول موقوفاً فراجع الدار فطسي
عنه مرفلاً موقوفاً فراجع الرواية الثانية-

عقبه مرسله موقوفة، فراجع الرواية الأصلية.

پر منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مقاتل، ابو بکر رازی، قدم بغداد وحدث بها عن ابيه وحسين بن عيسى بن ميسرة، واحمد بن بكر بن سيف۔
روی عنہ عبد باقی بن قانع، و ابو قاسم طبرانی، وحسین بن مہدی مروزی۔ ذکرہ خطیب قلم یذکر فیہ جرحاً و لا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹۸/۵)۔

1934- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفَرِّیَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْهُ عَنْ حُلِيِّ لَهَا قَالَ إِذَا بَلَغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ . قَالَتْ إِنَّ فِي حَجَرِي نِسِي أَخٍ لِي أَفَاضَعُهُ فِيهِمْ قَالَ نَعَمْ . مَوْقُوفٌ .

☆☆ علامہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے زیورات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب وہ دو سو (درہم جتنے قیمتی) ہوں تو ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس خاتون نے کہا میرے بچے میرے زیر پرورش ہیں کیا میں اسے ان پر خرچ کر دوں؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جی ہاں! یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

10- باب لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتِبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَغْتِقَ .

باب 10: مکاتب غلام جب تک آزاد نہ ہو جائے اس کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی
1935- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيِّ بْنُ قَانِعٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتِبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَغْتِقَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکاتب غلام کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک وہ آزاد نہ ہو جائے۔

۱۹۳۵- فَهَذَا أَخْرَجَهُ الْفَرِّیَابِيُّ عَنِ التَّوْرِيِّ وَتَابِعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ التَّوْرِيِّ بِهِ- وَصَنَّفَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الزَّكَاةِ (۸۲/۴) (۷۰۵۶) بِأَبِي النَّبَرِ وَالْمَعْلِيِّ وَأَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي مَنَنِهِ (۱۳۹/۴) عَنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ بِهِ- وَاتَّكَرَّ إِلَى الْمَرْفُوعِ وَدَجَّ لَعْنَةُ الْوَقُوفِ- وَأَخْرَجَهُ مَعْمَرٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ بِنَحْوِهِ- أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الزَّكَاةِ (۷۰۵۵)-
۱۹۳۵- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ رُوَيْحِ بْنِ الْقَاسِمِ: قَالَ الْمَارْقَطَنِيُّ: لَيْسَ بِشَرَكٍ- وَقَالَ ابْنُ عَمِيٍّ: لَيْسَ بِحُجَّةٍ- وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ نَسْرٍ: قُلَّةٌ اَهْلِيَّتُهُ لَيْسَتْ بِمَحْضُوفَةٍ- وَمَا كَبَّرَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتِبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَغْتِقَ) أَخْرَجَهُ الْمَارْقَطَنِيُّ فِي السَّنَنِ- فَهَذَا الصَّحِيحُ الْمَوْقُوفُ: فَقَدْ أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاقْوَاؤُهُ وَاجِلٌ مِنْ ابْنِ بَزِيعٍ: مَوْقُوفًا أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: (لَا صَدَقَةَ فِي مَالِ الْعَبْدِ وَلَا الْمُكَاتِبِ حَتَّى يَغْتِقَا)- وَصَنَّفَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الزَّكَاةِ (۷۱/۴) بِأَبِي: صَدَقَةُ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتِبِ (۷۰،۸)- وَتَابِعَهُ مَعْمَرٌ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: بِهِ مَوْقُوفًا- أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي ثَيْبَةَ فِي الزَّكَاةِ (۲۰/۴)-

1936- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْهِمَا آسُورَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْسُرُكُمَا أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِآسُورَةٍ مِنْ نَارٍ . قَالَا لَا . قَالَ فَأَدِيَا حَقَّ هَذَا . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَلَيْهِمَا سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَقَالَ أَيْضًا فَأَدِيَا حَقَّ هَذَا عَلَيْكُمَا . بَعْنَى الزَّكَاةَ . حُجَّاجٌ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ لَا يَحْتَجُّ بِهِ .

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی دو خواتین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے سونے کنگن پہنے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو جو تم پر لازم ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد زکوٰۃ تھی۔ اس روایت کا راوی حجاج یہ حجاج بن ارطاة ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔

1937- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَابُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لَامِرَاتِي خُلِيًّا مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا قَالَ فَأَذِ زَكَاتَهُ يَصِفُ مِثْقَالٍ . يَحْيَى بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ وَهَذَا وَهُمْ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میری بیوی کے پیش منیٰ کی مقدار کتنی ہے؟ فرمایا: تم ان کی نصف مقدار زکوٰۃ ادا کرو۔
اس روایت کا ایک راوی یحییٰ بن ابیہ مہزیار ہے اور یہ روایت وہم ہے درست یہ ہے: یہ روایت مرسل ہے اور موقوف

4

١٩٢٦- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (٥٢/٢) باب: في العليّ عن حجاج بن- وأخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٨٥/٦) باب: التبرع
 العليّ عن المنثري بن الصباح عن عمرو بن شعيب بن أسامة- وأخرجه الترمذي في الزكاة (٩٧/٢) باب: الكفر ما هو أو زكاة العليّ
 محمد بن عبد الله بن لوط (٦٢٧) وأبو داود في الزكاة (٩٧/٢) باب: الكفر ما هو أو زكاة العليّ (١٥٦٢) من حديث حسين بن عليّ بن
 السمان في الزكاة (٢٨/٥) باب: زكاة العليّ من حديث حسين بن عليّ بن السمان أيضا- حسين بن عليّ بن السمان- وأبو داود في الزكاة (٩٧/٢) باب: الكفر ما هو أو زكاة العليّ (١٥٦٢) من حديث حسين بن عليّ بن
 الترمذي: (وأخرج حديث قد أخرجه المنثري بن الصباح عن عمرو بن شعيب بن أسامة- وأبو داود في الزكاة (٩٧/٢) باب: الكفر ما هو أو زكاة العليّ (١٥٦٢) من حديث حسين بن عليّ بن
 الحديث- ولا يفرق في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا- أ- الله-

١٩٣٧ اعلمه المارفتني بجهي بن ابي انيسة وصوب السرحل السقوف ويحيى لم يهرت عنه عهد الرعين و لك الفطان و كذبه الميرة
 زمر و تركه الامام احمد وغيره - وقال ابن معين: ليس بشي - و ضعفه يعقوب بن سفيان و الزايعان و البخاري و غيرهم - بنظره
 نهضت الكمال (٢٢٤/٢٢٥) -

1938- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ امْرَأَةً ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْهُ عَنْ طَوْقٍ لَهَا فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ أَرَكِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَمْ قَالَ خَمْسَةٌ دَرَاهِمَ قَالَتْ أُعْطِيهَا فَلَا تَأْتِيَنَّ ابْنَ أَخٍ لَهَا يَتِيمٌ فِي حَبْرِهَا قَالَ نَعَمْ بَنِي شَيْتَ.

★★ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے ایک ہار کے بارے میں دریافت کیا جو بیس مثقال کا تھا اور سونے سے بنا ہوا تھا اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کتنی؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ درہم اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں یہ فلاں شخص کو ادا کروں اس خاتون نے اپنے بھتیجے کے بارے میں دریافت کیا جو یتیم تھا اور اس خاتون کے زیر پرورش تھا تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتی ہو۔

1939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ لِامْرَأَةٍ ابْنِ مَسْعُودٍ حُلِيٍّ فَقَالَتْ لِابْنِ مَسْعُودٍ أُعْطِيَ زَكَاتُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ أُعْطِيَ ابْنُ أَخِي يَتِيمًا قَالَ نَعَمْ.

★★ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے زیورات تھے اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اپنے یتیم بھتیجے کو یہ دے دوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

1940- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحُلِيِّ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ زَكَاتٌ.

★★ علی بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عبید اللہ بن ابی رجاہ ثفیری، یکنی اباجعفر نجار طرسوسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸)۔

○ علی بن سلیم، ابوسلیم حرانی۔ سمع انسا۔ روی عنہ مسعر بن کدام، واسرائیل، وشریک وابوعوانہ۔ ذکرہ بخاری، وبن ابی حاتم، فلم یذکرافیہ جرحا ولا تعدیلا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ کبیر (۶/۲۷۷)، وجرح وتعدیل

۱۹۳۸- روی نحوه عن ابن مسعود عبد الرزاق في مصنفه في الزكاة (۸۲/۱) باب: التبر و العلي (۷۰۵۵)۔

۱۹۳۹- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/۱) باب: التبر و العلي (۷۰۵۶)۔

۱۹۴۰- أخرجه البيهقي في التلخيص (۱۳۸/۱) كتاب الزكاة باب من قال: لا زكاة في العلي من طريق المارقطني: به۔

(۱۸۸/۶)۔

1941- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ تُصَدِّقُ أَلْفَ دِينَارٍ فَتَجْعَلُ لَهَا مِنْ ذَلِكَ حُلِيًّا بِأَرْبَعِينَ دِينَارٍ وَلَا يَرَى فِيهِ صَدَقَةً.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیوں میں سے ایک خاتون کو ایک ہزار درہم دے گئے اس خاتون نے اس کے زیورات بنالے جو چار سو دینار کے بنے لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تھی۔

1942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زیورات پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1943- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْلِي بَنَاتِهِ بِأَرْبَعِينَ دِينَارٍ وَلَا يُخْرِجُ زَكَاةً.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے چار سو دینار کے زیورات بنوائے لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

1944- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُحْلِي بَنَاتِهَا بِاللَّحَبِ وَلَا تُزَكِّيهِنَّ نَحْوًا خَمْسِينَ أَلْفًا.

☆ ☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے سونے کی زیورات بنوائے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی ان زیورات کی قیمت پچاس ہزار کے قریب تھی۔

11- باب وَجُوبِ الزَّكَاةِ فِي مَالِ الصَّبِيِّ وَالْيَتِيمِ.

باب 11: بچے اور یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

1945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۱۹۴۱- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/۱) باب: التبرع والعلي (۷۰۶۷) - من طريق عبد الله بن -

۱۹۴۲- مصنف عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/۱) باب: التبرع والعلي (۷۰۶۷) -

۱۹۴۳- أخرجه البيهقي في سننه (۱۲۸/۱) كتاب الزكاة: باب من قال: لا زكاة في العلي - من طريق أبي العباس الاصم: ثنا يحيى بن

طالب به - وأخرجه البيهقي من طريق مالك بن انس وإسماعيل بن عمار وعرو بن ربيعة وغير واحد أن نافعاً حدثهم عن عبد الله بن

أنه قال: (ليس في العلي زكاة) - وأخرجه من طريق مالك عن نافع بن عبد الله بن عمر - رضي الله عنهما - كان يحلي بناته ووجه

الذهب فلا يخرج منه الزكاة -

۱۹۴۴- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (۱۵۵/۲) باب: من قال: ليس في العلي زكاة: حدثنا وكيع به -

عَفِيرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ لَهُ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے یتیم کا سرپرست بنے جس یتیم کا مال موجود ہو تو وہ اس یتیم کے لیے اس مال کی تجارت کرے اس مال کو ایسے ہی نہ چھوڑ دے کہ اسے زکوٰۃ ختم کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب ازدی مصری، لیس بہ باس، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۸۶)۔

1946- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اخْفَظُوا الْيَتَامَى فِي أَمْوَالِهِمْ لَا تَأْكُلْهَا الزَّكَاةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات، ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن اسحاق عطاری کوئی۔ ضحہ یحییٰ، امام بخاری فرماتے ہیں: عندہ منا کیر و قال ازدی: متروک الحدیث، امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۳/۲۱۸)، جرح والتعديل (۵/۴۰۱)، دلسان (۳/۱۳۸)۔

1947- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ النَّظَّانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۲۶۵- أخرجه الترمذي في الزكاة (۳۲/۲) باب: ما جاء في زكاة مال اليتيم من حديث الوليد بن مسلم عن المثني بن الصباح بإسناده - وقال: (وإنما روي هذا الحديث من هذا الوجه) وفي إسناده مقال: لأن المثني بن الصباح يضاعف في الحديث - يروي بعضهم بجمعه لهذا الحديث عن عمرو بن شعيب أن عمر بن الخطاب - فذكر هذا الحديث - قال الترمذي: (وعمر بن شعيب، فهو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص - وشعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو - وقد تكلم يحيى بن سعيد في حديث عمرو بن شعيب وقال: فهو عندنا ثقة - ومن ضعفه فأنما ضعفه من قبل أنه حديث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو - وأما أكثر أهل الحديث فيعتجون حديث عمرو بن شعيب فيثبتونه منسوخ: أحمد وإسحاق وغيرهما) - اهـ - والحديث أخرجه البيهقي (۱۰۷/۱) من طريق المثني بن الصباح - اهـ - ۲۶۶- منسوخ: هو ابن علي الترمذي، ضعفه أحمد وابن معين في بعض الروايات عنه - وضعفه أيضاً النسائي وأبو زرعة وغيرهما - وقال ابن حجر في مناقب: (ليس به باس، يكتف حديث) - اهـ - ينظر: تهذيب الكمال (۲۸/۶۹۲-۶۹۸)۔

جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبد اللہ بن یزید بن ازوق رقی مالکی قطان بھاص، ابو علی۔ سمع هشام بن عمار، و ابراہیم بن هشام غسانی و ولید بن عقبہ، و اسحاق بن موسیٰ عظمیٰ، و محمد بن مالک، و طبقہم۔ حدث عنہ جعفر خلدی، و حافظ ابو علی نسیا بوری، و ابو بکر بن سنی، و ابو حاتم بستی، و ابو احمد بن عدی، و خلق۔ وثقہ دارقطنی، و قال ذہبی: حافظ مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ رجال مصنف۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۲۸۶/۱۳)۔

1948- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَأْكُلْهَا الصَّدَقَةُ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے مال خیال رکھو انہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

1949- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ صَلَافِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ أَمْوَالُهُمْ عِنْدَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَحَسَبُوهَا مَعَ الزَّكَاةِ فَوَجَدُوهَا تَامَةً فَأَتَوْا عَلِيًّا فَقَالَ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّ يَكُونُ عِنْدِي مَالٌ لَا أَرْكَبُهُ.

☆☆ ابن ابورافع بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کے اموال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اموال انہیں واپس کیے تو ان لوگوں نے ان میں کچھ کمی پائی پھر جب انہوں نے زکوٰۃ کے ساتھ اس کا حساب کیا تو انہیں کم پایا۔ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

1950- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ صَلَافِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ أَقْطَعَ أَبَا رَافِعٍ أَرْضًا فَلَمَّا

۱۹۴۷- رواد بن الجراح تركه الدارقطني. و ضعفه غيره. - ينظر: تهذيب الكمال (۲۲۷/۹-۲۲۸) - و ضعفه محمد بن عبيد الله: هو المراد من محمد بن جهمه -

۱۹۴۸- انصار السرمذی السی لضعف الروایۃ: فیما سبق نقله عنه قریباً - و اضرجه البیہقی فی الزکاة (۱۰۷/۶) باب: من تجب علیہ الصدقة -

۱۹۴۹- اضرجه البیہقی فی الزکاة (۱۰۷/۶) باب: من تجب علیہ الصدقة: معلقاً -

بَاتَ أَبُو رَافِعٍ بِاعِهَا عُمَرُ بِشَمَانَيْنِ أَلْفًا فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانَ يُزَكِّيْهَا فَلَمَّا نَضَّهَا وَلَدَ أَبِي رَافِعٍ عَذُّوَا مَالَهُمْ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَاتُّوا عَلِيًّا فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ أَحْسَبْتُمْ زَكَّاتَهَا قَالُوا لَا قَالَ أَحْسَبُوا زَكَّاتَهَا فَوَجَدُوهَا سَوَاءً فَقَالَ عَلِيٌّ أَكُنْتُمْ تَرَوْنَ يَكُونُ عِنْدِي مَالٌ لَا أُوَدِّي زَكَّاتَهُ.

☆ ☆ ت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین کیر کے طور پر عطاء کی جب حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو ۸۰ ہزار کے عوض میں فروخت کر دیا اور وہ مال حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے جب حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے اولاد نے اس مال کو اپنے قبضے میں لیا تو انہوں نے اپنے مال کی گنتی کی تو اسے کم پایا وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے انہوں نے جواب دیا: ہاں ارادی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے تحفے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

12-باب اسْتِقْرَاضِ الْوَصِيِّ مِنْ مَّالِ الْيَتِيمِ .

باب 12: یتیم کے مال میں سے وصی کا قرض کے طور پر کچھ لینا

1951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ . تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ يَتِيمٍ فَكَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَرُبَّمَا ضَمِنَهُ زَكَاتٍ لِكُلِّ مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا وَلِيَهُ.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک یتیم کا مال موجود تھا وہ اس میں سے قرض کے طور پر کچھ لے لیتے تھے بعض اوقات وہ اس کے ضامن بھی بن جاتے تھے اور جب وہ یتیم کے مال کے سرپرست ہوتے تھے تو اس کی زکوٰۃ بھی ادا کیا کرتے تھے۔

1952- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَسْتَهْلِكُهَا زَكَاةً.

☆ ☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے اموال کو خیال

۱- أخرجه البيهقي في الزكاة (١٠٧/٤ - ١٠٨) باب: من تجب عليه الصدقة من طريق المار قطنی - ه - وقال البيهقي - ١ - واه - ه - ه - من

أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٧١/٤) باب: صدقة مال اليتيم والالتباس فيه واعطاء زكاته (٦٩٩٢) و باب ليعب يمتنع - ه - من

أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٦٩/٤) باب: صدقة مال اليتيم والالتباس فيه واعطاء زكاته (٦٩٨٩) (٦٩٩٠) (٦٩٩١) و اس اي

في الزكاة (٢٥/٤) و البيهقي في الزكاة (١٠٧/٤) باب: من تجب عليه الصدقة من وجود عن عمر بنحوه - ه - و قد تقدم في الباب

لیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ صالحاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ
راد (۱۶/۱۳-۱۶)، وسیر اعلام النبلاء (۱۶/۱۳۶-۱۳۷)۔

○ منیر بن علاء۔ روی عن اشعث۔ وعنہ سلمۃ بن فضل۔ ضعفہ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معنی
(۶۸۰/۲)، ومیزان (۵۲۸/۶)، ولسان (۱۳۸/۶)۔

1955- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ
حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْبِقْطَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا زَكَّى أَمْوَالَ بَنِي أَبِي رَافِعٍ - قَالَ - فَلَمَّا
لَعَنَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَقَالُوا إِنَّا وَجَدْنَاهَا بِنَقْصٍ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اتَّوَرُونَ أَنَّهُ يَكُونُ عِنْدِي مَالٌ
أَزْكِيهِ.

★★ عبد الرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد کے مال کی زکوٰۃ ادا کی
ی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ مال ان لوگوں کے سپرد کیا تو ان لوگوں نے اس مال کو کم پایا، ان لوگوں
نے کہا: ہمیں یہ مال کم لگا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرے پاس کوئی مال ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا
میں کروں گا۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عمیر، (اور ایک قول کے مطابق): ابن قیس، وصواب ان قیسا جد ابیہ، وهو عثمان بن ابی حمید ایضاً، جبلی
وہطان کوفی اُمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ذاتلط، وکان یدلس ویغلو فی تشیع، یہ راویوں کے
بچے طبع سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۳۹)۔

1956- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
هَبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَجِبُ عَلَى مَالِ الصَّغِيرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ
الْفَلَاحَةُ. ابْنُ لَهْبَعَةَ لَا يَحْتَجُّ بِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نابالغ کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، اس وقت زکوٰۃ لازم ہوتی ہے
جب اس پر نماز پڑھنا بھی لازم ہو جائے (یعنی جب وہ بالغ ہو جائے)۔
اس روایت کے راوی ابن لہبعہ کو مستند قرار نہیں دیا گیا۔

1957- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ

۱۹۵۶- أخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۸/۱) باب: من تجب عليه الصدقة من طريقه المارقطني: به۔ و ابو البقطان هو عثمان بن عمير
الجبلي قال ابن معين: ليس حديثه بشيء، وفي رواية عنه: ليس بخاتك۔ وضعفه محمد بن عبد الله بن ميمون، و ابو حاتم البرازي، و المارقطني
في الطل، وقال مرة: منكره، وضعفه غيرهم، ولم يحدث عنه عبد الرحمن بن يحيى۔ ينظر: تهذيب الكمال (۱۶۹/۱۶۹-۱۷۲)۔
۱۹۵۷- اعلم المارقطني باب: لويمة وقد ثبتت ترجمته۔

عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَابْتَنَتْهَا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِي يَدَيْهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ هَلْ تُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا . قَالَتْ لَا . قَالَ فَيَسْرُوكَ يُسَوِّرَكَ اللَّهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ . قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنی صاحبزادی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہاتھ میں سونے سے بنے ہوئے دو کنگن تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: کیا تم بات پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے ان دونوں کو اتار دیا اور عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کی نذر ہیں۔

13- باب زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ.

باب 14: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

1958- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ قُوْهِمٍ بِالْمَفْتَحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الدُّوْلَابِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَرْقَمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عُمَرَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ سَائِمَةٍ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاتٍ وَفِي خَمْسٍ عَشْرَةٍ ثَلَاثَ شِبَاهٍ وَفِي عَشْرِينَ أَرْبَعُ شِبَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسُ شِبَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ قَابَنُ لَبُونٌ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى

۱۹۵۷- جسے تخریجہ، و ذکر متابعانہ من روایہ حسین بن علی بن قوہم، باب: ایس فی مال المکاتب زکاة حتی یفتی۔

۱۹۵۸- اہلہ الدارقطنی بسلیمان بن ارقم، و حکم علیہ بالترک، ووافقه علی شریکہ ابو ہاشم الرازی و الترمذی و النسائی و عبد الرحمن بن یوسف بن خراش و ابو احمد الحاكم و غیرہم: و من ثم قال البخاری: شرکوه۔ و قال الجوزجانی: ماقط۔ و قال احمد: لا یسوی حدیثاً و لا بروی عنہ الحدیث۔ و قال ابن مصعب: ایس بنی۔ و یُنظر: تخریب الکمال (۲۵۱/۱۱-۲۵۵)۔ و قد ترویج ابن ارقم علی رفقہ للحدیث عن الزهری: تابعه: سفیان بن حسین عن الزهری۔ اخرجہ الترمذی فی الزکاة (۱۷/۲) باب: ما جاء فی زکاة الابل و الغنم (۶۲۱) و داود فی الزکاة (۹۹/۲-۱۰۰) باب: فی زکاة السائمة (۱۵۶۸) (۱۵۶۹)۔ و ابن خریبة رقم (۲۲۶۷)۔ و قال الترمذی: (و قد روی یونس بن یزید و غیرہ و احمد عن الزهری عن سالم بن جندب الحدیث و لم یرفعوه۔ و انما رفعہ سفیان بن حسین)۔ الہ- قلت: و سفیان بن حسین ضعیف الحدیث فی الزهری: فلا یخرج بهذه المتابعة قال یعقوب بن ثبیب: (و فی حدیثہ ضعفه: ما روی عن الزهری)۔ و قال ابن مصعب: (تخلی غیر الزهری لا یرفع)۔ و حدیثہ عن الزهری لیس بذلك انما سمع منه بالموسم)۔ و قالہ: (ثقة)۔ و هو ضعیف الحدیث عن الزهری و قال النسائی: (لیس بہ یاس الہ فی الزهری)۔ و قال ابن عری: (لہ فی غیر الزهری صالح الحدیث)۔ و فی الزهری بروی انباء خالف الناس)۔ الہ- یُنظر: تخریب الکمال (۱۳۹/۱۱-۱۴۲)۔ و تابعوها علی رواية الرفع عن الزهری ایضاً: سلیمان بن کثیر۔ اخرجہ ابن ماجہ الزکاة (۵۷۳/۱) باب: صدقة الابل (۱۷۹۸)۔ قلت: و لا یخرج بهذه المتابعة ایضاً: قاسم بن کثیر کان یصحہ سفیان بن حسین و ضعفہ عن معین مطلقاً۔ و قال النسائی: (لیس بہ یاس الہ فی الزهری: فانه یخطئ علیہ)۔ و ضعف روایہ عن الزهری کذا من محمد بن یحیی و حبان و غیرہما: و منهم قال ابن حجر: (لہ یاس بہ فی غیر الزهری)۔ الہ- یُنظر: تخریب الکمال (۵۶/۱۲-۵۸)۔ قلت: و رواية یونس انباء البیہا الترمذی قال: و انما ابو داود فی الزکاة (۱۰۰/۲-۱۰۱) باب: فی زکاة السائمة (۱۵۷۰)۔ عن یونس عن ابن شریاب قال: هذه کتات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی کتبہ فی الصدقة و هو عند آل عمر بن الخطاب۔ قال ابن شریاب: اقرانہما سالم بن عبد بن عمر فو عینہما علی و جسرہما۔ ف ذکر الحدیث بشامہ و مہانی بعد حدیثین۔

خَمْسٍ وَارْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّةٌ طَرَوْقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بَنَاتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى عَشْرِينَ مِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ جَذَعَةٌ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ طَرَوْقَةُ الْجَمَلِ . كَذَا رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی، دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، بیس میں چار کی ادائیگی لازم ہوگی، پچیس میں پانچ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر جب وہ زیادہ ہو جائیں تو ان میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی، اگر وہ نہ ملے تو ایک ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی جو نہ ہو ۳۳ اونٹوں تک یہی حکم ہوگا اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ۴۵ تک ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی، پھر اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی، ساٹھ تک یہی حکم چلے گا، پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی، ۷۵ تک یہی حکم ہے، پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی، یہ علم ۷۵ تک ہے، اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی، یہ حکم ۱۲۰ اونٹوں تک ہے، اگر ان سے بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

سلمان بن ارقم نامی راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے اور متردک ہے۔

بیان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علی بن قوسی۔ ذکر حموی فی معجم بلدان ان دارقطنی سمع منه بالفتح، قریۃ بین بصرۃ و واسط، وہی من اعمال رقة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معجم بلدان (۱۹۰/۵)۔

1959 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ فِي الْخَرِيزِ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَاعِيَلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ لَدُنِّي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ هَذَا الْكِتَابَ هَذِهِ قَرِيبَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُهُ فَمَنْ سَبَّلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَبَّلَ قَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ

۱- انصرجه ابن حابه في الركاة (۱۸۰۰) بابہ اذا اخذ المصدق منا دون من او فوقه من و ابن خزيمة في الركاة (۴۴۶۱) (۴۴۷۹) (۴۴۸۱) ۲۲۲- و ابن حبان في الركاة (۳۳۶۶) من حديث محمد بن عبد الله الانصاري به و من هذا الوجه انصار واد انصاري في الركاة (۱۱) بابہ الد و في بابہ لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع (۱۱۵۰) و بابہ ما كان من حلبطس فاسرما شرا سان بيسرما السويذ (۱۵۵۱) و مؤتبع افسرى من صحيحه وشاركه فيها ايضا البيهقي في الركاة (۱۸۵۱۲) و الطحاوري في المعاني (۲۳)۔

الْإِبِلِ فَمَا ذُوْنَهَا الْغَنَمُ فَفِيْهَا فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيْهَا بَنْتُ
مَخَاضٍ أَنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَارْبَعِينَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أَنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَارْبَعِينَ إِلَى
سِتِّينَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طُرُوقَةٌ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسِتِّينَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا
وَسِتِّينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طُرُوقَتَانِ
الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ
الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا
تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ تَبَسَّرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ
الْحِقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ
صَدَقَتُهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَيُعْطَى مَعَهَا
عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
لَبُونٌ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهَيْهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ
ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا
بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا
فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ
ثَلَاثٌ شِيَاهُ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَرَّةٍ
وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خِلَافٍ
فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوِيَّةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
رَبُّهَا. وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسَرِّ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ. وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتَخْلَفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ
إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَانَ نَفْسُ خَاتَمِ
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُحَمَّدٌ سَطَرٌ وَرَسُولُ سَطَرٌ وَاللَّهُ سَطَرٌ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ
الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے حضرت انس

لکھ کر دینا کہ بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی:

یہ زکوٰۃ کے بارے میں حکم نامہ ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا تھا جس مسلمان سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کی ادائیگی کر دے جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ ادائیگی نہ کرے ۲۴ تک یا اس سے کم میں بکریوں کی ادائیگی کی جائے گی جن میں سے ہر پانچ کے عوض میں ایک بکری دی جائے گی جب وہ پچیس ہوں تو ۳۳ تک میں ایک بنت مخاض مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی جب وہ ۳۶ سے لے کر ۴۵ تک ہوں تو ان میں ایک بنت لبون مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی کی جائے گی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے جب ان کی تعداد ۶۱-۷۵ تک ہو تو ان میں جذعہ کی ادائیگی ہوگی جب ان کی تعداد ۷۶-۹۰ تک ہو تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی ہوگی جب ان کی تعداد ۹۱-۱۲۰ تک ہو تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی ہوگی جنہیں جفتی کے لیے دیا جاسکے جب ان کی تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اونٹوں کی عمر اس سے مختلف ہو جس کی ادائیگی زکوٰۃ میں لازم ہوتی ہے تو جس شخص نے جذعہ زکوٰۃ میں ادا کرنا ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو تو اس سے حقہ وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں گی اگر وہ آسانی سے دے سکتا ہے یا اگر نہیں درہم لیے جائیں گے جس شخص نے حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس حقہ نہیں تھا بلکہ اس کے پاس جذعہ تھا اس سے جذعہ وصول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کر دے گا جس شخص نے زکوٰۃ میں حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس صرف بنت لبون موجود ہو تو اس سے بنت لبون وصول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں دے گا یا بیس درہم دے گا جس شخص نے بنت لبون زکوٰۃ میں ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہیں تھی بلکہ اس کے پاس حقہ موجود تھا تو اس سے حقہ کو وصول کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص سے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا جس شخص نے بنت لبون ادا کرنا تھی اور اس کے پاس وہ نہیں ہو اور اس کے پاس بنت مخاض موجود ہو تو اس سے بنت مخاض قبول کی جائے گی اور اس کے ساتھ اسے بیس درہم دیئے جائیں گے یا دو بکریاں ادا کی جائیں گی جس شخص نے بنت مخاض ادا کرنا تھی اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو تو اسے اس سے لے لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا اگر اس شخص کے پاس بنت مخاض نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون نہ ہو تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں لی جائے گی جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی (البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو ادائیگی کر سکتا ہے) جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے گی تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی اس طرح بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: جب ان کی تعداد ۴۰-۱۲۰ تک ہو تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اگر تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۲۰۰ تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی جب تعداد ۲۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۳۰۰ تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

زکوٰۃ میں ٹوٹے ہوئے سینک دالی کافی، لنگڑی بکری قبول نہیں کی جائے گی (البتہ اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو

ایسے کسی جانور کو قبول کر وصول کر سکتا ہے) اور زکوٰۃ سے بچنے کے لیے الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا جو چیز دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو تو ان دونوں سے برابر کی بنیاد پر وصول کی جائے گی۔ اگر کسی شخص کی بکریاں ۴۰ سے ایک بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔ غلاموں میں ”عشر“ کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے مال میں صرف ۱۹۰ (درہم) ہوں تو ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔

یوسف نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر انہیں اس وقت لکھ کر دی تھی جب انہیں بحرین بھیجا تھا۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:)

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے یہ زکوٰۃ کی فرضیت (کا حکم نامہ) ہے۔

فضل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی اور اس پر نبی اکرم ﷺ کی مہر لگائی نبی اکرم ﷺ کی مہر مبارک پر یہ الفاظ کندہ تھے: لفظ محمد ایک سطر میں لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں۔

یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نامہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے۔

1960- حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخَذْنَا هَذَا الْكِتَابَ مِنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هَذِهِ فَرَائِضُ صَدَقَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَمَنْ سَلَّهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْيُعْطِهَا عَلَى وَجْهِهَا وَمَنْ سَلَّهَا عَلَى غَيْرِ وَجْهِهَا فَلَا يُعْطِهَا فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا ذُونُهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بَنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بَنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَبُونٌ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بَنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَبِئْسِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بَنْتُ لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِنْ تَبَايَنَ أَشْنَانُ الْإِبِلِ فَلْيُعْطِ الصَّدَقَةَ عَلَيْهِ جَذَعَةٌ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهُ شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَاوٍ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِنْ بَلَغَتْ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةٌ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَجَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ

۱۹۶۰۔ اصرحہ ابو داود فی الزکوٰۃ (۱۵۶۷) باب فی زکوٰۃ السائیة والنسائی فی الزکوٰۃ (۱۸/۵-۲۲) باب زکوٰۃ الابل و فی باب زکوٰۃ النملۃ
۲۷/۵۱ و البیہقی فی الزکوٰۃ (۸۶/۱) و احمد فی المسند (۱۱-۱۲) من صحیبت حصار بن طلحة ج۱۔

مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمَصْدِقُ شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حَقًّا وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةٌ لَبُونُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عِنْدَهُ ابْنَةٌ لَبُونُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حَقٌّ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى الْمَصْدِقُ مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا فَإِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةٌ لَبُونُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى الْمَصْدِقُ شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةٌ لَبُونُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطَى الْمَصْدِقُ شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنٌ لَبُونُ وَعِنْدَهُ ابْنٌ لَبُونُ ذَكَرَ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ خَمْسًا فِيهَا شَاةٌ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةِ شَاةٍ وَاحِدَةً فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً إِلَى مِائَتَيْنِ فِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمَصْدِقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَّةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْيَةِ فَإِذَا نَقَصَتْ سَائِمَةُ الْغَنَمِ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رِاسْنًا صَحِيحًا وَكُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں:

مسلمانوں کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں یہ حکم نامہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے اہل ایمان میں سے جس شخص سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کے مطابق ادا ہوگی اور جس سے اس کے علاوہ کوئی مطالبہ کیا جائے وہ دوسری کوئی ادائیگی نہ کرے ہر چوبیس اونٹوں یا اس سے کم میں ہر پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہوگی ۲۵-۳۵ تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض موجود نہ ہو تو ابن لبون کی ادائیگی ہوگی جو مذکر ہو پھر ۳۶-۴۵ تک میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی پھر ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۶۱-۷۵ تک میں جذہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۷۶-۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۹۱-۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۲۱ سے آگے یہ حکم ہوگا کہ ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی اور پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اونٹوں کی عمر میں فرق آجائے تو جس شخص کے ذمے جذعہ کی ادائیگی بطور زکوٰۃ لازم ہوگی تو اگر اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے ساتھ دو بکریاں ادا کرے گا اگر یہ ادا کرنا اس کے لیے ممکن ہو یا پھر بیس درہم ادا کرے گا اگر اس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازمی تھی اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس جذعہ ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا جس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازم تھی اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور وہ شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم

ادا کرے گا جس شخص نے بنت لبون ادا کرنا تھی اور اس کے پاس بنت لبون نہ ہو بلکہ اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا۔

اگر زکوٰۃ میں بنت لبون کی ادائیگی لازم تھی اور وہ اس شخص کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا جس شخص نے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا۔

جس شخص کے ذمے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون ہو جو مذکر ہو تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو صدقہ کے طور پر) کوئی ادائیگی کر سکتا ہے جب پانچ اونٹ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: ۴۰-۱۲۰ تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۲۱-۲۰۰ بکریوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی ۲۰۰-۳۰۰ تک میں (اس سے زیادہ میں) ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زکوٰۃ میں کوئی سینگ ٹوٹی ہوئی، کافی یا لنگڑی بکری ادا نہیں کی جائے گی البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے (تو ایسا کوئی جانور وصول کر سکتا ہے) زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا جو چیز دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو تو ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی اگر بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو اس سے کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔ غلاموں میں عشر کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے پاس مال میں صرف ۱۹۰ درہم ہوں تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا (ابتدائے اگر ان کا مالک چاہے تو صدقہ کے طور پر کوئی ادائیگی کر سکتا ہے)۔

اس روایت کی سند مستند ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1961- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَلِ هَذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الَّتِي كَتَبَ فِي الصَّدَقَةِ هُوَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأْتُهَا مَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي تَسَخَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ أَمَرَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَ عَمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا وَكَتَبَ بِهَا إِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَمَرَ

۱۹۶۱- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۰۰/۲) بابها في زكاة المسألة (۱۷۰) من حديث ابن المبارك به - وراجع تخریج الحديث في هذا الباب -

الْوَلِيدُ عُمَالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَأْمُرُونَ بِذَلِكَ بَعْدَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا هِشَامُ ابْنُ هَانِيٍّ فَنَسَخَهَا إِلَى كُلِّ عَامِلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيهَا وَلَا يَتَعَدَّوْنَهَا وَهَذَا كِتَابُ تَفْسِيرِهَا لَا يُؤْخَذُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِبِلِ الصَّدَقَةُ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسَ ذَوْدٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عَشْرًا فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيهَا شَاتَانِ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسَ عَشْرَةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسَ عَشْرَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسًا وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ أَفْرَضْتُ فَكَانَ فِيهَا فَرِيضَةٌ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَبُونٌ ذَكَرٌ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسًا وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا كَانَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ حَتَّى تَبْلُغَ سِتِّينَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسًا وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ سَبْعِينَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَسَبْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خُمُسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخُمُسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتٍ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خُمْسُ بَنَاتٍ لَبُونٍ أَى السِّتِّينَ وَجَدْتُ فِيهَا أَخَذْتُ عَلَى عِدَّةٍ مَا كَتَبْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ ثُمَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِبِلِ عَلَى ذَلِكَ يُؤْخَذُ عَلَى نَحْوِ مَا كَتَبْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ شَاةً فَفِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا شَاتَانِ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ شَاةً وَمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلَاثِمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ شَاةً فَلَيْسَ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِمِائَةٍ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِمِائَةٍ شَاةً فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسِمِائَةٍ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسِمِائَةٍ شَاةً فَفِيهَا خُمْسُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ سِتِّمِائَةٍ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ سِتِّمِائَةٍ شَاةً فَفِيهَا سِتُّ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ سَبْعِمِائَةٍ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ سَبْعِمِائَةٍ شَاةً فَفِيهَا سَبْعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ ثَمَانِمِائَةٍ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِمِائَةٍ شَاةً فَفِيهَا ثَمَانُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعِمِائَةٍ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ تِسْعِمِائَةٍ شَاةً فَفِيهَا تِسْعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَلْفَ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ أَلْفَ شَاةٍ فَفِيهَا عَشْرُ شِيَاهٍ ثُمَّ فِي كُلِّ مَا زَادَتْ مِائَةً شَاةً شَاةً.

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے خط کا نسخہ ہے جو آپ ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر کیا تھا اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس موجود ہے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سالم بن عبد اللہ بن عمر نے یہ مجھے پڑھ کر سنایا اور میں نے اسے اسی طرح محفوظ کر لیا یہ وہی نسخہ ہے جس کی ایک نقل عمر بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ سے لی تھی جب انہیں مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔

عمر بن عبد العزیز نے اپنے سرکاری اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اور یہی لکھ کر ولید بن عبد الملک کے پاس بھیج دیا تھا ولید نے بھی اپنے اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اس کے بعد خلفاء اس کے مطابق حکم دیتے رہتے ہیں پھر ہشام بن ہانی کے حکم کے تحت اس کی نقل ہر مسلمان اہلکار تک پہنچا دی گئی اس نے اس پر موجود احکام پر عمل کرنے کا حکم بھی دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ اس سے تجاوز نہ کریں۔

یہ تحریر اس کی وضاحت کرتی ہے:

”اونٹ میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب ان کی تعداد پانچ ہو جائے جب وہ پانچ ہو جائیں گے تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ دس ہو جائیں جب وہ دس ہو جائیں گے تو ان پر دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ پندرہ ہو جائیں گے تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد بیس ہو جائے اور جب وہ بیس ہو جائیں گے تو ان پر چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ ۲۵ ہو جائیں جب وہ ۲۵ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہو جائے گی اگر بنت مخاض نہ مل سکے تو مذکور ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۳۵ ہو جائے۔

جب ان کی تعداد ۳۶-۴۵ تک ہو تو ان کے اندر ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۴۶-۶۰ تک ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے ۶۱-۷۵ تک میں اسے ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی ۷۶-۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۹۱-۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جاسکے۔

۱۲۱-۱۲۹ تک میں تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۳۰-۱۳۵ تک میں ایک حقہ اور دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۳۶-۱۴۹ تک میں دو حقہ اور ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۵۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۱۵۱-۱۶۹ تک میں تین حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۷۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۱۷۱-۱۸۹ تک میں چار بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو جائے گی ۱۹۰-۱۹۹ تک میں چار حقہ یا پانچ بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ دونوں سے جو بھی ہو جو بھی تمہیں ملے گا تم اسے وصول کر لو گے اس گنتی کے مطابق جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کیا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے تمام قسموں میں اس کے مطابق وصولی کی جائے گی جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کر دیا ہے۔

بکریوں میں زکوٰۃ اس وقت وصول نہیں کی جائے گی جب تک ان کی تعداد ۴۰ نہ ہو جائے جب ان کی تعداد ۴۰ ہو جائے گی تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۱۲۰ بکریاں ہونے تک ہے جب ان کی تعداد ۱۲۱ ہو جائے گی تو ان میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۲۰۰ کی تعداد ہے جب ان کی تعداد ۲۰۱ ہو جائے گی تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہ حکم ۳۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے گی تو ۴۰۰ تک میں صرف تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی جب ان کی تعداد ۴۰۰ ہو جائے گی تو اس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم پانچ سو کی تعداد تک ہے جب ان کی تعداد ۵۰۰ تک ہوگی تو ان میں ایک مزید بکری کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ۶۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۶۰۰ تک ہو جائے گی تو ان میں ۶ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے جب ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے تو ان میں ۷ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے گی تو ۸ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے جب ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے گی تو ان میں ۹ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۰۰۰ ہو جائے جب ۱۰۰۰ بکریاں ہو جائیں گی تو ان میں دس بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی پھر اس کے بعد جو بھی تعداد زیادہ ہوگی ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی (بطور زکوٰۃ) لازم ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن محمد بن اسماء بن عبید ضحیٰ - ابو عبد الرحمن بھری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۴۱) (ت ۳۶۰۲)۔

1962 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِيمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ اسْتُخْلِفَ أَرْسَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ يَلْتَمِسُ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّدَقَاتِ لَوْجَدَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كِتَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كِتَابَ عُمَرَ إِلَى عُمَالِهِ فِي الصَّدَقَاتِ بِمِثْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عُمَالَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا فِي ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَكَانَ فِيهِمَا فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى التِّسْعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ لَبُون حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِمَا لَا يَبْلُغُ الْعِشْرَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْعِشْرَ .

۱۹۶۲- لهذا الحديث وحاشا وقد ورد حديث عمرو بن حزم موصولا مطولا واعلم الحفاظ: راجع: نصب الرابة للزيلعي

(۲۷۹-۲۸۰/۲)۔

أَوْقِيَّةٌ فَقَدْ أَلْحَفَ . فَقُلْتُ نَاقِيَةُ الْيَاقُوتَةِ خَيْرٌ مِنْ أَوْقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ .

☆☆ عبد الرحمن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا آپ نے میری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: جو شخص بے نیاز رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے جو شخص پاک دامن رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاک دامن نصیب کرتا ہے جو شخص کفایت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کفایت نصیب کرتا ہے جو شخص کسی دوسرے سے کوئی چیز مانگے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چاندی) کی قیمت موجود ہو تو اس نے زیادتی کی۔ (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے سوچا کہ میری اونٹنی یا قوتہ تو ایک اوقیہ سے مہنگی ہے تو میں واپس آ گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں مانگا۔

1964- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص اور صاحب حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

1965- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ ح وَ- الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَمَّاشٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عُثْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِوَاسِطِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قتان۔ حدث عن عمر بن حبيب قاضي، والسكن بن نافع۔ روى عنه يحيى بن صاعد، ومحمد بن مخلد۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۱۳)۔

1966- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَمَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ وَابُو بَكْرِ بْنُ عَمَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ بِهَذَا مِثْلَهُ .

۱۹۶۵- أخرجه النسائي في الزكاة (۹۹/۵) باب: إذا لم يكن له درهم و كان له عملها و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۳۹) باب: من مال عن طهر غني و البیهقي (۱۶/۷) من حديث أبي بكر بن عياش عن أبي حصين عن سالم بن أبي الجعد به۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1967- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ رِيحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لِلَّهِ مِرَّةٌ قَوِيَّةٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں ایک لفظ کا فرق ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ریحان بن یزید عامری بدوی۔ روی عن عبد اللہ بن عمرو بن عاص حدیث: (لا تحل صدقة لثقی)۔ روی عنہ سعد

ابراہیم۔ قال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی: مقبول۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۳۱) (۱۹۸۷)۔

1968- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْوَاظِعِ

نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةٌ فَرَكِبَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَا تَصْلُحْ لِي غَنِيٌّ وَلَا لِصَاحِبِ مَوْتٍ وَلَا لِعَامِلٍ قَوِيٍّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زکوٰۃ (کا مال) آیا لوگ آپ کی خدمت

حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لینا کسی خوشحال شخص کے لیے کسی صاحب حیثیت شخص کے لیے اور کام کاج کی قوت رکھنے والے شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

1969- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نُسَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلَانِهِ مِمَّا بِيَدَيْهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَفَعَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَأَاهُمَا جُلُودًا

۱۹۶۷- أخرجه الترمذي في الزكاة (۱۲/۲) باب: ما جاء من لا تحل له الصدقة (۶۵۲) عن أبي بكر محمد بن بشر حدَّثنا أبو

الطيالسي ... وقال: (حديث حسن) وقد روى نعبة عن سعد بن إبراهيم هذا الحديث ولم يرفعه) - أخرجه أبو داود في الزكاة

(۱۲/۲) باب: ما يعطى من الصدقة وأحد الفتى (۱۶۲۶) عن عباد بن موسى التميمي حدثنا إبراهيم بن يحيى: عن أبيه: قال: (أخبرني

أبي ... وقال: (أخرجه سفيان عن سعد بن إبراهيم: كمال قال إبراهيم بن يحيى: وأخرجه نعبة عن سعد قال: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى

الآخر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمضمون: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي)

عمر بن الخطاب قال: (إن الصدقة لا تحل لقوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي)

۱۹۶۸- الوائغ بن نافع هو المصلي الجزوي قال ابن معين: ليس بثقة - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال النسائي: منكر - وقال

ليس بثقة - وقال ابن عدي: عامة ما يرويه غير محفوظ - وقال أبو داود: ليس بثقة - وذكره المدلل في المصلي والساجي وابن

و ابن السكس و جماعة في الضعفاء - وقال أبو حاتم: لا يعتمد على روايته لأنه منكر الحديث و ضعفه غير لهم - وقال المعاكس

أما حديث موضوع - ينظر: لسان الميزان (۲۱۳/۶-۲۱۴) -

۱۹۶۹- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۲/۲) باب: ما يعطى من الصدقة وأحد الفتى (۱۶۲۲) عن سعد بن عيسى بن يونس عن هشام

عمر بن ... - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي) - وأحد الفتى: (لذي مرة قوي)

الرداء في الزكاة (۱۰۹/۶) باب: كم الكنز وأحد الفتى (۱۰۹/۶) باب: كم الكنز وأحد الفتى (۱۰۹/۶) باب: كم الكنز

قَالَ إِنَّ شَيْئًا أُعْطِيَتْكُمْ مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيِّ وَلَا لِقَوِي مُكْتَسِبٍ .

☆☆ عبید اللہ بن عدی بیان کرتے ہیں: دو صاحبان نے مجھے یہ بات بتائی: دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تہہ و دواع پر حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس جو زکوٰۃ کا مال موجود تھا اس میں سے کچھ آپ ﷺ سے مانگا، نبی اکرم ﷺ نے نگاہ اٹھا کر ان دونوں کا جائزہ لیا، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ دونوں طاقت ور اور توانا ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو اس میں سے دے دیتا ہوں، ویسے کسی خوشحال شخص اور کمانے کی صلاحیت رکھنے والے شخص کے لیے اسے مانگا جائز نہیں ہے۔

اوایان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن کرمۃ - کوئی، ہم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گھر رہیں طبع سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جہ لیے بخاری و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ۔ "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۹۰) (ت: ۵۲۱)۔

15- باب بَيَانُ مَنْ يَجُوزُ لَهُ اخْذُ الصَّدَقَةِ .

باب 15: کس شخص کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟

1970- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزَائِرِ: نُبَشِّرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِثَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَعِينَهُ فِي حِمَالَةٍ فَقَالَ أَقِمْ عِنْدَنَا فَإِنَّمَا أَنْ تَحْمِلَهَا وَإِنَّمَا أَنْ نُعِينَكَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةِ رَجُلٍ تَحْمِلُ حِمَالَةً عَنْ قَوْمٍ فَسَأَلَ حَتَّى يُؤَدِّبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ أَذْهَبَتْ مَالَهُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْبَحْجَى أَوْ مِنْ ذَوِي الصَّلَاحِ مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتُ نَافِلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا يَا قَبِيصَةَ .

☆☆ حضرت قبیسہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے حمالہ کے لیے مدد مانگی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے پاس ٹھہرے رہو یا ہم تمہیں حمالہ کے لیے کچھ دے دیں گے یا ویسے تمہاری مدد کر دیں گے، یہ بات یاد رکھنا کہ مانگنا کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہے، صرف تین کے لوگ دوسروں سے کچھ مانگ سکتے ہیں: ایک وہ شخص جس نے کچھ لوگوں کو ادائیگی کرنی ہو اور پھر وہ کسی سے مانگے، جب وہ اس ادائیگی کو کر دے تو پھر کچھ نہ لے، ایک وہ شخص جس (کی پیداوار کو) کوئی آفت لاحق ہو جائے اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے وہ شخص مانگ سکتا

۱۹۷۰- أخرجه أحمد (۶۰/۵) والنسائي في الزكاة (۸۹/۸۸) وابن خزيمة (۲۲۵۹) من طريق أبي بصير به- أخرجه مسلم في الزكاة (۲/۷۲۲) باب من تحمل له المسألة؛ (۱۰۵۱) و أبو داود في الزكاة (۱۳۲/۲) باب من يجوز فيه المسألة والنسائي في الزكاة (۸۹/۸۸) باب من تحمل له المسألة من حديث حماد بن زيد عن قتادة بن رباب به- أخرجه عبد الرزاق في مصنفه رقم (۲۰۰۸) و من طريقه أخرجه الطبراني في الكبير (۲۷۰/۱۸) رقم (۹۱۶) عن معمر بن قيس عن قتادة بن رباب به- و بياني في المي بعد من طريقه بيان-

ہے یہاں تک کہ اس کے لیے اپنی ضروریات پوری کرنے کا سامان ہو جائے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس کے بعد وہ شخص رُک جائے اور ایک وہ شخص جسے کوئی شدید ضرورت لاحق ہو یہاں تک کہ تین سمجھ دار (یہاں تک کہ بارے میں راوی کو شک ہے) افراد جو اس کی قوم سے تعلق رکھتے ہوں وہ یہ گواہی دیں کہ اب اس شخص کے لیے مانگنا جائز ہو چکا ہے (تو صرف یہی لوگ مانگ سکتے ہیں) اس کے علاوہ مانگنا حرام ہوگا اسے لینے والا شخص حرام کے طور پر اسے کھائے اور اے قبیلہ!

راویان حدیث کا تعارف:

○ کنانہ بن نعیم عدوی، ابو بکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جہلہ مسلم و ابو داؤد و نسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۷/۲)۔

...—...—...—...

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

ان میں سے ایک فقیر ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا تھوڑا مال ہو جو نصاب کی مقدار سے کم ہو یا اگر نصاب کے برابر ہو تو اس میں اضافہ نہ ہوتا ہو یا وہ مال اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہ ہو۔

اگر کوئی شخص مختلف قسم کے نصابوں کا مالک ہوتا ہے لیکن ان میں اضافہ نہیں ہوتا تو اگر وہ اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہیں ہے تو وہ شخص فقیر کے حکم میں ہوگا یہ بات فتح القدیر میں تحریر ہے۔

جاہل و غریب آدمی کے مقابلے میں عالم غریب آدمی کو صدقہ دینا فضیلت رکھتا ہے یہ بات زاہدی میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک مسکین ہے مسکین سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی بھی چیز نہ ہو وہ اپنی خوراک کے لیے اور جسم کو ڈھانپنے کے لیے لوگوں سے مانگنے کا محتاج ہو اس کے لیے سوال کرنا (یعنی مانگنا) جائز ہو اس سے پہلے جس فقیر کا مال کیا گیا ہے اس کا حکم اس سے مختلف ہے کیونکہ فقیر کے لیے کسی سے مانگنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے کسی بھی شخص کے لیے دوسرے سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے جو اپنا بدن خود ڈھانپ سکتا ہو (یعنی اس کے پاس لباس موجود ہو) اور وہ ایک دن کی خوراک کا مالک ہو یہ بات فتح القدیر میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک (زکوٰۃ کی وصولی کا سرکاری) اہل کار ہے جسے حاکم وقت نے صدقہ (یعنی زکوٰۃ) اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو یہ بات الکافی میں تحریر ہے۔

حاکم وقت اسے اتنا معاوضہ دے گا جو اس کے ساتھیوں کے (اس کام کے لیے) آنے اور جانے کی ہر درمیانی خرچ ہو لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس ادائیگی کے بعد زکوٰۃ کی وصولی کا مال بچ جانا چاہیے۔ اگر خرچ اتنا

کہ زکوٰۃ کی وصولی کا تمام مال اسی میں ادا کیا جا رہا ہو تو پھر وہ نصف سے زیادہ ادائیگی نہیں کرے گا یہ بات البحر الرائق نامی باب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص خود جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ حاکم وقت کو ادا کر دیتا ہے تو اب اس میں سے سرکاری اہل کار کو کچھ بھی نہیں ملے۔ یہ بات ”ینایج“ نامی کتاب میں تحریر ہے اور یہی بات ”محیط سرخسی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر وہ سرکاری اہل کار ہاشمی ہو تو نبی اکرم ﷺ سے اس کی رشتہ داری کی وجہ سے شبہ سے بچنے کے لیے لوگوں کے میل (نی زکوٰۃ میں سے) کچھ لینا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

لیکن اگر وہ اہل کار خود خوشحال ہو (یعنی اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو) تو اس کے لیے معاوضے کے طور پر (اس زکوٰۃ میں سے) لی کرنا جائز ہوگا۔ یہ بات ”تبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی ہاشمی شخص یہ خدمت سرانجام دیتا ہے اور اسے کسی دوسرے مال میں سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بات ”الخلاصہ“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر اس اہل کار کے پاس سے زکوٰۃ کا مال ضائع ہو جاتا ہے مہلاک ہو جاتا ہے تو اب اس اہل کار کا اپنا حق بھی ساقط ہو جائے گا البتہ جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا کر دی تھی ان کے اے سے فرض ادا ہو جائے گا یہ بات ”سراج الوہاج“ نامی کتاب میں ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اگر زکوٰۃ وصول کرنے سے پہلے اپنے کام کا معاوضہ لے لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے تاہم وہ فضیلت اسی میں ہے وہ پیشگی وصولی نہ کرے۔ یہ بات ”الخلاصہ“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک غلام ہیں یعنی مکاتب غلام یعنی ان کی آزادی کے لیے ان کے ساتھ تعاون کیا جائے گا یہ بات ”سرخسی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی مکاتب غلام خوشحال ہوتا ہے تو اسے بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اگرچہ اس کے خوشحال ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔ الخلاصہ کتاب میں اور محیط سرخسی نامی کتاب میں اس طرح تحریر ہے۔

کسی ہاشمی کے مکاتب غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ملکیت کے اعتبار سے آقا کے لیے بھی ثابت ہوتی ہے تو ایسا حقیقت کے حکم میں ہوگا۔ یہ بات محیط سرخسی میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مقروض شخص ہے یعنی جس نے کسی کا قرض ادا کرنا ہو اور وہ اپنے قرض سے زیادہ کسی نصاب کا نہ ہو یا پھر لوگوں کے پاس اس کا مال ہو لیکن وہ اس مال کو وصول نہ کر سکتا ہو یہ بات ”التبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

کسی فقیر کو دینے کے مقابلے میں مقروض شخص کو زکوٰۃ دینا اولیٰ ہے یہ بات ”مضمرات“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک اللہ کی راہ میں دینا ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا جو اپنی غربت کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی غربت کی وجہ سے حج کرنے نہیں جاسکتے۔ تاہم امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول درست ہے۔ یہ بات مضمرات نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مسافر ہے، یعنی وہ مسافر جو اپنے مال سے دور ہو، یہ بات ”البدائع“ میں تحریر ہے۔ ایسے مسافر کو زکوٰۃ لے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق وصول کرنا جائز ہے لیکن اپنی ضرورت سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔

اس شخص کا بھی حکم ہوگا جو اپنے شہر میں ہو لیکن اپنے مال سے الگ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: اعتبار ضرورت کا کیا جائے گا، اگر ایسے شخص کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد اس مال میں سے کچھ اس کے پاس بچ جاتا ہے تو جب وہ اپنے مال کو حاصل کر لے گا اس وقت اس کے لیے اس مقدار کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی غریب شخص جب خوشحال ہو جاتا ہے تو اب اس پر اس رقم کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوتا (جو اس نے زکوٰۃ کے طور پر وصول کی تھی) یہ ”تبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

مسافر کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ زکوٰۃ لینے کی بجائے کسی سے قرض لے۔ یہ بات ظہیر یہ میں تحریر ہے۔

یہ زکوٰۃ کے مختلف مصرف ہیں، زکوٰۃ دینے والے شخص کو اس بات کا اختیار ہے وہ ان میں سے ہر ایک قسم کے فرد کو تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دیدے یا کسی ایک ہی قسم کے آدمی کو ساری زکوٰۃ دیدے۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ دینے والے کو اس بات کا بھی اختیار ہے وہ ایک ہی شخص کو ساری زکوٰۃ ادا کر دے۔ یہ بات ”فتح القدیر“ میں تحریر ہے۔

ہے۔

زکوٰۃ دینے والا شخص جو ادائیگی کرتا ہے اگر وہ زکوٰۃ کے نصاب کی مقدار کے برابر نہیں ہے تو پھر وہ رقم ایک ہی شخص کو دے

زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ یہ بات ”زاہدی“ میں تحریر ہے۔

کسی شخص کو دو سو درہم یا اس سے زیادہ زکوٰۃ کے طور پر دینا مکروہ ہے تاہم اگر کوئی شخص دے دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

گا۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب وہ فقیر مقروض نہ ہو۔ اگر وہ مقروض ہوتا ہے پھر اس کو اتنی رقم دی جائے گی کہ قرض کی ادائیگی کے بعد اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے یا دو سو درہم سے کم باقی رہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا، اگر اس کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو

اسی حساب سے ادائیگی کرنا جائز ہوگا کہ اگر وہ تمام اہل و عیال پر تقسیم کرتا ہے تو ہر ایک کو دو سو درہم سے کم وصولی ہو، یہ بات

”فتاویٰ قاضی خان“ میں تحریر ہے۔

اور اس کی اتنی مقدار دینا مستحب ہے اس دن میں اس شخص کو کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ یہ بات ”تبیین“

کتاب میں تحریر ہے۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے زکوٰۃ ذمی (یعنی غیر مسلم) کو نہیں دی جاسکتی، البتہ نفلی طور پر صدقہ دینا جائز ہے اس بات

بھی اتفاق ہے۔

صدقہ فطر نذر کی رقم یا کفارے کی رقم (غیر مسلم کو) دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور

محمد ﷺ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے تاہم وہ رقم کسی مسلمان فقیر کو دینا زیادہ بہتر ہے۔ یہ بات ”شرح طحاوی“ میں تحریر ہے۔ دارالحرب سے تعلق رکھنے والا جو شخص امان لے کر اسلامی سلطنت کی حدود میں آ جاتا ہے ایسے شخص کو زکوٰۃ یا کوئی بھی لازمی صدقہ (یعنی صدقہ فطر، کفارے کی رقم یا نذر کی رقم) دینا جائز نہیں ہے اس بات پر اتفاق ہے البتہ نفلی طور پر دیا جانے والا صدقہ دینا جائز ہے یہ بات ”سراج الوہاج“ میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ کے مال میں سے مسجد بنانا، پل بنانا، پینے کے لیے کوئی انتظام کر دینا، راستہ درست کروا دینا، نہر کھود دینا، حج یا جہاد کے لیے کوئی چیز دے دینا، یعنی ایسی تمام صورتیں جن میں کسی شخص کو مالک نہیں بنایا جاتا، یہ سب صورتیں جائز نہیں ہیں۔ زکوٰۃ کی رقم میں سے میت کو کفن دینا یا میت کا قرض ادا کر دینا بھی جائز نہیں ہے یہ بات ”تبیین“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ کی رقم میں سے کسی غلام کو اس نیت سے خریدنا کہ بعد میں آزاد کر دے گا، یہ بھی درست نہیں ہے۔ اپنی اصل میں سے کسی ایک کو یعنی ماں، باپ یا دادا، دادی یا نانا، نانی یا اس کے اوپر کے جو رشتے دار ہیں یا اپنی کسی فرع کو یعنی بیٹا، بیٹی یا ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد وغیرہ کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ”الکافی“ نامی کتاب میں تحریر ہے۔ جس بیٹے کے نسب کا انسان نے انکار کر دیا تھا یا جو بیٹا زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا، اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ”تمرتاشی“ میں تحریر ہے۔

اپنی بیوی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ عام رواج یہی ہے خواتین اس منافع میں شریک ہوتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عورت کے لیے بھی یہ بات جائز نہیں ہے وہ اپنے شوہر کو زکوٰۃ کی رقم دے۔ یہ بات ”الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

اسی طرح اپنے غلام یا اپنے مکاتب غلام یا مہر غلام یا اپنی ام ولد کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اپنے ایسے غلام کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جس کے کچھ حصے کو آزاد کر دیا ہو، یعنی وہ غلام جس کا انسان پہلے مالک تھا پھر اس نے اس غلام میں سے ایک حصے کو آزاد نہیں کیا اور اس کے لیے غلام کو یہ اختیار دیا کہ وہ محنت مزدوری کر کے اس حصے کی قیمت ادا کر دے۔

1971- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِثَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحِمَالَةٍ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ نَزَوَّيْهَا عَنْكَ وَنُخْرِجُهَا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ أَوْ إِذَا جَاءَتْ نَعَمُ الصَّدَقَةِ . ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرْمَتٌ إِلَّا لِلثَّلَاثَةِ رَجُلٍ تَحْمَلُ بِحِمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَفَاقَةٌ حَتَّى

الفتاویٰ ہندیہ المعروف بہ فتاویٰ مائتیری زکوٰۃ کا بیان کے مصارف کا بیان

۱۹۷۱- أخرجه الحميدي في مسنده (۸۹): حدثنا سفيان عن قاصد بن به - وعن سفيان أخرجه أحمد - أيضا - في المسند (۱۷۷/۲) و أخرجه سفيان عن روايته لعنه الله - تابعه أبو بوب و حماد بن زيد وغيرهما: كما سبق في الرواية السابقة.

شَهْد - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً حَتَّى تَكَلَّمَ - ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجْبَى مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ قَدْ أَصَابَهُ فَقْرٌ وَحَاجَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ
الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يَجِدَ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاوَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ
الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمِسِّكَ وَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهِيَ
سُحْتُ .

☆ ☆ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی کرنا تھی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس بارے میں آپ سے مدد مانگوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تمہاری طرف سے ادائیگی کر دیں گے اور صدقے کے اونٹوں میں سے اسے نکال دیں گے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب صدقے کے اونٹ آئیں گے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا حرام ہے صرف تین لوگ مانگ سکتے ہیں ایک وہ شخص جس نے کوئی ادائیگی کرنی ہو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ادائیگی کو ادا کر دے اور پھر اس کے بعد رک جائے ایک وہ شخص جسے شدید ضرورت اور فاقہ لاحق ہو جائے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار افراد اس بات کی گواہی دیں (یہاں پر راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے:) یہ بات بیان کریں کہ اسے ایسا فاقہ اور ضرورت لاحق ہوئی ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے اور ایک وہ شخص جسے آفت لاحق ہو اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے پھر اس کے بعد رک جائے اس کے علاوہ مانگ کر جو بھی لیا جائے گا وہ حرام ہوگا۔

1972- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسَتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ جَمِيعًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيِّ إِلَّا لِخُمْسَةِ الْعَامِلِ عَلَيْهَا وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْغَارِمِ أَوْ الرَّجُلِ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ مُسْكِينٍ تُصَلِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لِغَنِيِّ.

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے، صرف پانچ آدمیوں کا حکم مختلف ہے، ایک وہ شخص جو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے مقرر ہو، ایک اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہونے والا نمازی، ایک وہ شخص جس نے قرض ادا کرنا ہو، ایک وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے اپنے لیے خریدا، ایک وہ مسکین جسے صدقہ کیا گیا اور پھر وہ کسی خوشحال کو ہدیے کے طور پر دیدے۔

۱۹۷۳- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۰۹/۴) باب: كم الكفرا ولين الزكاة (۱۷۵۱) عن حماد بن زيد عن اسلم بن به- ثم اخرجه (۱۷۵۲)
 عن الثوري عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مثله- و اخرجه ابو داود في الزكاة
 (۱۲۲/۲) باب: من يجوز له اخذ الصدقة وهو غني (۱۶۲۵) عن عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن حماد
 و اخرجه (۱۶۲۶) حماد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي حمزة الضمدي- ثم قال: (واخرجه ابن عيينة عن زيد بن اسلم) كما قال مالك
 و اخرجه الثوري عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي حمزة الضمدي- ثم قال: (واخرجه ابن عيينة عن زيد بن اسلم) كما قال مالك
 بن فضالة (۲۳۷۸) من طريق عبد الرزاق به- ثم اخرجه ابو داود (۱۶۲۷) من وجه آخر عن عطية عن ابي حمزة الضمدي به مرفوعاً موصولاً
 عطية هو العوفي- تقدم بيان ضعفه-

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن مالک، ابو عباس مارستانی ضریر۔ حدیث عن رزق اللہ بن موسیٰ واسحاق بن بھلول۔ روی عنہ: دارقطنی وابن شاہین و یوسف بن عمر قواس۔ قال ابن قانع: تکلم فیہ۔ تاریخ بغداد (۳۸۲/۹)۔

1973- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

16- باب الْغِنَى الَّذِي يُحَرِّمُ السُّؤَالَ.

باب 16: وہ خوشحالی جو مانگنے کو حرام کر دیتی ہے

1974- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً عَنْ ظَهْرِ غِنَى اسْتَكْثَرَ بِهَا مِنْ رَضْفِ جَهَنَّمَ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ظَهْرُ الْغِنَى قَالَ عَشَاءُ لَيْلَةٍ. عَمَرُو بْنُ خَالِدٍ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص خوشحال ہونے کا باوجود کچھ مانگا ہے وہ اس عمل کے ذریعے جہنم کے عذاب میں اضافہ کرتا ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا میسر ہونا۔

عمر بن خالد نامی راوی متروک ہے۔

...—...—...—...

غنی کے حکم کی وضاحت

غنی کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے کنز الدقائق کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے:

۱۹۷۸- أخرجه ابن الجوزي في الملل (۵۰۲/۲) من طريق الدارقطني: به- وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند (۱۴۷/۱) والجبرقي في السنن (۲۵/۷) وابن عدي في الكامل (۲۲۰/۶) بنحيفتنا (في ترجمة عمرو بن خالد) والعقيلي في الضعفاء (۲۲۶/۱) في ترجمة الحسن بن ذكوان والطبراني في الأوسط (۱۳۲/۷) رقم (۷۰۷۸) وفي (۱۳۸/۸) رقم (۸۲۰۵) كلهم من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث عن أبيه عن الحسن بن ذكوان عن حبيب بن أبي ثابت: به- ولم يذكر عبد الصمد عمراً بن خالد (في الاستاذ: لكن أخرجه الدارقطني أيضاً من طريق أبي معمر عن عبد الوارث - فذكر (عمراً) فيه- وهو الصواب: لأن الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن أبي ثابت شيئاً - قال ابن أبي حاتم في المراسيل (۱۷) عن ابن معين: (الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن أبي ثابت شيئاً إنما يسمع من عمرو بن خالد عنه) وعمرو بن خالد لا يسمو حدينه شيئاً إنما هو كذاب) - الله - وعمرو بن خالد متروك - قال ابن عدي في الكامل: (أما الحديث يرويه الحسن بن ذكوان عن عمرو بن خالد وعمرو متروك الحديث اسقطه الحسن بن ذكوان من الاستاذ: لصحته) - الله - ثبت و الحسن بن ذكوان: قال العافظ في التفریب (۱۳۱۰-عروة) (صوفی بخطی: رمی بالقصد: وكان يدرس) - الله - وقال النجاشي أحمد بن حنبل في تعليقه على المسند (۲۰۶/۲): (إسناده ضعيف جداً: لا نقطاعه: فان الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن أبي ثابت) - الله - وقد عبد البيهقي الحديث في مجمع الزوائد (۹۷/۲) بعمرو بن خالد-

”ایسے کسی غنی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جو نصاب کا مالک ہو۔“

اس کی وضاحت کرتے ہوئے تبیین الحقائق کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

یعنی نصاب کا مالک ہونے کی وجہ سے کسی خوشحال شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ مصنف نے لفظ نصاب کی ملکیت استعمال

کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: غنی کے تین مرتبے ہیں۔

پہلا مرتبہ یہ ہے جس کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

دوسرا مرتبہ وہ ہے جس کے ساتھ صدقہ فطر کی ادائیگی اور قربانی کرنا لازم ہوتا ہے اور وہ مرتبہ یہ ہے: انسان اپنی بنیادی

ضروریات کے بعد اضافی طور پر نصاب کی مقدار کا مالک ہو اور یہاں یہی مراد ہے کیونکہ زکوٰۃ کے وصول نہ کرنے کا تعلق اسی

کے ساتھ ہے۔

تیسری صورت یہ ہے: جس خوشحالی کی وجہ سے مانگنا حرام ہو جاتا ہے تو عام علماء کے نزدیک وہ ایسی کیفیت ہے انسان

اپنے جسم کو ڈھانپنے کے لباس کے ساتھ ایک دن کی غذا کا مالک ہو۔

اسی طرح وہ غریب شخص جو طاقتور ہے اور کما سکتا ہے اس کے لیے بھی مانگنا حرام ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ نے یہ بات بیان کی ہے زکوٰۃ ایسے خوشحال شخص کو دی جاسکتی ہے جو جنگ میں شریک ہونے

کے لیے جا رہا ہو اس وقت جب اسے سرکاری طور پر اس کام کی تنخواہ نہ ملتی ہو اور اس نے مال غنیمت میں سے کچھ وصول بھی نہ کیا

ہو۔ اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”صرف پانچ قسم کے غنی کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا حلال ہے: اللہ کی راہ میں جنگ میں شریک ہونے والا زکوٰۃ

وصول کرنے کا عامل جس نے قرض ادا کرنا ہو وہ شخص جو اپنے مال میں سے صدقہ خریدے اور وہ شخص جس کا کوئی

پڑوسی ہو وہ اسے صدقہ کر دے اور پھر وہ غریب شخص اسے کسی غنی کو تحفے کے طور پر دیدے۔“

اس کی دوسری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے غنی کو فقراء اور مساکین کے ساتھ حصے دار قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

ہے:

”اور اللہ کی راہ میں۔“

تو کیونکہ ان دونوں کے ذکر کے بعد اس کا ذکر کیا گیا ہے تو اس سے لازمی طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ان دونوں کے

علاوہ ہوگا۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جو حضرت معاذ بنی سنان کے حوالے سے نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ لازم قرار دی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور

ان کے غریب لوگوں کو واپس کر دی جائے گی۔“ متفق علیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: ”زکوٰۃ لینا کسی غنی شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ نے جو روایت نقل کی ہے وہ مستند نہیں ہے۔ اگر اسے مستند تسلیم کر لیا جائے تو وہ اس صورت میں ہوگا کہ جب وہ شخص جسمانی قوت کے اعتبار سے غنی ہو یا ہم یہ کہیں گے کہ وہ شخص غنی اس وقت تک ہوگا جب تک وہ مقیم ہوگا۔ پھر جب وہ جنگ میں شریک ہونے کے لیے نکلا تو اب اسے اسلحہ وغیرہ کے حوالے سے کئی چیزوں کی ضرورت ہوگی تو اب اس کے پاس جو مال ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں ہوگا اس کے لیے ایسی صورت میں زکوٰۃ وصول کرنا جائز قرار دیا جائے گا۔

1975- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غَنَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ نُوشٌ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغَنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ. ابْنُ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔ ابن اسلم نامی راوی ضعیف ہے۔

ادیان حدیث کا تعارف:

○ هو ابو فضل محمد بن ابراهيم نبيرة؛ بنون مفتوحة ثم موحدة مكسورة ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: توضیح مشتبہ (۳۳۵/۱)۔

1976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيحٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِرَجُلٍ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا. أَبُو شَيْبَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ضَعِيفٌ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔

ابوشیبہ نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن اسحاق ہے اور یہ ضعیف ہے اسی طرح بکر بن خنیس نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

معجم الحقائق شرح كنز الدقائق، ص 485/3

۱۹۷۷- ضعفه السارقطني باسن اسلم لكن ورد من وجوه اخرى عن ابن مسعود يأتي ذكرها۔

۱۹۷۸- اعلمه السارقطني بحد الراحمين بن اسحاق و بكر بن خنيس لكن ورد من غير طريقتهما كما يأتي في الذي بعده۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ہیشم بن مہلب، ابواسحاق بلدی۔ سکن بغداد و حدیث بھاعن علی بن عیاش و ابی یمان حمصیین۔ قال ذمیری ثقہ دارقطنی و خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۲۰۱) (ت ۲۳۲) تاریخ بغداد (۶/۲۰۶)۔

○ ابوشعیبہ عبدالرحمن بن اسحاق بن حارث واسطی، (اور ایک قول کے مطابق): کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداؤد و ترمذی، ان کے مزید حالات کے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۲)۔

1977- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ بَكْرِ بْنِ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَهُ الْقِيَامَةُ وَفِي وَجْهِهِ كُذُوحٌ وَخُدُوشٌ . فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا غِنَاهُ قَالَ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتَهَا ذَهَبًا .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ موجود ہوگا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاہے درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن حمزہ بن صالح ابو بکر انطاکی، نزیل بغداد یلقب ابا ہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشرۃ، ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات اس لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۹۳)۔

1978- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ
أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا

١٩٧٧- هكذا أخرجه إسرائيل عن أبي اسحاق عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد عن أبيه عن ابن مسعود - وراجع تحقيق الدارقطني ذلك في الرواية الثانية -

١٩٧٨- أخرجه أحمد (١/ ٣٨٨-٤٤١) وأبو داود في الزكاة (٢/ ٢٧٧-٢٧٨) باب: من يعطي من الصدقة أو صد الفس (١٦٢٦) والترمذي الزكاة (٢/ ٨١٠) باب: من تحمل له الزكاة (٦٤٥) والنسائي في الزكاة (٥/ ٩٧) باب: صد الفس وابن ماجه في الزكاة (١/ ٥٨٩) باب: قال عن ظهر غس (١٨١٠) في الدارمي في الزكاة (١/ ٢٨٦) باب: من تحمل له الصدقة أو كلهم من حديث سفیان الثوري عن حكيم بن به - قال الترمذي: (حديث حسن) - وقد تكلم تبعه في حكيم بن جبير من أجل هذا الحديث - وقال النسائي: (لا نعلم أصدا قال في الحديث) (عن زبيد) غير يحيى بن آدم - ولا نعرف لهذا الحديث إلا من حديث حكيم بن جبير - وحكيم ضعيف - وسئل شعرة عن بن جبير فقال: أخاف النار - وقد كان روى عنه قديما - (١) -

قُرَيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا . قَالَ الشَّيْخُ الْأَوَّلُ هَمْ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَإِنَّمَا هُوَ حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ تَرَكَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں 'پچاس درہم' کے الفاظ ہیں۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: پہلی روایت میں راوی کو وہم ہوا ہے انہوں نے اسے ابوالحق کے حوالے سے نقل کر دیا ہے یہ صاحب حکیم بن جبیر ہیں اور یہ ضعیف ہیں شعبہ او دیگر محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔

1979- قُرَيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَالَ وَلَهُ غَنَى جَاءَ وَفِي وَجْهِهِ كُذُوحٌ أَوْ خُذُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ . قِيلَ وَمَا غِنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ . حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ شَرُوكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی سے کچھ مانگے حالانکہ وہ خوشحال ہو تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس کی خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا (موجود ہونا)۔ حکیم بن جبیر نامی راوی متروک ہے۔

1980- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللَّهِ قَالَا لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ .

☆☆ حسن بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا موجود ہو اس کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے۔

۱۹۷۹- أخرجه الترمذي في الزكاة (٦٥٠) و السلمي في الزكاة أيضا (٢٨٦/١) من حديث شريك به - وقد اعلمه الدارقطني بحكيم بن جبيرة ومضى كلام شعبه فيه - وقد قال احمد: ضعيف الحديث مضطرب - وقال ابن معين: ليس بشيء - وقال يعقوب بن سفيان: ضعيف الحديث - وتركه الدارقطني وغيره - وكذبه المصري - ينظر: تهذيب الكمال (١٦٥/٧-١٦٨) -

۱۹۸۰- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (١٨٠/٢) بابيه من قال: لا تحل له الصدقة إذا ملك خمسين درهما عن عبد الرحيم بن سليمان عن الحججاج به - وورد نمرقدا عن ابراهيم النخعي والفضال بن مزاحم - أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (١١١-١١٠/٤) باب: كم الكسرة و من الزكاة رقم (٧١٥٧-٧١٥٩) وابن أبي شيبة في الموضع السابق -

17- باب تَعَجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ .

باب 17: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا

1981- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْنَى

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ لَهُ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكَ

تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَاعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَى وَمِثْلَهَا مَعَهَا هِيَ لَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا

ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جمیل کا قصور یہ ہے: وہ غریب تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے اسے غنی کر دیا خالد کا جہاں تک تعلق ہے تو تم لوگوں نے

کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے تمام زرہیں اور اپنا تمام تر ساز و سامان اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے وقف کر دیا ہوا ہے

تک جناب عباس کا تعلق ہے تو یہ ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید ادائیگی میں انہیں بھی کر دوں گا۔

راہ بیان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محاملی، ابو محمد کوئی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۵۳) (ت ۴۳۳۵)۔

1982- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنَدَلِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَخَالِدُ

الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا

فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا وَقَدْ اخْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَقَعْمُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهِيَ عَلَى وَمِثْلُهَا مَعَهَا. ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتُ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُّو أَبِيهِ أَوْ صِنُّو الْآبِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا (جب نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل نے یہ حرکت اس لیے کی ہے پہلے وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے خوشحال کر دیا ہے جہاں تک خالد کا تعلق ہے تو تم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور ساز و سامان پہلے ہی اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے ہوئے ہیں جہاں تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں ان کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور اس کے ساتھ مزید اتنی ہی ادائیگی ہوگی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں پتا نہیں ہے آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن یعقوب، ابو فضل صندی، سمع ابراہیم بن بھثر کاتب وحسن بن محمد زعفرانی، وعنہ عبد عزیز بن جعفر خرقی و یوسف بن عمر قواس۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۲۱۱/۷)۔

1983- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيْبَةَ بِنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَبَّاسًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْعَجَلُ زَكَاةَ مَالِهِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ مخصوص وقت گزرنے سے پہلے ادا کر سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت دی۔

1984- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا بِهَذَا أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْأَوَّلِ.

خَالَفَهُ إِسْرَائِيلُ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

۱۹۸۳- أخرجه أبو داود في الزكاة (۲۲/۲-۲۳) باب: في تعجيل الصدقة (۱۶۲۴) و الترمذي في الزكاة (۲۹/۲) باب: ما جاء في تعجيل الزكاة (۱۶۷۸) و ابن ماجه في الزكاة (۵۷۲/۱) باب: تعجيل الزكاة قبل محلها (۱۷۹۵) و الدارمي في الزكاة (۲۸۵/۱) باب: تعجيل الزكاة و الحاكم في المستدرک في معرفة الصحابة (۳۳۲/۲) في مناقب العباس و ابن خزيمة رقم (۲۳۲۶) و البيهقي في الزكاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة كل يوم من حديث اسماعيل بن زكريا ج- و قال أبو داود: (روى هذا الحديث هشيم عن منصور بن رازان عن الحكم عن الحسن بن مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم - و حديث هشيم أصح -) و قال الترمذي: (حديث اسماعيل ابن زكريا عن العجاج عندي أصح من حديث إسرائيل عن العجاج) -۱- و -۲-.

1985- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السُّلُوْلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجْرِ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ زَكَاةَ الْعَامِ أَوَّلَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حجر عدوی، قال ابن حجر: قیل: حجة بن عدی، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقال فی ترجمۃ حجة: بوزن علیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۵۵)۔

1986- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا وَلِيدُ بْنُ جَمَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ إِنَّا كُنَّا اخْتَجْنَا إِلَى مَالٍ فَتَعَجَّلْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ مَالِهِ لِسَنَتَيْنِ. اخْتَلَفُوا عَلَى الْحَكَمِ فِي إِسْنَادِهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے، ہمیں اس وقت کچھ مال کی ضرورت تھی تو ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مال کی زکوٰۃ دو سال پہلے ہی وصول کر لی تھی۔

اس روایت کی سند میں حکم نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے، صحیح یہ ہے: یہ روایت حسن بن مسلم ثانی راوی سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1987- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَائِلَةَ الْأَضْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ مَسَاعِيًا - قَالَ - فَاتَى الْعَبَّاسَ يَطْلُبُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ فَأَغْلَظَ لَهُ الْعَبَّاسُ فَخَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الْعَبَّاسَ قَدْ أَسْلَفَنَا زَكَاةَ مَالِهِ الْعَامَ وَالْعَامَ الْمُقْبِلَ.

۱۹۸۵ اخرجہ الترمذی فی الزکاة (۲۹/۲) باب: ما جاء فی تعجيل الصدقة (۶۷۹) و البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة من طریق اسرائیل بہ۔

۱۹۸۶ اخرجہ البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة من حديث الحسن بن عمارہ بہ۔

۱۹۸۷ اخرجہ البیہقی فی الزکاة (۱۱۱/۴) باب: تعجيل الصدقة من حديث محمد بن عبید اللہ بہ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے مبعوث کیا وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سختی کا مظاہرہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو راز بارے میں بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سال اور آئندہ سال کی زکوٰۃ پہلے ہی ہمیں دے دی تھی۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن عبد السلام بن حبیب تھمی، ابو منذر اصمہانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد فقیہ، راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابو داؤد والنسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۴/۲)۔

1988 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَيْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ - وَقَالَ الْمَطِيرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ - عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ عَلَى صَدَقَةٍ لِرَجْعِ وَهُوَ يَشْكُو الْعَبَّاسَ فَقَالَ إِنَّهُ مَنَعَنِي صَدَقَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا عُمَرُ مَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ إِنَّ الْعَبَّاسَ أَسْلَفْنَا صَدَقَةَ عَامَيْنِ فِي عَامٍ . كَذَلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَمَّا إِذَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے مبعوث کیا وہ واپس آئے تو انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا شکوہ کیا اور بتایا: انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھے ادا نہیں کی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو سال کی زکوٰۃ (پہلے ہی) ایک ساتھ ادا کر دی تھی۔

راوی نے دوسرے راوی کا نام عبید اللہ بن عمر نقل کیا ہے، لیکن ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت محمد بن عبید اللہ سے منقول ہے، لیکن اللہ بہتر جانتا ہے۔

1989 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَجَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُرَيْكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ سَاعِيًا لِمَكَانٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ شَيْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ إِنَّ

بین السارقین عقبہ ان المراد: محمد بن عبید اللہ: وهو المرزومی المذکور - تقدمت ترجمته غیر مرة -

۱۹۸۹ - أخرجه الطبرانی في الأوسط (۷۸۶۲) وهو في مجمع البحرين رقم (۱۲۷۲) من طريق إسماعيل اللذري عن إسماعيل المكي عن سليمان اللؤلؤ عن أبي رافع - وقال السجستاني في مجمع الزوائد (۸۲/۲): أخرجه الطبرانی في الأوسط - وفيه إسماعيل المكي - وفيه كلام كثير وقد وثق - (۱) -

الْعَبَّاسَ اسْلَفْنَا صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْاَوَّلِ .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ دوران ان کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ تکرار ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ آدمی چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے حضرت عباس نے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہمیں پہلے ہی دے دی تھی۔

1990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشَعِيرَةٍ فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَا تَسُدُّ مِنَ الشَّبْعَانِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو ایک کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ایسا کرو چونکہ یہ بھوکے کے لئے بھی اسی طرح رکاوٹ بنتی ہے جس طرح سیراب شخص کے لئے راویان حدیث کا تعارف:

○ شیبان بن فروخ ابی شیبہ جہلی۔ بھملہ و موحدہ مفتوحہ۔ ابو محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار نہ ہوتے ہیں۔ ان پر یہ الزام ہے ”قدریہ“ عقائد کے مالک۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اضطربنا منہ یہ اخیراً۔ یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ روی لہ مسلم و ابوداؤد و ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۶/۱)۔

1991- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَمَّادٍ

۱۹۹۰- ابو امیہ بن بعلی لہو اسماعیل: قال النسائي و الدارقطني و ابن معين في رواية: - مشرور الحدیث - وقال البخاري: لكنوا ضعفه ابو حاتم و ابو زرعة و الساجي و غيرهم - و ذكره له ابن عدي حديثه هذا في ترجمته في (الكامل) من طريق بشر بن حاتم ترجمته بقوله: (وهو في جملة الضعفاء) و هو من يكتتب حديثه - ۱- ۱- بنظر: الكامل لابن عدي (۳۱۱/۱) لسان الجوزان (۵/۱) اخرجه البزار - كما في كشف الاستار (۹۲۷) من حديث محمد بن زياد عن ابي هريرة به مختصراً - وقال: (قد روي عن ابي هريرة غير هذا الوجه) و هذا الاستار حسن ابنه يروي في ذلك و صحه يروي عن عائشة و عدي و انس و ابي هريرة و عباس و جابر بن عبد الله - ۱- ۱- وقال السجستاني في المجموع (۱۰۶/۲): (واخرجه البزار) و فيه عثمان بن عبد الرحمن الجهمي و هاشم: يكتتب حديثه و له بفتح به و حسن البزار حديثه - ۱- ۱- و لفظ البزار السابق ليس فيه تحسين للحدیث - قلته: و اللفظ هو بشارة اخرجه البزار من حديث ابي بكر مرفوعاً - كما في كشف الاستار (۹۲۲) عن محمد بن اسماعيل عن زید بن العباب عن ابي هريرة عن شرجيل بن محمد عن جابر عن ابي بكر به مرفوعاً - وقال: (لا نعلم احداً حدث به عن زید الله محمد بن اسماعيل) و لم يتابعه لا يروي عن ابي بكر الله بهذا الاستار و حده - ۱- ۱- قال السجستاني (۱۰۵/۲): (وفيه محمد بن اسماعيل الواسطي) و هو ضعيف جداً و في الباب عن عدي بن حاتم عند البخاري في الزكاة (۱۲۱۳) باب: الصدقة قبل الرد و مسلم في الزكاة (۱۰۱۶) باب: الهبة على و لو بشئ نكرة - ولكنه مختصر على الجزء الاول فقط في التصدير بشئ نكرة - و مثله حديث النعمان بن بشير و عائشة و انما البزار - كما في كشف الاستار - كتاب الزكاة (۱۱۲-۱۱۳) باب: الهبة على الصدقة (۹۲۱) (۹۲۵) (۹۲۶) -

۱۹۹۱- اخرجه الترمذي في الزكاة (۱۸/۲) باب: ما جاء ان في المال حقاً سوى الزكاة (۶۵۹) من حديث الامور بن عامر عن شريك اخرجه (۶۶۰) من طريق محمد بن الطفيل عن شريك به - ثم قال: (هذا حديث انما له ليس بذلك) و ابو هريرة مجروح لا يروي و روى بيان او اسماعيل بن سالم عن الشعبي هذا الحديث قوله - وهذا اصح ۹- ۱- و الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (۸/۱) و ترجمته شريك النخعي من حديث بشر بن الوليد عن شريك به - وقال: (وهذا قد اخرجه عن شريك: محمد بن الطفيل الكوفي) و شريك عن رجل عن الشعبي عن فاطمة و لم يسم ابا حمزة - ۱- ۱-

عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ . ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةَ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”نیکي صرف یہ نہیں ہے تم اپنے چہروں کو پھیر دو۔“ یہ آیت آخر تک ہے۔

1992- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ أَبُو نَصْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَمَّاسٍ أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْأَذْمَ وَالْجَعَابَ فَمَرَّ بِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِذْ صَدَقْتَ مَالِكَ فَقُلْتُ يَا عُمَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْأَذْمِ . قَالَ قَوْمُهُ ثُمَّ أَخْرَجَ صَدَقَتَهُ .

☆☆ ابو عمرو بن حماس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سالن اور ترکش فروخت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو میں نے کہا: اب امیر المؤمنین! یہ سالن میں ہے تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی قیمت کا اندازہ لگاؤ پھر اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

18- باب زَكَاةِ مَالِ التِّجَارَةِ وَسُقُوطِهَا عَنِ الْخِيَالِ وَالرَّقِيقِ.

باب 18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا

1994- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْرَازِيُّ فِيْمَا كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُوسَى الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُمْ

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَخْرِ الْكِرْمَانِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ

1994- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَخْرِ الْكِرْمَانِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ

1994- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَخْرِ الْكِرْمَانِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ

1994- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَخْرِ الْكِرْمَانِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ

1994- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَخْرِ الْكِرْمَانِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِصْطَخَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ

عُورِكَ بْنِ الْحَصْرِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِينَارٌ. تَفَرَّدَ بِهِ عُورِكَ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا وَمَنْ دُونَهُ ضَعَفَاءُ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: گھوڑے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار ادا کیا جائے گا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں غورک نامی راوی منفرد ہے اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ غورک بن حصرم۔ قال ابن ناصر دین فی مشتبہ: (المحصری۔ بمحملات مع کسر اولہ، وسکون ثانیہ، وکسر راء ومیم) و ذکرہ ذہبی فی میزان و مغنی فی ضعفاء و کذا ابن حجر فی لسان، و ذکرہ وافیہ قول دارقطنی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ جدا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۴۰۷/۵)، مغنی (۵۰۷/۲) و لسان (۳۹۶/۴) و توضیح مشتبہ (۲۵۱/۳)۔

.....

سامان تجارت کی زکوٰۃ کا حکم

سامان تجارت سے مراد وہ چیز ہے جو چاندی یا سونا نہ ہو خواہ وہ سکے کی شکل میں ہو جیسے پاؤنڈ یا ریال یا سکے کی شکل میں ہو جیسے خواتین کا زیور۔

تین امام اس بات پر متفق ہیں سونے اور چاندی کو مطلق طور پر سامان تجارت میں شامل نہیں کیا جائے گا، فقہائے مالکی نے اس حوالے سے اختلافی رائے دی ہے جب وہ سکے کی شکل میں نہ ہو وہ یہ کہتے ہیں: اگر سونے اور چاندی کا سکہ نہ ہو تو اسے مال تجارت میں شمار کیا جائے گا، اسے نقدی میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے اس پر لباس اور لوہے (کی تجارت کی طرح) تجارت کے مال کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

تو جو شخص اس کی تجارت کرتا ہوگا اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کی زکوٰۃ دسویں حصے کا چوتھائی (یعنی چالیسواں حصہ) یعنی اڑھائی فیصد ادا کرے۔

اس کی شرائط اور طریقہ کار کی تفصیل ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں پہلی شرط یہ ہے: وہ مال کسی چیز کے عوض میں یعنی خریدنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہو لہذا اگر کوئی شخص تجارت کا مال خریدتا ہے تو خواہ اس نے وہ نقد لیا ہو یا ادھار لیا ہو وہ سودا دست بدست ہوا ہو یا میعاد ہو اس مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اس کا طریقہ آگے ذکر کیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ مال کسی چیز کے عوض میں حاصل نہ ہوا ہو جیسے کسی شخص کو وراثت میں مال تجارت مل گیا ہو تو اب اس مال

زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک اسے تجارت کی غرض سے استعمال نہیں کیا جاتا۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: تجارت کرنے کی نیت مبادلہ یا مجلس عقد میں ہی کر لی گئی ہو۔ اگر اس وقت تجارت کی نیت نہیں کی گئی تھی تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ہر تبادلے کے وقت الگ سے نیت کرنا شرط ہوگا، جب پورا رأس المال ادا کر دیا جائے تو سامان تجارت کو لیتے وقت نیت کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس مال کو پہلے ہی تجارت کا مال قرار دیا جا چکا ہے اور وہی کافی ہے۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: اس مال کو روک لینے کا ارادہ ہوتا کہ اسے اپنے کام میں استعمال کیا جاسکے اس کی تجارت کا ارادہ نہ ہو۔ اگر ایسا ارادہ ہوگا تو سال کی مدت منقطع ہو جائے گی، اگر بعد میں تجارت کا ارادہ بن جاتا ہے تو اسے کاروبار میں لگانے کے ساتھ ہی نئے سرے سے تجارت کی نیت کرنی ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی بات یہ شرط ہے مال کا مالک بن جانے کے بعد اس پر ایک سال گزر جانا چاہیے اگر ایک سال نہیں گزرتا ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی تاہم اگر مال کی قیمت یعنی وہ قیمت جس سے اس مال کو خریدا گیا ہے رائج الوقت نقدی کی شکل میں ہو اور اس کی مقدار نصاب کے برابر ہو یا نصاب سے کم ہو اور پھر بعد میں وہ شخص دوسرے مال کا بھی مالک بن جائے اور ان دونوں اموال کو ملا کر نصاب پورا ہو رہا ہو تو اب ان دونوں صورتوں میں مال تجارت اور زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے گی جبکہ اصل مال یعنی اس نقدی پر ایک سال گزر چکا ہو۔

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: اس سال کے دوران وہ تمام مال تجارت ایسی نقدی کی شکل میں منتقل نہ کیا گیا ہو جس سے مال کی قیمت لگائی جاتی ہے جیسا کہ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کے طریقے میں اس کا بیان آئے گا۔ اسی طرح اس کی مقدار نصاب سے کم بھی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر تمام مال نقدی کی شکل میں آ جاتا ہے اور اس کی مقدار نصاب سے کم ہو جاتی ہے تو اب سال کا تسلسل ٹوٹ جائے گا۔

اب اگر وہ شخص اسی نقدی کے ذریعے پھر دوبارہ تجارت کا مال خریدتا ہے تو اس خریدنے کے وقت سے نئے سال کا آغاز ہوگا اور سابقہ وقت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

لیکن اگر یہ صورت حال ہو کہ مال تجارت میں سے کچھ تو نقدی کی شکل میں آ گیا ہو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اور کچھ مال کی شکل میں باقی رہ گیا ہو یا سارے کا سارا مال نصاب کے برابر قیمت کی شکل میں نقد یا مال کے بدلے میں فروخت کر دیا گیا ہو یا نقدی کے عوض میں فروخت کر دیا گیا ہو لیکن سال کے آخر تک اس کی قیمت نہ لگائی گئی ہو جیسا کہ آگے اس کا ذکر کیا جائے گا تو اس صورت میں مال کا اعتبار ختم نہیں ہوگا۔

اس کے لیے چھٹی شرط یہ ہے: مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب کے برابر پہنچ جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے: زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے سال کے آخری حصے کا اعتبار کیا جاتا ہے پورے سال یا سال کے دونوں کناروں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

اگر تجارت کا مال اس قسم کا ہو کہ اس کی زکوٰۃ ویسے ہی لازم ہو رہی ہو جیسے سائہ جانور ہیں یا پھلوں کی زکوٰۃ ہے تو اس

صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر نصاب زکوٰۃ کے مال کے اعتبار سے اور قیمت کے اعتبار سے پورا ہو رہا ہے تو پھر اس کی زکوٰۃ جانوروں یا پھلوں کی زکوٰۃ کے اصول کے مطابق نکالی جائے گی قیمت کے اعتبار سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر صورت حال ایسی ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کے حوالے سے نصاب پورا ہو رہا ہو یعنی تجارت کے مال کی قیمت کے اعتبار سے یا مویشیوں اور پھلوں کی مقدار کے اعتبار سے تو اسی کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کو اتنی ہی مرتبہ ادا کیا جائے گا جتنی مرتبہ اس پر سال گزر جاتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے ہر سال نصاب مکمل ہونا چاہیے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہوگا کہ جو مال خریدا گیا تھا اسے سونے یا چاندی کی چیز کے عوض میں خریدا گیا تھا اس کی قیمت

کے اعتبار سے حساب لگایا جائے گا۔ اگر اسے نقدی کے عوض میں نہیں خریدا گیا تو اس نقدی کے حساب سے اس کی قیمت لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہو۔ اور جب سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا تو اس وقت دو عادل ماہر لوگ اس کی قیمت لگائیں گے جو قیمت کے گواہ کی حیثیت رکھتے ہوں گے اس کے لیے متعدد شواہد کا ہونا ضروری ہے۔ اب جو قیمت لگائی جائے گی اس کے چالیسویں حصے (یعنی اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

احناف یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

ایک شرط یہ ہے: اس کی قیمت سونے یا چاندی کے حساب سے نصاب کو پورا کر رہی ہو اور یہ اختیار ہے سونے یا چاندی کے سکوں میں سے جس بھی سکے سے چاہے قیمت لگائی جائے۔

اگر دونوں طرح کے سکوں میں سے کسی ایک قسم کے سکوں کے حساب سے نصاب پورا نہ ہو رہا ہو اور دوسری قسم کے سکے کے حساب سے پورا ہو رہا ہو تو خاص طور پر اسی سکے کے حساب سے قیمت لگائی جائے گی جس سے نصاب پورا ہو رہا ہو۔ اور مال کی قیمت وہ لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہے۔

اگر اس مال کو کسی ایسی غیر آباد جگہ پر بھیجا جاتا ہے (جہاں پر قیمت رائج ہونے کا امکان نہیں ہوتا) تو اس علاقے کے قریب جو شہر ہے وہاں کی قیمت کے اعتبار سے اس کی مالیت کا اندازہ لگایا جائے گا۔

قیمت کا اندازہ لگاتے وقت ایک مال کی مالیت کو دوسرے مال کی مالیت کے ساتھ ملا دیا جائے گا اگرچہ ان کی اقسام مختلف

ہوں۔

اس کے لیے ایک بات یہ بھی شرط ہے اس مال پر ایک سال گزر چکا ہو اور اس بارے میں سال کے دونوں سروں کا حساب رکھا جائے گا لہذا اگر کوئی شخص سال کے آغاز میں نصاب کا مالک ہوا تھا اور درمیان میں وہ مال نصاب کی مقدار سے کم ہو گیا لیکن سال کے اختتام تک وہ دوبارہ نصاب کے برابر ہو گیا تو اب اس شخص پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ لیکن اگر سال کے آغاز میں یا سال کے اختتام پر مال کی مالیت نصاب سے کم رہی تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جیسا کہ زکوٰۃ کی شرائط میں یہ بات ذکر کی گئی ہے۔

اسی طرح اگر مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب سے زیادہ ہو جاتی ہے تو اس اضافے کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

اس کے لیے ایک یہ شرط بھی ہے اس مال سے تجارت کی نیت کی گئی ہو اور نیت کے ساتھ عملی طور پر تجارتی کام کا آغاز بھی کیا ہو۔ اس لیے اگر کسی جانور کو ذاتی استعمال کے لیے خریدا گیا ہو اور پھر یہ ارادہ کر لیا گیا ہو کہ اس کی تجارت کی جائے تو ان تجارت شمار نہیں ہوگا جب تک عملی طور پر اسے فروخت نہیں کیا جاتا یا کرائے پر دینے کا آغاز نہیں کیا جاتا۔

اگر کسی شخص کو نقدی کے علاوہ کوئی مال تجارت عطیے کے طور پر ملتا ہے یا کوئی شخص اس کے حق میں اس مال تجارت کی وصیت کرتا ہے یا عطیے اور وصیت کے وقت اس مال سے تجارت کی نیت کی جاتی ہے تو اب یہ نیت تسلیم نہیں کی جائے گی جب تک عملی اس مال کے ذریعے کاروبار کا آغاز نہیں کیا جاتا۔

اگر کوئی شخص کسی تجارتی مال کو اسی طرح کے کسی دوسرے تجارتی مال کے ساتھ تبادلے کے طور پر لین دین کر لیتا ہے تو اب انحصار اصل مال تجارت پر ہوگا۔ اس تبادلے پر نیت منحصر نہیں ہوگی اس لیے تبادلے کی صورت میں ملنے والا مال بھی مال ہی سمجھا جائے گا اور اس بارے میں بنیادی طور پر جو نیت کی گئی تھی وہ کافی شمار ہوگی۔ تاہم اگر تبادلے کے وقت تجارت نیت نہیں تھی تو اب وہ مال تجارت شمار نہیں ہوگا۔

اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے اس مال میں وہ صلاحیت موجود ہونی چاہیے کہ اس میں تجارت کی نیت کرنا درست ہو۔ لیے اگر کوئی شخص کوئی عشری زمین خرید لیتا ہے یا اس میں کاشت کرتا ہے یا کسی ایسی زمین میں تیار شدہ کھیت کو یا اس کی کو خرید لیتا ہے تو اب اس زمین سے جو پیداوار ہوگی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کوئی شخص عشری زمین میں زراعت نہیں کرتا تو اب اس زمین کی قیمت پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ خراج والی کا یہ حکم نہیں ہے کیونکہ اس پر خراج لازم ہوتا ہے خواہ اس میں زراعت نہ بھی کی گئی ہو۔

اگر کسی شخص کے پاس سامان تجارت کے طور پر جانور موجود ہوں اور ابھی سال نہ گزرا ہو اس سے پہلے ہی وہ شخص ان دنوں سے تجارت کا ارادہ ترک کر دے اور ان جانوروں کو دودھ حاصل کرنے کے لیے یا نسل بڑھانے کے لیے استعمال کرے یا اسی طرح کے کسی اور کام کے لیے استعمال کرے جس کا ذکر ہم سائنہ جانوروں کی زکوٰۃ کے باب میں ذکر کر چکے ہیں میں جنگل میں جانے کے لیے چھوڑ دے تو اب مال تجارت کے اعتبار سے سال کا حساب ختم ہو جائے گا اور سال کا حساب وقت سے شروع ہوگا جب سے اس نے ان جانوروں کو سائنہ بنایا ہے پھر جب سال پورا ہو جائے گا تو اب ان کی زکوٰۃ جانوروں کی تعداد پر نکالی جائے گی۔ قیمت کے حوالے سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر سونے اور چاندی کی تجارت ہو رہی ہو تو اس کی زکوٰۃ نقدی کی زکوٰۃ کے طریقے کے مطابق ادا کی جائے گی۔ ان کی زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے تجارت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس تجارت کا مال کئی سال تک پڑا ہے پھر اسکے بعد وہ اسے فروخت کر دیتا ہے تو اب اس پر ہر ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی صرف ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں مطلق طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ سوداگر ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہو یا عام تجارت کرنے والا ہو۔

اس کی پوری تفصیل قرض کے مال کی زکوٰۃ کے احکام کے بارے میں ذکر کی جا چکی ہے۔

سامان تجارت کی زکوٰۃ کے حوالے سے پانچ شرائط ہیں اور اس کی ادائیگی کا مخصوص طریقہ ہے۔

اس کے لیے پہلی چیز یہ شرط ہے سامان تجارت ایسی اشیاء پر مشتمل ہونا چاہیے جن کی زکوٰۃ میں اس چیز کو بعینہ ہی ادا

جاتا ہو جیسے کپڑا یا کتابوں کی تجارت ہے۔

اگر اس چیز کو بعینہ زکوٰۃ میں ادا کیا جاتا ہو جیسے سونا اور چاندی کے زیور ہیں یا اونٹ، گائے، بھیڑ، بکریاں ہیں تو ان کی زکوٰۃ

اسی طریقے کے مطابق واجب ہوگی جو جانوروں اور سونے چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ کے بارے میں ذکر کیا جا چکا ہے، لیکن اس

لیے یہ بات شرط ہے ان کی تعداد نصاب کی مقدار کے برابر ہونی چاہیے۔

اگر وہ نصاب مکمل نہ ہو رہا ہو تو ان کی زکوٰۃ دوسرے سامان تجارت کی طرح قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی لیکن

کے لیے بھی یہ بات شرط ہے اس مال کو رائج الوقت طریقے کے مطابق تبادلے کے طور پر حاصل کیا گیا ہو جیسے خرید کر یا

کے طور پر حاصل کیا گیا ہو وہ ایسا مال نہیں ہونا چاہیے جو وراثت میں یا خلع لینے کے نتیجے میں یا ہبہ کرنے کی صورت میں یا

کرنے کی صورت میں حاصل ہوا ہو۔

لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے مال کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اس مال کے ذریعے تجارت

ارادہ کر لیتا ہے اور اسے فروخت کر لیتا ہے تو اب اس کے نتیجے میں جو قیمت حاصل ہوئی، اگلے برس کا حساب اسی دن

لگایا جائے گا جب اس نے اس قیمت کو وصول کیا تھا اس مال کے مال ہونے کے دن سے اس کا حساب نہیں لگایا جائے گا۔

اگر اس مال کو فروخت نہ کیا گیا ہو تو اب اس کی مالیت لگائی جائے گی اور نہ ہی اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر

ایسا مال ہو جو عام تجارت میں استعمال ہوتا ہو۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: مال تجارت کو خریدنے کے وقت تجارت کا ارادہ ہو خواہ یہ شخص تجارت کا ارادہ ہو یا

کے ذریعے مال حاصل کرنا یا خود نفع اٹھانا بھی پیش نظر ہو۔ جیسے کوئی شخص تجارت کے لیے کوئی مکان خرید کر اسے کرائے

دیتا ہے یا یہ ارادہ کرتا ہے اس میں کچھ عرصہ خود رہائش رکھے گا اور جب اس میں منافع محسوس ہوگا تو اسے فروخت کر دے

ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جس کا طریقہ مال کی زکوٰۃ کے بیان میں آگے ذکر کیا جائے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص کوئی مال خریدتا ہے اور اس سے سرمایہ حاصل کرنے کے لیے یا اسے کام میں لانے کے لیے رو

نیت کرتا ہے یا کوئی بھی نیت نہیں کرتا تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی شرط یہ ہے: اس مال تجارت کو نقد ادائیگی کر کے یا کسی مالی معاوضے کے عوض میں حاصل کیا گیا

اس مال کے عوض میں کوئی ایسا سامان دیا گیا ہو جو ہبہ یا وراثت کی صورت میں ملا ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم

البتہ اگر اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کی قیمت وصول کرنے کے بعد ایک سال گزر چکا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو۔

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: وہ مال ذخیرہ شدہ ہونا چاہیے اور اسے سونے یا چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر کے عوض میں فروخت کیا گیا ہو یا وہ عام لین دین والا مال ہو اور اس میں سے کسی بھی مقدار میں خواہ وہ مقدار ایک درہم ہو یا کسی قیمت کے عوض میں اسے فروخت کیا گیا ہو۔

اگر ذخیرہ شدہ مال کو پورے نصاب کی قیمت میں فروخت نہیں کیا گیا تھا یا عام لین دین کے مال کو سونے یا چاندی کی کسی بھی رقم کے عوض میں فروخت نہیں کیا گیا تھا تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر ذخیرہ کرنے والے شخص کے پاس اتنا ہو کہ جو وراثت میں ملے ہوئے مال کے ساتھ مل کر چاندی یا سونے کے نصاب کو مکمل کر رہا ہو تو سال گزر جانے کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اسی طرح اگر کان سے نکلنے والے مال کے ذریعے نصاب پورا ہو رہا ہو تو سال نہ بھی گزرا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

مال تجارت کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے: اگر وہ تاجر ذخیرہ اندوز ہے تو اس میں سے جتنا بھی اس نے سونے یا چاندی کے عوض میں فروخت کیا ہے اسے اپنے پاس موجود مال کے ساتھ ملا کر ایک سال کی زکوٰۃ نکالے گا (لیکن اس کے لیے شرط ہے کہ وہ نصاب کی مقدار کے برابر ہو)۔

اس سے قطع نظر کہ وہ مال ذخیرہ کتنے ہی سال اس کے پاس رہا ہو۔

ان قرضوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو مال تجارت کی فروخت سے واجب الوصول ہوں۔

البتہ جب وہ قرض وصول ہو جاتا ہے تو اب اس پر ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر تجارت کا تمام مال ذخیرے والا نہیں ہے تو پورے مال کی قیمت کو ہر سال لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی خواہ کساد بازاری وجہ سے کئی سال تک وہ مال پڑا رہے اور اس مال کی جو قیمت ہے اسے اپنے پاس موجود نقدی کے ساتھ ملا کر ان کی اکٹھی زکوٰۃ ادا کی جائے گی اسی طرح جو قرضے وصول کرنے ہیں اگر وہ نقدی کی صورت میں ہیں اور ان کی میعاد پوری ہو چکی ہے یا وہ قرض جنہیں تازہ وصول کیا ہے ان دونوں صورتوں میں قرض کی وصولی مقررہ قرضوں سے متوقع ہوگی تو وہ سب اس گنتی میں شمار ہو جائیں گے اور انہیں دوسری نقدی کے ساتھ شامل کر لیا جائے گا جو انسان کے پاس موجود ہے۔

اگر قرضہ مال تجارت کی شکل میں واجب الوصول ہے یا نقدی کی شکل میں طویل المیعاد قرض ہے اور اس کے وصول ہونے کا متوقع ہے تو اس مال کی مالیت کا اندازہ لگا کر جو قیمت بنتی ہے اسے سابقہ مال میں شامل کر لیا جائے گا اور پھر اس سب مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی۔ جس مال کو طویل المیعاد قرض کے طور پر دیا گیا ہو اس کی مالیت کا اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ جو رقم واجب الطلب ہوگی اسے موجودہ مال کے ساتھ موازنہ کیا جائے گا پھر جتنے مال کی وہ قیمت بنتی ہے اس مال کی قیمت کو موجودہ سونے اور چاندی کے ساتھ حساب کیا جائے گا۔

جیسے کسی شخص نے دس پاؤنڈ وصول کرنے ہیں تو اب اس بات کا اندازہ لگایا جائے گا کہ اتنی رقم میں کتنا کپڑا خریدا جائے ہے اگر یہ پتہ چلتا ہے اس سے پانچ تھان کپڑا خریدا جاسکتا ہے تو اب اس بات کو دیکھا جائے گا کہ وہ پانچ تھان موجودہ نقد کے اعتبار سے کتنی قیمت میں فروخت ہوں گے۔

اگر ان کی قیمت آٹھ پاؤنڈ لگتی ہے تو یہ آٹھ پاؤنڈ ان دس پاؤنڈوں کے برابر تصور کیے جائیں گے جو طویل المیعاد قرض کے طور پر واجب الوصول ہیں۔ اب ان آٹھ پاؤنڈوں کو موجودہ نقدی اور دوسرے سامان تجارت کی قیمت میں شامل کر لیا جائے گا اگر وہ سب مل کر نصاب کی مقدار کی قیمت کو پہنچ جاتے ہیں تو زکوٰۃ نکالی جائے گی ورنہ نہیں نکالی جائے گی۔

اگر وہ قرض ایسا ہو جس کی وصولیابی کی توقع نہ ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر وہ رقم وصول ہو جاتی ہے تو وصول ہو جانے کے بعد صرف ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی بالکل یہی حکم ادھار مال کے قرض کا ہے۔ اس کی زکوٰۃ وصول ہو جانے کے بعد صرف ایک سال کی ادا کی جائے گی۔

جو مال تجارت ذخیرہ اندوزی والا نہ ہو اس میں سال کا آغاز اس وقت سے مانا جائے گا جب کوئی شخص اس کی قیمت مالک ہوتا ہے جس سے اس نے مال تجارت خریدا تھا لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس کی زکوٰۃ پہلے ادا نہ کی گئی ہو۔

اگر اس رقم پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو چکی ہو تو اب اس کے مال کا آغاز اس وقت سے ہوگا جب وہ اس اصل کا مالک تھا یا پھر اس وقت سے ہوگا جب اس کی زکوٰۃ نکال لی گئی۔ اس صورت میں جبکہ وہ نصاب سے کم ہو جیسا کہ یہ بات پہلے بیان جا چکی ہے۔ اور بعض کے قول کے مطابق یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب تجارت کے چلنے میں دیر ہوئی ہو۔

جہاں تک ذخیرہ شدہ مال کا تعلق ہے تو اس کے سال کا آغاز ایک قول کے مطابق اس وقت ہوگا جب اس نے اصل چیز قبضہ کیا ہو یا پھر اس وقت سے ہوگا جب اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو اس شرط پر کہ جب اسے ادا کیا جا چکا ہو یہ بات یاد رکھیں کہ مال عام حالات میں چل رہا ہو اس میں اس چیز کی قیمت نہیں ہوتی جس میں تجارت کا مال رکھا جاتا ہے اور نہ ہی پیشہ ورانہ مال کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

اگر کوئی تاجر کچھ مال کو ذخیرے کی شکل میں رکھتا ہے اور کچھ مال کو تجارت کی شکل میں رکھتا ہے تو اس کی زکوٰۃ کے بارے میں تفصیلی احکام ہیں جن کا خلاصہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

اگر چالو مال اور ذخیرہ شدہ مال دونوں برابر ہوتے ہیں تو پہلی قسم کے مال کی زکوٰۃ چالو مال کے قاعدے کے اعتبار سے کی جائے گی یعنی ہر سال اس کی مالیت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کو ذخیرہ شدہ مال کی زکوٰۃ کے اصول مطابق نکالا جائے گا یعنی اس مال کی جس قدر بھی قیمت وصول ہوتی ہے صرف ایک سال کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں ہوگا کہ جب چالو مال کم ہو اور ذخیرہ شدہ مال زیادہ ہو تو دونوں کے لیے وہی حکم ہوگا جو پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی چالو مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کے لیے اس کے فروخت ہونے کی قیمت کے وصول ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر چالو مال زیادہ ہوتا ہے اور اس کے زیادہ ہونے کی وجہ سے

سارے مال کو چالو قرار دے کر سارے مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی۔

یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ مال کی مالیت قائم کرنے کے لیے ایک ہی شخص کافی ہے اس کے لیے متعدد افراد کا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ شہادت سے متعلق مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حکم ہے جس کے لیے حاکم کا متعدد ہونا شرط نہیں ہے۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال کی قیمت نصاب تک پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں اس کے لیے پہلی شرط یہ ہے: کسی شخص کو مال پر اس کے عمل کے ذریعے یعنی خرید کر قبضہ حاصل ہوا ہو اگر کسی ذاتی عمل کے نتیجے میں وہ مال حاصل نہیں ہوا جیسے وراثت میں مل گیا ہو تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: مال کا مالک ہونے کے وقت اس نے تجارت کی نیت کی ہو یعنی اس مال کے ذریعے کمائی کرنا مقصود ہونا چاہیے اور یہ بات ضروری ہے اس کی نیت پورے سال تک برقرار رہے اگر کوئی شخص کسی مال کو اپنے پاس رکھنے کے لیے خریدتا ہے اور پھر اس کے بعد اس مال کے ذریعے تجارت کا ارادہ کر لیتا ہے تو اب اس مال و تجارت کا مال قرار نہیں دیا جائے گا۔ البتہ اگر وہ مال زیور ہو جسے ذاتی طور پر پہننے کے ارادے سے خریدا گیا ہو اور پھر بعد میں پہننے کی بجائے اس سے تجارت کا ارادہ کر لیا گیا ہو تو اب اس ارادے کے ساتھ ہی وہ تجارت کا مال تصور کیا جائے گا۔

یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تجارت کے مال کی مالیت سال گزرنے کے بعد لگائی جائے گی اور اس کی قیمت چاندی یا سونے کے حساب سے لگاتے وقت دونوں میں سے اس کو ترجیح دی جائے گی جس صورت میں غریب کو زیادہ فائدہ حاصل ہو رہا ہو۔

اس کے لیے یہ بات ضروری نہیں ہے وہ قیمت شہر میں موجود رائج رقم کے مطابق لگائی جائے۔

مال کی قیمت کو سونے اور چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب تک پہنچ جانا چاہیے یا دونوں کو ملا کر نصاب پورا ہو جائے اور مال کی قیمت لگاتے وقت اس بات کا بھی خیال نہ رکھا جائے کہ کس قسم کی نقدی سے اور کتنی مقدار کے عوض میں اس مال کو خریدا گیا تھا، یعنی اگر مال کی قیمت لگانے کے وقت وہ قیمت خرید سے کم ہو رہا ہو یا زیادہ ہو رہا ہو تو اس سے کچھ اثر نہیں پڑے گا اس وقت جب سال گزرنے کے بعد اس کی مالیت معلوم کی جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص سائمنہ جانوروں کی تجارت کرتا ہے اور وہ جانوروں کے حساب سے نصاب کا مالک بن جاتا ہے اور اس پر ایک سال بھی گزر جاتا ہے تو یہاں سوم اور تجارت کی نیت دونوں باتیں پائی جا رہی ہیں اس پر مال تجارت کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ سائمنہ جانور کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص نصف سال تک تجارتی سائمنہ جانوروں کا مالک رہتا ہے پھر تجارت کا ارادہ ترک کر دیتا ہے تو اب جانوروں کے طور پر ان کی ادائیگی کا وقت اس وقت سے شروع ہوگا جب یہ ارادہ ترک کیا گیا تھا۔ لہذا ان جانوروں کی زکوٰۃ تجارت ترک کرنے کی نیت کے بعد پورا ایک سال گزرنے کے بعد سائمنہ جانوروں کی زکوٰۃ کے طور پر دی جائے گی۔

اگر کوئی شخص تجارتی غرض سے زمین خرید کر اس پر زراعت کر لیتا ہے اور اس کی قیمت نصاب تک پہنچ جاتی ہے یا تجارت

کے لیے خریدی ہوئی زمین پر تجارتی بیج بودیتا ہے تو ان سب کی قیمت کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ کو ادا کیا جائے گا اور اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ قیمت نصاب کے برابر ہونی چاہیے۔

1995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّوَيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ اتُّوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا كُرَاعًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نَحِبُّ أَنْ نَزَكِّيَهُ قَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قِيلِي وَلَا أَفَعَلَهُ حَتَّى اسْتَشِيرَ فَشَاوَرَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوا حَسَنٌ وَسَكَّتَ عَلَيَّ فَقَالَ أَلَا تَكَلَّمُ يَا أَبَا حَسَنِ فَقَالَ قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ وَهُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جَزِيَّةً رَابِعَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا بَعْدَكَ. قَالَ فَآخَذَ مِنَ الرَّقِيقِ عَشْرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُمْ جَرِيئِينَ مِنْ بَرٍّ كُلِّ شَهْرٍ وَآخَذَ مِنَ الْفَرَسِ عَشْرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُ عَشْرَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ وَآخَذَ مِنَ الْمَقَارِيفِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمٍ وَرَزَقَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ وَآخَذَ مِنَ الْبَرَادِيزِ خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ وَرَزَقَهَا خَمْسَةَ أَجْرِيَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلِّ شَهْرٍ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا جَزِيَّةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْطِيَانَا زَمَانَ الْحَجَّاجِ وَمَا نُرْزَقُ عَلَيْهَا. قَالَ الشَّيْخُ الْمُقْرِفُ مِنَ الْخَيْلِ دُونَ الْجَوَادِ.

☆☆ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ زمین اور کچھ غلام ملے ہیں ہم چاہتے ہیں ان کی زکوٰۃ ادا کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو عمل نہیں کیا میں بھی وہ اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اس بارے میں مشورہ نہ لوں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں مشورہ لیا تو ان سب نے اسے ٹھیک قرار دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کیوں نہیں کر رہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: ان حضرات نے آپ کو جو مشورہ دیا ہے یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا ٹیکس نہ ہو جو آپ کے بعد بھی انہیں ادا کرنا پڑے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کی طرف سے 10 درہم وصول کیے اور انہیں گندم کے دو جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ گھوڑے کی طرف سے 10 درہم وصول کیے۔ اور اسے بھوکے دس جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ عام گھوڑے کی طرف سے 8 درہم وصول کیے اور اسے 8 جریب بھوکے ماہانہ خوراک کی ادائیگی لازم قرار دی۔ ٹھکر کی طرف سے 5 درہم وصول کیے اور اسے 5 جریب بھوکے ماہانہ خوراک کے طور پر دینا لازم قرار دیا۔

ابو اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: حجاج کے زمانے میں ہم سے یہ وصول کر لی جاتی تھی مگر ہمارے حصے کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔ شیخ (امام دارقطنی) فرماتے ہیں: ”مقرف“ وہ گھوڑا ہوتا ہے جو تیز رفتار گھوڑے سے کم رفتار ہی چلتا ہے۔

۱۔ الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمن الجزیری کتاب الزکوٰۃ باب زکاۃ عروض التجارۃ 975/1

۱۹۹۵- احمد (۱۶/۱) عن ابن مسعود عن صفیان عن ابی اسحاق بہ- و اخرجه ابن خزيمة (۲۹۹۰) و الحاكم (۱/۱) و البیہقی (۱۸۸/۴) عن طریس عن محمد بن الحسن عن ابن مسعود حدیثا مطبوعان عن ابی اسحاق بہ- و اخرجه زہیر عن ابی اسحاق بہ ايضا- و اخرجه احمد (۲۱۸)- و اخرجه عبد الرزاق فی الزکاۃ (۶۸۸۷) عن معمر عن ابی اسحق بہ دون ذکر حارثہ بن مضرب-

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معلى بن حسن بن طالب بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ شونیزی، سمع محمد بن عبد اللہ مخزومی، روى عنه ابو حفص بن زیات۔
قال ابو قاسم ابلدونی: لا باس به۔ وقال احمد بن شاذان: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۳۱۰/۳)۔

○ حارث بن مضرب۔ بشد ید راء مکسورة قبلها معجمة۔ عبدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔
یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ غلط من نقل عن ابن مدینی انه ترکہ۔ اخرجہ لہ بخاری فی ادب مفرد و اصحاب سنن۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۰۷۰)۔

1996- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا خَبَلًا وَرَقِيقًا نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهَا زَكَاةٌ وَطُهُورٌ فَقَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي فَأَفْعَلَهُ فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِيهِمْ عَلِيٌّ فَقَالَ هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جَزِيَّةً يُؤْخَذُونَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ رَابِعَةً.

☆☆ حارث نامی راوی بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال حاصل ہوئے ہیں جو گھوڑے ہیں اور غلام ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں ان میں سے بھی ہم سے زکوٰۃ وصول کی جائے تاکہ یہ پاک ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو کام نہیں کیا میں وہ کروں گا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے یہ مشورہ لیا، ان اصحاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ قرار نہ دیا جائے جو آپ کے بعد بھی ان سے وصول کیا جاتا رہے۔

1997- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَفْوُكُمْ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْإِمَائَتَيْنِ زَكَاةٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی ہے اور دوسو (درہم) سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1998- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۹۹۶- أخرجه أحمد (۱/۲۱۶) وابن خزيمة (۲/۲۲۹) والحاكم (۱/۴۰۰) والبيهقي (۱/۱۱۸) من حديث ابن مسعود به - و أبو اسحاق كان قد اختلط لكن سفيان سمع منه قبل اختلاطه - تنظر ترجمة أبي اسحاق من تهذيب الكمال (۲/۱۱۳-۱۱۴) -
۱۹۹۷- سبق تخرجه مع الكلام على إسناده -

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

1999- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِي أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غلام میں کوئی صدقہ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عراق بن مالک غفاری، کنانی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عبدالملک کے عہد خلافت میں ہوا۔ اخرج له جماعة ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۵۸۱)۔

2000- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ لَا صَدَقَةٌ عَلَى الرَّجُلِ فِي قَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ إِلَّا زَكَاةُ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کے گھوڑے اور اس کے غلام میں کسی قسم کے صدقے (یعنی زکوٰۃ) کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطر وہ ادا کرے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین بن سعد، ابو جعفر مصری، روى عن ابن ابی مریم۔ قال ابن ابی حاتم: سمعت منه بمصر، لم احدث عنه لما تكلموا فيه۔ وقال ابن عدی: له مناكير ويكتب حديثه، وهو كثير حديث عن حفاظ بحديث مصر۔ جرح وتعدیل (۷۵/۲)، وكامل لابن عدی (۱۹۸/۱)۔

۱۹۹۸- أخرجه البيهقي في السنن (۱۱۷/۱) كتاب الزكاة من طريق المصنف به۔ وأخرجه الطبراني في الأوسط (۶۶۶/۲) الطحان (۱) حديث يزيد بن مولى الرملة۔ بإسناده۔ وقال: (لم يرو هذا الحديث عن عبد الله بن عمر إلا ابن أبي نائلة) فهو به يزيد (۱) سباني من طريق عراك بن مالك في الذي يليه۔
۱۹۹۹- أخرجه مسلم في الزكاة (۶۷۶/۲) باب: لا زكاة على المسلم في عبده وقرنه (۹۸۲) وأحمد (۱۲۰/۲) وابن حزم (۲۲۸۹) البيهقي (۱۶۰/۱) من طريق عبد الله بن وهب به۔ وانظر الحديث التالي۔
۲۰۰۰- أخرجه البيهقي في سننه (۱۶۰/۱) كتاب الزكاة: باب أخرج زكاة الفطر عن نفسه وغيره من طريق المصنف به۔ وأخرجه حزمه في صحيحه (۲۲۸۸) عن معمر بن سواد بن عسكر۔ حدثنا ابن أبي مريم بإسناده۔ وانظر التالي۔

2001- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى لَمْرٍ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي وَلَدَتِهِ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان شخص کے گھوڑے اور اس کے غلام اور اس کی کنیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2002- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ دَاوُدَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سَعْدٍ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ إِلَى بَيْتِهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْمُرُنَا بِرَفِيقِ الرَّجُلِ أَوْ الْمَرْأَةِ الَّذِينَ هُمْ تِلَاكَ لَهُ وَهُمْ عَمَلَةٌ لَا يُرِيدُ بَيْعَهُمْ فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نُخْرِجَ عَنْهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا وَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ مِنَ الرَّفِيقِ الَّذِي يُعَدُّ لِلْبَيْعِ.

☆ ☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ (تحریر کیا):

”اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے یہ سمرہ بن جندب کی جانب سے ان کے بیٹوں کے لیے ہے تم سب کو سلام ہو اما بعد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے غلاموں کے بارے میں یہ حکم دیا تھا وہ غلام جو آدمی کے کام کاج کے لیے استعمال ہوتے ہیں آدمی نے انہیں فروخت نہیں کرنا ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا ہم ان میں سے کوئی زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ

۲۰۰۱- أخرجه احمد (۲/ ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲

جس غلام کو فروخت کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے اس کی زکوٰۃ ہم ادا کریں گے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن حسن بن داود بن محمد بن عبید اللہ، ابوقاسم قزاز، سمع ابا مسلم کجی، روى عنه دارقطنی و ابو حفص بن شاذان قال خطیب: سالت برقانی عن حبیب قزاز؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ مستوراً۔ بغداد (۲۵۳/۸)۔

○ مروان بن جعفر بن سعد بن سمرۃ، روى صحیفۃ سمرۃ و روى عن ابی بکر بن عیاش، روى عنه ابو حاتم و ابو زرعة، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ صالح حدیث۔ جرح و تعدیل (۲۷۶/۸) و ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۳۹۶/۶)۔

○ محمد بن ابراہیم بن خبیب، قال ابن ابی حاتم: روى عن جعفر بن سعد بن سمرۃ بن جندب، روى عنه مروان بن جعفر سعد بن سمرۃ رسالة سمرۃ، سمعت ابی یقول ذلك۔ جرح و تعدیل (۱۸۶/۷) و انظر تاريخ كبير للبخاري (۲۶/۱)۔

○ جعفر بن سعد بن سمرۃ، عن ابیہ، و عنه سليمان بن موسى وغيره، قال حافظ في ”التقريب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی: یہ روایات (مستند) نہیں ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقريب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۹۳۹)۔

○ خبیب - ابن سليمان بن سمرۃ بن جندب ابو سليمان کوفی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذہبی: تبجھل حالہ عن ابیہ۔ ”التقريب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۱۰) ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱۳۵/۲)۔

○ سليمان بن سمرۃ بن جندب فزاری، قال في ”التقريب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روى له ابو داود۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔ ”التقريب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۵۸۳)۔

19- باب فِي قَدْرِ الصَّدَقَةِ فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ وَخَرُصِ الثَّمَارِ

باب 19: زمین سے ہونے والی پیداوار میں صدقے کی مقدار کیا ہوگی؟ نیز پھلوں کا اندازہ لگانا

2003- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ النَّقَّاشِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْحَجَّاجِ بْنِ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلِحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ الْمُفْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتْ السَّنَةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۲۰۰۳- أخرجه الطبراني في الأوسط (۲۶۱) عن أحمد بن محمد بن الحسين بن سليمان الجعفي بإسناده - وقال: (لم يرو هذا الحديث منصور بن البختري إلا صالح بن موسى) - وقال السجستاني في (مجمع الزوائد) (۷۰/۲): (أخرجه الطبراني في الأوسط) وفيه صالح بن موسى الطلحي وهو ضعيف - (أ) - كذا في المجمع و الصواب (صالح بن موسى) - قلت: وقد أعاد الطبراني في الأوسط (۵۱۹) محمد بن إسماعيل بن عبد الله بن عمر بن أبان عن صالح بن موسى الطلحي به - و أعاد قوله السابق هنا أيضا -

صَدَاقِ النِّسَاءِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَّةً الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا. فَذَلِكَ ثَمَانُونَ وَارْبَعُمِائَةٍ وَجَرَتِ السَّنَةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَالْوُضُوءِ رَطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَجَرَتِ السَّنَةُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيمَا أَخْرَجَتْ الْأَرْضُ الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَالزَّرْبِبَ وَالتَّمْرَ إِذَا بَلَغَ خُمْسَةَ وَسُقِ الْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ صَاعٍ بِهَذَا الصَّاعِ الَّذِي جَرَتْ بِهِ السَّنَةُ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ صَالِحِ بْنِ مُوسَى الطَّلَحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے مہر کے بارے میں یہ سنت مقرر کی تھی کہ وہ بارہ اوقیہ ہونا چاہیے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو یہ کل چار سو اسی درہم ہو جائیں گے اور اللہ کے نبی نے یہ حد بھی مقرر کی ہے غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے ہوگا اور وضو دو رطل پانی کے ذریعے ہوگا ایک صاع میں آٹھ رطل آتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ سنت بھی قائم کی ہے زمین سے جو پیداوار ہوتی ہے یعنی گندم جو، کشمش، کھجور جب یہ پانچ وسق ہو جائیں ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تو یہ کل تین سو صاع ہوں گے جو اس صاع کے حساب سے ہوں گے جو سنت سے متعلق ہیں۔

اس روایت کو منصور کے حوالے سے صرف صالح بن موسیٰ نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے۔

2004- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبَنْدَارُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُخَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتْ السَّنَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا فَذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ صَاعٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّرْبِبِ وَلَيْسَ فِيمَا أَنْبَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضِيرِ زَكَاةٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ سنت مقرر کی ہے پانچ وسق سے کم اناج پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تو یہ کل تین سو صاع ہو جائیں گے جو گندم جو، کھجور انگور کے ہوں گے زمین سے جو بنریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن ہشیم بن خداش ابوبکر بندار، سمع احمد بن علی بر بھاری، محمد بن اسحاق انصاری، علی بن احمد بن نصر، وغیرہم۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے

۲۰۰۵- وقد تفرد به صالح. كما ذكر الطبراني في الأوسط وسبق ذكر كلامه في الرواية السابقة- وصالح: (هو ابن موسى بن اسماعيل بن طلحة بن عبيد الله الطلحي الكوفي- قال ابن معين: (ليس بثقة) وقال في موضع آخر: (لا يكتب حديثه) وفي ثالث: (ليس بشيء) - وقال أبو حاتم: (منكر الحديث جدا) كغير المناكير عن الثقات) وقال: (ليس بعجني حديثه) - (الله - ينظر: تاريخ المدري (۲/ ۲۶۶) - وقال البغاري: (منكر الحديث عن سويل بن ابني صالح) - (الله - وتركه النسائي وغيره ولم يرعه احمد - وضعفه غير واحد - قال ابن حبان: (بروي عن الثقات ما لا يشبه حديث الثقات حتى يشهد المستمع لها أنها معمولة او مقلوبة - لا يجوز الاحتجاج به) - (الله - ينظر في شرحه: السجروحين لـ ابن حبان (۱/ ۳۶۹) و ترويض الكمال (۱۲/ ۹۵-۹۸) و ترويض التوحيب (۵/ ۴۰۸) و ديوان الصغهام (۱۹۲۵) و ترويض التوحيب (۱/ ۳۶۲) -

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۴)۔

2005 - حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الشَّيرَازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَلَاقٌ
وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ ذَوْدٌ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ. وَالْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ اوقیہ سے
(چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں
ہوتی۔

(راوی بیان کرتے ہیں: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔)

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید، ابواسود انصاری خطمی، حدث عن بشری
فاف، ومحمد بن سعد عوفی، وجعفر بن محمد بن ابی عبد اللہ شیرازی، وغیرہم۔ روى عنه ابو حسن جراحى، وابو حسن دارقطنی وغیرہما۔ قال
خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۳۵۳/۱۰)۔

2006 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نَافِعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا كَانَ بَعْدَ
أَوْ سَيْلًا أَوْ عَثْرِيًّا فَفِي كُلِّ عَشْرَةٍ وَاحِدٌ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو (زمین) بعل، سئل
عروی ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ (ترجمہ کرنا ہے)

۲۰۰۵ - أخرجه مالك في الموطأ في الزكاة (۲۵۵/۱) باب: ما تجب فيه الزكاة عن عمرو بن يحيى بن عمارة المازني عن أبيه - به -
طريق مالك أخرجه النسائي في الزكاة كما في ترتيب المسند (۲۲۲/۱) باب: فيما يجب أخذه من رب المال من الزكاة وما لا يجب
ان يوهن في الزكاة (۲۱۰/۲) باب: زكاة الورق (۱۱۴۷) و أبو داود في الزكاة (۲۰۸/۲) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۸) و
خریفة (۲۲۶۲) (۲۲۹۸) و الطحاوي في المعاني (۲۵/۲) - و أخرجه شعبه عن عمرو بن يحيى - به - أخرجه احمد (۷۹/۵۵) و
مسلمان عن عمرو بن يحيى - به - أخرجه النسائي في الزكاة (۲۲۲/۱) و عبد الرزاق (۷۲۵۲) و احمد (۶/۲) و مسلم في الزكاة
(۶۷۸/۲) حديث: (۱۹۷۹) و النسائي في الزكاة (۱۷/۵) باب: زكاة اللابل و البسري في الزكاة (۱۲۱/۶) باب: النصاب في زكاة التمر
أخرجه محمد بن يحيى بن حسان عن يحيى بن عمار - به - أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۷۲۵۲) و مسلم في الزكاة (۹۷۹) و
في الزكاة (۲۷/۵) باب: زكاة الرطل و احمد في مسنده (۹۷۹) -

۲۰۰۶ - أخرجه ابن حبان في الزكاة (۸۱/۸) باب: ذكر العبر المرفوعة قول من زعم ان هذا الخبر نمر به يونس عن الزهري (۲۲۸۶)
حديث ابراهيم بن الحارثي: حدثنا عبد الله بن نافع - به - و في اشارة: عاصم بن عمرو و عمرو بن عاصم بن عمرو بن حفص بن
سن عمرو بن الخطاب العمري البصري ضعفه احمد و ابن معين في رواية ابو حاتم و غيرهم - و قال ابن معين في رواية: ليس به
و تركه النسائي في رواية و قال في اخرى: ليس بثقة - و قال البخاري وغيره: منكر الحديث - بنظر في ترجمته المبرورين للرحم
۱۲۷/۲ و تهذيب الكمال للمزي (۵۱۷/۱۲) (۵۱۹) -

2007- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَصَ فِيمَا قَبَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ وَمَا كَانَ عَشْرِيًّا الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آسمان (یعنی بارش) نہر اور چشمے کے ریعے سیراب ہونے والی زمین میں اور جو زمین عثری (یعنی قدرتی طریقے سے سیراب ہوتی ہو) اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے عشر (یعنی پیداوار کے دسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے اور جسے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر (یعنی دسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے۔

2008- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَضَ فِي الْبَعْلِ وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بعل (پانی کے قریب موجود درخت کے پر زمین سیراب ہونے) آسمان، نہر، چشمے کے ذریعے سیراب ہونے والی (زمین کی پیداوار کے) دسویں حصے کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے اور جسے مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2009- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ يَقُولُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ الْبَعْلُ الَّذِي بَلَغَتْ أُصُولُهُ لَمَاءً .

ابو بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ربیع یہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے روایت میں استعمال ہونے والا لفظ "البعل" سے مراد یہ ہے: جس کی جڑیں پانی تک پہنچتی ہوں۔

2010- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ .

۴۰۷- اخرجہ البخاری فی الزکاة (۲۶۷/۴) باب: العشر فیما یسقی من ماء السماء و بالماء (۱۶۸۴) و ابو داود فی الزکاة (۲۵۴۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۶) و الترمذی فی الزکاة (۷۵/۴) باب: ما جاء فی فی الصدقة فیما یسقی بالانسیار و غیرہا (۱۶۳۵) و النسائی فی الزکاة (۵۱/۵) باب: ما یوجب العشر و ما یوجب نصف العشر و ابن ماجہ فی الزکاة (۵۸۱/۱) باب: صدقة الزرع و النصار (۱۸۱۷) و الطحاوی فی الزکاة (۴۶/۴) باب: زکاة ما یشخرج من الارض و البیہقی فی الزکاة (۱۳۰/۱) باب: قدر الصدقة فیما اخرجت الارض کمرسم من طریق ابن ولید بہ۔

۴۰۸- اخرجہ الطحاوی فی الزکاة (۴۶/۴) باب: زکاة ما یشخرج من الارض من طریق ابن لریبہ عن یزید بن اسی حسب بہ۔ و ابن لریبہ تقدم بیان ضعفہ لکن سبق فی الروایۃ السابغة من وجه آخر فی الصحیح۔

۴۰۹- اخرجہ البیہقی فی (المعرفة) فی الزکاة (۲۸۶/۴) باب: قدر الصدقة فیما اخرجت الارض (۲۴۲۸) ط: الکسب المندی (من طریق السلفی) بہ۔ و قال البیہقی (صالح): (و فیما یلغنی عن الزعفرانی عن الشافعی انه قال: البعل: العثری۔ و الصحیح: الدلو تسقی بہ الارض و الرمال۔ و قال غیر الشافعی فی العثری: انه الذي یسقی بماء السماء۔ و قال بقصرهم فی البعل مثله۔ و قال آخرون مثل ما اخرجہ الربیع و ملیة الربیع انه بما روینا فی حدیث ابن عمر: فانه فصل بینهما)۔ و لہو فی الام (۱۶۷/۴)۔

۴۱۰- اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاة (۱۳۵-۱۳۶/۱) باب: ما تسقی السماء (۷۲۳۵) و من طریقہ اخرجہ الدارقطنی فیما و الرنناء العبر و حبل الدلو و نحوہا: فکنا فی (الربیع) (رنا)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس زمین کو بارش نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں عشر کی ادائیگی لازمی ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعے سے (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2011- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ مَعَاوِرَ وَهَمْدَانَ إِنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَةَ الْعَقَارِ عَشْرُ مَائَةِ أَلْفِ عَيْنٍ وَسَقَتِ السَّمَاءُ وَعَلَى مَا سَقَى الْغَرْبُ نِصْفُ الْعَشْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا تھا آپ ﷺ نے حارث بن عبد کلال اور یمن میں رہنے والے ان کے دیگر ساتھیوں کو یہ خط میں لکھا تھا جن کا تعلق معافر اور ہمدان سے تھا: اہل زمین (پیداوار) کی زکوٰۃ لازم ہوگی جو چشمے کے ذریعے اور آسمانی پانی کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں سے دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور ڈول (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب ہونے والی زمین (کی پیداوار میں سے) بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2012- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْهُ الْحَارِثُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعَشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعَشْرِ.

☆☆ ابو زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جس زمین کو نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور زمین کو سانیہ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2013- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْهُ عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

۲۰۱۱- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (۱۵۰/۲) باب: ما قالوا فيم يسقى فيها و بالمدالي عن محمد بن بكر به- وأخرجه البيهقي في الزكاة (۱۳۰/۶) من وجه آخر عن محمد بن بكر به- وأخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۳۶-۱۳۵/۶) باب: ما نسقى السماء (۷۲۹) جرج به-

۲۰۱۲- أخرجه مسلم في الزكاة (۶۷۵/۲) باب: ما فيه العشر أو نصف العشر (۹۸۱) والنسائي في الزكاة (۶۱/۵) باب: ما فيه العشر أو ما يوجب نصف العشر و البيهقي في الزكاة (۱۳۰/۶) باب: قسمة الصدقة فيما أخرجت الأرض من طريق ابن وهب به-

۲۰۱۳- أخرجه البيهقي في الزكاة (۱۳۶/۶) باب: ما يحرم على صاحب المال من أن يملطي الصدقة من ثمر ماله من حديث علي بن

المزني ثنا محمد بن سليمان به- وقال: (و كذلك أخرجه محمد بن أبي حفصة عن الزهري) قلت: رواية محمد بن أبي حفصة عن الزهري

به- أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (۱۳۶/۲) باب: من كره أن يتصدق الرجل بثمر ماله عن أبي إسامة عن محمد بن أبي حفصة

أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۶۰/۷) وابن خزيمة في صحيحه (۲۲۱۲) كذا نصها عن محمد بن يحيى عن محمد بن سليمان به-

أخرجه ابن أبي شيبة في الزكاة (۵۵۶۷) (۹۲/۶) من حديث سعيد بن سليمان و جعفر بن محمد بن جعفر المدائني كذا نصها عن عباد بن العوام

أَلْعَوَامُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ هَذَا السَّخْلِ بِكَبَائِسَ - قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الشَّيْصَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ جَاءَ بِهَذَا - وَكَانَ لَا يَجِيءُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ فَتَزَلَّتْ تَكْمُمُوا النَّخِيبَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجَعْرُورِ وَلَوْ أَنَّ الْحَبِيقَ تَوَخَّذَ فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ يُوسُفُ إِلَّا نَسْبُوهُ -

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں حکم دیا تو ایک کچی کھجوریں لے آیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون لے کر آیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جو شخص جو بھی چیز لے کر آتا تھا وہ چیز اسی شخص کی طرف منسوب کی جاتی تھی جو اسے لے کر آتا تھا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے زکوٰۃ میں جعرو اور لون الحسین کو وصول کیا جائے۔ امام زہری بیان کرتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کی دو مخصوص قسم کی کھجوریں ہیں۔ روایت میں یوسف نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

2014 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ نَادِيَةً مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2015 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ الْفَقِيه حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ حَنَافٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجَعْرُورِ وَالْحَبِيقِ. قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَكَمَّمُونَ شَرَّ ثَمَارِهِمْ فَيُخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ فَتُهَوَّأُ عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ لَكَ (وَلَا يَتَكَمَّمُوا النَّخِيبَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ). وَقَالَ يُوسُفُ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ سُلَيْمَانُ قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ مَنْ كَانَ مَعَهُ فِي الْمَجْلِسِ. وَصَلَهُ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ وَأَرْسَلَهُ عَنْهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو طرح کی کھجوریں (زکوٰۃ کے طور پر لے کرنے) سے منع کیا ہے: جعرو اور لون الحسین۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض لوگ جان بوجھ کر اپنے خراب پھل لے کر زکوٰۃ میں ادا کرتے تھے تو انہیں اس دو طرح کی

الخرجه البيهقي في الزكاة (١٣٦/٤): باب ما يحرّم على صاحب المال من ان يعطي الصدقة من شر ماله والطرابي في الكبير ١٥٥ من حديث ابي الوليد الطيالسي به - وقال البيهقي: (استدرك ابو الوليد واصله مسلم بن ابراهيم و محمد بن كثير عن سليمان كثير) - ١٥٥ -

کھجوروں کی ادائیگی سے منع کیا گیا، اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:
 ”اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو۔“

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے، بعض نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض نے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2016- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى الْبَرْتِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتِمُّونَ شَرَّ ثَمَارِهِمْ فَيُخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لَوْنَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُولَا عَنْ أَبِيهِ. أَرْسَلَهُ مُسْلِمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض لوگ اپنے پھلوں میں سے خراب پھل زکوٰۃ میں ادا کر دیتے تھے تو اکرم ﷺ نے دو طرح کی کھجوریں زکوٰۃ کے طور پر لینے یا ادا کرنے سے منع کر دیا، پھر اس کے بعد انہوں نے حسب حدیث نقل کی ہے۔
 بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ازہر برقی بغدادی حنفی عابد، سمع ابانعم، وقعی، ومحمد بن کثیر، وعدة۔ وحدث عنه ابو محمد بن صالح ابن مخلد، واسماعیل صفار وجماعة غیرہم۔ قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عجا حجة، یذکر بالصحة وعبادة۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ تاریخ بغداد (۶۱/۵) و سیر اعلام النبلاء (۳۰۷/۱۳)۔

○ عبد جلیل بن حمید کھسی، ابومالک مصری، لا باس بہ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۷۰ھ)۔

2017- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ حَنِيفٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ (وَلَا تَتِمُّوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) قَالَ هُوَ الْجَعْفَرُودُ وَلَوْ أَنَّ ابْنَ حَبِيبٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقْبَلَهُمَا فِي الصَّدَقَةِ.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

۲۰۱۶- هكذا قال مسلم و ابن کثیر عن سليمان و سبق من رواية ابو الوليد الطيالسي عن سليمان به۔

۲۰۱۷- أخرجه النسائي في الزكاة (۱۲/۵) باب: قوله عز وجل: (وَلَا تَتِمُّوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ) والطبراني في المعجم (۱۸) ابن جرير الطبري في تفسيره (۵/۵۶۱) رقم (۶۱۲۲) من حديث ابن وهب به۔

”اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد جہر و راولون بن حبیب ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ میں انہیں وصول کرنے سے نکار کر دیا تھا۔

2018- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ خَرُصَ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاةُ زَيْبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

خَالَفَهُ الْوَاقِدِيُّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَادَ فِي الْإِسْنَادِ الْمُسَوَّرَ بْنِ مَخْرَمَةَ .
☆☆ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا: میں ثقیف قبیلے کے انگور کے درختوں کا اندازہ لگاؤں کہ ان کے درختوں پر کتنا پھل لگا ہوا ہے پھر ان کی زکوٰۃ انگوروں کی شکل میں ادا کر دی جائے گی بس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ .
قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ كَخَرُصِ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَيْبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا .

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا

۲۰۱۸- لَمْ يَكُنْ فِي هَذِهِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ - وَ عَمْدُ الرَّحْمَنِ وَ نَفْهُ بِمُفْضَلٍ مِنْ نَيْبَةٍ وَ ابْنِ سَعْدٍ - وَ ذَكَرَهُ ابْنُ هِبَانَ فِي النِّفَافِ: لَكِنْ جَوَلَهُ ابْنُ مَعِينٍ - وَقَالَ أَبُو هَانِمٍ: نَبِيٌّ مُفْطَرٌّ عَلَى الْعَرَبِ - وَقَالَ الْوَاقِدِيُّ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عَمْدُ لَمْ - يَنْظُرَ: تَرْجِيحُ التَّوَضُّعِ (۲۲۰/۶) - قَالَ ابْنُ هِجَرٍ فِي (التَّلْخِيفِ) (۱۸۱/۲): (وَمَدَّ عَلَى سَعِيدٍ مِنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابٍ - قَالَ أَبُو مَرْوَةَ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ - وَقَالَ ابْنُ قَانِعٍ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ - وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: انْفِطَاعُهُ ظَاهِرٌ: لِأَنَّهُ مَوْلِدُ سَعِيدٍ فِي حُلَاقَةِ عَمْرِو - وَ مَاتَ عَتَابُ يَوْمَ مَاتَ أَبُو بَكْرٍ: سَبْعَةَ أَلْفٍ ذَلِكَ ابْنُ عَمْرِو - وَقَالَ ابْنُ السَّكَنِ: لَمْ يَرَوْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجْهِ عَمْرِو لَمْ يَرَوْهُ) - (و - وَ سَنَانِي مَقْبَةٍ الْكَلَامِ عَلَى الْحَدِيثِ فِي الرِّوَايَاتِ اللَّاتِيَةِ عَقِبَ هَذِهِ الرِّوَايَةِ -

۲۰۱۹- لَمْ يَكُنْ فِي هَذِهِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ: كَذَا قَالَ الْوَاقِدِيُّ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْهُ: وَ رَوَاهُ عَلَى هَذِهِ: رِوَايَةُ مَدَّةٍ مَسْرُومَةٍ عَمْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ: وَ هِيَ الرِّوَايَةُ السَّابِقَةُ - وَ مَسْرُومٌ ابْنُ عَمْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الرَّحْمَنِ وَ هِيَ الرِّوَايَةُ اللَّاتِيَةُ عَقِبَ هَذِهِ - وَ تَابِعُ مَرْجَمُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَامِيُّ وَ سَنَانِي رِوَايَتَهُ لَمْ يَكُنْ عَنِ الزُّهْرِيِّ - لَكِنْ أَخْرَجَهُ سَوَادٌ بِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ: (وَرَادَ فِيهِ: الْمُسَوَّرُ بْنُ مَخْرَمَةَ) وَ تَمَرَّدَ بِرِوَايَةِ الرِّوَايَةِ وَ الْوَاقِدِيُّ مَتْرُوكٌ عَلَى كُلِّ هَالٍ كَمَا سَبَقَ - وَ لَا تَصِحُّ هَذِهِ الزِّيَادَةُ: لِأَنَّ مَرْجَمَ: صَفِيحَةُ الْوَاقِدِيِّ وَ مَتْرُوكَةٌ سَوَادٌ لَكِنَّ رِوَايَةَ الْحَدِيثِ وَ مَتْرُوكَةٌ مَخَالَفَتُهُ لِرِوَايَةِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّابِقَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِإِسْنَادِهِ دُونَ ذَكَرِ الْمُسَوَّرِ: هِيَ إِسْنَادُهُ وَ قَدْ قُبِلَ أَبُو هَانِمٍ وَ أَبُو نُرْعَةَ الْأَسْمَالِيُّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ: كَمَا بَيَّانِي -

تھا، ثقیف قبیلے کے انگور کے درختوں کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے جس طرح کھجور کے درختوں (پر لگے ہوئے پھل) کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر ان سے انگور کی زکوٰۃ لی جائے جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں وصول کر لی جاتی ہے۔

2020

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ وَأَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ ح۔

وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كَيْلَجَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِخَرْصِ الْعِنَبِ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ فَنُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيًّا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا تَابَعَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ التَّمَّارُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عتاب بن اُسید سے منقول ہے۔

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کا اندازہ لگانے کا حکم دیا تھا جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور ان کی زکوٰۃ کو مٹھی کی شکل میں وصول کر لیا گیا جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں وصول کر لی جاتی ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2021

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمِصْرِيِّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ التَّمَّارُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي زَكَاتِ الْكُرْمِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيًّا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاتُ النَّخْلِ

۲۰۲۰۔ اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲) باب: في خرم العنب (۱۶۰۲) والنسائي في الزكاة (۱۱۰/۵) باب: شراء الصدقة و ابن خزيمة في الزكاة (۱۱۱/۱) باب: السنة في خرم العنب لتؤخذ زكاته زبيبا: كما تؤخذ زكاة النخل ثم تؤدى زكاته زبيبا: (۱۱۲/۵) كالموسم رواه عبد الرحمن بن اسحاق به قال ابو نيرة: (ولله اعلم اصحاب تابع عبد الرحمن بن اسحاق في هذه الرواية) - ۱۱۰ - و ميانى نص كلامه كالمثل - و عبد الرحمن تابعه جماعة كما سبق و ميانى ايضا -

۲۰۲۱۔ اخرجه الطبراني في (الوسط) (۸۸۲۷/۹۰۹۹ ط: الحرمين) عن ثوبان مقدم يسانده - و قال: (لم يرو هذا الحديث عن الزكاة الا محمد بن صالح التمار) - ۱۱۰ - و اخرجه الحاكم في المستدرک (۵۹۵/۲) في معرفة الصحابة في ذكر عتاب بن اسيد الدمشقي من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم ثنا خالد بن زرار الدبلي - ۱۱۰ - و لم يتكلم عليه الحاكم و لم يرو في (تلمیض) التلمیض للمستدرک و اخرجه السافسي في اللام (۳۱/۲) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل و العنب عن عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار به - ۱۱۰ - و طريق السافسي اخرجه ابن خزيمة في الزكاة (۱۱۱/۱) باب: السنة في خرم العنب لتؤخذ زكاته (۱۱۲/۵) و البيهقي في الکرم (۱۱۲/۱) و في السمرقة (۱۰۸/۶) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل و العنب و اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲) باب: في خرم العنب (۱۱۶/۱) و الترمذي في الزكاة (۲۷/۲) باب ما جاء في الخرم (۱۱۹) باب: في خرم النخل و العنب و طريق عبد الله بن نافع به - و قال الترمذي: (حديث حسن غريب) - و قد روى ابن رجب هذا الحديث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة و قالت عائشة عن هذا الحديث فقال: حديث ابن جبرج لم يرو مطلقا - و حديث ابن المسيب عن عتاب بن اسيد ثبت و اصل - ۱۱۰ -

مَرَا تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ حضرت عتاب بن أسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انگور کی زکوۃ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے گا جس طرح کھجور کے درخت (پر لگی ہوئی کھجوروں) کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور پھر اس کی زکوۃ کشمش (یا مٹھی) کی شکل میں ادا کر دی جائے گی جس طرح کھجور کے درخت کی زکوۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔ ایک اور راوی نے اس کی متابعت کی ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ خالد بن نزار غسانی، اہلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر جہلہ ابو داؤد و نسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۹۲)۔

2022- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْمِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ حضرت عتاب بن أسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انگور کی زکوۃ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

2023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ قَالَا

۹۰۳۲- أخرجه الشافعي في الام (۳۱/۲) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل والتمنب: به- ومن طريق الشافعي أخرجه ابن خزيمة في الزكاة (۱۱/۴) باب: السنة في خرص التمنب: لخرصه زكاته (۲۳۱۶) و البيهقي في الكبرى (۱۲۲/۴) وفي (المعرفة) (۱۰۸/۶-۱۰۹) باب: كيف تؤخذ زكاة النخل والتمنب: قال الشافعي: (و حسب امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بخرص النخل والتمنب: لشينين: امرهما: ان ليس له قله منع الصدقة منه: و اسوم ما يكون لثمنه اعشاره: و عشره لا لقل السرطان- و كثير من منفعة القلة به انما تكون اذا كان رطباً و خشباً لانه اغلى ثمناً منه: ثمراً او زبيباً: فلو منعوه ثمراً او زبيباً: ليؤخذ عشره اخر بسوم: ولو ترك خرصه ضيع حق السرطان فيه: فله يؤخذ ولا يحصى: فخرص- و الله اعلم- و حلى ببسوم و بينه: للرفق بسوم: و لا حنيط لا لقل السرطان)- ال-

۹۰۳۳- فذكرنا أخرجه الدرر قطني فها من رواية الزبير بن بكار عن عبد الله بن نافع: وسبق من غيره وجه عن عبد الله: كما سبق ذكره روايته عن الزهري ايضاً- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۲۱۲/۱) (۶۱۷): (سالت ابي و ابا زرعة عن حديث أخرجه عبد الله بن نافع الصائغ عن مجاهد بن صالح التمار عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد: ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يخرص التمنب كما يخرص التمر: فقال: لهذا خطأ أخرجه عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهري عن سعيد: ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد- و أخرجه يونس بن يزيد فقال: عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد: ولم يذكر سعيد بن المسيب- قال ابو نفعه الصحيح عن: عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم ... و لا اعلم احداً تابع عبد الرحمن بن اسحاق في هذه الرواية- قال ابي: الصحيح عن: و الله اعلم-: عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال: كان يخرص التمنب كما يخرص التمر: كذا أخرجه بعض اصحاب الزهري)- ال- قلت: أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۲/۴) باب: الخرص (۷۲۰۳) عن ابن جريج عن ابن شهاب مرسل في قصة الخرص لا لقل خبير: لكن أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۲۲/۴) من طريق حجاج عن ابن جريج: قال: اخبرني عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة: به- و قال ان الدرر قال عن سعيد لمع الصحيح- كما قال ابو حاتم- فقد أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۵/۴) باب: الخرص (۷۲۰۸)

حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ كُرُومَهُمْ وَثَمَارَهُمْ. ☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کسی شخص کو ان لوگوں کے پاس بھیجتے تھے جو ان کی انگوروں اور پھلوں کی پیداوار کا اندازہ لگاتا تھا (اور اسی حساب سے زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی)۔

2024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّفْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيًّا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ.

☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا حساب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق بن محمد بن عبدالرحمن مسیسی، من ولد مسیب بن عابد مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۶۰)۔

2025- قُرِءَ عَلَى ابْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ آفَاءَ اللَّهِ خَيْرٌ عَلَى رَسُولِهِ فَأَقْرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَتَلْتُمْ أَنْبِيََاءَ اللَّهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللَّهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ قَدْ خَرَصْتُ عَشْرِينَ أَلْفًا وَسَقِي مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَلِي. قَالُوا بِهِذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَدْ أَخَذْنَاهَا. قَالُوا فَاخْرُجُوا عَنَّا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کو مال فائے کے طور پر عطاء کیا تو ان کے رسول نے ان (یہودیوں) کو وہیں رہنے دیا اور یہ معاہدہ کیا کہ وہاں کی پیداوار ان یہودیوں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان (برابر کی بنیاد پر تقسیم ہوگی) پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے وہاں کی پیداوار کا اعلان کیا۔

۲۰۲۴- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۲/۲-۱۱۳) باب: في خرص العنب (۱۱۶/۴) عن محمد بن اسماعيل السجستاني -

۲۰۲۵- أخرجه البيهقي في سننه (۱۱۲/۴) كتاب الزكاة: باب خرص التمر أخرجه أبو بكر بن الصلت: أنها أبو محمد بن عبد

الله بن أبي عمير: أنها أبو يعلى: أنها أبو خيثمة. فذكر الحديث هو أخرجه الطحاوي في (شرح المعاني) (۳۱۷/۱) في الزكاة من حديث

ابن أبي عمير بن طهمان - به - وأخرجه ابن أبي تيبة (۱۹/۴) في الزكاة عن محمد بن بكر - وهذا الحديث في الزكاة (۱۱۲/۴) باب: خرص

(۷۲/۵) كتابها - محمد بن بكر - وهذا الحديث عن ابن جريج: أخرجه أبو الزبير بخبره مضعفًا -

گایا اور پھر فرمایا: اے یہودیو! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ناپسندیدہ ترین مخلوق ہو، تم نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو قتل کیا، تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی، لیکن تمہارے بارے میں میری ناپسندیدگی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرے گی کہ میں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کروں، میں نے یہ اندازہ لگایا ہے یہ کھجور کی پیداوار میں ہزارو سق ہے اگر تم چاہو تو اس سب سے تمہیں مل جائے گا اور اگر تم نہیں مانتے تو میں اتنا وصول کروں گا تو انہوں نے کہا: اسی (انصاف اور عدل پروری) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں، ہم اس حساب سے وصولی کر لیتے ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اتنی پیداوار مجھے نکال کر دو (یعنی ادائیگی کر دو)۔

2026- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّفْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيئًا كَمَا تُخْرَصُ التَّمْرُ.

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا سب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

اوپر بیان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن صقر بن نصر بن موسیٰ ابو عباس سکری، سمع ابراہیم بن منذر حزامی، روى عنه جعفر خلدي و ابو حفص زيات۔ قال خطيب: كان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ و امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۹/۲۸۲)۔

2027- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْرٍ - قَالَتْ - وَكَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِلَى الْيَهُودِ فَيَخْرُصُ لِنَخْلٍ حِينَ تَطِيبُ أَوَّلُ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهَا ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهَا بِذَلِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهَا إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ الْخَرْصِ وَأَنَّمَا كَانَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْخَرْصِ لِكُنْ تَخْصِي الزَّكَاةَ قَبْلَ أَنْ

۲۰۲۶- أخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲) باب: في خرص العنب (۱۶۰۶) عن محمد بن اسحاق الميموني به۔
۲۰۲۷- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۹/۴) باب: متى يخرص ابو داود في الزكاة (۱۱۲/۲) باب: متى يخرص النخل (۱۶۰۶) عن يحيى بن معين: ثنا هجاج عن ابن جريج: قال: اخبرني عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة به- قال ابن حجر في (التلخيص) (۱۸۲/۲): (ولنا به جملة الوسائط) وقد أخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن الزهري ولم يذكر واسطة وهو مدلس - وذكر البارقطنی الاختلاف فيه: قال فلأخرجه صالح بن أبي الزاهر عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة - وأرسله معمر ومالك وعقيل لم يذكرها أما حميرة - وأخرجه ابو داود في طريق ابن جريج: اخبرني ابو الزبير انه سمع جابرًا يقول: خرصوا ابن رواحة أربعين ألف وسق - (۱) - قلت: وأخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۲۲/۴) باب: الخرص (۱۶۰۲) عن ابن جريج عن ابن شهاب - فذكره مطولاً من مراسيل ابن شهاب الزهري -

لازم کر دی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا: تمہارے چچا زاد کا یہ کہنا ہے تم نے اندازہ لگانے میں اس پر زیادہ ادائیگی لازم کر دی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے اتنی کھجوریں زیادہ چھوڑی ہیں یہ اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکے اور مسکینوں کو بھی کھلا سکے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے چچا زاد نے تمہیں زیادہ چھوٹ دی ہے اور انصاف سے کام لیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شیبہ، ابوسعید ربیع، قال ذہبی: اخباری علامۃ، لکنہ واہ۔ قال ابواحمد حاکم: ذاہب حدیث یروی عن اصحاب مالک۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یقلب اخبار ویسرقہا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۱۱۸/۴) ومغنی (۳۴۲/۱)۔

20- باب الْحَبِّ عَلَىٰ اخْرَاجِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ قِسْمَتِهَا.

باب 20: صدقہ دینے کی ترغیب اور اس کی تقسیم کا طریقہ

2030- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ ذُلِّنِي عَلَى عَمَلٍ يَقْرِيْنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَيْسَ كُنْتُ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْنِي النَّسَمَةَ وَفَكَ الرِّقْبَةَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تُفَرِّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكَ الرِّقْبَةَ أَنْ تُعَيِّنَ فِي ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّجْحِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی کریں جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کلام مختصر کرو تو مانگنے سے گریز کرو غلام کو آزاد کرو گردن کو چھڑا دو (غلام یا کنیز کو آزاد کر دو) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جان کو آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے: تم اسے آزاد کر دو اور گردن کو چھڑانے کا مطلب یہ ہے: تم اس کی قیمت کی ادائیگی میں اس کی مدد کرو زیادہ دودھ دینے والی (اوثنی یا بکری کو) کسی معاوضے کے بغیر دے دو اور زیادتی کرنے والے رشتہ دار کے ساتھ تعلق برقرار رکھو اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو اپنی زبان سے صرف بھلائی کی بات کہو۔

۲۰۳۰- أخرجه أحمد في مسنده (۲۹۹/۴) والطحاوي في (المسند) (۷۲۹) والحاكم في المستدرک (۲۱۷/۲) والبيهقي في الكبرى (۲۷۲/۱۰) من حديث عيسى بن عبد الرحمن به- وقال البيهقي في (مجمع الزوائد) (۲۴۰/۴) بعد عزود لأحمد: (ورحاله نفقات)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عویدہ ہمدانی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قتل بالزاویۃ مع ابن اشعث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۹۹۷)۔

2031- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيَّ يَقُولُ جَاءَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَأَلَهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَنَا حَاضِرٌ أَوْ قَالَ جَاءَ نَبِيُّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

☆☆ ابو احمد زبیری کہتے ہیں: سفیان ثوری تشریف لائے تو انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔ سفیان ثوری میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

2032- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهِذَا وَزَادَ قَاطِعُ الْجَانِعِ وَاسِقُ الظَّمَانِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: بھوکے کو کھانا کھلاؤ پیاسے کو پانی نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو۔

2033- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغَوِيُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبُخْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَلْفِي عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَأَنِّي دَعَاةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ. وَقَالَ يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا:

۲۰۳۲ و لهذا الزيادة المذكورة وردت ايضا في رواية ابي احمد الزبيري ويحيى بن آدم كذا لصاحبه عيسى بن عبد الرحمن به. عند احمد في (المسند) (۲۹۹/۱)۔

۲۰۳۳ اخرجہ البخاري في الزكاة (۲/۲۶۱) باب: وجوب الزكاة (۱۳۹۵) و مسلم في الايمان (۵۰/۱) باب: الدعاء الى الشهادة و شرائع الاسلام (۱۹) و ابو داود في الزكاة (۱۰۷/۲) باب في زكاة السائمة (۱۵۸۶) و الترمذي في الزكاة (۶۹/۲) باب: ما جاء في كراهية اخذ حبار السال في الصدقة (۱/۲۶۱) و النسائي في الزكاة (۵/۲) باب: وجوب الزكاة و ابن ماجه في الزكاة (۵۶۸/۱) باب فرض الزكاة (۱۷۸۲) كسوم من هديت زكريا بن اسحاق به۔

ان لوگوں کے پاس جا رہے جو اہل کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان کے اموال میں ان پر زکوٰۃ لازم کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو لوگوں کے اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے (اور اللہ تعالیٰ کے درمیان) کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن صفی، (اور ایک قول کے مطابق) یحییٰ بن محمد، (اور ایک قول کے مطابق): یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۹)۔

2034- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ تَوْحِيدُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقْرَأُوا بِذَلِكَ فَخُذْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجے تو ان سے فرمایا: تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی دعوت دینا ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں جب وہ اس بات کو جان لیں گے تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں روزانہ فرض کی ہیں اور تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال کی زکوٰۃ ان پر فرض کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر ان کے غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، اگر وہ اس بات کا اقرار کر لیں تو تم اسے وصول کر لینا اور لوگوں کے (خاص طور پر) اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا۔

2035- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُوسُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ

۲۰۳۴- أخرجه البخاري في الزكاة (١٤٥٨) باب: لا تؤخذ كرائم أموال الناس في الصدقة و مسلم في الزكاة (١٩) باب: الدعاء الى التسوية و تراجم الاسماء و الطبراني في الكبير (١٣٢٧) من طريق اسماعيل بن امية - به -
 ۲۰۳۵- أخرجه ابن خزيمة في صحيحه (٢٣٧٩) قال: حدثنا محمد بن بشر قال: حدثنا عمر بن علي بن عطاء بن مفرم المصممي - به -
 وأخرجه الترمذي في سننه (٤٠/٢) كتاب الزكاة باب ما جاء ان الصدقة تؤخذ من الأغنياء فتُرَدُّ في الفقراء (٦٤٩) و ابن خزيمة في صحيحه رقم (٢٣٦٢) من طريق حفص بن غياث عن اشعث عن عون بن ابي جهميفة - به - و قال الترمذي: (حديث حسن) - اه - و مدارقنا الحديث على اشعث بن سوار قال العافظ في التقریب (٥٢٨): (ضعيف) - و الحديث اوردده الفسافي في تحريجه الاحاديث الضعيف من منن الدارقطني رقم (١٤٨٢) و قال: (اشعث لهذا ليس بالقوي) - اه -

سَوَّارٌ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاعِيًا فَآخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانَا فَقَسَمَهَا فِي فَقْرَانَا وَأَمَرَنِي بِقُلُوصٍ.

☆☆ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص بھیجا، اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور پھر ہمارے غریب لوگوں میں تقسیم کی، اس نے مجھے ایک قلووس دیے کی ہدایت کی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدوس بن بشر بن شعیب، ابو محمد۔ رازی اصل، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لا باس بہ من اهل ری، حدث ببغداد قبل ستین، یعتبر بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۱۶)۔

2036- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُونُسَ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِينَا سَاعِيًا فَآخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانَا فَرَدَّهَا فِي فَقْرَانَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا لَا مَالَ لِي فَأَعْطَانِي قُلُوصًا.

☆☆ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا اہل کار ہماری طرف بھیجا، اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے غریب لوگوں کو دے دی، میں اس وقت یتیم (یا نابالغ) لڑکا تھا، میرے پاس کوئی مال نہیں تھا تو اس نے مجھے ایک قلووس دی۔

2037- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَخْرُجُ الزَّكَاةُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ إِلَّا لِذِي قَرَابَةٍ مَوْقُوفٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی رقم کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل نہیں کیا جائے گا، البتہ قرابتی رشتہ داروں کو دینے کے لیے ایسا کیا جاسکتا ہے۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2038- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِنِيِّ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَى قَوْمِي جَيْشًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْبِسْ جَيْشَكَ فَإِنَّا لَكَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ.

۲۰۳۸- فی اسنادہ ابو خالد الاحمر: قال العاصم: قال النسيابوري: (۲۵۶۲) (مسند بظنی) لکن تاجہ عمر بن علی بن عطاء و حفص بن غوث

لکن فی الاسناد انعت بن سوار و هو ضعيف۔

۲۰۳۷- المرحه البیهقی فی السنن الکبری (۱۰/۷) کتاب الصدقات: باب من قال: لا یخرج صدقة قوم منسجم من طریق الدارقطنی

قال البیهقی: (موقوف و فی اسنادہ ضعف) - ۱۱- و الاثر اوردہ الفسائی فی (تخریج الصحابت الضعاف) - رقم (۱۸۸) و قال: (مسند

مصعب منرول و العمیت موقوف) - ۱۱-

مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ فَاَفْعَلُهُ . قَالَ اِسْحَاقُ مَا فَعَلَهُ مَنْ كَانَ قَبْلِي فَاَفْعَلُهُ . فَاَسْتَشَارَ النَّاسَ فَكَانَ فِيمَنْ اسْتَشَارَ عَلَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَسَنٌ اِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ . قَالَ اِسْحَاقُ اِنْ لَمْ يَكُنْ مُرْتَبَةً لِمَنْ بَعْدَكَ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا .

☆☆ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال گھوڑے اور غلام حاصل ہوئے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں ان میں سے زکوٰۃ کریں تاکہ یہ پاک ہو جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں آقاؤں نے جو کیا ہے میں ویسا ہی کروں گا۔ اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں مجھ سے پہلے نے جو کیا ہے میں بھی ویسا ہی کروں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا جن لوگوں سے مشورہ کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے انہوں نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ نہ بنایا جائے جو آپ کے بعد بھی وصول کیا جائے۔ اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اسے اس ترتیب کے ساتھ نہ رکھا جائے کہ آپ کے بعد والا بھی وصول کرے (تو یہ ٹھیک ہے)۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار کی ادائیگی لازمی قرار دی۔

...—...—...—...

جزیہ کے احکام

جزیہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: عرب میں بسنے والے مشرکین سے صرف اسلام یا تلوار (یعنی جنگ) قبول جائیں گے۔ عرب میں بسنے والے اہل کتاب اور عجم میں بسنے والے تمام کفار سے جزیہ قبول کیا جائے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب اس بارے میں یہ ہے جیسا کہ شیخ ابن القاسم نے اس کو ذکر کیا ہے ان سب لوگوں سے وصول کیا جائے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: عربوں کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا ہوازن قبیلے کے لوگوں کو قیدی بنایا گیا تھا لیکن پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جزیہ صرف اہل کتاب سے وصول کیا جائے گا خواہ وہ عرب ہوں یا عجمی ہوں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور وہ بنو عامر بن کے حلیف بھی تھے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا وہ وہاں سے جزیہ لے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین کے ساتھ صلح کر لی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء بن حضرمی کو ان لوگوں کا امیر مقرر کیا

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے جب انصار نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں وہ لوگ بکثرت شریک ہوئے۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو یہ لوگ آپ ﷺ کے سامنے آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرا دیے اور ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تم نے یہ بات سن لی ہے ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے! اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے دنیا کو تمہارے لیے کشادہ کر دیا جائے گا جس طرح یہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ جس طرح وہ لوگ راغب ہو گئے تھے اور یہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا نیکار کر دیا تھا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ سب لوگ مجوسی تھے (یعنی بحرین کے رہنے والے لوگ مجوسی تھے) اس کی دلیل یہ ہے: قیس بن مسلم نے حسن بن محمد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں کو خط لکھا، آپ ﷺ نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان میں سے جن لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا ان کی اس بات کو قبول کیا گیا تھا جنہوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا ان پر جزیہ عائد کر دیا گیا ان (مجوسیوں) کے ذبیحے کو نہیں کھایا جاسکتا اور ان کی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے (اپنے گورنر) عدی بن رطات کو خط لکھا: اما بعد! تم حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کرو کہ ہم سے پہلے کے ائمہ نے ان مجوسیوں کے بارے میں کیا فتویٰ دیا ہے جو اس طرح کی عورتوں کو نکاح میں جمع کر لیتے ہیں جو مجوسیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں کرتا تو انہوں نے اس بارے میں حسن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ قبول کیا تھا اور انہیں اپنی مجوسیت پر برقرار رہنے دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت علماء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر کیا تھا۔ ان کے بعد حضرت یوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں ہے میں مجوسیوں کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کروں؟ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے آپ ﷺ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کے ساتھ اپنی کتاب کا سارو یہ اختیار کرو۔

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ”ہجر“ کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوڈان کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجر

قبیلے سے تعلق رکھنے والے مجوسی لوگوں سے اسے وصول کیا تھا۔

جہاں تک سفیان ثوری کے اس قول کا تعلق ہے عربوں کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا (تو یہ بات غلط ہے) کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بنو مصطلق کو قیدی بنایا تھا اور انہیں غلام بنالیا تھا ان میں سیدہ جویریہ بنت حارث بھی تھیں۔ اور شبیب بن فزارہ بھی یہ ایک سریہ میں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا تھا۔
امام شافعی رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے عربوں سے جزیہ وصول نہیں کیا جائے (امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) امام ابو یوسف کے حوالے سے یہ بات صرف امام شافعی رحمہ اللہ نے نقل کی ہے۔

جزیہ کی مقدار

ہمارے اصحاب اور حضرت حسن بن حبی نے یہ بات بیان کی ہے (اس کی مقدار) بارہ (دینار یا درہم) چوبیس یا اڑتالیس (درہم یا دینار) ہوگی۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن لوگوں کے ہاں سونے کا سکہ چلتا ہو ان سے چار دینار لیے جائیں گے جن کے چاندی کا سکہ چلتا ہو ان سے چالیس درہم لیے جائیں گے۔ اس بارے میں خوشحال شخص اور غریب برابر ہیں۔ کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوگی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خوشحال شخص اور غریب شخص پر ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں کہ اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو آپ ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی میں ہر بالغ شخص سے ایک دینار وصول کروں یا اس کے کستوری وصول کر لوں۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مذکور ہے انہوں نے عثمان بن حنیف سے بھیجا تو انہوں نے سوڈان کے رہنے والے لوگوں پر جزیہ مقرر کیا جو (خوشحال شخص پر) اڑتالیس درہم (درمیانے درجے کے پر) چوبیس درہم اور (غریب لوگوں پر) بارہ درہم تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کا سونے کے سکوں کا لین دین ان پر چار دینار کی ادائیگی اور جو لوگ چاندی کا لین دین کرتے ہوں ان پر چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی اس کے ساتھ مسلمانوں کو خوراک فراہم کرنی تھی اور تین دن تک ان کی مہمان نوازی بھی کرنی تھی۔

یہاں یہ احتمال ہو سکتا ہے یہ مہمان نوازی اور خوراک کی فراہمی اڑتالیس درہم پورے کرنے کے لیے ہو۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن آدم نے یہ بات بیان کی ہے جزیہ میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے لیکن

یہ رائے اجماع کے خلاف ہے۔ کون لوگ جزیہ کے پابند ہیں؟

۱۔ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اہل ذمہ پر جزیہ کی ادائیگی لازم قرار دینے کے لیے کچھ شرائط ہیں:

(۱) عقل اور بلوغت کے اعتبار سے اہل ہونا، لہذا یہ بچوں اور پاگل لوگوں پر واجب نہیں ہوگا کیونکہ وہ لوگ قتال کرنے کے اہل نہیں ہیں۔

(۲) مذکر ہونا، تو یہ خواتین پر لازم نہیں ہوگا کیونکہ خواتین بھی قتال کی اہل نہیں ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جزیہ ان لوگوں پر واجب قرار دیا ہے جو جنگ میں حصہ لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے دن پر (ایمان نہیں رکھتے)۔“

تو جنگ میں حصہ لینا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ قتال کو یعنی جنگ دونوں طرف سے پائی جا رہی ہو۔

(۳) صحت اور مال پر قدرت رکھنا، لہذا یہ ایسے بیمار شخص پر لازم نہیں ہوگا جو ایک سال سے بیمار ہو یا سال کے اکثر حصے میں بیمار رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے: اکثر پر کل کا حکم عائد کیا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ ایسے کسی غریب شخص پر بھی لازم نہیں ہوگا جو کوئی کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ان راہبوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے۔

(۴) ان تمام چیزوں سے محفوظ ہونا جو آدمی کو بیکار کر دیتی ہیں جیسے کوئی ایسی بیمار جو بے کار کر دے، نابینا ہونا، عمر رسیدہ ہونا وغیرہ۔

(۵) آزاد ہونا، لہذا غلام پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ وہ مال کا مالک نہیں ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے جزیہ کی ادائیگی کے لیے بالغ ہونا، آزاد ہونا اور مذکر ہونا شرط ہے، لہذا کسی ’تون‘ بچے، مجنون، لٹھے، نابینے، مقروض اور عمر رسیدہ شخص پر یہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ دشمن کی طرف سے جنگ میں حصہ لینے کے لیے کے طور پر واجب ہوا ہے اور یہ سب لوگ اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اسی طرح ایسے غریب شخص پر بھی جزیہ لازم نہیں ہوگا جو کوئی کام نہ کر سکتا ہو یعنی کچھ کما نہ سکتا ہو، کیونکہ یہ بات اس کی قت سے باہر ہے۔ اسی طرح یہ ان راہبوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ جنگ میں حصہ نہیں لیتے ہیں۔

جزیہ میں اصل یہ ہے: قتل کو ساقط کیا جائے۔ غرباء کی تمام اقسام پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

شوافع اور حنابلہ نے تیسری اور چوتھی شرط کے بارے میں مختلف رائے دی ہے، ان کے نزدیک عذر کی وجہ سے جزیہ کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

2040 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِخَيْلٍ وَرَقِيقٍ

فَلَقَهُ الْإِسْلَامِيُّ وَأَدَانَهُ أَزْدٌ أَكْثَرُ وَهَبَهُ زَحِيلِي

فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خُذْ صَدَقَتَهَا. فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ قِيلِي حَتَّى أَسْأَلَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ گھوڑے اور غلام لے کر آئے انہوں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان کی زکوٰۃ وصول کر لیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے علم کے مطابق مجھ سے پہلے کسی نے ایسا نہیں کیا، میں اس بارے میں دریافت کروں گا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2041- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ - يَرْفَعُ الْحَدِيثَ - قَالَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ عَافِيَتَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا . ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا)

☆☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (یعنی نمبر ۱۰۰۰)

اگر مصلحت نے ارشاد فرمایا ہے: (اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں کوئی حکم ذکر نہیں کیا وہ عافیت ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس کی عافیت کو قبول کرو اللہ تعالیٰ کوئی بات بھولا نہیں ہے (یا بھولتا نہیں ہے)۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔“



٢٠١- أخرجه الحاكم في المستدرج (٢٧٥/٢) عن حمزة بن محمد بن عمار الطائفي، ثنا أبو نعيم بإسناده - ومن طريقه
أخرجه البيهقي في سننه (١٣/٩٠) - وانظر: تفسير ابن كثير (٤/٢٤٥) والمذاهب الفقهية للبرقوقي (٦/٢٧٩).

کتاب زکوۃ الفطر

صدقہ فطر کے احکام

۱-باب

باب ۱: بلا عنوان

2042- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقٍ الْغُبَسِيُّ بِدِمَشْقٍ حَدَّثَنَا رَوَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّدْفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةُ الْفِطْرِ طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةٌ لِمَسَاكِينٍ مَنْ آذَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ آذَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ . لَيْسَ بِهِمْ مَجْرُوحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر روزہ دار کے لیے لغو اور رفث سے پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے اور غریب آدمی کو کھانے کے طور پر مل جاتا ہے جو شخص اسے نماز سے الے ادا کر دے گا تو یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جو شخص اسے نماز کے بعد ادا کرے گا تو یہ عام صدقہ ہے۔ اس روایت کے راویوں میں کوئی بھی مجروح نہیں ہے۔

ویان حدیث کا تعارف:

- فی (ط): عتیق غسی، وهو ابراہیم بن عثمان البوشیمی مولیٰ بنی عبس من اهل کوفۃ، ولی قضاء واسط، کان علم حدیث کے میں نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱۱/۶) و انساب (۱۴۰/۳)۔
- سیار بن عبدالرحمن صدفی، مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۱)۔

۱- اضرجه ابو داود فی الزکاة (۱۱۱/۲) باب زکاة الفطر (۱۶۰۹) و ابن ماجہ فی الزکاة (۵۸۵/۱) باب: صدقة الفطر (۱۸۴۹) و العاکم فی الزکاة (۱۰۹/۱) و البیہقی فی الکبریٰ (۱۶۲/۲) و فی (المعرفة) فی الزکاة (۱۸۸/۶ - ۱۸۹) باب: من یلزمه زکاة الفطر (۸۱۳۸ - ۸۱۳۹) و صیغۃ سرعان بن محمد الدمشقی - یہ وقال العاکم: علی شرط البخاری و لم یفرجہ - و قال التبیغ فی (اللمبام) : ا لہم یصرہ سفلان لہ بی یزید و لہ لسیار ثینا - یظہر: نصب الراية (۱۱۱/۲)۔

صدقہ فطر کے احکام

صدقہ فطر کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

ہر صاحب استطاعت آزاد مسلمان پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کا حکم اس سال دیا تھا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تھے اور یہ زکوٰۃ کے لازم ہونے سے پہلے کی بات ہے اس وقت جب نبی اکرم ﷺ عید الفطر سے پہلے خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس کی ادائیگی کی ہدایت کی تھی۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد بن ثعلبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

”گندم کا ایک صاع، کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو۔“

اس کے مسائل اور اس کی مقدار کی تفصیل مختلف مسالک کے حوالے سے حاشیے میں درج ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: صدقہ فطر واجب ہے فرض نہیں ہے اس کے واجب ہونے کے لیے تین چیزیں شرط ہیں: مسلمان

ہونا، آزاد ہونا اور بنیادی ضروریات کے بعد نصاب کی مقدار کے مطابق اضافی مال کا مالک ہونا۔

صدقہ فطر کے لیے نصاب کی افزائش یا مخصوص عرصے تک اس کا باقی رہنا شرط نہیں ہے۔

اس لیے کہ کوئی شخص جو صدقہ فطر واجب ہونے کے بعد نصاب کا مالک رہتا ہے لیکن اس کے ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا وہ مال اس کے پاس باقی نہیں رہتا تو اب اسکے ذمے صدقہ فطر ساقط نہیں ہوگا اسکے برخلاف زکوٰۃ کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس کے لیے مخصوص عرصے تک باقی رہنا شرط ہے جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

اسی طرح اس میں عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہوتا اس لیے نابالغ بچے اور فاقر العقل شخص کے مال میں سے بھی صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر ان کے ولی نے اس صدقے کو ادا نہ کیا تو وہ گناہگار ہوگا اور ان کے بالغ ہو جانے

جنون سے افاقہ پا جانے کے بعد فقیروں کو صدقہ فطر دینا واجب ہوگا۔

صدقہ فطر عید الفطر کی فجر کے طلوع ہونے کے وقت واجب ہوتا ہے اور اس کا ادا کرنا اس سے پہلے یا اس کے بعد

درست ہے کیونکہ اسے پوری عمر میں ادا کیا جاسکتا ہے لہذا صدقہ فطر کو کسی وقت بھی ادا کیا جائے تو وہ ادا ہو جائے گا اسے قصور نہیں کیا جائے گا۔

یہی حکم تمام ایسے واجبات کا ہے جن میں وقت کی گنجائش رکھی گئی ہے تاہم مستحب یہ ہے: عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ

ادا کر دیا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اس دن (یعنی عید کے دن) انہیں (یعنی غریب لوگوں کو) مانگنے سے بے نیاز کر دو۔“

صدقہ فطر اپنی طرف سے اپنے چھوٹے زیر کفالت بچوں کی طرف سے اپنے خادم کی طرف سے اپنے ایسے بڑے

طرف سے جو مجنون ہو واجب ہے۔

اگر لڑکا عاقل ہو تو اس کی طرف سے ادائیگی باپ پر لازم نہیں ہوگی خواہ وہ لڑکا محتاج ہی کیوں نہ ہو البتہ باپ نفل کے طور پر یہ ادائیگی کر سکتا ہے۔ اسی طرح شوہر پر یہ بات لازم نہیں ہے وہ اپنی بیوی کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے البتہ اگر وہ ثواب کے حصول کی نیت سے ایسا کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا خواہ وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ایسا کرے۔

صدقہ فطر میں چار چیزیں ادا کی جاسکتی ہیں: گندم، جو، کھجور اور مٹھی۔

2043- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ التَّمَارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا أَبِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ بَعْضَ الْبَادِيَةِ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوا هَلْ عَلَيْنَا زَكَاةُ الْفِطْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِيَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ .

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا ہم پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام مسلمان پر لازم ہے جو کھجور کا جو یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔

2044- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر مسلمان کو خواہ وہ آزاد ہو یا غلام نابالغ ہو یا بالغ، کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2045- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ زَنْجَوِيهِ سَوَاءً . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . وَكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ وَالْمُعَلَّى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقِدٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ كَذَلِكَ .

☆ الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمن الجزیری

2044- احمد بن محمد بن حنبل (نصب الراية) (411/2) عن الماروقطني وحمده وقال: (قال الشيخ في الامام: وفي اسناده بعض من يمتنع الى معرفة حاله - انسوي - وهذه اللفاظ تمنع تاويل الفرض المذكور في الصحيح بالفرض التقديري والله اعلم) - ا -

2045- اخرجه عبد الرزاق في العيين (312/2) باب: زكاة الفطر (5762) من الثوري به -

2046- اخرجه عبد الرزاق في العيين (312/2) باب: زكاة الفطر (5762) من الثوري عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن ابن ابي ليلى عن نافع عن ابن عمر به - وله طرق عن نافع ياتي تخريجها عقب هذه الرواية ان شاء الله تعالى -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں لفظ ”مسلمانوں“ کا اضافہ ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ شیخ عالم مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ابویعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن علی صنعانی دہری، راویہ عبد رزاق، یہ 195ھ میں پیدا ہوئے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ مارایت فیہ خلافا۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۳۱۶/۱۳)۔

2046- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْقُرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر مسلمان شخص پر خواہ وہ غلام ہو یا آزاد مرد ہو عورت ہو یا بالغ ہو یا بالغ ہو کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع رمضان کے بعد صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2047- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْظٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنِ الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُمَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع دینا لازم قرار دیا ہے جو صدقہ فطر کے طور پر ہر غلام یا آزاد مذکر اور مؤنث ہر نابالغ اور بالغ مسلمان کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا ہے لوگوں کے نماز عید پڑھنے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2048- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمُحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُثْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْقُرَجِ

۲۰۴۶- أخرجه أحمد (۱۵۷/۲) ومسلم في الزكاة (۶۷۷/۲) باب: الأمر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة (۹۸۶) وابن حزم في المحلى (۲۴۲۱) والبيهقي في الكبرى (۱۶۲/۴) من حديث ابن أبي عمير - به - وأخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۹) باب: الصدقة قبل الصلاة - مسلم في الصحيح - وضع السابق - وأبو داود في الزكاة (۲۶۱/۲) باب: كم يودي في صدقة الفطر (۱۶۱۱) والنسائي في الزكاة (۲۵/۵) صاحب الوفت - يودي - من حديث ابن جابر - وأبو داود في الزكاة (۲۶۱/۲) باب: ما جاء في تقديمها قبل الصلاة (۶۷۷) - حديث الضمك بن عثمان - به -

۲۰۴۷- أخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۲) باب: فرض صدقة الفطر - وأبو داود في الزكاة (۱۱۵-۱۱۶/۲) باب: كم يودي في صدقة الفطر (۱۶۱۲) والنسائي في الزكاة (۱۴۸/۵) من حديث يحيى بن السكن - به -

۲۰۴۸- أخرجه ابن حبان في الزكاة (۹۶/۸) باب: صدقة الفطر (۲۲۰۶) من حديث شرح بن يزيد

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا آرْطَاةٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر مسلمان خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام کی طرف سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2049- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِّنْ شَعِيرٍ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مسلمان پر فرض ہے جو کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2050- وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع بطور صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

2051- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر آزاد یا غلام مذکر یا مؤنث مسلمان پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع بطور صدقہ فطر لازمی قرار دیا ہے۔

2052- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا

۲۰۵۱- أخرجه الحاكم وصححه، لكنه سقط من المستدرک بعدد في تلخيصه للذهبي (۱/۱۱۰)۔

۲۰۵۰- أخرجه احمد في مسنده (۲/۱۰۲۰۶۶۰۵۵۰۵) من طريق عن عبيد الله بن عمر عن نافع به۔

۲۰۴۹- اسناد ابوداود الى رواية عبد الله بن عمر عن نافع لهذه في الزكاة (۲/۱۱۵) باب: كم سودي في صدقة الفطر! عقب رقم (۱۶۱۲)۔ و

أخرجه الحاكم في الزكاة (۱/۱۱۰) من حديث سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبد الله ابن عمر عن نافع به۔

۲۰۴۸- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۱۶۱) من هذا الوجه قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۴۹۳): (وهو مرسل) فان هذا ما عي عن موسى

هو جعفر الصادق بن محمد بن علي ابن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم۔ و جعفر لم يدرك الصحابة وقد أخرجه به

الشيخان۔ وقال ابن حبان في الثقات: يفتح بيمينه۔ مالم يكن من رواية اولاد عنه فان في حديث ولده منا كثر كثير ذ۔ الـ

إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ آبَائِهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى مِمَّنْ تُمَوَّنُونَ .

☆☆ امام علی رضا رضی اللہ عنہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے دادا (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے آباء و اجداد (یعنی امام زین العابدین امام حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے) یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے اور مذکر و مؤنث پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازمی قرار دی ہے۔ جو آپ کے زیر کفالت ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہاشمی، یلقب رضا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 20 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۸۳۸)۔

2053- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَبَيْضُ بْنُ الْأَغَرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِمَّنْ تُمَوَّنُونَ . رَفَعَهُ الْقَاسِمُ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔

قاسم نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے یہ راوی قوی نہیں ہے اور درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔

2054- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا مِّنْهُمْ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُعْطَى صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ كَبِيرٍ وَصَغِيرٍ عَنْ يَمِينٍ وَعَنْ رَقِيقِهِ وَعَنْ رَقِيقِ نِسَائِهِ .

☆☆ نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے جن میں چھوٹے بڑے سب شامل تھے وہ سب لوگ جو ان کے زیر کفالت تھے اپنے غلاموں اپنی بیویوں کے غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

۲۰۵۴- هكذا اوردته الدارقطني لهذا بسنننا اللفظ من حديث الصحاح و صوب و فقه و من طريق اخرجه البيهقي في السنن (۲/۱۶) و نفس من لهذا الوجه قريبا بلفظ آخر و يأتي عقبه موقوفا على ابن عمر بنحو ما هنا -

2055- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي فِجَاجِ مَكَّةَ إِلَّا أَنْ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کے لیے بھیجا جس نے مکہ کی گلیوں میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا ہر مسلمان پر ہر مذکر و مؤنث آزاد و غلام چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے جو گندم کے دو مد ہوں گے اور اس کے علاوہ دیگر تمام قسم کے اناج کا ایک صاع ہوگا۔

2056- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ صَارِحًا يَصْرُخُ فِي بَطْنِ مَكَّةَ إِلَّا أَنْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ حَاضِرٌ أَوْ بَادٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا جس نے مکہ کے نشیب میں بلند آواز میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا صدقہ فطر (کی ادائیگی لازم ہے)۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہر شہری اور دیہاتی پر لازم ہے۔

2057- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِحًا يَصْرُخُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ عمرو بن شعیب یہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتا چلا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے یہ اعلان کیا: ہر مسلمان پر (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2058- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ أَنَّبَانِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِحًا صَاحٍ أَنْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ.

۲۰۵۵- أخرجه الترمذي في الزكاة (۶۰/۲) باب ما جاء في صدقة الفطر (۶۷۴) عن عقبه بن مكرم البصري: حدثنا سالم بن نوح - هـ - وقال الترمذي: (حديث حسن غريب) - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۲۰/۲): (واعلم ابن الجوزي في التحفيم: سالم بن نوح قال ابن معين: ليس بنسبي - وتحفته صاحب التنقيح: فقال: فهو صدوق - روى له مسلم في صحيحه - وقال أبو زرعة: صدوق ثقة - وثقه ابن حبان - وقال النسائي: ليس بالقوي - وقال الدارقطني: فيه شيء - وقال ابن عدي: عنده غرائب و افراد - وأما رتبته مقارنة - هـ - ۲۰۵۶- أخرجه عبد الرزاق في العبدین (۳۲۱/۲) باب وجوب زكاة الفطر (۵۸۰۰) وهو مفضل: كما قال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۱/۲) - ۲۰۵۷- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۴) من طريق عبد الوهاب بن عطاء - ولم يسمه لفظه - وعبد الوهاب بن عطاء قال البهاري: ليس بالقوي عندكم - وتكلم فيه غيره - ومناه جماعة - وثقه الدارقطني - ينظر: تهذيب التهذيب (۱۵۰/۶) (۱۵۳) -

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقہ فطر حق ہے اور ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث آزاد غلام شہری دیہاتی مسلمان پر اسے ادا کرنا لازم ہے جو گندم کے دو منہ ہوں گے اور جو یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2059- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادُ وَحَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ السَّعْدِيُّ - وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِحًا بِطَنْ مَكَّةَ مِثْلَهُ سَوَاءً وَزَادَ إِلَّا إِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِلِ الْحَجَرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا: وہ وادی مکہ کے ایک نشیب میں یہ اعلان کریں۔

تاہم اس روایت میں یہ الفاظ زائد درج ہیں: یاد رکھنا اولاد صاحب فراش کی ہوتی ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔
راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عباد سعدی، مجھول، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ وقال ابو داود: لا اعرفہ، و حدیث منکر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۶۷ھ)، "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱۹۳/۷) و لسان (۳۳۵-۳۳۲/۶)۔

2060- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ مُدَّيْنٍ مِنْ قَمَحٍ أَوْ صَاعًا قِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ الْحَرِّ وَالْعَبْدُ فِيهِ سَوَاءٌ.

۲۰۵۸- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۱) قال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۰/۲): قال ابن الجوزي: و علي بن صالح ضفوه - قال صاحب التتبع: لهذا خطأ منه - و لا نعلم هذا ضعفه لكنه غير مشهور الحال - قال ابن أبي حاتم: علي بن صالح مدني عن ابن جريج - عنه مفسر بن سليمان: مالت أبي عنه! فقال: مجبول لا اعرفه - وذكر غير أبي حاتم انه مكِّي معروف و هو احد المباد و كنيته: الحسن و روى عن عمرو بن دينار و عبد الله بن شبيب و يحيى بن جريج و اللوزاعي و عبد الله بن عمر و جماعة - و روى عنه مجمل سالم الفداح و مفسر بن سليمان و مكيان النوري - و روى له الترمذي في جامعه و ذكره ابن حبان في كتاب الثقات و قال: يعرف - و توفي سنة احدى و خمسين و مائة - انتهى - و أخرجه البيهقي كذلك عن المفسر بن سليمان عن علي بن صالح قال: و أخرجه سالم بن جريج عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده مرفوعاً ثم قال: قال الترمذي: مالت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث! فقال: ابن جريج لم يسمع من عمرو بن شعيب - انتهى كلامه -

۲۰۵۹- أخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرک (۱۱۰/۱) و عنه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۱) من طريق داود بن شبيب - به - و الحاكم: (صحيح الاسناد و لم يخرجاه بهذه اللفاظ) - و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: بل خبر منكر جداً - قال العقيلي: يحيى بن عباد عن ابن جريج حديثه يدل على الكذب - وقال الدارقطني ضعيف) - و قال البيهقي: (نحوه به يحيى بن عباد عن ابن جريج) - و أخرجه غيره عن ابن جريج عن عطاء من قوله في المدين - و قال ابن الجوزي في التتبع: كما في نصب الراية ۱۱۹/۲ - (و قد ذكرنا ذلك العقيلي في يحيى لهذا و ضعفه - و كذلك ضعفه الدارقطني قال اللوزعي: منكر الحديث جداً عن ابن جريج - انتهى) - ۲۰۶۰- انما البيهقي الى هذه الرواية في كلامه السابق على الرواية الماضية و كانه مال الى ترجيح هذه الرواية - راجع: ما قبله -

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: گندم کے دو من ہوں گے اور کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا اس بارے میں آزاد اور غلام شخص کا حکم برابر ہے۔

2061- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَطَّارَانِ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ تَرْمَذِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَةَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَتَّبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الزَّكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی دائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا کشمش کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنِي جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا بُدُّ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مَدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ نَاصِرٍ وَبَادٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَحُرٍّ وَعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ہر شہری اور دیہاتی چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام شخص کو کھجور کا ایک صاع جو کا ایک صاع یا گندم کے دو من بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2063- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الدِّبَاجِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مَدَّانٍ مِنْ حِنْطَةٍ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَحُرٍّ وَعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کے دو من ہوں گے اور یہ ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

2064- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ

۲۰۶۱- عزاء الزيلعي (۱۲۵/۲) للمار قطني تم قال: (وكنير لمزا مجمع على تضعيفه ولم يوافق الترمذي على تصحيح حديثه في موضع تضعيفه في آخره قال احمد: ليس بشي - وقال النافعي رحمه الله: هو ركن من اركان الكذب - وقال ابن معين: ليس حديثه بشي - وقال النسائي والمار قطني: متروك) - ۵۱-

۲۰۶۲- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۵۲/۲) من طريق المار قطني به - والواقدي ضعيف ببقته ترجمته -

۲۰۶۳- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۵۲/۲) بإسناده المصنف به - وداود بن الزبير قال: تركه ابو زرعة او غيره - وقال ابن معين: ليس بشي - وضعفه جماعة - وخبة: بسو الكلام حوله -

فَصَالَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَضَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرَّ وَالْعَبْدَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر مذکر مؤنث آزاد و غلام پر رمضان کا صدقہ لازم قرار دیا ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا اناج کا ایک صاع ہو گا۔

2065 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُلُوبِي حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَضَّ عَلَى صَدَقَةِ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ يَكْفُرُ بِنُ الْأَسْوَدِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر شخص کو رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) ادا کرنے کی ترغیب دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا جو کا ایک صاع ہو گا یا گندم کا ایک صاع ہو گا۔

اس روایت کا ایک راوی بکر بن اسود قوی نہیں ہے۔

2066 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُعْطِيَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ مَنْ أَدَّى بُرًّا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى شَعِيرًا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى زَبِيًّا قَبْلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى سُلْتًا قَبْلَ مِنْهُ - وَأَخْسَبُهُ قَالَ وَمَنْ أَدَّى دَقِيقًا قَبْلَ مِنْهُ - وَمَنْ أَدَّى سَوِيقًا قَبْلَ مِنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے ہم ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) اناج کا ایک صاع ادا کریں جو شخص گندم ادا کرے گا تو وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی جو شخص جو ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے گا جو شخص کشمش ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی جو شخص گندم ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو شخص آٹا ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گا اور جو شخص ستو ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے۔

2067 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ الرَّقِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

۲۰۶۵ - اعلمه ابن الجوزي في التلخيص بجملة من نقل تصنيفه عن احمد و ابن معين و النسائي و تحفه صاحب التلخيص بان واحد من اللثة حسن امره و ذكر ما يوجد ذلك عن عفان بن مسلم و القطان و ابى زرعة الرازي - راجع (نصب الراية) (۱/۲) -

۲۰۶۵ - أخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرک (۱/۱) من حديث بكر بن الاسود - و صححه الحاكم -

۲۰۶۶ - أخرجه النسائي في الزكاة (۵/۵) باب: مكيمة زكاة الفطر عن علي بن مسعود عن مخرم عن هشام ... - و ذكره ابن ابى شيبة في علية (۱/۱) (۲۱۶/۱) من حديث نصر بن علي عن عبد الله بن علي عن هشام - و قال اباه عنه فقال ابوه: (حديث منكرو) -

في علية (۲/۱) (۲۱۶/۱) من حديث نصر بن علي عن عبد الله بن علي عن هشام - و قال اباه عنه فقال ابوه: (حديث منكرو) -

الزكاة (۲/۲) (۲۱۵/۲) عن صاحب التلخيص قوله: (رجالهم ثقات غير ان فيه انقطاعا قال احمد و ابن المني و ابن معين الباقين) -

لَحْنَبِي عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى عَبْدٍ وَحُرٍّ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بَيْبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث غلام و آزاد پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا اناج کا ایک صاع ہوگا کشتش کا ایک صاع ہوگا یا ہوگا ایک صاع ہوگا یا پیڑ کا ایک صاع ہوگا۔

2068 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخُثَعِمِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ كَذَا أَلْ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع، گندم کا ایک صاع، صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنا مقرر کیا ہے۔

راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: یہ ہر آزاد و غلام مذکر و مؤنث مسلمان پر لازم ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبد الرحمن جمحی، من ولد عامر بن حذیم ابو عبد اللہ مدنی، قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۳۶۳)۔

2069 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُورِ خَيْلٍ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ.

۲۰۶۷- سہی: لهذا الحديث قريباً وسهياً بيان ضعف كثير بن عبد الله - واهل العيني ايضاً تكلم فيه البخاري والسماني والدارقطني ابن معين: كما ذكر الزيلعي (۱/۴۶۶)۔

۲۰۶۸- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۴۱۰) والبيهقي في الكبرى (۴/۱۶۶) من حديث الجمحي: به - وضمحه الحاكم - وقال البيهقي (فكنا قال سعيد بن عبد الرحمن الجمحي - وذكر البرقي ليس به محفوظ) - قال الحاكم: (واشهر منه حديثه أبي مضر عن نافع الذي علمنا فيه لكنني تركته: لأنه ليس من شرط هذا الكتاب - انتهى) - وهذا الذي انشأه إليه الحاكم أخرجه في (علوم الحديث) كما في نصب الرأية (۲/۴۲۵) من حديث أبي مضر عن نافع - به - وأبو مضر: تميم السدي كان يحمي له حديث عنه ويضعفه - وكان ابن موهبي يحمي حديث عنه - وقال أحمد: حديثه مضطرب لا يقيم الاستاد - ولكن أكتب حديثه: أخبر به - وضمفه ابن معين وأبو داود وغيرهما - وقال البخاري: منكر الحديث - ينظر: تهذيب التهذيب (۱۰/۴۱۹-۴۲۲)۔

۲۰۶۹- محمد بن ترمذ بن جرير الصنعاني: ضعفه الدارقطني وذكره ابن حبان في (التقاة) وقال: مستقيم الحديث - (لسان الميراث ۱۹۹/۵)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کے بارے میں حضرت عمرو بن حزم کو حکم دیا تھا وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع وصول کریں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مکی بن عبدان بن محمد بن بکر بن مسلم بن راشد ابو حاتم تميمی لیسابوری، سمع احمد بن حفص بن عبید اللہ، وعبد اللہ بن ہاشم طوسی وغیرہما، وروی عنہ کافۃ اهل بلده، وقدام بغداد وحدث بها، وثقه خطیب فی تاریخہ، ولد سنة اثنتين واربعين ومائتين، وتوفي سنة خمس وعشرين وثلاثمائة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۱۱۹، ۱۲۰)۔

2070 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعَ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ يَصْفَ صَاعَ حِنْطَةٍ مَكَانًا مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگ جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرتے تھے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو گندم زیادہ ہو گئی تو انہوں نے گندم کا نصف صاع ان تمام چیزوں کی جگہ مقرر کر دیا۔

2071 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ حِزَامٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ - وَذَكَرُوا عَنْهُ صَدَقَةَ رَمْضَانَ فَقَالَ - لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمِيحٍ قَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةٌ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے ان کے سامنے صدقہ فطر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تو وہی صدقہ فطر ادا کروں گا جو میں زمانہ نبی اکرم ﷺ میں ادا کیا کرتا تھا وہ کھجور کا یا کھجور کا ایک صاع گندم کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پیڑ کا ایک صاع ہوگا۔ ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے شخص نے ان سے کہا: یا گندم

۲۰۷۰ - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۵/۲) باب: كم يودي في صدقة الفطر (۱۶۱۱) عن الرويحي بن خالد الجوزي عن حسين بن علي الجملي عن زائدة - و أخرجه النسائي في الزكاة (۵۱/۵) باب: السلت عن موسى بن عبد الرحمن عن حسين بن زائدة - و أخرجه ابن الجوزي في التمهيد باب: أبي رواد - و قد ثبت ترجمته - ۲۰۷۱ - أخرجه البخاري في الزكاة (۲۷۵/۲) باب: الصدقة قبل العيد (۱۵۱۰) و مسلم في الزكاة (۶۷۸/۲) باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر و الشعير (۹۸۵) و أبو داود في الزكاة (۱۱۵/۲) باب: كم يودي في صدقة الفطر (۱۶۱۱) و الترمذي في الزكاة (۱۱۵/۲) باب: ما جاء في صدقة الفطر (۶۶۸) و النسائي في الزكاة (۵۱/۵) باب: التمر في زكاة الفطر و ابن ماجه في الزكاة (۵۸۵/۱) باب: صاع الفطر من طرق عن عياض بن عبد الله عن أبي سريح - و

یا آئے) کے دو منہ ہوں گے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ قیمت ہے میں سے قبول نہیں کروں گا اور نہ ہی اس پہ عمل کروں گا۔

ادیان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام اسدی حزامی۔ (اور ایک قول کے مطابق): عبید اللہ بن عبداللہ مقبول یہ اویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۳۳)۔

2072 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَرُودِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ قَالَا: فَذُنَّا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ - الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ لَجْزِيرَةَ وَهُوَ سَابِقٌ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعَ طَعَامٍ أَوْ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ لَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةُ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى سِنِيرٍ مُؤَلِّيًا لِلَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ خَمْرٍ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ مَا ذَكَرَ النَّاسُ الْمُدَّيْنِ.

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے جو اناج کا ایک صاع ہوتا تھا یا کھجور کا ایک صاع ہوتا تھا یا جو کا ایک صاع ہوتا تھا یا کشمش کا ایک صاع ہوتا تھا یا پیاز کا ایک صاع ہوتا تھا ہم اسی طرح دانگی کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے شام سے ہمارے پاس تشریف لائے وہ اس وقت خلیفہ وقت تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر لوگوں کو خطبہ دیا انہوں نے صدقہ فطر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔ اس پر یہ سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو منہ کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت لوگوں نے سب سے پہلے دو منہ کا ذکر کیا۔

2073 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اناج کا ایک صاع۔

2074 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ

۲۰۷۲- فہمنا اور وہ المدار قطنی فہمنا من رواية أبي سعيد مابون وقد عفى من غير وجه وياتي من وجهين آخرين عن عياض بن عبد الله... به و انظر في ترجمة مابون: ثقات ابن حبان (۱/۶۳۲) و لسان الميزان (۲/۳-۴)۔

۲۰۷۳- اخرجه مسلم في الزكاة (۲/۶۷۸) باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر و الشعير (۱/۹۸۵) و ابو داود في الزكاة (۲/۱۱۵-۱۱۶) باب: كم يودي في صدقة الفطر! و النسائي في الزكاة (۵/۵۲) باب: الشعير و (۵/۵۱) باب: الزبيب و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۲۹) باب: صدقة الفطر و ابن خزيمة (۲/۱۸) من طريق داود بن قيس به۔

عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ مَا أَخْرَجْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. قَالَ أَبُو الْفَضْلِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَهُوَ مَعَنَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَحَدٌ لَا يَذْكُرُ فِي هَذَا الدَّقِيقِ. فَقَالَ بَلَى هُوَ فِيهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں آنے کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پیڑ کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔

2075 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَشْرَسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْأَزْهَرِ - «لَوْ اسِطَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُمْ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ زَبِيبٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ صَاعٌ مِنْ أَقِطٍ صَاعٌ مِنْ دَقِيقٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے بارے میں انہیں یہ فرمایا تھا: یہ کشمش کا ایک صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پیڑ کا ایک صاع ہوگا یا آنے کا ایک صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن اشرس، کان حافظا علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ النظر: تاریخ بغداد (۴/۳۲۷)۔

2076 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ بَكْرِ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صُهَبَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْرِجُوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ. قَالَ وَطَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ.

☆☆ مالک بن اوس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر میں اناج کا ایک صاع ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں ہمارا اناج گندم، کھجور، مٹھی اور پیڑ ہوتا تھا۔

2077 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۲۰۷۸ - أخرجه النسائي في الزكاة (۵۲/۵) باب: الدقيق من طريقه بغيره - وأخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۶/۲) باب: كم يورى صدقة الفطر (۱۶۱۸) - ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/۱) عن مسدد عن يحيى بن عجلان - وأخرجه أبو يعلى في مسنده (۱۲۲۷) عن أبي خزيمة عن يحيى بن سعيد القطان عن ابن عجلان - به -

۲۰۷۹ - أخرجه الدارقطني فينا من وجه آخر عن ابن عيينة - به -

۲۰۷۶ - ذكره الزيلعي (۱۲۶/۲) عن الدارقطني وحده وقال: (عمر بن صهبان) قال أحمد: ليس بشيء - وقال ابن معين: لا يساوي الخبر وقال النسائي والرازي والدارقطني: منكره -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2078- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ السُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ذَكَرَ ثَعْلَبَةُ بْنُ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَذُوا صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ .

☆☆ عبد اللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا نصف صاع گندم پر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

2079- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ بْنُ الْمُنْذِرِ السَّرَّاجُ الْأَصَمُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ السُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ أَوْ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَذُوا عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ فَأَمَّا الْغَنِيُّ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا الْفَقِيرُ فَيُرَدُّ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ . قَالَ يَزِيدُ فَلَمْ تَكُنْ لِحَجْرٍ بَنِي حَازِمٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّعْمَانِ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ عبد اللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر انسان کی طرف سے گندم کا ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث خوشحال اور غریب کی طرف سے (صدقہ فطر) ادا کرو جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا (یعنی اس کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب آدمی کا تعلق ہے تو اس نے جو ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اسے ادا کر دے گا۔

۲۰۷۸- أخرجه أبو داود في الزكاة (۲۷۱/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) عن مسدد و سليمان بن داود العنكي قال: ثنا حماد بن زيد به - وأخرجه أحمد (۵۳۳/۵) عن عفان عن حماد بن زيد به - قلت: وأخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳۸۸/۲) باب: زكاة الفطر (۵۷۸۵) عن ابن جرير عن ابن شهاب عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه - ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد (۵۳۳/۵) وأبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۱) وقال الزيلعي في نصب الرأية (۱۰۷/۲): (ولقد سنده صحيح قوي) - أ - وقد أخرجه الزهري عن ثعلبة بن عبد الله - أ - قال عبد الله بن ثعلبة - ابن صعب عن أبيه مرفوعاً - أخرجه عنه ثعلبة بن كبر بن دائل - أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) والحاكم في المستدرک (۲۷۹/۲) - وأخرجه يحيى بن جرير عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن أبي صعب عن النبي صلى الله عليه وسلم - ومثاني رواية ابن جرير عنه لقنا - وابن جرير ليس بالقوي: قاله الدارقطني - قال الحكم (۲۷۹/۲): (وقد أخرجه أكثر أصحاب الزهري عنه عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم - لم يذكروا إياه) - أ - قال الدارقطني في (العلل) - كما في نصب الرأية (۱۰۷/۲-۱۰۸) - (لقد اختلف في إسناده و متنه: أما سنده فأخرجه الزهري وأختلف عليه فيه: فأخرجه السعمان بن راشد عنه عن ثعلبة بن أبي صعب عن أبيه - وأخرجه بكر بن حائل عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن أبي صعب - وقيل: عن ابن عيينة عن الزهري عن ابن أبي صعب عن أبي هريرة - وقيل: عن سليمان بن حسين عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة - وقيل: عن عقيل و يونس عن الزهري عن سعيد بن مسدد - وأخرجه صعب عن الزهري عن الأعمش عن أبي هريرة رضي الله عنه - وأما اختلاف متنه: ففي حديث سليمان بن حسين عن الزهري: (صاع من) وفي حديث الباقين: (نصف صاع من قمح) - أ - قال: وأصحها عن الزهري عن سعيد بن المسيب مرفوعاً - انتهى كلامه -) - وأصح أحمد رحمه الله - لماله عن الزهري مرفوعاً: كما في نصب الرأية (۱۰۹/۲) - وأرجح نصب الرأية أيضاً (۱۰۸-۱۰۹) -

۲۰۷۹- راجع لسنن الرواية وما جرد لها الكلام على الرواية السابقة -

2080- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

حَرْبٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ آذُوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ - أَوْ قَالَ بُرٍّ - عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالْمَمْلُوكِ وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ أَمَّا غَنِيَّتُكُمْ فَيَزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا آغَطَاهُ .

☆☆ ثعلبہ بن ابوصعیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم کا ایک صاع ادا کرو (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام خوشحال اور غریب طرف سے ادا کرو جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا (یعنی ان کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب لوگوں کا تعلق ہے تو اس نے جو ادا کیگی کی ہے اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ عطا کر دے گا۔

2081- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَأَمَّا الْفَقِيرُ فَيُغْنِيهِ اللَّهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوشحال کر دے گا۔“

2082- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آذُوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى غَنِيَّتُكُمْ فَيَزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا آغَطَاهُ .

☆☆ زہری ابن ابوصعیر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گندم کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرو ہر شخص کی طرف سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مذکر ہو یا مؤنث جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس سے زیادہ عطا کر دے گا جو انہوں نے ادا کیا ہے۔

2083- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هَمَّادُ

يَعْنِي عَنْ بَكْرِ الْكُوفِيِّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۲۰۸۲- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) بابها من روی نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) حدثنا مسدد -

۲۰۸۳- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) بابها من روی نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) عن علي بن الحسن المدائني عن عبد الله -

حدثنا عن إمام -

2084- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ الْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ أَوْ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ أَوْ صَاعَ قَمْحٍ.

☆ ☆ زہری، عبد اللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا: یہ ہر ایک شخص کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ (راوی کو یہاں کچھ الفاظ کے بارے میں شک ہے)

2085- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ أَنَّهُ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ - ثُمَّ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ زُهْرِيِّ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقہ فطر ادا کرنا ہر خوشحال اور غریب پر لازم ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: مجھے زہری کے حوالے سے یہ روایت سنائی گئی ہے۔

2086- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَائِقِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَنبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جُرَجَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ قَبْلَ الْعِيدِ يَوْمَ أُوثَيْنٍ فَقَالَ إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مَدَّانٍ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ سَنَانٍ أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ فطر میں گندم کے دو مند ہر شخص کی طرف سے ادا کیے جائیں گے یا اس کے علاوہ اناج کی کسی قسم کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن جریر - لا یعرف، حدث عن زهري بحديث معروف قال ابن عدي: ارجو انه لا باس به - قلت: ما حدث عنه غير ابن جرير - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۱۶۶)۔

۲۸۱- أخرجه أبو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) من حديث لقمان به -
۲۸۲- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳۱۱/۲) رقم (۵۷۶۱) عن معمر عن الزهري عن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال: (زكاة الفطر على كل حر وعبد ذكر وانشى صغير وكبير غني وفقير - صاع من تمر أو نصف صاع من قمح) - قال معمر: وبلغني ان الزهري كان يرفعه الى السبي صلى الله عليه وسلم - ومن طريق عبد الرزاق أخرجه البيهقي في السنن (۱۶۴/۲) -
۲۸۳- ذكره السبكي (۲/۶۷) وقال: (وبهني بن جرير روى عنه ابن جرير - وقزعة ابن مويج - قال ابن أبي حاتم: سألت أبي عنه! فقال: سألته - وقال الدارقطني: ليس بالقوي) - اهـ -

2087-

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَأْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ فَيَقُولُ هِيَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ سُلَيْمٍ أَوْ زَبِيبٍ.

☆ ☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیا انہوں نے فرمایا: یہ کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جوگا یا ایک صاع ہوگا یا گندم کا ایک صاع ہوگا یا ماشی کا ایک صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی، ابو عیسٰی - مصر - مسعودی، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۳۶۴)۔

2088-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَيَّاشٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حَرْ وَعَبْدٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ. كَذَا حَدَّثَنَا مَرْفُوعًا.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے صدقہ فطر کے بارے میں یہ فرمایا ہے یہ ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2089-

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَيَّاشٌ بِهَذَا مَوْقُوفًا قَالَ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے اور یہ درست ہے۔

2090-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ الدَّارِقُطِيُّ لَنَا مِنْ وَجْهِينَ مَوْقُوفًا وَبِإِيجَابِهِ مِنْ وَجْهِ آخَرَ مَرْفُوعًا - قَالَ الزَّيْلَعِيُّ (۱۲۲/۲): (وَالْحَارِثُ مَعْرُوفٌ قَالَ الدَّارِقُطِيُّ الصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ نَسَبَ أَصْرَجَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهِ مَوْقُوفًا - وَقَالَ فِي كِتَابِ (الْعِلَلِ): هَذَا حَدِيثٌ بَرَرٌ مِنْ إِسْحَاقَ وَاحْتَلَفَ عَلَيْهِ: فَأَصْرَجَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ فِيهِ: (نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ) نَسَبَ اخْتِلَافَهُ فَأَصْرَجَهُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ الْبَزَّازُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَيَّاشٍ مَوْقُوفًا فِي رَفْعِهِ وَغَيْرِهِ بِرُفْعِهِ مَوْقُوفًا وَاصْرَجَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ فِيهِ: (صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ) وَرَفَعَهُ أَبُو إِسْحَاقَ وَالصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ - انْتَهَى

۲۰۸۷ - سلف الدارقطني لَنَا مِنْ وَجْهَيْنِ مَوْقُوفًا وَبِإِيجَابِهِ مِنْ وَجْهِ آخَرَ مَرْفُوعًا - قَالَ الزَّيْلَعِيُّ (۱۲۲/۲): (وَالْحَارِثُ مَعْرُوفٌ قَالَ الدَّارِقُطِيُّ الصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ نَسَبَ أَصْرَجَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهِ مَوْقُوفًا - وَقَالَ فِي كِتَابِ (الْعِلَلِ): هَذَا حَدِيثٌ بَرَرٌ مِنْ إِسْحَاقَ وَاحْتَلَفَ عَلَيْهِ: فَأَصْرَجَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ فِيهِ: (نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ) نَسَبَ اخْتِلَافَهُ فَأَصْرَجَهُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ الْبَزَّازُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَيَّاشٍ مَوْقُوفًا فِي رَفْعِهِ وَغَيْرِهِ بِرُفْعِهِ مَوْقُوفًا وَاصْرَجَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ فِيهِ: (صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ) وَرَفَعَهُ أَبُو إِسْحَاقَ وَالصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ - انْتَهَى

۲۰۸۸ - راجع ما قبله - و الظاهر من كلام الزيلعي ان هذه الرواية مرفوعة على التي قبلها في ترتيبها سواء الروايات عند الدارقطني

لما روى بسبب الدارقطني للروايات - صواب الدارقطني و رفعه لَنَا وَ كَذَلِكَ فِي الْعِلَلِ كَمَا سَبَقَ نَقْلُهُ -

عَفِيرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَدَقَةِ الْفِطْرِ مِثْلَانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ أَقِطٌ وَعِنْدَهُ لَبَنٌ فَصَاعَيْنِ مِنْ لَبَنٍ .

☆ ☆ عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہما صدقہ فطر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اس میں گندم کے دو صاع ہوں گے یا جو کا ایک صاع ہو گا یا کھجور یا کشمش کا ایک صاع ہو گا جس شخص کے پاس پنیر موجود نہ ہو بلکہ دودھ ہو تو وہ دودھ کے صاع دیدے گا۔

2091- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ فَقِيرٍ وَغَنِيٍّ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ يَصْفُ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ . قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَّغَنِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث چھوٹے اور بڑے غریب اور امیر پر لازم ہے جو کھجور کا ایک صاع ہو گا یا گندم کا نصف صاع ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: زہری نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2092- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ زَكْرِيَّا الصَّرِيْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ سُلْتٍ . لَمْ يَرْفَعُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَهَذِهِ الْأَلْفَاظُ غَيْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆ ☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس یہ موجود ہو وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا آٹے کا ایک صاع یا مٹی کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع (صدقہ فطر کے طور پر) ادا کرے۔

یہ الفاظ سلمان بن ارقم نامی راوی نے نقل کیے ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۰۹۰- قال الزيلعي (۱/۲۲۲) . (اعلہ ابن الجوزي بالفصل بن مختار: قال ابو حاتم: يحدت بالباطيل وهو مجسول) - اہ -

۲۰۹۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲/۲۱۱) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۱) -

ومن طريق عبد الرزاق اخرجه احمد في مسنده (۲/۲۷۷) والبيهقي في الكبرى (۱/۱۶۶) -

۲۰۹۲- اخرجه ابن الجوزي في التلخيص (۲/۵۲) من طريق المصنف به - و سليمان بن ارقم متروك تقدمت ترجمته مرارا -

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابو حسن صوفی و معروف بالبغوی، روی عنہ دارقطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۹/۴)۔

2093- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمَ أَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہم لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو۔ (یہاں یہ روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو۔“

2094- حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سَلَامِ الطَّوِيلِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. سَلَامُ الطَّوِيلِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسَيِّدْهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث یہودی اور عیسائی (غلام) آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

اس روایت کا راوی سلام طویل متروک الحدیث ہے۔

2095- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ

۲۰۹۲- اخرجہ عبد الرزاق فی المعیدين (۲/۳۱۸) باب: زکاة الفطر (۵۷۸۵) عن ابی جریج: بہ۔ ومن طریقہ عبد الرزاق اخرجہ احمد فی مسنده (۵/۱۲۲) و ابو داود فی الزکاة (۲/۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۱) وقال الزیلعی فی نصب الرایۃ (۲/۵۰۷): (ولقد ائتمنا صحیح قوی)۔

۲۰۹۳- قال الزیلعی (۲/۵۱۴): (ومن طریقہ الدارقطنی: اخرجہ ابن الجوزی فی (الموضوعات) ۲ وقال: زیادة اليهودی والنصرانی فی موضوعة انفراد بها سلام الطویل و کانه تصدیقا و اخلط فی القول عن النسائی و ابن معین و ابن هبان - وقال فی (التحقیق): قال ابن معین: لا یکنب حدیثه و ضعفه ابن معین جدا - وقال النسائی: متروک الحدیث - وقال ابن هبان: یروی عن الثقات الموضوعات: کانه التمسید لهما - انشوی - قلت: وروی عبد الرزاق فی المعیدين (۲/۲۲۶) باب: من یلقى علیه الزکاة (۵۸۱۲) عن - جل من اسلم عن داود بن الحصین عن عکرمۃ عن ابن عباس قال: یخرج الرجل زکاة الفطر عن مملوکه و عن کل مملوکه له و ان کان یسود دبا او نصرانیا - و فی اسنادہ ضعفه و اسوأم -

وَعَبْدٌ صَغِيرٌ وَكَبِيرٌ ذَكَرَ وَأَنْتَى كَافِرٌ وَمُسْلِمٌ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ عَنْ مَكَاتِبِهِ مِنْ غِلْمَانِهِ. عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَاصِيُّ مَتْرُوكٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام کافر اور مسلمان کی طرف سے صدقہ ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے دو مکاتب غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

اس روایت کا ایک راوی عثمان یہ وقاصی ہے اور یہ متروک ہے۔

2096- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الشُّورِيُّ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَجْرُوسًا.

★★ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا خواہ وہ غلام مجوسی ہو۔

2097- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ أَعْطَيْتَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ هَلِيلَجَ لَا جَزَاكَ.

★★ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: اگر تم صدقہ فطر میں ایلج (یہ ہندوستان کا مخصوص درخت ہے) ادا کرو تو یہ بھی جائز ہو گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یزاد بن عبدالرحمن بن محمد بن یزاد، ابو محمد کاتب، مروزی اصل، سمع ابا سعید اشج و محمد بن شعیب عنزی۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۵/۱۳)۔

2098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَعْطَيْتُ مَلَّةَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَعَا بِهِ فَجَاءَ بِهِ الْغُلَامُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَرَيْتُهُ مَالِكًا فَقُلْتُ هَذَا هُوَ

۲۰۹۸- اعلیٰ السارقطنی بالوقاصی قلت: و الحدیث أخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۴) باب: صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين و مسلم في الزكاة (۹۸۴) باب: زكاة الفطر على المسلمين في التمر و التمر و غيرهما من طرق عن ابن عمر - رضي الله عنهما - ليس فيه ذكر الكافر مما يدل على نكاحها - و اما أخرجه ابن عمر في الزكاة عن مكاتيبه فروي عنه من غير وجه انه لم يكن يفرج عنهم الزكاة ! فقال نافع: كان لابن عمر مكاتيبان و كان لا يودي عنهما زكاة الفطر - أخرجه عبد الرزاق في الميعدين (۲/۲۲۲) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۵) عن معمر عن ابوب عن نافع - به - و أخرجه عبد الرزاق (۵۸۶) عن عبد الله بن عمر عن نافع - مثله - و أخرجه ابن أبي شيبة (۲۸/۴) عن صفص عن الضحاك عن نافع - به - و عن موسى بن عقبة عن نافع - به - و عن طريق موسى - ايضاً - أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۶۱/۴)۔

۲۰۹۹- أخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۲/۲۲۴) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۱) عن ثور بن يزيد - به - و أخرجه وكيع عن ثور - به - أخرجه ابن أبي شيبة (۲۸/۴) - و أخرجه ابن جرير عن عطاء بن وهب - أخرجه عبد الرزاق (۵۸۶)۔

۲۰۹۷- هذا إسناده صحيح إلى أبي حنيفة۔

۲۰۹۸- إسناده صحيح موقوف۔

قَالَ نَعَمْ هُوَ مُدُّ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ قَالَ لَمْ أُدْرِكِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهَذَا الَّذِي يُتَحَرَّى بِهِ مُدُّ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قُلْتُ بِهَذَا تُعْطَى زَكَاةُ الْعُسُورِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ نُعْطِي بِهِ . قُلْتُ فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطَى زَكَاةُ رَمَضَانَ وَكَفَّارَةُ الْيَمِينِ بِمُدِّ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هَذَا قَالَ لَا وَلَكِنْ لِيُعْطَى بِهَذَا الْمُدِّ ثُمَّ لِيَزِدَ بَعْدَ مَا شَاءَ .

☆☆ بشر بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے درخواست کی کہ آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کا مد (مخصوص پیمانہ) عطاء کریں امام مالک نے وہ منگوا یا ایک غلام وہ لے کر آیا اور وہ اس نے انہیں دے دیا میں نے امام مالک کو وہ دکھایا اور پوچھا: یہ وہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ نبی اکرم ﷺ کا مد ہے پھر انہوں نے فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کا وہ مخصوص پیمانہ نہیں ہے جو آپ ﷺ خود استعمال کرتے تھے بلکہ یہ اس کی پیائش کے مطابق پیمانہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ اپنی زکوٰۃ صدقات کفارہ جات وغیرہ اسی کے ذریعے ادا کرتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم اسی کے حساب سے ادائیگی کرتے ہیں میں نے کہا: ایک شخص صدقہ فطر دینا چاہتا ہے یا قسم کا کفارہ مد کے حساب سے دینا چاہتا ہے (جو اس سے بڑا ہوتا ہے تو کیا وہ ادا ہو جائے گا)؟ انہوں نے کہا: نہیں! اسے چاہیے کہ وہ اس مد کے حساب سے ادائیگی کرے پھر اس کے بعد جتنا مزید چاہے وہ دیدے۔

2099 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشَقْرِيُّ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِسِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَمْ وَزْنُ صَاعِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ خُمُسَةُ أَرْطَالٍ وَثَلَاثٌ بِالْعِرَاقِيِّ أَنَّ حَزْرَتَهُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ خَالَفْتُ شَيْخَ الْقَوْمِ . قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَضَيْتُ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ مَا أَجْرَاهُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِبَعْضِ جُلَسَائِهِ يَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ عَمِّكَ وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ قَالَ إِسْحَاقُ فَاجْتَمَعَتْ أَصْعُ فَقَالَ مَالِكٌ مَا تَحْفَظُونَ فِي هَذِهِ فَقَالَ هَذَا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْآخَرُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَخِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْآخَرُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا آذَتْ بِهَذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَ مَالِكٌ أَنَا حَزْرَتُ هَذِهِ

۲۰۹۹ - ذكره الزيلعي (۱/۲۸۸) ثم قال: (قال صاحب التنقيح): اسنادہ مظلم و بعض رجالہ غیر مشہور بن و المشہور ما اخرجه البيهقي عن الحسين بن الوليد القرشي و هو ثقة قال: قدم علينا ابو يوسف - رحمه الله - من الحج فقال: اني اريد ان افتح عليكم من العلم الصيني فقصت عنه فقررت المدينة فسالته عن الصاع فقالوا: لماعنا هذا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم - قلت لرجل ما جعلتكم في ذلك فقالوا: نأبئك بالحجة غدا فلما أصبحت اناني نحو من خمسين شيخا من أبناء المهاجرين و الانصار مع كل رجل من صوم الصاع حب رداءه كل رجل مرسوم بخبر عن ابيه و اهل بيته ان هذا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظرت فادركت ان هذا صاع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت بنقصان بسير و رایت امرأ قويا فتركت قول ابي حنيفة - رضي الله عنه - في الصاع و اضيفت فقال فميرته فذا هو خمسة ابطال و ثلث بنقصان بسير و رایت امرأ قويا فتركت قول ابي حنيفة - رضي الله عنه - في الصاع و اضيفت بقول اهل المدينة فذا هو المشهور من قول ابي يوسف - رحمه الله - و قد روي ان مالكا ناظره و استعمل عليه بالصمان التي جاء بها اولئك الرافط فرجع ابو يوسف الى قوله (۱) - الله -

فَوَجَدْتُهَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحَدُكَ بِأَعَجَبَ مِنْ هَذَا عَنْهُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَقَالَ هَذِهِ أَعَجَبٌ مِنَ الْأُولَى يُخْطِئُ فِي الْحَزْرِ وَيُنْقِصُ مِنَ الْعَطِيَّةِ لَا بَلْ صَاعٌ تَامٌّ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ هَكَذَا أَدْرَكْنَا عُلَمَاءَنَا بِبَلَدِنَا .

☆☆ اسحاق بن سلمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص صاع کا وزن کتنا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: عراقی رطل کے حساب سے پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ میں نے اسے ناپا ہے میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے اپنے زمانے کے بزرگ کے خلاف فتویٰ دیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: امام ابو حنیفہ! کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں: یہ آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک غصے میں آ گئے اور بولے: اللہ تعالیٰ انہیں خراب کرے! انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے پھر انہوں نے وہاں بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب سے کہا: اے فلاں! تم اپنے جد امجد کا صاع لے کر آؤ! اے فلاں! تم اپنے چچا کا صاع لے کر آؤ! اے فلاں! تم اپنی دادی کا صاع لے کر آؤ۔

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہاں مختلف صاع اکٹھے ہو گئے امام مالک نے فرمایا: تم لوگ اسے کس حساب سے محفوظ رکھتے ہو (یعنی اس کی نسبت کیا ہے)؟ تو ان صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادائیگی کی تھی۔

دوسرے صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے بھائی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادائیگی کی تھی۔

تیسرے نے کہا: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے اپنی والدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادائیگی کی تھی۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس کو ماپا تو یہ پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! میں آپ کو ان کے (یعنی امام ابو حنیفہ کے) حوالے سے اس سے بھی زیادہ حیران کن بات بتاتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں: صدقہ فطر میں نصف صاع ادائیگی کی جائے گی اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک نے بتایا: یہ پہلے سے بھی زیادہ حیران کن بات ہے انہوں نے اسے اپنے میں غلطی کی ہے اور ادائیگی میں کمی کر دی ہے نہیں! ہر انسان کی طرف سے مکمل صاع ادا کیا جائے گا ہم نے اپنے شہر (مدینہ منورہ) کے علماء کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے۔

2100- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

۲۱۰۰- أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمَعْرِينِ (۳۵/۲) بِإِسْنَادٍ زَكَاةُ الْفِطْرِ (۵۷۷۲) عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهِ وَمِنْ طَرِيقِهِ أَخْرَجَهُ الدَّارِ قُطْنِي لَنَا- قُلْتُ: فَمَعْلُومٌ نَحْنُ مِنْ هَذِهِ جَابِرٌ مَرْقُوعًا- أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَوْسُطِ (۷/۶۶۶ ط: الْحَرَمِيِّ) مِنْ هَيْبَةِ اللَّيْثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ غُورِكَ بْنِ الْمَصْرَمِيِّ: أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَشِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ مَرْقُوعًا- نَحْنُ- قَالَ الرَّبِيعِيُّ فِي (الْمَجْمَعِ) (۸۱/۲): (وَفِيهِ اللَّيْثُ بْنُ هِشَامٍ وَغُورِكَ صَحِيفٌ)-

صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان چھوٹے بڑے آزاد غلام پر لازم ہوگی جو گندم کے دو مند ہوں گے یا کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2101- وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

قَالَ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ گندم کے دو مند ہوں گے یا کھجور یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2102- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ

الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ عَلَيَّ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُكَ نِصْفُ صَاعٍ بَرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارا خرچ جس صاحب سے جاری ہوگا وہ گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک

صاع ہوگا۔

2103- وَعَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنْبَأَنِي مَنْ آدَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ نِصْفَ صَاعٍ

مِنْ بَرٍّ.

☆☆ ابو قلابہ فرماتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ادائیگی کی تھی

انہوں نے گندم کا نصف صاع ادا کیا تھا۔

2104- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ

أَنْبَأَنِي رَجُلٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ آدَى إِلَيْهِ صَاعًا مِنْ بَرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

☆☆ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک صاحب نے بتایا ہے انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کی

طرف سے گندم کا ایک صاع ادا کیا تھا (یعنی ایک شخص پر نصف صاع کی ادائیگی لازم ہوتی ہے)۔

2105- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فِي الْيَمْرِ الشَّهْرِ أَخْرَجُوا زَكَاةَ

صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ لَقَالَ مَنْ هَٰذَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَوْمُوا فَعَلِمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا

۲۱۰۱- أخرجه عبد الرزاق في المصنفين (۲/۲۱۶) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۹) عن ابن جريج 'به' - وأخرجه ابن أبي شيبة (۴/۳۶) عن معمر بن بكر عن ابن جريج 'به' - وعزاه السجستاني في (المجمع) (۲/۸۲) للطبراني في الكبير 'تم قال: (وفيه عبد الكريم أبو أُمَيَّةَ وهو ضعيف) - ۵۱

۲۱۰۲- أخرجه عبد الرزاق في المصنفين (۲/۲۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۲) - وأخرجه ابن أبي شيبة (۴/۳۶) عن وكيع عن الثوري 'به' - وأخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۹۱) عن طريق الحسن بن أبي الربيع عن عبد الرزاق 'به' - وقال البيهقي: (وهذا موقوف) - ۵۲

۲۱۰۳- أخرجه عبد الرزاق في المصنفين (۲/۲۱۶) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۶) عن الثوري 'به' - وأخرجه عبد الرزاق في المصنفين (۲/۲۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۶) عن معمر عن عاصم 'به' - وأخرجه ابن أبي شيبة (۴/۳۶) عن عبد الوهاب عن أبي قلابة 'به' - ۵۳

يَعْلَمُونَ أَنَّ هَذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ.

☆ ☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے گورنر تھے تو انہوں نے رمضان کے آخر میں یہ فرمایا: اپنے روزوں کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہاں اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے افراد کون ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں! اور اپنے ساتھیوں کو اس کے بارے میں بتائیں! کیونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ یہ وہ ادائیگی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر اور مؤنث آزاد اور غلام پر لازم قرار دی ہے جو جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پھر گندم کا نصف صاع ہوگا۔

2106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسَ فِي الْخَيْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ أَذْوَارَ زَكَاةٍ صَوْمِكُمْ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَا هُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَوْمُوا فَعَلِمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى.

قَالَ الْحَسَنُ وَقَالَ عَلِيُّ إِنَّ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَاجْعَلُوهُ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَغَيْرِهِ.

☆ ☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے بصرہ کے رہنے والو! تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو (یعنی صدقہ فطر ادا کرو)۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی لوگ ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور اپنے ساتھیوں کو اس کی تعلیم دیں! چونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث پر لازم قرار دی ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ تمہیں خوشحالی عطا کر دے تو تم گندم کا ایک صاع ادا کرو۔

2107 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُكْدِرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْمُفِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ

۲۱۰۶ - أخرجه النسائي في الزكاة (۵/۵۱) باب: مكيلة زكاة الفطر عن محمد بن المنثري - به - ثم قال: (خالفه لقاسم) فقال: عن محمد بن سيرين - أ - ثم أوردته عن علي بن عيسى بن ميمون عن مغلدة عن لقاسم عن ابن سيرين عن ابن عباس - به - ثم أوردته عن قتيبة عن حماد عن أيوب عن أبي رجا: سمعت ابن عباس - به - وقال: (لما أتممت الثلاثة) - أ - وأخرجه أبو داود في الزكاة (۲/۱۱۷-۱۱۸) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۳۲) عن ابن المنثري عن سول بن يونس عن حميدة: أخبرنا الحسن قال: خطب ابن عباس - فذكره -

۲۱۰۷ - أخرجه النسائي في العيدين (۲/۱۹۱) باب: تمت الامام على الصدقة في الخطبة وفي الزكاة (۵/۵۲) باب: المصطفى عن علي بن حجر عن يزيد بن عمار - به -

وَأَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يُؤَدِّي قَبْلَ ذَلِكَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا تھا لوگوں کے نماز عید ادا کرنے

جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن داود بن محمد بن منکر، ابو محمد مدنی، منکدری، لا باس بہ، تکلموا فی سماعہ من معتمر، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص ۲۳۷) (ت ۱۲۳۹)۔

2108- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ وَقَالَ أَغْنَوْهُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ . وَقَالَ يُونُسُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آج کے دن تم ان (غریب لوگوں) کو خوشحال کر دو۔ یوسف نامی راوی نے لفظ زکوۃ کی بجائے لفظ صدقہ نقل کیا ہے۔

2109- حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا الْقَيْصُ بْنُ وَثِيْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يُخْرَجَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے آدمی نماز کے لیے جانے سے پہلے

صدقہ فطر ادا کر دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن مکرم بن حسان ابوعلی بزار، سمع شہابہ بن سوار و روح بن عبادہ و ہاشم بن قاسم و غیرہم، وروی عنہ قاضی حاملی وغیرہ۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا۔ انظر: تاریخ

فراد (۲۳۲/۷)۔

○ فیض بن وثیق بن یوسف بن عبد اللہ بن عثمان بن ابی عاص، ثقفی بصری قدم بغداد وحدث بها، قال ابن معین لذاب خبیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۹۸/۱۲)، ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۲۳۳/۵)۔

○ محمد بن ثابت عصری۔ قال ابو زرعة: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۸۶/۶)۔

2110- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ بِمَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ ہدایت کی ہے لوگوں کے نماز عید کے لیے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2111- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا لُحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے آدمی نماز عید ادا کرنے کے لیے اس وقت تک نہ جائے جب تک کچھ کھانہ لے اور صدقہ فطر ادا نہ کر دے۔

2112- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ الْمُفْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلِحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتْ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَالْوُضُوءِ رَطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ مَنْصُورٍ غَيْرُ صَالِحِ الطَّلِحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ بات سنت ہے غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے کیا جائے، وضو رطلین و الصاع ثمانیۃ اَرتال۔ لم یروہ عن منصور غیر صالح الطلحی و هو ضعیف الحدیث۔

رطل پانی کے ذریعے کیا جائے ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

منصور نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف صالح نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف ہے۔

2113- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي نَبِيٍّ فِي مَصْنَعِهِ (۲۵/۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ بِهِ - وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْعِيدِ (۲۲۸/۲) مَا سَمِعَ تَلْقَى الزَّكَاةَ (۵۸۲۴) عَنْ ابْنِ مَرْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: (أَنْ اسْتَطَعْتُمْ فَالْقَوَا زَكَاةَكُمْ أَمَامَ الصَّلَاةِ أَوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ) يَعْنِي: صَلَاةَ الْفِطْرِ.

۱- اعلیٰ المارقطنی بصالح بن موسی الطلحی و قد بقت ترجمته۔

۲- تقدم و قد ضمنه البيهقي راجع نصيب الراية (۴۲/۲)۔

عَلِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ مُوسَى بْنُ نَصْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ جُوَیْرِ بْنِ یَزِیدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرُطَلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَعْلَابِ أَرَطَالِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے آپ ﷺ ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کرتے تھے۔

2114- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَفَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ بِمِدْرَاطَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِصَاعِ ثَعْلَابِ أَرَطَالِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک مد یعنی دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

2-باب فِي أَوَامِرِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

باب 2: نبی اکرم ﷺ کے احکامات

2115- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمُبَارَكِيُّ بِالْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَانَ النَّظَرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لَحْيَتَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ لَا تَعْجَبْ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ رَأَيْتَنِي فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكَ . قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ . قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر غلام تھا اس کا نام مغیث تھا وہ منظر بھی میری نگاہ میں ہے وہ شخص اس عورت کے پیچھے روتا ہوا جا رہا تھا اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! کیا آپ کو حیرانگی نہیں ہوتی کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث

2116- ضعفه البیہقی: كما في نصب الرأية (٤٢٠/٢) وقد سبقه-

2115- أخرجه الدارمي (١٦٩/٢) وابن حبان (٤٢٧٣) من حديث خالد بن عبد الله بن عمار - به - وأخرجه البخاري في الظل (٥٢٨٢) في طباعة النسخي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة والنسائي في آداب القضاة (٢٤٥/٨) باب: طاعة الحاكم المأمور قبل الحكم - وابن ماجه في الظل (٢٠٧٥) باب: خيل الامة اذا اغتقت من حديث عبد الوهاب الثقفي عن خالد الحذاء - به - وأخرجه ابن سلع عن خالد الحذاء - به - أخرجه ابو داود في الظل (٢٢٣١) باب: في السلوك نفعه وهي تحت امره - به -

کو کتنا پسند کرتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے یہ فرمایا تھا: تمہیں اس کے ساتھ شادی برقرار رکھنی چاہیے کیونکہ یہ تمہارے بچوں کا پ ہے اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سفارش کر رہا ہوں تو اس عورت نے عرض کی: پھر مجھے اس کے ساتھ تعلق برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ادیس بن عبد رحیم مبارکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جامع فی جرح و تعدیل (۱/۶۱)۔

3- باب فی جزية المجوس وما روى في احكامهم.

باب 2: مجوسیوں کا جزیہ اور ان کے احکامات کے بارے میں جو روایات منقول ہیں

2116- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَارِبٍ سَمِعَ بَجَالَه يَقُولُ كُنْتُ كَاتِبًا لِحِزْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ بَوَائِهِ بِسَنَةِ اقْتُلَ كُلِّ سَاحِرٍ وَفَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَأَنَّهُمْ عَنْ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ نَوَاحِرَ وَجَعَلْنَا لِفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيمَتِهِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا وَدَعَا الْمَجُوسَ فَعَرَضَ كَيْفَ عَلَى فِخْذِهِ فَأَلْقَوْا وَفَرَّ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرَقِي - يَعْنِي فِصَّةً - وَآكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ آخِذًا بِحِزْبِيَّةٍ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ .

★★ مجالد بیان کرتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا جو حضرت اخنف بن قیس کے چچا ہیں ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا یہ ان کے انتقال سے ایک سال پہلے کی بات ہے (اس میں یہ تحریر تھا:)

تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں میں سے جس شخص نے اپنی سگی رشتے دار عورت کے ساتھ شادی کی ہو ان کے درمیان لڑائی کر دو اور انہیں زمزمہ سے منع کر دو۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے تین جادوگروں کو قتل کر دیا، ہم نے ہر آدمی کی ایسی بیوی سے علیحدگی کر دی جس کے ساتھ

۲۱۱۶- أخرجه الشافعي في (الرسالة) (فقررة رقم / ۱۸۸۲): أخبرنا مفيان... به - ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المصنف (۳۱۵/۱۲) كتاب الجزية: باب: أخذ الجزية من المجوس (۱۸۸۹) وفي الكبرى (۱۳۶/۸) - وقال الشافعي في (الاصم) (۱۸۸/۵): صحبته... جعله متفصل ثابت لأنه امره عمر و كان رجلاً في زمته كاتبا لعماله وقد بقي من حبس العباد مريضان متظلمان حالهما الجزية من المجوس - أخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۸۸/۱۰) باب: قتل الساحر (۱۸۷/۶) عن معمر بن عبيدة عن عمرو بن دينار - و أخرجه أحمد (۱۹۱/۱) والبخاري في الجزية (۲۵۷/۶) باب: الجزية والموادعة مع أهل الذمة والحرب (۲۱۵/۶) وأبو داود في الامارة (۱۲۵/۱۲) باب: في أخذ الجزية من المجوس (۲۰۴/۲) والترغفي في السير (۲۵/۶) باب: ما جاء في أخذ الجزية من المجوس (۱۵۸۷) عن...

نکاح کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے پھر انہوں نے بہت سا کھانا تیار کروایا اور مجوسیوں کی دعوت کی انہوں نے اپنی تلوار اپنے زانوں کے اوپر رکھی ان لوگوں نے ایک خچر کے وزن جتنا یا دو خچر کے وزن جتنی چاندی وہاں رکھ دیا اور انہوں نے زمزمہ کے بغیر کھانا کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے اس وقت تک جزیہ وصول نہیں کیا جب تک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی نہیں دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2117- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدِ- كَذَا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ- قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَنَازِرَ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ الْجِزْيَةَ فَخَذَ مِنْ مَجُوسٍ مِنْ قِبَلِكَ الْجِزْيَةَ. حَجَّاجٌ لَا يَحْتَجُّ بِهِ.

☆ ☆ ابو معاویہ یہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جزیہ بن معاویہ کا سیکرٹری تھا ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا اس لیے تم بھی اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔ اس روایت کا راوی حجاج مستند نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ خضر بن محمد بن شجاع جزی، ابومردان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از امام ابن حجر عسقلانی ص ۲۹۷ (ت ۱۷۳۰)۔

2118- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ وَارَةَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شُجَاعٍ أَخْبَرَنَا مُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرِو عَنْ بَجَالَةَ قَالَ لَمْ يَأْخُذْ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ مِنْهُمْ. قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ جَالِسًا بِبَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ خَرَجَا فَقُلْتُ مَاذَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِيَكُمُ لِقَالَا أَلَا سَلَامٌ أَوْ الْقَتْلُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَآخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَرَكُوا قَوْلِي.

2117- أخرجه الترمذي في السير (۱۲۸/۴) باب: ما جاء في أخذ الجزية من المجوس (۱۵۸۶) عن أحمد بن منيع عن أبي معاوية العجاج بن أرطاة عن عمرو بن- وقال الترمذي: حديث حسن - قلت: و ابن أرطاة مدلس - وقد غفقه - ولم يصحح بالسماع - أخرجه أبو داود في المصاح (۱۶۵/۲) (۱۶۶) باب: في أخذ الجزية من المجوس (۲۰۱۶) عن محمد بن مسكين البهاسي ثنا يحيى مسان: ثنا فضيل بن- و من طريقه البيهقي في سننه (۱۹۰/۹) كتاب الجزية: باب المجوس أهل كتاب و الجزية تؤخذ منهم - و قسما عمرو و ذكره ابن عثان في النقات و صرحه ابن القطان - ينظر: النقات لابن عثان (۲۶۸/۷) تهذيب الترمذي (۲۷۸/۸) -

☆☆ بجالہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا، دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر وہ دونوں باہر نکل آئے تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دونوں کے بارے میں کیا فیصلہ دیا ہے؟ تو ان دونوں نے بتایا: (یہ فیصلہ دیا ہے) یا ہم اسلام قبول کر لیں یا قتل ہو جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیان کو اختیار کر لیا اور میری روایت کو ترک کر دیا۔

2119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا نَعْمَرُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالََةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيدُ أَنْ نَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرُوا.

☆☆ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرنا چاہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ہجر“ سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَزَّازُ الْوَاسِطِيُّ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِي أَخَذُوا الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ مَا أَخَذْتُهَا مِنْهُمْ وَتَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى (قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ)

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں نے اپنے ساتھیوں کو مجوسیوں سے جزیہ وصول کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ان سے اسے وصول نہ کرتا۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (یعنی اس آیت کے حکم سے وصول نہ کرتا):

”اور تم اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسے حرام نہیں سمجھتے ہیں۔“

یہ آیت کے آخر تک ہے:

”یہاں تک کہ وہ جزیہ ادا کریں جبکہ وہ بے عزت ہوں۔“

۲۱۱۹- اخرجہ عبد الرزاق في مصنفه (۱/۱۷۹-۱۸۱) باب: قتل الساهر (۱۸۷۱۵-۱۸۷۱۶-۱۸۷۱۸)۔

۲۱۲۰- ذكره السيوطي في المده المنصوره (۳/۴۱۲) في تفسير سورة التوبة و مراد الذين المنفرد۔

کتاب الصیام

روزے کا بیان

۱-باب

بلا عنوان

2121- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَبْسِيُّ بِدَمَشَقٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهَلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنِّي ذَايَتُهُ فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ تَفَرَّدَ بِهِ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ چاند دیکھنے کے لیے نکلے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بتایا: میں نے بھی چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ابن وہب سے نقل کرنے کے حوالے سے اس روایت کو مروان بن محمد نے نقل کیا ہے جو منفرد ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

.....

رویت ہلال کی گواہی

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: رمضان کے پہلی کے چاند کو دیکھنے کے بارے میں ایک عادل شخص کی گواہی قبول کی جائے گی جبکہ آسمان میں کوئی عتس موجود ہو لیکن اگر آسمان میں کوئی عتس موجود نہ ہو تو صرف عمومی گواہی قبول کی جاسکتی گی (یعنی جو زیادہ افراد نے دی ہو) البتہ شوال کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور ذوالحجہ کے چاند کے بارے میں دو عادل گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔ ایسے گواہ کہ ان جیسے گواہوں کی گواہی حقوق میں قبول کی جاسکتی ہو اگر آسمان میں کوئی عتس

۲۱۲۱- اخرجہ البيهقي في المصنف (۲۵۵/۶) كتاب الصيام: باب: الشواهد على رؤية الهلال (۲۸۹/۲) من طريق المصنف المارفتي به- و اخرجہ المارفتي في منته (۱/۲) في الصوم: باب: الشواهد على رؤية الهلال رمضان عن مروان ابن محمد به- و من طريق المارفتي اخرجہ ابو داود في الصوم (۲۰۲/۲) باب: في شواهد الواحد على رؤية الهلال رمضان (۲۲۶/۲) و ابن حبان في صحيحه (۲۳۱/۸) في الصوم (۲۴۱/۷) و البيهقي في الكبرى (۲۱۲/۴) - ولم ينضرب به مروان بن محمد عن ابن وهب كما ذكر المارفتي بل تابعه المارفتي عن ابن وهب به- اخرجہ الحاكم في الصوم (۱۶۲/۱) باب: قبول شواهد الواحد على رؤية الهلال رمضان البيهقي في الكبرى (۲۱۲/۴) - وقال الحاكم: (صحيح على شرط مسلم) -

ل وغیرہ) موجود ہو۔

امام مالک، سفیان ثوری، امام اوزاعی، لیث، حسن بن حی، عبید اللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہم (یہ سب حضرات) فرماتے ہیں: ان کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور شوال کے بارے میں دو عادل لوگوں کی گواہی ضروری ہے۔ امام مزی نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اگر رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں ایک عادل شخص گواہی دے دیتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اسے قبول کر لوں گا کیونکہ اس بارے میں ایک اثر بھی منقول ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے اقیاس یہ کہتا ہے اس بارے میں دو گواہوں کی گواہی قبول کی جائے اس لیے میں عید الفطر کے بارے میں دو عادل گواہوں کی گواہی قبول کروں گا۔

2122- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْذَأٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّامِرِ قَنْدِي قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِهِذَا.
 ☆☆ یہی روایت ایک اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2123- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ كِدَامٍ وَأَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ وَبِهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَجَّاءَ رَجُلٌ إِلَى وَابْنِهَا فَشَهِدَ عِنْدَهُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ هَلَالَ رَمَضَانَ فَسَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ نَذْرِهِ فَأَمَرَاهُ أَنْ يُجِيزَهُ وَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى رُؤْيَةِ رَمَضَانَ. قَالَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُجِيزُ شَهَادَةَ الْإِفْطَارِ إِلَّا بِشَهَادَةِ ابْنِ تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ طاووس بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا وہاں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہم بھی موجود تھے ایک شخص وہاں کے گورنر کے پاس آیا اور اس نے چاند دیکھنے کی گواہی دی (یعنی رمضان کا چاند دیکھنے تو گورنر نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اس شخص کی گواہی کے بارے میں دریافت تو ان دونوں نے کہا کہ اس کی گواہی کو برقرار رکھا جائے پھر ان دونوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا چاند دیکھنے کے بارے میں ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

ان دونوں حضرات نے یہ بات بھی بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے چاند کے بارے میں دو آدمیوں کی گواہی قبول کیا کرتے تھے۔

فراخلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

المرجه ابو داود في سننه في الصوم (۲۰۲/۲) باب في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان (۲۲۴۲)۔

المرجه الطبراني في المعجم (۵۲۵۲) عن محمد بن احمد بن ابي خيثمة قال: نا يحيى بن عياض ... به - وقال: (لم يرد عن مسلم)
 ملخص اسقال صاحب (التنقيح) - كما في نصب الراية (۴/۴۴۴)

اس روایت کو نقل کرنے میں ابوالسّمیع حفص نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر ابلی، قال ابن عدی: احادیثہ کما اما منکرۃ متن اوسند؛ وهو یضعف اقرب۔ واما ابو حاتم فرماتے ہیں: کان شیخاً کذاباً۔ وقد وہم ابن حبان فجعل ابلی هو حطی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ دین ذہبی (۳۲۴/۲)۔

2124- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَحَفَّظُ مِنْ هَلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَايِهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْهِ عَدَّةً ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ. هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چاند کا جتنا اہتمام کرتے تھے پھر آپ صوم کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے اگر بادل چھائے ہوئے ہوتے تو آپ تیس دن کی گنتی پوری کرتے اور پھر روزے رکھنا شروع کرتے تھے۔

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

2125- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ سُلَيْمٌ عَنْ حَيَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَانِي بِشَاةٍ مَضْلِيَّةٍ فَكُلُوا. فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشْكُ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ صلہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے لیے بکری کا ٹھنڈا ہوا گوشہ

۲۱۲۴- أخرجه أبو داود في الصوم (۲۰۷/۲) باب: إذا غشي الشهر (۲۲۲۵) عن أحمد ابن حنبل عن ابن مسعود (۱۰۰) به۔ ولفظ في
الامام احمد - رحمه الله - (۱۶۹/۶) - وأخرجه الحاكم (۱۶۲/۱) والبيهقي في الكبرى (۲۰۶/۶) وابن حبان في صحيحه (۲۱۱۶)
طريقه ابن مسعود به۔ وأخرجه احمد بن موسى عن معاوية بن صالح به۔ أخرجه ابن الجارود (۳۷۷) - وقال الحاكم: (صحيح علي
الشيخين) ووافقه الذهبي۔

۲۱۲۵- أخرجه أبو داود في الصوم (۲۱۰/۲) باب: كراهية صوم يوم النكاح (۲۲۲۴) والترمذي في الصوم (۷۰/۲) باب: ما
كرهية صوم يوم النكاح (۶۸۶) والنسائي في الصوم (۱۵۲/۶) باب: صيام يوم النكاح وابن ماجه في الصيام (۵۲۷/۱) باب: ما
صيام يوم النكاح (۱۶۵) عن طريقه أبي سعيد اللخمي به۔ وأخرجه ابن أبي شيبة عن أبي خالد الأحمر به۔ ولفظ في
الحاكم (۱۶۲/۱) والبيهقي في الكبرى (۲۰۸/۶) - ولفظه البخاري في الصوم (۱۶۲/۶) - وقال الترمذي: (صحيح حسن صحيح
العمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين) به يقول: سليمان التوري
اس اس وحمد الله بن المبارك والنسائي واهم واهم: كرهوا ان يصوموا الرجل اليوم الذي نكح به۔ وروى أكثرهم: ان صام
من شهر رمضان ان يقضي يوماً مكانه - ا - قال الزيلعي في نصب الرابة (۱۶۲/۲): (وقال ابن عبد البر: لهذا حديث حسن صحيح
محمليون في ذلك) ولفظ القاسمي نفس الدين في (الغاية) فزاد البخاري ومسلم ومسلم لم يروه والبخاري انما ذكره تعليقاً
ا - فلفظ ابن الصوري في ذلك - ا - ا -

گیا اور انہوں نے کھانے کے لیے کہا تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا تو آپ نے فرمایا: جو شخص اس دن روزہ رکھے (جس دن رمضان کے روزے کا شک ہو) تو اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابو خالد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۴۰۶) (ت ۲۵۶۲)۔

2126- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِقِدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ الْيَوْمِ الَّذِي بُشِكَ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ الْوَائِقِدِيُّ غَيْرُهُ أَثَبَتْ مِنْهُ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے: (وہ دن جس کے بارے میں شک ہو) عید الفطر کا دن، عید الاضحیٰ، تشریق کے ایام۔
اس حدیث کے راویوں میں واقدی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن خالد بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قال یعقوب بن شیبہ: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۱۱/۳)، ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۹۰)۔

2127- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَارَى النَّاسُ فِي

۲۱۲۶- قال البيهقي في المعرفة (۲۳۹/۶) (۸۵۹۲): (واخرجه الواقدي بإسناده له عن سعيد المقبري عن أبي هريرة مرفوعاً والواقدي ضعيف) - قال: وقد ورد الحديث من وجه آخر: فاهرجه البيهقي في المعرفة (۲۳۹/۶) في الصيام: باب: الصوم لروية السجل (۸۵۹۲ ۸۵۹۰) من حديث أبي عباد: عبد الله بن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة - به - ومن هذا الوجه أخرجه البزار (۱۹۸/۱) - كضعف - رقم (۱۰۶۶) - ثم قال البيهقي: (ولهذا ما ينفرده أبو عباد وهو غير محتج به) - قال: قلت: عبد الله بن سعيد المقبري: تركه الدارقطني وغيره وكذب به يحيى القطيف - وقال ابن معين: ليس بشيء - ينظر: تهذيب التهذيب (۲۳۸/۵) - وعزاد الزيلعي في نصب الرتبة (۱۱۳-۱۱۴) البزار من هذا الوجه - قال الترمذي في (مجمع الزوائد) (۱۰۳/۲): (أخرجه البزار وفيه: عبد الله بن سعيد المقبري: وهو ضعيف) - قال: -

۲۱۲۷- أخرجه الطبراني في (معجمه) من طريق حازم بن إبراهيم - به - كم في نصب الرتبة (۱۱۳) -

هَلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْيَوْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ غَدًا فَجَاءَ أَغْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَزَعَمَ أَنَّهُ قَدْ رَأَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِبِلَالٍ فَنَادَى فِي النَّاسِ صُومُوا ثُمَّ قَالَ صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا وَلَا تَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا. تَابَعَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ وَزَائِدَةُ وَالثَّوْرِيُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى عَنْهُ وَقِيلَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ. وَأَرْسَلَهُ إِسْرَائِيلُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا، بعض نے کہا: آج نظر آ جائے گا، بعض نے کہا: کل نظر آ جائے گا، ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان اعلان کر دیں کہ وہ روزہ رکھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزہ رکھنا ختم کر دو۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو تمیں دن کی گنتی پوری کرو روزے رکھنا شروع کرو اور اس سے ایک دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلم بن قتیبة شعیری، ابو قتیبہ خراسانی، نزہل بصرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۲۸)۔

2128- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ. قَالَ تَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِيهِمْ

۲۱۲۸- أخرجه الترمذي في الصوم (۷۶/۲) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (۶۹۱) عن محمد بن اسماعيل عن محمد بن الصباح عن الوليد بن أبي ثور - به - و أبو داود رقم (۲۲۶۰): حدثنا محمد بن بكر بن الريان حدثنا الوليد - به - و قال الترمذي: (حديث ابن عباس فيه اختلاف - وروى بفيان الثوري وغيره عن سماء عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا - و أكثر أصحاب سماء روى عن سماء عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا - و العمل على هذا الحديث عند أكثر أهل العلم - قالوا: نفي شهادة رجل و أهم في الصيام - و به يقول ابن المبارك و الشافعي و أحمد و أهل الكوفة - قال إسماعيل: لا يصحام إلا شهادة رجلين - و لم يختلف أهل العلم في اللفظ أنه لا يقبل فيه إلا شهادة رجلين - أ - و الحديث أخرجه الطبراني في شرح السنة (۱۷۲۶) من طريق الوليد أيضًا -

النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

2129- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُوْرَيْنَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ. فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا. الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اس حدیث کا مفہوم (پہلے والی روایت کے) مفہوم کے قریب ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حسین بن سوْرین ابو حفص قطن، من اهل دير عاقول، روى عنه دارقطنى وغيره - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۲۲۷)۔

2130- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2131- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

۲۱۲۹- أخرجه أبو داود في الصوم (۷۵۵/۲) باب: في شهادة الواحد على روية لعلل - رمضان (۲۲۶۰) و الترمذي في الصوم (۹۹/۲) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (۶۹۱) و النسائي في الصيام (۱۲۲/۴) باب: قبول شهادة الرجل الواحد على لعلل - شهر - رمضان و ابن الجوزي في المنتقى (۲۸۰) و اسو بعلی رقم (۲۵۲۹) و ابن حبان (۲۴۴۶) و الحاكم (۴۲۴/۱) و الطحاوي في المنكح (۱۸۲ ۱۸۳) و البيهقي (۲۱۱/۴) و ابن خزيمة (۱۹۲۴) من حديث الحسين بن علي الجعفي - به - و اما طريقه ابي امامة عن زائدة فسماني في الحديث التالي - و قال أبو داود: (أخرجه جماعة عن سمالك عن عكرمة مرسلاً) - الله - و انظر الحديث السابق أيضاً - ۲۱۳۰- أخرجه ابن ماجه في الصيام (۵۲۹/۱) باب: ما جاء في الشهادة على روية لعلل (۱۶۵۲) و ابن خزيمة (۱۹۲۴) من حديث ابي امامة - به -

مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ . قَالَ نَعَمْ . فَقَادَى أَنْ صُومُوا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ لوگ روزہ رکھیں۔

2132- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هَلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ . فَقَادَى فِي النَّاسِ أَنْ صُومُوا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند والی رات میں ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے چاند دیکھ لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا: تم لوگ روزہ رکھو۔

اس روایت کو شعبہ نامی راوی نے ثوری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکار بن زبیر، پیش-صیر فی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ووجد ابن حبان بینہ و بین محمد بن بکار بن ریان ہاشمی، ان کا انتقال 237ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۷/۲)۔

2133- وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مُرْسَلًا . حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا

۲۱۳۱- اخرجہ النسائي في الصيام (۱۳۶/۴) باب: (قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان) وذكر الاختلاف فيه على سفيان في حديث سمالك عن محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة أخبرنا الفضل بن موسى . به- ثم اورد من طريق أبي داود عن سفيان عن سمالك عن عكرمة مرسلًا - ومن طريق عبد الله - وهو ابن المبارك - عن سفيان عن سمالك عن عكرمة مرسلًا - وقال: (وهذا هو الصحيح) بالصواب لأن سمالك كان يلقن فيلقن ابن المبارك ثبت في سفيان من الفضل - وقوله لهذا لم يرد في المطبوع من سننه - وإنما نقله من الزيلعي في نهج الراية (۱/۲۶۲-۲۶۳) وقال الزيلعي عقبه: (قال العافظ محمد بن عبد الواحد: رواية زائدة وهازم من إسناده من الزيلعي في نهج الراية (۱/۲۶۲-۲۶۳) وقد رايت ابن المبارك يروي كثرًا من حديث صحيح فيوقفه - انتهى) - قلت: (وهذا هو الصحيح) لهذا الحديث جماعة ذكر منهم لثنا: أبو داود والترمذي والنسائي والدارقطني - والحديث اخرجہ المعاكم (۱/۲۶۲) أيضاً من حديث الفضل بن موسى . به-

۲۱۳۲ اخرجہ المعاكم في الصوم (۱/۲۶۲) قال: حدثنا عبد الهادي بن قانع . به-

هَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . قَالَ نَعَمْ . فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطَرُوا .

☆ ☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عید الفطر کریں۔

2134- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَصُومُوا وَأَنْ لَا يَقُومُوا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ . قَالَ نَعَمْ . وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا . لَمْ يَقُلْ فِيهِ وَيَقُومُوا غَيْرُ حَمَّادٍ .

☆ ☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو رمضان کے چاند کے بارے میں شک ہوا انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اگلے دن روزہ نہیں رکھیں گے اور اس رات تراویح نہیں پڑھیں گے ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھریلی زمین کی طرف سے آیا اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ اس دن تراویح بھی پڑھیں (اور اگلے دن روزہ بھی رکھیں)۔

صرف حماد نامی راوی نے تراویح ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔

2135- قُرَّةٌ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَقْدُمُوا هِلَالَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطَرُوا

۲۱۳۵- لکھنا اور ردہ الدارقطنی من طریق شعبة عن الثوري به مرسل - وقد أخرجه جماعة عن الثوري مرسل - كما سبق - و تابعهم عبد الرزاق عن الثوري به: كما في مصنف عبد الرزاق (۷۶۶۱) - وقد أخرجه جماعة عن مالك به مرسل بتابعة الثوري كما سبق - و منهم أيضاً: إسرائيل عند ابن أبي شيبة و حماد كما سيأتي -

۲۱۳۵- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۱۲) باب: في شهادة الواحد على روعة ليل رمضان (۲۳۶۱): حدثني موسى بن اسماعيل - به - و أخرجه الحاكم (۱/۴۲۶) من حديث عثمان بن سعيد المارمي عن موسى بن اسماعيل - به - وقال الحاكم: (قد احتج البخاري بإسناد عكرمة و احتج مسلم بإسناد مالك بن حرب و حماد بن سلمة و احتج العيني صحيح و لم يخرجاه) -

لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ افْطُرُوا . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کا چاند نظر آنے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) البتہ (اگر کسی شخص کا روزہ رکھنے کا معمول ہو اور وہ دن ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے) تم چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے رکھنے ختم کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمہیں کی گنتی کر لو اور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2136 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَابْنُ غِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَعْجَلُوا شَهْرَ رَمَضَانَ يَوْمَ وَلَا يَوْمَيْنِ - مِثْلَهُ - فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ افْطُرُوا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان سے ایک دو دن پہلے ہی (احتیاط کے طور پر روزے رکھنے شروع نہ کرو) پھر تمہیں کی گنتی پوری کرو اور روزے رکھنے ختم کرو۔

2137 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

بِهَذَا ثُمَّ افْطُرُوا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے (پھر روزے رکھنا ختم کرو)۔

2138 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَابْنُ بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . هَذِهِ آسَانِيَا صَحَّاحٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ تمام آسانید مستند ہیں۔

2139 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

2139 - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الصَّوْمِ (۶۸/۲) بَابُهُ مَا جَاءَ لَنَا تَقْدِيمُوا الشَّوْرَ بِصَوْمِ (۶۸۶) مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَلِيحَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ

(۱۲۸/۲) عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ وَابْنِ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ (۲۸۵۹) مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ قَارُونَ جَبِيحًا - عَبْدِ اللَّهِ وَيَحْيَى وَيَزِيدٌ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرٍو - وَابْنُ صَاعِدٍ فِي الصَّوْمِ (۱۵۲/۴) بَابُهُ لَا يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ (۱۹۱۶) وَاسْلَمٌ فِي الصَّوْمِ (۱۶۲/۲)

بَابُهُ لَا تَقْدِمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ (۱۰۸۲) مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ - قَالَ التِّرْمِذِيُّ: (عَدَّاهُ صَحِيحًا)

صَحِيحٌ وَاعْمَلْ عَلَى هَذَا عِنْدَ الْعَلِّمِ - كَرَفُوا أَنْ يَتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ دُخُولِ شَوْرَ رَمَضَانَ لِمَنْ رَمَضَانَ - وَانْكَانَ رَجُلٌ بِصَوْمِ

صَوْمًا فَوَافَقَ صِيَامَهُ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ عِنْدَ قَوْمٍ - وَاقْدَحَكَ ابْنُ حَبْرٍ أَكْثَرَ مِنْ قَوْلٍ فِي حِكْمَةِ السُّنَنِ مِنْ تَقْدِيمِ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ

يَوْمَيْنِ وَاجْتِنَابِ أَنْ يَتَقَدَّمَ بِصَوْمِ يَوْمٍ يَوْمَيْنِ فَقَدْ جَاءَ الطَّلَبُ فِي ذَلِكَ الْحُكْمِ - قَالَ ابْنُ حَبْرٍ: (وَلَقَدْ هُوَ الْمَقْصِدُ)

وَرَأَيْتُ فِي الْبَارِي (۱۵۲/۴) -

2139 - أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ هُنَا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِهِ بِرِوَايَةِ اسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

رِوَايَةُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ: (هَذِهِ آسَانِيَا صَحَّاحٌ) - وَاقْدَحَكَ ابْنُ حَبْرٍ أَكْثَرَ مِنْ قَوْلٍ فِي حِكْمَةِ السُّنَنِ مِنْ تَقْدِيمِ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ

يَوْمَيْنِ وَاجْتِنَابِ أَنْ يَتَقَدَّمَ بِصَوْمِ يَوْمٍ يَوْمَيْنِ فَقَدْ جَاءَ الطَّلَبُ فِي ذَلِكَ الْحُكْمِ - قَالَ ابْنُ حَبْرٍ: (وَلَقَدْ هُوَ الْمَقْصِدُ)

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

جب پہلی کا چاند دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے ختم کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تیس دن روزے رکھو۔

2140 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَافْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعِدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ صُومُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعِدُّوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ افْطِرُوا إِلَّا أَنْ تَرَوْهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مُسْنَدًا. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ.

☆ ☆ حضرت ربیع بن حیراش بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے (پہلی کے چاند کو دیکھ کر) روزے رکھو اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو شعبان کے تیس دن کی گنتی پوری کر دو پھر روزے رکھنے شروع کرو اور اگر (رمضان کے آخری دن) بادل چھائے ہوں تو رمضان کے تیس دن پورے کرو اور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔ سوائے اس صورت کے کہ تم اس سے پہلے ہی چاند دیکھ لو (یعنی انیس دن گزرنے کے بعد ہی چاند دیکھ لو)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(ایک اور روایت کے مطابق حضرت ربیع نے اسے ایک صحابی سے نقل کیا ہے:) مہینہ (شروع ہونے سے پہلے ہی

۲۱۳۹ - أخرجه عبد الرزاق في الصيام (۱۵۶/۴) باب: الصيام (۷۲۰۵) وأحمد في المسند (۲۸۱/۲) - وأخرجه مسلم في الصوم (۷۶۲/۲) باب: وجوب صوم رمضان: لروية الهلال الحديث (۱۰۸۱) والنسائي في الصيام (۱۳۳/۴ - ۱۳۴) باب: ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث وابن ماجه في الصوم (۱۶۵۵) باب: ما جاء في (صوم الروي) من حديث ابن القيم بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة -

۲۱۴۰ - أخرجه النسائي في الصوم (۱۳۶/۴) باب: ذكر الاختلاف على منصور في حديث رباعي فيه: عن محمد بن حاتم عن هبان عن عبد الله عن العجاج بن أرطاة - - والعجاج ابن أرطاة كثير التديلين وقد عمن - وقد أخرجه جرير بن عبد الحميد عن منصور عن ربيع بن حراش عن حذيفة بن اليمان مرفوعاً - أخرجه أبو داود (۲۹۸/۲) كتاب الصوم: باب إذا غمي الشهر الحديث (۲۳۲۶) والنسائي (۱۲۵/۴) وابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۹۱۱) والبيهقي في سننه (۲۰۸/۴) كتاب الصيام: باب النسيء عن استقبال شهر رمضان من طريق عن جرير -

روزے رکھنے شروع نہ کرو) جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے اس سے پہلے (تم میں کی گنتی پوری نہیں کر لیتے) روزے رکھنے شروع کرو اور (تم میں کی گنتی نہ پوری کر لو تو روزے رکھنے بند نہ کرو)۔

2141- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ . هُوَ فِي الْمَوْطَأِ عَنْ نَافِعٍ وَابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأَقْدُرُوا لَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک ختم نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو میں دن روزے رکھوں۔

یہ روایت موطا میں نافع کے حوالے سے ابن دینار کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کی گنتی پوری کرو۔

2142- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ . زَادَ ابْنُ مُرْثِدَةَ لَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا مَضَى شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَتَعَثَّ مَنْ يَنْظُرُ فَإِنْ رَأَى قَدَاكَ وَإِنْ لَمْ يَرَوْهُ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا وَإِنْ خَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ لَا يَفْطُرُ إِلَّا مَعَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

” (مہینہ) بعض اوقات انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ تم اس وقت تک روزہ رکھنا نہ شروع کرو جب تک اسے

(رمضان کے چاند کو) دیکھ نہیں لیتے اور اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو جب تک اسے (شوال کے) چاند

کو نہیں دیکھ لیتے اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو اس کی گنتی پوری کر لو۔“

(ابن مرشد نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے نافع بیان کرتے ہیں:) جب شعبان کے انتیس دن گزر جاتے تو

۲۱۴۱- أخرجه مالك في الموطأ في أول الصيام (۲۸۶/۱) ومن طريقه: التلخيص في مسنده (۲۷۲/۱) و البخاري في الصوم (۱۱۹/۱) - باب

قول النبي صلى الله عليه وسلم: (إذا رأيتم الهلال فصوموا) (۱۹۰/۱) و مسلم في الصيام (۷۵۹/۲) باب: وجوب شهر رمضان لرؤية

الهلال (۱۰۸۰) و البيهقي في الكبرى (۲۰۱/۱) و في المعرفة (۲۳۲/۶) في الصوم: باب: الصوم لرؤية الهلال (۸۵۶۰) -

۲۱۴۲- أخرجه مسلم في الصوم (۷۵۹/۲) باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال (۱۰۸۰) من حديث ابن عتبة عن أيوب: به - وأخرجه

ابن داود في الصوم (۲۰۶/۲) باب: التمسك بكون تسعاً وعشرين (۲۳۲۰) و احمد (۲۵/۲) و الدارمي رقم (۱۶۹۷) طائفي (۱) و ابن خزيمة

(۱۹۱۸) من حديث حماد عن أيوب: به - وأخرجه مسلم في الصيام: باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال: الحديث (۱۰۸۰/۵) و

النسائي (۱۲۲/۲) و احمد في المسند (۱۲/۲) و ابن خزيمة رقم (۱۹۱۲) من طريق حماد عن نافع: به -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کہتے جو چاند نظر آنے کا جائزہ لے اگر نظر آ جاتا تو ٹھیک اگر نظر نہ آتا تو اس دوران چاند کو دیکھنے میں کوئی بادل یا غبار حائل نہ ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گلے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور اگر (چاند نظر نہ آتا تو) اور سے دیکھنے میں غبار یا بادل حائل ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گلے دن روزہ رکھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ ہی روزے رکھنے ختم کرتے تھے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مرشد، ابوقاسم بزاز۔ روی عن عباس بن یزید بحرانی، وحسن بن عرفہ عبدی۔ روی عن علی بن محمد بن ابی الحسن دارقطنی، ویوسف بن عمر قواس، وغیرہم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۷)۔

2143 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ نَعْتَمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ اَوْ تَكْمِلُوا الْعِدَّةَ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ ربیع بن حراش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! (رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) اس وقت تک جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا دنوں کی تعداد پوری کر لو) اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا تعداد پوری نہیں کر لیتے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2144 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ الْاَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ تَصُومُوا وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ اَوْ تَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ . وَهَذَا مِثْلُهُ .

☆☆ ربیع بن حراش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”(رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب

۱- تفرد به المصنف بسونا الامداد وهو اسناد حسن: فان عبدة بن حميد التيمي صدوق رجحنا خطا: كما قال العافظ في التفریب (۱) من طريق سفيان عن منصور في الترمذي بمده۔

۲- اخرج به احمد (۳۶۴/۷) او السنائي (۱۲۵/۷) كتاب الصوم: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث رباعي من طريق سفيان وهو عند عبد الرزاق في المصنف (۱۶۶/۷) رقم (۷۳۲۷) من طريق التوري ايضا۔

تک چاند نہ دیکھ لو یا تمیں کی تعداد مکمل نہ کر لو پھر روزے رکھنے شروع کرو اور اس وقت تک روزے رکھنے ختم نہ کرو۔
جب تک (شوال کا چاند) نہ دیکھ لو یا تمیں کی تعداد مکمل نہ کر لو۔

2145- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

يَسْنَادُهُ نَحْوُهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے جو اس کی مانند ہے۔

2146- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ يَقُولُ أَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ الشُّقُوقِ فَشَكَّكْنَا فِي
الْهِلَالِ فَبَعَثْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ اللَّهَ أَمَلَهُ
لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ . صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ . وَرَوَاهُ حُصَيْنٌ وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ
عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةَ . وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ عِدَّةَ شَعْبَانَ غَيْرَ آدَمَ وَهُوَ ثَقَفٌ.

☆ ☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہمیں ذات شقوق کے مقام پر عید کا چاند نظر آیا، ہمیں اس بارے میں شک ہوا، کیا پہلی کا چاند ہے یا دوسری یا تیسری تاریخ کا ہے تو ہم نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو چاند دیکھنے کے ساتھ متعلق کیا ہے اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو شعبان مہینے کی تمیں کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ دیگر راویوں نے اسے عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل ہے۔ صرف آدم نامی راوی نے اس حدیث میں ”شعبان کی تعداد“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔
اور یہ راوی ثقہ ہے۔

2147- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غُبِيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ . يَعْنِي عُدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ . صَحِيحٌ
شُعْبَةَ كَذَا رَوَاهُ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ آدَمَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ فِيهِ فَعُدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ وَلَمْ
يَعْنِي.

☆ ☆ ۲۱۴۶- أخرجه مسلم في صحيحه (۱۶۵/۲) كتاب الصوم باب بيان أنه لا اعتبار بكبر الهلال و صفره الحديث (۱۰۸۸/۲۸) و (۱۰۸۸/۲۷) و ابن خزيمة (۳۲۷/۱) و ابن خزيمة رقم (۱۹۱۵) من طريق شعبه عن عمرو بن مرّة به - وأخرجه مسلم رقم (۱۰۸۸/۲۷) و ابن خزيمة (۳۲۷/۱) من طريق حسين عن عمرو بن مرّة به - وقد تقدم الحديث من وجه آخر عن ابن عباس و مجاني في باب الشهادة على روية الهلال
☆ ☆ ۲۱۴۷- أخرجه البخاري في الصوم (۱۶۲/۱) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: (إذا رأيتم الهلال فصوموا) (۱۹۰۹/۱) و أخرجه مسلم في الصوم (۷۶۲/۲) باب: وجوب الصوم رمضان لروية الهلال (۱۰۸۱) و النسائي في الصوم (۱۲۲/۱) آدم به - و أخرجه مسلم في الصوم (۷۶۲/۲) و الطيالسي (۱۶۸۱) و احمد في (مسند) (۱۵۶/۲) من وجه آخر عن شعبه به - وأخرجه مسلم
اكتسب شعبان ثلاثين إذا كان غيبم و الطيالسي (۱۶۸۱) و احمد في (مسند) (۱۵۶/۲) من وجه آخر عن شعبه به - وأخرجه مسلم
الموضع السابق من حديث الربيع بن مسلم عن محمد بن زياد به - وله طريقه أخرى بتاني ان شاء الله تعالى -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے ختم کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمیں کی تعداد پوری کرو۔“

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یعنی شعبان کے تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ امام بخاری نے اس روایت کو آدم کے حوالے سے شعبہ سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تم شعبان کے مہینے کی تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔“

اس روایت میں لفظ ”یعنی“ نقل نہیں کیا گیا ہے۔

2148- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خُصُّوا هَلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَخْلُطُوا بِرَمَضَانَ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صِيَامًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَصُومُوا رُؤْيَاهُ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَاهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ تُغْنِي عَنْكُمْ الْعِدَّةُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کے لیے شعبان کی پہلی کے چاند کا حساب رکھو اور شعبان کو رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ البتہ اگر کسی شخص کے دوسرے دن کے معمول کے مطابق اس دن روزہ ہو (تو اس کا حکم مختلف ہوگا) پہلی کے (چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تعداد پوری کرنا تمہارے لیے مشکل نہیں ہوگا۔

2149- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا لُؤَيُّ بْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعَلَ اللَّهُ الْآهْلَةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا

۲۱۴۸- أخرجه البيهقي في مننه (٢٠٦/٤) كتاب الصيام: باب الصوم لرؤية الهلال من طريق الدارقطني: به- وأخرجه الترمذي في مننه (٦٢/٢) كتاب الصوم: باب ما جاء في إحصاء الهلال شعبان لرمضان: الحديث (٦٨٧): حدثنا مسلم بن الحجاج: حدثنا يحيى بن يحيى: ذكره وأخرجه الحاكم (٤٢٥/١): حدثنا أبو بكر بن اسماعيل الفقيه: ثنا اسماعيل بن قتيبة: ثنا يحيى بن يحيى: به- و صححه علي شرط مسلم وقد سبقه بخبره من وجوه عن محمد بن عمرو: به- لكن بلفظ آخر ولا يحفظ لهذا اللفظ- ذكره ابن أبي حاتم في العلل (٣٦١/١) (٦٧٠) من حديث أبي معاوية: به- وماله به عنه؟ فقال أبو حاتم الرازي: (هذا خطأ) ثنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته: أخطأ أبو معاوية في هذا الحديث (-) -ه- وانظر: العلل (٢٥٥/١) رقم (٧٨)-

۲۱۴۹- أخرجه الطبراني في الكبير (٢٩٧/٨) رقم (٢٨٢٧) من طريق محمد بن سليمان لوين: ويحيى بن اسماعيل قال: حدثنا محمد بن جابر: به- وأخرجه ابن عدي (١٥٠/٦) من طريق لوين: به- وأخرجه أحمد في مسنده (٢٢/٤) من طريقين عن محمد بن حمار: به- وأخرجه ابن عدي أيضًا (١٥٠/٦) من طريق يحيى بن يحيى: ثنا محمد بن جابر: به- وأعله البيهقي في المجمع (١٤٥/٢) محمد بن حمار: به- الحديث ضعفه السيوطي في البدع المنعقدة (٢٦٨/١) أيضًا: (محمد بن جابر هو الصحيح العنقي: قال البخاري: ليس بالقوي يتكلمون به- مولى منا كبير: وقال أبو داود: ليس بشيء: وتركه ابن موسى بآخره: وضعفه أحمد والنسائي وغيرهما-

وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ سَمِعْتُ هَذَا مِنْهُ وَحَدِيثَيْنِ آخَرَيْنِ - مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ لَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ”اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو لوگوں کے لیے دنوں کا حساب رکھنے کے لیے رکھا ہے جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے بند کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو۔“

محمد بن جابر راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ان سے سنی ہے اس کے علاوہ مزید دو روایات سنی ہیں۔ محمد بن جابر نامی راوی مستند نہیں ہیں یہ ضعیف ہیں۔

2150 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَحْصُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ افْطَرُوا فَإِنَّ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا . وَخَسَرَ ابْنَهُمَا فِي الثَّالِثَةِ . الْوَائِدِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان کے لیے شعبان کی تعداد کا خیال رکھو رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھو جب تم اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھنے بند کرو اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تمہیں دن کی تعداد پوری کر لو اور پھر روزے رکھنے بند کرو۔ کیونکہ مہینہ بعض اوقات اتنا اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کو اندر کی طرف کر لیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حنظلہ بن علی بن اسحاق اسلمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۶/۱)۔

2151 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو

۲۱۵۰ - تفرد به الدارقطني و الواقدي عندهما الحديث كما بهفت الترجمة - وقد ورد نحو هذا اللفظ من حديث أبي هريرة و لا يجهل فيه على ما بهي قريبا -

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ فَطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضْحُونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مَنَى مَنَحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ مَنَحَرٌ.

رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہینہ بعض اوقات اسیس دن کا بھی ہوتا ہے اس لیے تم روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کر لو جب تک تم چاند دیکھ نہ لو اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک اسے نہ دیکھ لو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو تمہاری عید الفطر اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الفطر کریں گے اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الاضحیٰ کریں گے۔ عرفہ سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے منی سارے کا سارا قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکہ کی ہر گلی قربانی کرنے کی جگہ ہے۔

حماد بن زید نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2152- حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

وَتَابَعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ ہے جبکہ اسی روایت کی متابعت بھی موجود ہے۔

2153- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ . رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ مِنَ الثَّقَاتِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

۳۵۱- أخرجه البيهقي في مسنده (۲۵۱/۱- ۲۵۲) كتاب الصيام: باب القوم يخطئون في رؤية الهلال من طريق الدارقطني - هـ - واما طريق حماد عن ايوب فاخرجه ابو داود في مسنده رقم (۲۲۲۴) كتاب الصوم: باب اذا اخطأ القوم الهلال - ومن طريق ابي داود اخرجه الدارقطني - وبيان في الحديث التالي - والحديث اختلف فيه على ايوب - كما قال الدارقطني في العلل (۶۲/۱۰) - : (۱) - اخرجه داود في الترمذي فان وعبيد الله بن عمرو الرقي وحماد بن زيد عن ايوب مرفوعاً ووقعه ابن علية والتفقي عن ايوب عن ابي هريرة - هـ - وقد اختلف فيه على ابن السكيت: فرفعه روح بن القاسم ومعه: كما ياتي بعد الحديث التالي - و اختلف على ايوب فيه على النضر الدي غلته عن العلل - و اخرجه ابها ابن علية عن ابن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً ولم يذكر ابا هريرة -

۳۵۲- اخرجه ابو داود في مسنده في الصوم (۲۰۷/۲) باب: اذا اخطأ القوم الهلال (۲۲۲۴) : ثنا محمد بن عبيد - هـ - ومن طريقه اخرجه الدارقطني - هـ - وانظر الحديث السابق -

۳۵۳- أخرجه البيهقي في مسنده (۲۵۲/۱) كتاب الصيام: باب القوم يخطئون في رؤية الهلال من طريق الدارقطني - هـ - و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۵۶/۱) رقم (۷۲۰۴) عن معمر عن ابن المنكدر - هـ -

”چاند کو دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو۔“

پھر انہوں نے اس کے حسب سابق حدیث نقل کی ہے لیکن اس میں اس بات کا ذکر نہیں کیا: ”مہینہ بعض اوقات اتنیس دن کا ہوتا ہے۔“

اس روایت کے راوی روح بن قاسم ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ازہر بن جمیل بن جتہ ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یغرب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

2154- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُومُونَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے روزے اسی دن ہوں گے جب سب لوگ روزہ رکھیں گے اور تمہاری عید اسی دن ہوگی جب سب لوگ عید کریں گے۔

2155- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ. الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: روزہ اسی دن ہوگا جب تم سب روزہ رکھو گے اور عید الفطر اسی دن ہوگی جب تم سب عید الفطر کرو گے اور بڑی عید اسی دن ہوگی جب تم سب لوگ عید قربان کرو گے۔

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2- باب فِي وَقْتِ السَّحَرِ

باب 2: سحری کا وقت

2156- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ. الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ.

۲۱۵۶ فی اسناد محمد بن عمرو الواقدی مشرک! کیا تفہیم۔ و اخرجہ البیہقی فی سننہ (۲۵۲/۱) کتاب الصیام باب الصوم یخطئہ رویۃ السیاحل من طریق ابی سعید مولی بنی قاضم ثنا عبد اللہ بن جعفر المخزومی عن عثمان الاغنس عن المقبري عن ابی ہریرہ سبانی من لفظ الطبرانی فی الحدیث الثانی۔

بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اذا سمع احدکم النداء والثناء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضى حاجتہ منہ۔ قال ابو داود اسندہ روح بن عبادہ کما قال عبد الاعلیٰ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس وقت نہ رکھے جب تک اس سے اپنی ضرورت پوری نہ کرے۔

امام ابو داود بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند کو روح بن عبادہ نامی راوی نے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا ہے۔

2157- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ أَبُو الْفَضْلِ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَائِشٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَأَمَّا الْمُسْتَطِيلُ فِي السَّمَاءِ فَلَا يَمْنَعَنَّ السَّحُورَ وَلَا تَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ وَإِذَا اعْتَرَضَ فَقَدْ حُرِّمَ الطَّعَامُ فَصَلِّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ رِاسَنَادٌ صَحِيحٌ۔

☆☆ عبد الرحمن بن عائش جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ نماز میں لمبائی کی سمت میں پھیلتی ہے یہ آدمی کی سحری میں رکاوٹ نہیں ہوتی اس وقت میں نماز (فجر) ادا کرنا جائز نہیں لیکن جب یہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جائے تو اس وقت (سحری کا) کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس وقت آپ صبح کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

یہ روایت مستند ہے۔

2158- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَدِينٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هُمَا فَجْرَانِ فَأَمَّا الَّذِي كَانَهُ ذَنْبُ السَّرْحَانِ فَإِنَّهُ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَطِيلُ الَّذِي عَارِضَ الْأَفُقِ فَفِيهِ تَحِلُّ الصَّلَاةُ وَيَحْرُمُ الطَّعَامُ۔ هَذَا مُرْسَلٌ۔

۱- أخرجه ابو داود (۲/۲۱۶) كتاب الصوم باب: في الرجل يسمع النداء والثناء على يده الحديث (۲۳۵۰): حدثنا عبد الله بن عمار... به- ومن طريق ابی داود أخرجه العارفي (۱/۲۰۴) والبيهقي (۶/۲۱۸) من طريق عن عمار عن محمد بن عمرو به- وأخرجه احمد في المسند (۲/۵۱۰) والبيهقي (۶/۲۱۸) والحاكم (۱/۲۰۴) من طريق عمار بن سلمة عن محمد بن ابي عمار عن ابی هريرة: وذا فيه: (وكان الموقنون يوقنون اذا بزغ الفجر)- وصحح الحاكم الطريق الاول على شرط مسلم. قال ابن ابي حاتم ابا عن الحسنين الروائين لعمار! فقال ابو: (لهذان الحديثان ليسا بجهيمين: اما حديث عمار فمن ابی هريرة وثقة وعامة ثقة والحديث الآخر ليس بصحيح)- وال- وانظر علل ابن ابي حاتم (۱/۱۲۴-۱۲۵) رقم (۲۴۰) (۱/۲۵۶-۲۵۷) (۷۵۹)-

۲- الحديث في انشاده الوليد بن مسلم وهو ثقة لكنه يدرس ويسوي اللاماني- وعبد الرحمن بن عائش: قال ابو حاتم: اعطاه من له صحبة- انظر: جامع التمهيد للملائي (ص ۲۲۳) وقال العارفي في التفسير (ت ۲۹۳۶): يقال: له صحبة- وقال ابو حاتم: من قال في حديثه: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم- وقد اخطأ-)-

۳- أخرجه الحاكم في الصلاة (۱/۱۹۱) من حديث يزيد بن عمار عن ابن ابي ذنب به- وصحح انشاده-

☆☆ محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک جو بھیڑیے کی دم کی طرح کی ہوتی ہے وہ کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتی تاہم جو چوڑائی سمت میں پھیلتی ہے اس میں نماز پڑھنا حلال ہو جاتا ہے اور سحری کا (کھانا) کھانا حرام ہو جاتا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

2159- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُخَرِّزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ تَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ وَيَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ . لَمْ يَرَهُ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ عَنِ الثَّوْرِيِّ . وَوَقَفَهُ الْفَرِيبِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ . وَوَقَفَهُ أَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَيْضًا .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ ہے جس میں (فجر کی) نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا (سحری کا کھانا) کھانا حلال ہوتا ہے ایک فجر وہ ہے جس میں (سحری) کا کھانا کھانا جائز نہیں ہوتا اس میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔ اس روایت کو زبیری نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

فریابی اور دیگر محدثین نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ جبکہ ابن جریج کے شاگردوں نے ان کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2160- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَاؤُ مَنصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَصَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ مَا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ . قَالَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ قَدْ ارْتَفَعَ فِي السَّمَاءِ أَبْيَضٌ فَمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ أَحْمَرٌ . فَقَالَ هِيَ الْآنَ فَأَبْلَغْنِي سَحُورِي .

☆☆ سالم بن ابوجبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت تھا ایک رات انہوں نے مجھے

۲۱۵۹- اخرجہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن حریص النیسابوری فی صحیحہ فی الصلاة (۱/۱۸۴-۱۸۵) باب: ذکر بیان الفجر الذی صلاة الصبح بعد طلوعہ (۲۵۶) عن محمد بن علی بن مخرز الکوفی - ج- و قال ابن حریص: (لم يرفعه في الدنيا غيره) ابو الزبير (۱) - و من طريق ابن حريص: اخرجہ الحاكم فی الصلاة (۱/۱۹۱) و فی الصوم (۱/۱۴۵) و البيهقي فی الصوم (۱/۱) قال الحاكم فی الموضوع الاول: (صحيح على شرط الشيخين في عمدة الرواة) ولم يخرجاه و امراني قد رايته من حديث عبد الربيع عن الثوري موقوفاً - و الله اعلم - ج- و صححه في الموضوع الثاني ايضاً و زاد في اضافته و صححه كونه: (خير غريب البريقي: احمد ابو احمد الزبيري و اخرجہ غيره عن الثوري موقوفاً على ابن عباس) - ج- و البيهقي: (احمد حسن: ابو حفص الدار: هو عمر بن عبد الرحمن بن قيس الدار: صحوق: كما قال الحافظ في التفسير (ت ۱۹۷۱) - ۲۱۶۰

کو چھوڑتا اتنی دیر نماز ادا کی پھر فرمایا: صبح صادق ہوگئی ہے؟ سالم بیان کرتے ہیں: میں باہر آیا اور واپس آ کر بتایا: آسمان میں سفیدی اوپر کی طرف جارہی ہے (لسبائی کی سمت میں ہے) تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنی دیر نوافل ادا کیے پھر فرمایا: جاؤ جا کر دیکھو کیا صبح صادق ہوگئی ہے؟ میں پھر آیا اور آ کر جواب دیا کہ آسمان میں چوڑائی کی سمت میں سرخی پھیل گئی ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اب وقت ہو گیا ہے میرا سحری کا کھانا لے آؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سالم بن عبید الجعفی، من اهل صفۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۰/۱)۔

2161- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَبَاعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَقُلْتُ قَدْ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ وَاحْمَرَّ فَقَالَ أَنْتِ الْآنَ بِشَرَابِي قَالَ وَقَالَ يَوْمًا آخَرَ قُمْ عَلَى الْبَابِ بَنِي وَبَيْنَ الْفَجْرِ . وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”میں نے یہ کہا: چوڑائی کی سمت میں روشنی ہے اور وہ سرخ ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میرے لیے پینے کا سامان لے آؤ۔“

راوی بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دروازے پر کھڑے رہو (میرے اور فجر کے درمیان) اور جب (فجر ہو جائے) تو مجھے بتا دینا۔ یہ روایت مستند ہے۔

2162- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَأَخُوهُ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ الشَّحِيمِيُّ قَالَ أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا رَفَعْتُ بِلْيَئِي مِنَ السَّحُورِ لِخَوْفِ الصُّبْحِ فَطَلَبَ مِنِّي بَعْضَ الْإِدَامِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُمَارَةَ لَوْ كَانَ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّيْلِ نَفْسٌ لَأَدْخَلْتُكَ إِلَى طَعَامٍ عِنْدِي وَشَرَابٍ . قَالَ عِنْدَكَ فَدَخَلَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ثَرِيدًا وَلَحْمًا وَنَبِيذًا فَأَكَلَ وَشَرِبَ وَأَكْرَمَنِي فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَإِنِّي لَوَجِلُّ مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُضْعِدُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَغْرَضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ بِالْقَوِي .

۲۱۶۲- أخرجه الترمذي في الصوم (۸۵/۲) باب: ما جاء في بيان الفجر (۷۰۵) عن قتادة حدثنا ملازم بن عمرو - ه- وقال الترمذي: حديث طلق بن علي حديث حسن غير مبني من هذا الوجه العمل على هذا عند أهل العلم: أنه لا يحرّم على الصائم الدُّكُلَ والشُّرْبَ حتى يكون الفجر الأحمر المشرق - و به يقول عامة أهل العلم - ه- وأخرجه أبو داود في الصوم (۳۶۴/۲) باب: وقت السحور (۲۳۱۸) عن محمد بن عيسى ثنا ملازم بن عمرو ... ه- وقال أبو داود: (هذا ما أخرجه أهل البيهقي) - ه- وأخرجه ابن حزيمة في الصوم (۱۹۳۰) ثنا أحمد بن المقاسم ثنا ملازم بن عمرو ... ه- وأخرجه أحمد (۳۲/۴) من طريق محمد بن جابر عن عبد الله بن النعمان - ه-

☆☆ عبد اللہ بن نعمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان کے مہینے میں رات کے آخری حصہ میں حضرت قیس طلق رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس وقت صبح کے خوف کی وجہ سے سحری کھانا بند کیا جا چکا تھا انہوں نے مجھ سے سالن مانگا میں نے کہا: اے چچا جان! اگر رات کا ابھی کچھ حصہ باقی ہے تو میں آپ کو کھانے اور پینے کا سامان دیتا ہوں انہوں نے فرمایا تمہارے پاس ہے؟ پھر وہ اندر تشریف لے آئے تو میں نے سامنے (ثرید) ”گوشت اور نبید“ دیئے انہوں نے انہیں کھا لیا اور پی بھی لیا اور مجھے بھی مجبور کیا تو میں نے بھی کھا اور پی لیا اور مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ تھا پھر حضرت طلق نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: تم لوگ (سحری میں) کھاتے پیتے رہو اور لبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سرخی چوڑائی کی سمت میں تمہارے سامنے نہیں پھیل جاتی۔

راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔
اس کے راوی قیس بن طلق مستند نہیں ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ملازم بن عمرو صحیحی یمامی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین و ابوزرعة و نسائی، و قال ابو حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ و وثقه احمد، و روی عنہ ولده صالح، قال: حاله مقارب۔ وھی: لا جل هذه لفظة اور دتہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۱۳، ۵۱۲/۶)۔

2163- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأَلْفَى الَّذِي هُنَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ . إسناده صحيح .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے وقت یہ بات بیان کی: بلال کی اذان تمہیں سحری کرنے نہ روکے اور (اس طرح لبائی کی سمت میں) افق میں پھیلنے والی روشنی بھی تمہیں نہ روکے جب تک وہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جاتی (تم سحری کھا سکتے ہو)۔

یہ روایت مستند ہے۔

2163- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۳۲) باب: وقت الصوم (۲۲۸۶) عن مسدد بن عمار - و من طريقه أخرجه الدارقطني - و أخرجه مسلم (۷۶۹/۲) كتاب الصيام: باب بيان ان المدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر و ان له اللكل و غيره الحديث (۱۰۹۶) و ابن حزم (۱۹۲۹) من طريقه عن عبد الله بن ماردة - و أخرجه الترمذي في الصوم (۸۶/۲) باب: ما جاء في بيان الفجر (۱۲/۵) عن إسناده و يوسف ابن عيسى قال: حدثنا وكيع عن أبي قلابة عن ماردة بن حنظلة القشيري عن سمره بن جندب - و قال (۱۰۹۶/۵) عن إسناده - و أخرجه مسلم (۷۷۰/۲) كتاب الصيام: باب بيان ان المدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر الحديث (۱۰۹۶/۵) و النسائي (۱۸۸/۵) - من طريقه عن ثعبة عن ماردة بن حنظلة -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن سواد بن حنظلہ قشیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۹۶)۔

2164- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَغُرَّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ - لِعُمُودِ الصُّبْحِ - حَتَّى يَسْتَطِيرَ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ بلال کی اذان تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے اور یہ سفیدی بھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات صبح کے وقت لمبائی میں پھینے والی روشنی کے متعلق فرمائی اور فرمایا: جب تک یہ چوڑائی کی سمت میں نہیں پھیل جاتی تم (سحری) کھا سکتے ہو۔

3- باب الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ.

باب 3: چاند دیکھنے کی گواہی

2165- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَنَا فَنَشَدَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَأَى الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَالَ عَهْدَ الْبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نُنْسِكَ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدًا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتَيْهِمَا. قَالَ فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي ثُمَّ لَقِيتُ بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدٍ بْنِ حَاطِبٍ. هَذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ صَحِيحٌ.

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو یہ قسم دی اور دریافت کی کہ ”کی شخص نے ”فلاں پہلی“ کا چاند دیکھا تھا“ پھر اس نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ہدایت کی تھی کہ ہم عید الاضحیٰ کے دن قربانی کریں) اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل گواہ اس بات کی گواہی دیں تو ہم ان دونوں کی گواہی پر قربانی (یعنی عید الاضحیٰ) کر لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا کہ وہ گورنر کون شخص تھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں اس کے بعد میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا: وہ صاحب حارث بن حاطب تھے جو حضرت محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس کی سند متصل ہے اور یہ روایت مستند ہے۔

۲۱۶۵- أخرجه أحمد (۱۳۰/۲) ومسلم في صحيحه رقم (۱۰۹۶/۴) وابن خزيمة رقم (۱۹۲۹) والحاكم (۱۲۵/۱) من طريق إسماعيل بن علية -

۲۱۶۵- أخرجه أبو داود في الصلوات (۲۱۱/۲) باب: شهادة رجلين على رؤية الهلال طوال (۲۳۲۸) عن محمد بن عبد الرحيم: أبي يحيى البزار ثنا سعيد بن سليمان - به - ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي (۲۴۷/۴) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسعفل واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۵۵)۔

2166- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَادُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ جَدِيلَةَ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ قَالَ عَهْدَ الْبَنَاءِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدًا عَدِلَ نَسَكْنَا بِشَهَادَتَيْهِمَا. فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ مَنْ هُوَ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ. وَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَشَارَ إِلَى رَجُلٍ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِذَلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَبِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا بِهِ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ بِنِ الْحَارِثِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حُبَيْبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ كَانَ مِنْ مَّهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ.

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی تھی:

ہم (چاند دیکھ کر قربانی کریں) یعنی عید الاضحیٰ منائیں اور اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل لوگ اس بات کی گواہی دے دیں تو دونوں کی گواہی کی بنیاد پر قربانی کر لیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا: وہ گورز کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حارث بن حاطب تھے جو محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس گورنر نے یہ بات بھی کہی کہ تمہارے درمیان وہ شخص موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے (احکامات) میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں، پھر اس گورنر نے وہاں موجود ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے (یعنی ہم دو گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر چاند نظر آ جانے کا فیصلہ کر دیں)۔

ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالہیثم حربی سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے بیان کیا:

٢١٦٦ مفس في الذي قبله من هذا الوجه ورجاله كلهم ثقات وعبد بن العوام هو الكلابي رسول الله - أبو رسول الواسطي وثقه أبو

هانم و النسانی ابو داود و المعلی و الخیر اسم و طعن احمد فی روایاته عن محمد بن ابی هريرة و الحسن لهذا مضیاً -

سعید بن سلیمان نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے اس کے بعد ابراہیم نے یہ بات بیان کی: وہ صاحب حارث بن حاطب بن حارث بن معمر بن ضیب بن وہب بن حذیفہ بن جعدہ تھے جنہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

2167- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّا صَحِبْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتَعَلَّمْنَا مِنْهُمْ وَانْتَهَمَ حَدَّثُونَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعِدُّوا ثَلَاثِينَ فَإِنْ شَهِدَ ذَوَا عَدْلٍ فَصُومُوا وَأَفْطِرُوا وَأَنْسَكُوا .

☆☆ عبد الرحمن بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہے ہم نے ان سے علم حاصل کیا ہے انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تمہیں کی تعداد پوری کر لو اگر دو عادل لوگ گواہی دیں تو (ان کی گواہی کی بنیاد پر) روزے رکھنے شروع کرو عید النطر کرو یا قربانی کرو (یعنی عید الاضحیٰ مناؤ)۔

2168- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَصْبَحَ صَائِمًا لِثَمَامِ الثَّلَاثِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَجَاءَ أَغْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَانَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ فَأَفْطَرُوا هَذَا صَحِيحٌ.

☆☆ ربیع ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا اور یہ رمضان کا تیسواں دن تھا دودھ پاتی آئے اور ان دونوں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور انہوں نے یہ بتایا: انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عید الفطر منا لیں۔

یہ حدیث مستند ہے۔

2169- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عُمَرَ أَجَارَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي رُؤْيَا الْهَلَالِ فِي فِطْرِ أَوْ أَضْحَى . كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى . وَعَبْدُ الْأَعْلَى ضَعِيفٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يُدْرِكْ

۲۱۶۹- أخرجه أحمد في مسنده (۲۲۱/۶) : حدثنا يحيى بن زكريا قال: أخبرنا عجاج به-

وأخرجه النسائي (۱۳۲/۶) كتاب الصيام باب قبول شهادة الرجل الواحد على لعلل شهر رمضان: أخبرني إبراهيم بن يعقوب قال: حدثنا سعيد بن جبب - أبو عثمان - وكان شيخاً صالحاً بطرموس - قال: ثنا ابن زائدة عن حسين به - و انظر الحديث الاول في هذا الباب-

۲۱۶۸- تقدم في هذا كتاب الصوم-

عُمَرَ . وَخَالَفَهُ أَبُو وَائِلٍ شَقِيقُ بَنٍ سَلَمَةَ رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ . حَدَّثَ بِهِ الْأَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْهُ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابویلیٰ بیان کرتے ہیں: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا چاند دیکھنے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

عبدالاعلیٰ نامی راوی نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے لیکن عبدالاعلیٰ نامی راوی ضعیف ہے اسی طرح ابن ابی لیلیٰ نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ابو وائل، شقیق بن سلمہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم لوگ روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب دو آدمی گواہی نہ دیں (کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے)۔“

اس روایت کو اعمش نے اور ان کے حوالے سے منصور نے روایت کیا ہے۔

2170- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَفِيقٍ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَائِفِينَ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ إِنَّ الْأَهْلَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ. وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ. هَذَا أَصَحُّ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ تَابَعَ الْأَعْمَشَ مَنْصُورٌ كَتَبْنَاهُ بَعْدَ هَذَا.

☆ ☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا، ہم اس وقت خائفین میں موجود تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں یہ فرمایا تھا: چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو عید الفطر اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں۔

اس روایت کو شعبہ نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جب تم دن کے ابتدائی حصے میں پہلی کا چاند دیکھ لو تو عید اس وقت تک نہ کرو جب تک دواؤں کو ابھی نہ دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا۔

٢٦٦٩- أخرجه البيهقي في سننه (٢٤٩/٤) كتاب الصيام: باب من لم يقبل على رعية فلول رمضان الله شاقدين عدلين من طريق
الدارقطني: به- وأخرجه عبد الرزاق في الصوم (١٦٦/٤-١٦٧) باب: كم يجوز من الصوم على رعية الفلول (٧٢٤٢) عن الثوري عن
عبد الأعلى: به- وأخرجه البيهقي في الكبرى (٢٤٨/٤) من طريق وقاء بن عمر عن عبد الأعلى: به- وأورد ابن حزم في (المحلى
(٢٣٨/٦) من طريق ابن عبد الأعلى عن أبيه: به- قال السجستاني في (المجمع) (١٤٦/٢): (وفيه: عبد الأعلى التلمبي: قال النسائي
ليس بالثوري ويكتب حديثه- وضعفه الأئمة)- أ- ابن أبي ليلى لم يسمع من عمر ولا يسمع حديثه- وقوله: (كتاب عمر- رضي الله
عنه)- نظر: ابن أبي ليلى- روى عنه ابنه- (١٠٨-١٠٩) (رقم ٢٠٨)-

عنه - (تتراءى السجلات) - ينظر: المراسيل لابن أبي حاتم - رجموسا الله - (ص ١٠٨ - ١٠٩) - (ص ١٠٩ - ١١٠) - كتاب الصوامع: باب من لم يقبل على راحة
٢١٧٠ - ناسج ابا معاوية عليه ثعبه - فاخرجه عن الاعمش - اخرجوه البوسقي في مثله (٢٤٨/٤) كتاب الصوامع: باب من لم يقبل على راحة
فصل الفطر الا تالعين عدلين منظره حقه بن عمر ثعبه عن الاعمش به - و سواتي بعد هذا من طريقه النظر بن شميل و رجم
قال: نانعبه به -

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2171- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو أُمَيَّةَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بِخَاتَمَيْنِ إِنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ.

☆☆ ابوداؤد بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس (خاتمین کے مقام پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک عید نہ کرو جب تک دو آدمی اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات اس چاند کو دیکھ چکے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم، مصیسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۹۲)۔

○ حجاج بن محمد مصیسی اعور، ابو محمد، ترمذی اصل، نزہل بغداد ثم مصیصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ لکنہ اختلط فی آخر عمرہ لما قدم بغداد قبل موته، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں بغداد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۳۴)۔

○ احمد بن سعید بن مسر دارمی، ابو جعفر سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۹)۔

2172- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُبَيْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَاتَاهُ رَاكِبٌ فَرَعَمَ أَنَّهُ رَأَى الْهَيْلَالَ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قُلْتُ لِأَبِي نَعِيمٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

۲۱۷۱- أخرجه البيهقي في السنن (۲/۴) من طريق الدارقطني به- وقد تابعه الأعمش عليه منصور فأخرجه عن أبي وائل كما سياتي بعد حديثه-

۲۱۷۲- أخرجه البيهقي في السنن (۲/۴) كتاب الصيام باب من لم يقبل على رؤية هلال الفطر إلا تأمدين عدلين من طريق يزيد بن أسير عن ابن جونس به- وانظر الحديث الخامس في الباب-

عَلَيْ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ فَلَمْ يُثَبِّتْ ذَلِكَ - عَبْدُ الْأَعْلَى هُوَ ابْنُ عَامِرٍ النَّظَّافِيُّ غَيْرُهُ أَثَبَّتْ مِنْهُ وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ أَصَحُّ إِسْنَادًا عَنْ عُمَرَ مِنْهُ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ -

☆☆ ابن ابی لیلی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا آپ کے پاس ایک سوار آیا اور نے بتایا: اس نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ عید الفطر کریں۔ محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے ابو نعیم سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے تو انہوں نے اسے درست قرار نہیں دیا۔ عبدالاعلیٰ نامی راوی عبدالاعلیٰ بن ثعلبی ہیں جو مستند نہیں ہیں۔

ابو وائل کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مستند ہے جسے اعمش اور منصور نے ابو وائل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
2173 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَائِفِينَ أَنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَغْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَلَا رَأْيَ لَنَا فِي الْهَلَالِ لَاوَلِ النَّهَارِ فَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ إِنْ كَانَ مُؤَمَّلٌ حَفِظَهُ فَهُوَ غَرِيبٌ وَخَالَفَهُ الْإِمَامُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ.

☆☆ ابو وائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا تو ہم اس وقت خائفین کے مقام پر تھے (اس میں یہ تحریر تھا:) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک عید نہ کرو جب تک دو عادل آدمی اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں۔ ابو بکر نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مؤمل نامی راوی کو یہ روایت یاد تھی تو یہ روایت غریب ہے کیونکہ امام عبدالرحمن بن مہدی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے۔

2174 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَائِفِينَ أَنَّ الْأَهْلَةَ بَعْضُهَا أَكْثَرُ مِنْ بَعْضٍ فَلَا رَأْيَ لَنَا فِي الْهَلَالِ نَهَارًا فَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تُمْسُوا إِلَّا أَنْ يَشْهَدَ رَجُلَانِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً.
☆☆ ابو وائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا ہم لوگ اس وقت خائفین میں موجود تھے (اس میں یہ تحریر تھا:) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھ لو تو شام ہونے تک افطار نہ کرو۔

2173 - أخرجه البيهقي في سننه (294/6) كتاب الصوم باب الهلال يرى بالنسوار من طريق الدارقطني به - و مؤمل بن اسماعيل صفي
سفيان - الحفاظ: كما في النضر (290/4) لكن تابعه ابن موهب: فأخرجه عن سفیان عن منصور وهو رواية مؤمل - و سفیان بهد الفضا -
2174 - أخرجه البيهقي في سننه (294/6) كتاب الصوم باب الهلال يرى بالنسوار من طريق الفاضل بن سليمان عن محمد (الرحمن بن موهب) به - و قد تابعه عبد الرحمن بن موهب عليه محمد بن يوسف: ثنا سفیان به -

کرو جب تک دو مسلمان اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں (تو تم روزہ توڑ کر عید الفطر مناؤ)۔
2175- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ
 بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2176- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا
 حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ
 اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاللَّهِ لَا هَآءَا
 الْهِلَالُ أَمْسَ عَشِيَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا . زَادَ خَلْفٌ وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى
 مُصَلَّاهُمْ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ ثَابِتٌ .

☆ ☆ ربیع بن حراش ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رمضان کے آخری دن کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا دودھ پانی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دی کہ ان دونوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی (وہ روزہ توڑ دیں اور عید الفطر منائیں)۔

خلف نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی تھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی) لوگ عید گاہ کی طرف (عید کی نماز کے لیے) آئیں۔

یہ سند حسن ہے اور ثابت ہے۔

2177- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومِيَّةَ قَالُوا قَامَتِ الْبَيْتَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهِلَالَ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا وَأَنْ يَغْدُوا مِنَ الْغَدِ إِلَى عِيدِهِمْ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ
 وَهَذَا بَعْدَهُ أَيْضًا .

☆ ☆ ابو عمیر بن انس اپنے چچاؤں کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ گواہی دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے حکم دیا (وہ روزہ توڑ دیں اور ایک دن صبح عید کی نماز کے لیے جائیں)۔

یہ روایت حسن ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی حسن ہے۔

۲۱۷۷- أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۱۶۵/۴) باب: أصبح الناس صياماً وقد ربي الهلال (۱۷۲۹) عن أنس بن مالك قال: صام النبي
 ليلة يشرع من أبي وحشية أن أبا عمير بن أنس حدثه... وأخرجه البيهقي في الصوم من الكبرى (۲۵۰/۴) من رواية أبي
 حنيفة وحشية عن أبي بشر به-

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سالم صالح کبیر، ابو جعفر بغدادی، نزیل مکتہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۶۸)۔

○ ابو عمیر بن انس بن مالک انصاری، وقیل: اسمہ عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیل: کان اکبر ولد انس بن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۴۳)۔

2178- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرٍ بْنُ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمُومِيَّةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمُومِيَّةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَجَاءَ رَكْبٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُفِطَرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ.

☆☆ ابو بشر بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عمیر بن انس کو اپنے بعض چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے ابو نصر اپنے انصاری چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: وہ لوگ دن کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کچھ سوار وہاں آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ ہدایت کی وہ (روزہ توڑ دیں اور اگلے دن عید گاہ کی طرف) عید کی نماز کی ادائیگی کے لیے جائیں۔

2179- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالٍ رَمَضَانَ فَصَامَ أَحْسَبُهُ قَالَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا وَقَالَ أَصُومُ يَوْمَ مَنْ شَعَبَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ فَإِنْ لَمْ يَرِ الْعَامَّةُ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَرَأَى رَجُلٌ غَدْلٌ رَأَيْتُ أَنْ أَقْبَلَهُ لِلْأَثَرِ وَالْإِحْتِيَاظِ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدَ لَا يَجُوزُ عَلَى رَمَضَانَ إِلَّا شَاهِدَانِ قَالَا الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا لَا أَقْبَلُ عَلَيْهِ إِلَّا شَاهِدَيْنِ وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلَى كُلِّ مُغَيَّبٍ.

☆☆ فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی دی تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا۔

۲۱۷۹- أضرمة الشافعي في الام (۹۱/۲) في اول كتاب الصيام الصغير ومن طريقه أضرمة البيهقي في (المعرفة) كتاب الصيام (۲۱۸ ۲۱۹/۶) باب الصوماء في علي روية السواد (۸۶۰۶)۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اور فرمایا: میں شعبان کے دن میں روزہ رکھ لوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے میں رمضان کے دن میں روزہ نہ رکھوں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: اگر عام لوگوں نے رمضان کا چاند نہ دیکھا ہو اور ایک عادل شخص اُسے دیکھ لے تو میں اس بات کو جمع دوں گا کہ میں اس کی گواہی قبول کر لوں کیونکہ اثر سے بھی یہ بات منقول ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے۔ لیکن اس کے بعد امام شافعی نے یہ فتویٰ دیا: رمضان کے لیے کم از کم دو آدمیوں کی گواہی شرط ہے۔

امام شافعی اور ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بارے میں کم از کم دو آدمیوں کی گواہی قبول کروں گا رقیاس یہی ہے ہر غائب چیز کے بارے میں گواہی کا یہی حکم ہے۔

اویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی مدنی، یلقب: دیباج، دھواخو عبد اللہ بن حسن بن حسن لامہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۷)۔

2180- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحَدَّهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحَدَّهُ فَلْيُفْطِرْ وَلْيُخْفِ ذَلِكَ .

☆☆ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے تو وہ اس دن روزہ رکھے اور جو شخص شوال کا چاند دیکھ لے وہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس بات کو مخفی رکھے (لیکن اس اکیلے کی گواہی پر دوسرے لوگ روزہ رکھنے یا نہ رکھنے والے نہیں ہوں گے)۔

2181- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ فِي الْيَدِي بَرَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحَدَّهُ أَنَّهُ يَصُومُ لِأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحَدَّهُ فَلَا يُفْطِرُ لِأَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُونَ عَلَى أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَأْمُونًا مِنْهُمْ ثُمَّ يَقُولُ أُولَئِكَ إِذَا فَطَرُوا عَلَيْهِمْ قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ .

☆☆ امام مالک بیان کرتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اب اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ٹھیک نہیں کیونکہ وہ یہ بات جانتا ہے یہ دن رمضان کا حصہ ہے جو شخص اکیلا شوال کا چاند دیکھ لے وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ لوگ اس بارے میں اس پر الزام لگائیں گے کہ اس نے روزہ نہیں رکھا کیونکہ اس میں سے بعض لوگ وہ بھی کہتے ہیں جو مامون نہیں ہوتے۔

۲۱۸۰- أخرجه الشافعي في الام (۹۶/۲) في اول كتاب الصيام الصغير-

۲۱۸۱- أخرجه مالك في الموطأ (۲۶۰/۸) في الصيام: باب: ما جاء في رؤية الهلال للصوم و الفطر في رمضان-

پھر وہ یہ بات اس وقت بیان کرے جب چاند لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے اور وہ یہ کہیں: ہم نے چاند دیکھ لیا ہے۔
2182 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الْكِنْدِيُّ الصِّيرَفِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا
 السَّلَامُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ - وَهُوَ الذَّالَتِيُّ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلُ
 هَلَالٍ ذِي الْحِجَّةِ قَمَرًا ضَحْمًا الْمُقَلُّ يَقُولُ لِلْيَلَتَيْنِ وَالْمُكْثِرُ يَقُولُ لثَلَاثٍ - قَالَ - فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَقِيتُ
 عَبَّاسَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَقَدَّ لِي مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا أَهَلْنَا قَمَرًا ضَحْمًا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَدَّهُ إِلَى رُؤْيِيهِ هَذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ .

☆ ☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم نے ذوالحجہ کا چاند دیکھا تو وہ ہمیں بڑا لگا جس شخص نے اس کو کم قرار دیا تھا تو
 نے دوسری رات کا چاند کہا اور جو زیادہ بیان کر رہا تھا اس نے اسے تیسری رات کا چاند کہا جب ہم مکہ آئے اور ہماری ملاقات
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے جب ان سے یہ بیان کیا تو انہوں نے ہمارے سامنے جو گنتی اس حساب
 تھی (جس میں ہم نے چاند دیکھا تھا) میں نے ان سے کہا: ہم نے تو چاند کو بڑا دیکھا تھا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی
 علیہ وسلم نے چاند کے دیکھے جانے کے ساتھ (مہینے کے آغاز کو) مشروط کیا ہے۔
 یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف حضری کوئی صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ راوی
 کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”الترغیب
 حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۸)۔

2183 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةٍ رَأَيْنَا الْهَلَالَ
 بَعْضُهُمْ هُوَ لثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلْيَلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ لِلْيَلَتَيْنِ
 بَعْضُهُمْ لثَلَاثٍ فَقَالَ أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قُلْنَا لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ هُوَ لِلْيَلَةِ الَّتِي رَأَيْتُمُوهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَدَّهُ إِلَى الرُّؤْيَةِ وَهَذَا صَحِيحٌ .

☆ ☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے جب ہم نے بطن نخلہ میں پڑاؤ کیا تو
 چاند دیکھ لیا بعض نے کہا: یہ دوسری کا چاند ہے اور بعض نے کہا: یہ تیسری کا چاند ہے۔ پھر ہماری ملاقات حضرت عبداللہ
 عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی ہم نے انہیں بتایا: ہم نے چاند دیکھا تھا بعض نے کہا: دوسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا: تیسری

۲۱۸۲ - أخرجه مسلم في الصوم (۷۶۵/۲) باب: بيان انه لا اعتبار بكمهر الهلال و صفه (۱۰۸۸) عن أبي بكر بن أبي شيبة: حدثنا

فضيل - ۹۰ -

ت کا چاند ہے انہوں نے کہا: تم نے کس رات میں اسے دیکھا تھا تو ہم نے کہا: فلاں رات کو تو انہوں نے فرمایا: یہ اسی رات کا جس رات میں تم نے دیکھا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حکم کو دیکھنے کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔ یہ روایت مستند ہے۔

2184- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا هَلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ سَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّ لَكُمْ لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ بَيَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ . وَهَذَا صَحِيحٌ.

☆☆ ابو بختری بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضان کا چاند دیکھا، ہم ذات عرق میں موجود تھے ہم نے ایک شخص کو رت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دریافت کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نادر فرمائی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے کے لیے تمہارے سامنے پھیلا دیتا ہے اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم - تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت مستند ہے۔

2185- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَاعِدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ - قَالَ - فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَبَيَّتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَأَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ زَالَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَيْ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: سیدہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا وہ فرماتے ہیں: میں شام آیا سیدہ ام الفضل کا کام پورا کیا اسی دوران رمضان کا چاند نظر آ گیا میں شام میں ہی موجود رہا۔

الخرجه مسلم في الصوم (۷۶۶/۲) باب: من رآه لا اعتبار بكبر الساعات و صفره (۱۰۸۸) و ابن خزيمة في الصوم (۲۰۵/۲) باب: هل يلزم على ان الساعات يكون لليلة التي يرى صفر او كسر ما لم يمتنع ثلاثون يوماً للتسوية ثم لا يرى الساعات لغيره او صاحب الخلاف - مسلم و ابن خزيمة - عن بنابر محمد بن بشار - به و اخرجه مسلم عن ابي بكر بن ابي نجيبة و ابن المنذر - كلاهما عن محمد بن جعفر - به -

الخرجه مسلم في الصوم (۷۶۵/۲) باب: بيان ان نكر بلده مرقوم و انصوم اذا رآه الساعات ببلده لا يثبت حكمه لما بعد منصوم و ابن خزيمة في الصوم (۲۰۵/۲) باب: الدليل على ان الواجب على اقل كل بلدة صيام رمضان: ان روى غيرهم كلالها عن علي بن حجر السلمي عن اسماعيل بن جعفر - به و اخرجه مسلم عن يحيى بن يحيى و يحيى بن ايوب و قتيبة - كلهم عن محمد بن جعفر - به -

تھا میں نے جمعے کی رات میں چاند دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھ سے چیت کی پھر جب میں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کیا تو انہوں نے پوچھا: تم نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ تو میں نے جواب دیا میں نے اُسے جمعہ کی رات میں دیکھا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے خود اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں! اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا تھا میں نے روزہ بھی رکھا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھیں گے یہاں تک کہ تمہیں کی تعداد پوری لیں یا سوال کا چاند دیکھ لیں تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند کو دیکھنا اور روزہ رکھنا نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی ہدایت کی ہے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حرمۃ قرشی مدنی، مولیٰ ابن حوطب، وقد ینسب یہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۴۳)۔

2186- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حُرْزَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ التُّوَيْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَصْبَحْنَا صَبَاحَ ثَلَاثِينَ فَجَاءَ أَغْرَابِيَانِ رَجُلَانِ يَشْهَدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُمَا أَهْلَاهُ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَا بِالْفِطْرِ وَأَفْطَرُوا.

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (رمضان کے مہینے میں) تیسویں دن کی صبح کی بات دود بیہاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ رات چائے پیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا (وہ روزہ ختم کریں اور عید الفطر منائیں)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن بشار رامادی، ابواسحاق بصری، حافظ لہ اوہام، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۶)۔

۲۱۸۶- أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۹۷/۱): حدثنا جعفر بن محمد بن تميم القلندي ثنا علي بن عبد العزيز ثنا الحسن بن الطائفي ثنا سفيان بن عيينة عن منصور عن ربيع بن جرّاش عن أبي مسعود الأنصاري قال أصبحنا صباح ثلاثين فجاء أغرابيان رجلان يشهدان عند النبي (صلى الله عليه وسلم) أنهما أهله بالأمس فأمرهما بالفطر وأفطرا. وهذا الحديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وقد اختلفوا في إسناده كما تقدم والله أعلم.

4- باب تبیت النية من الليل وغيره

باب 4: رات کے وقت ہی (روزے کی) نیت کر لینا

2187- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو الزِّنْبَاعِ الْمِصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ قُضَّالَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يَبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔“

مفضل سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبد اللہ بن عباد نامی راوی منفرد ہیں تاہم اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2188- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُؤْرِضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ .

وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ . وَقَالَ أَيُّضًا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ لَهْيَعَةَ وَوَيَّاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بنے فرمایا:

”اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو صبح صادق ہونے سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا۔“

2187- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٠٢/٤) في الصيام باب: الدخول في الصوم بالنية من هذا الوجه - قال العافظ في (التلخيص) (١٨٩/٢): (وفيه عبد الله بن عباد وهو مجهول وقد ذكره ابن حبان في الضعفاء) - (الذکرہ ابن حبان في المحرومين (٤٦/٢) وقال: لا يخرج سكن مصر يغلب الاخبار روى عن الفضل بن فضالة عن يحيى بن ايوب عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن النبي - عليه الصلاة والسلام - وقال: (من لم يبيت النية قبل طلوع الفجر فلا صيام له) وهذا مقلوب: إنما هو عند يحيى بن ايوب عن عبد الله بن أبي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة صحیح من غير هذا الوجه فيما يشبه هذا - روى عنه رافع بن الفرع ابو الزنبايع نسخة (بوضو) - (الذکر) - وأخرجه ابن ماجة في الصوم (٥٤٢/١) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل (١٧٠٠) عن أبي بكر بن أبي نبيبة به -

2188- وأخرجه الطبراني في الأوسط (٩٠٩٤) من حديث معمر بن عيسى ثنا اسحاق بن حازم به - ولفظه: (لم يؤرضه) - وقال: (لم يرو هذا الحديث عن اسحاق بن حازم الا معمر) وروى هذا الحديث الليث بن سعد عن يحيى بن ايوب عن عبد الله بن أبي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم - ولم يقل: (يؤرضه) قال: (يفرضه) - (الذکر) وقال ابن ابي حاتم في العلل (٢٢٥/١) (٦٥٤): (سالت ابي عن حديث أخرجه معمر بن القزاز عن اسحاق بن حازم عن عبد الله بن أبي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم - قلت لابي: ليسوا اصح! قال: لا ادرى لهذا الحديث ما سمع من سالم او سمع من الزهري عن سالم وقد روى الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن حفصة قولها غير مرفوع - وهذا عندني انبه - والله اعلم) - (الذکر)

بعض نے اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

بعض نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ بعض راویوں نے اسے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

زہری سے نقل کرنے کے بارے میں اس روایت کے راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

2190- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

حُزْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں

وتا۔

2191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ

جَمَعَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يُجْمِعْهُ فَلَا يَصُمْ.

☆☆ سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص رات کو ہی روزہ رکھنے کا ارادہ کر لے تو وہ روزہ رکھے اور جس شخص کو صبح ہو جائے اور اس شخص نے ارادہ نہ

کیا ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔"

راویان حدیث کا تعارف:

○ میمونہ بنت سعد، اوسعید، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں۔ لہذا حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

"المتریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۳/۲، ۶۱۵)، اصابہ (۳۲۳/۸) وما بعدھا۔

2192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ اللَّخْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُولُ أَصْبَحَ

رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا صُبْحَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا فَرَأَى هَلَالَ شَوَّالٍ نَهَارًا فَلَمْ يُفْطِرْ حَتَّى أَمْسَى.

۱۹۹- أخرجه النسائي في الصيام (۱۹۷/۱) باب: ذكر اختلاف التالفين لغير حفصة في ذلك: عن إسماعيل بن إبراهيم عن سفيان بن عيينة -
أخرجه عن أحمد بن حنبل عن سفيان بن عيينة - وقال عقبه: (أرسله مالك بن انس) - ثم أورد من حديث ابن القاسم: حدثني مالك عن ابن شهاب
عن عائشة وحفصة - مثله - قال البيهقي في (المعرفة) (۲۲۸/۶) (۸۵۱): (أرسله مالك عن ابن شهاب عن حفصة) وأخرجه الليث عن عقيل عن
الزهري عن سالم عن عبد الله وحفصة قال ذلك: وأخرجه معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن حفصة - وقيل: عن معمر عن الزهري عن
سفيان بن عبد الله عن أبيه عن حفصة - وقيل غير ذلك - الف - وراجع لبقية طرق الحديث الموضع السابق عند النسائي -

۲۰۱- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۶۶/۲-۶۷) من طريقه المدفون في - به - والواقدي متروك: كما سبق -

۲۰۲- فيه الواقدي أيضًا - وأما ابن عمر أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۱۶۶/۱) باب: أصبح الناس صياماً وقد روي البريلال (۷۲۱۰) عن
ابن جريج قال: أخبرني موسى عن نافع قال: روي ليلال توال من النهار فلم يفطر عبد الله حتى أمسى - وخرج إلى المصلي من الفد -

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى هِلَالَ شَوَالٍ نَهَارًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ مِنْ حَيْثُ يُرَى.

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ هِلَالَ شَوَالٍ إِذَا رُئِيَ بَاكِرًا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنْ رُئِيَ هِلَالَ شَوَالٍ بَعْدَ أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ إِلَى الْعَصْرِ أَوْ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي تَجِيءُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَهَذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ تیسویں تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں صبح کی آپ نے دن میں ہی شوال کا چاند دیکھ لیا تو آپ نے شام میں افطاری نہیں کی۔

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے دن کے وقت شوال کا چاند دیکھ لیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے اُس وقت تک افطاری کرنا حلال نہیں ہے جب تک تم پہلی کا چاند اس وقت تک نہیں دیکھ لیتے جب اسے دیکھا جاتا ہے (یعنی رات کے وقت)۔

معاذ بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے شوال کے چاند کے بارے میں دریافت کیا جب اسے صبح کے وقت دیکھ لیا جائے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر شوال کا چاند صبح صادق ہو جانے کے بعد عصر تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مغرب تک) طلوع ہو جائے تو اس رات کا چاند شمار ہوگا جو آگے آئے گی۔

امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں: اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

2193- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَهِيَ جَدَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلَيْهَا فَاتَى بِإِنَاءٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ أَمِيرٌ - أَوْ أَمِينٌ - نَفْسِهِ فَإِنْ شَبَّتَ فَصُومِي وَإِنْ شَبَّتَ فَأَفْطِرِي.

۲۱۹۳- أخرجه أحمد (۲۶۱/۶) والنسائي في الكبرى (۲۶۹/۲) كتاب الصيام: باب الرخصة للصائمين المتطوعين ان يفطروا وذكر اختلاف السابقين لعبد بن أمياني الحديث (۳۲۰۲-۳۲۰۳) من طريق شعبة عن جعدة عن أم هانئ: (لم يسمه جعدة من أم هانئ) فقد قال شعبة: وكان سالك يقول: حدثنا ابننا أم هانئ: فرورته أنا عن الفضل بن أبي سفيان: فعذا عند الدارقطني - وأخرجه الطيالسي (۱۸۸) عن شعبة - نحوه - ومن طريق الطيالسي أخرجه الترمذي في الصوم (۱۰۹/۲) باب: ما جاء في افطار الصائمين المتطوعين (۷۳۲) والبيهقي في السمعرة (۲۲۸/۶) في الصوم: باب: صيام التطوع والخروج منه (۸۹۲۰) وأحمد في مسنده (۲۶۱/۶) - وقال الترمذي: (حديث) هانئ في إسناده مقال: والعمل عليه عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: أن الصائمين المتطوعين إذا أفطروا فلا قضاء عليه: إلا أن يحسب أن يفطروه - وهو قول لم يوافق الثوري وأحمد وإسحاق والشافعي - (۱) - قال الزيلعي في نصب الرضا (۱/۲۶۹): (في مسنده اختلاف) وفي لفظه اختلاف - (۱) - قال الفيلسوف في السجدة (۲۶۵/۵): (وفي إسناده اضطراب إلا أن سند أبي سالم من ذلك - والحديث صحيح: كما في الحاكم والذهبي -) (۱) - قلت: وإسناده أبي داود الذي أشار إليه الفساري: هو حديث عثمان بن محمد بن أمياني: شعبة قال: حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن العمار عن أم هانئ: به - ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في مسنده (۲۷۷/۱) كتاب الصيام: باب صوم التطوع والخروج منه قبل تمامه -

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ کے لیے ایک برتن بڑھایا گیا تو آپ نے اس میں سے پیا پھر وہ برتن میری طرف بڑھادیا میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی ذات کا امین ہوتا ہے اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اگر چاہو تو یہ کھاپی لو۔

2194- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُونُسَ السَّمِئِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَى بِشَرَابٍ يَوْمَ قَحْ مَكَّةَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً . فَقَالَ لَهَا أَكُنْتَ تَقْضِينَ عَنْكَ شَيْئًا قَالَتْ لَا . قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ . اخْتَلَفَ عَنْ سِمَاكٍ فِيهِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سِمَاكُ .

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشروب لایا گیا آپ نے اسے پیا پھر میری طرف بڑھادیا پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے کوئی قضاء روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔

سماک نامی راوی سے نقل کرنے میں اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کیا گیا ہے۔

2195- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ سَقَانِي فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُتَطَوُّعُ أَمِينٌ أَوْ أَمِيرُ نَفْسِهِ فَإِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَ لَا حَدَّثَنَا أَهْلُنَا وَأَبُو صَالِحٍ . قَالَ شُعْبَةُ وَكُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنَا جَعْدَةَ فَلَقِيتُ أَفْضَلَهُمَا وَحَدَّثَنِي بِهِذَا الْحَدِيثِ .

★★ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مشروب لایا گیا آپ نے اسے نوش فرمایا اور مجھے پینے کے لیے دیا تو میں نے بھی پی لیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کے بارے میں (امین) ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ کہے)۔ پھر ہوتا ہے (یعنی اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے) یعنی اگر چاہے تو روزہ برقرار رکھے اور اگر چاہے تو توڑے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ روایت سیدہ ام ہانی سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! یہ روایت ہمارے گھر والوں نے اور ابوصالح نے بیان کی ہے۔

2194- أخرجه الترمذی فی الکبری (۲/۲۵۰) کتاب الصیام: باب ذکر حدیث سَمَاكٍ الْحَمِیْیَةِ (۲۲۰۴) - و البیہقی فی سنہ (۲۷۶/۱) کتاب الصیام: باب ص - لفظہ و المروج منہ قبل تمامہ من طریق ابی عوانہ عن سَمَاكٍ -

2195- أخرجه الطیالسی (۱۶۱۸) عن شعبہ - و من طریق الطیالسی أخرجه الترمذی و غیرہ: كما سبق فی الروایة قبل الماصیة -

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سماک سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے جعدہ کے صاحبزادوں میں سے زیادہ فضیلت والے شخص سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

2196 - حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنَا أَهْلُنَا وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ سِمَاكُ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ قُرَيْشَةَ أَنَا عَنْ أَفْضَلِهِمَا وَصَلَ إِسْنَادُهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: سماک یہ فرمایا کرتے تھے کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے دو صاحبزادوں نے یہ حدیث سنائی ہے اور میں نے اس حدیث کو ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت والے صاحب سے نقل کیا ہے۔

امام ابو داؤد نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَرِبَ شَرَابًا فَأَعْطَاهَا فَضْلَهُ فَشَرِبَتْهُ قَالَتْ اسْتَغْفِرُ لِي إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً مِثْلَ قَوْلِ أَبِي عَوَانَةَ. قَوْلُهُ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ وَهُمْ مِنَ الْوَلِيدِ وَهُمْ ضَعِيفٌ.

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب پیا اور اپنا بچا ہوا مشروب سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کو عطاء کیا تو سیدہ ام ہانی نے بھی اُسے پی لیا پھر انہوں نے عرض کی: میرے لیے دعائے مغفرت کریں کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

ابو عوانہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں ایسے الفاظ ہیں:

”راوی کا یہ کہنا کہ یہ روایت یحییٰ بن جعدہ سے منقول ہے یہ ولید نامی راوی کا وہم ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔“

2198 - حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَا صَائِمَةٌ فَسَأَلَنِي فَضْلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ سُورَكَ. قَالَ إِنْ كَانَ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتَ فَأَقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَقْضِيهِ.

2197 - أخرجه النسائي في الكبرى (٢٢٠٧) كتاب الصيام باب ذكر حديث سمالك من طريق إسحاق عن سمالك عن رجل عن يحيى به - قوله: (عن رجل) ابن سمالك ويحيى - وقد ورد لهم فيه الوليد - كما ذكر الدارقطني هنا - فان إسحاقاً ضالفاً؛ فأخرجه عن سمالك عن رجل عن يحيى - كما أخرجه النسائي - وفي إسناده مجسول -

2198 - أخرجه أحمد (٢٤٢/٦) من طريق سوزن والدارمي (١٧٤٢) من طريق أبي النعمان - كذا هنا - بسوزن و أبو النعمان - قالوا: حدثنا حماد بن سلمة به - وأخرجه أحمد (٤٢٤/٦)؛ حدثنا يزيد؛ حدثنا حماد بن سلمة به - وفيه (هارون) ابن بنت أم هانئ؛ أو ابن أم هانئ - وقد تقدم من رواية أبي عوانة عن سمالك - وذكره البيهقي في المعرفة (٢٢٩/٦) في الصيام باب: صيام التطوع والفرج منه (١٨٢٩) من طريق أبي داود الطيالسي؛ حدثنا حماد بن سلمة به -

وَرَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ .

☆☆ ہارون اپنی دادی (سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا) سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشروب کا بچا ہوا میری طرف بڑھایا تو میں نے اسے پی لیا پھر میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مجھے یہ بات بھی پسند نہیں تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے کو واپس کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو یہ رمضان کی قضاء کا روزہ تھا تو تم اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ تھا تو اگر تم چاہو تو اس کی قضاء کر لینا اگر چاہو تو قضاء نہ کرنا۔

اس روایت کو حاتم بن ابوصغیرہ نے سماک کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون، من ولد ام ہانی، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۳۰۰)۔

2199- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْخَقَائِنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ - يَعْنِي حَاتِمَ بْنَ أَبِي صَغِيرَةَ - حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُتَطَوِّعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ .

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفلی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہوتا ہے وہ چاہے تو روزہ برقرار رکھے اگر چاہے تو توڑ دے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی حجاج، اہتمی، منقری، خاقانی، ابویوب بصری، واسم ابیہ عبداللہ، یہ لیکن الحدیث ہیں، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۵۷۷)۔

2200- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُسَيْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينٌ - أَوْ أَمِيرٌ - نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ . اخْتَلَفَ عَلَى سِمَاكِ فِيهِ وَإِنَّمَا سَمِعَهُ سِمَاكُ مِنْ ابْنِ أُمِّ هَانِيَةَ عَنْ

۲۱۹۹- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۲۳۹) من حديث بنحوه عن يحيى بن أبي حجاج الخاقاني به- وأخرجه النسائي في الكبرى (۲/۲۵۱) كتاب الصيام باب ذكر حديث سمالك الحميت (۲۳۸-۲۳۹) والبيهقي في سننه (۱/۲۷۶) وأحمد في المسند (۶/۱۲۴) من طريق أبي يونس القسيري هانم بن أبي صغيرة به- قال النسائي: (أبو صالح هذا يختلفون في اسمه فقبل: أنه -ادان- وقبل: -دارام- وهو ضعيف الحديث- قال: وهو أبو صالح صاحب الكلبى) وقد روي عنه أنه قال في مرضه: كل شي -حدثكم به- فهو كذب- فان، وقال سنان عن محمد بن قيس عن حبيب بن أبي ثابت: كنا نسمي أبا صالح: ذنونن وهو بالفارسية: كذاب- إلا أن يحيى بن سعيد لم يتركه ولم يترك عن اسماعيل بن أبي خالد عنه-

۲۲۰۰- أخرجه الحاكم في الصوام (۱/۲۳۹) باب: صوم التطوع من حديث بكار بن قتيبة القاضي ثنا صفوان بن عيسى القاضي به-

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَاللَّهِ أَعْلَمُ.

☆☆ سیدہ ام ہانیؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

نفل روزہ رکھنے والا شخص اپنی ذات کے بارے میں امین (راوی کو شک ہے) امیر (یعنی وہ اپنی مرضی کا مالک ہو) ہے) چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو توڑ دے۔

اس بارے میں سماک سے نقل کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

سماک نے اس حدیث کو سیدہ ام ہانیؓ کے صاحبزادے سے سنا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2201- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِإِفْطَارِ النَّطْوَعِ بَأْسًا.

☆☆ حضرت جابرؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نفلی روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

2202- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَابِطٍ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصْبِحُ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُرِيدُ

الصَّوْمَ فَيَقُولُ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَتَاكُمْ شَيْءٌ. قَالَتْ فَنَقُولُ أَوْ لَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا فَيَقُولُ بَلَى وَلَكِنْ لَا بَأْسَ أَفْطَرْنَا

أَفْطَرْنَا مَا لَمْ يَكُنْ نَذْرًا أَوْ قِضَاءً رَمَضَانَ. مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ هُوَ الْعَرُزِمِيُّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح کے وقت روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز موجود ہے کوئی (کھانے کی

چیز) تمہارے پاس آئی؟ سیدہ ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں: ہم لوگ عرض کرتے: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح روزے کی

نیت نہیں کی تھی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ہاں! لیکن اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں روزہ توڑ دوں جبکہ وہ نذر کا نہ ہو

رمضان کا نہ ہو۔

محمد بن عبید اللہ نامی راوی عزری ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

2203- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ

۲۲۰۱- أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۷۱/۴) باب: افطار النطوع و صومه اذا لم يبيت (۷۷۷) عن ابن جريج: به- و أخرجه

النسائي: أخرجه عبد المجيد عن ابن جريج: به- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۷/۴) و المعرفة (۲۶۰/۶) في الصوم: باب: صيام النطوع و الخروج منه (۸۹۲۷)-

۲۲۰۲- أخرجه ابن خزيمة (۲۶۱) و ابن حبان (۲۶۲۹) من حديث روح بن عباد: به- و أخرجه مسلم في الصوم (۸۰۹/۲) باب: صوم النافلة بنية التبرار قبل الزوال (۱۱۵۴) و ابو داود في الصوم (۲۶۲/۲) باب: في الرخصة في ذلك (۲۶۵۵) و الترمذي في الصوم

(۱۱۸/۲) باب: صيام المنطوع بغير تبييت (۷۲۳) و النسائي في الصوم (۱۹۵-۱۹۶/۴) باب: النية في الصوم و البيهقي في الصوم (۲۷۵-۲۷۶/۴) باب: صيام النطوع و الخروج منه قبل تمامه و عبد الرزاق في الصوم (۲۷۷/۴) باب: افطار النطوع و صومه اذا لم يبيت

(۷۷۹۲) و احمد في مسنده (۲۰۷/۶) من وجوه من طلحة بن يحيى: به-

لِلّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ الطَّعَامِ قُلْتُ لَا قَالَ إِنِّي خَائِفٌ.

☆☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانے کو پسند کرتے تھے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت کیا: آپ کے پاس وہ والا کھانا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، تیمی، مدنی، نزیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۵۳)۔

2204- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَطْحَاءَ وَآخَرُونَ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ الْعَسَنِ بْنِ عُبَيْسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّبِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتُ لَا قَالَ إِذَا أَصُومَ . وَدَخَلَ عَلَى يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ . قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ إِذَا أَطْعَمَ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں! پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں کھا لیتا ہوں! اگرچہ میں نے روزے کی نیت کی تھی۔

اس روایت کی سند حسن صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حماد بن حسن بن عبسہ دراق نمشلی، ابو عبد اللہ بصری، نزیل (سامرا)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۰۱)۔

2205- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ

۲۲۵- أخرجه البيهقي في الكبرى في الصوم (۲۰۲/۱) من رواية عكرمة عن عائشة به- وقال: (وهذا إسناد صحيح) - ۱- ۱۰-

عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا صَامَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا فَلْيُفِطِرْ مَتَى شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے نفلی روزہ رکھا ہو تو وہ جب چاہے اُسے توڑ دے۔

ہے۔

2206- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا
الْعُمَيْسِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ ابْنِ
الدَّرْدَاءِ - قَالَ - فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِذَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةٌ قَالَتْ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ يَقُومُ
اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ وَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي نِسَاءِ الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَرَحَّبَ بِهِ سَلْمَانُ وَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا
فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اطْعَمْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُفِطِرَنَّهُ . قَالَ مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ مَعَهُ
ثُمَّ بَاتَ عِنْدَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَرَادَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنْ يَقُومَ فَمَنَعَهُ سَلْمَانُ وَقَالَ لَهُ إِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ عَذَابًا
وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ وَأَفِطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَأَتِ أَهْلَكَ وَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ . فَقَالَ
كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ قَالَ قِيمَ الْآنَ إِنْ شِئْتَ فَقَامَا فَتَوَضَّأَا ثُمَّ رَكَعَا ثُمَّ خَرَجَا إِلَى الصَّلَاةِ فَدَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيُخْبِرَنِي
رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالَّذِي أَمَرَهُ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا
الدَّرْدَاءُ إِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا . مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ . لَفَظُ أَبِي طَالِبٍ .

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان
فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا (منہ بولا بھائی) بنا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان
حضرت ابودرداء سے ملنے کے لیے آئے تو سیدہ ام درداء کو خراب حالت میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے
جواب دیا: آپ کے بھائی رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں دن کے وقت روزہ رکھتے ہیں انہیں دنیا کی اور بیوی کی کوئی ضرورت
نہیں ہے پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اور ان کے
آگے کھانا رکھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ بھی کھائیے انہوں نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہے
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ روزہ توڑ دیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا
میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھا لیا
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کے وقت ان کے ہاں گئے۔ جب رات کا وقت ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارادہ

۲۲۰۵- أخرجه ابن أبي شيبة عن أبي الأحوص عن سماك بن- وأخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۷۱/۱) باب: افطار التطوع (۲۷۷-
إسرائيل عن سماك بن- وأخرجه ابن جرير: أخبرني عطاء عن ابن عباس بنحوه- أخرجه عبد الرزاق (۷۷۶۷) والبيهقي في
(۲۷۷/۱) والمعرفة (۲۲۰/۶) (۸۹۲۵)- وأخرجه البيهقي كذلك من طريق جرير عن عمرو بن دينار عن ابن عباس بنحوه-
۲۲۰۶- أخرجه البخاري في الصوم (۱۹۶۸) باب: من أقسم على أخيه ليفطر في التطوع ولم ير عليه قضاء إذا كان أوفى له وفي
(۶۱۳۹) باب: صنع الطعام والتلف للضيف والترمذي في الزهد (۲۵۱۲) والبيهقي في الصوم (۲۷۶/۱) وابن حبان في صحيحه
كتاب البر والادب (۲۲۰) من طريق جعفر بن عون بنحوه-

کہ وہ نوافل ادا کرنے شروع کریں تو حضرت سلمان نے انہیں روک دیا اور ان سے کہا کہ آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے آپ نفلی روزہ رکھیں بھی اور کسی دن چھوڑ بھی دیں (نفلی نماز) ادا بھی کریں اور سو بھی جایا کریں اپنی اہلیہ کے پاس بھی جایا کریں ہر حق دار کو اس کا حق دیا کریں۔ جب صبح کا وقت قریب آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ انھیں اگر آپ (نوافل ادا کرنا چاہیں) یہ دونوں حضرات اٹھے انہوں نے نوافل ادا کیے پھر (فجر کی نماز) ادا کرنے کے لیے چلے گئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو درداء! تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے آپ نے وہی بات ارشاد فرمائی جو حضرت سلمان نے ارشاد فرمائی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابو طالب نامی راوی کے ہیں۔

2207- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْتِينَا فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ . فَإِنْ قُلْنَا نَعَمْ تَعْدَى وَإِنْ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ . وَإِنَّهُ أَتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ أَهْدَى لَنَا حَيْسٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أَهْدَى لَنَا حَيْسٌ وَإِنَّا قَدْ خَبَأْنَاهُ لَكَ . قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا . فَأَكَلْ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اگر ہم جواب دیتے: جی ہاں تو آپ وہ کھا لیتے اور اگر ہم عرض کرتے: جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمیں تحفہ کے طور پر (حیس) بھیجا گیا تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں تحفے کے طور پر حیس دیا گیا ہے جو میں نے آپ کے لیے سنبھال کے رکھا ہے تو آپ نے فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی لیکن پھر آپ نے اُسے کھا بھی لیا۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2208- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا

۲۲۰۷- مفسر تخریجہ قبل اربع روایات۔ وروایۃ الثوری لہذا عند ابی داود والترمذی والنسائی فی الموضح السابق ذکر لہا۔
۲۲۰۸- اخرجہ النسائی فی الکبریٰ- کہا فی تہذیب الریاء (۱/۱۶۸)۔ حدیثنا محمد بن منصور ثنا سفیان بن عیینہ۔ بہ۔ وخرجہ الشافعی اخرجنا سفیان بن عیینہ۔ بہ۔ ومن طریق الشافعی اخرجہ البیہقی فی المعرفة (۶/۲۲۵) فی الصیام: باب: صیام التطوع و الخروج منه قبل شامہ (۹۰۶) (۸۹۰۷) و فی الکبریٰ (۴/۲۷۶-۲۷۵)۔ وقال البیہقی فی (المعرفة): (قال المزني: سمعت الشافعي يقول: سمعت سفیان عامة مجالسہ لا يذكر فیہ: (ما صوم يوماً مكانه) ثم عرضته علیہ قبل ان يموت بسنة فاجاب فیہ: (ما صوم يوماً مكانه)۔ قال البیہقی: (لذا سمیت قد اخرجہ جماعة عن سفیان دون هذه اللفظة)۔ و اخرجہ جماعة عن طلحة بن يحيى دون هذه اللفظة منسوخ: سفیان الثوري و ثمة بن الحجاج و عند الواحد بن زياد و وكيع بن الجراح و يحيى بن سعيد القطان و يعلى بن عبيد و غيرهم)۔ وقال البیہقی فی الکبریٰ: (وهذا منسوخ)۔ يعني: ابن عیینة۔ عامة دهره لهذا الحديث لا يذكر فیہ هذا اللفظ مع رواية الجماعة عن طلحة بن يحيى لا يذكره منسوخ احد: منسوخ: سفیان الثوري و ثمة و وكيع و غيرهم۔ ثم على خطأ هذه اللفظة۔ والله اعلم۔ وقد روي من وجه آخر عن عائشة لبس فیہ هذه اللفظة)۔ (۱)۔

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيهِ طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ - وَأَهْدِي لِي حَيْسَ - فَقَالَ إِنِّي أَكِلُ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ - لَمْ يَرَوْهُ بِهَذَا اللَّفْظِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ الْبَاهِلِيِّ وَلَمْ يُتَابِعْ عَلَى قَوْلِهِ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ - وَلَعَلَّهُ شَبَّهَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكَثْرَةِ مَنْ خَالَفَهُ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ -

☆☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور کہا: میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے پھر آپ کی خدمت میں حیس لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس میں سے کھا لیتا ہوں اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا۔

ان الفاظ میں اس روایت کو صرف باہلی نے نقل کیا ہے کسی اور نے نقل نہیں کیا ہے اور کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے یعنی ان الفاظ کی:

”اس کی جگہ پھر روزہ رکھ لوں گا۔“

شاید یہ بات اُن کے لیے مشتبہ ہو گئی ہو باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ سے ان الفاظ کو نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

2209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَبَّمَا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِغَدَائِهِ فَلَا يَجِدُهُ فَيَفْرُضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمِ - عَبْدُ اللَّهِ هَذَا لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ -

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے لیے کوئی چیز منگواتے اور آپ کو اس دن کوئی چیز نہ ملتی تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔ اس روایت کے راوی عبد اللہ معروف نہیں ہیں۔

2210 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الزُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ - فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ لَكَ أَخُوكَ وَتَكَلَّفْتَ لَكَ أَخُوكَ أَفْطِرُ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ - هَذَا مُرْسَلٌ -

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب کی دعوت کی تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو تم

۲۲۰۹ - أخرجه النسائي في الصوم (۱۹۲/۱) باب: النية في الصيام والاختلاف على طلحة بن يحيى في خبر عائشة به - و ابن ماجه في الصوم (۵۱۲/۱) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل (۱۷۰۱) و ابو يعلى في مسنده (۱۷۱۲) من رواية معاذ عن عائشة به -
۲۲۱۰ - أخرجه الطيالسي في (مسنده) كما في نصب الرابة للزيلعي (۱۶۵/۲) حدثنا محمد بن أبي حمزة عن ابراهيم بن عبید الله بن رفاعه الزرقاني عن ابي سعيد الخدري به - و هو مرسل -

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے تم روزہ توڑ دو اور پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔
یہ روایت مرسل ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۶)۔

2211- حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ . الْفَزَارِيُّ هَذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيُّ.
☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص رمضان کے مہینے میں بھول کر کچھ کھائے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی“ اللہ نے اُسے کھلایا ہوگا اور پلایا ہوگا۔“

اس روایت کے راوی فزاری محمد بن عبید اللہ عزمی ہیں۔

2212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلْفٍ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مِرْسَالٍ الْخُثْعِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِرْسَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَعَامًا فَذَعَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا أُتِيَ بِالطَّعَامِ تَنَحَّى أَحَدُهُمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لَكَ . قَالَ إِنِّي صَائِمٌ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ وَصَنَعَ ثُمَّ تَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ كُلُّ وَصْمٍ يَوْمًا مَكَانَهُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے کھانا تیار کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی دعوت کی کھانا لایا گیا تو ان لوگوں میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نے روزہ رکھا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے اور اسے تیار کیا ہے اور

محمد بن عبید اللہ المرمری متروک الحدیث۔ کما سبق مراراً۔

۲۲۱۲- أخرجه ابن العسوي في التحف (۱۰۲/۲) من طريق الدارقطني به- وذكره الزيلعي في نصب الراية (۱: ۶۵/۲) عن الدارقطني ومعه وقد وقع في نصب الراية: (عمرو بن حليف) بدلاً من (عمرو بن خلف)۔

اب تم کہہ رہے ہو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تم اسے کھا لو اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

2213- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَلِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ سَاقَةِ اللَّهِ إِلَيْهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جب روزہ دار بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے اس شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔“

اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرِ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی رمضان کے مہینے میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن مرزوق نامی راوی مفرد ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

یہ وہی ہیں جنہوں نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

2215- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَافِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى

الرَّهَافِيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ سَاقَةِ اللَّهِ إِلَيْهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

2216- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

2217- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

2218- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

2219- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

2220- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

2221- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

2222- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

2223- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ الْأَنْصَارِيُّ.

لِلَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَيْتَمَّ صَوْمُهُ فَإِنَّ اللَّهَ طَعَمَهُ وَسَقَاهُ .

قَالَ وَآخِرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . عَمَّارٌ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم میں سے جب کوئی (رمضان کے مہینے میں) بھول کر کچھ کھالے یا بھول کر کچھ پی لے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی، وہ اپنے روزے کو مکمل کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
اس روایت کے راوی عمار ضعیف ہیں۔

2216- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ بِرِثَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيُّ بِرِثَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي هُوْدَةَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَيْمُصْ فِي صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ جُزِّي ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو برقرار رکھے اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔“

اس روایت کے راوی نصر بن طریف ابو جزئی ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن ابی ہوذہ، سئل ابو زرۃ عنہ فقال لا باس بہ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۱۴۸/۲)۔
○ نصر بن طریف، ابو جزء قصاب۔ قال ابن مبارک: کان قد ریا، ولم یکن بثبت۔ وقال نسائی وغیرہ: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۱/۷)۔

2217- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ

اسنادہ ضعیف: فیہ عمار بن مطر: وھو ضعیف: کما ذکر المصنف۔ و مبارک بن فضالہ صدوق: لکھ بدلس و بسوی: کما فی التخریب (۲۲۸/۲)۔ و اما رواۃ ابی رافع: فاخرجهما احمد (۱۸۹/۲) عن محمد بن جعفر: حدثنا سعید عن قتادہ۔ بہ۔ و سبانی من طریق نصر بن طریف عن قتادہ۔ و نصر ضعیف: کما قال المدارقطنی رحمہ اللہ۔

۱۲۱- فی اسنادہ یاسین بن معاذ الکوفی و عبد اللہ بن سعید: وھما ضعیفان: کما ذکر المدارقطنی رحمہ اللہ۔ و قد تابع یاسین علیہ منہل وھو ضعیف ایضاً: کما فی التخریب (۲۷۵/۲)۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا يَاسِينَ بْنُ مُعَاذٍ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَيْسَ بِصَوْمَةٍ وَلَا قِضَاءٍ عَلَيْهِ وَذَكَرَهُ أَوْ غَيْرَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ . يَاسِينَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ مِثْلُهُ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص رمضان میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس راوی نے یا اس کے علاوہ دیگر راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے۔“

یہیں نامی راوی ضعیف ہیں اور عبد اللہ بن سعید نامی راوی بھی اسی کی مانند (ضعیف) ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن ابی حکیم عدنی، ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۷۵۳)۔

2218- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ ذَكْوَيْهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَيْتُمْ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ . مَنْدَلٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ضَعِيفَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے اس شخص پر روزہ مکمل کرنا چاہیے اور اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کے راوی مندل اور عبد اللہ بن سعید دونوں ضعیف ہیں۔

2219- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَازِمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ ابْنُ خُرَيْمَةَ وَأَنَا ابْرَأُ مِنْ عُهْدَتِهِ - عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ أَنَّهُ نَسِيَ صِيَامَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ أَصَابَ طَعَامًا لَهُ

۲۲۱۹- اشارہ ضعیف: الحکم بن عبد اللہ الدیلمی ضعیف! کہا ذکرہ المصنف-

لَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَيْمَ صِيَامِكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْكَ .
 قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَالْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَلِكَ . وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ سَعْدِ الْأَيْلِيِّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆☆ ولید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رمضان کے پہلے دن روزے میں بھول کر کچھ کھالیا وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے روزے کو مکمل کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے اور تم پر قضاء لازم نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے راوی حکم بن عبداللہ یہ ابن سعد ایلی کے پوتے ہیں اور ضعیف ہیں۔

2220- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
 ثَابِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَاكَلَ
 وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْمَ صَوْمِكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ روزہ ختم نہ کرے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطاء کیا ہے۔

2221- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ
 حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ) مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يَفْطُرُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ رَزَقَهُ اللَّهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے بھول کر کچھ کھالیا ہو اور وہ روزہ دار ہو یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے روزے کو مکمل کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

2222- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ
 ابْنِ سِيرِينَ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

۱- أخرجه أحمد (۱۸۹/۲) عن سعيد عن قتادة -

۲- أخرجه أبو يعلى (۶۳۸) عن حديث حجاج عن إسطاة عن قتادة - به - وضعفه المارقلاني عقب الرواية الثانية -

۳- أخرجه أحمد (۲۹۵/۲) والبخاري في البيهقي والنسوة (۶۶۶۹) باب: إذا نسي ناسياً في الصيام - والترمذي في الصوم (۱۰۰/۲) باب: ما جاء في الصائم إذا شرب ناسياً (۷۲۲) وابن ماجه في الصيام (۵۲۵/۱) باب: ما جاء فيمن افطر ناسياً (۱۶۷۲) والبسوف في الصوم (۲۲۹/۱) عن حديث عوف الدعرجي عن خالاس وابن سيرين - به - وأخرجه ابن الجارود في (المنشئ) (۲۸۹) عن طريق عوف خالاس - وحده - به - وقد تقدم قريباً من طريق ابن سيرين عن أبي هريرة -

وَالَّذِي قَبْلَهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ فَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد حسب سابق حدیث

ہے۔

اس کی سند صحیح ہے اس سے پہلے جو روایت حجاج کے حوالے سے قتادہ سے منقول ہے وہ ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عوف اعرابی، ابوسهل بصری، وکان یقال لہ: عوف علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ و
قیل: کان یتشیع، وقد وثقه جماعة۔ وقال نسائی: ثبت۔ وقال ابوداود: ان کا انتقال 147 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے
لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۶۸/۵)۔

5- باب الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

باب 5: روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کا حکم

2223- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

وَتَابَعَهُ أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ مِثْلَ لَفْظِهِ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے مہینے میں روزے کے
دوران) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

اس کی سند صحیح ہے۔

ابو بکر نہشلی نے اس کی متابعت میں یہی لفظ نقل کیے ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

.....

روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے کا حکم

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

۲۲۲۲ اخرجہ مسلم فی الصوم (۷۷۸/۲) باب: بیان ان القبلة فی الصوم لیست محرمة علی من لم یحرمک شیئہ (۷۰/۱۱۰۶) و ابو داود
فی الصوم (۲۲۲/۲) باب: القبلة للصائم (۲۲۸۲) و الترمذی فی الصوم (۱۰۶/۲) باب: ما جاء فی القبلة للصائم (۱۷۲۷) و النسائی
الکبریٰ کما فی تحفة الترغیب (۲۶۹/۱۲) و ابن ماجہ فی الصوم (۵۲۷/۱) باب: ما جاء فی القبلة للصائم (۱۶۸۲) من طریق
الاصحح بہ۔ وقال الترمذی: (حسن صحیح) و اختلف أهل العلم من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیرہم فی القبلة للصائم
فرضہم ببعض أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبلة للشیخ و لم یرضوا للشاب: مخالفة الذی یسلم لہ صومہ۔ و البیہقی
عندہم ائمة۔ و قد قال بعض أهل العلم: القبلة تنفخ الاجرة ولا تطفئ النار۔ و ائمة ان للصائم اذا ملأ نفسه ان یقبل و اذا لم یملأ
علی نفسه ترك القبلة لیسلم لہ صومہ۔ و هو قول سفیان الثوری و الشافعی (۱)۔

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے اگر آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے امن ہو وہ (عورت کو) دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر وہ اس کا بوسہ لے اور انزال ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ حسن بن حی، امام ثوری اور امام شافعی رحمہم اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: میں روزہ دار کے لیے اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ وہ بوسہ لے اگر وہ رمضان کے مہینہ میں لیتا ہے اور اسے انزال ہو جاتا ہے تو اب اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے، لیکن اگر وہ رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کی ف دیکھتا ہے اور مسلسل دیکھتا رہتا ہے اور پھر اسے انزال ہو جاتا ہے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

شیخ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر اس دن کی قضاء لازم ہوگی۔

2224- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْكَابَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا وَبَكْرُ النَّهْشَلِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَقْبَلَ فِي رَمَضَانَ . قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَلَمْ يَقُلْ يَقْبَلُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ ابو عاصم بیان کرتے ہیں: راوی نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

2225- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمْلَكُكُمْ لَارِبِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیا کرتے تھے جبکہ آپ رمضان کے مہینے میں روزے کی حالت میں ہوتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے زیادہ اپنے اوپر قابو رکھتے تھے۔

2226- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

تفاوت العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

۱۱۱۱- أخرجه مسلم في صحيحه (۷۷۸/۲) كتاب الصيام باب بيان ان القبلة في الصوم ليست مكرمة على من لم يترك شربه نه الحديث (۱۱۱۶/۶) و احمد في المسند (۲۵۶/۶) و البيهقي في سننه (۲۲۲/۶) من طريق ابي بكر النخعي عن زياد بن علقمة به - و

۱۱۱۲- أخرجه مسلم في الصوم (۷۷۷/۲) باب: بيان ان القبلة في الصوم ليست مكرمة على من ترك شربه نه (۱۱۱۶/۶) و المسائي الكبير (۲۵۰/۲) كتاب الصيام باب ذكر الاختلاف على ابراهيم النخعي فيه الحديث (۲۰۸۵) و احمد في المسند (۲۰۱۱۷۱ ۶۰/۶) و البيهقي في سننه (۲۲۲/۶) كتاب الصيام باب: اباحة القبلة من طريق ابراهيم عن علقمة -

۱۱۱۳- أخرجه مسلم في الصوم (۲۸۹-۲۹۰) باب: القبلة للصائم وفيه ان عمر فعل ذلك يوماً فاستمظم ذلك فذهب الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا نبي الله لو تمسكت وانت صائم فقال عمر: فقلت: لا بأس بذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم: (فيه!) - وقد ورد عن عمر في ذلك: فراجع عبد الرزاق (۸۱۰/۶) باب القبلة للصائم -

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ سَمِعَ سَعِيدَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مَرْخَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُهُ الْيَوْمَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فَأَعَجَبْتَنِي فَأَصَبْتُ مِنْهَا فَقَطَّمْتُ الْقَوْمَ عَلَيْهِ مَا صَنَعَ وَعَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كُنْتُ فَقَالَ مَا تَقُولُ قَالَ أَتَيْتُ حَافِيًا وَيَوْمَ مَكَانَ يَوْمٍ قَالَ أَنْتَ خَيْرُهُمْ قَتِيًّا.

☆☆ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ حضرت رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: میں نے آج جو حرکت کی ہے اس کے بارے میں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ صبح میں نے روزہ رکھا تھا پھر میرے پاس سے کینز گزری مجھے وہ اچھی لگی تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کر لی لوگوں کو ان کی یہ حرکت بہت غلط محسوس ہوئی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک حلال کام کا ارتکاب کیا ہے اور اس دن کے بدلے میں دوسرے دن روزہ رکھ لیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان سب سے بہتر فتویٰ دیا ہے۔

2227- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ الدَّرْدَاءَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ فَلَقِيتُ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وَضَوْءُهُ. قَالَ الشَّيْخُ قِيلَ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ وَقِيلَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ.

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تے آگئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات دمشق کی جامع مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں بتایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تے آگئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ لیا تھا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

اس روایت کے ایک راوی کا نام ایک قول کے مطابق معدان بن ابوطالب ہے اور ایک قول کے مطابق معدان بن طلحہ ہے۔

۲۲۲۷- أخرجه أبو داود (۲۲۸۱) و الترمذی (۸۷) و الدارمی (۲۸۶/۱) و احمد فی مسنده (۲۷۷/۱۹۵/۵) و (۱۱۹/۶) و المعاکم (۱/۱) البیہقی (۱۱۱/۱) و (۲۲۰/۲) و ابن خزيمة فی صحیحہ رقم (۱۹۵۶) و ابن الجارود فی المستفی (۸) من طریق عبد الوارث عن عبد المسلم به۔ قال الترمذی (۱۱۱/۱) (أصح نبي۔ فی هذا الباب)۔ و الشیخ احمد تاکر بحث نفوس علی هذا الحديث فی شرح المستدرج و الحديث أخرجه الطبرانی فی الأوسط (۲۷۰۲) من طریق المصنف به۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معدان بن ابی طلحہ، (اور ایک قول کے مطابق): ابن طلحہ، یحمری۔ شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۸۳۵)۔

2228- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَّالَةَ وَآخَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فَقَاءَ فَأَفْطَرَ فُسِّلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي قَسْتُ.

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ کو قے آ گئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے قے کر لی تھی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو مرزوق یحییٰ - (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، اسمہ حبیب بن شہید علی اشعر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۴۱۸)۔

2229- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَوَّلُ مَا كُرِهَتْ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَفْطَرَ هَذَا ثُمَّ رَخَّصَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَكَانَ أَنَسٌ يَخْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے میں روزہ دار شخص کے لیے سچھنے لگوانے کو مکروہ نہیں

۲۲۲۸- أخرجه ابن ماجه في الصوم (۵۲۵/۱) باب: ما جاء في الصائم يقي. (۱۶۷۵) من حديث ابن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب به. و في الزوائد: (في اسناده محمد بن اسحاق وهو مدلس وفردوى بالفتنة و ابو مرزوق لا يعرف) ولهم يسمع من فضالة: ففي الحديث ضعف وانقطاع. - ا-

۲۲۲۹- أخرجه البيهقي في سننه (۳۶۸/۴) كتاب الصيام: باب ما يستعمل به على نسخ الحديث والحازمي في الاستبصار ص (۲۵۱) من طريق المارفتي به. وأخرجه ابن الجوزي في العلل (۵۱۱/۲) من طريق ابن شاذان عن ابي القاسم العمري به. و ضعفه ابن العسري: لقالة (فيه خالد بن مخلد: قال احمد: له اماريت مناكير) - ا- قال الزيلعي في نصب الراية (۱: ۱۸۸): قال صاحب التقيي: لهذا الحديث منكر لا يصح الاحتجاج به: لانه نادر لا ينادى بالثقة وكيف يكون لهذا الحديث صحيحاً سالماً من التورود والعلل ولجرحه من اصحاب الكتب السنة و لا يور في المصنفات المشهورة و لا في السنن المأثورة و لا في المساميد المعروفة و لم يجهلوا من ائمة احتجاج! و لا يعرف احد اخرج في الحديث المارفتي. أخرجه عن العمري عن عثمان بن ابي شيبة: لما حال بين محمد به. و كل من أخرجه بعد المارفتي: انما أخرجه من ابيه و لو كان معروفاً لخرجه الناس في (كنز) و خصوصاً الاممات (كنز) احمد (مذهب) ابن ابي شيبة و (معجم) الطبري. غير هذا.

سمجھتا تھا ایک مرتبہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ چھپنے لگوار ہے تھے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا تو علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے چھپنے لگوانے کی رخصت عطا کر دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں چھپنے لگوا لیا کرتے تھے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

2230- حَدَّثَنَا الْمُحَافِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى يَنبَى هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

2230- حَدَّثَنَا الْمُحَاسِنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبُّكُمْ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ فَيَخْتَارُ وَمَا أَهْوَىٰ نَفْسٌ أَنْ تُجَازِيَ رَبَّهَا إِلَّا بِمَا تَعْلَمُ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَأَبَانٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظِيَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ عَبْدُ الْعَزِيزِ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو بچھنے لگوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

اس حدیث کے راوی عبدالعزیز ضعیف ہیں۔

2231- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ

2231- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ حَاجٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
 الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلْفٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي
 الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ أَيْضًا وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو سچنے لگوانے

اجازت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اس روایت کو اشجعی نے بھی نقل کیا ہے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

اس روایت کو ابھی نے بھی نقل کیا ہے اور وہ یہی لفظ ہیں۔

۲۳۴- فی اسنادہ عبد الصمد بن ابراهيم: قال احمد لما حدث بحديث المواقيت تركته - وقال يحيى: كذاب خبيث؛ حديث با حاتم موضوعه - وقال ابو هاشم: لا يكتب حديثه - وقال البخاري: تركوه - وانظر العبدان (٢٥٧/١) -

۲۳۵- امرجه البیهقي في سننه (٦٤/١) كتاب الصيام باب المسائم يحتجم له ببطل صومه - من طريق الدارقطني به - و
الترمذي في العلل رقم (٢١٥) والبزار كما في الكشف (٤٧٧/١) رقم (١٠٣) من طريق اسماعيل عن الثوري به - وقال البزار: لا نعلم
رفعه الا اسمعيل عن الثوري وامرجه ابن خزيمة رقم (١٩٦٨) والعازمي في الاعتبار ص (٢٥٥) من طريق حميد عن ابي المتوكل
وامرجه خزيمة رقم (١٩٦٩) من طريق سليمان عن حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد موقوفاً اصح؛ هكذا امرجه قتادة و
امرجه البزار في المستدرج رقم (١٠٣- كشف) - قال الترمذي: وعديت ابي المتوكل عن ابي سعيد موقوفاً اصح؛ هكذا امرجه قتادة و
واحد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قوله - انه - وقال ابن ابي حاتم: (سالت اباي عن حديث امرجه معتمد بن سليمان عن حميد الطويل
ابي المتوكل عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع في الحجامة والمباشرة للمساميم فقال: هذا خطأ؛ اما هو عن
سعيد قوله امرجه قتادة وجباعة عن الحافظ عن حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قوله قلت ان اسمعيل اللذري امرجه عن الثوري
حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال: وقسم اسمعيل في الحديث - قلت قد تابعه معتمر قال:
فيه ايضاً معتمد) - انه - انظر: علل الحديث لابن ابي حاتم (٢٣٢/١) رقم (٦٧٦)

2232- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْأَشَجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رُخِصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے اور بوسہ لینے کی اجازت دی گئی

2233- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزِّيَّاتِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَجَلِيِّ عَنْ ابْنِ لَاسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ. وَاخْتَلَفَ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ ایوب بن محمد عجل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن پچھنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

اس روایت کے یسین نامی راوی سے روایت کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد عوفی۔ قال احمد فیہ: جھمی۔ قال: ولم یکن هذا ایضا ممن یتاھل ان یتکب عنہ، و لا کان موضعاً لذاک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳/۲۳)، تاریخ بغداد (۹/۱۲۶)۔

2234- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ بْنُ عَمْرَانَ عَنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

۲۲۳۲- أخرجه البيهقي في سننه (۲۶۶/۱) كتاب الصيام: باب الصائم يمتجم لا يبطل صومه - وقد تقدم تحريجه في الدي قبله -
 ۲۲۳۳- في اسناده ياسين بن معاذ الزيات: قال الذهبي في الميزان (۷/۵۱): (كان من كبار فقهاء المدينة ومفتبرها واصله بعامي بكس: كبا ضلف - قال ابن معين: ليس حميد بن بشي - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال النسائي وابن الجنيمة: منكر الحديث وقال ابن هبان: بروي الموصوعات) - (ابن انس بن مالك) - ايضاً - مجرول - وأخرجه المعافى بن عمران عن ياسين عن الربيع بن انس عن أبيه - وأحمد الاضطراب فيه من ياسين لان المعافى بن عمران ثقة -

راویان حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن جویریہ بن داود موصلی، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۵۲)۔

2235- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ أَحْمَدَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنِ الْمُعَاذِيِّ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن چھپنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2236- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَاسِينَ أَبُو خَلْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجُومُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں چھپنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2237- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ وَأَبُو عُبَيْدٍ بْنُ الْمُحَامِلِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الدَّوْرَقِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَالْحَجَّامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَغَيْرُ مُعْتَمِرٍ يَرْوِيهِ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے اور پینے لگوانے کی رخصت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور معتمر کے علاوہ راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2238- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

۲۲۳۸ اخرجہ الطبرانی فی الأوسط (۱۸۰۶) من رواية عبد الله بن الصباح بن حمزة النعماني نا يحيى بن ثابت الجزري عن هشام بن سعد و عبد الرحمن بن زياد بن اسلم عن زياد بن اسلم به وقال الطبراني: (لم يرو لنا الحديث عن هشام بن سعد الا يحيى بن ثابت الجزري تفرد به: عبد الله بن الصباح) - و علفه ابن عبد البر بهيفة التميمي عن حمزة بن زياد بن اسلم به كما في السنن كما لا يخفى عن عبد البر (۱۲۷/۱۰) (۱۲۳۶) - قال (وفد روي عن) - اوفد اخرجہ الترمذي فی المعجم (۹۷/۲) باب ما جاء في الصائم بضره الفم (۷۸)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَةٌ لَا يَفْطُرُونَ الصَّائِمَ الْقَيِّءُ وَالْحِجَامَةُ وَالْإِحْتِلَامُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے تین چیزیں روزہ نہیں توڑتی ہیں: قے آنا، پھپھنے لگوانا اور احتلام ہونا۔

2239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

سِرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الصِّنِّيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ رَجُلٍ قَبْلَ امْرَأَتِهِ وَهُمَا صَائِمَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفْطَرَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت ميمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا یا جو اپنی بیوی کو بوسہ لے لیتا ہے حالانکہ ان دونوں نے روزہ رکھا ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ایک ساتھ ٹوٹ جائے گا۔

2240- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

عَمَّارُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ يَأْسَنَادُهُ مِثْلَهُ . لَا يَثْبُتُ هَذَا . وَأَبُو زَيْدٍ الصِّنِّيُّ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہ ثابت نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی ابو یزید ضعیف معروف نہیں ہے۔

اوپر بیان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن حسن بن جابر، ابوالعباس، بر بھاری، روى عنه عبد صمد بن علی طستى، واسماعيل خطى، وعبد باقى بن قانع، غیرم۔ وثقه بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۰۴/۲)۔

○ عتبہ بن سکن جمہی، عن اوزاعی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک الحدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معجم علماء وائتر وکین (۱۶۶/۲) ومغنی (۴۲۲/۲)۔

○ محمد بن مبارک صوری، نزہل دمشق، قلانی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے سب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۰۲)۔

2241- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّمْسَارُ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ

الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ وَهَبِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ قَالَ سَمِعْنَا ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فَأَصَابَهُ غَمٌّ إِذَاهُ فَتَقَيَّأَ فَقَاءَ لِقَاءَ بَوْضَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْرِیضَةُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقَيْءِ قَالَ لَوْ كَانَ فَرِیضَةً لَوْ جَدْتَهُ فِي

لَا يَثْبُتُ لَهَا - و ابو یزید الصبی لیس بمعروف: قاله الدارقطني عقب الرواية الآتية -

الْقُرْآنَ . قَالَ ثُمَّ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغَدَ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ هَذَا مَكَانُ افْطَارِي أَمْسِ . عَنِ ابْنِ السَّكَنِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆ ☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا، یہ رمضان کے روزوں کی بات نہیں ہے آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی جو آپ کے لیے تکلیف دہ ہوئی تو آپ کو قے آگئی پھر آپ نے قے کے لیے پانی منگوایا، آپ نے وضو کیا اور روزہ توڑ دیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا قے کرنے کے بعد وضو کرنا فحشاء ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تم اسے قرآن میں پالیتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرمایا: ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ دن کا روزے توڑنے کے بدلے میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرما دیا: ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ دن کا روزے توڑنے کے بدلے میں ہے۔
اس روایت کا راوی عتبہ بن سکین متروک الحدیث ہے۔

اس روایت کا راوی عتبہ بن سکین موقوف الحدیث ہے۔

2242- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَقِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّهُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اسْتَقَاءَ عَامِدًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . رَوَاهُ كُتُبُ ثِقَاتٍ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص جان بوجھ کر قتل کرے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اور جس شخص کو قتل آجائے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔“

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2243- حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بِهَذَا.
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُرْشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْ

٢٢٤٢ - أخرجه أبو داود في الصوم (٧٧٦/٢) باب: الصائتم يستقي. عامداً (٢٢٨٠) و الترمذي في الصوم (٩٨/٢) باب: ما جاء فيمن
عامداً (٧١٦) و ابن ماجه في الصوم (٥٢٦/١) باب: ما جاء في الصائتم بقي. (١٦٧٦) و احمد (٤٩٨/٢) و الدارمي في الصوم (١٤/٢)
الرسالة فيه و الطحاوي في المعاني في الصيام (٩٧/٢) باب: الصائتم بقي. و الحاكم (٤٢٧/١) و البيهقي (٢١٩/٤) و ابن
(٢٢٦/٢) (٢١٩/٦) و ابن حبان (٢٥١٩) من رواية عيسى بن يونس به. و قال الترمذي: (حديث أبي هريرة حديث حسن غريب لا
من حديث لقمان عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم) لا من حديث عيسى بن يونس. و قال محمد بن
حضرظا - قال أبو عيسى: و قد روي هذا الحديث من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم و لا يصح إسناده
و قال الترمذي أيضاً: (و العمل عند أهل العلم على حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: ان الصائتم اذا نزع القلي
نصاء عليه - و اذا استقاء عمداً فليقض - و به يقول مفيان الثوري و الشافعي و احمد و إمامه -) لا - و صححه الحاكم و ابن خزيمة
حبان - و أخرجه ابن ماجه في الصيام (٥٢٦/١) باب: ما جاء في الصائتم بقي. (١٦٧٦) و ابن خزيمة (٢٢٦/٢) (١٩٦١) و الحاكم (٢٦/١)
البيهقي (٢١٩/٤) من طريق حفص بن غياث عن لقمان بن حسان ... به. و هذه متابعة لعيسى بن يونس -
٢٢٤٣ - أخرجه ابن أبي شيبة (٢٨/٢) و أبو يعلى (٤٨٢/١) (٦٦٠٤) عن عبد الله بن سعيد به. و عبد الله بن سعيد المقرئ
الحديث - و انظر الحديث السابق -

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمُ الْقَيْءُ فَلَا فِطْرَ عَلَيْهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ فَإِذَا تَقَيَّأَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب روزہ دار کو منہ بھر کرے آجائے تو اس پر روزہ توڑنا لازم نہیں ہوگا اور پھر اس پر قضاء بھی لازم نہیں ہوگی اگر وہ جان بوجھ کرے کر دے تو اس پر قضاء لازم ہوگی۔“

اس روایت کا راوی یحییٰ بن سعید مستند نہیں ہے۔

2244- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ دَلْوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ

عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْتَمَ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَقْضِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کو منہ بھر کرے آئے وہ اپنا روزہ پورا کرے اس پر قضاء لازم ہوگی اور جو شخص جان بوجھ کرے کر دے وہ قضاء کرے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد اللہ بن محمد، ابو بکر نحاس معروف بوکیل ابی صخرۃ، رقی اصیل۔ ولد سۃ سبع و ثلاثین و مائتین ذر بغدادی انہ

قد ثقہ ابو فتح قواس۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۲۲۹، ۲۳۰)۔

2245- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُهَنَّادُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَفْطَرَ أَفْطَرَ عَلَى تَمْرَاتٍ أَوْ رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسًا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری کرتے تھے تو چند کھجوریں، چند

گھوہارے کھالیا کرتے تھے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو آپ چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

2246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَلَى تَمْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسًا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ . هَذَا

۲۲۴۵- أخرجه الترمذي (۷۹/۲) باب: ما يستحب عليه الإفطار (۶۹۶): حدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق - هـ - و أحمد (۱۶۶/۲) عن عبد الرزاق - هـ - قال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب وروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفطر في الشتاء على تمرات وفي الصيف على الماء) - اهـ - وانظر العميد التالي -

۲۲۴۶- أخرجه الدارقطني من طريق أبي داود وهو في سننه في الصوم (۳۱۶/۲) باب: ما يفطر عليه (۲۳۵۶) -

اسناد صحیح.

☆ ☆ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں کھا کر افطار کیا کرتے تھے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو آپ چھوہارے کھا لیتے اگر وہ بھی نہ ہوتے تو چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2247- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْمُقَفَّعُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ ذَهَبَ الظَّمَا وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَتَبَّتِ الْأَحْزَانُ شَاءَ اللَّهُ - تَفَرَّدَ بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ.

☆ ☆ مروان بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھی مٹھی میں لی ہوئی تھی اور ایک مٹھی سے زیادہ جو حصہ تھا اسے کاٹ رہے تھے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

”پیارے ختم ہو گئی رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔“

اس روایت کو نقل کرنے میں حسین بن واقد نامی راوی منفرد ہیں اور اس کی سند حسن ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مروان بن سالم مقفع - مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۱۳)۔

2248- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

هَارُونَ بْنِ عَنَتْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُومًا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے عطاء کردہ رزق سے ہم نے افطار کیا تو ہماری طرف سے اسے

قبول کر بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

۲۲۴۷- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۶۶) باب: القول عند الإفطار (۲۲۵۷) عن عبد الله بن محمد بن يحيى أبي محمد ثنا علي بن

الحسين - و أخرجه الحاكم في الصوم (۱/۱۲۲) من رواية إبراهيم بن محمد بن الفضل عن علي بن الحسين - و من طريق الحاكم

أخرجه البيهقي (۱/۲۲۹) - و أخرجه أيضا ابن السني ۱۱۶۲ من رواية إبراهيم بن محمد -

۲۲۴۸- عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۱۵) للنفسي و الرازي فطنی و ضعف إسناده و له شاهد من انس عند الطبراني أيضا - قال ابن

حجر: (و إسناده ضعيف فيه أبو داود بن الزبير قان و هو - و ذلك -

بیان حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: ہمارے علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ روایا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۱۵، ۴۱۴/۴)۔

○ ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ وثقہ احمد، ویکفی بن معین، واما ابن حبان فرماتے ہیں: لا یجوز ان یتکب بہ، وھو ذی ینقال لہ۔ ابن ابی وکیع، حدث عنہ ثوری، ان کا انتقال 142 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶۲/۷)۔

○ عنترۃ، ابو وکیع کوئی، روی عن عثمان وعلی وابن عباس، روی عنہ ابن ہارون، وابو سنان شیبانی۔ قال ابو زرۃ لما سئل عن رۃ والد ہارون: کوئی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۳۵/۷)۔

2249- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَحْدِثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ .
وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ هَذِهِ الْأَيَّامِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ . زَادَ سَابُورِيُّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ .

☆☆ عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جبکہ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ان دونوں نے فرمایا ہے: ان ایام کے روزے کے بارے میں رخصت صرف اس شخص کے لیے ہے جس کے پاس قربانی کا

درجہ ہو۔

غیشاپوری نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے:
”تشریق کے ایام“۔

2250- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ نَحْوَهُ . هَذَا

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

2251- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا نَحْيِيُّ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ . يَحْيَى بْنُ

أخبره البخاري في الصوم (۲۸۶/۵) باب: صيام أيام التشريق (۱۹۹۷-۱۹۹۸) عن محمد بن بشير عن غنم عن شعبة . به . و مر
أخبره البيهقي في (المعرفة) (۳۶۶/۶) في الصوم: باب: الأيام التي نسوي عن صومها (۹۰۲۴-۹۰۲۵) .
هذا قول يحيى بن سلام في روايته (رخص) بالبناء للمعلوم . وأخبره الحفاظ من أصحاب شعبة بقسم أوله (يرضى) على السماء
عنه . ويحيى ضعيف والدرج الرواية بالقسم كما مر ابن حجر في (الفتح) (۷۶۹/۴) . والحيث أخبره الطحاوي في سنن
(۲۶۲/۴) عن محمد بن عبد الحكم . به .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے والے کے لیے اجازت کہ اگر اس کے پاس قربانی کے لیے جانور نہ ہو تو وہ ایام تشریق میں روزہ رکھ لے۔

اس روایت کے راوی یحییٰ بن سلام مستند نہیں ہیں۔

2252- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عِيْسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ لَمْ يَكُنْ

الْهَدْيَ رِاسَنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی رخصت صرف حج تمتع کرنے والے کے لیے ہے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2253- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْكُوفِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُرَخَّصُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِأَحَدٍ فِي صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ أَوْ مُحْصَرٍ. أَخْبَرَنَا

رِاسَنَادُهُ عَبْدُ الْغَفَّارِ وَهُوَ أَبُو مَرْيَمَ الْكُوفِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆☆ عروہ بن زبیر نے یہ بات بیان کی ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شخص کو تشریق کے ایام میں روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی ماسوائے اس شخص کے جو حج تمتع کرے (اور اس کے ساتھ کا جانور نہ ہو) اور وہ شخص جو محصور ہو جائے۔

عبدالغفار نامی راوی نے اس روایت کی سند میں غلطی کی ہے۔

یہ صاحب ابومریم الکوفی ہیں اور ضعیف ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یحییٰ اسدی، ابوسلیم، کوفی، نزیل رقبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ مقلدی، یہ کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۴۳)۔

2254- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْرَقِ الْمُعَلَّلُ بِمُصَرِّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الضَّحَّالِ

۲۲۵۲- أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي تَرْغِيبِ الْمُعَلَّنِي (۲/۲۸۳) مِنْ طَرِيقِ أَبِي حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ -

۲۲۵۳- أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ -

عَمَدُ بْنُ سَنَجَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ وَمَنْ
يَكُنْ صَامَ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ فَلْيَصُمْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَيَّامَ مِنِّي . يَحْيَى بْنُ أَبِي أَنَسَةَ ضَعِيفٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ قربانی سے تین دن پہلے روزے رکھے اور جو شخص ان تین دنوں میں روزہ نہیں
رکھا پایادہ ایام تشریق (یعنی منی کے ایام میں) روزہ رکھ لے۔
اس روایت کے راوی یحییٰ بن ابوانیسہ ضعیف ہیں۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سخر جرجانی، صاحب (المسند) توفی بمصر سنہ ثمان وخمسین ومانہین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
میر اعلام الغیاء (۱۲/۳۸۶)۔

2255- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَمَلَى عَلَيْنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي
الْأَخْضَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ يَطُوفُ فِي مِنَى أَنْ لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ
عنہ کو منی میں چکر لگانے کے لیے بھیجا (کہ وہ اعلان کریں): تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو! کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن عطاء، ابو عبداللہ، جلاب، سکن (سرمن رای) وحدث بھاعن جماعة، قال خطیب: معروف حدیث۔
ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۲۰۱)۔

2256- حَدَّثَنَا حَبَشُونُ بْنُ مُوسَى الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا
صَالِحُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوُهُ .
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲۲۵۵- اعلمه المار قطنی بیعی بن ابی انیسہ وقد سبق من وجه آخر عن الزهري عن عروة عن عائشة بلغظ آخر سبق قريبا -
۲۲۵۶- هكذا ذكره صالح ابن ابی الاخضر وهو ضعيف وسياتي من وجه آخر عن ابن حذافة وورد عن ابی هريرة مرفوعاً من وجه
بلغظ آخر في النسوي عن صوم ايام التشريق - حذافة صالح - التي معنا رواها احمد (۲/۵۱۲-۵۱۳) والطبري في تفسيره (۳۹۱۲) و
الطبري في المعاني (۲/۲۶۶) من طريق روى بن عبادة به -

منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبشون بن موسیٰ بن ایوب، ابونصر خلال، کان-سکن بصرہ وثقہ خطیب، ان کا انتقال 331ھ میں ہوا۔ ان کے خلیفہ حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۲۸۹، ۲۹۰)۔

2257- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ قَالَ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَهْطٍ أَنْ يَطُوفُوا فِي مَنَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فَيَنَادُوا إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ فَلَا صَوْمَ فِيهِنَّ إِلَّا صَوْمًا فِي هَدْيٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سمیت چند افراد یہ ہدایت کی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن منیٰ میں چکر لگاتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں، تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو، سوائے اس روزے کے جو قربانی کے حوالے سے ہوتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کیت بن بھلول بن عمر ابوعلی موصلی، قدم بغداد وحدث بھا عن جملۃ، وثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۸۷، ۸۸)۔

2258- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُطَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُنْصَرِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْخَرَّابِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي النَّاسِ الشَّرِيقِ إِلَّا أَنْ هَذِهِ أَيَّامُ عَيْدٍ وَأَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ فَلَا يَصُومُ فِيهَا إِلَّا مُحْصَرٌّ أَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَمَنْ يَصُومُ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَأَبْسَمَهُنَّ. سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ. وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ بَلَغَ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ إِلَّا مُحْصَرٌّ أَوْ مُتَمَتِّعٌ.

۲۲۵۶- کنذا قال ابراهيم بن حبيب عن صالح في هذا الرواية فقال: (عن سعيد و أبي سلمة) - و منى قبله عن (سعيد) و احمد و راجع ما قبله ۲۲۵۷- هكذا أخرجه المدارقطنی و أخرجه احمد (۲/۲۵۰-۲۵۱) و الطحاوي في المعاني (۲/۲۵۱) في المسائل: ساجدة المتتمتع الذي لا يحد ولا يصوم في المناسك من رواية سليمان بن يسار عن عبد الله بن حذافة و أخرجه مالك في المعجم (۱/۳۷۶) باب: ما جاء في صيام منى عن الزهري: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عبد الله بن حذافة) الحديث - و قال ابن أبي راور الحراني عن الزهري عن مسعود بن الحكم الزرقى عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال: (امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بهلم عبد الله حذافة) الحديث - و أخرجه الواقدي عن ربيعة بن عثمان عن محمد بن النكس: سمع مسعود بن الحكم الزرقى يقول: سمعني عبد الله بن حذافة السهمي قال: (بعتني رسول الله صلى الله عليه وسلم) الحديث -

☆☆ مسعود بن حکم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایام تشریق کے دنوں میں اعلان کریں: خبردار! یہ عید کے دن ہیں اور کھانے پینے اور زک کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو مختصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ہو اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ شخص جس نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ ان دنوں میں روزے رکھ سکتا ہے۔

اس روایت کے راوی سلیمان بن بوداد و ضعیف ہیں اس روایت کو زبیدی نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے جسے انہوں نے مسعود بن حکم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ما سوائے مختصر اور حج تمتع کرنے والے کے۔

2259- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ بِمَضَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ وَقَدْ رَحِلَتْ دَابَّتُهُ وَلَبَسَ ثِيَابَ السَّفَرِ وَقَدْ تَقَارَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ قَالَ نَعَمْ۔

☆☆ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ سفر پر روانہ ہونے والے تھے ان کی سواری تیار تھی اور انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا سورج غروب ہونے کے قریب تھا انہوں نے کھانا منگوا لیا اور کھا لیا پھر سوار ہوئے میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

2260- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ لِي أَبُو مُوسَى أَلَمْ أَتَبَا أَتَكَ إِذَا خَرَجْتَ خَرَجْتَ صَائِمًا وَإِذَا دَخَلْتَ دَخَلْتَ صَائِمًا فَإِذَا خَرَجْتَ فَخَرُجْ مُفْطِرًا وَإِذَا دَخَلْتَ فَادْخُلْ مُفْطِرًا۔

☆☆ عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے جب تم (سفر پر روانہ ہوتے ہوئے) نکلتے ہو تو روزہ رکھ کر نکلتے ہو تو جب شہر میں داخل ہوتے ہو تو روزے کی حالت میں ہوتے ہو جب (تم سفر کے لیے) نکلا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں نکلا کرو اور جب تم (سفر سے واپسی پر شہر میں) داخل ہوا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں داخل ہوا کرو۔

۲۲۵۹- أخرجه الترمذي في الصوم (۱۶۲/۲) باب: من أكل ثم خرج يريد مغراً (۸۰۰) عن محمد بن إسماعيل حدثنا محمد بن أبي مريم عن طريق احمد بن محمد بن عبدوس عن عثمان بن سعيد به- وأخرجه الترمذي أيضاً (۷۹۹) عن فتية عن عبد الله بن جعفر عن زيد بن اسلم عن محمد بن كعب به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن) و محمد بن جعفر: (هو ابن أبي كثير) وهو ميسني ثقة و هو اخو إسماعيل بن جعفر- و عبد الله بن جعفر: (هو ابن نجيع) والد علي بن عبد الله المديني و كان يهني بن معين يفسفه- وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا الحديث- وقال: للمسافر أن يفطر في بيته قبل أن يخرج و ليس له أن يفطر الصلاة حتى يخرج من جدار المدينة أو القرية- و هو قول إسماعيل بن إبراهيم الحنظلي (۱)- ال-

۲۲۶۰- أخرجه البيهقي في مننه (۲۱۷/۱) من طريق شعبة به-

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عامر، انصاری، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۰۹۲)۔

2261- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو الْغَزَّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِّيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصُمْتُ وَقَصَرْتُ وَأَتَمَمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي وَأُمِّي أَفْطَرْتُ وَصُمْتُ وَقَصَرْتُ وَأَتَمَمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے روانہ ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی اور میں نے مکمل نماز ادا کی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے رکھا، آپ نے قصر نماز ادا کی، میں نے مکمل نماز ادا کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علاء بن زہیر بن عبد اللہ ازدی، ابو زہیر کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۲۷۲)۔

2262- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اغْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَتَمَّ مَعَهُ فَقَصَرَ وَأَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ فَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَى مَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَصَرْتُ وَأَتَمَمْتُ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ. وَمَا غَابَهُ عَلَيَّ. قَالَ الشَّيْخُ الْأَوَّلُ مُتَّصِلٌ وَهُوَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَدْ أَذْرَكَ عَائِشَةَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا وَهُوَ مُرَاهِقٌ وَهُوَ مَعَ أَبِيهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا، میں آپ کے ساتھ تھی، نبی اکرم صلی

۲۳۶۱- أخرجه النسائي في الصلاة (۱۲۲/۲) باب: المقام الذي يقصر به بئله الصلاة عن أحمد بن يحيى الصوفي: حدثنا أبو نعيم: حدثنا الحسن بن زهير اللاذلي: حدثنا عبد الرحمن بن الأسود عن عائشة: به- قال المزني في التحفة (۱۷۶/۱) (۱۶۲۹۸): (أخرجه القاسم بن الحكم العربي عن العلاء: بن زهير- قال البيهقي: وهذا إسناد صحيح موصول: فإن عبد الرحمن أدرك عائشة- وأخرجه محمد بن جرير الفريابي عن العلاء: بن زهير عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عائشة)- الله- من التحفة- ۱۲- أخرجه البيهقي في مننه (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق السارقطني: به-

اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی میں نے مکمل نماز ادا کی آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے روزہ رکھا جب میں مکہ کے قریب پہنچی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے قصر نماز ادا کی میں نے مکمل نماز ادا کی آپ نے روزہ نہیں رکھا میں نے روزہ رکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

شیخ فرماتے ہیں: پہلی روایت مستند ہے اور اس کی سند متصل ہے۔

عبدالرحمن نامی راوی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ پایا ہے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں جب وہ ابھی قریب الملوغ بچے تھے وہ اس وقت اپنے والد کے ہمراہ تھے انہوں نے سیدہ عائشہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سعید بن ابان بن صالح بن قیس قرشی، مولیٰ عثمان معروف بالتیمی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: حدیثا عنہ شیوخنا، مغرب۔ وقال ابن ابی حاتم: روی عن اشیب، کتبت عنہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۷۲/۱)، وتاریخ بغداد (۱۳، ۱۲/۵)۔

2263- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّتَاهُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ إِذَا التَّقَتِ الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

☆☆ عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک صاحب موجود تھے انہوں نے عرض کی: اے امی جان! کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

2264- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الصَّفْعَبِيِّ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ أَبِي يَتَعَثُّ بِي إِلَى عَائِشَةَ فَاسْأَلَهَا فَلَمَّا كَانَ عَامُ احْتِلَامِي جِئْتُ إِلَيْهَا فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ أَيُّ لُكَاغٍ فَعَلْتَهَا وَالْقَتُّ بَيْنِي وَبَيْنَهَا الْحِجَابُ.

☆☆ عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے میں ان سے سوال کرتا تھا جب وہ سال آیا جس میں مجھے احتلام ہوا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں اندر آنے لگا تو انہوں نے فرمایا: اونا لائق! تم نے یہ حرکت کی ہے؟ پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا۔

۲۲۶۴- هذا إسناد منقطع: عبد الرحمن بن الاسود لم يسمع عائشة - قال ابو حاتم في المراسيل ص (۱۶۶) : (عبد الرحمن بن الاسود ارسل علي عائشة وهو صغير لم يسمع منها) - ۵۱-

راویان حدیث کا تعارف:

○ صقعب - ابن زہیر بن عبد اللہ بن زہیر، ازدی، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۹۶۲)۔

2265 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ أَتَمَّ وَقَصَرَ وَصَامَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ. طَلْحَةُ ضَعِيفٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر عمل کیا ہے، مکمل نماز بھی پڑھی ہے اور قصر نماز بھی پڑھی ہے آپ نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔ اس روایت کا راوی طلحہ ضعیف ہے۔

2266 - حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ ثَوَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ وَيُفْطِرُ وَيَصُومُ. قَالَ الشَّيْخُ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے اور مکمل نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے آپ روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیا کرتے تھے۔ شیخ بیان کرتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

2267 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ الْمُؤَصِّلِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصُرُ. الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ لَيْسَ بِالْقَوِيَّةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران کبھی نماز مکمل ادا کرتے تھے اور کبھی قصر ادا کرتے تھے۔

اس روایت کے راوی مغیرہ بن زیاد مستند نہیں ہیں۔

۲۲۶۵ - أخرجه البيهقي في مننه (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق الدارقطني: به -

طلحة بن عمرو ضعفه المصنف - وقال الحافظ في التقریب (۲۷۹/۱) من رواية -

۲۲۶۶ - أخرجه البيهقي في مننه (۱۶۱/۲) من طريق الدارقطني: به - قال البيهقي: (ولمنا شاهد من حديث دليم بن صالح و المغيرة بن زياد و طلحة بن عمرو و كلهم ضعف) -

۲۲۶۷ - أخرجه البيهقي في مننه (۱۶۲-۱۶۱/۲) كتاب الصلاة: باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة - من طريق احمد بن محمد بن عيسى الكندي: ثنا عبد الله بن داود عن مغيرة: به - و مغيرة بن زياد ضعفه المصنف هنا و البيهقي في السنن كما تقدم في

الذي قبل هذا - وقال الحافظ في التقریب (۲۶۹/۲) من رواية له هو هاهنا -

2268- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى أَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ يَثُّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران روزہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور نہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

2269- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ لَيْمَى الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةَ عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ مَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ . نَدَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . وَخَالَفَهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْقَوْلَانِ صَحِيحَيْنِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

★★ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے اندر یہ قوت پاتا ہوں کہ سفر کے دوران روزہ رکھوں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا (اگر میں روزہ رکھ لیتا ہوں)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے جو اس کو قبول کر لے گا وہ اچھا کرے گا اور جو روزہ رکھنا چاہے گا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اس روایت کی سند صحیح ہے ہشام بن عروہ نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

انہوں نے اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے حضرت حمزہ بن عمرو نے سوال کیا تھا۔

2270- أخرجه مسلم في الصوم (۷۹۰/۲) باب: التخيير في الصوم والفطر في السفر (۱۱۳۱) والنسائي في الصيام (۱۸۶/۱) باب: ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه - وابن خزيمة (۲۰۲۶) وابن حبان (۲۵۶۷) والبيهقي (۲۱۲/۱) من حديث ابن وهب الطبراني عمرو بن العاص عن أبي الاسود به - وعند النسائي عمرو بن العاص - وذكر آخر - عن أبي الاسود به - وأخرجه الطبراني في التفسير (۲۸۹۱) والطحاوي في المعاني (۷۱/۲) من طريق حيوة عن أبي الاسود به - وأخرجه سليمان بن يسار عن أبي مرآة به - وأخرجه النسائي (۱۸۶/۱) - وأخرجه سليمان بن يسار عن حمزة بن عمرو الأسلمي أيضاً - أخرجه الطيالسي (۱۱۷۵) وأحمد (۱۹۴/۲) والطبراني (۱۸۶-۱۸۵/۱) والطحاوي (۲۶۹/۲) والطبراني (۲۹۸۲-۲۹۸۱) وأخرجه أبو سلمة عن حمزة بن عمرو به - أخرجه النسائي (۱۸۶-۱۸۵/۱) والطبراني (۲۹۸۸) - وأبو بصير: عروة عند النسائي (۱۸۷/۱) والطبراني (۲۹۶۶-۲۹۷۸-۲۹۷۹-۲۹۸۰) - وأبو بصير: منقولة عن علي بن عيسى عند النسائي (۱۸۶/۱) - وأبو بصير: حمزة بن عمرو عند أبي داود في الصوم (۲۱۰۲) باب: الصوم في السفر والعماكم في الصوم (۱۲۳/۱) كل يوم عن حمزة ابن عمرو الأسلمي به - ورواية هشام بن عروة التي أتت اليها المارقطني عقب الحديث عن هشام عن أبيه عن عائشة أن حمزة بن عمرو قال النبي صلى الله عليه وسلم رواها البخاري في الصوم (۱۷۹/۱) باب: الصوم في السفر والفطر (۱۹۴۲) ومسلم في الصيام (۷۸۹/۲) باب: التخيير في الصوم والفطر في السفر (۱۱۳۱) وأبو داود في الصوم (۲۱۶/۲) باب: الصوم في السفر (۲۱۰۲) والنسائي في الصوم (۲۰۷/۱) باب: سرد الصيام والترغيب في الصوم (۷۱) باب: ما جاء في الرخصة في السفر وابن ماجه في الصوم (۱۶۶۲) باب: ما جاء في الصوم في السفر - وابن خزيمة (۲۰۲۸) وابن حبان (۲۵۶۰) والطبراني (۲۹۶۲-۲۹۶۱) والطحاوي (۲۶۹/۲) والبيهقي في الصوم (۲۱۲/۱) باب: الرخصة في الصوم في السفر وفي المعرفة في الصوم (۲۹۵/۱-۲۹۶) باب: الفطر والصوم في السفر (۸۷۷۷-۸۷۷۸) من طرق عن هشام بن عروة به -

اس بات کا احتمال موجود ہے یہ دونوں روایات درست ہوں باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو مرواح غفاری، (اور ایک قول کے مطابق) لیثی مدنی، ایک روایت کے مطابق یہ صحابی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ رویہ بخاری و مسلم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۶ھ)۔ ونی (ط): ابی مرواح۔

2270- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي زِيَادُ النَّمِيرِيِّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَافَقَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَصَامَ وَوَافَقَ رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَأَفْطَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَتَبَ عَنِّي مُوسَى بْنُ هَارُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً زِيَادُ النَّمِيرِيِّ لَيْسَ بِقَوِيٍّ

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا آپ نے روزہ رکھا ایک مرتبہ آپ نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا تو روزہ نہیں رکھا۔

ابو بکر بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن ہارون نے میرے حوالے سے اس روایت کو چالیس سال پہلے روایت کیا تھا۔ اس روایت کے راوی زیاد نمیری مستند نہیں ہیں۔

2271- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْبَزَّازُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ وَيْحَكَ وَمَا ذَاكَ. قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ. فَقَالَ اغْنِ رَقَبَةً. قَالَ مَا أَجِدُ. قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ مَا أَستطِيعُ. قَالَ فَاطْعِمِ سِتِينَ مِسْكِينًا. قَالَ مَا أَجِدُ. قَالَ فَاتَّبِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ ثَمَرٌ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا قَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ. قَالَ عَلَى أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِي فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَخَوُجٍ مِنْ أَهْلِي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَأَطِعمَهُ أَهْلَكَ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

۳۳۷- أخرجه البيهقي في سننه (۲۴۱/۱) كتاب الصيام: باب الرخصة في الصوم في السفر من طريق أبي العباس الداعم: أنبا العباس بن الوليد: به- وزياد النميري وهو زياد بن عبد الله النميري وهو ضعيف كما في التقریب (۲۰۸۷-حوالة)-

۳۳۸- أخرجه البخاري في الصيام (۱۶۲/۱) باب إذا جامع في رمضان الحديث (۱۹۳۶) ومسلم في الصيام (۷۸۱/۲) باب تغلظ

نصرهم الجماع في شهر رمضان الحديث (۱۱۱۱) و أبو داود (۲۶۲/۲) كتاب الصوم: باب كفارة من أتى أهله في رمضان الحديث

(۲۳۹۰) والترمذي (۱۰۲/۲) كتاب الصوم: باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان الحديث (۷۲۶) وابن ماجه (۵۲۶/۱) كتاب الصوم

باب ما جاء في كفارة من أفطر يوماً من رمضان الحديث (۱۶۷۱) و احمد (۲۰۸/۲) و ابن ماجه (۱۹۵۰) و ابن حبان (۲۵۳۶) و ابن

باب في النبي يفتح على امراته في شهر رمضان حديثاً و ابن خزيمة رقم (۱۹۶۲) (۱۹۶۳) (۱۹۶۴) (۱۹۶۵) (۱۹۶۶) (۱۹۶۷) و ابن حبان (۲۵۳۶) و ابن

البيهقي في سننه (۲۲۷/۱) والطحاوي في شرح المعاني (۶۱/۲) من طريق عن الزهري: به- واما طريق سعيد بن المسيب: فأخرجه احمد

(۲۰۸/۲) و ابن ماجه (۵۲۶/۱) كتاب الصيام: باب ما جاء في كفارة من أفطر يوماً من رمضان الحديث (۱۶۷۱) و ابن خزيمة (۱۹۵۱) و ابن

طريق عن سعيد بن المسيب: به-

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں، آپ نے دریافت کیا: تمہارا ستیاناس ہوا کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو، اس نے عرض کی: میرے پاس یہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لگاتار دو ماہ کے روزے رکھو، اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، اس نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی بوری آئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو، اس نے عرض کی: کیا میں اپنے گھر سے زیادہ غریب لوگوں کو صدقہ کروں، اللہ کی قسم! مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت بھی ظاہر ہو گئے، آپ نے فرمایا: اسے لو! اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور یہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ اس کی سند صحیح ہے۔

2272- حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ لَأَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ خُمُسَةُ عَشَرَ صَاعًا قِنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ خُذْ هَذَا فَأَطِيعْهُ عَنْكَ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو! اور اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

2273- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۲۲۷۲- أخرجه أبو داود في الصوم (۲۲۹۲) باب: كفارة من أتى أهله في رمضان، وابن خزيمة (۱۹۵۶) و البيهقي في الكبرى (۲۲۶/۴) ۲۲۷۳ من طريق قشام بن سعد به - قلت: ميسر الحديث عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة وهو الصواب في رواية الزهري، و رواية قشام خطأ - قال ابن حجر: تعليقاً على رواية حميد بن عبد الرحمن - كما في الفتح (۱۹۲/۴) -: (فكذا نوارده عليه أصحاب الزهري، وقد جمعت منهم في جزء مفرد لطريق هذا الحديث أكثر من أربعين نقلاً منهم: ابن عبيدة والبيهقي وميسر و منصور عند الشيخين والوزاعي و تميم و إبراهيم بن سعد عند البخاري ومالك و ابن جرير عند مسلم و يحيى بن سعيد و عراق بن مالك عند النسائي و عبد الجبار بن عمر عند أبي عوانة و الجوزقي و عبد الرحمن ابن مسافر عند الطحاوي و عقيل عند ابن خزيمة و ابن أبي حفصة عند أحمد و بونس و حجاج ابن أرطاة و صالح بن أبي اللخضر عند المارقطني و محمد بن إسماعيل عند الزار - و خالصهم: قشام بن سعد فأخرجه عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة - أخرجه أبو داود وغيره - قال البزار و ابن خزيمة و أبو عوانة: اعطاه فيه قشام بن سعد - قلت: وقد ناهى عبد الوهاب بن عطاء عن محمد بن أبي حفصة فأخرجه عن الزهري أخرجه المارقطني في (العلل) و المحفوظ عن ابن أبي حفصة كالجماعة: كذلك أخرجه أحمد وغيره من طريق روح بن عباد عنه و يحتمل أن يكون الحديث عن الزهري منسوخاً فقد جمعهما عنه صالح بن أبي اللخضر - أخرجه المارقطني في (العلل) من طريقه - اهـ -

فَدَيْكَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا وَقَالَ ابْنُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيهِ قَدْرُ خَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِيهِ كُلُّهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔ اس روایت میں یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے تم کھا لو اور تمہارے گھر والے کھالیں تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو۔

2274- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ مِّنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَاطِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ الَّذِي أَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمْضَانَ بِكَفَّارَةِ الظَّهَارِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . كُلُّهُ فِي أَصْلِ أَبِي سَهْلٍ وَالْمَحْفُوظُ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مَّرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَلَيْثٌ لَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص جس نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزہ توڑ لیا تھا اسے ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

ایک اور روایت کے ہمراہ مجاہد سے مرسل روایت کے طور پر یہ بات منقول ہے اور ایک روایت میں مجاہد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی لیث مستند نہیں ہے۔

2275- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ فِي رَمْضَانَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَغْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ مِائَتِينَ مِسْكِينًا . أَبُو مَعْشَرٍ هُوَ نَجِيعٌ وَلَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں کھا لیا (یعنی روزہ توڑ لیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو ماہ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۲۲۷۵- ذكره الزيلعي (٤٥٠/٢) عن الدارقطني - وحده - ولم يزد على ذلك - وفيه يحيى ابن عبد الحميد الحماني: قال العافظ في التفسير (٧٥٩١): (حافظ الدارقطني - بسمرة الحميت) - ٥١ -

۲۲۷۵- أخرجه ابن الجوزي في (المعجم) من طريق الدارقطني به - وأعله بابي معشر - وقال: (قال ابن معمر: ليس بشي) - ٥١ - كذا

نصب الرابة للزيلعي (٤٥٠/٢) -

ابو معشر نامی راوی کا نام صحیح ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہے۔

2276- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحُمَيْصِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْكَلَّاعِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْحَضَرِ فَلْيُهِدْ بَدَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَمَرٍ لِلْمَسَاكِينِ . الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَمُقَاتِلُ ضَعِيفَانِ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص رمضان کے مہینے میں حضر کی حالت میں ایک دن روزہ توڑے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور کی قربانی کرے، اگر وہ اسے نہ ملے تو وہ کھجور کے تیس صاع غریبوں کو کھلائے۔“

اس روایت کے دو راوی حارث بن عبیدہ اور مقاتل ضعیف ہیں۔

2277- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ مَصَادٍ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا عُذْرٍ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتِينَ وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كَانَ عَلَيْهِ تِسْعِينَ يَوْمًا . لَا يَثْبُتُ هَذَا الْإِسْنَادُ وَلَا يَصِحُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص رخصت اور عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ توڑ دے (یا نہ رکھے) تو وہ تیس دن روزے رکھے اور جو شخص

دو روزے توڑ دے وہ ساٹھ روزے رکھے اور جو تین روزے توڑ دے اس پر لازم ہے وہ نوے روزے رکھے۔“

اس سند کے ساتھ یہ بات مستند طور پر منقول ہے۔ اور عمرو بن مرہ نامی راوی کے حوالے سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صبیح، ابو عبد اللہ بغدادی، قدم اصمہان، وحدث عن مجاشع بن عمرو۔ وروی عن محمد بن نصر زبیری، ذکرہ خطیب نقل

۲۲۷۶- هذا الحديث نقله الذهبي في الميزان (۱/۲-۱۳۶) عن المارقفني وقال: (هذا حديث باطل يكفي في رده ثلاث: خالد كذاب و شيبه ضعيف و مقاتل ليس بشيء) - و قال ابن عمر و هذا روى ابن عدي في الكامل (۲/۳۲) عن جعفر الفريابي تكذيبه وقال: رسا الخطاء۔ وقال المارقفني: احمد و عثمان ابنا خالد بن عمرو السلفي ثقتان و ابوهما ضعيف۔ وقال في موضع آخر: غيره اثبت منه۔ وقال ابن عدي: له احاديث مناكير) - و الحديث اورد ابن عرابي في تنزيه الشريعة (۲/۱۷۷)۔

۲۲۷۷- نقله السيوطي في اللآلئ المصنوعة (۲/۱۰۶) عن المارقفني بسنده۔ وقال: (قال المارقفني: لا يثبت: عمر بن ابوب للا يجمع به۔ و محمد بن صبيح ليس بشيء) - و الحديث موجود في نسخ المارقفني: (ولا يثبت هذا الإسناد ولا يجمع عن عمرو بن مرة)۔

عن (الاسماء وکنی) لابن مندہ اصمہانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۷۴/۵)۔

○ عمر بن ایوب عبدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہام، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 188ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۹۰۱)۔

2278- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ فَقَلْبُهُ صِيَامُ شَهْرٍ. مَنْدَلٌ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو اس پر ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے۔“

اس روایت کا راوی مندل ضعیف ہے۔

2279- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاصُّ - وَهُوَ ثِقَةٌ - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتَّى رَمَضَانَ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

نصف شعبان گزر جانے کے بعد روزہ نہیں رکھنا چاہیے یہاں تک کہ رمضان آجائے البتہ جس شخص پر رمضان کی قضاء کی کفارے کے (روزے لازم ہوں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ اپنے معمول کو ترک نہ کرے۔

عبدالرحمن بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے۔

2278- نقله السيوطي في اللآلئ. أيضاً (۱۰۶/۲) ونقل تضعيف الدررقي لشمس عقبه وقد تقدمت ترجمة مندل كثيراً.

2279- أخرجه ابن داور في الصوم (۷۵۱/۲) باب: في كراهية ذلك فبعض جعل شعبان بر رمضان (۲۳۳۷) و الترمذي في الصوم (۱۱۵/۲)

باب: ما جاء في كراهية الصوم في النصف الثاني من شعبان لعالم رمضان (۷۲۸) و ابن ماجه في الصيام (۵۲۸/۱) باب: ما جاء في النسيء

ان يتقدم رمضان بصوم الله من صام صومه فوافقه (۱۶۵۱) و البيهقي في الصيام (۲۰۹/۶) باب: الشهر الذي ورد في النسيء عن الصيام

و الطحاوي في المعاني (۲۸۲/۲) و ابن حبان (۲۵۹۱) و الترمذي في الصوم (۱۷/۲) باب: النسيء عن الصوم بعد انتصاف شعبان كل يوم عن

المسلم بن عبد الرحمن - قال ابن حجر في تلخيص المحبر (۲۷۸/۲) (فيه عهد الرحمن بن ابراهيم القاص مختلف فيه قال الدررقي

ضعيف. وقال ابو حاتم: ليس بالقوي. روى حديثاً منكراً قال عهد الحمي: يعني هذا و تحفه ابن القطان بانه لم ينس عليه فله حديث

عبره قال: و لم يات من ضعفه بحجة والحديث حسن. قلت: قد صرح ابن ابي حاتم عن ابيه بانه انكر هذا الحديث بموته على عهد

الرحمة - ا - الله -

ویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن ابراہیم قاص، عن محمد بن منکدر، ضعفہ دارقطنی۔ یہ بصری ہیں، (اور ایک قول کے مطابق): کرمانی، یہ فی ہیں، روی عباس عن یحییٰ: لیس بشیء۔ وقال نسائی: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ وقیل: وثقہ بخاری۔ وقال احمد بن حنبل: لیس باس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۵۶/۴)۔

2280- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کے ذمے رمضان کا ایک روزہ ہو وہ اسے جاری رکھے اور روزہ رکھ لے (اور درمیان میں چھوڑے نہیں)۔“

2281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْحَضَرَمِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي طَاءِ رَمَضَانَ يَسْرُدْهُ وَلَا يَفْرِقْهُ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ ارشاد فرمائی ہے:

”آدمی اسے جاری رکھے اور اس میں فرق نہ ڈالے۔“

اس روایت کا راوی عبد الرحمن بن ابراہیم ضعیف ہے۔

2282- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَارِسٍ النِّسَابُورِيُّ قَالَ وَفِيمَا ذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) مُتَتَابِعَاتٍ سَبَقَتْ مُتَتَابِعَاتٍ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ أَيْضًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگاتار ہوں گے۔“

اس کے بعد لفظ ”لگاتار“ ساقط ہو گیا۔

اس کی سند مستند ہے اور اس کی بعد والی روایت کی بھی سند مستند ہے۔

۱- المعرجہ عبد الرزاقہ فی الصیام (۲۴۱-۲۴۲) باب: قضاء رمضان (۷۶۵۷) و البیروقی فی الصیام (۲۵۸/۴) باب: قضاء شہرہ
۲- من ان شاء متفرقا و ان شاء متتابعاً من طریق عبد الرزاق: بہ۔

2283-

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ (فِعْدَةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) مُتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَابِعَاتٍ سَقَطَتْ لَمْ يَقُلْ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگا تار ہوگی۔“

تو اس کے بعد لفظ ”لگا تار“ ساقط ہو گیا۔

اس میں ساقط ہونے کا تذکرہ عروہ نے کیا ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن بشر بن حکم، عبدی، ابو محمد نيسابوری، ثقہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا شمار 260ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۳۴)۔

2284-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَازِمٍ الْأَنْدَلُسِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَّاحِيلَ الْغَفَّارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ بَنِي عَمْرِو سُلَيْمِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ قِضَاءٍ رَمَضَانَ قَالَ يَقْضِيهِ تَبَاعًا وَإِنْ فَرَّقَهُ أَجْزَاءً. الْوَلَدُ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی قضاء کے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اس میں روزہ دار لگا تار قضاء کرے گا اگر وہ درمیان میں فرق ڈال دیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہوگا۔“

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2285-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاظُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ صَالِحٌ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَامِرٍ الْهَوْزَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ سُلَيْمَ بْنَ رَمَضَانَ لَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُرَخِّصْ لَكُمْ فِي فِطْرِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَلَيْكُمْ فِي قِضَائِهِ فَأَخْصِ الْعِدَّةَ وَاصْبِرْ.

☆☆ ابو عامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے رمضان کی قضاء

2284- ذکرہ السیوطی فی المرآۃ المنصور (۱/۲۸۸) و عزاء للمار قطنی و عدہ۔ و فی اسنادہ محمد بن عمر الراشدی متروک کمرأی۔

2285- أخرجه البيهقي في سننه (۱/۲۵۸) کتاب الصوم: باب قضاء شهر رمضان ان شاء منصرفاً۔ و فی المعرفة (۲/۱۰۵) کتاب

باب قضاء صوم ایام رمضان رقم (۲/۱۰۵) من طریق المار قطنی: به۔

بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ رخصت نہیں دی ہے تم یہ روزے نہ رکھو اور نہ وہ یہ چاہتا ہے اس کی قضاء کے حوالے سے تم کو مشقت کا شکار کرے اس لیے تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو ویسے رکھ لو۔

2286- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَزِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ يُسْئِلُ عَنْ قِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا فَقَالَ أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ ابو عامر ہوزی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے رمضان کی قضاء متفرق طور پر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھ لو۔

2287- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قِضَاءِ رَمَضَانَ صُومُهُ كَيْفَ شِئْتَ وَقَالَ ابْنُ عُثَيْبَةَ كَمَا أَفْطَرْتَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے (وہ فرماتے ہیں:) تم اسے جیسے چاہو رکھ لو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم روزے ویسے ہی رکھو گے جیسے (رمضان کے مہینے میں) روزے چھوڑے تھے۔

2288- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا لَا بَأْسَ بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رمضان کی قضاء متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2289- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَقُولُ أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

۲۲۸۹- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۵۸/۱) وفي المعرفة (۱۰۵/۲) من طريق الدارقطني به۔

۲۲۹۰- أخرجه ابن عباس أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۴۲/۱) باب: قضاء رمضان (۷۶۶۵) أخرجه ابن جرير به۔ وأخرجه البيهقي في الكبرى (۲۵۸/۱) من طريق ابن المبارك عن معمر به۔ وصح عن عبد الرزاق (۷۶۶۱) عن ابن جرير عن عطاء ابن ابن عباس وأما الضريرة قال: رمضان: فرفه إذا أصعبته۔ وهو في السنن الكبرى للبيهقي (۲۵۸/۱) وأما ابن عمر: (أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۴۱/۱) باب: قضاء رمضان (۷۶۵۶) عن معمر عن الرضري عن سالم عن ابن عمر۔ وأخرجه أيضاً (۷۶۵۷) عن ابن جرير عن حماد بن عمار عن سالم عن ابن عمر۔

۲۲۹۱- أخرجه البيهقي في المعرفة (۱۰۶/۲) كتاب الصيام: باب قضاء صوم أيام رمضان (۲۵۲۷) من طريق الدارقطني به۔ وأخرجه البيهقي۔

۲۲۹۲- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۵۸/۱) كتاب الصيام: باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقا من طريق الدارقطني به۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد حمید بن دینار حواہن کردید صاحب زیادہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہومن شیوخ شعبۂ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۸۳)۔ وقوع فی (ط): عبد حمید بن رافع۔

2290- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَوَاتِرًا. ☆☆ عبد اللہ بن ابوملکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ رمضان قضا کو متواتر رکھا جائے۔

2291- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِقِضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِّعًا. ☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک رمضان کی قضا کو الگ الگ کے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نوفلی مکی، یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر ان کا قبول کیا۔ ان کا انتقال 50ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۶۸)۔

2292- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَرَّقَهُ إِذَا أَحْصَيْتَهُ. ☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: تم انہیں الگ الگ رکھ سکتے ہو۔ تعداد پوری کر لو۔

2293- حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْنَعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ. ☆☆ اسناد حسن اسنادہ ثقات الا ان معاذ بن اقصام المستورانی صحابیہ رجا ولهم - و سوانی عقبہ من طریق اخری عن ابی ہریرہ۔ ۲۲۹۱- اخرجه البيهقي (۲۵۸/۱) کتاب الصیام: باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقا و ان شاء متتابعاً من طریق ابن ابی ہریرہ عن ابن العکم: بہ۔ ۲۲۹۲- اخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم (۷۶۶۱) عن ابن جریج: بہ۔ وقد تقدم قبل اربعة امارات۔ ۲۲۹۲- اخرجه البيهقي في السنن (۲۵۸/۱) من طریق الدارقطني: بہ۔

عن مَوْهَبِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ
نَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم
معتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزہ رکھو۔

2294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ
لَدُنَّا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
رَقِيَ قَضَاءُ رَمَضَانَ وَأَخْصِ الْعِدَّةَ. كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم رمضان کی قضاء میں فرق کر سکتے ہو البتہ گنتی کو شمار کرو۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2295- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ يَخَامِرٍ يَقُولُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَخْصِ الْعِدَّةَ
وَأَضَعْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جب چاہو کرلو (یعنی قضاء کرلو)۔

2296- حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيه
أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
سَالِحِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ إِنْ شَاءَ فَرَّقْ وَإِنْ شَاءَ تَابَعَ. لَمْ
يُسْأَلْهُ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ بِشْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات
فرمائی: اگر آدمی چاہے تو اسے الگ الگ رکھے اور اگر چاہے تو مسلسل رکھے۔

اس روایت کو سفیان بن بشر کے علاوہ اور کسی نے مستند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2297- حَدَّثَنَا ابْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

تقدم من طريق محمد بن الصباح عن معاوية بن صالح به۔

۱- أخرجه البيهقي في (المعرفة) في الصوم (٢٨٢/٦) بابية قضاء صوم أيام رمضان (٨٨٧) من طريق الدارقطني
قال ابن حجر في (تلخيص العبير) (٢٨٨/٢) في إسناده سفیان بن بشر، وتقدم بوضوح - قال - يحيى: الدارقطني: وأخرجه عطاء
بن عبيد بن عبيد بن عبد الملك، قلت: وإسناده ضعيف أيضاً، وأخرجه من حديث عبد الله بن عمر، وفي إسناده الواقدي، ورفقه ابن لوط، و
أخرجه من حديث محمد بن المنكدر قال: بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل من تقطعت قضاؤه شهر رمضان! فقال: (ذلك البلاء)
الذي لو كان على أحدكم دين ففقدتموه، والمدينون هم الذين يفتنونكم، فإله الله هو أن يعطوكم، وقال: قلنا إسناده حسن - لكنه درجته و
المرسل موصول ولا يشك - ١ - ١ -

۲- أخرجه ابن حجر في (تلخيص العبير) (٢٨٨/٢) وهو نقل كلامه في الرواية السابقة

خِوَرِاشٍ عَنْ وَاسِطِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .
وَحَدَّثَنَا وَاسِطُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِوَرِاشٍ ضَعِيفٌ .
★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبید بن عمیر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ہشیم بن عثمان، حدث عن مسعود بن جویریہ موصی۔ روی عنہ ابراہیم بن محمد بن مسلم بن وارہ۔ ان کے حریر حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱۸/۱۲)۔

2288- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا السَّيْلَحَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَرَّقَ قَضَاءَ رَمَضَانَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ (فِعْدَةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرٍ)
★★ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم رمضان کی قضاء الگ الگ کر کے رکھ سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
"تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی۔"

2289- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قَضَاءِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ذَاكَ إِلَيْكَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَى الدَّيْنَ وَالدَّيْنُ هَمِّينِ أَلَمْ يَكُنْ قَضَاهُ قَالَ لَوْ أَنَّهُ مَرَّسَلٌ إِلَّا أَنَّهُ مُرَّسَلٌ وَقَدْ وَصَلَهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ إِلَّا أَنَّهُ حَعَلَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَلَا يَثْبُتُ مُتَّصِلًا .

★★ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ الگ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری مرضی ہے تمہارا کیا خیال ہے اگر شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ ایک یا دو درہم ادا کر دے تو کیا یہ ادا کی گئی نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے معاف کر دے اور بخش دے۔

اس کی سند حسن ہے لیکن یہ روایت مرسل ہے۔

ابوبکر کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے البتہ انہوں نے اسے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے ابو زبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت بھی متصل طور پر ثابت نہیں ہے۔

2298- ذكره السيوطي في المعجم المصنوع (۱/۲۸۸) وعزه للمصنف - وقال البيهقي (۱/۲۵۹) (وقد روي من وجه آخر عن عبد الله بن عمرو بن العاص مرفوعاً في جواز التفريق ولا يصح شيء من ذلك) -
2299- المرحوم البيهقي في منته (۱/۲۵۹) كتاب الصوم باب قضاء شهر رمضان ان شاء الله تعالى من طريق المصنف - به - وذكره السيوطي في المعجم (۱/۲۸۸) وعزه نسبه الى ابن ابي الزبير عن جابر كما ذكر المصنف وسواتي عفا -
- ۱ -

2300- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْفَضْلِ سَعِيدُ السَّجِسْتَانِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْطِيعِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ الدِّرْهَمَ لِرَهْمَيْنِ حَتَّى يَفْضِيَهُ هَلْ كَانَ ذَلِكَ قَضَاءً دَيْنِهِ أَوْ قَاضِيَهُ . قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ . نَحْوَهُ . كَذَا قَالَ عَنْ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ الگ کے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ درہم یا دو درہم ادا کر دے یہاں تک کہ اسی طرح وہ سب ادا کر دے تو کیا اس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہوگی یا اسے بلی کرنے والا شمار کیا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بیانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن فضل سجستانی جزری، حدیث بالمصنوعیۃ عن ابی بکر بن عیاش، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان ان (۱۳۹/۳)، ثقات (۲۳۸)۔

○ یحییٰ بن سلیم قرشی، طائفی، ابو محمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابوزکریا مکی حذاء و خراز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ذوق" قرار دیا ہے۔ سنی، حفظ، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 193 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید احادیث کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۱۳)۔

2301- قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ وَأَبُو حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ وَزُرَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ "جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔"

للمحقق: أبو الزبير محمد بن مسلم بن سعد بن ثقة، لكنه يروي - و الصواب إرسال هذا الحديث: كما تقدم في الحديث السابق -

المرجع: احمد (۶/۲۶۹) و البيهقي في الكبرى (۴/۲۵۵) من حديث عبيد الله بن أبي جعفر -

اس کی سند مستند ہے اسے عمرو بن حارث نے عبید اللہ بن ابی جعفر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

2302- حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَصْبَغِ بْنِ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَى صِيَامٍ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی (وارث) اس کی طرف سے روزے رکھے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اصبح بن فرج، ابو عبد اللہ مصری، مالکی، احدثہ، تفقہ علی والدیہ، ان کا انتقال 275ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام وفيات سہ ۲۷۵ھ۔

2303- قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صَبِيحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

مُسْلِمٍ بْنِ وَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن اعین جزری ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ردی لہ بخاری والتسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۶۳۷۳)۔

2304- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

۲۲۰۲- أخرجه مسلم في الصيام (۸۰۲/۲) باب: قضاء الصوم عن الميت (۱۱۶۷) و ابو داود في الصوم (۷۹۱/۲-۷۹۲) باب: فوس من مات في الصوم (۲۱۰۰) و في الترمذي و النسخة (۲۲۱) باب: ما جاء فوس من مات و عليه صيام صام عنه وليه و البيهقي في الكبرى (۲۵۵/۶) (۲۷۹/۶) و ابن حبان (۲۵۶۹) من حديث ابن وهب به۔

۲۲۰۳- أخرجه البيهقي في الصوم (۱۹۲/۶) باب: من مات و عليه صوم (۱۹۵۲) و الطبري في (شرح السنة) (۱۷۷۳) عن موسى بن عمار به۔

۲۲۰۴- أخرجه مسلم في الصيام (۲۱۸) باب: قضاء الصوم عن الميت و الترمذي في الصوم (۷۱۶) باب: ما جاء في الصوم عن الميت و ابن حبان في الصوم (۱۷۵۸) باب: من مات و عليه صوم من نذر و البيهقي في الصوم (۲۵۵/۶) و ابن حبان (۲۵۷۰) من طريقه به۔

محمد بن عبد الله بن محمد به۔

سَعِيدٌ وَيَزَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَالْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنَّ نَحْيِي مَاتَ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ قَالَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ تَقْضِيئَهُ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے اس کے ذمے رمضان کے روزے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا حق ادا کیا جائے)۔

2305- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرَيْنِ مُتَبَاعَيْنِ وَقَالَ فَذَيْنِ اللَّهُ أَحَقُّ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس خاتون نے یہ عرض کی تھی: اس (مرحومہ) کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے لازم تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے قرض (کا حق ہے اسے) ادا کیا جائے۔

2306- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْبَضْرِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْفٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ عَنْهَا . قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَذَيْنِ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى . قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ جَمِيعًا حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا . وَقَالَ دَعْلَجٌ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا أَصَحُّ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ .

وَقَالَ ابْنُ مَفْرَاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے لازم تھے کیا میں ان کی طرف سے انہیں ادا کر

۲۳۰۵- أخرجه الطبراني في الأوسط (۱۷۸۲) من وجه آخر عن الأعمش عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس نحوه ولفظه: (الحسين الله امي ان يقضى)۔

۲۳۰۶- أخرجه أحمد في مسنده (۲۵۸/۱) والبخاري في الصوم (۱۹۲/۶) بابية من مات وعليه صوم (۱۹۵۲) و مسلم في الصوم (۸۸۶/۲) بابية قضاء الصيام عن الميت (۱۱۴۷/۱۵۵) والطبراني في الكبير (۱۲۳۰) من حديث زائدة - به -

لوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن مرزوق ابو عوف طوسوی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لا باس بہ۔ ووثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان (۳/۴۹۹)۔

2307- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُنَيْبَةَ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ
الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُنَيْبَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَأَلَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ- قَالَ عُنَيْبَةُ وَهُوَ أَخُو
يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ- نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَرِضٍ فَقَالَ بِهِ مَرَضُهُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ رَمَضَانَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَقَالَ
نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ وَلَمْ يَكُنْ صَامَ رَمَضَانَ الْخَالِي فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا مُلْكًا
مِنْ حِنْطَةٍ ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

☆ ☆ یونس بیان کرتے ہیں: سعید بن زید نے (عنبہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صاحب یونس کے بھائی ہیں) نافع سے جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں، سوال کیا ایسے شخص کے بارے میں جو بیمار ہو جاتا ہے اور اسکی بیماری طویل جاتی ہے یہاں تک کہ بیماری کے دوران دو یا تین رمضان گزر جاتے ہیں (تو وہ شخص روزے نہیں رکھ پاتا)۔ نافع بیان کر رہے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص کو رمضان کا زمانہ مل جائے اور وہ رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھ سکے تو ہر ایک روزے کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلا دیا کرے تو پھر اس کے ذمے قضاء لازم نہیں رہے گی۔

2308 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَيْءٌ
فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مَدًّا مِنْ حِنْطَةٍ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص کو رمضان کا زمانہ نصیب ہو (اور وہ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے) اور اس کے ذمے رمضان کے کچھ حصے (یعنی اس کے کچھ روزے) کی ادائیگی لازم ہو تو وہ ہر ایک روزہ کے عوض ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلا دے۔

2309- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُشَيِّ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

٢٢٠٨ قال ابن حجر في (تلفيظ الحبيب) (٢٢٢/٢): (أخرج الطحاوي وهذا أنه لا يخفى) وقال ابن حزم: (روينا عدم القضاء عن

جُرَيْجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي رَجُلٍ مَرِضٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ الْآخِرُ قَالَ يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ وَيُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مَدًّا مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مُسْكِينٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ هَذَا صَامَ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ رِاسَنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا جو رمضان میں بیمار ہوا تھا اور بعد میں تندرست ہو گیا تھا اس نے (ابتدائی حصے میں) روزے نہیں رکھے تھے یہاں تک کہ آخری حصے میں اُسے روزے رکھنے کا موقع ملا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: جس حصے میں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ روزے رکھے اور ابتدائی جس حصے میں اس نے روزے نہیں رکھے ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا ایک صاع ایک مسکین کو دیدے گا اور جب وہ اس سے فارغ ہوگا تو اس دن کا روزہ رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی۔

اس کی سند صحیح موقوف ہے۔

2310- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ السَّمْحِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَنْجَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ الْمُقْرِئُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَنْ فَرَّطَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ الْآخِرُ قَالَ يَصُومُ هَذَا مَعَ النَّاسِ وَيَصُومُ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ وَيُطْعِمُ لِكُلِّ يَوْمٍ مُسْكِينًا رِاسَنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو شخص رمضان کی قضاء کے بارے میں کوتاہی کرے یہاں تک کہ اسے رمضان کا آخری حصہ مل جائے وہ فرماتے ہیں: وہ شخص لوگوں کے ہمراہ روزہ رکھے گا اور پھر اس دن کے بھی روزے رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی سند مستند ہے لیکن یہ روایت موقوف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن فضل بن سح، ابو علی زعفرانی، معروف ب (البصرانی)، حدث عن مسلم بن ابراہیم والی معمر منقری و جماعۃ تونی مہ ثمانین و مائتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۰۱/۷)۔

2311- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو إِسْحَاقَ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُوسَى بْنِ وَجِيهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي

2310- أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۲/۷) كتاب الصيام باب المفطر يمكنه ان يصوم ففطر حتى جاء رمضان آخر - من طريق قيس بن عطاء عن أبي هريرة نحوه - وعلى طريق ابن جريج نحوه فقال: (وأخرجه ابن جريج عن عطاء عن أبي هريرة وقال: مدًا من حنطة لكل مسكين -) - وأخرجه مرة أخرى من طريق أبي عوانة عن ربيعة قال: زعم عطاء انه سمع ابا هريرة - فذكر نحوه وبيان في تبيينه -

2311- أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۲/۷) كتاب الصيام باب المفطر يمكنه ان يصوم ففطر حتى جاء رمضان آخر من طريق صالح أبي الغليل عن مجاهد -

هُرَيْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ مَرَضٍ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَذْرَكَهُ رَمَضَانَ الْآخَرَ قَالَ يَصُومُ الَّذِي أَذْرَكَهُ ثُمَّ يَصُومُ الشَّهْرَ الَّذِي أَفْطَرَ فِيهِ وَيُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا رَأْبِرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ وَأَبْنُ وَجِيهِ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو رمضان کے مہینے میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ پاتا پھر وہ بعد میں تندرست ہو جاتا ہے اور اس نے (رمضان کی قضاء کے) روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ گیا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”جو رمضان آ گیا ہے وہ اس کے روزے رکھے گا پھر اس کے بعد وہ ایک مہینہ وہ روزے رکھے گا جو اس نے نہیں رکھے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔“

اس کے راوی ابراہیم بن نافع اور ابن وجیہ دونوں ضعیف ہیں۔

2312- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ أَخْبَرَنَا رَقَبَةُ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَمْرُضُ فِي رَمَضَانَ فَلَا يَصُومُ حَتَّى يَبْرَأَ فَلَا يَصُومُ حَتَّى يَذْرَكَهُ رَمَضَانَ الْآخَرَ قَالَ يَصُومُ الَّذِي حَضَرَهُ وَيَصُومُ الْآخَرَ وَيُطْعِمُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِسْكِينًا رَأْسًا صَحِيحٌ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو رمضان کے مہینے میں بیمار ہو جائے اور روزے نہ رکھے پھر وہ تندرست ہو جائے یا جو شخص کوئی روزہ نہ رکھے یہاں تک کہ اسے اگلا رمضان نصیب ہو جائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس رمضان کے روزے رکھے گا جو اب آ گیا ہے اور دوسرے والے رمضان کے روزے (قضاء کے طور پر) رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی روایت مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رقبہ - بقاف وموحدة مفتوحین - ابن مصقلة عبدی، کوفی، واب عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مامون“

۲۳۱۱- قال البيهقي في سننه (۲۵۲/۱) كتاب الصوم باب المظفر بكنه ان يصوم ففردا: (روى هذا الحديث ابراهيم بن

الجلاب عن عمر بن موسى بن وجيه عن الحكم عن مجاهد عن ابي هريرة مرفوعاً وليس بشيء: ابراهيم وعمر مرفوعان - ۱- ۵۱- حقه

ابن حجر في (المنهاج) (۲۲۲/۲): (فيه عمر بن موسى بن وجيه وهو ضعيف جداً) والراوي عنه ابراهيم بن نافع ضعيف أيضاً

اخرجه المارقطي من طريق عن ابي هريرة مرفوعاً وصح عن ابن عباس من قوله ايضاً - ۵۱-

۲۳۱۲- اخرج البيهقي في سننه (۲۵۲/۱) كتاب الصوم باب المظفر بكنه ان يصوم من طريق علي بن محمد بن ابي النور

سؤل به - وقد تقدم قبل حديثين -

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۲۸)۔

2313- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ قَرَطَ فِي صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ آخِرُ فَلْيَصُمْ هَذَا الَّذِي أَدْرَكَهُ ثُمَّ لْيَصُمْ مَا فَاتَهُ وَيُطْعِمَ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . خَالَفَهُ مُطَرِّفٌ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے روزوں کے بارے میں کوتاہی کرے یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے تو وہ شخص اس رمضان کے روزے رکھے گا جواب آچکا ہے پھر اس کے بعد وہ روزے رکھے گا جو فوت ہو گئے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

ابو اسحق سے نقل کرنے میں مطرف نے اس کی مخالفت کی ہے اور یہ روایت پہلے زریچکی ہے۔

2314- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يَخْدُثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يَصِحَّ بَيْنَ الرَّمَضَانَيْنِ صَامَ عَنْ هَذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي وَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخِرُ صَامَ هَذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي فَإِذَا أَفْطَرَ قِضَاءَهُ رَأْسًا صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دو رمضان کے درمیان تندرست نہ ہو تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا (یعنی اس کی قضاء کے روزے) اور گزشتہ رمضان کی طرف سے کھانا کھلا دے گا اور اس شخص پر (گزشتہ رمضان کے روزوں کی) قضاء لازم نہیں ہوگی لیکن جو شخص تندرست ہو اور وہ روزے نہ رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا پھر سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کے طور پر مسکینوں کو کھانا کھلائے گا اور جب اس کے اس مہینے کے روزے ختم ہو جائیں گے تو پھر وہ سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کرے گا۔

اس کی سند مستند ہے۔

2315- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَخَاطَلِيُّ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ

۲۳۱۴- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۲۲): (أخرجه البيهقي من طريق ميمون بن مهران عنه) يعني عن ابن عباس و صححه ابن حجر عن ابن عباس من قوله: كما سبق في آخر كلامه على رواية أبي هريرة قبل السابقة-

۲۳۱۵- صححه الدارقطني من هذا الوجه موقوفاً وقد ورد من وجه آخر عن ابن عمر مرفوعاً في النسوي عن صيام الفطر والاضحى عند

البخاري في الصوم (۴/۲۳۸) باب: صوم يوم الفطر (۱۹۹۰) و أبي داود في الصوم (۲/۷۹۹) باب: النسوي عن صوم يوم الفطر و يوم

الاضحى (۱۱۳۷) و أبي داود في الصوم (۲/۳۱۹) باب: في صوم العيمين (۲۴۱۶) و الترمذي في الصوم (۲/۱۴۱) باب: ما جاء في كراهية

الصوم يوم الفطر والنحر (۷۷۸) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة للمزي (۸/۱۲۰) و ابن ماجه في الصوم (۱/۵۴۹) باب: في النسوي

عن صيام يوم الفطر والاضحى من حديث ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نسى عن صيام هذين اليومين: الفطر و

الاضحى الحديث-

عُبَيْدٌ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ بَنِ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَاءَ فَاتَى ذَلِكَ عَلَى يَوْمٍ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللَّهُ بِوَقَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ رِاسَنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھے یاد ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا کہ وہ شخص بولا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر بدھ کو روزہ رکھے گا تو یہ دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن آگیا تو اب (اسے) کرنا چاہیے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

اس کی سند مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن جبیر بن حیة - ابن مسعود بن معتب، ثقفی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ دکان پرسل، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن عسقلانی ت (۲۰۷۱)۔

2316- قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمَسَاوِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانہ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ اسیس روزے رکھے ہیں (یعنی رمضان کا مہینہ اسیس دن کا بھی ہوتا ہے)۔

2317- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الثَّغْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيلَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَيْكُونُ شَهْرُ رَمَضَانَ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ فَقَالَتْ مَا صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْتُ.

۲۳۱۶ سمعہ الدارقطنی عقب الحدیث التالی وقال: لادن عبد الاعلی بن ابی المساور من روى - قلنا: عبد الاعلی هذا قال البخاری منكر الحدیث: كما فی التاريخ الكبير (۷۶/۶) - وقال ابو زرعة الرازی فی (سولات البرزخی) ص (۳۲۲): ضعیف جدا - وقال ابو حاتم الرازی فی حیل الحدیث (۲۶۷۱): (ضعیف تبه المنزلة) - اه - لكن اخرجه البيهقي فی سننه (۲۵۰/۶) من طريق عمرو بن العاص قال سمعت عبد الله بن مسعود يقول: (ما صمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعا وعشرين اكثر مما صمت معه ثلاثين) - اه - ۲۳۱۷ اخرجه البيهقي فی سننه (۲۵۰/۶) كتاب الصوم: باب الصوم يخرج تسعا وعشرين فیکمل صيامهم من طريق ابی حمزة السماک ثنا حماد بن سہل الثغری ثنا ابو غسان مالک بن اسماعیل به - واسنادہ صحیح: كما قال الدارقطنی - رحمه الله - فان اسماعیل سمع ثقة: كما فی التفریب (۲۵۹) و ابو سعید بن عمرو بن سعید بن العاص ثقة اخصا - بنظر: التفریب (۲۲۸۲) -

ثَلَاثِينَ. وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَيْضًا مِمَّا سَمِعْتُ مَعَهُ ثَلَاثِينَ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ. وَالَّذِي قَبْلَهُ غَيْرُ ثَابِتٍ لِأَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى بْنَ أَبِي الْمَسَاوِرِ مَرْثُوكٌ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے عرض کی گئی: اے ام المؤمنین! کیا رمضان کا مہینہ اسی دن کا بھی ہو سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانہ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ اسیس روزے رکھے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں۔ اس کی سند حسن صحیح ہے اور اس سے پہلے والی روایت ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کا راوی عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور مرقوک

۴۔

ادویان حدیث کا تعارف:

○ حامد بن سہل بن سالم، ابو جعفر، یعرف بالثغری، امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۱۶۷، ۱۶۸)۔

2318- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْمُسَوِّرُ بْنُ الصَّلْبِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعَةً وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ. الْمُسَوِّرُ ضَعِيفٌ.

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ اسیس روزے رکھے ہیں۔

اس روایت کا راوی مسور ضعیف ہے۔

6-باب الْإِعْتِكَافِ

باب 6: اعتكاف کا بیان

2319- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

۲۳۱۹- أخرجه ابن عدي في الكامل (۱/۱۶۶) من طريق صالح ثنا المسور بن العلاء ثنا محمد بن المنكدر عن جابر قال: (لا تقولوا نقص المسور فقد صمنا مع رسول الله تسعة وعشرين أكثر مما صمنا ثلاثين) - الله والعميت ذكره الذهبي في الميزان (۱/۱۶۶) في ترجمة المسور بن العلاء - وقال في العلية: (ضعفه أحمد والبخاري - وقال النسائي والازدي: مرقوك) - الله -

۲۳۱۹- أخرجه البخاري في الاعتكاف (۲/۲۰۲) باب: الاعتكاف ليلة - ومسلم في الإيمان (۱/۱۶۶) باب: نذر الكافر - وما يفعل فيه إذا أسلم - و أبو داود في الإيمان والنسبة (۲/۲۳۵) باب: من نذر في الجاهلية ثم أسلم - والترمذي في النسبة (۱/۱۵۲۹) باب: ما جاء في وفاة النبي - والطحاوي في المعاني (۲/۱۳۲) و البيهقي في الكبرى (۱۰/۷۶) وابن حبان (۱/۱۲۸۰) وابن الجارود في المنهاج (۱/۹۶۱) وأحمد في مسنده (۱/۲۷) من رواية يحيى بن سعيد القطان - به -

الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَتَكَيَّفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔ اس کی سند مستند ہے۔

.....

اعتکاف کے احکام

اعتکاف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ”تبین الحقائق“ کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

لفظ اعتکاف کا لغوی مطلب کسی جگہ پر قیام اختیار کرنا ہے اور اپنے آپ کو وہاں روک لینا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ان تصویروں کی حقیقت کیا ہے جن پر تم جے بیٹھے ہو۔“

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور وہ اپنے بتوں پر جے بیٹھے ہیں۔“

شرعی طور پر اعتکاف کا مطلب مسجد میں قیام کرنا اور ٹھہرنا ہے جو روزے اور نیت کے ساتھ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے پاک کر دو۔“

یہاں یہ لغوی معنی موجود ہے اور اس میں ایک اضافی صفت کا تذکرہ ہے۔

مصنف نے یہ بات کہی ہے:

مسجد میں روزے اور نیت کے ہمراہ ٹھہرنا مسنون قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے: مسجد میں ایسا ٹھہرنا سنت ہے جس کے لیے یہ بات شرط ہے اعتکاف کی نیت بھی ہو اور روزہ بھی رکھا ہوا ہو۔

امام قدوری رحمہ اللہ نے یہ بات کہی ہے اعتکاف کرنا مستحب ہے جبکہ صاحب ہدایہ یہ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے: ایسا کرنا مستحب مؤکدہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں ہا قاعدگی سے اسے سرانجام دیا ہے اور یہ باقاعدگی مسنون ہونے کی دلیل ہے۔

(مصنف کہتے ہیں:) درست یہ ہے: اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے واجب یعنی وہ اعتکاف جس کی نذر مانی گئی سنت یعنی وہ اعتکاف جو رمضان کے آخری عشرے میں کیا جائے اور مستحب یعنی وہ اعتکاف جو اس وقت کے علاوہ کسی بھی وقت

س کر لیا جائے۔

اعتکاف کی خوبی میں یہ بات شامل ہے انسان کا دل دنیاوی معاملات سے ہٹ جاتا ہے اور انسان اپنے آپ کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ انسان اپنے مولیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اس کے گھر میں رہتا ہے اعتکاف سے مراد روزے اور بیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا ہے۔

جہاں تک ٹھہرنے کا تعلق ہے تو یہ اعتکاف کا رکن ہے کیونکہ اس کی بنیاد پر اعتکاف ہوتا ہے اور اس کے لیے نیت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ روزے اور مسجد کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ یہ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کا مذہب ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں اس کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اعتکاف کرنے والے پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ خود اسے اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے (تو حکم مختلف ہوگا)۔“
اس روایت کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ابوبکر محمد بن اسحاق اور دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔
صحیحین میں یہ بات روایت کی گئی ہے۔

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو اور ایک رات کا اعتکاف کر لو۔“

اور رات کے وقت روزہ نہیں رکھا جاسکتا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ زمانہ شرک میں اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے تو انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔
اس روایت کو بھی امام دارقطنی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔
(امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اگر روزہ رکھنا اعتکاف کے لیے شرط ہوتا تو اب یہاں روزے کو اپنے اوپر لازم قرار دینے کی ضرورت نہ ہوتی۔

(امام شافعی رحمہ اللہ کے موقف کی) ایک دلیل یہ بھی ہے روزہ اپنی اصل کے اعتبار سے بذات خود ایک دینی رکن ہے تو اب اسے کسی دوسری چیز کے لیے شرط کیسے قرار دے سکتے ہیں کیونکہ شرط ہونے میں تابع ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ تو روزہ ایک ایسی چیز کا تابع کیسے ہو سکتا ہے جو اس سے کمتر حیثیت رکھتی ہے۔

ہماری دلیل سیدہ عائشہ کے حوالے سے مذکور یہ روایت ہے:

وہ بیان کرتی ہیں: ”اعتکاف کرنے والے کے لیے یہ بات سنت ہے وہ کسی بیمار کی عیادت کرنے کے لیے نہ جائے کسی کے جنازے میں شریک نہ ہو کسی عورت کو چھوئے نہیں اس کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور انتہائی ضروری کام کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہو سکتا ہے۔“

اس روایت کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور یہ احکام وہ ہیں جو صرف سماع کے ذریعے ثابت ہوتے ہیں (اس مطلب یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوگی) اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول نہیں ہے آپ نے روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا ہو۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم ﷺ جواز کی تعلیم دینے کے لیے ایسا کر لیتے۔

2320- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَتَّكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامَ سَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ أَوْفِ نَذْرَكَ . فَأَتَتْكَ عُمَرَ لَيْلَةً رَأْسًا ثَابِتًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانا تھا کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کیا تھا۔ اس کی سند ثابت ہے۔

2321- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الشُّومِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَصْرِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ بْنِ مَالِكٍ عَمَّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُتَّكِفِ صِيَامٌ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ . رَفَعَهُ هَذَا الشَّيْخُ وَغَيْرُهُ لَا يَرْفَعُهُ.

۱۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ص 196/4

۲۳۲۰۔ أخرجه البخاري في الاعتكاف (۲۰۱۲) باب من لم ير عليه إذا اعتكف صوماً وباب إذا نذر في الجاهلية أن يعتكف ثم أسلم (۲۰۱۳) وفي الإيمان والنذور (۶۶۹۷) و مسلم في الإيمان (۱۶۵۶) باب نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم و ابن ماجه في الكفارة (۲۱۲۹) باب: الرقاء بالنذر و الطحاوي في المعاني (۱۲۲/۲) و البيهقي في الكبرى (۳۸۸/۶) (۷۶/۱۰) و ابن حبان (۱۴۲۷۹) و الدرر في السنن (۱۸۲/۲) من وجوه عن عبيد الله بن عمر به۔

۲۳۲۱۔ أخرجه الحاكم في المستدرك (۴۲۹/۱) باب الاعتكاف عن أبي الحسن أحمد بن محبوب الرملي ثنا عبد الله بن محمد بن نعيم الرملي به۔ وصححه الحاكم قال الرملي في (نصب الرتبة) (۱۹۰/۲): (قال في التنقيح): و الشيخ هو عبد الله بن محمد الرملي۔ قال ابن القطان في (كتابه): و عبد الله بن محمد بن نعيم الرملي هذا لا يعرفه۔ و ذكره ابن أبي حاتم فقال: بروي عن الوليد بن المغيرة روى عنه موسى بن سويل لم يزد على هذا و روى أبو داود عن أبي الحسن أحمد بن محمد الرملي حدثنا الوليد۔ قال ابن أبي حاتم: هذا لا يعرفه۔ أم أشان۔ أم واحد۔ و العالقي الثلاثة مجسولة۔ انشأه كلفه۔ و أخرجه البيهقي (۱۲۹۱/۶)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”اعتکاف کرنے والے شخص پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہوتا، البتہ اگر وہ اپنے اوپر (روزہ رکھنے کو بھی) لازم کرے تو حکم (مختلف ہوگا)۔“

شیخ نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔
راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق سوی ابن عبد رحیم، ابوبکر سوی، قدم بغداد وحدث بھا عن جماعة احادیث مستقیمہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۲۵۸)۔

○ نافع بن مالک بن ابی عامر اصمعی، ابی اوس، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۴۰ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۱۳)۔

2322- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمِيرٍ بْنُ يُونُسَ فِي الْإِجَازَةِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا اِعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ . تَفَرَّدَ بِهِ سُؤَيْدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”اعتکاف صرف روزے کے ہمراہ ہی درست ہوتا ہے۔“

اس کو نقل کرنے میں سوید نامی راوی منفرد ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابو محمد، ابو حسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت کے آغاز میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۳۵۰)۔

2323- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ جُوَيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَدِّنٌ وَإِمَامٌ

۲۳۲۲- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۴۴۰) باب: الاعتكاف عن أبي علي الحسين بن علي الملقب: ثنا أحمد بن عمير الدمشقي به - وقال الحاكم: (لم يفتح الشيخان سليمان بن حسين) - أ - و أخرجه البيهقي (۴۰/۲۷۷) من هذا الوجه وقال: (هذا واهم من سفیان بن حسین) - و من سوید بن عبد العزیز - و سوید ضعيف لا يقبل ما تفرد به - وقد روي عن عطاء عن عائشة موقوفاً - أ - قال الريس في (عصب الرواية) (۲/۴۸۶): (وسوید بن عبد العزیز ضعيف جماعة) وفي (الكامل): قال علي بن حجر: (سالت هشيباً فأنشئ عليه خبراً) - أ - قلت: وقد روي موقوفاً من رواية حبيب بن أبي ثابت عن عطاء عن عائشة - أخرجه عبد الرزاق في (الاعتكاف) (۸۰۲۷) و ابن أبي نبيّة و في الرواية المتقدمة البيهقي السابق -

فَلَا غِتَافَ فِيهِ يَصْلُحُ . الضَّحَاكُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حُذَيْفَةَ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”ہر وہ مسجد جس میں مؤذن اور امام موجود ہوں اس میں اعتکاف ہو سکتا ہے۔“

اس روایت کے راوی ضحاک نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

2324- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

أَبَى إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَيَعُودُ الْمَرِيضَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص جمعے کی نماز میں شریک ہو سکتا ہے جنازے میں

شریک ہو سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے۔

2325- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ

أَوْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَأْتِي الْجُمُعَةَ وَيَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يُجَالِسُهُمْ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کر سکتا ہے جنازے میں

شریک ہو سکتا ہے جمعے کے لیے جا سکتا ہے اپنے گھر جا سکتا ہے (لیکن ان کے ساتھ زیادہ دیر رہ نہیں سکتا)۔

2326- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ اغْتِكَافٍ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ وَيَصُومَ . تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ضَعِيفٌ

الْحَدِيثُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کے بارے میں دریافت کیا جو ان کے ذمے لازم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت

۲۳۲۲- أخرجه ابن عمري في (الكامل) (۱۱۲۱/۲) واهله المارقطني بعدم سماع الضحاك من حذيفة - و جوهير ضعفه ابن المبريني جده

نكره المارقطني والنسائي وابن الجنيب وقال ابو احمد الحاكم: زاد في الحديث - و ضعفه غيرهم - و كان يحيى و عبد الرحمن له يحميان

عنه - و لم يكن الثوري يسيبه: امتضا فاقاله - ينظر: تهذيب التهذيب (۱۲۲/۲-۱۲۶) -

۲۳۲۵- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۵۶/۶-۲۵۷) رقم (۸۰۶۹) عن الثوري عن ابى اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال اذا

اعتكف فلا يرفث في الحديث ولا يساب و يتسود الجمعة والجنائز و ليس من اقله اذا كانت له حاجة وهو قائم و لا يجلس عند

واخرجه ابن ابى نبيبة (۲۲۶/۲) رقم (۹۶۲۱) قال: نا ابو الدحوص عن ابى اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: اذا اعتكف الرجل

فليتسود الجمعة و ليمد المريض و يتسود الجنائز و ليات اقله و ليامرهم بالحاجة وهو قائم - و سياتي عند المصنف في الزيادات

من طريق شريك عن ابى اسحاق - و عاصم بن ضمرة متكلم في روايته عن علي - كما تقدم مرارا - و ابو اسحاق: هو السجستاني مدني

قد عمن -

۲۳۲۶- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۱۱/۲) من طريق المارقطني به - أخرجه الحاكم (۱۲۹/۱) عن ابى العباس محمد بن يعقوب

محمد بن منان القزائني ثنا ابو علي الحنفلي ثنا عبد الله بن جبريل - به - وقال: (لم يفتح الشيوخان بابي جبريل) - الله - و ابن جبريل ضعيف

مع ذلك فقد خالفه ثقات اصحاب عمرو بن دينار فلم يذكروافيه: (المصوم) - و ينظر: (نصب الراية) (۱۸۹/۲) -

کی کہ وہ اعتکاف کریں اور روزہ بھی رکھیں۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن بدیل نامی راوی مفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

2327- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَابْنُ عَيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيٌّ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا قَالَ اْعْتَكِفْ وَصُمْ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّسَابُورِيَّ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لِأَنَّ لِقَاءَ مَنْ أَصْحَابِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ لَمْ يَذْكُرُوهُ مِنْهُمْ ابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ . وَابْنُ بُدَيْلٍ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اعتکاف بھی کرو اور روزہ بھی رکھو۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے کیونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ شاگردوں نے اسے نقل نہیں کیا جن میں ابن جریج، ابن عیینہ، حماد بن سلمہ، حماد بن زید اور دیگر حضرات شامل ہیں جبکہ اس کا راوی ابن بدیل ضعیف ہے۔

2328- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسْرَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اس کے بعد یہ معمول اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

2329- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

۲۳۲۹- امتنکر البیہقی ایضاً قول ابن بدیل لقنا نقلنا عن الدارقطني کہا فی (المعرفة) للبیہقی (۲۹۲/۶-۲۹۴) (۹۰۹۰) ولہ طرح احمد بن حنبل البیہقی ایضاً۔ وراجع نصب الرتبة (۱۸۹/۲)۔

۲۳۳۰- أخرجه عبد الرزاق فی مصنفه (۷۸۸۲) ومن طريقه احمد (۲۸۱/۶) والترمذي فی الصوم (۷۹۰) باب: ما جاء فی الاعتکاف عن حماد بن الزهري عن عروة عن عائشة وعن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة به- وأخرجه احمد (۱۶۹/۶) وابن حزيمة (۲۲۲۲) من طريق ابن جريج به- بسندين الامثليين- وهكذا أخرجه ابن حبان (۳۶۶۵) من طريق عبد الرزاق- أخرنا معمر و ابن جريج عن الزهري..... بالامثليين جميعاً۔

۲۳۳۱- راجع ما قبله واما زیادة: (و ان السنة للمعتكف -) الى آخره: فرواها ابو داود فی الصوم (۸۳۶/۲) باب: المعتكف يعود من مرضی (۲۱۷۲) و البیہقی فی الصیام (۳۱۷/۶) باب: المعتكف یصوم و قال ابو داود: (غیر عبد الرحمن بن اسماعیل لا یقول فی الاعتکاف عاتشة: السنة) و جعله منقول عاتشة -) ال- وقال البیہقی: (قد ذهب كثير من الحفاظ الى ان هذا الكلام من قول من دون عائشة و ان من أخرجه فی الحديث و فهم فيه -) ال- وأخرجه البیہقی فی (المعرفة) (۲۹۵/۶) فی الصوم: باب: الاعتکاف یصوم ما وصی به ال- بین ال- مسج: قال: (وربما ان يكون من قول من دون عائشة -) ال- ودل علی ذلك- فراجعہ۔

بْنُ مَعْنٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ التَّيَمِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَهُنَّ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتَّبِعَ جَنَازَةً وَلَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يَبَاشِرَهَا وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَسُنَّةٌ أَنْ يَعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ يُقَالُ إِنَّ قَوْلَهُ وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ إِلَى آخِرِهِ لَيْسَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَّهُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَمَنْ أَدْرَجَهُ فِي الْحَدِيثِ فَقَدْ وَهَمَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَهَشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَمْ يَذْكُرْهُ.

☆☆ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی آپ کے بعد آپ کی ازواج نے بھی ان دنوں میں اعتکاف کیا اور اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکلے گا، وہ چٹازے میں شریک نہیں ہوگا، مریض کی عیادت کے لیے نہیں جائے گا، وہ عورت کو چھوئے گا نہیں اور اس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا، اور اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور اعتکاف کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ روزہ بھی رکھے۔

ایک قول کے مطابق اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے۔

اس کے بعد سے لے کر روایت کے آخر تک کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے بلکہ (اس روایت کے راوی) زہری کا کلام ہے جنہوں نے اسے حدیث میں ہی درج کر دیا ہے جس کی وجہ سے یہ وہم ہوا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔
ہشام بن سلیمان ثامی راوی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

2330 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ الْأَعْيَنِيِّ وَكَيْفَ سُنَّتُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اغْتَكَفَ آزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ السُّنَّةَ فِي الْمُغْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتَّبِعَ جَنَازَةً وَلَا يُبَيِّعَ مَرِيضًا وَلَا يَمْسُ امْرَأَةً وَلَا يَأْخُذَ بِهَا وَلَا يَغْتَكِفُ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَمَاعَةٍ وَسُنَّةٌ مَنْ اغْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی آپ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا اور اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکل سکتا ہے وہ جنازے میں شریک نہیں ہوتا۔ بیمار کی شہادت نہیں کرے گا، وہ اپنی بیوی کو چھو نہیں سکے گا اس کے ساتھ مباشرت نہیں کر سکتا۔ اعتکاف صرف اس کے لیے ہے۔

ہوگا جہاں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے اور اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ روزہ رکھے۔

2331- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بِشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَتَكَبَّرَ فِي الشَّرِكِ وَيَصُومَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ تَفَرَّدَ بِهِذَا اللَّفْظِ سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ شرک میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ عکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس کی سند حسن ہے اسے ان الفاظ میں نقل کرنے میں سعید بن بشیر نامی راوی منفرد ہیں۔

7-باب السَّوَالِكِ لِلصَّائِمِ.

باب 7: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

2332- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ حَامِدُ بْنُ الشَّاذِيِّ لُجَجِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الْبَلْخِيُّ أَخُو عَصَامِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَاصِمًا الْأَخَوَلَ أَيْسَنَّاكَ الصَّائِمُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ بِرَطْبِ السَّوَالِكِ وَيَابِسِهِ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ عَنْ مَنْ قَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . أَبُو إِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِيُّ ضَعِيفٌ.

★★ ابوالفتح خوارزمی بیان کرتے ہیں: میں نے عاصم اخول سے سوال کیا: کیا روزہ دار شخص مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے سوال کیا: دن کے ابتدائی آخری یا آخری دونوں حصوں میں کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی ابوالفتح خوارزمی ضعیف ہے۔

۲۳۳۱- أخرجه البيهقي (۲۱۷/۶) من حديث سعيد بن شير- به- وقال: (ذكر الصوم فيه غريب)- ال- وضعه غيره: راجع: نصب الرابة (۱۸۹/۲) وقد سقت الإشارة لضعف هذه الرواية نقلاً عن (المعرفة) للبيهقي (۲۹۶/۶) (۹۰۹۱)-

۲۳۳۲- أخرجه البيهقي (۲۷۲/۲) عن الخوارزمي- به- وقال: (تفرد به- عن القاسم بن عبد الرحمن الخوارزمي- وقد حدث عن عاصم بن النخعي- به- وقد روي من وجه آخر- ليس فيه ذكر أول النهار- وآخره- ثم ساقه من طريق ابن عدي كذلك- وقال البيهقي أيضاً في (المعرفة) (۲۳۶/۶) (۸۹۰۵): (وحديث أبي إسحاق الخوارزمي عن عاصم عن أنس مرفوعاً في السواك أول النهار وآخره ضعيف لا يحمي)- ال- ال-

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف بن میمون باہلی بلخی ماکانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ تمنا علیہ
ارجاء، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو
”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۷)۔

○ ابراہیم بن عبد الرحمن خوارزمی۔ قال ابن عدی: احادیث لیست بمستقیمۃ۔ قال ذہبی: ابن بیطار قاضی۔ ان کے مزید
حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۱۶۶)۔

...—...—...—...

روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

روزہ دار شخص کے مسواک کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:
ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے روزہ دار شخص کے لیے تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے
امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: میں شام کے وقت اس کے مسواک کرنے کو مکروہ
سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے منہ کی بوزاں ہو جاتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اور حسن بن حبی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: خشک مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں
مسواک کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس میں
لگائے۔

2333- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ. عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ.

☆☆ عبد اللہ بن عامر بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عاصم بن عبید اللہ کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2334- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا

۱ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی

۲۳۳۲- أخرجه أبو داود في الصوم (۲/۲۸۸) باب: السواك للصائم (۲۳۶۸) عن محمد بن الصباح ثنا شريك -۴-

إِسْمَاعِيلُ الْمُؤَدِّبُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ خِصَالِ الصَّائِمِ السَّوَاكُ . وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَيْنِيعٍ مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السَّوَاكُ . مُجَالِدٌ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”روزہ دار شخص کے لیے سب سے بہترین کام مسواک کرنا ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”روزہ دار شخص کے بہترین کاموں میں سے ایک کام مسواک کرنا ہے۔“

مجالد نامی راوی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2338- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَصَابُ كَيْسَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا صُمْتُمْ فَاسْتَاكُوا بِالْعَدَاةِ وَلَا تَسْتَاكُوا بِالْعِشِيِّ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَائِمٍ تَيْبَسُ شَفَتَاهُ بِالْعِشِيِّ إِلَّا كَانَتْ نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم روزہ رکھو تو صبح کے وقت مسواک کرو شام کے وقت مسواک نہ کرو اس کی وجہ یہ ہے: جس روزہ دار شخص کے ہونٹ شام کے وقت خشک ہوں گے تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے سامنے نور کے طور پر ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ کیسان قصار، ابو عمر فزاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۱۳)۔

2339- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَّاسَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خُبَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَمَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ غَيْرُ مَعْرُوفٍ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

منقول ہے۔

ابو عمر کیسان نامی راوی مستند نہیں ہے اور اس کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان راوی معروف نہیں ہیں۔

۲۳۳۸- أخرجه البيهقي في الشعب (۲/۲۷۶) كتاب الصيام: باب منكره السواك بالضمي اذا كان صائماً ... وفي المعرفة (۱۷/۲) رقم (۹۵۵۸) من طريق الدارقطني: به۔

۲۳۳۹- أخرجه البيهقي في (المعرفة) في الصيام (۲/۲۷۶) باب السواك للصائم (۸۹۰۲-۸۹۰۳) من طريق الدارقطني: به۔ ونقل كلامه الدارقطني عقبه۔ وأخرجه الطبراني في (معجمه) - كما في نصب الراية (۲/۱۶۰) - من حديث كيسان: بهي خبر ... به۔

8- باب الإفطار في رمضان لكبر أو رضاء أو عذر أو غير ذلك.

باب 8: عمر رسیدہ ہو جانے (بچے کو) دودھ پلانے کسی عذر وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھنا
 2340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ الشَّيْخِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
 حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ عَنِ الصِّيَامِ أَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا
 بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بوڑھا شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ رہے تو وہ ہر ایک
 روزے کے عوض میں ایک مد کھانا کھلائے گا۔
 اس کی سند مستند ہے۔

9- باب طُلُوعِ الشَّمْسِ بَعْدَ الْإِفْطَارِ.

باب 9: افطاری کر لینے کے بعد سورج نکل آنا

(یعنی بادل وغیرہ کی وجہ سے وقت سے پہلے افطاری کر لینے کا حکم)

2341- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ
 إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي
 رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَيِمَ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقِيلَ لَهُشَامُ أَمُرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُذِّ مِنْ ذَلِكَ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ
 بِإِثْبَاتٍ.

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم نے رمضان کے مہینے
 میں ایک دن جب بادل چھائے ہوئے تھے افطاری کر لی لیکن بعد میں سورج نکل آیا (تو پتہ چلا کہ افطاری کا وقت نہیں ہوا تھا)۔
 ہشام نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا ان لوگوں کو اس کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایسا کرنا
 ضروری تھا۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

2342- أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۲۷۱/۱) مِنْ طَرِيقِ الْمَدَارِقُطْنِيِّ بِهِ - وَلَهُ طَرِيقٌ وَالْفَاظُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْبُخَارِيِّ فِي
 التَّفْسِيرِ (۱۷۹/۸) تَفْسِيرُ قَوْلِهِ تَعَالَى: (إِيْمَا مَعْدُوْدَاتٍ) مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ (۱۵۰/۵) وَابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّوْمِ (۲۰۶/۲) بِأَبِيهِ: مَنْ قَالَ لَمْ يَمُتْ
 لِلشَّيْخِ وَالْمَعْلِيُّ (۲۳۱۸) وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الصَّوْمِ (۲۲۰/۱-۲۲۱) بِأَبِيهِ: الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي (الْمَعْرِفَةِ) (۲۲۱/۶-۲۲۲) بِأَبِيهِ: مَنْ لَمْ
 يَطْعَمْهُ الصَّوْمُ: الْكَبِيرُ مِنْ -

2343- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّوْمِ (۲۲۵/۱) بِأَبِيهِ: إِذَا افْطَرَ فِي رَمَضَانَ تَمَّ طُلُوعُ الشَّمْسِ (۱۹۵۹) وَابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّوْمِ (۲۱۶/۲-۲۱۷)
 بِأَبِيهِ: الْفَطْرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ (۲۲۵۹) وَابْنُ مَاجَةَ فِي الصَّوْمِ (۵۲۵/۱) بِأَبِيهِ: مَا جَاءَ فِيمَنْ افْطَرَ نَائِبِيًا (۱۶۷۱) وَابْنُ خُرَيْجَةَ رَقْمًا (۱۹۹۱)
 مِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بِهِ - وَأَخْرَجَهُ عَبْدُ بْنُ حَبِيبٍ (۱۵۷۱) عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِ -

2342 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ قَاسٍ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَطْعَمَ مِسْكِينَ يَوْمَ تَبَايَعُوا أَرْبَعِينَ نَفْسًا» (ماکنٹ) ۸: ۸۰ ب ۱

☆ ☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2343 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ وَاحِدٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) قَالَ زَادَ مِسْكِينًا آخَرَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ قَالَ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوحَةٍ إِلَّا أَنَّهُ رَخِصَ لِلشَّيْءِ الْكَبِيرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ وَأَمْرٌ أَنْ يُطْعِمَ الَّذِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُطِيقُهُ) اسناد صحیح ثابت

☆ ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے۔

”اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ان کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھانا ہے۔“

اس سے مراد ایک مسکین ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَأَنْ لَّأُولَٰئِكَ لَئَالٍ عَظِيمَةٍ ۚ) ۲: ۲۷۹

”تو جو شخص بھلائی نقلی طور پر کرے“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یعنی جو ایک اور مسکین کو بھی کھانا کھلا دے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ یہ فرمان نہیں سن سکتا کہ اس پر رخصت اس پورے آدمی کو دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور کھانا کھاتا ہے۔

☆ ☆ ☆ اس شخص کے لیے جو یہ جانتا ہے اب (وہ بھی) روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔

☆ ☆ ☆ اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

2344 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ) قَالَ يُطِيقُونَ يَكْلَفُونَهُ (فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ) وَاحِدٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) فَرَادَ مِسْكِينًا آخَرَ مَنَسُوحَةٌ (فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ) لَا يَرْخِصُ فِي هَذَا إِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضًا لَا يَشْفَى. وَهَذَا صَحِيحٌ.

☆ ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھانا ہے۔“

☆ ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے وہ اس بات کے پابند ہیں کہ وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

☆ ☆ ☆ اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

☆ ☆ ☆ اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

☆ ☆ ☆ اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

[illegible]

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

نہ تاج پہلوگے انکی حالت نہیں دیکھتے توں کا فوٹو ایک مسکین کو کھانا کھانا ہے ال بقیہ یہ سب سب سے زیادہ اہم ہے۔
 وہ یعنی ایک مسکین کو کھانا کھانا ہے (اور مثلاً بڑی تعالیٰ غیب ہے)۔ تمہارا فوٹو اتنا اہم ہے کہ اس سے پہلے کہ تم اسے
 ”جو شخص نقلی طور پر بھلائی کرتا ہے۔“

اور اگر تم لوگ روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

[illegible]

2346 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ أَبُو بَالٍ الْأَسْجَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَخِصَ لِلشَّيْخِ
الْكَبِيرِ أَنْ يُفِطَرَ وَيُطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ. وَهَذَا إِشْنَاءٌ صَحِيحَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ رخصت اس بوڑھے آدمی کے لیے ہے جو روزہ رکھتا ہے اور روزہ رکھنے والے کے لیے

اور ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور اس کو رضا لازم نہیں ہوگی۔
اس کی سند صحیح ہے۔

٢٢٨- أخرجه عبد الرزاق في الصوم (٢٢١/٤) باب الشيخ الكبير (٧٥٧) من رواية منصور عن معاوية بن ابن عباس (٧٥٧) من رواية عطاء عن ابن عباس- وأخرجه البيهقي في سننه (٢٨١/٤) كتاب الصيام باب الشيخ الكبير لا يطعم الصوم من طريق منصور عن معاوية-

٣٦٦- أخرجه البيهقي في سننه (٢٧١/٤) عن طريق أبي هاتم الرازي ثنا محمد بن عبد الله الرقاشي به -

2347-

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرُؤُهَا (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ مَنْسُوخَةٌ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطِيقَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . وَهَذَا صَحِيحٌ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا:

”اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اُن کا فدیہ مسکین کو کھانا کھانا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حکم منسوخ نہیں ہے اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی یا وہ عورت ہے جو اب بھی روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے تو وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔
یہ روایت صحیح ہے۔

2348-

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ غَزَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَأَمٍّ وَلَدٍ لَهُ حُبْلَى أَوْ مُرْضِعٌ أَنْتِ مِنَ الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَ الصَّيَامَ عَلَيْكَ الْجَزَاءُ وَلَيْسَ عَلَيْكَ الْقَضَاءُ رِاسَنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ام ولد سے جو حاملہ تھی اور بچے کو دودھ پلاتی تھی (یہ کہا تھا): تم ان لوگوں میں شامل ہو جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تم پر جزاء لازم ہے قضاء لازم نہیں ہوگی۔
اس کی سند صحیح ہے۔

2349-

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَضْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَاحِبُ السُّلِّ الَّذِي قَدْ يَتَسَّ أَنْ يَبْرَأَ فَلَا يَسْتَطِيعُ الصَّوْمَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . حَجَّاجٌ ضَعِيفٌ .

☆☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سل کا ایسا مریض جو اس بات سے مایوس ہو چکا ہو کہ وہ ٹھیک ہوگا اور وہ کبھی روزہ نہ رکھ سکتا ہو ایسا شخص روزہ نہیں رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گا۔
اس روایت کا راوی حجاج ضعیف ہے۔

۲۳۴۷ - أخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۳۶/۱) باب: الشيخ الكبير (۷۵۷۵) عن ابن جريج قال: قلت لعطاء - وأخرجه الطبري في التفسير (۷۸/۲) عن طريق ابن المبارك عن ابن جريج مختصراً وأخرجه عبد الرزاق (۷۵۷۷) عن ابن عبيدة عن عمرو بن دينار عن عطاء - نحوه -

۲۳۴۸ - أخرجه أبو داود في الصوم (۲۰۶/۲) باب: من قال: هي متينة للشبع والحبلى (۲۳۸) عن ابن المنذر: ثنا ابن أبي عمير عن سفيان عن قتادة - به - ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في منته (۲۳۰/۱) كتاب الصوم: باب: الحامل المرضع -

۲۳۴۹ - في إسناده الحجاج بن أرطاة وهو كبير التعليل -

2350- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُمَةٌ تُرَضِعُ فَأُجْهِدَتْ فَأَمَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ تُفِطَرَ وَتُطْعَمَ وَلَا تُقْضَى. هَذَا صَحِيحٌ.

☆☆ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی ایک کنیز تھی جو بچے کو دودھ پلاتی تھی وہ بیمار ہو گئی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو یہ ہدایت کی کہ تم روزے نہ رکھو اور (فدیہ کے طور پر) کھانا کھلا دو اور قضا نہ رکھنا۔

یہ روایت مستند ہے۔

2351- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفِطِرُ وَلَا تُقْضَى. وَهَذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت روزہ نہیں رکھے گی وہ بعد میں اس کی قضا بھی نہیں کرے گی (بلکہ مسکین کو کھانا کھلا دے گی)۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہے۔

2352- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَرَأَ (وَعَلَى الَّذِينَ يَطُوفُونَ) ثُمَّ يَقُولُ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ فَيُفِطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر اس کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا فدیے کے طور پر واجب ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی ہے جو اب روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھے گا وہ روزہ چھوڑ دے گا اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ضیف - وقیل: ابن ابراہیم بن ضیف باہلی، ابویعقوب عسکری، بصری نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے

۲۳۵۱- اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف (۳۸/۴) رقم (۷۵۶۴) من طریق ابن جریر عن عطاء عن ابن عباس قال: (نفطر العامل الموضع في رمضان، وتقضيان صياماً ولا تطعمان) فقد خالف عطاء: فنقل ذلك عن ابن عباس - وقد تقدم من رواية سعيد بن جبیر عن ابن عباس خلاف ذلك - واما ابن عمر: فقد اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف رقم (۷۵۶۱) من طریق ابوب عن نافع عن ابن عمر -

۲۳۵۲- اخرجہ عبد الرزاق فی الصوم (۲۲۱/۴) باب: الشيخ الكبير - وعن الثوري به - وخرجہ البيهقي في السنن (۲۷۱/۴) من طريق سفيان به - وخرجہ اسماعيل بن احماد القاضي عن ابن المديني عن جرير عن منصور به: كما في (المعالي) لله بن هرم (۳۶۵/۶) -

منجائش نہیں رکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ ہدایت کی کہ اسے پندرہ صاع دیئے جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور کوئی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اسے تم بھی کھاؤ اور تمہارے گھر والے بھی کھائیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا کر دیا ہے۔

2362- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ بَكْرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا قَدْ نَسَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَعْتَقَ رَقَبَةً أَوْ صُمَّ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ أَوْ أَطْعَمَ سِتِينَ مِسْكِينًا .

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے رمضان کے مہینے میں ایک دن جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو یا دو ماہ کے روزے رکھو یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھاؤ۔

2363- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ بَنِي شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُكَفِّرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ فَقَالَ لَا أَجِدُ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ تَمَرٍ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ . فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيَّ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ . تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو أُوَيْسٍ وَفَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَبُزَيْدُ بْنُ عِيَّاضٍ وَشَيْبَةُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ رِوَايَةِ أَشْهَبَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْهُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ مِنْ رِوَايَةِ نَعِيمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْهُ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ عَنْهُ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ إِلَّا أَنَّهُ أَرْسَلَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّ هَؤُلَاءِ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ وَجَعَلُوا كَفَّارَتَهُ عَلَى التَّخْيِيرِ . وَخَالَفَهُمْ أَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا فَرَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ إِفْطَارَ ذَلِكَ الرَّجُلِ كَانَ بِجَمَاعٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ أَنْ يُكَفِّرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامِ شَهْرَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامِ سِتِينَ مِسْكِينًا مِنْهُمْ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَمَعْمَرُ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ بْنُ مُسَافِرٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَشُعَيْبُ بْنُ

۲۳۶۳- فی بعض روایاتہ الواقدی و لہو من رویہ: لکھ متابع فی الروایۃ الاخری- و ابو بکر ابن اسماعیل لہ ذکر فی ترجمۃ ابیہ اسماعیل بن محمد من (التوسیع)۔

2367 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَقَالَ فِيهِ بِزَيْلٍ وَهُوَ الْمِكْتَلُ فِيهِ خَمْسَةُ عَشَرَ صَاعًا أَحْسَبُ تَمْرًا. وَكَذَلِكَ قَالَ هَقْلُ بْنُ زِيَادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَتَابَعَهُمْ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاكِسٍ وَهَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ایک زبیل لائی گئی اور پیمانہ تھا جس میں پندرہ صاع تھے یہ بھی ہے کھجوروں کے پندرہ صاع تھے۔ اسی طرح دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2368 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَعَتَقَ رَقَبَةً. قَالَ لَا أَجِدُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَصُمُّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ مَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ فَاطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ مَا أَجِدُ ذَلِكَ. قَالَ فَاتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِكْتَلٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرَ خَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا. فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ عَلَى أَخْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِي بَيْتِي لِمَا أَجِدُ أَخْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِي بَيْتِي. قَالَ كُلُّهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نے آپ کو بتایا گیا کہ اس نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس وہ نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھاؤ اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کرو اس نے عرض کی: کیا اپنے اور گھروالوں سے زیادہ ضرورت مند کو کروں مجھے اپنے اور اپنے گھروالوں سے زیادہ کوئی ضرورت مند نہیں آپ نے فرمایا: اسے تم کھاؤ اور تمہارے گھروالے کھالیں اور تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

2369 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ لَمْ يَكُنْ صَوْمُ شَهْرٍ. هَذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ. مَنْدَلٌ ضَعِيفٌ وَمَنْ دُونَ أَنَسٍ ضَعِيفٌ أَيْضًا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: "جو شخص عذر کے رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے اس پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہوگا۔"

اس کی سند ثابت نہیں ہے اس کا راوی مندل ضعیف ہے اور جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے ضعیف ہے۔

2370- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
بِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ
رَیَوْماً مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”جو شخص کسی بیماری اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔“

بیان حدیث کا تعارف:

○ ابو مطوس ہو یزید، وقیل: عبد اللہ بن مطوس، یہ لین الحدیث ہیں یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔
قریباً از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۴۰)۔

○ مطوس، (اور ایک قول کے مطابق): ابو مطوس، عن ابی ہریرۃ، مجہول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔
قریباً از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۶۰)۔

2371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبُقَطِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ
بَدَّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ
مِائَتِي عَشَرَ يَوْمًا لَاَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهِ شَهْرًا مِنْ اَثْنِي عَشَرَ شَهْرًا.

☆ ☆ ربیعہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو وہ بارہ دن روزے رکھے گا اس کی
یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں کے مقابلے میں ایک مہینہ روزہ رکھنے کو پسند کیا ہے۔

بیان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن یقطین، ابو جعفر بزاز یقطینی، سمع ابی یعلیٰ احمد بن علی موصلی و ابی قاسم بغوی، ومن فی
تھما، حدث عن ابی نعیم اصبھانی، و علی بن محمد بن عبد اللہ حذاء وغیرہما، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال
عالی: کان فھما ذکما، لہ رحلتہ فی طلب حدیث۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۱۱)، و انساب (۵/۷۰۳)۔

2372- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَعِيذٍ الرَّهَاقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا
س عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّة عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِهِ عَنْهُ صِيَامٌ وَإِنْ صَامَ
بَعَثَ كُلَّهُ.

☆ ☆ مخرجہ عبد الرزاق فی الصوم (۱۹۸/۱) بابہ من یبطل الصیام ومن یأکل فی رمضان منعماً (۷۱۷۳) من وجہ آخر عن ربیعۃ بنہ

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بات سنا دی کہ میری

جو شخص رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کی قضا نہیں ہو سکتی

۲۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَقْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ

قَالَ بَعْثَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى رَاخِلِيهِ أَيَّامَ حَتَّى أَتَاهَا النَّاسُ لَيْلَهَا أَيَّامُ لَيْلٍ وَنَحْوِ

وَبَعَالٍ الْوَقْدِيُّ ضَعِيفٌ بَدِيءٌ لَا يَرْوِي عَنْ سَائِرِ أَهْلِ السُّنَنِ إِلَّا مَا كَانَ فِيهِ إِسْنَادٌ يَدْرَأُ عَنْهُ

☆ حضرت عبد اللہ بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو دنوں میں

اپنی اونٹنی پر بھیجا تاکہ میں اعلان کروں: اے لوگو! یہ کھانے پینے کے اور صحبت کرنے کے دن ہیں نہ رات کا شکار نہ

۲۳۷۴ - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ

أَيَّامَ التَّشْرِيقِ عَلَى حِمْلٍ لَهُ وَهُوَ يَقُولُ إِلَّا لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَرَسُولُ اللَّهِ

إِلَهُكُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَبَّأُ بِهَا قَتَادَةُ قَالَ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ

☆ حضرت قنصل حمزہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بات سنا دی کہ میری

گاہوں کے پاس جا رہا تھا وہ اونٹنی پر سوار تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ میرے دو دنوں میں روزہ نہ رکھو نہ کھاؤ نہ پینے کے دن

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے موجود رہا یہ بات سنانے والے نے کہا کہ میں نے اسے ایسی بات سنا دی کہ

قنصل نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ بات سنانے والے نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنا لی

قنصل نامی راوی نے سلیمان بن یسار سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

۲۳۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَرْزَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنْ صَوْمِ

أَيَّامِ فِي السَّنَةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النُّجُورِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ التَّشْرِيقِ قَالَ عُثْمَانُ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

☆ قنصل حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سال کے پانچ دنوں

روزہ رکھنے سے منع کیا ہے: عید الفطر کے دن عید الاشی کے دن اور ایام تشریق کے تین دن۔

عثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے محمد بن خالد کے حوالے سے یہ روایت سنی ہے۔

۲۳۷۶ - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا

کتابہ وقال ابو حنيفة: رجل ساء - وقال واقب القاضي: سمعت من خاله الواسطي يقول سمع من ابي عبد الله

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خالد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن طحان واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۸۳)۔

2376- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدِ اَن حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ اَبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو صدقہ فطر کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ گندم کا نصف صاع ہو گا یا کھجور کا ایک صاع ہو گا۔

2377- حَدَّثَنَا اَبْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ الْاَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اسْحَاقٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب دودھ تھن میں موجود ہو اس کا سودا نہ کرو اور جب اون (جانور کی پشت پر) موجود نہ ہو اس وقت اس کا سودا نہ کرو۔

2378- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اِلَّا اِنْ هَذِهِ الْاَيَّامَ عَيْدٌ وَاَكْلٌ وَشُرْبٌ وَذِكْرٌ فَلَا تَصُومُوهُنَّ اِلَّا مُحْصَرًا اَوْ مُتَمَتِّعًا لَمْ يَجِدْ هَذَا وَلَمْ يَضْمُمْ فِي اَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَضْمَنْ.

☆☆ مسعود بن حکم زرقی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں یہ اعلان کیا تھا: جبردار! یہ عید کے دن ہیں یہ کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو محصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ایسا فرد ہو جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو یا جس نے حج کے دنوں میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں وہ ان دنوں میں روزے رکھ لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن الحکم بن ربیع بن عامر انصاری زرقی، ابو ہارون مدنی۔ لہ روایت، ولہ روایت عن بعض صحابة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶۵۳)۔

۲۳۷۶- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۱۶۸) ونقله الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۴۶۱) - وقال: (قال البيهقي: هذا لا يصح - وكيف يصح! المروية الجماعة عن نافع عن ابن عمر أن بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم - وأعله ابن العوزي سليمان ابن موسى قال: قال ابن السبكي: مطعون عليه - وقال البخاري: عنده من أكبر -) - قلت: وسبق في (الزكاة) تخریج هذا الحديث من وجوه عن نافع عن ابن عمر بخير لهذا اللفظ - وراجع: نصب الراية (۳/۴۱۶-۴۱۷) -
۲۳۷۸- تخريجه الماروقطنی - وعنه نقله الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۸۶) وقال عقبه: (الواقدي: ضعيف) -



فتوحاتِ جہانگیری



جزو ششم



سنن قطری

۔۔ متن ۔۔

امام ابو الحسن علی بن عیسیٰ راقطی

۔۔ ترجمہ ۔۔

ابوالعلاء محمد بن الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ولیالیہ

نئیہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیے

دُعَا نَبَوِی

نَظَرُ اللَّهِ فِيهِ مَعْنَى
فِي تَبْلُغِ الْمَعْنَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَظَرُ اللَّهِ فِيهِ مَعْنَى
فِي تَبْلُغِ الْمَعْنَى
الْحَمْدُ لِلَّهِ

ترجمہ الترمذی، بہذا اللفظ فی "جامعہ" کتاب العلم، باب: ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناه) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784، دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375
اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام "جزء فی قول النبی ﷺ نظر اللہ امرأ" ہے اس کے مولف شیخ محمد و احمد بن محمد اصہبانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ "دار ابن حزم" بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبد اللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

کتاب الحج

حج کا بیان

۱-باب

بلا عنوان

2379- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زِيَادٍ النَّصِيبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور لوگوں پر لازم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں اس شخص پر لازم ہے جو اس تک جانے کی طاقت رکھتا ہو۔“

تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہاں ”سبیل“ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن زیاد نصیبی، ازدی کہتے ہیں یہ منکر الحدیث اور غیر ثقہ ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: مستقیم حدیث یغرب عن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمترکین (۱۳۹/۲)، ومیزان (۳۹۸/۴)۔ ولسان (۷۶/۳)۔

.....

حج کے حکم کی وضاحت

حج کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ”مختصر القدوری“ کے شارح امام ابو بکر بن علی بن الحداد تحریر کرتے ہیں:

۲۲۷۹ قال الزیلعی فی (تہذیب الراۃ) (۱۰/۲): (محمد بن عبد اللہ بن عہد المجتبیٰ نہ کرہ، واصلوا علی ضمفہ) - الہ - و ذکرہ الفسائی فی (تخریج الاحادیث الضعاف من سنن الدارقطنی) ص (۲۵۶) وقال: (محمد بن عبد اللہ بن عہد ضعیف) -

حج کا لغوی معنی کسی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔
شریعت میں اس سے مراد تعظیم کی نیت سے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا ہے تاکہ اسلام کے عظیم رکن کی ادائیگی کی جاسکے۔

(امام قدوری رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے: حج واجب ہے) اس سے مراد یہ ہے: یہ محکم فرض ہے۔
امام قدوری رحمہ اللہ نے لفظ وجوب کے ذریعے اس کو ذکر کیا ہے کیونکہ واجب کا مفہوم عمومی ہوتا ہے ہر فرض چیز واجب ہوتی ہے لیکن ہر واجب چیز فرض نہیں ہوتی ہے۔
اس کے بعد آگے چل کر امام حداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: حج محکم فرض ہے۔
اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے۔“

سوال یہ ہے: یہ فوری طور پر ادا کرنا واجب ہوتا ہے یا اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے؟
امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: اسے فوری طور پر ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ ایک مخصوص وقت کے ساتھ مخصوص ہے اور سال میں کسی بھی وقت انسان کو موت آسکتی ہے۔
امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہے کیونکہ یہ ساری عمر کے اندر ایک مرتبہ ادا کیا جانے والا فرض ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف اس صورت حال میں ہوتا ہے کہ جب غالب گمان اس بات کا ہو کہ انسان بعد میں بھی سلامت رہے گا، لیکن اگر غالب گمان انتقال کرنے کا ہو یعنی آدمی بیمار ہو یا بوڑھا ہو چکا ہو تو اب اس بات پر اتفاق ہے اب اس کو فوری طور پر ادا کرنا لازم ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک امکان کی صورت میں بھی حج میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اگر کوئی شخص حج میں تاخیر کر لیتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا انہوں نے دلیل کے طور پر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پیش کیا ہے:
”جو شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتے ہوں اور پھر وہ حج نہ کرے تو اب اس پر کچھ نہیں ہوگا کہ وہ یہودی مرجائے یا عیسائی مرجائے۔“

امام محمد رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے چھٹی سن ہجری میں حج فرض قرار دیا تھا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے دسویں سن ہجری میں حج ادا کیا تھا اگر اس کو فوراً ادا کرنا لازم ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے مؤخر نہ کرتے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا ہے نبی اکرم ﷺ کو وحی کے ذریعے اس بات کا علم ہو گیا تھا آپ اس وقت تک حیات رہیں گے جب تک اسے ادا نہیں کر لیں گے اس لیے آپ اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ آپ اسے ادا نہیں کر سکیں گے۔

امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: حج لازم ہے آزاد بالغ، عقل مند تندرست لوگوں پر جب وہ زادِ راہ اور سواری قدرت حاصل کر لیں جو ان کی جائز سکونت سے اضافی ہو اور جو انتہائی ضروری نہ ہو اور ان کے واپس آنے تک وہ اپنے اہل عیال کے خرچ سے بھی بے نیاز ہوں اور راستہ بھی امن والا ہو۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: لفظ بالغ استعمال کر کے انہوں نے بچوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ وہ عبادات کے پابند نہیں ہیں کیونکہ وہ اس کے مکلف نہیں ہیں۔

لفظ عقل مند استعمال کر کے انہوں نے مجنون لوگوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے مجنون شخص جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے اور سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے۔“

امام قدوری رحمہ اللہ نے لفظ تندرست جو استعمال کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: اس کا جسم اور اعضاء ٹھیک ہونے چاہئیں یہاں تک کہ بیمار شخص کے اوپر حج کرنا لازم نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: جب انسان عبادت کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے تو یہ جز عبادت ساقط ہونے میں اثر انداز ہوتی ہے جب تک وہ عجز باقی ہوتا ہے۔

ناہینا شخص کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر حج لازم نہیں ہے، اگرچہ اسے کوئی ساتھ لے جانے والا بھی مل جاتا ہے، تاہم اس کے مال میں سے حج واجب ہوگا (یعنی اس پر لازم ہوگا وہ کسی دوسرے کو حج کروادے)۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ناجینا شخص کو اگر کوئی ساتھ لے جانے والا مل جاتا ہے اس کے پاس زادِ راہ بھی ہوتا ہے اور سواری بھی ہوتی ہے تو اب اس پر حج کرنا لازم ہوگا تاہم یہ ضروری ہے اس کے ساتھ سفر میں اس کی خدمت کرنے کے لیے کوئی شخص موجود ہونا چاہیے۔ یہ بات جائز نہیں ہوگی کی اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص حج کرے جہاں تک بیماری کی وجہ سے عاجز ہونے کا تعلق ہے تو اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کے بارے میں یہ اُمید کی جاسکتی ہو کہ وہ ختم ہو جائے گی اس بیماری کے ختم ہونے کے بعد اس شخص پر حج کرنا لازم ہوگا اور اب کسی دوسرے شخص کا اس کی طرف حج کرنا کافی نہیں ہوگا تندرست ہونے کے بعد وہ شخص خود حج کرنے کے لیے جائے گا اور اس فرض کو ادا کرے گا۔

2380- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَفِيْفٌ
عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ السَّبِيلُ إِلَى
الْبَيْتِ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

الجوهرة النيرة: از ابو بکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص 360/1

٢٣٨٠ هكذا أخرجه الدارقطني عن ابن أبي شيبة عن عمرو بن شعيب به - وبيورده بعده عن وجيه بن محمد بن عبيد الله - و
المرزبي عن عمرو بن شعيب به - قال الزيلعي في (نصب الرابة) (١٠/٢) : (وابن أبي شيبة والمرزبي ضيقان - قال الشيخ في (الامام
وقد خرج الدارقطني لهذا الحديث عن جابر وأنس وعبد الله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن مسعود وعائشة وليس فيها إطلاق
بهن به - انتهى) -

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

”بیت اللہ تک جانے کے راستے سے مراد زادِ سفر اور سواری ہے۔“

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابی نافع ابوسلمہ موصلی، قال ابویعلی: وقد راہ ولم یرو عنه۔ قال: لم یکن اصلاً للحدیث و ذکر لہ ابن عدی فی کمال احادیث منکرۃ، و امام ابن حبان فرماتے ہیں: یتبعہ حدیث من غیر رولۃ ابنہ عنہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۷۹/۲)، و میزان (۳۰۷/۱)، واللسان (۴۲۳/۱)۔

○ عقیف بن سالم موصلی بجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۱)۔

.....

زادِ راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کی وضاحت

زادِ راہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقہیہ شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: استطاعت کے حوالے سے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، امن کے ساتھ مال کی موجودگی اور جسم کی استطاعت بھی اس میں شامل ہوگی۔

جسم اور مال کے اعتبار سے استطاعت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں اور یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس اور عمر بن خطاب سے بھی منقول ہے:

اس کے لیے زادِ راہ اور سواری کی موجودگی شرط ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: جو شخص پیدل چل کر جاسکتا ہو اس کے حق میں حج کے واجب ہونے کے لیے سواری کی موجودگی شرط نہیں ہوگی بلکہ اس پر پیدل چل کے جا کر حج کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک زادِ راہ کی موجودگی بھی شرط نہیں ہے، اگر وہ راستے میں زادِ راہ حاصل کرنے کے قابل ہو، خواہ اسے مانگ کر ایسا کرنا پڑے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: استطاعت کی وضاحت کیسے کی جائے گی، اس بارے میں منقول حدیث کا اس لفظ کے عموم سے تعارض ہے۔

حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: استطاعت سے مراد کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”زادِ راہ اور سواری“۔

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما نے اسے ہر مفلس شخص پر محمول کیا ہے جبکہ امام مالک نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے جو پیدل نہ چل سکتا ہو اور وہ اس قابل نہ ہو کہ راستے میں مزدوری کر کے محنت کر کے روزی کما سکے۔

امام شافعی رحمہ نے اس موقف کو اس لیے اختیار کیا ہے کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں: جب اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم مجمل ہو اور سنت کے ذریعے اس کی وضاحت ہو رہی ہو تو اب سنت کی اس وضاحت سے انحراف کرنا درست نہیں ہوگا۔

2381 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتَمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز حج کو لازم کر دیتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ راہ اور سواری (کا میسر ہونا)۔

2382 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! سہیل سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

2383 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بَهْلُولُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

۱۔ بدلیۃ الحجۃ از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الحج

۲۳۸۲ راجع ما قبلہ۔ و یحیی بن عبد الحمید: ان کان هو الحمیدی فقد تقدم بیان ضعفہ۔

۲۳۸۳ فی اسنادہ بھلول بن عبید: قال الزیلعی (۱۰/۲): (قال ابو حاتم: زاعم الحمید) - ا - وقال الطحاوی: (بھلول مشرک) - و ذکرہ برلمان المدین الحلبي فی (الکشف الحثیث عن رمی بوضع الحمید) ص (۱۱۵) وقال: ذکرہ شیخنا المراقی فی شرح اللالیۃ لہ فی المغلوب فیما قرأہ - ا - قلت: و بھلول بن عبید: قال ابو ذرعة: لیس بشیء - و قال ابن حبان: یسری الحمید - و قال ابن عری: یسری لیس بذالک - ثم سأل لہ منہ احادیث - و قال ابن یونس: منکر الحمید - و قال العاکم: روی احادیث موضوعہ - و قال ابو سعید البھالی: روی موضوعات - و قال محمود بن غیلان: انقطه احمد و ابن معین و ابو خنیسہ و قال البزار: بھلول لیس بالقوی - بنظر: لسان المیزان للبحر عمر (۶۷/۲) - و الحمید ضعفہ التبع فی الامام کا سبب فی الذی قبلہ۔

”لوگوں پر یہ بات لازم یہ کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: زاید سفر اور سواری۔

2384 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُبَيْشٍ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا
إِلْيَاسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

2385- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّرَافِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ شَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی

نہز منقول ہے۔

اولیٰ ان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ہشام حرانی، ابوامیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے خلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۶۳)۔

2386- وَرَوَاهُ عَتَّابُ بْنُ آغَيْنَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذَلِكَ . حَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ

٣٢٨٥- أخرجه الحاكم (٤٤٢/١) من رواية علي بن سعيد بن مسروق - به - وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين) ولم يخرجاه وقد تابع حماد بن سلمة سعيداً على روايته عن قتادة - أ - ثم أخرجه من طريق حماد بن سلمة عن قتادة - ه - وقال: (صحيح على شرط مسلم) ولم يخرجاه - أ - ه - وعلقه البيهقي في الكبرى (٢٢٠/٤) من رواية ابن أبي عروبة عن قتادة التي معنا ثم قال: (ولم يراه إلا واقعا) - أ - ه - وصافه البيهقي من رواية سعيد عن قتادة عن الحسن مرسلاً وقال: (هذا هو المحفوظ عن قتادة عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً) أخرجه بونس بن عبيد عن الحسن - أ - ه - قلت: ومروية بونس عن الحسن مرسلاً رواها ابن أبي تيبة (٩٠/٤) و البيهقي (٢٣٧/٤) وكذلك رواها الطبري في التفسير (٧٤٨٤) و أبو داود في (المراسل) ص (١٤٢ - ١٤٤) و من طريقه البيهقي في (المعرفة) (١٩/٦) (٩١٦٥) من رواية بونس - به - وراهم الحديث بعد الذي عن عائشة -

٣٢٨- أخرجه الحاكم في المستدرک (١/ ٤٤٢) من رواية صالح بن محمد بن حبيب العافظ: ثنا أبو أمية: عمرو بن قنصام - قال ابن حجر في (تلفيحه الكبير) (٢/ ٣٢٥): (الراوي عن حماد هو أبو قتادة عبد الله بن واقد الحراني وقد قال أبو حاتم: هو مكر الحديث) -

٢٢٨٦- كذا أخرجه الدارقطني أيضاً من رواية يونس عن الحسن موصولاً، وأخرجه العقيلي في الضعفاء (٢٢٢/٢) و البيهقي (٢٢٠/١) من طريقه عن ابن عيينة - وقال العقيلي: (غريب في حديثه وقسم) ثم ناقه من طريق التوري عن إبراهيم الخزاز عن محمد بن عمار بن جعفر عن ابن عمر - به وقال: (هذا أولى على ضعف - أيضاً) - الله وقال البيهقي في (المعرفة) (١٩/٦) باب: الحال التي يحب فيها الحج بنفسه (٩١٦٦): (وروي عن التوري عن يونس عن الحسن عن أمه عن عائشة موصولاً وليس بمحفوظ) - الله - والصلوات عن عثمان عن يونس عن الحسن مرسله كما سبق بيانه في الكلام على حديث انس الصابغ -

الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَتَّابِ بْنِ أَعْيَنَ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

2387- رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْخُوزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَهُوَ مَشْهُورٌ عَنْهُ . وَقَدْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ

عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَذَلِكَ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یزید خوزی، ابواسامیل مکی، مولیٰ بنی امیہ، متروک الحدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق

ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۳)۔

2388- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

سَعِيدٌ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالَ السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ وَالرَّاحِلَةُ . فَقِيلَ لَهُ وَمَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْبُ وَالْفِيلُ . وَسُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے

میں دریافت کیا گیا:

”اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے جو اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کی سبیل سے مراد زاد و راہ اور سواری ہے۔ عرض کی گئی: حاجی کون ہوتا ہے

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور تیل نہ لگانے کی وجہ سے بُو دار ہوں۔ دریا

گیا: کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا گیا

قربانی کے جانور کا خون بہایا گیا ہو۔

۲۳۸۷ - أخرجه الترمذي في المعجم (۱۷۷/۳) باب: ما جاء في إيجاب الحج بالزاد والراحلة (۸۱۳) وابن ماجه في المناسك (۹۶۷/۲)

بوجهب المعجم (۲۸۹۶) وكذلك الطبري في (التفسير) (۳۶۴/۲) و الشافعي في (المسند) (۲۸۶/۱) وابن عدي في (الكامل) (۱/۱)

البيهقي في الكبرى (۲۲۰/۴) وفي (التميم) (۴۲۸/۲) (۲۹۷۴) و الوقيلي في (الصفاء) كما سبق في الذي قبله جميعاً من

اسر الصيم بن يزيد الخوزي - به - وقال الترمذي: (حديث حسن) و ابراهيم بن يزيد لقوا الخوزي المكي قد تكلم فيه بعض أهل العلم

فبدر حفظه - و اعلم البيهقي و الزيلعي في (نصب الراية) (۸/۲) و ابن حجر في (المختصر المجلد) (۲۲۱/۲) - بالخوزي و هو

الحديث: كما قال ابن حجر في (التفريب) (۲۰۲) (۴۶/۱) - وقد تابعه محمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي كما ذكره

عقب الحديث - وقد ذكر البيهقي (۲۲۰/۴) هذه المتابعة

۲۳۸۹ - أخرجه البيهقي و اعلم به محمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير -

2389- وَقَدْ قِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذَلِكَ. حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُجَهِّزُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ تَمَّتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ السَّبِيلِ إِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج تک کی سبیل کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) زادِ سفر اور سواری ہے۔

2390- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُنُوقًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمُصَفِّرُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے ہمیں بتایا: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! حج کی سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبد الرحیم بن عمر، ویرف با بن دنوقا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 279ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۱۳۵)۔

○ محمد بن حجاج مصفر بغدادی، روی عن کوات بن صالح و جریر بن حازم، وشعبة و مالک۔ قال احمد: قد تركت حديثه۔ و قال ابن مدني: ذهب حديثه۔ وقال يحيى و ابو داود: ليس ب علم حديث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال نسائي و مسلم بن حجاج و دارقطنی: متروك۔ وقال ابو زرعة: يروي ابا طيل عن شعبة۔ وقال ابن حبان: لا تحل روايته عنه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتر و كين (۳/۴۹)، وميزان (۶/۱۰۲)، واللسان (۵/۱۲۳)۔ وفي (ط)۔ سنن، بالاضاد معجمة۔

۲۳۹- قال الزيلعي (۹/۲): (محمد بن العجاج المصفر ضعيف) - اه - قلت: وقال ابن معين: ليس بثقة - وقال احمد: تركت حديثه - وقال البخاري: سكتوا عنه - وقال النسائي و اللزدي و العجلي: متروك - وقال ابن سعد: كان ضعيفاً عندهم في الحديث - وقال ابن عدي و الضعفاء علي حديثه - وقال الخطابي في (العزلة): ليس بالقوي عند أهل الحديث - انظر: لسان الميراث لابن حجر (۱۱۷-۱۱۸) - قلت: واخرجه سعيد بن ملام العطار عن عبد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً به - وكره ابن ابي حاتم في (العلل) (۲۹۷/۱) (۸۹۱) ونقل عن علي بن الحسين بن الجنيد انه قال: (هذا حديث باطل) - اه - و العطار: كرهه احمد و ابن نمير - وقال البخاري: بذكره بوضع الحديث - وقال ابو حاتم: منكر الحديث جداً - و ضعفه غير احمد - ينظر: (لسان الميراث) لابن حجر (۲۳-۲۴/۲)۔

2391-

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِهْرَانَ السَّوَّاقِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْوَانَ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

وَالْعَرَزَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَيْتَ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادَ وَرَاحِلَةً.

☆☆

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جبکہ ایک سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر لازم ہے وہ بیت اللہ کا حج کریں جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زاد سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

میسر ہونا۔

2392-

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَصْبُ بْنُ مُخَارِقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلَّ عَامٍ قَالَ لَا بَلَّ حَجَّةً. قِيلَ فَمَا السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا (فرض ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک حج (فرض ہے) عرض کی گئی: اس تک کی سبیل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2393-

قَالَ وَحَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس تک پہنچنے کی سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زاد سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2394-

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ

۲۳۹۱ حدیث الحسن و عبد اللہ بن عمرو بن العاص: تقدم تخریجہما - و اما حدیث ابن عباس: فاضرحہ الدارقطنی لنا عن رواة الربرقان باسناده و اعاده بعده من رواية هبة بن المغيرة باسناده - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۹/۲): (وراءه و هبة) كما ضعيفه - ا - ال -

۲۳۹۲ اضرحہ ابن ماجہ فی المناہک (۹۶۷/۲) بابہ ما یوجب الحج (۲۸۹۷): ثنا سید بن سعید: ثنا هشام بن سلیمان القرظی عن جریر قال: و اخبرنیہ ايضا عن ابن عطاء عن عکرمۃ عن ابن عباس - - - - قال الزیلعي (۹/۲): (قال فی (الامام) او هشام بن سید عن عکرمۃ بن خالد بن العاص: قال ابو ہاشم المظرب الحدیث و محله الضعیف ما روی بہ بابا الترمذی - و ابن عطاء: هو عمر بن حفص: كما قال ابن حجر فی (التفريب) (۶۱/۲) -

مَجِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ السَّيْلِ إِذْ وَالرَّاحِلَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے سبیل سے مراد سفر اور سواری میسر ہونا ہے۔

2395- وَرَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَيْلٌ عَنْ ذَلِكَ يَعْنِي (مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَيْلًا) قَالَ أَنْ تَجِدَ ظَهَرَ بَعِيرٍ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَبْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْقَدِكِيُّ عَنْ حُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَيْلًا) قَالَ سَيْلٌ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ تَجِدَ ظَهَرَ بَعِيرٍ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: (یعنی شاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو“۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہیں اونٹ کی پشت میسر ہو (یعنی سواری تمہارے پاس ہے)۔

ایک سند کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو“۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے: تم اونٹ کی پشت (یعنی سواری کو پاؤ)۔

ادبیان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صدقة فدکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یس بالمشہور، لیکن یس بہ باس۔ و امام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر فیہ اذا بین سماع فی روایتہ، فانہ کان یسمع من قوم ضعفاء عن مالک ثم یدلس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو میزان (۱۹۱/۵)، ولسان (۲۱۰/۵)۔

2396- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

فی اسنادہ: الحسن بن عبد اللہ بن ضمیرہ و قد کذبہ مالک و ابو حاتم الرازی و ابن جبار و ترکہ علی و احمد و ابو حاتم و دارقطنی و قال ابن ابی اوس: کان یتهم بالزندقة و قال البخاری: منکر الحديث ضعيف و قال ابو زرعة و ابو داود: ليس بشيء و زاد في تحريم علي حديثه و تكلم فيه غير واحد من النقاد۔ راجع: (لسان الميزان) لابن حجر (۲۸۹/۲) ۲۹۰۔

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِضَبَاعَةَ وَهِيَ شَاكِيَةٌ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ الْحَجَّ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَحُجِّي وَأَشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے جو یہاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کا ارادہ رکھتی ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حج کا ارادہ کر لو اور ساتھ شرط بھی رکھو اور یہ کہو: اے اللہ! جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہیں احرام کھول دوں گی۔

...—...—...—...

حج کا احرام باندھنے کی شرائط

حج کا احرام باندھتے ہوئے کوئی ایسی شرط مقرر کرنا کہ اگر یہ ہو گیا تو میں احرام کھول دوں گا اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے مشہور شارح امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا شخص احرام باندھتے ہوئے نیت میں یہ شرط عائد کر سکتا ہے اگر وہ حج یا عمرے کے لئے جاتے ہوئے راستے میں کسی جگہ بیمار ہو گیا تو جہاں وہ بیمار ہو گا وہیں احرام کھول دے گا۔

امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: احرام کی نیت میں کوئی شرط عائد کرنا درست نہیں ہے۔

شوافع نے اپنے موقف کی تائید میں سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے (جسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے)۔

شوافع نے اس صحیح اور صریح حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن احناف اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں: یہ حکم سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ مخصوص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کے لیے فائدے کے طور پر اسے بیان نہیں کیا اور یہی اس روایت میں کوئی عمومی صیغہ پایا جاتا ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے قاضی نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت ضعیف ہے اور اس بارے میں کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اس روایت کو امام زہری رحمہ اللہ کے حوالے سے معمر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسکے علاوہ اور سند کے ساتھ یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

(نووی کہتے ہیں:) اس روایت کو ضعیف قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور دوسری معتبر کتابوں میں موجود ہے اور کئی اسانید کے ساتھ منقول ہے۔

۱۔ حاشیہ النووی علی الصحیح لمسلم

۲۳۹۶ أخرجه البخاري في النكاح (۵۰۸۹) باب: الكفاه في المين و مسلم في الحج (۸۶۷/۲-۸۶۸) باب: جواز اشتراط المحرم التمتع بتمتع المرض ونحوه (۱۲۰۷) والنسائي في المناقب (۱۶۸/۵) باب: كيف يقول اذا اشترط او الطهراني في (الكبير) (۲۶/رقم ۸۲۶) من طريق قتاد بن عروق به۔

239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلَى صُبَاغَةَ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا اشْتَرِطِي عِنْدَ إِحْرَامِكَ مَحَلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي فَإِنَّكَ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَخَالِدٌ وَثَابِتُ الْبُنَانِيُّ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَهَلَالُ بْنُ خَبَّابٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَرَرِيُّ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ صباغہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ایف لے گئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نہ دھتے وقت شرط عائد کر لینا کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہیں احرام کھول دوں گی، تو تمہیں اس کا اختیار

نہ دیا گیا اور میں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

239- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِصُبَاغَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحَلِّي حَبَسْتَنِي.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صباغہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تم نے حج کا ارادہ کر لیا اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہیں احرام کھول دوں گی۔

2399- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَكْرَ بْنَ عَيَّاشٍ وَأَنَا أَنْظُرُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَأَقْرَبَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ لَبَسَ ثِيَابَهُ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى فَلَمَّا اسْتَوَى بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ نے اپنے کپڑے پہنے پھر جب آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے تو وہاں آپ نے دو رکعت ادا کیں پھر آپ اپنے اونٹ پر بیٹھے جب آپ کی کھڑی ہوئی تو وہاں سے آپ نے حج کا احرام باندھا (یعنی اس کی نیت کی)۔

2400- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ مَوْ قَالَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَغْتَسِلَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ.

مخرجہ مسلم فی الحج (۸۶۸/۲) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعنه المرض ونحوه (۱۲۰۸) والنسائي فی الحج (باب: الاشتراط فی الحج) وابن ماجه فی المسالك (۲۹۲۸) باب: الشرط فی الحج والبیهقي فی الكبرى (۲۲۱/۵) من رواية عكرمة بن عباس -

مخرجہ الماکم فی المسالك (۱۱۷/۱) عن ابی العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن اسماعیل الصفار - - وقال الماکم: (صحيح) قال یعقوب بن عطاء بن ابی سراج: من جمیع ائمة الاسلام حدیثہ ولم یخرجاه - -

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے آدمی جب احرام باندھنے لگے تو غسل کرے جب مکہ میں داخل ہونے لگے (اس وقت بھی غسل کرے)۔

2401- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَزِيزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْتَسَلَ لِاحْرَامِهِ - قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا سَمِعْنَاهُ إِلَّا مِنْهُ -

☆☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کیا تھا۔

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے ہم نے اسے صرف (اپنے استاد یحییٰ بن خالد) سے سنا ہے۔

——***

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے اور اس کا تعلق حالت احرام والے شخص کے

افعال سے ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک احرام باندھنے کے وقت غسل کرنے کی تاکید جمع کے وقت غسل کرنے سے زیادہ ہے۔

اصحاب طواہر نے اسے واجب قرار دیا ہے۔

امام ابو حنیفہ اور امام سفیان ثوری رحمہما علیہ کہتے ہیں: ایسے وقت میں صرف وضو کر لینا کافی ہے۔ اہل ظاہر کی دلیل وہ روایات

ہے جسے امام مالک رحمہ اللہ نے مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب انہوں نے ”بیداء“ کے مقام پر محمد بن ابوبکر کو جنم دیا اور حضرت ابوبکر

نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے پھر تبلیہ پڑھ

(یعنی احرام باندھے)۔

اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

۲۴۰۰- أخرجه ابن أبي شيبة في (مصنفه) - كما في نصب الرأية (۱۸/۲) - حدثنا سويل بن يوسف عن حميد - به - وأخرجه العاكفي

المسائل (۱۱۷/۱) من طريق محمد بن الحسن بن سويل بن يوسف - به - وقال العاكفي: (صحيح على شرط الشيخين) - أ - وعزاه النجاشي (۱۸/۲) - أيضاً - للبخاري في (مسنده) -

۲۴۰۱- أخرجه الترمذي في المعجم (۱۹۲/۲-۱۹۳) باب: ما جاء في الاغتسال عند الاحرام (۸۴۰) من رواية عبد الله بن يعقوب الحنظلي

ابن أبي الزناد - به - وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب وقد استعجب قوم من أهل العلم الاغتسال عند الاحرام) - به -

الناصري - أ - وقال الزيلعي في (نصب الرأية) (۱۷/۲): (وأخرجه العقيلي بسند المارقطني) - وأعله بابي غزيرة قال: عنده من كتابه

شامع عليه السلام من طريق فوسما ضعف - انتهى - قال ابن القطان في (كتاب) (أولنا مسند الترمذي) - ول يصفحه للاختلاف في

الرحمن من أبي الزناد - انتهى - وراجع ترجمة عبد الله بن يعقوب الحنظلي من (توضيح التوضيح) لابن حجر (۸۵/۶-۸۶) -

جمہور کی دلیل یہ ہے: اصل کے اعتبار سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی جب تک کسی چیز کے وجوب کا کوئی حکم ثابت نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ احرام باندھنے سے پہلے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے رعرعہ کے دن شام کے وقت وقوف کرنے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ان تینوں کو حالت احرام والے شخص کے افعال میں شمار کیا ہے۔

2402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو غَزِيَّةٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2403- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غَسَلَ بِفَخٍ قَبْلَ دُخُولِهِ مَكَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے "فخ" کے مقام پر غسل کیا تھا۔

2404- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ بْنُ خَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ رَجُلٌ كُنْتُ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ أَتَيْتُهُ لَسَمِعْتُ مِنْهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ لِي يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ أَسْلِمْتَ تَسْلِمًا . فذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لِي فَإِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرَحَلُ مِنَ الْحَبِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جَوَارٍ . مُخْتَصِرٌ كُلُّهُمُ ثَقَاتٌ .

☆☆ ابو عبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کرتا رہا وہ میرے پہلو میں موجود تھے لیکن میں نے ان سے دریافت نہیں کیا کیا پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا میں آپ کو پسند نہیں کرتا تھا پھر میں نے سوچا کہ مجھے ان کی خدمت میں جا کر ان کی بات سنی چاہیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

لَا تَعْلَمُ الْبَيْتَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَدْيِهِ (۱) - ۲۱ -

۲۱- أخرجه الترمذي في العم (۲۰۸/۲) باب: ما جاء في الاغتسال: لدخول مكة (۸۵۲) عن يحيى بن موسى: حدثنا لقارون بن صالح: قال الترمذي: (هذا حديث غير محفوظ) - والصحیح ما روی تافع عن ابن عمر: انه كان يغتسل لدخول مكة - و في قول الشافعي: يشحب الاغتسال لدخول مكة - وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث: ضعفه احمد بن حنبل و علي بن المديني و غيرهما - لا تعرف هذا الحديث مرفوعا الا من هديته (۱) - ۲۱ -

۲۱- أخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) من حديث احمد بن عبيد الصغار: حدثنا اسماعيل بن اسحاق القاضي - ۲۱ -

عدی بن حاتم! تم اسلام قبول کر لو تم سلامت رہو گے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: عنقریب کوئی عورت ”حیرۃ“ (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت متصل ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2405- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْشِكُ أَنْ تَخْرُجَ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْرَةِ بِغَيْرِ جَوَارٍ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ وَيُوْشِكُ أَنْ يَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى يَغْتَمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ. قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ بِغَيْرِ جَوَارٍ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ. مُخْتَصَرٌ.

☆ ☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ٹھہرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ان سے فرمایا:

”عنقریب وہ وقت آئے گا جب ایک عورت کسی شخص کی پناہ میں آئے بغیر ”حیرۃ“ (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا حج کر لے گی اور عنقریب وہ وقت آئے گا جب مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ آدمی یہ آرزو کرے گا کہ اس صدقہ لینے والا کوئی شخص مل جائے۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر روانہ ہوئی یہ تک کہ اس نے بیت اللہ کا حج کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد العزیز بن محمد بن عبید در اوردی، ابو محمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ کان محدث من کتب غیرہ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ۱۔ قال حدیث عن عبید اللہ عمری منکر۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۷۷ھ) 2406- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُدَيْفَةَ- شَكَّ ابْنُ عَوْنٍ اسْمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُدَيْفَةَ- قُلْتُ نَحَدَّثُ بِحَدِيثِ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَنَا الَّذِي أَسْمَعُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ حَدِيثُكَ بَلَّغْنِي عَنْكَ أَرَدْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَسْمَعُ مِنْكَ. قَالَ فَقَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

بِهِ وَسَلَّمَ) فَرَزْتُ حَتَّى كُنْتُ بِأَقْصَى أَرْضِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قُلْتُ لَا تَبْنَ هَذَا الرَّجُلَ فَإِنْ كَانَ صَادِقًا لَا سَمْعَنُ
لَهُ فَلَمَّا جِئْتُ اسْتَشَرْتُ لِيَ النَّاسُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ لِي أَتَيْتَ الْحِيرَةَ . قُلْتُ لَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا
أَلَّا تَوَسِّكُ الظُّعِينَةَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا بِغَيْرِ جَوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ . قَالَ فَرَأَيْتَ الظُّعِينَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِيرَةِ
تَتَوَسَّكُ بِالْكَعْبَةِ . مُخْتَصِرٌ .

★★ محمد بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک دوسرے کو سنایا کرتے
تھے وہ کوفہ کی ایک کنارے والی آبادی میں رہا کرتے تھے میں نے یہ سوچا کہ اگر میں ان کے پاس جاؤں اور اگر میں خود ان سے
بہ حدیث سن لوں تو یہ مناسب ہوگا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: آپ کے حوالے سے ایک حدیث مجھ تک
پہنچی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ آپ سے سن لوں۔ تو راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عدی نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ
سلم کو مبعوث کیا گیا تو میں فرار ہو کر اسلامی سلطنت کے دور دراز کے حصے میں چلا گیا پھر میں نے یہ سوچا کہ مجھے ان صاحب کی
خدمت میں حاضر ہونا چاہیے اگر وہ سچے ہوں گے تو میں ان کی بات مان لوں گا جب میں (آپ کی خدمت میں) آیا تو لوگ
میرے لیے کھڑے ہوئے۔

راوی بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے مجھے پوری حدیث سنائی جس میں یہ بیان ہے):
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم حیرہ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں! لیکن مجھے اس کی جگہ کا پتہ ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی عورت وہاں سے کسی کی پناہ میں آئے بغیر نکلے گی یہاں تک
(مکہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو حیرہ سے روانہ ہوئی اور اس نے (مکہ پہنچ
(خانہ کعبہ کا طواف کیا۔
یہ روایت مختصر ہے۔

2407- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا
يُسْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ:
سَأَلْتُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ أَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: "يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، أَسَلِمْتَ تَسْلِمًا"
ذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لِي: "فَإِنَّ الظُّعِينَةَ سَتَرَحَّلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالنَّبِيِّ بِغَيْرِ جَوَارٍ" . مُخْتَصِرٌ .

★★ ابو عبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے پہلو میں موجود تھے لیکن میں نے ان سے

اس بارے میں دریافت نہیں کیا پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاتم! تم اسلام بول کر لو تم سلامت رہو گے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ایک عورت عنقریب حیرہ سے سفر پر روانہ ہوگی یہاں تک کہ کسی کی پناہ (مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت مختصر ہے۔

2408- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُولُ قَالَ جُرَيْجٌ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ الْمَدِينَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آيَنَ نَزَلْتُ . قَالَ عَلَى فُلَانَةٍ . قَالَ أَغْلَقْتُ عَلَيْكَ بَابَهَا لَا تَدْخُلُ امْرَأَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص مدینہ منورہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر آکر فرمایا: کیا تم نے کہاں پڑاؤ کیا ہے؟ اس نے بتایا: فلاں خاتون کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے تمہاری دالا دروازہ بند کر لیا ہے کوئی بھی عورت صرف اس وقت حج کر لے جب اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز موجود ہو۔

...—...—...—...

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلاف و ضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد کہتے ہیں:

اس بارے میں ایک اختلافی مسئلہ یہ بھی ہے کیا عورت پر حج واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے اس کے ساتھ حج کے لیے اس کا شوہر یا کوئی محرم عزیز موجود ہو جو حج کے سفر میں اس کے ساتھ جاسکے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں: عورت پر حج کے وجوب کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے اگر محفوظ رفاقت میسر آ جاتی ہے تو عورت دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی حج کے لیے جاسکتی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ اور فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے سفر کے دوران کسی محرم شوہر کی موجودگی حج کے لازم ہونے کے لیے شرط ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: حج کے حکم اور عام سفر کے حکم کے درمیان تعارض ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے: خواتین کو حکم دیا گیا ہے وہ محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کر سکتیں۔

۲۱۰۸- اضرحه البزار فی (مسند) کما فی نصاب الرایۃ (۱۰/۲): حدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ 'اصْبِرْنِي عَمْرُو بْنَ دِينَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مَعْبُدًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا تَخْرُجُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ - ۱- ۱۱-)

یہ بات حضرت ابوسعید خدریؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے روایت سے ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

’اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ سفر پر جائے‘
سوائے اس کے کہ اس کا محرم ساتھ ہو (یعنی وہ محرم کے بغیر سفر کرے یہ جائز نہیں ہے)۔“

جن فقہاء نے اس حکم کے عموم کو سامنے رکھا ہے انہوں نے یہ کہا ہے: عورت حج کا سفر کر سکتی ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور جن فقہاء نے آیت کے عموم کے ساتھ اس حدیث کو بھی ساتھ شامل کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے ’محرم عورت حج کا سفر نہیں کر سکتی۔‘

اسی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

’عورت کے بارے میں یہ بات معتبر ہے اس کا کوئی محرم ساتھ ہونا چاہیے یا شوہر ہونا چاہیے جس کے ساتھ وہ حج کے لیے ان دونوں کے بغیر حج کے لیے جانا عورت کے لیے جائز نہیں ہے جبکہ عورت اور مکہ کے درمیان تین دن (اور تین کی مسافت کا سفر ہو۔‘

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے قدوری کے شارح امام حداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

’اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ عورت بوزھی ہو یا جوان ہو (اس کے محرم کی موجودگی شرط ہے) جس کے ساتھ نکاح کرنا کے لیے ابدی طور پر ناجائز ہو خواہ وہ حرمت نسبی رشتے کی وجہ سے ہو یا سسرالی رشتے کی وجہ سے ہو یا رضاعت کے سے ہو خواہ وہ رشتے دار آزاد ہو یا غلام ہو یا ذمی ہو البتہ مجوسی محرم شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح بچہ اور پاگل شخص بھی محرم کے حکم میں نہیں ہوں گے۔ جو بچہ قریب اہلوغ ہو وہ بالغ شخص کے حکم میں ہوگا‘ عورت کا غلام اس کا محرم شمار نہیں ہوگا کیونکہ غلام تھ نکاح کرنا عورت کے لیے ابدی طور پر حرام نہیں ہے اگر وہ عورت اس غلام کو آزاد کر دیتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنا کے لیے جائز ہو جائے گا۔‘

جو بچی قریب اہلوغ ہو اس کا حکم بھی بالغ عورت کی طرح ہوگا۔

’کنیز بر کنیز‘ ام ولد اور مکاتب کنیز کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز ہے۔

’محرم ہونے کی شرط اس وقت ہوگی جب عورت اور مکہ کے درمیان تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر ہو‘ لیکن اگر اس سے کم ہے تو اب عورت کے لیے لازم ہے وہ محرم کے بغیر ہی حج کے لیے چلی جائے۔

یہاں یہ بات شرط ہے ’عورت عدت نہ گزار رہی ہو۔ اگر وہ عدت گزار رہی ہو تو عدت پوری ہونے سے پہلے حج کے لیے جاسکتی۔‘

المجہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

مرقد قدوری از امام ابوالحسنین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان ص 139

اگر کسی عورت کا کوئی محرم نہ ہو اور اس کا شوہر بھی موجود نہ ہو تو اس پر لازم نہیں ہے وہ کسی ایسے شخص سے شادی کرے اسے اپنے ساتھ حج پر لے جاسکے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اس پر یہ بھی لازم نہیں ہے وہ سواری کے لیے کوئی چیز کمائے۔ اگر عورت کا کوئی محرم یا عزیز موجود ہو تو وہ فرض حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہو جائے گی۔ خواہ اس کے شوہر نے اجازت نہ دی ہو کیونکہ فرائض کے بارے میں شوہر کا حق لازم نہیں ہوتا تاہم نقلی یا نذر والے حج میں عورت کے لیے اجازت جائز نہیں ہے مرد اس کو روک سکتا ہے۔

محرم عزیز کا خرچ عورت پر لازم ہوگا صحیح قول یہی ہے کیونکہ وہ عورت اس شخص کے بغیر حج تک نہیں پہنچ سکتی۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سواری خریدنا بھی عورت پر لازم ہوگا کیونکہ وہ اس سواری کے بغیر حج کے لیے نہیں جاسکتی۔ عورت پر یہ لازم نہیں ہے۔ ان دونوں اقوال کے درمیان موافقت اس طرح کی جاسکتی ہے جب عورت کا محرم یہ کہ میں اس وقت تک ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک تم خرچ نہیں دو گی تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم ہوگا۔ لیکن اگر محرم عزیز کا خرچ پر جانے کے لیے تیار ہوتا ہے تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم نہیں ہوگا۔

2409- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقُرْمِيسِيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنِ يَعْقُوْبٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الصَّائِغُ قَالَ قَالَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ امْرَاَةٍ لَهَا زَوْجٌ وَلَهَا مَالٌ وَلَا يَأْذُنُ لَهَا فِي الْحَجِّ لَيْسَ لَهَا اَنْ تَنْطَلِقَ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خاتون کو حج کی اجازت نہیں دی تھی جس کا شوہر موجود تھا حالانکہ اس کے پاس مال موجود تھا ایسی عورت بات کا اختیار نہیں ہے وہ (شوہر کی اجازت کے بغیر) حج کے لیے جائے۔

2410- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ سَفَرًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تُحْجَّ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا.

الجوہرہ النیرۃ از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد البیدی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ج 1 ص 362

۲۶۰۹- اعلمہ ابن القطان بجمہالہ حال العباس بن محمد بن مجاشع، کہا فی (التعلیق المقتضب) (۲۲۲/۲)۔ وقد اخرجہ البیہقی فی (۵۰۱/۷) (۱۰۸۲۹) من وجہ آخر عن محمد بن ابی یعقوب بہ وقال: (نقدہ حسان بن ابراہیم) و یحتمل ان یکون - ان صح - قبلہ علی الاختیار لہا - الہ - قلت: و اخرجہ ابن حبان (۲۷۲۰) عن عمر بن محمد السجستانی حدیثنا محمد بن عبد اللہ بن بزیع حدیثنا بن ابراہیم بہ لکن بلفظ: (لا یحل لامرأة ان تسافر ثلاثة الا و معها ذو محرم محرم علیہ) - الہ - و بنحو هذا اللفظ اخرجہ البخاری فی تفصیر الصلاة (۱۰۸۷) باب: فی کما یقصر الصلاة و مسلم فی الحج (۱۳۳۸) باب: سفر المرأة مع محرم وغیرہ و ابو داود فی الحج (۱۷۲۷) باب: فی المرأة تخرج بغیر محرم و ابن خزيمة (۲۵۲۱) و ابن حبان (۲۷۲۲، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰) و البیہقی (۱۳۸/۲) من طریق عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً نحوہ۔

۲۶۱۰- قال الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۱۱/۲): (واخرجہ الطبرانی فی (معجمہ): حدیثنا عمر بن حفص السمدی حدیثنا ابو بلال حدیثنا المنفصل بن صدقة ابو حبان الحنفی عن ابان بن ابی عیاش عن ابی معشر النخعی - مولی زیاد - عن ابی امامۃ الباقلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: (لا یحل لامرأة مسلمة ان تخرج الا مع زوج او ذی محرم) - الہ - قلت: و ابان بن ابی عمرو الحدادی: کہا بہو - و جابر المذکور عند الدارقطنی: ان کان الحنفی فضعیف ایضاً۔

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”کوئی بھی عورت تین دن کا سفر نہ کرے یا حج کے لیے نہ جائے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر موجود نہ ہو۔“

2411- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ الْيَوْمَ الَّذِي يَعْرِفُ النَّاسُ فِيهِ .

★★ عبدالعزیز بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”عرفہ کا دن وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں۔“

ویان حدیث کا تعارف:

○ عوام بن حوشب بن یزید شیبانی، ابوعیسیٰ واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مثبت فاضل، یہ

دیوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۳۶)۔

○ سفاح بن مطر شیبانی، تبول یہ دیوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

(۲۳۳۶)۔

2412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

سُرَّةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَرَفَةَ يَوْمَ يَعْرِفُ النَّاسُ .

★★ یعقوب بن زید نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”عرفہ وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں۔“

2413- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ هَارُونَ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ

قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تَضْحُونَ .

2414- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۶/۵) وقال في (المعرفة) (۲۷۶/۷) (۱۰۲۹۸): (وقد روينا عن عبد العزيز بن عبد الله بن محمد بن أبي سيدة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا: (يوم عرفة الذي يعرف فيه الناس) - (ابن السقاف بن مطر: ذكره ابن حبان في (المشكاة) - ينظر: ثقات ابن حبان (۴۵۵/۶) تهذيب التهذيب (۱۰۶/۴) - و عبد العزيز بن عبد الله بن خالد بن أبي سيدة: وثقه النسائي و ذكره ابن حبان في (الثقات) و قال الزبير بن بكارة: (استعمله عبد الملك بن مروان على مكة و مات برصاقة لثام) و قال يحيى بن بكير: (مات بالسناس سنة ۱۹۸) و هو أمير مكة - و ذكره ابن خالين في الصحابة من أجل حديث مرسله - ينظر: تهذيب التهذيب لابن حجر (۲۷۶/۱)۔

2415- أخرجه أبو داود في الصلوة (۲۰۷/۲) باب: إذا أخطأ القوم الصلوات (۲۳۲۴) عن محمد بن عبيد بن حماد - قال ابن حجر في (المشكاة) (۲۷۵/۲): (و ابن المنكدر لم يسمع من أبي هريرة) قال: (وقد نقل الترمذي عن البخاري أنه سمع منها - يعني عائشة - و إذا سمع منها أمكن سماعه من أبي هريرة: فإنه مات بعدها)۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو۔

2414- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تَضْحُونَ . لَفْظُ ابْنِ صَاعِدٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو۔“

یہ الفاظ ابن صاعد نامی راوی کے ہیں۔

2415- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ

مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ - قَالَ أَبُو هِشَامٍ أَظْنُّهُ رَفَعَهُ - قَالَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَضْحَى يَوْمَ يُضْحِي النَّاسُ .

☆☆ محمد بن منکدر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے ابو ہشام نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال

ہے یہ مرفوع حدیث ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا):

”عید الفطر اس دن ہوتی ہے جب لوگ عید الفطر کرتے ہیں اور عید الاضحیٰ اس دن ہوتی ہے جس دن لوگ عید الاضحیٰ

کرتے ہیں۔“

2416- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلِكَ إِلَهَ الْحَقِّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ شامل تھے:

”میں حاضر ہوں اے حقیقی معبود!“

۲۴۱۶- راجع ما قبلہ و سنن البیہقی الکبریٰ (۳/۳۶۷) (۶/۲۵۲) (۵/۱۷۵-۱۷۶) و تلخیص العبد للہ بن حجر (۲/۲۷۵) - وقد أخرجه ابن ماجه في الصوم (۱/۵۲۱) باب: ما جاء في شهر ذي الحجة (۱۶۶۰) عن محمد بن عمر البقری ثنا اسحاق بن عیسیٰ ثنا حماد بن زید عن ابیہ عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ مرفوعاً بہ -

۲۴۱۵- أخرجه الترمذی في الصوم (۲/۱۶۵) باب: ما جاء في الفطر والاضحی منی یكون (۸۰۲) عن یحیی بن موسی حدَّثنا یحیی بن الیمان بہ - وقال الترمذی: (سألت محمداً قلت له: محمد بن المنکدر سمع من عائشة قال: نعم؛ يقول فی هدیته: سمعت عائشة - قال ابو عیسی: لهذا حدیث حسن غیر بہ صحیح من لهذا الوجه) - اللہ -

۲۴۱۶- أخرجه النسائی في المناسك (۵/۱۶۱) باب: كيف التلبیة و ابن ماجه في المناسك (۲/۹۷۶) باب: التلبیة (۲۹۲۰) و احمد في مسنده (۱/۱۷۶-۳۶۱/۱) و ابن خزيمة (۳۶۲۳-۳۶۲۴) و ابن حبان (۲۸۰۰) و الطحاوی في المعانی (۲/۱۲۵) و المعجم (۱/۶۶۹-۶۷۰) و صححه و البیہقی في الکبریٰ (۵/۱۵۰) جميعاً عن عبد العزيز بن ابی سلمة - به و قال النسائی: (لما أعلم احداً اسند لهذا عن عبد الله بن الفضل اللہ عبد العزيز - أخرجه اساعیل بن امیة عنه مرسلًا) - اللہ -

2417- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ قَالَا حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے الفاظ کو احتیاط سے) جدی
سے لیا آپ یہ پڑھ رہے تھے:

”اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں!
بے شک ہر طرح کی حمد اور تعریف تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

تلبیہ کے حکم کی وضاحت

تلبیہ کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے تلبیہ پڑھنا مشروع ہے البتہ اس کے حکم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تلبیہ پڑھنا سنت ہے حج کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے یہ واجب بھی نہیں ہے اگر کوئی
شخص تلبیہ نہیں پڑھتا تو اس کا حج درست ہوگا اور اس پر قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔ صرف یہ ہوگا کہ اس نے ایک فضیلت والے
کام کو ترک کر دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض اصحاب نے تلبیہ پڑھنے کو حج کی شرط قرار دیا ہے لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کا قول درست ہے۔
امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: تلبیہ پڑھنا واجب نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس پر ذمہ دینا لازم ہو
گا اور اس کا حج درست ہوگا۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ دونوں نے یہ بات بیان کی ہے حج صرف دل کے ارادے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔ تلبیہ
کے الفاظ کا کہنا ضروری نہیں ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے روزہ صرف نیت کرنے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے تلبیہ پڑھے بغیر اور قربانی کا جانور ساتھ لیے بغیر حج منعقد نہیں ہوتا۔
البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: تلبیہ میں کوئی مخصوص الفاظ پڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ جو بھی کلمات تسبیح و تہلیل
میں متعلق ہوں انہیں پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان کے نزدیک نماز میں تکبیر تحریرہ میں ”اندا کہز“ کہنا شرط

۲۴- امرمہ ابن ماعہ فی المسائل (۹۷۴/۲) باب: التلبیہ (۲۹۱۸) عن علی بن محمد ثنا ابو معاویہ و ابو اسامہ و عبد اللہ بن جبر عن
عبد اللہ بن عمر - و زاد فی آخرہ: و کان ابن عمر یزید فیہما: (لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ لَبَّيْكَ وَ الْغَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَ الرَّعَاءُ الْبَلَكُ وَ
بَلَا - اَللّٰهُ -

شامیہ النووی علی اصح مسلم

نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر دلالت کرنے والے دوسرے کوئی بھی الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں وہ الفاظ اللہ اکبر کے مقام ہوں گے۔

2418- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَيُرَدُّ ذَهْنٌ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے جس میں ان کے یہ

الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ اضافی نقل

کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کو دہرا رہے تھے۔

2419- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ الْخَثَلِيُّ حَدَّثَنَا

زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ غَسَلَ رَأْسَهُ بِعُطْمِي وَأُشْنَانَ وَذَهْنَهُ بِزَيْتٍ غَيْرِ كَثِيرٍ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ

اپنے سر مبارک کو خطمی اور اشنان کے ذریعے دھوتے تھے اور اسے زیتون کا تیل لگایا کرتے تھے ایسا کئی مرتبہ ہوا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حکم بن سعید، ابو جعفر بزاز حبلی، حدث عن عبد اللہ بن موسیٰ، ومنصور ابن ابی نوریۃ، ومحمد بن جنید، وغیرہم

روی عنہ اسحاق بن سلمۃ کوئی، ومحمد بن مخلد، ذکرہ خطیب فی تاریخ ولم یذکر فیہ جرأ ولا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۹۵)۔ وفی (ط): ابو جعفر حبلی۔

2418- أخرجه الدارمی فی السنن (۲/۲۶) باب فی التلبیۃ عن یزید بن ہارون عن یحییٰ بن سعید بہ۔ دون قولہ: (ویرد ذہن)۔

أخرجه مالک فی المعجم (۱/۳۹) باب: العمل فی الاقلال (۲۲) عن نافع بن عمرو۔ ومن طریق مالک أخرجه البخاری فی المعجم (۲/۵۰۸) باب:

التلبیۃ (۱۵۶۹)۔ ومسلم فی المعجم (۲/۸۶۱) باب: التلبیۃ وصفوا وقتها (۱۱۸۴) و ابو داود فی المعجم (۲/۱۶۲) باب: کیف التلبیۃ

(۱۸۱۲) والنسائی فی السنن (۵/۱۶۰) باب: کیف التلبیۃ والبیروقی فی (المزقۃ) (۷/۱۲۶) فی المعجم: باب: کیف التلبیۃ (۹۵۷۰)۔

أخرجه مسلم ابن عبد اللہ بن عمر عن ابيه بہ۔ أخرجه البخاری فی المعجم (۲/۵۰۰) باب: الاقلال عند مسجد ذی الحلیفۃ (۱۵۶۱)۔ ومسلم

فی المعجم فی الموضع السابق۔ و ابو داود فی المعجم (۲/۱۵۰) باب: فی وقت الاحرام (۱۷۷۱)۔ والترمذی فی المعجم (۲/۱۷۲) باب: ما جاء فی

ابی مویض احرام النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۸۸۸) والنسائی فی السنن (۵/۱۶۲) باب: العمل فی الاقلال۔ وأخرجه عہد اللہ بن

عمر عن نافع عن ابن عمر بہ۔ وأخرجہ مسلم۔ وراجع ما قبلہ۔ وأخرجہ عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر: یوضو

عن الزہری عن سالم عن ابن عمر بہ۔ أخرجه احمد (۲/۱۲۰)۔ وأخرجہ عبد الرزاق عن معمر عن ابوبہ عن نافع عن ابن عمر: و مالک

عن نافع عن ابن عمر بہ۔ أخرجه احمد (۲/۲۶)۔ وأخرجہ زید و ابو بکر ابنہ معمر عن نافع عن ابن عمر بہ۔ أخرجه احمد (۲/۵۲)۔

أخرجہ حمید بن بکر عن ابن عمر بہ۔ أخرجه احمد (۲/۷۹)۔

○ ابو شیخ ہنائی بصری اسمہ: حیوان۔ ابن خالد، وهو علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۲)۔

2424- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) قَالَ سُؤَالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”حج کے مہینے طے شدہ ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سوال ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

2425- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عَيْسَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا مُضْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2426- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَكِّي حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَصِيرٍ حَمْزَةُ بْنُ نَصِيرٍ عَنْ مَقَاتِلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ سَوَاءً. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2427- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ وَسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَعْنِي يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ. ☆☆ عبدالعزیز بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے وسط میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا: (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: پہلی مرتبہ روانگی کے دن۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عبید اللہ محمد بن احمد بن عصمہ رملی قاضی اطروش۔ واطروش: هذه لفظة لمن باذنه ادنى صمم وذكره مزی، فمن روى عن

۲۴۲۴- أخرجه مالك في الموطأ (۲۴۴/۱) باب: ما جاء في التمتع و البيهقي في الكبرى (۲۴۱/۵)۔

۲۴۲۵- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۴۲/۴) و السمرقانی (۴۴/۷) (۹۲۱-۹۲۰) باب: وقت الحج و العمرة من وجوه من الحكم عن مفسم - وقال البيهقي في (المجمع) (۲۱۸/۲): أخرجه الطبراني في الكبير و فيه العجاج بن ارطاة و فيه كلام و قد وثق - (۵) - قلت: أخرجه البيهقي عن ثمة بن العجاج و حمزة الزيات - أيضا عن الحكم - - و علقه البخاري في الحج (۱۹۰/۲) باب رقم (۲۲) - قال ابن حجر في (الفتح) (۴۹۱/۳): و صلة ابن خزيمة و الحاكم و الدارقطني من طريق الحكم عن مفسم عنه - و أخرجه ابن جرير من وجه آخر عن ابن عباس قال: لا يصلح ان يحرم احد بالجمع الا في اشهر الحج - (۵) -

۲۴۲۶- السنن الكبرى للبيهقي (۲۴۲/۴)۔

۲۴۲۷- في اسناد عبد الله بن يزيد بن الصلت الشيباني: قال ابو نذرة منكر الحديث - و قال ابو حاتم: مشرؤك الحديث و ضعفه السداسي - و اللادوي: روى حديثاً في اكل البطيخ بالرطب - قال النسائي: ليس بمحفوظ - ترجمته في (توسيع التوسيع) (۷۹/۶) (۸۰) - و عبد العزيز بن الربيع بن سبرة ذكره ابن حبان في (الثقات) و قال: يخطئ - ينظر: التوسيع (۲۲۵/۶) (۲۲۶)۔

سوار بن عمارۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۸۴/۱) تہذیب الکمال (۲۴۱/۱۲)۔

2428 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ) قَالَ أَهْلٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تو جو شخص ان میں حج کو فرض کر لے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ احرام کی نیت کر لے۔

2429 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ سَعِيدِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فَرَضَ الْحَجَّ الْإِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا ہے۔

...—...—...—...

حج کے دوران فرائض، سنتیں اور واجب کون کون سے ہیں؟

حج میں کون سی چیزیں فرض ہیں، کون سی سنت ہیں اور کون سی واجب ہیں، ان سب کے بارے میں مذاہب اربعہ کی آراء کو شام کے مشہور محقق ڈاکٹر: بہ زحیلی نے ایک چارٹ کی شکل میں تحریر کیا ہے جس کا خلاصہ ہم یہاں اپنے الفاظ میں بیان کریں گے:

حج کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے فقہاء کے نزدیک رکن ہے۔

میقات سے احرام باندھنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔

احرام باندھنے کے ساتھ تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

احرام کے لیے غسل کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

حج افراد اور حج قرآن کرنے والے شخص کے لیے طواف کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک صحیح قول

کے مطابق واجب ہے۔ شوافع اور حنابلہ بھی اسے سنت قرار دیتے ہیں۔

طواف کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے، مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

۲۵۲۹- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲/۲۲۲)۔

حجر اسود سے طواف کا آغاز کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔

طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کو آدمی کے بائیں طرف ہونا چاہیے۔ احناف کے نزدیک یہ بات واجب ہے جبکہ دیگر تینوں

مذہب کے نزدیک یہ شرط ہے۔

جو شخص چلنے پر قادر ہو اس کے لیے طواف کے دوران چلنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک

سنت ہے اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔

طواف کے دوران حدث سے پاک ہونا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

جسم لباس اور جگہ کا پاک ہونا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک شرط ہے۔

حطیم سے پرے (یعنی باہر کی طرف) طواف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط

ہے۔

مسجد حرام کے اندر طواف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

طواف میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

طواف میں یکے بعد دیگرے چکر لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک واجب ہے حنابلہ کے نزدیک بھی

واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک سنت ہے۔

طواف کے دوران ستر عورت احناف کے نزدیک واجب جبکہ باقی تینوں کے نزدیک شرط ہے۔

طواف کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت

ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ تینوں مذاہب کے نزدیک رکن ہے۔

طواف کرنے کے بعد سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر دو مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

سعی کے لیے نیت کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

صفا سے سعی کا آغاز کرنا اور مروہ پر اسے ختم کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط

ہے۔

جو شخص چلنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے چل کر سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک

سنت ہے حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔

سعی میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔

سعی کے تمام چکر یکے بعد دیگرے لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے جبکہ مالکیہ اور حنابلہ

نے اسے شرط قرار دیا ہے۔

عرفہ کی رات منیٰ میں بسر کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے عرفہ میں وقوف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک

(یعنی فرض) ہے۔

عرفہ کے اندر وقوف کرنے کے وقت کے بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے وہ عرفہ کے دن زوال سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک ہے۔ جو شخص دن کے وقت عرفہ پہنچ جاتا ہے مغرب کے بعد تک وہاں ٹھہرے رہنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے۔ شوافع نے اسے سنت قرار دیا ہے اور حنابلہ کے نزدیک بھی یہ واجب ہے۔ حاکم وقت یا اسکے نائب کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہونا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز مغرب کے وقت میں ایک ساتھ ادا کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں وقوف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے اگرچہ صبح صادق ہونے کے بعد ایک لمحے کے لیے کیا جائے۔ مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہونی چاہیے جتنی دیر میں سواری تیار کی جائے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں اور کچھ کھایا پیا جاسکے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہوگی جتنا رات کا دوسرا نصف حصہ ہوتا ہے۔ جبکہ حنابلہ کے نزدیک نصف رات گزر جانے کے بعد بقیہ حصہ رات کا مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔ صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک مزدلفہ میں مشعر الحرام احناف کے نزدیک مستحب ہے مالکیوں کے نزدیک اور دیگر فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔ حج میں سر منڈوانا یا بال چھوٹے کروانا احناف مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک یہ فرض ہے۔

پہلے رمی کرنا پھر قربانی کرنا پھر سر منڈوانا یہ ترتیب احناف کے نزدیک واجب ہے اور بقیہ تین فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

طوافِ افاضہ چاروں مذاہب کے نزدیک فرض ہے۔ قربانی کے دنوں میں طوافِ افاضہ کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک حجاج کے مہینے میں یہ طواف کرنا واجب ہے اور حنابلہ کے نزدیک عید کے دن یہ طواف کرنا سنت ہے۔ طوافِ افاضہ کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

ایام تشریق میں تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے کنکریاں مارنے کے عمل کو رات تک مؤخر نہ کرنا احناف اور شوافع کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے۔

ایام تشریق کی راتیں منی میں بسر کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک واجب ہے البتہ اونٹوں چرواہوں اور (مکہ میں آب زم زم پلانے والے لوگوں کا حکم مختلف ہے)۔

طواف وداع کرنا احناف شوافع اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک مستحب ہے۔

جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک واجب

ہے۔

2430- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ لِي أَصْحَابُنَا هُوَ

عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَضَ الْحَجَّ الْإِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا (یعنی اس کی نیت کر

ہے)۔

2431- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا

عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمُجَالِيدِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِي وَلَتَخْرُجَنَّ الطَّيْنَةُ مِنَ الْحَبْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِهَذِهِ الْبَيْتِ مَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

”عنقریب کوئی عورت حیرہ سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اس گھر کا طواف کرے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا (اس کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں ہوگا)۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن علی بن ابی بکر کندی رازی، روى عن عبد العزيز دراوروى، والى قاسم بن ابى زناد وابيه على بن ابى بكر وغيرهم۔ روى

عنه ابو حاتم محمد بن ادريس، وابوزرعة۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: رازی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۱۲۵/۶)۔

2432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ - يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ - حَدَّثَنَا

۱۔ الفقه الاسلامی وادلتہ از ذاکر وہب زحلی

۲۶۲۰- فی اسنادہ شریک، وهو النخعي في الحفظ: كما سبق۔

۲۶۲۱- تقدم۔ ومجاله: هو ابن سعيد ضعيف الحديث۔

۲۶۲۲- أخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۶۱) باب: ليس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين، وساب: اذا لم يجد اللذان، فليلبس

السراويل (۱۸۶۲) ومسلم في الحج (۸۲۵/۲) باب: ما يباح للمحرم بجم أو عمرة أو ما لا يباح، وبيان تحريم الطيب عليه (۱۱۷۸) ۲

الطهراني في الكبير (۱۲۸۱۶) والطحاوي في (معاني الآثار) (۱۲۳/۲) والهيتمي في (الكبرى) (۵۰/۵) من حديثه متبعة به۔

زُبْنُ اسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا
عَبْدَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ
لَوَاوِيلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے یہ
کلمات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے۔“

.....

لت احرام والا شخص کیا پہنے؟

امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: (حالت احرام والا شخص) قمیص، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور قباء نہیں پہنے گا اور موزے بھی نہیں
پہنے گا۔ ہاں البتہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے گا، حالت احرام والا شخص اپنے سر کو نہیں
حانپ سکتا اور چہرے کو بھی نہیں ڈھانپ سکتا، وہ خوشبو نہیں لگا سکتا، وہ اپنے سر کو نہیں منڈوا سکتا اپنے جسم کے بال صاف نہیں کر
سکتا، اپنی ڈاڑھی چھوٹی نہیں کر سکتا، ناخن نہیں تراش سکتا، درس یا زعفران کے ساتھ عصر کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا،
بتہ اگر اسے بعد میں دھولیا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام حداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اس
پاس کو جس طرح عام عادت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، البتہ اگر کوئی شخص قمیص کو تہبند کے طور پر باندھ لیتا ہے یا شلوار کو چادر
کے طور پر لپیٹ لیتا ہے تو اب اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا، جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو وہ جس طرح کا چاہیں سلا ہوا لباس پہن
سکتی ہیں، موزے پہن سکتی ہیں، البتہ عورت اپنے چہرے کو نہیں ڈھانپے گی، اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
”عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے، عورت کا جسم پردہ کی چیز ہے اور جو کپڑا سلا ہوا نہ ہو اس کے ساتھ جسم کو ڈھانپنا مشکل ہوتا ہے
اس لیے عورت کو سلا ہوا لباس پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔

2433- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل سدوسی، ابو فضل بصری، لقبہ عارم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ثبت تغیری فی آخر عمر، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔۔۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۶۶)۔

2434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرَمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جب اس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے۔“

2435- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ ح

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور اگر اس کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے۔“

2436- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

۲۴۳۳- أخرجه مسلم في المعجم (۸۲۵/۲) باب: ما يباح للمحرم بجم أو عمرة أو ما لا يباح. وبيان تحريم الطيب عليه (۱۱۷۸) والنسائي في المسالك (۱۲۲/۵) باب: الرخصة في لبس السراويل لمن لم يجد اللذان. وابن أبي شيبة في (المصنف) (۱۰۱-۱۰۰/۶) من حديث ابن عجل - إسماعيل - عن أيوب عن عمرو بن دينار - به - وأخرجه عن يزيد بن زريع عن أيوب - به - أخرجه الترمذي في المعجم (۸۲۶) باب: جاء في لبس السراويل والخفين للمحرم إذا لم يجد اللذان والنظيرين والنسائي في مسنده المعجم (۱۲۵/۵) باب: الرخصة في لبس الخفين في اللذان لمن لم يجد النظيرين والطبراني في الكبير (۱۲۸۱) - وتابعه عبد الوهاب الثقفي عن أيوب - به - عند أحمد (۶۵/۲) - وأخرجه ابن عبيدة والنوري والبيهقي وابن جرير جميعاً عن عمرو بن دينار - به - وروايتهم جميعاً عن مسلم في الموضع السابق - وأخرجه حماد بن زيد عن عمرو بن دينار - به - عند مسلم و أبي داود (۱۸۲۹) والنسائي (۱۲۲-۱۲۳) -

۲۴۳۵- أخرجه مسلم في المعجم (۸۲۶/۲) باب: ما يباح للمحرم بجم أو عمرة أو ما لا يباح. (۱۱۷۹) عن أحمد بن عبد الله بن يونس حديثاً زهير - به - وأخرجه أحمد (۲۲۲/۲) ثنا يحيى بن آدم وأبو النضر ثنا زهير - به - وأعاد (۲۹۵/۲) عن موسى و يحيى آدم قال: ثنا زهير - به -

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رزق اللہ بن موسیٰ ناجی بغدادی، اسکافی، یقال: اسمہ عبد اکرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۹۴۴)۔

2437- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ ح وَآخِبَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ عَبَّاسُ الْمُحَرَّمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبَسَ الْخُفَيْنِ وَيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . قَالَ وَقَالَ عُمَرُو انْظُرُوا أَيُّهُمَا كَانَ قَبْلُ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَوْ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔“

عباس نامی راوی بیان کرتے ہیں: محرم کو اگر جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے البتہ وہ ان دونوں کو اس طرح کاٹ لے کہ وہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

عمر و نامی راوی بیان کرتے ہیں: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کون سی روایت پہلے ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث یا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث۔

2438- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ .

۲۴۳۷- أخرجه البيهقي في الكبرى (۵۰/۵) من هذا الوجه - وأخرجه مالك في الحج (۲۲۵/۱) عن عبد الله بن رجاء عن ابن عمر - وهو من طريق مالك أخرجه ابن حبان (۲۷۸۷) - وأخرجه مالك في الحج (۲۲۴/۱) عن نافع عن ابن عمر - وهو من طريق البخاري في الحج (۱۵۱۲) باب ما لا يلبس المحرم من الثياب - ومسلم في الحج (۸۲۴/۲) باب ما يباح للمحرم بهج أو عرد أو ما لا يباح (۱۱۷۷) وهو في المناسك (۱۸۲۴) باب ما يلبس المحرم من الثياب - والنسائي في المناسك الحج (۱۲۲/۵) باب: السري عن لیس القميص في الإحرام ولبس ماجه في المناسك (۲۹۲۹) باب: ما يلبس المحرم من الثياب - وباب: المراويل والخفون للمحرم إذا لم يجد إزاراً أو خفين (۲۹۲۲) و البيهقي في الكبرى (۴۹/۵) - وأخرجه الزقيري عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه - بنحو - أخرجه البخاري في الصلاة (۳۲۶۶) باب: الصلاة في القميص وفي جزاء الصبي (۱۸۴۲) باب: لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين - ومسلم و أبو داود والنسائي في مواضع السابقة -

۲۴۳۸- أخرجه ابن عمر عن أبي الشعثاء عن جابر بن زيد - وهو قريباً من وجود عمدة عن عمرو عن هارث بن زيد - باب: الصلاة ولبس ماجه و الشجر - وأخرجه البخاري (۲۲/۲) عن ابن جريج عن عمرو عن أبي الشعثاء - أخرجني ابن عباس -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بات

ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔“

2439- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفَرِيَّابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّسَابُورِيَّ يَقُولُ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَجُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمَسْجِدِ مَاذَا يَسْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَبْلَ الْإِحْرَامِ بِالْمَدِينَةِ . وَحَدِيثُ شُعْبَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ هَذَا بَعْدَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں بلند آواز میں دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑوں کو ترک کرے؟ (امام دارقطنی بیان کرتے ہیں:) یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ بات احرام باندھنے سے قبل مدینہ منورہ کی ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس بات کا تذکرہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی لہذا یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے بعد کی ہوگی۔

2440- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ

بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ وہ انہیں ٹخنوں تک نیچے سے کاٹ لے۔“

2441- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ ح وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ النَّسَابُورِيُّ

۲۴۴۰- أخرجه النسائي في المنهاج (۱۳۲/۵) باب: النسوي عن لیس الصراجل في الإحرام: أخرجه عمرو بن علي: حدثنا يحيى: حدثنا عيسى:

الله - به - و بسو من طريق مالك عن نافع: به - وأخرجه ابن أبي ذئب عن نافع: به - أخرجه البخاري في المصنف (۱۲۶) باب: من أحل

السائل ما كثر مما سأل -

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَآخِرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرَسُ وَلَا الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ يُونُسُ حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑے پہنے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہیں پہنے گا، عمامہ نہیں پہنے گا، شلوار نہیں پہنے گا، ٹوپی نہیں پہنے گا اور ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہے، وہ موزے نہیں پہنے گا، البتہ اسے اگر جوتے نہ ملیں تو حکم مختلف ہے جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن سکتا ہے، البتہ وہ ان دونوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں کے نیچے تک ہو جائیں۔“

2442- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَوْمِيْسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ هَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَبِيتِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُنْزِلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالجِعْفَرَانَةِ وَالنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قُبَّةٍ فَاتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنَّ تَعَالَ فَادْخُلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَاتَاهُ رَجُلٌ لَقَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّتِهِ بِعُمَرَةَ مُتَضَمِّخٍ بِطَبِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْطُ كَذَلِكَ فَسَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي أَيْفَا . فَأَتَيْتُ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَادْخُلْهَا وَأَمَّا الطَّبِيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَخِذْ إِحْرَامًا . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا قَالَ ثُمَّ أَخِذْ إِحْرَامًا . غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا أَحْسَبُهُ مُحْفُوظًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو ایک مرتبہ جب ہم ”جعرانہ“ میں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود تھے آپ ایک خیمے میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ

۲۴۴۲- أخرجه النسائي في السنن (۱۳۰/۵) باب: العجة في الاحرام: ناسخ به- وأخرجه البخاري في العمرة (۱۷۸۹) باب: يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج وفي جزاء الصيد (۷۸۶) باب: اذا احرم جاعلاً و عليه قميص و مسلم في الحج (۱۱۸۰) باب: ما يباح للمحرم من الحج لعمرة ۱۰ و ابو داود في السنن (۷۸۶) باب: الرجل يحرم في ثيابه و النسائي في السنن (۱۳۰/۵-۱۳۲) باب: العجة في الاحرام و الترمذي في الحج (۸۳۶) باب: ما جاء في الذي يحرم و عليه قميص او حبة و البيهقي في الكبرى (۵۶/۵) من طرق عن عطاء بن رباح الزيادة التي زادها ناسخ-

اشارہ کیا کہ تم آگے آ جاؤ میں نے اپنا سر اس خیمے میں داخل کیا ایک شخص آیا جس نے جہ پہن کر عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس نے خوشبو بھی لگائی ہوئی تھی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے جیمے میں احرام کی نیت کر لی ہو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراٹے لیٹا شروع کیا اس کے بعد آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے سوال کیا تھا؟ اس شخص کو لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک جیمے کا تعلق ہے تو اسے اتار دو اور جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو اسے دھو لو اور پھر نئے سرے سے احرام باندھو۔

ابو عبد الرحمن (امام نسائی) نے یہ بات بیان کی ہے: میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات نقل نہیں کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ احرام باندھنے کی ہدایت کی صرف نوح بن حبیب نامی راوی نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ محفوظ نہیں ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2443 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَمِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْحِدَاةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "حالت احرام والا شخص چوہے، بچھو، چیل، پاگل کتے اور کوئے کو مار سکتا ہے۔"

——***

ایذا پہنچانے والے جانوروں کا حکم

ایذا پہنچانے والے جانوروں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی فرماتے ہیں:

۲۱۱۲ - أخرجه مسلم في الحج (۸۵۷/۲) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (۱۱۹۸) عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قال: حدثنا ابن نمير - به - وأخرجه حماد بن زيد عن فضال بن عروبة - به - وأخرجه أحمد (۲۶۱/۱۲۲/۶) ومسلم في الموضع السابق - وأخرجه وكيع عن فضال بن عروبة - به - وأخرجه النسائي في المناسك (۲۰۸/۵) باب: ما يقتل في الحرم من الدواب - وأخرجه البخاري في بدء الخلق (۵۰۸/۶) باب: إذا وقع الذباب في شراب أحدكم (۲۲۱۶) ومسلم في الحج (۸۸۷/۲) - نسخة (باب: ما جاء ما يقتل المحرم من الدواب (۸۲۹) والدارمي في الحج (۲۶/۲) - باب: ما يقتل المحرم في أحرامه - وعبد الرزاق (۸۲۷) من طريق عن عروبة بن الربيع - به - وأخرجه مسلم والنسائي في المناسك (۲۰۸/۵) باب: قتل العية وابن ماجه في المناسك (۱۰۲۱/۲) باب: ما يقتل المحرم (۲۰۸۷) والبيهقي في الكبرى (۲۰۹/۵) من طريق قتادة سمعت سعيد بن المسيب عن عائشة - به - وأخرجه القاسم بن محمد عن عائشة - به - وهو في (أربع فواوس) بدلًا من (مس) - أخرجه مسلم في الحج (۸۵۶/۲) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (۱۱۹۸/۶) والبيهقي في الكبرى (۲۰۹/۵) - وله شاهد من حديث حفصة مرفوعاً: (خمس من الدواب لا صرح علي من قتلها: الغراب والحدأة والفارز والعقور) - به - أخرجه البخاري في جراء الصيد (۱۲/۵) باب: ما يقتل المحرم من الدواب (۱۸۲۸) ومسلم في الحج (۸۵۸/۲) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (۱۲۰۰/۷۲) والنسائي في المناسك (۲۰۰/۵) - قتل الفارز في الحرم: صحيحاً من طريق الرضوي عن سالم عن أبيه عن حفصة - وله شاهد آخر عن ابن عمر مرفوعاً: (يسمى به سمود لقرنه أربع فواوس) بدلًا من (مس) - أخرجه البخاري في بدء الخلق (۵۰۹/۶) باب: إذا وقع الذباب في شراب أحدكم (۲۲۱۵) ومسلم في الحج (۸۵۹/۲) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (۱۱۹۹) وأبو داود في المناسك (۱۲۵/۲) باب: ما يقتل المحرم من الدواب (۱۸۱۶) والنسائي في الحج (۱۹۰/۵) باب: قتل الغراب وابن ماجه في المناسك (۱۰۲۱/۲) باب: ما يقتل المحرم (۲۰۸۸) -

حالت احرام والے شخص پر اگر کوئی درندہ حملہ کر دیتا ہے تو حالت احرام والا وہ شخص اس درندے کو قتل کر سکتا ہے نبی اکرم ﷺ نے پانچ ایذا پہنچانے والے جانوروں کا استثناء بیان کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ جانور فاسق ہیں جن کو حرم میں اور حرم کے علاوہ قتل کیا جاسکتا ہے۔“

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”حالت احرام والا شخص سانپ، بچھو، چوہے، چیل، کوئے اور باؤلے کتے کو قتل کر دے تو اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔“

اسی طرح اگر حالت احرام کے بغیر شخص ان جانوروں کو حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے تو اس پر بھی کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔

کیونکہ ان جانوروں کو ماردینا مطلق طور پر مباح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حالت احرام والے شخص کے لیے شکار کرنے کو منع کیا ہے یہ حدیث اس حکم کے ساتھ اس کی وضاحت شمار ہوگی۔

ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ جو دوسرے درندے ہیں جن کا گوشت بھی نہیں کھا جاسکتا، اگر حالت احرام والا شخص ابتداء میں ان میں سے کسی درندے کو قتل کر دیتا ہے تو ہمارے نزدیک اس شخص پر فدیہ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ امام شافعی ہنیئہ کے نزدیک اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان پانچ مخصوص جانوروں کا استثناء اس لیے کیا ہے کیونکہ ان کی فطرت میں ایذا، رسانی پائی جاتی ہے اور جس بھی جانور کی فطرت میں ایذا، رسانی پائی جاتی ہو وہ ان پانچ جانوروں کے حکم میں ہوگا اور قرآن مجید کے اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہوگا، یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جس کا مفہوم یہ بنتا ہے جو جاندار ایذا پہنچاتے ہیں ان کے علاوہ جو جانور ہیں ان کا شکار نہ کرو تو جب قرآن کی آیت کا یہ مفہوم ہوگا تو نص کے اعتبار سے صرف ان جانوروں کا شکار ممنوع ہوگا جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور جو ایذا پہنچانے والے نہیں ہیں۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے عتبہ بن ابولہب کے لیے یہ دعائے ضرر کی تھی:

”اے اللہ! اس پر اپنے ایک کتے کو مسلط کر دے تو ایک شیر نے اسے پھاڑ کھایا تھا۔“

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے باؤلے کتے کے حکم میں شیر بھی شامل ہوگا۔

ہماری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب تم حالت احرام میں ہو تو تم شکار کو قتل نہ کرو۔“

یہاں پر شکار کا لفظ تمام وحشی جانوروں کو بھی شامل ہوگا پھر نبی اکرم ﷺ نے صراحت کے ساتھ پانچ جانوروں کا استثناء کیا ہے یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ دیگر تمام جانوروں کا قرآن کی نص کے اعتبار سے قتل ممنوع ہوگا اگر ایذا، رسانی کی علت کی بنیاد پر دیگر جانوروں کو قتل کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم ﷺ کا پانچ مخصوص جانوروں کو استثناء کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا پھر ان پانچ جانوروں کے مقابلے میں دیگر جانوروں میں ایذا کی صفت کم پائی جاتی ہے کیونکہ

ان پانچ مخصوص جانوروں کی فطرت میں ایذا رسانی کے ساتھ ساتھ ابتدائی طور پر ایذا پہنچانے کی کیفیت بھی شامل ہے جبکہ باقی قسم کے جانور ایذا رسانی میں پہل نہیں کرتے ہیں جب تک خود ان کو ایذا نہ پہنچائی جائے۔

2444- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ وَبَرَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ وَالْفَرَّابَ وَالْحِدَاةَ وَالْفَارَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص بھیڑیے کوئے چیل اور چوہے کو مار سکتا ہے۔

2445- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ وبرة بن عبد الرحمن مہملی، ابو خزیمہ، ابو عباس کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۴۷)۔

2446- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَالْأَقْبِيَّةِ وَالسَّرَاوِيلَاتِ وَالْخُفَيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام کی حالت میں) قمیض پہننے، قبا پہننے اور موزے پہننے سے منع کیا ہے البتہ جس کو جوتے نہ ملیں (اس کا حکم مختلف ہے)۔ حالت احرام والا شخص ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔ (راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: حالت احرام والا شخص یہ کام نہیں کر سکتا۔

2447- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْغُمُرِ ح وَآخِبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ

عالمیہ طراز شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۴۴۶ أخرجه مسلم في المص (۸۵۹/۲) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من المصائب في العلل والحريم والنسائي في المسائل (۱۹۰/۵) باب: قتل الغريب وابن ماجه في المسائل (۱۰۳۶/۲) باب: ما يقتل المحرم (۲۰۸۸) ولفظه في (المسند) (۵۶/۲) وابن حبان في صحيحه (۲۹۶۱) والطحاوي في (شرح المعاني) (۱۶۵/۲) جميعاً عن عبيد الله - به -

۲۴۴۷ أخرجه الدارقطني بهذا الإسناد واللفظ - وقد تقدم بإسناد ولفظ آخرين - وراجع (فتح الباري) (۱۶۷/۲) -

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْغُمَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
بْنِ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ یہ بیان کرتی ہیں:
ی اکر مصلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھتے وقت بہترین خوشبو لگائی تھی۔

روایان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن ابی عمر مصری ابوزید، روى عن معاوية بن يحيى اطرالسى، وعبدالرحمن ابن قاسم۔ روى عنه ابو طاهر احمد
بن عمرو بن سرح وغيره۔ وذكره ابن ابى حاتم قلم يذكرفيه جرحاً ولا تعديلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعديل
(۲۷۵-۲۷۴/۵)۔

2448- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
بُزْطِ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُحْرِمُ يَشُمُّ الرَّيْحَانَ وَيَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَيَنْزِعُ ضِرْسَهُ وَيَقْفَأُ
الْقُرْحَةَ وَإِذَا انْكَسَرَ ظَفْرُهُ أَمَاطَ عَنْهُ الْأَذَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص ریحان (نامی خوشبو دار) پھول کو سونگھ سکتا
ہے وہ حمام میں داخل ہو سکتا ہے دانت نکلا سکتا ہے پھوڑے کو چیر سکتا ہے جب اس کا ناخن ٹوٹ جائے تو اپنے آپ سے تکلیف
بھجیز کو دور کر سکتا ہے۔

2449- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
السَّيِّعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْهَمْيَانِ وَالْخَاتِمِ لِلْمُحْرِمِ.
☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حالت احرام والے شخص کے لیے پتک (کمر کا بیلٹ) اور انگٹھی
استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

2450- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بَرْدٍ
حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ
الْمُحْرِمُ فِي الْخَاتِمِ وَالْهَمْيَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: حالت احرام والے شخص کو انگٹھی پہننے اور پتک

۲۴۴۸- أخرجه البيهقي في (المعرفة) (۱۶۲/۷) في الحج: باب: تم الرحمان (۹۶۶۲) من طريق الدارقطني: به- و علفه البهاري عن ابن
جبر في الحج (۱۶۲/۲) باب: الطبيب عند الإحرام: باب رقم (۱۸)-
۲۴۴۹- أخرجه البيهقي في سننه (۶۹/۵) كتاب الحج: باب: المحرم يلبس المنطقه والسويان للشفقة والخاتم من طريق الدارقطني: به-
ذكره ابن حجر في (الفتح) (۱۶۶/۲) قال: (وأخرجه أيضاً- يعني: الدارقطني- من طريق شريك عن ابني إسماعيل عن عطاء- و ربما ذكره
سعيد بن جبيرة عن ابن عباس قال- والاول أصح- وأخرجه الطبراني وابن عمري في (الكامل) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً و
لفظه ضيف-)

(کمر کا بیلٹ) باندھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو ولید بن برد: محمد بن احمد بن برد انطاکی، روی عن ہشتم بن جمیل وابیہ وغیرہما۔ قال ابن ابی حاتم: ادرکتہ ولم اسمع عن کتب یبشی، یسیر من فوائدہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۱۸۳/۷-۱۸۳)۔

2451- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْخَاتِمِ لِلْمُحْرَمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: حالت احرام والے شخص کے انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں

ہے۔

2452- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ

مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ

نہیں ہے۔

2453- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُنَادِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ

الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے تو جب

بلندی پر چلتے تو تکبیر کہتے اور جب پستی کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

2454- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ

أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ لَا يُحْرَمَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَحَمْزَةُ الزِّيَّاتُ وَأَبُو الْقَاسِمِ هُوَ مِقْسَمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْقَلٍ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حج کی سنت میں یہ بات شامل ہے آدمی حج کا احرام

کے مہینے میں باندھے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے اس کے راوی ابوالقاسم کا نام مقسم ہے جو عبداللہ بن حارث کے آزاد

۲۶۵۲- أخرجه أحمد (۲۲۲/۲) والنسائي في عمل اليوم والليلة رقم (۵۶۱) من طريق أنس عن الحسن بن صالح بن حمزة البجلي في صحيح

(۲۶۰/۶) كتاب الجهاد والسير: باب التسبيح إذا لبس أو ألبس الحديث (۲۹۹۲) وفي باب التكبير إذا علا شرفاً الحديث (۲۹۹۶)

النسائي في عمل اليوم والليلة رقم (۵۶۲) والدارمي رقم (۳۶۷۷ ط: هانسي ۱) وابن خزيمة رقم (۲۵۶۲) والبيهقي (۲۵۹/۵)

طريق عن عبيد الرحمن بن سالم بن أبي الجعد: به۔

۲۶۵۵- أخرجه البيهقي (۲۶۲/۶) كتاب الحج: باب لا يبول بالحج في غير أشهر الحج من طريق الدارقطني: به۔

نام ہیں۔

2455- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ

حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزِّيَّاتِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ فِي يَوْمِ أَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ مِنَ السُّنَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا: جس شخص نے حج کے مہینوں سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ لیا، انہوں نے فرمایا تھا: یہ بات سنت نہیں ہے۔

2456- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ أَهْلُ بِالْحَجِّ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَا.

☆☆ ابو زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے احرام باندھا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں!

2457- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ

مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) لِنَلَّا يُفَرِّضَ الْحَجَّ فِي غَيْرِهَا.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”حج کے مہینے طے شدہ ہیں۔“

اس کی وجہ یہ ہے: کوئی شخص اس سے پہلے حج کا احرام نہ باندھ لے۔

2458- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ حج میں شرط مقرر کرنے کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے: کیا تمہارے لیے تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے۔

2459- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهِذَا وَقَالَ أَمَا

حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْتَرِطُ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدُكُمْ حَابِسًا فَإِذَا وَصَلَ إِلَى بَيْتِ طَافَ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَحِلُّ أَوْ يَقْصِرُ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

۲۴۵۸- أخرجه البيهقي في سننه (۲/۲۴۳) من طريق ابن جريج: به-

۲۴۵۹- أخرجه البيهقي في سننه (۲/۲۴۳) من طريق الدارقطني: به-

۲۴۶۰- أخرجه البخاري في صحيحه (۴/۴۷۲) كتاب المحصر: باب الإحصاء في الحج: الحديث (۱۸۸۰) من طريق عبد الله قال: أخرجه عن الزهري قال: حدثني سالم عن ابن عمر - وأخرجه - أيضًا - في الموضع ذاته من طريق عبد الله عن يونس عن الزهري عن سالم عن ابن عمر - وأخرجه - وسياقي من طريق عبد الرزاق عن معمر -

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نقل کی گئی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (انہوں نے فرمایا: تمہارے تمہارے نبی کی سنت کافی ہے آپ نے کوئی شرط مقرر نہیں کی تھی اگر کوئی شخص کسی وجہ سے سفر جاری نہ رکھ سکے تو جب بھی وہ اللہ تک پہنچ جائے تو اس کا طواف کرے صفا و مروہ کا طواف کرے اور پھر سر منڈوالے یا بال چھوٹے کر دالے اور اس پر سال حج کرنا لازم ہوگا۔

2460- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتِنِي .

قَالَ مَعْمَرٌ وَأَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. ☆☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف گئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں لیکن میں بیمار ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ارادہ کر لو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہیں احرام کھول دوں گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند کی

ہے۔

2461- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضَبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَهْلًا قَالَ وَاشْتَرِطِي أَنْ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتِنِي . قَالَ فَأَذْرَكْتُ.

۲۴۶۱- أخرجه عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة و من طريق عبد الرزاق أخرجه مسلم في الحج (۱۲۰۷) جواز اشتراط المحرم التحلل بعند المرض ونحوه والنسائي في النساك (۶۸/۵) باب: الاشتراط في الحج و احمد في المسند (۵/۶) و البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۵) و الطبراني في الكبير (۲۴/۲) رقم ۸۸۳ و ابن العارود في (المنقذ) (۱۴۲۰) و ابن حبان (۳۷۶) طريق عبد الرزاق به ورواه لقمان بن عروة عن أبيه عن عائشة- أخرجه البخاري في النكاح (۵۰۸۹) باب: الدكفاء في المراء و في الموضوع السابق و كذلك النسائي (۱۶۸/۵) و احمد (۱۶۸/۵) رقم ۲۴/۲ و الطبراني (۱۶۸/۵) و أخرجه مسلم في الحج (۸۲۴-۸۲۵) و في الموضوع السابق و كذلك النسائي (۱۶۸/۵) باب: الاشتراط في الحج و ابن ماجه في الحج (۱۵۶/۲) باب: اشتراط المحرم التحلل بعند المرض ونحوه و النسائي في الحج (۱۶۸/۵) باب: الاشتراط في الحج و ابن ماجه في الحج (۱۵۶/۲) باب: اشتراط في الحج و احمد (۲۲۷/۱) و البيهقي (۲۲۱/۵) من طريق ابن جريج بإسناده الذي قلنا عند الدارقطني ورواه عبد الجبري عن طائوس و عكرمة به- أخرجه الطبراني (۱۲۰۲۲) ورواه لعلل بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس به- أخرجه ابو داود بن الموام عن لعلل بن خباب به- ورواه هيب بن يزيد عن عمرو بن قمر عن معمر بن جبير و عكرمة عن ابن عباس به- أخرجه مسلم في الحج (۱۵۶/۲) باب: الاشتراط في الحج (۱۷۷۶) و الترمذي في الحج (۲۷۸/۲) باب: ما جاء في الاشتراط في الحج (۹۴۱) كذا قلنا عن ابن الموام عن لعلل بن خباب به- ورواه هيب بن يزيد عن عمرو بن قمر عن معمر بن جبير و عكرمة عن ابن عباس به- أخرجه مسلم في الحج (۸۶۸/۲) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعند المرض ونحوه (۱۲۰۸) و أخرجه عطاء عن ابن عباس و أخرجه مسلم في الموضوع السابق- قال الترمذي: (و العمل على هذا عند بعض أهل العلم- يرون الاشتراط في الحج- و يغلو في اشتراط قصره له مرض أو غيره فله ان يحل ويخرج من امرائه- و هو قول النافعي و احمد و اسحاق- و لم يرمض أهل العلم الحديث في الحج- و قالوا: ان اشتراط فليس له ان يخرج من امرائه و يرونه كمن لم يشترط)- اهـ-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔
 انہوں نے کہا: میں بھاری بھر کم عورت ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے احرام کے بارے میں کیا ہدایت کرتے ہیں؟
 اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم احرام باندھ لو اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول
 سکی۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے وہ حج کر لیا تھا۔

2462- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
 بَكْرٍ أَنَّ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2463- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُنْجِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَكِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
 الزُّبَيْرُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2464- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو
 صَفٍّ الْقُلُوسِيُّ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ الْخَازِكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ ضَبَاعَةَ أَنْ تَشْتَرِطَ.
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ضباعہ کو یہ ہدایت کی تھی (کہ وہ احرام باندھتے ہوئے)

دیوانِ حدیث کا تعارف:

○ صلت بن محمد بن عبد الرحمن بصری، ابوصہام، خارجی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا۔
 ان کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجرؒ
 (۲۹۶)۔ ونی (ط): خازکی، بالزای معجمۃ۔

2- باب المواقیت.

باب 2: مواقیت کا بیان

2465- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَخْبَرَنَا
 الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ
 حَفْصٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

لاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتِ عِرْقٍ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

...—...—...—...

میقات کے احکام

میقات کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے آپ ﷺ نے مدینہ کے رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا ہے اہل شام کے لیے جھہ کو اہل نجد کے لیے قرن کو یمین کے رہنے والوں کے لیے یملم کو اور عراق کے رہنے والوں کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا ہے۔

یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں چار مواقیت کا ذکر ہے اس میں اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کے میقات ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت اس بارے میں منقول ہے اس میں تین مواقیت کا ذکر ہے۔ اس روایت میں ذاتِ عرق اور یملم کا تذکرہ نہیں ہے۔

ان روایات میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو شخص مکہ جانے کے ارادے کے تحت ان مواقیت تک پہنچ جاتا ہے اس مقام پر احرام باندھنا اس کے لیے لازم ہو جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کسی فائدے کے بغیر اس جگہ کو میقات مقرر نہیں کیا ہوگا۔ ہذا اس مقام پر پہنچنے کے بعد احرام باندھے بغیر یہاں سے گزرنا ممنوع ہوگا۔ ان مواقیت سے پہلے احرام باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں گنجائش پائی جاتی ہے۔

احادیث کے ظاہری مفہوم کے حوالے سے امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: میقات پر احرام باندھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاہم ہمارے ائمائے احناف اس بات کے قائل ہیں: میقات تک پہنچنے تک احرام باندھنے میں تاخیر کرنا (یعنی وہاں سے احرام باندھے بغیر گزر جانا) جائز نہیں ہے۔ اور یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے کیونکہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مسجد اقصیٰ سے احرام باندھ کر مکہ حرام تک جائے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں اور ایسے شخص کے لیے جتنا واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے (قرآن کے یہ الفاظ) ”تم اللہ کے لیے حج اور عمرے کو مکمل کرو“ کی تفسیر میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرے کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے انسان اپنے گھر سے احرام باندھ لے۔ (علامہ سرخسی نے تحریر کیا ہے:) ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے میقات مقرر کیا ہے یہ اس شخص کے لیے ہے جو وہاں رہتا ہو اور اس شخص کے لیے بھی ہے جو اس کے دوسری جانب سے (مکہ)

رف آ رہا ہو) اگرچہ وہ وہاں کارہنے والا نہ ہو۔ جبکہ اس نے حج یا عمرے کا ارادہ کیا ہو۔

اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو شخص مکہ جانے کے ارادے سے اس میقات سے گزرے گا اس پر احرام باندھنا لازم ہوگا۔ خواہ وہ میقات والی جگہ کارہائشی ہو یا نہ ہو۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ باہر کارہنے والا جو شخص حرم کی حدود میں آ رہا ہو جب وہ حج کا ارادہ کرے گا تو اس کے احرام باندھنے کے لیے میقات وہ جگہ ہوگی جو اہل مکہ کا میقات ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اس روایت کے ظاہری الفاظ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے جو شخص حج یا عمرے کے ارادے کے ساتھ مکہ جا رہا ہو وہ احرام کے بغیر میقات سے نہیں گزر سکتا جو شخص جنگ کے ارادے سے مکہ کی طرف جا رہا ہو اس پر احرام باندھنا شرط نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ جو شخص تجارت کے لیے یا قرض وصول کرنے کے لیے یا اسی نوعیت کے کسی اور کام کے لیے مکہ جانا چاہتا ہے اس کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دو ال ہیں: ایک قول کے مطابق ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: احرام باندھنا بذات خود عبادت نہیں ہے بلکہ حج کے افعال کی ادائیگی کے لیے احرام باندھا جاتا ہے اسی لیے جو شخص حج یا عمرے کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے حق میں حرم نما سرزمین بھی دیگر مقامات کی طرح ہوگی لہذا ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہوگا۔

ہمارا (یعنی احناف کا) موقف یہ ہے: جو بھی شخص مکہ میں جانا چاہتا ہو اس کے لیے احرام باندھے بغیر میقات سے گزرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ حج کے ارادے سے مکہ جانا چاہتا ہو یا جنگ کرنے کے لیے جا رہا ہو یا تجارت کرنا مقصد ہو اس کی دلیل حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ کے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ”اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس وقت حرم مقرر کیا تھا جب اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی بھی شخص کے لیے یہاں جنگ کرنا جائز نہیں ہے اور میرے لیے بھی صرف ایک مخصوص وقت کے لیے مکہ میں جنگ کرنا جائز ہوا تھا اب اس کے بعد قیامت تک کے لیے مکہ میں جنگ کرنا حرام قرار دے دیا گیا ہے۔“

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں جنگ کرنے کی اجازت حاصل ہوئی تھی اور یہ وقت کے ایک مخصوص حصے تک کے لیے تھی جیسا کہ آپ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرے لیے ایک مخصوص وقت کے لیے یہاں قتال کرنا حلال ہوا ہے۔

اب نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی یہ بات حلال نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے جنگ کرنے کے لیے احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی اور یہ خصوصیت اسی وقت ظاہر ہو سکتی ہے جب مصرے کے لیے یہ حکم ہو کہ وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں احرام کے بغیر میقات میں داخل ہو گیا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میقات تک واپس جاؤ اور وہاں سے احرام باندھو ورنہ تمہارا حج ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کوئی بھی شخص احرام باندھے بغیر

میقات سے نہ گزرے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جو بھی شخص حج یا عمرے کے ارادے کے تحت مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہے اس پر لازم ہے وہ اس سرزمین کے عزت اور شرف کے اظہار کے لیے احرام باندھ لے۔ اس حوالے سے حج کے افعال ادا کرنا یا نہ کرنا برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے اس لیے جو شخص مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے وہ میقات سے ہی احرام باندھ لے۔ اگرچہ جو شخص میقات کے اندر کے علاقے میں (یعنی جو مکہ کی سمت میں ہو) رہائش پذیر ہو وہ اپنے کسی ذاتی کام کے تحت احرام باندھے بغیر مکہ شہر میں داخل ہو سکتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے ایک قول کے مطابق یہ بھی جائز نہیں ہے۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چننے والوں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اور ظاہری طور پر بھی یہ بات ہے یہ لوگ میقات کے باہر سے اندر نہیں آتے ہیں اس سے یہ لازم ہوگا کہ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ احرام کے بغیر مکہ جاسکتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے جب آپ بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ مدینہ منورہ کے حالات ٹھیک نہیں ہیں تو آپ احرام باندھے بغیر واپس مکہ چلے گئے تھے۔ اس کی وجہ یہی ہے جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے وہ اہل مکہ کی مانند ہوگا کیونکہ اسے مکہ میں آنے کی ضرورت پیش آتی رہے گی اس کی ضروریات مکہ کے رہنے والوں سے متعلق ہوں گی تو جس طرح مکہ کے رہنے والوں کے لیے یہ بات جائز ہے وہ اپنی ضروریات کے پیش نظر مکہ سے باہر جاسکتے ہیں اور پھر احرام باندھے بغیر مکہ میں آسکتے ہیں تو اسی طرح میقات کے لیے بھی یہ بات جائز ہوگی۔

یہ کہیں کہ ہر وقت ان پر احرام باندھنا لازم ہے تو یہ واضح طور پر ضرر ہوگا۔

2466- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۔ المسوط از شیخ ابوبکر سنہیل بن احمد سرخسی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۶۶۵- اخرجہ ابو یحییٰ (۱۵۷-۱۵۶/۱) (۲۲۲۲) و الطحاوی فی (المعانی) (۱۱۹/۲) و البیہقی فی الکبریٰ (۲۸/۵) من طریق حجاج
ارطاة۔ بہ قول البیہقی فی (المجمع) (۲۶۹/۲): اخرجہ احمد و فیہ الحجاج بن ارطاة و فیہ کلاد و قد و نحو۔ و رواہ ابن جریر
ابن ابی الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ۔ بہ مرفوعاً۔ اخرجہ مسلم فی الحج (۸۶۱-۸۶۰/۲) باب: موافقت الحج و العمرة (۸۸۲)
الطحاوی فی (شرح المعانی) فی الحج (۱۱۹-۱۱۸/۲) باب: موافقت و ابن خزيمة (۱۵۹-۱۶۰) و احمد (۲۳۲/۲) و الشافعی (۲۹۰/۱)
الجابب الشافعی: فی موافقت الحج و العمرة الزمانية و المکانیة (۷۵۶) بہ مطولاً۔ و رواہ ابوالقاسم بن یزید الخوزی عن ابی الزبیر
وزاد فیہ: (ثم اقبل یوجوه لملانی: ثم قال: (المرحوم اقبل قلوبہم)۔ و۔ و الخوزی ضعیف: کما سبق۔ و من ثم قال ابو صیوان
(الروایة) (۱۱۲-۱۱۱/۲) (لقد ائناہ ضعیف۔ و اعلمہ بالخوزی۔ و رواہ ابن السوید عن ابی الزبیر عن جابر۔ بہ۔ اخرجہ احمد (۲۳۶/۲)
البیہقی (۲۷/۵)۔ و ابن السوید ضعیف۔
۲۶۶۶- قال الشافعی فی (تخصیص الراهة) (۱۱۲/۲) (والمحاج غیر محتج بہ)۔ و۔

2467- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ وَقَّتْ لَأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. عمرو بن شعيب اپنے والد اور دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذاتِ عرق کو اہل عراق کے لئے مقرر کیا تھا۔

2468- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الزَّيْبَرِ عَنْ جَابِرٍ. وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ذَكَرَ الْحَدِيثَ لَأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے:) اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

2469- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَافُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَّتْ لَأَهْلِ مَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ وَلَأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلَأَهْلَ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہل یمن کے لئے یمم کو اہل شام اہل مصر کے لئے جحفہ کو اور اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

2470- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ثَبَّةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَّارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِمِنَى. وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَقَّتْ لَأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ أَنْ يَهْلُوا مِنْهَا وَذَاتَ عِرْقٍ لَأَهْلِ الْعِرَاقِ. حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت منیٰ میں موجود تھے۔ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ بیان کیا ہے:) آپ نے اہل یمن کے لئے یمم کو میقات

۲۴۶۷- أخرجه أبو داود في المعجم (۲/۲۵۶-۲۵۵) باب: في المواقيت (۱۷۳۹) والنسائي في المناسك (۵/۱۳۵) باب: ميقات أهل العراق و
الطحاوي في المعاني (۲/۱۱۸) باب: المواقيت و البيهقي في الكبرى (۵/۲۸) باب: ميقات أهل العراق و ابن عدي في الكامل (۱/۱۱۷) من
طريق أبي الفتح بن حميد به - قال ابن عدي: (وكان لهذا ابن صاعدا كان اسمه بن هذيل بنكر لهذا الحديث مع غيره - على الفتح بن حميد) - قال
ابن حميد: (وكان هذا ابن صاعدا في هذا الحديث قوله: (ولأهل العراق ذات عرق) ولم ينكر الباقي من إسناده ومنه) - اهـ -
۲۴۶۸- أخرجه أبو داود في المعجم (۲/۲۵۶-۲۵۷) باب: في المواقيت (۱۷۴۲) و البيهقي في المعجم (۵/۲۸) باب: ميقات أهل العراق من
طريق زرار بن كريمة به -

مقرر کیا کہ وہ لوگ وہاں سے احرام باندھیں گے اور اہل عراق کے لئے ذات عرق کو (میقات مقرر کیا۔)

راویان حدیث کا تعارف:

○ زرارة بن کریم بن حارث کھمی باہلی، لہ رویت، و ذکرہ ابن حبان فی ثقات تابعین۔ ان کے مزید حالات کے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۲۱)۔

2471- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسَالُ عَنِ الْمَهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى أَرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَهَلٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقِ الْآخَرَى مِنَ الْجُحْفَةِ وَمَهَلٌ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمَهَلٌ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمَهَلٌ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو سنا ان سے احرام باندھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کی: اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے دوسرے راستے سے جحفہ ہے۔ اہل عراق کی مخصوص جگہ ذات عرق ہے۔ اہل نجد کی مخصوص جگہ قرن ہے۔ اور اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

2472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ وَقَفَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا- قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ قَرْنُ الْمَنَازِلِ- وَلَأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ- أَوْ قَالَ الْيَلَمْلَمَ- قَالَ فِيهِ لَهُمْ وَلَمَنْ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَكُنْ دُونَهُنَّ- وَقَالَ عُمَرُو مِنْ أَهْلِهِ وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ- كَذَلِكَ فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلَوْنَ مِنْهَا. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَخَالَفَهُمْ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ فَاسْتَدَّ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہل شام کے لئے جحفہ کو اہل نجد کے لئے قرن کو (ایک روایت میں لفظ قرن المنازل منقول ہے۔) اہل یمن کے لئے یلملم کو (ایک روایت میں لفظ اللملم منقول ہے۔) میقات مقرر کیا ہے۔ یہ ان علاقوں اور ان کے دوسری طرف سے آنے والوں کے لئے ہے۔ جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو لیکن جو ان جگہوں کے (مکہ کی طرف) چلے (جھے) میں رہتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

۲۶۷۲- أخرجه البخاري في الحج (۲۸۷/۶-۲۸۸) باب: من أهل الشام (۱۵۳۶) و مسلم في الحج (۸۲۸/۲) باب: مواقيت الحج و العمرة (۱۸۸۱) و ابن ماجه في الحج (۱۷۲۸) و الترمذي في الحج (۱۲۳/۵-۱۲۴) و ابن خزيمة في الحج (۱۵۸/۴-۱۵۹) و البيهقي في الحج (۲۹/۵) من طريق عن طاووس -ج-

سے چاہے احرام باندھ لے۔ یہاں تک کہ اہل مکہ بھی مکہ ہی میں احرام باندھ لیں گے۔

2473- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

مَعَاذُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2474- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاحِبُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَخْلَدٍ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

بَكْرٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَتَانِي جَبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ

بِحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ.

خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور

میں نے مجھ سے کہا: میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

2475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكْرِيَّا التَّمَارِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَبْدُ اللَّهِ الْأَمْوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

نَبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتِعَادَ بِرَحْمَتِهِ مِنْ

النَّارِ . قَالَ صَالِحٌ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ إِذَا فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى

نَبِيٍّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

عمارہ بن خزیمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ

کی مغفرت اور رضامندی کے حصول کی دعا مانگی اور جہنم سے اس کی رحمت کی پناہ مانگی۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں: آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔

ویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن محمد بن زائدہ مدنی ابوداؤد لیثی صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۹۰۱)۔

2473- أخرجه مالك في الحج (۳۳۱/۱) باب: رفع الصوت بالأهلل (۲۱) و أبو داود في الحج (۱۰۵/۲) باب: كيف استلبية! (۱۸۱۶) و

نسائي في المناسك (۱۶۲/۵) باب: رفع الصوت بالأهلل و الترمذي في الحج (۱۹۱/۲) باب: ما جاء في رفع الصوت بالتلبية (۸۲۹) و

أبو حنيفة في المناسك (۹۷۵/۲) باب: رفع الصوت بالتلبية (۲۹۲۲) و الحاكم (۱۵۰/۱) و ابن خزيمة (۲۶۲۵-۲۶۲۷) و ابنه (۲۸۰۲) من

عمره عبد الله بن أبي بكر - به و صححه الترمذي و ابن خزيمة و ابن حبان و الحاكم - وله شاهد من حديث أبي بصير: أخرجه الحاكم (۱۵۰/۱) و ابن خزيمة (۲۶۲۵) و البيهقي (۱۵۶/۲) و أحمد (۲۲۵/۲) -

2474- أخرجه الترمذي في (الاجم) (۱۵۶/۲) و البيهقي في الكبرى (۱۵۶/۲) و المعرفة (۱۲۷/۷) باب: ما يستحب من القول في اثر التلبية (۹۵۸۱-۹۵۸۲) عن صالح - به - و صالح ضعيف -

○ عمارۃ بن خزيمة بن ثابت انصاری اوی، ابو عبد اللہ، ابو محمد، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۸۷۸)۔

2476- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ وَالْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالُوا حَدَّثَنَا خَلَّافُ

أَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفَرَدَ الْحَجَّ.

قَالَ وَآخِبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

2477- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ

عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ مُفْرَدًا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا تھا۔

2478- وَآخِبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَعَاذٍ

الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَفْعَلَ عَتَّابَ بْنَ أَبِي سَيْدٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَفْرَدَ ثُمَّ اسْتَفْعَلَ أَبَا بَكْرٍ سَنَةَ تِسْعٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَنَةَ عَشْرِ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاسْتُخْلِفَ بَكْرٍ فَبَعَثَ عُمَرَ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ وَتَوَقَّى أَبُو بَكْرٍ وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَبَعَثَ عُمَرُ الرَّاحِمْنَ بْنَ عَوْفٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ عُمَرُ سِنَتِهِ كُلَّهَا فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تَوَقَّى عُمَرُ وَاسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَصَرَ عُثْمَانُ فَأَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ لِلنَّاسِ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پہلے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو امیر الحج

کیا تو انہوں نے حج افراد کیا۔ پھر 9 ہجری میں آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

2476- أخرجه البخاري في الحج (4/421) باب: التمتع والقران والافراد بالحج (106) و مسلم في الحج (4/873) باب: بيان وجوه

الاحرام (121) و ابو داود في الحج (2/281) باب: في افراد الحج (1779) و النسائي في المناسك (5/150) باب: افراد الحج و ما جاء في المناسك (2/998) باب: العمرة من التمتع (2000) من طريق عن عروة به - و أخرجه القاسم عن عائشة به - أخرجه مسلم في

(2/870) باب: بيان وجوه الاحرام (121) و ابو داود في الحج (2/279) باب: في افراد الحج (1777) و الترمذي في الحج (2/182) باب: ما جاء في افراد الحج (2/820) و النسائي في المناسك (5/150) باب: افراد الحج و ابن ماجه في المناسك (2/988) باب: الافراد في الحج -

2477- أخرجه احمد في مسنده (2/97) عن اسماعيل بن محمد ثنا عباد بن عباد - به - و أخرجه مسلم في الحج (2/905-906) باب: الافراد و القران بالحج و العمرة (2/1231) عن يحيى بن ايوب ثنا عباد بن عباد به - و أخرجه مسلم عن عبد الله بن عون السجستاني

عباد بن عباد باسناده بلفظ: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقل بالحج مفردا) - (2478- أخرجه الترمذي في الحج (2/182) باب: ما جاء في افراد الحج (820) عن فتية عن عبد الله بن نافع الصائغ نحوه مختصرا -

عنده (عبد الله بن عمر عن نافع) (عبد الله عن نافع) مصفرا - و راجع: تحفة الاشراف للبرقي (6/108) (7732) -

الترمذي: (وقال النووي: ان افردت الحج فحسن و ان قرنت فحسن و ان تسعت فحسن - وقال الشافعي مثله - وقال: احب اليك الله

ثم التمتع ثم القران) - (2479-)

10 ہجری میں نبی اکرم ﷺ نے خود حج کیا تو آپ نے بھی حج افراد کیا۔

آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (امیر الحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود حج کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (امیر الحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی مرتبہ حج کیا اور ہمیشہ حج افراد کیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صحر کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حج میں لوگوں کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیا۔ انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

——***

حج قرآن کا حکم

حج قرآن کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک حج تمتع اور حج افراد کے مقابلے میں حج قرآن زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ حج قرآن کا طریقہ یہ ہے آدمی حج دومرے دونوں کا احرام ایک ساتھ میقات سے باندھے اور نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے کہ اے اللہ! میں جو حج اور عمرہ (ایک ساتھ کرنے) کا ارادہ کرتا ہوں تو ان دونوں کو میرے لیے آسان کر دے اور ان دونوں کو میری طرف سے قبول کر لے!

جب آدمی مکہ میں داخل ہو تو سب سے پہلے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کر لے جن میں سے پہلے تین چہروں میں رمل کرے اسکے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے یہ افعال عمرے کے افعال شمار ہوں گے پھر سعی کر لینے کے بعد طواف کرے اور پھر صفا و مروہ کی سعی کرے جیسا کہ ہم نے حج مفرد میں یہ بات بیان کی ہے پھر جب قربانی کے دن وہ جمرات کو کنکریاں پاتے تو ایک بکری یا گائے یا اونٹ یا اس کا ساتواں حصہ قربان کرے تو یہ حج قرآن کا خون ہوگا۔

اگر اس کے پاس ایسا جانور نہ ہو جس کو وہ ذبح کر سکتا ہو تو وہ حج کے دنوں میں تین دن روزہ رکھے گا جن میں سے آخری دن عرفہ کا ہوگا اگر وہ یہ روزے نہیں رکھ پاتا یہاں تک کہ قربانی کا دن آ جاتا ہے تو اب اس کے لیے ذمہ دینا لازم ہوگا اس کے بعد جب وہ اپنے گھر چلا جائے گا تو وہاں سات دن روزے رکھے گا اگر وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ میں ہی روزے رکھ رہا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

اگر حج قرآن کرنے والا شخص مکہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ سیدھا عرفات چلا جاتا ہے تو اب وقوف عرفات کی وجہ سے گویا اس نے اپنے عمرے کو ترک کر دیا تو ایسے شخص سے حج قرآن کا دم باطل ہو جائے گا اور عمرے کو ترک کرنے کا دم اس پر لازم ہوگا اور عمرے کی قضاء بھی اس پر لازم ہوگی۔

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

تمتع اور افراد کے مقابلے میں قرآن زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ قرآن حج قرآن کا ذکر نہیں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ”حج قرآن“ ایک اجازت ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے حج افراد کرنے میں زیادہ مرتبہ تلبیہ پڑھنا پڑتا ہے زیادہ سفر کیا جاتا ہے اور زیادہ مرتبہ سرمنڈوا جاتا ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”اے محمد کے گھر والو! تم لوگ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا احرام باندھو۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے یہاں اس صورت میں دو عبادتیں ایک ساتھ جمع ہو جاتی ہیں اور یہ بالکل اسی طرح ہو گا جیسے آدمی اعتکاف کرنے کے ساتھ روزہ بھی رکھ لے یا جس طرح آدمی اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے ساتھ نوافل بھی ادا کر لے۔ حج تمتع کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک حج افراد کرنے کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حج تمتع کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والا شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والے کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

حج تمتع کا طریقہ یہ ہے: آدمی میقات سے آغاز کرے گا اور عمرے کا احرام باندھے گا پھر وہ مکہ میں داخل ہو کر وہاں طواف کرے گا سعی کرے گا سرمنڈوا لے گا یا بال چھوئے کر دالے گا اور عمرے کا احرام کھول دے گا۔ جب وہ طواف کے ذریعے آغاز کرے گا تو تلبیہ پڑھنا ترک کر دے گا اور مکہ میں قیام کے دوران حالت احرام کے بغیر رہے گا۔ پھر جب ترویہ کا دن آئے گا تو وہ مسجد سے حج کا احرام باندھ لے گا اور وہ تمام افعال سرانجام دے گا جو حج افراد کرنے والے لوگ سرانجام دیتے ہیں اس پر حج تمتع کی وجہ سے دم دینا لازم ہو گا اگر اسے دم دینے کے لیے جانور نہیں ملتا تو وہ حج کے ایام میں تین دن روزے رکھے گا اور واپس (گھر پہنچ کر) سات روزے رکھے گا۔

امام قدوری رحمہ اللہ کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام ابوبکر بن علی بن الحداد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

صحیح روایت یہ ہے: (احناف کے نزدیک) حج افراد کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

۱۔ الہدایہ شرح بدلیۃ البتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی ج ۱ ص ۱۵۳

۲۔ مختصر القدوری از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان ص ۱۵۲

ایک روایت یہ بھی منقول ہے حج افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کرنے والے شخص کا سفر عمرے کے لیے ہے اس کی دلیل یہ ہے: جب وہ عمرہ کر کے فارغ ہو جاتا ہے تو میقات کے حوالے سے وہ شخص ”مکی“ شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ حالت احرام کے بغیر مکہ میں قیام پذیر ہے پھر اس کے بعد وہ مسجد حرام سے حج کے لیے احرام باندھتا ہے جبکہ حج افراد کرنے والے شخص کا سفر حج کے لیے ہوتا ہے اور حج کرنا فرض ہے جبکہ عمرہ کرنا سنت ہے تو وہ سفر جو کسی فرض کی ادائیگی کے لیے ہو وہ اس سفر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو کسی سنت کام کی ادائیگی کے لیے ہو۔

پہلے قول کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کے اندر دو عبادات کو جمع کرنے کی صورت پائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے یہ حج قرآن کے شاہد ہے پھر اس میں ایک قربانی زیادہ پائی جاتی ہے پھر یہ کہ آدمی کا سفر حج کے لیے یہی ہے صرف عمرے کی وجہ سے درمیان میں خلل آتا ہے (یعنی درمیان میں وقفہ آتا ہے) کیونکہ یہ عمرہ حج کے تابع ہوتا ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے آدمی جمعے کے فرض سے پہلے سنتیں ادا کر لیتا ہے۔

2479- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَجَّجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَجَرَدَ وَمَعَ عُمَرَ فَجَرَدَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَجَرَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

عبدالرحمن بن اسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔

2480- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفَرِيَّابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ مُحْرِمٌ. قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں چھپنے لگوائے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (یعنی سفر کے دوران) چھپنے لگوائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزے کی حالت میں بھی تھے اور احرام کی حالت میں بھی تھے۔

ادیان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن خثیم قاری مکی ابو عثمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

الجوهرة النيرة از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الترمذی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ج 1 ص 395

۲۵۶- أخرجه البيهقي في السنن (۵/۵) من طريق المدارقطنی۔

پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۳۲/۱) وفی (ط): خشم۔

2481- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِيَّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ) وَهُوَ فِي الْمَوْقِفِ مِنْ جَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ مِنْ جَبَلِي طَيِّءٍ أَكَلْتُ مِطْطِي وَاتَّعَبْتُ نَفْسِي
وَاللَّهِ إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِجَمْعٍ وَقَدْ آتَى عِرْقَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ

☆☆ حضرت عروہ بن مضر بن کنانہؓ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے مزدلفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں طے کے دو پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں میں نے اپنی سواری کو بھی تھکا دیا ہے اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے اللہ کی قسم! میں نے ہر پہاڑ کے پاس پڑاؤ کیا ہے تو میرا حج ہو جائے گا اے اللہ کے رسول! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کی اور جو اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت عرفات تک پہنچ گیا تو اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔

◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆

عرفات میں وقوف کا حکم

عرفات میں وقوف کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

حج کا چوتھا رکن عرفات میں وقوف کرنا ہے خواہ وہ بیداری کی حالت میں ہو یا نیند کی حالت میں ہو بیٹھ کر ہو یا کھڑے ہو آدمی وہاں ٹھہر جائے یا وہاں سے گزر جائے اس بات پر سب کا اتفاق پایا جاتا ہے تاہم اس کے صحیح ہونے کی شرائط بارے میں مسنون امور کے بارے میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

(اس کے بعد شیخ عبدالرحمن الجزیری نے مذاہب اربعہ کے حوالے اس اختلاف کی وضاحت کی ہے اس میں احناف

موقف یہ ہے:)

احناف کے نزدیک عرفات میں وقوف کرنے کے لیے ایک چیز شرط ہے اس میں کچھ چیزیں واجب ہیں اور کچھ

وقوف عرفات کے لیے شرط یہ ہے: شریعت کی طرف سے مخصوص شدہ مقرر وقت کے اندر ہونا چاہیے اور وہ وقت نوافل

٢٤٨١- أخرجه الطبراني في الأوسط (٢٠٢٤) من رواية عبد الله بن بزيع عن صدقة بن أبي عمران عن اسمعيل بن أبي خالد -ه-
(لم يرود عن صدقة بن أبي عمران إلا عبد الله بن بزيع) -أ- وأخرجه أبو داود في المصنف (١٩٦/٢) باب: من لم يترك عرفة (٥٠)
و النعماني في المجموع (٢٢٩/٢) باب: ما جاء فيمن أدرك الإمام بجميع فقد أدرك الحج (٨٩١) والنسائي في المصنف (٥٠٢٩٦/٥)
باب: فيمن لم يترك صلاة الصبح مع الإمام بمزدلفة وابن ماجه في المصنف (١٠٠٤/٢) باب: من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (٩)
وأحمد (٢٦١/٤) والطيالسي ومن طريقه البيهقي في المعرفة (٢٧٥/٧) باب: أدرك الحج بأدراك عرفة (١٠٢٩٢) و البيهقي
الكبرى (١٧٣/٥) من طريق عامر الشعبي -ه-

کے دن سورج کے ڈھل جانے کے بعد سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک کا وقت ہے اس بارے میں نیت شرط نہیں ہے عقل کا ٹھیک ہونا شرط نہیں ہے جو شخص ان اوقات کے درمیان عرفات تک پہنچ جاتا ہے اس کا حج ہو جاتا ہے خواہ اس نے حج کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو خواہ وہ یہ جانتا ہو کہ وہ اس وقت عرفات میں موجود ہے یا اس بات سے واقف نہ ہو خواہ وہ اس وقت جنوں یا بے ہوشی کے عالم میں ہو خواہ وہ اس وقت سو رہا ہو یا بیدار ہو۔

واجب یہ ہے: اگر کوئی شخص دوپہر کے وقت پہنچ جاتا ہے تو وہ سورج کے غروب ہونے تک وہاں ٹھہرا رہے اگر وہ رات کے وقت وہاں پہنچتا ہے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص دن کے وقت عرفات پہنچ کر وقف کر لیتا ہے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکل جاتا ہے تو اس پر دم دینا لازم ہوگا۔

عرفات میں وقف کرنے کی سنتیں یہ ہیں: (اس سے پہلے) غسل کرنا، امام کا دو خطبے دینا، نماز کے باب میں جو شرائط ہم نے ذکر کی ہیں ان کا خیال رکھتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا، اس کے بعد وہاں وقف کرنا، اس دن روزہ نہ رکھنا، با وضو رہنا، سواری پر موجود رہنا، حاکم وقت کے پیچھے بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کے قریب رہنا، ذہنی طور پر متوجہ ہونا اور یہ بات بھی سنت ہے آدمی سیاہ پتھر کی چٹان کے قریب ٹھہرے یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے وقف کیا تھا، اگر وہاں پر وقف کرنا مشکل ہو تو یہ کوشش کرے کہ جہاں تک ممکن ہو اس جگہ کے قریب رہے یہ بھی سنت ہے آدمی اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے دعا کرے اور ٹھہرنے کی جگہ پر تلبیہ پڑھے اپنے لیے اپنے والدین کے لیے اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے بکثرت دعا کرے خشوع خضوع اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھتا رہے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا رہے اور سورج کے غروب ہونے تک اپنی حاجات کے حوالے سے دعائیں کرتا رہے دعا کے حوالے سے کوئی مخصوص الفاظ کی پابندی نہیں ہے۔

2482- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مِصْرَسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نَفِضَ وَقَدْ أَقَاضَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ . قَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِجَمْعٍ جَعَلَهَا عُمْرَةً .

☆☆ حضرت عروہ بن مضر بن کنانہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت مزدلفہ میں تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ یہ نماز ادا

۱۔ الفقہ علی المذہب الاربعہ شیخ عبدالرحمن الجزیری

2482- رواية سفيان لثوري عن الثوري عن عبد الله بن أبي السرف عن الشعبي عن عروة بن ميسرة قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بجمع فقلت يا رسول الله هل لي من حج فقال من صلى معنا هذه الصلاة ثم وقف معنا حتى نفيض وقد أقاض قبل ذلك من عرفات ليلة أو نهاراً فقد تم حجه وقضى تفثه . قال الشعبي من لم يقف بجمع جعلها عمره .

کر لے اور ہمارے ساتھ اس وقت تک ٹھہرا رہے جب تک ہم روانہ نہ ہو جائیں یا جو شخص رات کے وقت یا دن کے وقت سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا۔
امام شافعی بیان کرتے ہیں: جو شخص مزدلفہ میں وقوف نہیں کر پاتا وہ اسے عمرہ بنا لے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن یحییٰ، صحابی نزل کوفہ، (اور ایک قول کے مطابق): ان کا انتقال خراسان میں ہوا۔ ”القریب“ حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۷۳)۔

2483- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيلِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ وَقِفٌ بِعَرَفَةَ فَاتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحَجُّ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةَ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ أَيَّامُ مِنَى ثَلَاثَةً مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِئْتَمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِئْتَمَ عَلَيْهِ -

☆☆ حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت عرفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا آپ ﷺ کی خدمت میں نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج عرفہ (میں وقوف کا نام ہے) جو شخص قربانی کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ جائے اس کا حج پورا ہو گیا، منیٰ کے ایام تین ہیں لیکن جو شخص دو دن بعد جلدی چلا جائے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو شخص بعد میں (یعنی تیسرے دن بھی) ٹھہرا رہے اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

2484- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2485- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ بَنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بَنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ ۲۱۸۲- أخرجه أبو داود في المناسك (۱۸۵/۲) باب من لم يمدك عرفة (۱۹۱۹) و الترمذي في المعجم (۲۳۷/۲) باب ما جاء في إمدك الإمام بجميع فقد إمدك المعجم (۱۸۹) والنسائي في المناسك (۳۶۵-۳۶۶/۵) باب فيمن لم يمدك صلاة الصبح مع الإمام بالزبد و ابن ماجه في المناسك (۱۰۲/۲) باب من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (۲۰۱۵) و ابن خزيمة (۲۸۲۲) و ابن حبان (۲۸۹۲) و الطحاوي (شرح المعاني) (۲۱۰ ۲۰۹/۲) و الحاكم (۱۶۶/۱) و البيهقي في الكبرى (۱۷۲ ۱۵۲/۵) و في (المعرفة) (۳۷۶/۷) باب إمدك المعجم بإمدك عرفة (۱۰۳۹) من طرق عن سفيان الثوري به -

۲۱۸۱- أخرجه الدارمي (۵۹/۲) و احمد (۲۱۰ ۲۰۹/۵) و الطحاوي في (المسند) (۱۳۱ ۱۲۰/۹) و الطحاوي في المعاني (۲۱۰/۲) و الحاكم (۲۷۸/۲) و البيهقي في الكبرى (۷۳/۵) من طرق عن ثعبة بن عمار و صحبه الحاكم على شرط الشيخين -
۲۱۸۵- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۹۲/۲) (و كذلك أخرجه ابن عدي في (الكامل) و اعلمه بمحمد بن عبد الرحمن بن أبي لؤلؤ و غيره من جماعة من غير ثوبان) - ۱۱ -

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۲۱)۔

2487- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُرَاجِ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبُرْقَانِ عَنْ هُذَيْبَةَ بْنِ الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَاللَّهِ كَانَتْ الْمُتْعَةُ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً وَلِلْمُحْصَرِّ.

☆☆ ابراہیم تیمی اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حج تمتع کا

صرف ہمارے لیے مخصوص تھا یا اس شخص کے لیے ہے جسے محصور کر دیا گیا ہو۔

2488- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَخُّ الْحَجِّ لَنَا أَوْ لِمَنْ بَعَدَنَا فَقَالَ بَلْ لَنَا.

☆☆ حارث بن بلال اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حج کو فسخ کرنے کا حکم صرف

ہمارے لیے ہے یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! صرف ہمارے لیے ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حارث بن بلال بن حارث مزنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۲۰)۔

2489- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ

حَدَّثَنَا أَبُو عَسَّانٍ حَدَّثَنَا قَبِيصٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سِئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ هِيَ وَاللَّهِ لَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَلَيْسَتْ لِسَائِرِ النَّاسِ إِلَّا لِمُحْصَرِّ.

☆☆ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے

تمتع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ صرف ہمارے یعنی بنی ارم سنیقہ کے اصحاب کے لیے

مخصوص ہے یہ باقی لوگوں کے لیے نہیں ہے البتہ (باقی لوگوں میں سے صرف) اس شخص کے لیے اس کا حکم ہے جسے محصور

دیا گیا ہو۔

2490- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ يَحْيَى

بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُرْقَعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لَمْ تَكُنْ مُتْعَةُ الْحَجِّ لِأَحَدٍ أَنْ يُهْلَ بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا

۲۱۸۷- أخرجه مسلم في الحج (۸۹۷/۲) باب: جواز التمتع (۱۲۲۶) والنسائي في المسالك (۱۸۰/۵) (۱۸۱) باب: إباحة فسخ الحج بعمره

لم يفسخه السدي وابن ماجه في المسالك (۹۹۱/۲) باب: من قال: كان فسخ الحج لرسول خاصة (۲۹۸۵) من طريق عن ابراهيم التيمي

۲۱۸۸- أخرجه ابو داود في المسالك (۱۶۷ ۱۶۶/۲) باب: الرجل يسأل بالحج ثم يفسخها بعمره (۱۸۰/۵) والنسائي في المسالك (۱۸۰/۵) باب: إباحة فسخ الحج بعمره لم يفسخه السدي وابن ماجه في المسالك (۹۹۱/۲) باب: من قال: كان الفسخ لرسول خاصة (۲۹۸۵) من طريق

عبد العزيز بن محمد - وعبد العزيز بن محمد: هو المداودي - وهو متكلم فيه -

لِرُكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے، وہ صرف حج کا احرام باندھے اور پھر سے عمرے کے ذریعے فسخ کر دے، ماسوائے ان سواروں کے جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے (یعنی یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے)۔

2491- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْقَعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِنَا أَنْ يُحْرِمَ أَحَدًا مُهْلًا بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَ حَجَّتَهُ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ.

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے بعد یہ حق کسی کو بھی نہیں ہے، وہ پہلے حج کا احرام باندھے اور پھر حج کرنے سے پہلے ہی اسے فسخ کر کے عمرے میں تبدیل کر دے۔

داویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی ابو حسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری وابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر مستقانی (۵۰۵۵)۔

2492- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرْقَعِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يُهْلَ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا لِرُكْبِ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اسے عمرے کے ذریعے فسخ کر دے، یہ حکم صرف ان سواروں کے لیے تھا جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔

2493- حَدَّثَنَا الْقَاضِي بَذْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ بَدَنَتَيْنِ فَضَلَّتَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ مَكَانَهُمَا - قَالَ - فَنَحَرْتُهُمَا ثُمَّ وَجَدَتِ الْبَدَنَتَيْنِ

۲۴۹۰- اللاتر اخرجہ الدارقطني من طريق عباد بن العوام عن يحيى بن سعيد به موقوفاً- وعباد ثقة: كما قال العافظ في التقریب (۲۱۵۰) وقد تابعه أيضاً يحيى بن ايوب و عيسى بن يونس: كلاهما عن يحيى بن سعيد به- و اخرجہ البيهقي في سننه (۲۱۵/۱) كتاب الحج باب العمرة في اشهر الحج من طريق ابي معاوية عن يحيى بن سعيد به- و المرقع صدوق: كما في التقریب (۲۶۰۵)- وقد تقدم من طريق اخرى قريباً-

۲۴۹۱- اخرجہ لنا من طريق موسى بن اعيان عن يحيى: وهو ثقة روى له البخاري و مسلم و ابو داود و النسائي و ابن ماجه و غيرهم- تنظر ترجمته في التقریب (۲۹۹۲)-

۲۴۹۲- اخرجہ من طريق عيسى بن يونس عن يحيى به- و قد تابع عيسى عليه غيره: كما تقدم-

۲۴۹۳- سعد بن سعيد: هو ابن ابي سعيد السفيري: قال العافظ في التقریب (۲۲۴۹): ليس: فاللاتر ضعيف-

الْأُولَیْنِ فَنَحَرْتُهُمَا أَيْضًا وَقَالَتْ هَكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبَدَنِ .

☆☆ قاسم بن محمد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ قربانی کے دو جانور ساتھ لے کر (حج کے لیے) آئی تھیں وہ دونوں گم ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کی جگہ دو مزید جانور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھجوائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو ذبح کروادیا اس کے بعد ان کے پہلے والے جانور بھی ملے گئے تو سیدہ عائشہ نے انہیں بھی ذبح کروادیا اور یہ بتایا: قربانی کے جانوروں کے بارے میں سنت یہی ہے۔

2494- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ أَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ ضَلَّتْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْبَدَلُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ وَإِنْ كَانَتْ نَذْرًا فَلَعَلَّهِ الْبَدَلُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قربانی کا جانور لے کر جائے اور پھر وہ گم ہو جائے تو اب اس پر اس کا بدل دینا لازم نہیں ہوگا البتہ اگر وہ چاہے تو ایسا کر سکتا ہے یہ اس وقت ہے جب وہ نقلی طور پر ہو لیکن اگر وہ نذر کا جانور ہو تو اب اس پر بدل دینا لازم ہوگا۔

2495- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطَبَتْ فَإِنْ شَاءَ أَبْدَلَ وَإِنْ شَاءَ أَكَلَ وَإِنْ كَانَ نَذْرًا فَلْيَبْدَلْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نقلی طور پر قربانی کا جانور بھیجے اور پھر وہ جانور (گم ہو جائے یا مر جائے) تو اگر وہ شخص چاہے تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور دے تو اگر وہ چاہے تو اسے کھا لے لیکن اگر وہ جانور نذر کا ہو تو اب اسے بدلے میں دوسرا جانور دینا پڑے گا۔

2496- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ النَّبِيَّ

۲۴۹۴- فی اسنادہ عبد اللہ بن شیبہ: قال العاکم ابو احمد: ناقص الحديث - وقال فضلك الرازي: يعل ضرب عنقه: وقال ابن خراش: هذا الحديث النبوي بحدوثه بولاء الخليل مرقوا من عبد الله بن شبيب: وسرقوا عبد الله بن شبيب من النضر بن سلمة شاذان: ولا يضمن شاذان - وذكر له ابن عمري بعض من اكبره: ثم قال: (له غير ما ذكرت من الاحاديث التي انكرت عليه كثيرا) - الله -

۲۴۹۵- قال ابن خراش: في الحج (۱۵۵/۶): (باب: ايجاب ابدال السوي الواجب اذا ضلعت ان صح الخبر: ولا ازال: فان في القلب من عبد الله بن عاصم الاسلمي) - الله - ثم قال: الحديث (۲۵۷۹) من طريق الاوزاعي: به - واخرجه ابن عمري (۲۵۵/۵) - بتحقيقنا - والعاكم (۱۴۷/۱) - والبیهقي في الكبرى (۲۴۶/۵) من هذا الوجه - وكذلك اخرجه تمام في فوائده كما في (التعليق المفضي) (۲۴۲/۲-۲۴۳/۲)

وقال العاکم: (صحيح الاسناد: ولم يخرجاه) - قلت: وفي اسناد عبد الله بن عامر الاسلمي: وقد ضعفه احمد وابن الميرني والدارقطني والنسائي وغيرهم - وقال: البخاري: يتكلمون فيه - وقال يحيى: ليس بشيء - ينظر: تهذيب الكمال (۶۹۸/۲) - والكمال له ابن عمري في الموضع السابق: والمجروحين لابن حبان (۶/۲) - وقد اختلف على عبد الله بن عامر في هذا الحديث - راجع السنن الكبرى (۲۴۶/۵) والمعرفة كلالها للبيهقي (۵۳۱/۷) -

۲۴۹۶- جزء من حديث الحديث الطويل: وقسم مروى من وجوه: وقد اخرجه البيهقي في (الدلائل) (۱۱۲/۶) من طريق يونس بن كبر - وراجع: الاستذكار لابن عبد البر (۱۸۷/۱۵) (۲۱۵۱۸) -

ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَقِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً عَنْ سَبْعِمِائَةِ رَجُلٍ.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے قلع پر سات سو آدمیوں کی طرف سے ستر اونٹوں کی قربانی دی تھی۔

2497 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الصَّبَاحِ بْنِ عُمَارَةَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجَزُورُ فِي الْأَضْحَى عَنْ عَشْرَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عید الاضحیٰ کے موقعہ ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔

2498- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبِيدِ
مُجِيدٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ غَيْرُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کا ایک راوی ایوب ابو جمل ضعیف ہے اور عطاء کے
والے سے اس روایت کو صرف اسی نے نقل کیا ہے۔

2499 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَقْرَةَ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت مقرر کی ہے گائے اور اونٹ سات دمیوں کی طرف سے قربان کیے جائیں گے۔

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت مقرر کی ہے، گائے اور اونٹ سات دویوں کی طرف سے قربان کیے جائیں گے۔

2500- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَأَخْبَرَنَا

٢٤٨- أخرجه ابن عمري في (الكامل) (١٩/٢) عن محمد بن الحسن بن قتيبة عن حسين بن أبي السري حدثنا عبيد الله بن عبد المجيد
عن أبيه - وقال ابن عمري: (للبيروني عن عطاء بن السائب غير أبي الجبل هذا) - قال: وأخرجه أيضاً: الطبراني في الكبير
٢٤٩/٢ والتجزي في المال (٦٧/٢) - قال البيهقي في (المجمع) (٢٢/٤): (فيه عطاء بن السائب وقد اختلط) - قال:
٢٤٩- أخرجه ابن عبد البر في الاستذكار (١٨٧/١٥ - ١٨٨) (٢١٥٢٢) من طريق مسدد حدثني عبد الواحد - به - وأخرجه أبو داود في
المصالح (٩٨/٢) باب في البقر والجوز عن كرم تجزي: (٢٨٠٧ - ٢٨٠٩) عن عطاء بن أبي الزبير الحكي عن جابر بن عبد الله وأخرجه
نسائي في الكبرى كما في التحفة (٢٤١/٢) من طريق عطاء بن عبد الله - به - شرح معاني الآثار للطحاوي (١٧٦/٤) باب: البقرة عن كرم تجزي
في الضحايا والهدايا: والاستذكار لابن عبد البر (١٩٠/١٥) في الشركة في الضحايا - وسياقي مع تخرجه عقبه من طريق أبي الزبير
بن جابر - به -

٢٥- أخرجه ابن هبان (٤٠٠٤) عن أبي عروبة عن يونس عن عبد الرحمن بن عفيان - به - وأخرجه الدارمي (٧٨/٢) باب: البقرة عن
 جعفر و البقرة عن سبعة: أخبرنا علي بن حماد عن يونس عن عبد الرحمن بن عفيان - به - وأخرجه الحاكم (٢٢٠/٤) من طريق إبراهيم بن أبي طالب عن محمد بن المنصور
 محمد بن يونس عن عبد الرحمن بن عفيان - بإسناده لكن بلفظ: (البقرة عن عشرة) - وقد اختلف الرواية السابقة عن عبد الرحمن - و
 كذلك لرواية غيره عن يونس - وقد صححه الحاكم - وتعقبه الذهبي بقوله: (خالفه ابن جرير ومالك و زهير عن أبي الربيع) فقالوا:
 (البقرة عن سبعة) - وجاء عن يونس - أيضاً كذلك - (١) - قلت: قد سبق عن يونس عن يونس عن علي بن الحارث - كما قال الصائغ - عن أبي الربيع
 في مجموع مقدمته وما عند الحاكم مما من إبراهيم بن أبي طالب أو من روثه -

الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُثَيْدٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَاهِ
قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ
لَيْشَتَرَكَ النَّفَرُ فِي الْهَدْيِ . لَفْظُ ابْنِ مَهْدِيٍّ .

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ستر اونٹ قربان کیے تھے ایک اونٹ سوا آدمیوں کی طرف سے تھا اس دن نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: چند لوگ مل کر ایک جانور قربان کر لیں۔
روایت کے یہ الفاظ ابن مہدی نامی راوی کے ہیں۔

2501- حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا
يَسْحَنُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَاسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَابْنَ جُرَيْجٍ حَدَّثُوهُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهِ أَوْ تَرَكَهُ فَلْيَهْرِقْ دَمًا . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مناسک حج میں سے کوئی بات بھول جائے یا اسے ترک

کر دے تو اسے قربانی دینا ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2502- وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

2503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ الْحَاقِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ
عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حِمَادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَرَكَ مِنْ نُسْكِهِ شَيْئًا فَلْيَهْرِقْ دَمًا .

٢٥١- أخرجه البيهقي في منته (١٥٢/٥) كتاب الحج: باب من ترك شيئاً من الرمي حتى يذهب إمام منى من طريق مالك عن أبيه
ثم قال: وكذلك أخرجه النوري عن أبيه نحوه - وأخرجه البيهقي (٢٠/٥) كتاب الحج: باب من رمى بالبيقات للبريد حجاجاً أو غيره
طريقاً ابن وهب عن عبد الله بن عمر ومالك بن أنس وغيرهما عن أبيه - وخالف حماد بن خالد: فأخرجه عن عبد الله بن عمر
المصري عن أبيه السخيتاني عن عكرمة بن خالد عن سعيد بن جبيرة - وحماد بن خالد ثقة؛ كما في التقریب (١٥٠٩) - لكن عبد الله
عمر المصنف؛ ضعيفاً؛ كما في التقریب (٢٥١٢)؛ لذلك اضطرب فيه: فأخرجه مرة عن أبيه عن عكرمة؛ ومرة عن أبيه عن سعيد مباحث
وقد أخرجه الثقات عن أبيه عن سعيد؛ ولم يذكر أحمد منوعاً عكرمة بن خالد غيره -

٢٥٠٢- استناده ضعيف: عهد الله بن عمر العمري ضعيف. و عكرمة بن خالد: ضعفه الحافظ في التقریب (٢٠/٢) وقد خالف فيه عبد الله عمر العمري رواية التفات: كما تقدم قبل حديث-

رے گا۔

2504- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا كَرَامَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ الْمَارِئِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَطَبَ بِمِصْرٍ أَوْسَطَ أَرْدَ ضَحَى . يَعْنِي الْغَدَّ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحی کے بیچ والے دن مٹی میں خطبہ دیا تھا۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی قربانی سے اٹھنے۔

2505- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سِرْبَكُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا التَّكْفِيرُ فِي الْعَمْدِ : ثُمَّ غَلْظُوا فِي الْحَطَا لَنَا وَذُورًا.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کفارہ عمد میں دیا جاتا ہے خطا کی صورت میں زیادہ شدید تاوان اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ لوگ دوبارہ ایسا نہ کریں۔

2506- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الضَّبُعِ إِذَا أَصَابَهَا الْمُخْرِمُ جَزَاءً كَبِشٌ مُسِنَّةٌ وَتَوَكَّلْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی کہ میں یہ فرمایا ہے: جب حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اب اس کا کفارہ ایک ذبیہ ہوگا اور اس کا گوشت کھالیا جائے گا۔

2507- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمَثُورِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ فِيهَا كَبِشٌ . فَقُلْتُ فَرِيضَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۲۵۰۶- اسنادہ صحیفہ: فیہ شریک و لغو صحیفہ - و نفردست ترجمہ۔

۲۵۰۷- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/ ۵۲) من طريق محمد بن أبي يعقوب ثنا حسان بن إبراهيم عن إسماعيل بن يسير عن عطاء عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في الضبع إذا أصابها المخرم جزاء كبش مسنة وتوكل. (۱۲۵/۲) وأخرجه الدارقطني أيضا. و زاد فيه - كبش مسن - وصنف عبد الله بن المبارك في الزيادة - قال ابن القطان: وأما سمعنا عن ابن جريج عن إسماعيل بن إسرائيل عن شيخ الدارقطني وقد ترك حديثه جماعة - ورفضوه برأي كان فيه - أسوي - وأخرجه الحاكم في المستدرک (مؤخر الزيادة) - الله - وروى الطبراني في الأوسط (۹۱۸) عن مسعدة بن سعد ثنا إبراهيم بن الحنفية عن معمر بن عيسى عن عبد الله بن عمر عن أبيه عن إسماعيل بن جابر عن أبي الزبير عن أبي الزبير عن جابر - رفعه - قال: (الضبع صيد ونسوي المحرم عن قتله) - الله - قال الطبراني - لم يرو هذا الحديث عن إسماعيل بن الفضل ولا عن عبد الله بن معمر - غرد به إبراهيم بن الحنفية - الله - وراجع ما مره.

۲۵۰۷- أخرجه الترمذي في المعجم (۸۵۱) باب ما جاء في الضبع يصيد للمحرم وفي اللطيفة (۱۷۹۱) باب ما جاء في أكل الضبع والطحاوي في المعاني (۱۶۱/۲) وابن الجوزي (۱/ ۱۲۸) وكذلك عبد الرزاق (۸۶۸۲) وأحمد (۲/ ۲۲۲-۲۲۸) والدارمي (۲/ ۷۱) من طريق ابن جريج: أخبرني عبد الله بن عبيد بن عمير به.

قَالَ نَعَمْ . كَذَا قَالَ قَرِيضَةُ .

☆ ☆ عبد الرحمن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک دُنبہ دینا پڑے گا میں نے دریافت کیا: کیا یہ لازم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے یہی فرمایا تھا کہ یہ لازم ہے۔

2508 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقُرْمِيسِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَادٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي السَّرِيْحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الضَّبْعُ صَيْدٌ . وَجَعَلَ فِيْهَا كَبْشًا .

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گوہ شکار ہے۔ (راوی کے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس میں دُنبے کے کفارے کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

2509 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرَّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ اَتُرْكِلُ الضَّبْعُ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ .

☆ ☆ عبد الرحمن بن ابوعمار حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا گوہ کو کھایا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2510 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ مَسَّالْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبْعِ فَقُلْتُ صَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ اَكُلْهَا قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ .

☆ ☆ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا: یہ شکار

۲۵۰۸ - قال البيهقي في المعرفة (۱۰۶/۷): (وقد روي عن الوليد عن ابن جريج عن عمرو بن ابی عمرو عن عكرمة عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سبق له من حديث جابر في الذي قبله وهو اسع واشهر ما اخرج في التاميم في الامم (۱۹۲/۲) باب الضبع و عنه البيهقي في الكبرى (۱۸۲/۵) باب: ضبة الضبع و في المعرفة (۱۰۶/۷) باب الضبع (۱۰۱۹۹) عن ابن جريج عن عكرمة قال: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضباً صيداً و قضى فيها كبشاً - هكذا مرسل - قال التاميم (لا ينبت منه لو انفراداً) قال البيهقي: (وانما قال هذا لانقطاعه) - الله - وروى أيضاً التاميم و البيهقي عن ابن جريج عن عطاء بن سبيع عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ضباً صيداً و قضى فيه كبشاً - فمرة عن ابن جريج عن عكرمة مرسل - اخرج به عن عطاء عن ابن عباس و الثواب ما سبق له في الرواية السابقة مبثورة من حديث جابر -

۲۵۰۹ - اخرج به ابن ماجه في الصياد (۱۰۷۸/۲) باب: الضبع الحديث (۲۲۲۶) و عبد الرزاق رقم (۸۶۸۱) و احمد في المسند (۲۹۷/۲) طريق اسماعيل بن ابي امية عن عبد الله بن عبيد بن جهم - و صححه البخاري و حسنه البيهقي كما في المعرفة (۱۰۶/۷) -

؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے پوچھا: اسے کھایا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2511- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَحْرَمَهُمْ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا عَنِ الضَّبُعِ قَالَ أَكَلَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ فَمَتَّ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ.

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کھایا جاسکتا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2512- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَارِثٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِيَ صَيْدٌ وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا.

☆☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شکار ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اگر حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا کفارہ ایک دنبے کی قربانی مقرر کیا ہے۔

2513- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَصِيلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الضَّبُعِ إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشٌ وَفِي الظَّبْيِ شَاةٌ

2511- حدیث ابن جریر و اساعیل بن امیة بغداد - و حدیث جریر بن حازم بانی تخریجہ فی الدری بعدہ -
2512- أخرجه أبو داود في الاطعمة (2801) باب في اكل الضبع و ابن ماجه في الصيد (2085) باب: جراء الصيد بضمه المحرم و ابن ابي شيبة (77/6) و الدارمي (76/2) و الحاكم (2964) من وجود عن جرير بن حازم به - صححه ابن حبان و الحاكم -
2513- ذكره البيهقي في (تكملة الراية) (126/2) و لم يعزه لغير الدارقطني - و في اسناده الاجلح بن عبد الله و نفعه ابن معين و صححه النسائي و غيره - و قال ابو حاتم: ليس بالقوي - راجع: ترويض الكمال (71/1) و الكامل لابن عدي (2/126) - و قد اصلح عليه في هذا الحديث: فاخرجه مرة فكذا كما نصا - و قال مرة: (عن ابي الزبير عن جابر عن عمر لا اراه الا قد رفعه) - اخرجه ابن عدي في ترجمته (2/126) و ابو يعلى (203) - و قال البيهقي في (المجمع) (234/2): (اخرجه ابو يعلى و فيه الاصلح الكندي و فيه كلام و قد رتبوا) - قال البيهقي في الكبرى (184/6): (والصحيح وقفه) - قلت: وقد اخرجه مالك: ان ابا الزبير حدثه عن هارث بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قصي في الضبع بكبش - فكذا اخرجه مالك في المعجم (414/1) باب: فمية ما اصيب من الطير و الوهن (220) و الساجي في الامم (192/2) باب: الضبع و البيهقي في الكبرى (184/5) و السمرة (2/405) و عبد الرزاق (2/404) - باب: الصيد و الضبع (824) - اخرجه عن ابي الزبير فكذا مالك و معمر و ابن عيينة: ثلاث تسوم عن ابي الزبير باسناده موقوف على عمر - و نفعه عطاء عن جابر عن عمر موقوفا - كما عند البيهقي في الكبرى (الموضع السابق) -

وَفِي الْأَرْبَعَاءِ وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةٌ . قَالَ وَالْجَفْرَةُ الَّتِي قَدِ ارْتَعَتْ .

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گوہ کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اسے دے کا کفارہ دینا ہوگا اور ہرن کے بارے میں یہ فرمایا: بکری کی قربانی دینی ہوگی۔ خرگوش کے بارے میں فرمایا ہے: بکری کے بچے کی قربانی دینی ہوگی اور یربوع کے بارے میں فرمایا ہے: اس میں بکری چھوٹے بچے کی قربانی دینا ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”جفرہ“ سے مراد وہ چھوٹا جانور ہے جو چل لیتا ہو۔

2514 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُضِيَ فِي الضَّبْعِ كَبْشٍ . كَذَا قَالَ لَنَا يَعْقُوبُ قُضِيَ .

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے گوہ کے شکار میں دے کی قربانی فیصلہ دیا تھا۔ یعقوب نامی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں انہوں نے فیصلہ دیا تھا۔

2515 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ عَطَاءِ

الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حِمَامٍ الْحَرَمِ فِي الْحَمَامَةِ شَاةٌ وَفِي بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ وَفِي النِّعَامَةِ جَزُورٌ وَفِي الْبَقَرَةِ بَقْرَةٌ وَفِي الْحِمَارِ بَقْرَةٌ .

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا حرم کے کبوتر کے بارے میں یہ حکم منقول ہے: حرم کے کبوتر کو مارنے کا کفارہ بکری ہوگی، انڈے کو نقصان پہنچانے کا کفارہ ایک درہم ہوگا، شتر مرغ کو مارنے پر اونٹ قربان کرنا پڑے گا، گائے کو مارنے پر گائے کی قربانی دینا پڑے گی اور یا نیل گائے کو مارنے پر گائے کی قربانی دینا ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن حاتم، ابو مالک جنبی - کوئی، یہ لین الحدیث ہیں، افرط فیہ ابن حبان، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر مسقلانی (۵۱۶۱)۔

2516 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ

حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُضِيَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظَّبْيِ شَاةٌ وَفِي الضَّبْعِ كَبْشًا وَفِي الْأَرْبَعَاءِ وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةٌ . فَقُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ وَفِي الْجَفْرَةِ قَالَ الَّتِي قَدْ قُطِمَتْ وَرَعَتْ .

۲۵۱۶ - لَمْ يَكُنْ أَخْرَجَهُ مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ . عَنْ جَابِرٍ مَوْفُورًا عَلَيْهِ . وَبَعِي فِي النَّبِيِّ قَبْلَهُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمْرِو مَوْفُورًا عَلَى عَمْرِو -

۲۵۱۵ - أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي الْأَرْبَعَاءِ (۱۹۲/۲) بِسَبَبٍ: بَقَرُ الْوَحْشِ وَحَمَلُ الْوَحْشِ وَحَمَلُ الْبَيْضِ فِي الْمَرْفَةِ (۱۹۲/۷) وَكَذَلِكَ فِي الْكَبَرِ

(۱۸۲/۵) عَنْ مُسْلِمٍ - وَلَمْ يَزِدْهُ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ - وَبَعِي الْوَحْشِ وَابْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ ضَعِيفَانِ -

۲۵۱۶ - الصَّوَابُ وَفَقَهُ: كَمَا سَبَقَ قَرِيبًا -

عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَتَى عَلَى أَذْحِي نَعَامَةٍ فَأَصَابَ مِنْ بَيْضِهَا فَسُقِطَ فِي يَدَيْهِ فَأَفْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَشْتَرِيَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ فَيَضْرِبُهُنَّ فَمَا أَنْتَجَ مِنْهُنَّ أَهْدَاهُ إِلَى الْبَيْتِ وَمَا لَمْ يُنْتِجْ مِنْهُنَّ أَجْزَأَ عَنْهُ لَأَنَّ الْبَيْتَ مِنْهُ مَا يَصْلُحُ وَمِنْهُ مَا يَفْسُدُ. قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ بِمَا أَفْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ قَالَ عَلِيُّ مَا قَالَ فَهَلْ لَكَ فِي الرُّخْصَةِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَإِنْ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ نَعَامٍ إِطْعَامَ مِسْكِينٍ أَوْ صَوْمَ يَوْمٍ.

☆☆ معاویہ بن قرہ ایک انصاری بزرگ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص حالت احرام میں سواری پر جا رہا تھا وہ شتر مرغ کے گھونسلے کے پاس پہنچا اس نے وہاں سے انڈا لیا جو اس کے ہاتھ سے گر گیا تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ بنات مخاض خریدے گا انہیں جفتی کے لیے دے گا پھر وہ جن بچوں کو جنم دیں گی وہ شخص ان بچوں کو بیت اللہ کے لیے بدیہ کر دے گا اور اگر ان اونٹنیوں نے کسی بچے کو جنم نہ دیا تو بھی اس شخص کا کفارہ ہو جائے گا چونکہ بعض اوقات کسی انڈے سے بچہ نکل آتا ہے اور بعض کسی انڈے سے بچہ نہیں بھی نکلتا۔ راوی بیان کرتے ہیں وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسے فتویٰ دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے تو جو کہنا تھا سو کہہ دیا کیا تم کچھ رخصت حاصل کرنا چاہتے ہو اس نے عرض کیا ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا یا ایک دن کا روزہ رکھنا (کفارہ) ہو گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طاہر بن خالد بن نزار بن مغیرہ، ابوطیب غسانی اہلی۔ نزل (سرمں رای) وحدث بھاعن ابیہ وعن آدم عسقلانی، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۴/۳۹۹) و تاریخ بغداد (۳۵۵/۹)۔

2520- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2521- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصِّيرَفِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایک انصاری صحابی سے منقول ہے۔

2522- وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ

سَيَّ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَوْطَا بِعِيرِهِ أُذِحِي نَعَامٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَتَى عَلِيًّا فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ
رَبِيبٌ نَاقَةٌ أَوْ جَنِينٌ نَاقَةٌ فَأَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ قَدْ قَالَ عَلِيٌّ فِيهَا مَا قَالَ
يَكُنْ هَلُمَّ إِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامٌ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ -

☆☆ عبد الرحمن بن ابولیلیٰ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے اونٹ
کے پاؤں کے نیچے شتر مرغ کا گھونسلا دے دیا وہ شخص حالت احرام میں تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اس
بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو (جفتی کے لیے دینا ہوگا) یا ایک اونٹنی کے
بٹ میں موجود بچہ دینا ہوگا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے تو اس بارے میں جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے لیکن تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ہر ایک
بارے کے عوض تم پر ایک دن کا روزہ رکھنا لازم ہوگا یا ایک دن کا کھانا کھانا ہوگا۔

2523 - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ بْنِ الْمَحَامِلِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
عَبِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَوْطَا بِعِيرِهِ أُذِحِي نَعَامٌ فَسَأَلَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ
لَيْسَ عَلَيْكَ بِبَيْضَةٍ ضَرَابٌ نَاقَةٌ أَوْ جَنِينٌ نَاقَةٌ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ
لِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ قَالَ مَا سَمِعْتُ هَلُمَّ إِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامٌ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ -

☆☆ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے اونٹ کے پاؤں کے نیچے شتر مرغ کا گھونسلا توڑ دیا اس نے
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو جفتی
کے لیے دینا ہوگا یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کی ادائیگی کرنا ہوگی وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جو کہا وہ تم نے سن
لیا تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک دن کا روزہ رکھنا ہوگا اور ایک مسکین کو کھانا کھانا
ہوگا۔

2524 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

۲۵۲۳ - أخرجه ابن أبي شيبة - كما في نصب الراية (۱۲۵/۲) -: حدثنا عبدة عن ابن أبي عمير عن مظهر الوراق عن معاوية بن قرة عن
رجل أوطأ بعيره - و البصري في الضم الكبير (۲۰۸/۵) -

۲۵۲۴ - قال ابن أبي حاتم في (العلل) (۲۷۰/۱) (۷۹۶) : (سالت أبي عن حديث أخرجه الوليد بن مسلم عن ابن جريج قال: أخصس ما سمعت
في بيض النعامة: حديث أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - فذكر الحديث ثم قال: (قال أبي: لهذا
حديث ليس به صحيح عندنا) ولم يسمع ابن جريج من أبي الزناد شيئاً يشبه أن يكون ابن جريج أخذه من إبراهيم بن أبي يحيى) - له قال ابن
جرير في (التلخيص) (۲۹۶/۲) : (وقال الطبراني في الأوسط: تفرد به الوليد بن مسلم وقال الملقط في العلل: ذكر لهذا الحديث له حماد
بن عجل قال: (لم يسمعه ابن جريج من أبي الزناد إنما يروى عن زياد بن سعد عن أبي الزناد) - قلت: فراجع الحديث إلى ما أخرجه أبو داود
وفيه رجل لم يسم اسمه في (المنقطع) - له - معاوية بن داود الملقط البصري في حديث عائشة التي أنشأ الله -

مسلم۔ وَاخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي نَيْصَةِ نَعَامٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شتر مرغ کے ایک انڈے کے عوض میں (کفارے میں) ایک دن روزہ رکھنا ہوگا یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔

2525- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2526- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضَى فِي بَيْضِ نَعَامٍ كَسْرَهُ رَجُلٌ صِيَامُ يَوْمٍ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ. وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ صِيَامُ يَوْمٍ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جسے کسی آدمی نے حالت احرام میں توڑ دیا تھا (نبی اکرم ﷺ کا فیصلہ یہ تھا): ایک انڈے کے عوض میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

ابو خالد نامی راوی بیان کرتے ہیں: اگر حالت احرام والا شخص شتر مرغ کے انڈے کو توڑ دے تو وہ ایک دن روزہ رکھے گا۔

2527- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَبَّانَ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَكَمَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ كَسْرَهُ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامُ يَوْمٍ لِكُلِّ بَيْضَةٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ ﷺ نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اس انڈے کو حالت احرام والے ایک شخص نے توڑ دیا تھا وہ فیصلہ یہ تھا): وہ شخص ایک انڈے کے عوض

بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اس انڈے کو حالت احرام والے ایک شخص نے توڑ دیا تھا وہ فیصلہ یہ تھا): وہ شخص ایک انڈے کے عوض

۲۵۲۵- راجع ما قبلہ و قد اختلف على ابن جرير فيه فقيل: عنه هكذا من سند أبي هريرة و قبله عنه بإسناد له عن عائشة: كما في الترمذي.

۲۵۲۶- أخرجه أبو داود في (المراسل) كما في التمهيد (۲۸۲/۱۲) عن يحيى ابن خلف عن أبي عاصم عن ابن جرير عن زيار بن جهم عن أبي الزناد قال: بلغني عن عائشة: به - قال ابن جرير في (التمهيد) (۲۹۸/۲): (وأخرجه أبو داود الدارقطني و البيهقي من رواية ابن جرير عن زيار بن جهم عن أبي الزناد عن رجل عن عائشة - قال أبو داود: قد انشد هذا الحديث ولله بهج - وقال البيهقي: الصحيح أنه عن رجل عن عائشة: قاله أبو داود وغيره - وقال عبد الحق: لا يستند من وجه صحيح و كانهم انشروا إلى ما أخرجه الدارقطني من حديثه أبي الزناد عن عروة عن عائشة) - اهـ -

۲۵۲۷- كذا روي عن ابن جرير لهذا ذكره (عروة) في إسناده و لا بهج: كما سبق في الذي قبله -

میں ایک روزہ رکھے گا۔

2528- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوْهَاسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوَمَّلُ بْنُ

الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ غُرَابٍ - عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَرَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرَمُ ثَمَنُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہ مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص اگر اسے توڑ دیتا ہے تو وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔

2529- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْمٍ أَصَابُوا ضَبْعًا قَالَ عَلَيْهِمْ كَبْشٌ يَتَخَارَجُونَ مِنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک بار کچھ لوگوں نے ایک گاوہ کو قتل کر دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان سب لوگوں پر ایک ذبے کی قربانی لازم ہوگی جسے وہ مل جل کر ادا کریں گے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمار بن ابی عمار، مولیٰ بنی ہاشم، (اور ایک قول کے مطابق): مولیٰ بنی حارث، علم حایض کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ مسلم واصحاب سنن۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۶۳)۔

2530- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنَّ مَوَالِيَ لَابِنِ الزُّبَيْرِ أَحْرَمُوا إِذْ مَرَّتْ بِهِمْ ضُبُعٌ فَخَذَفُوهَا بِعَصِيَّتِهِمْ فَأَصَابُوهَا فَوَقَعَ فِي أَنْفُسِهِمْ فَاتَّوَا ابْنُ عُمَرَ فَلَذَكَّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَيْكُمْ كَبْشٌ قَالُوا عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا كَبْشٌ قَالِ إِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ جَمِيعًا كَبْشٌ. قَالَ اللَّغَوِيُّونَ إِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ أَيْ لَمْ شَدَّ عَلَيْكُمْ دَابٌّ.

☆☆ عمار نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن زبیر کے کچھ غلام حالت احرام میں تھے ایک مرتبہ ایک گاوہ ان کے پاس سے گزری انہوں نے لاشیوں کے ذریعے مار کر اسے قتل کر دیا پھر انہیں اس بارے میں پوچھن ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم پر ایک ذبے کی قربانی لازم ہے۔

۲۵۲۸- أخرجه ابن القطان في كتابه من طريق الدارقطني به: كما في نصاب الراية (۱۳۶/۲) وأخرجه ابن ماجة في المسالك (۱۰۴۱/۲) وأبو عبد الله المصنف في صحيحه (۲۰۸۶) والطبراني في المعجم (۶۳۷) من حديث يزيد بن موهب عن مروان بن معاوية عن علي بن عبد الله عن حبيب بن مسلمة عن أبي هريرة عن النبي (صلى الله عليه وسلم) في ببيض النعام يصيبه المحرم ثمنه. وقال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن أبي هريرة إلا بهذا الإسناد تفرد به مروان بن معاوية وسمي أبي الموزم: يزيد بن مغيان) - أ- وضمف ابن القطان إسناده بعلي و أبي الموزم - وقال أبو حنيفة في (الروايات): (في إسناده: علي بن محمد الموزم: مجبول - وأبو الموزم: اسمه: يزيد بن مغيان: ضعيف) - أ- وراجع: (نصاب الراية) (۱۳۶/۲) -

۲۵۲۹- سبق عن عمر بن الخطاب في روايته عن غير ثابت و حبيب - وقال في (التعليق: (۲۵۰/۱) (۲۵۱) (إسناده صالح: للاحتجاج) - أ-

قربانی لازم ہوگی انہوں نے عرض کی: کیا ہم میں سے ہر شخص پر ذبے کی قربانی لازم ہوگی؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے اوپر زیادتی کر رہے ہو تم سب پر ایک ذبے کی قربانی لازم ہوگی۔

علم لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت کے یہ الفاظ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ سے مراد یہ ہے: اس صورت میں تم اپنے ساتھ زیادتی کرو گے۔

2531- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ حَرَحْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَيَمْنُ قَائِلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ أَخْرَجْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ لَا خَرَجَ إِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِي خَرَجَ وَهَلَكَ . لَمْ يَقُلْ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ إِلَّا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

☆☆☆ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے روانہ ہوا لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کوئی یہ کہہ رہا تھا: یا رسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے یا میں نے ایک رکوع کو مؤخر کر دیا ہے یا ایک رکن کو پہلے کر لیا ہے تو نبی اکرم ﷺ یہی فرما رہے تھے: کوئی حرج نہیں ہے ما سوائے اس شخص کے جو کہ مسلمان کی عزت کو نقصان پہنچائے اور وہ زیادتی کرنے والا ہو یہ شخص حرج کا شکار ہو جائے گا اور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ صرف جریر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسامہ بن شریک ثعلبی۔ یہ صحابی ہیں، تفرد بالروایۃ عنہ زیاد بن علاقہ، علی صحیح۔ اخرجه له اصحاب سنن۔ "التقریب" حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۰)۔

2532- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ . قَالَ أَذْبَحْ وَلَا خَرَجَ . قَالَ الْخَرَجُ ذَبْحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرِمْ وَلَا خَرَجَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کی: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمند والیا ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور شخص بولا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۵۳۱ اخرجه ابو داود في المسالك (۲/۲۸۸) باب: فيمن قدم نية قبل شي . في حجه (۲/۲۸۵) : حدثنا عثمان بن ابي شيبة : ثنا جرير . ۲۵۳۲ اخرجه مسلم في الحج (۲/۹۸۹) باب: من حلق قبل النحر (۱۲۰۶) و الترمذي في الحج (۲/۲۵۸) باب: ما جاء فيمن حلق قبل النحر (۱۱۶) و ابن ماجه في المسالك (۲/۱۱۸) باب: من قدم نسكا قبل نسكه (۲/۲۰۵) و احمد (۲/۱۶۰) من طريق عن سفیان بن عيينة .

خَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِنَى وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ النَّحْرِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ . قَالَ أَنْحَرْ وَلَا خَرَجَ . قَالَ وَجَاءَهُ الْآخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمْيِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا خَرَجَ . قَالَ فَمَا سِيلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ وَلَا آخَرَهُ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُهُ وَلَا خَرَجَ . كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ .

وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ فِي حَدِيثِهِ أَقْضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَلَمْ يَتَابَعْ عَلَيْهِ وَأَرَاهُ وَهَمَ فِيهِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ ﷺ منیٰ میں اپنی اونٹنی پر موجود تھے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا جاتا ہے تو میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوالینا چاہیے اس لیے میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا: یعنی آدمی نے کوئی کام پہلے کر لیا یا بعد میں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہی فرمایا: اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں: ”میں کنکریاں مارنے سے پہلے روانہ ہو گیا۔“

ان الفاظ میں اس راوی کی متابعت نہیں کی گئی اور میرا خیال ہے راوی کو یہ الفاظ نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔

2536- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ مَحْمَدٍ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَقِفٌ عِنْدَ الْجُمُرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ . قَالَ أَرْمِ وَلَا خَرَجَ . ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا خَرَجَ . وَأَتَاهُ الْآخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَقْضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ أَرْمِ وَلَا خَرَجَ . قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسَلُّ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُهُ وَلَا خَرَجَ .

۲۵۳۶ - أخرجه أحمد في المسند (۲/۲۱۰): ثنا رَوْحُ - به - ورواه ابن جرير: حدثني ابن شهاب - به - أخرجه البخاري في الحج (۲/۲) باب: الضحيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۲۷) - ورواه عبد العزيز بن أبي سلمة الماجشون عن الزهري: به - أخرجه الدارمي في الحج (۲/۲) باب: فبين قدم في نسكه نبينا قبل نبي -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، قربانی کے دن ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ جمرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی سرمنڈ والیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے پھر ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی طواف افاضہ کر لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا آپ ﷺ نے یہی فرمایا: تم اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حفصہ میسرۃ، ابوسلمۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۶۳)۔

2537- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ رَجُلٍ خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ أَوْ ذَبَحَ أَوْ نَحَرَ وَأَشْبَاهَ هَذَا فِي التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا خَرَجَ لَا خَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈ والیا یا ذبح کر لیا یا قربانی کر لی یا اسی کی مانند کسی کام کو پہلے کرنے یا بعد میں کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔

2538- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِرَجُلٍ خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا خَرَجَ يَخْلُقُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ الْخَلْقِ وَرَجُلٌ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ أَلْ أَرْمِ وَلَا خَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ النَّحْرِ. قَالَ وَرَجُلٌ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ قَالَ أَخْلُقْ وَلَا خَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الْخَلْقِ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي أَثَرِ

۱- أخرجه البخاري في المعجم (۶۵۲/۲) باب: النحر قبل الخلق (۱۷۲۱-۱۷۲۲) واهم (۲۱۶/۱) والطبراني في الكبير (۱۱۲۵۰) والطحاوي

(السماني) (۱۲۳۶/۲) وابن حبان (۲۸۷۶) والبیهقي (۱۲۳/۵) من طريق عطاء به۔

۲- راجع: صحيح البخاري الموضع السابق في النبي قبله مع شرحه: (فتح الباري)۔

حَدِيثُ عَطَاءٍ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ مَا كُنْتُ أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ كَذًا قَبْلَ كَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ . وَفِي هَذِهِ الثَّلَاثِ الْحَلْقُ قَبْلَ الرَّمِي .

☆ ☆ عطاء اور دیگر راویوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ تین باتیں نقل کی ہیں ایسے شخص کے بارے میں جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈ والیا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے سرمنڈ وانا بھی رمی کا حصہ ہے اور رمی کرنا بھی سرمنڈوانے کی طرح ہے ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو قربانی کرنا کنکریاں مارنے کا حصہ ہے اور کنکریاں مارنا قربانی کرنے کی طرح ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے سرمنڈوانے سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب سرمنڈ وانا کوئی حرج نہیں ہے قربانی کرنا سرمنڈوانے کا حصہ ہے اور سرمنڈ وانا قربانی کرنے کی طرح ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں:

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔“

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”(اس شخص نے عرض کی:) میں یہ سمجھا تھا فلاں کام فلاں سے پہلے ہے (راوی نے یہ الفاظ تین کاموں کے بارے میں نقل کیے ہیں)۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) وہ تین کام ہیں یعنی کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈ والینا۔

2539- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ لَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ . وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ قَالَ كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ كَذًا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَخْبَرَنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ كَذًا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَعْلُ وَلَا حَرَجَ . فَمَا سِئَلَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ إِلَّا قَالَ الْفَعْلُ وَلَا حَرَجَ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ مَا وَجَدْتُ يَخْطُبُ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ حَسَنٌ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے ایک شخص آ

کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: میں یہ سمجھتا تھا فلاں اور فلاں کام فلاں اور فلاں کام سے پہلے ہیں پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سمجھتا تھا فلاں کام ان تین کاموں سے پہلے ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا آپ نے یہی فرمایا اب کر کوئی حرج نہیں ہے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے صرف ابن جریج نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ”نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔“

یہ روایت حسن ہے۔

2540- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مَكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ وَشَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ - قَالَ - فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَدَيْهِ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ سے جس بھی ایسے کام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی شخص نے کسی دوسرے کام سے پہلے کر لیا ہو یا کوئی ایک کام کسی دوسرے سے پہلے کر لیا ہو راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

2541- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسْأَلُ فَيَقُولُ لَا حَرَجَ - فَقَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ - قَالَ لَا حَرَجَ - قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ - قَالَ لَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا جاتا اور آپ ﷺ یہی فرماتے: کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: میں نے قربانی سے پہلے سرمنڈ والیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: میں نے شام کے بعد کنکریاں ماری ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

2542- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُقَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ - قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ

۲۵۴۰- أخرجه ابن ماجه في الساج (۱۰۱۲/۲) باسناد من قدم نسكاً قبل نسك (۲۰۱۹) عن علي بن محمد ثنا مفيان بن عبيد - ۲
۲۵۴۱- أخرجه البخاري في الحج (۶۶۶/۲) باب: إذا رمى بجرما أمسي (۱۷۲۵) و أبو داود في المناسك (۲۱۰/۲) باب: العلوق و التفصير (۱۹۸۲) و النسائي في المناسك (۲۷۲/۵) باب: الرمي بجرم المساء و ابن ماجه في المناسك (۱۰۱۲/۲) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (۲۰۵۰) من طريق عن يزيد بن زريع - ۲
۲۵۴۲- وأخرجه البخاري في الحج (۶۵۱/۲) باب: الذبيح قبل العلوق (۱۷۲۲) عن محمد بن المنصور حدثنا عبد العلوق حدثنا خالد - ۲

قَالَ اَرْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ اِنِّي ذَمْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اَرْمِ وَلَا حَرَجَ .

☆☆ سنن ترمذی میں ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو اگر حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب رمی کرو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حرج نہیں تم اب رمی کرو۔

2543- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

الشَّوْرَيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَبْدُءُ وَاِبْمَا بَدَأَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ . ثُمَّ قَرَأَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

2544- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَدِّبُ أَخْبَرَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2545- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) فَاَبْدُءُ وَاِبْمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ . فَبَدَأَ بِالصَّفَا .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

اکرم ﷺ جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

2546- كذا أخرجه الدارقطني من طريق أبي كريب عن ابن عيينة عن الثوري وأخرجه الترمذي في المعجم (٢١٦/٢) بإسناد ما جاء به
بالصفا قبل المروة (٨٦٢) وفي التفسير (١٩٣/٥) (١٩٤) باب: ومن سورة البقرة (٢٩٦٧) عن ابن أبي عمير: حدثنا سفیان بن عیینة عن
جعفر بن محمد ميانرزدون ذكر الثوري وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) - والعمل على هذا عند أهل العلم أنه يبدأ بالصفا
المروة - فإن بدأ بالمروة قبل الصفا لم يحره - وبدأ بالصفا - (١) -

2547- أخرجه مسلم في المعجم (٢) (٨٨٨) باب: حجة النبي صلى الله عليه وسلم (١٢١٨) وأبو داود في المسالك (١٩٠/٢) باب: صفة
النبي صلى الله عليه وسلم (١٩٠/٥) وابن ماجه في المسالك (١٠٢٢/٢) باب: حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم (٢٠٧٤) من طريق
هشام بن إسماعيل - به - ولفظ مسلم: (أبدأ) ولفظ أبي داود وابن ماجه: (أبدأ) بالجمع - وأخرجه مالك في المعجم (٢٧٢/١) باب: صفة
الصفا في السمي (١٢٦) عن جعفر بن محمد - به - بلفظ: (أبدأ) - ومن طريق مالك أخرجه النسائي في المسالك (٢٤٠/٥) باب: ذكر
والمروة في البيهقي في (المعرفة) (٢١٤/١) باب: تفصيل الوضوء (٧٤٧-٧٤٨) - وأخرجه النسائي في المسالك (٢٤٠/٥) باب: ذكر

والمروة من طريق يحيى بن سعيد عن جعفر - به - بلفظ: (أبدأ) - وأخرجه أحمد (٢٢٠/٢) ثنا يحيى جعفر - به - وراجع شرح
(التمهيد) (١) عن عبد البر (٧٩/٢) (٩٢) -

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

(پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا۔

2546- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْدِءُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ . ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) فَرَفَى عَلَى مَا حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

پھر نبی اکرم ﷺ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف دیکھا۔

2547- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَسِيرٍ هِشَامُ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَلَمْ يَسْتَلِمْ غَيْرَهُمَا مِنَ الْأَرْكَانِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے حجر اسود کو رکنِ یمانی کا استلام کیا آپ ﷺ نے ان دونوں کے علاوہ کسی رکن کا استلام نہیں کیا۔

2548- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا أَنَّ اللَّهَ بْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ مُشْكَانَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اللَّاحِي أَدْرَكَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْنَا دَخَلَا دَارَ ابْنِ أَبِي

۱- اضرجه مسلم في الحج (۹۲۸/۲) باب: استحباب استلام الركنين اليمانيين (۱۲۶۷-۱۲۶۸) و ابو داود في المسالك (۱۸۲/۴) باب: استلام الركنين (۱۸۷۶) و النسائي في المسالك (۲۳۲/۵) باب: استلام الركنين في كل طواف و ابن خزيمة في الحج (۲۱۶/۴) باب: استلام المعبر و الركن اليماني (۲۷۲۲) و الطحاوي في (اليماني) (۱۸۲/۴) من طريق عن نافع بن - و اضرجه الرقعي عن سالم عن ابيه - اضرجه البخاري في الحج (۱۶۰۹) باب: من لم يستلم الا الركنين اليمانيين و مسلم في الحج (۹۴۸/۲) باب: استحباب استلام الركنين (۱۲۶۷) و ابو داود في المسالك (۱۸۲/۲) باب: استلام الركنان (۱۸۷۶) و النسائي في المسالك (۲۳۲/۵) باب: مسح الركنين اليمانيين و ابن ماجه في المسالك (۹۸۲/۲) باب: استلام المعبر (۲۹۴۶) و الطحاوي في اليماني (۱۸۲/۴) و البيهقي في الكبرى (۱۷۶/۵) ابن خزيمة (۲۷۲۵) و ابن حبان (۲۸۲۷) و احمد (۱۳۱۰۸۹/۲) -

۲- ذكره الزيلعي في (تكملة الراية) (۵۶/۲) وقال: (قال صاحب التنقيح: انما هو صحيح و معروف بن مشكان باي كفه الركنين و لا نستعمل من تكلم فيه و منصور لعناتة مخرج له في الصحاحين - انتهى) - و له نافع من حديث ابن عباس مرثوما - اضرجه البيهقي في الوسط (۵۰۳۳) وقال: (لم يروه عن الفضل بن صدقة الا معاوية بن عمرو) - و قال البيهقي في (المجمع) (۲/ ۲۵۱) - اضرجه الطبراني في الكبير وفيه الفضل بن صدقة و هو منروك -

حُسَيْنٍ فَأُطْلِعْنَا مِنْ بَابٍ مُقَطَّعٍ فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَشْتَدُّ فِي الْمَسْعَى حَتَّى إِذَا بَلَغَ رُؤُسَ بَنِي فَلَانٍ مَوْضِعًا قَدْ سَمَّاهُ مِنَ الْمَسْعَى اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْعَوْا فَإِنَّ السَّعْيَ قَدْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ☆☆ منصور بن عبد الرحمن اپنی والدہ صفیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے یہ بات بتائی ہے جنہیں نبی اکرم ﷺ کا زمانہ نصیب ہوا انہوں نے بتایا: ہم لوگ! ابن ابی حصین کے گھر میں داخل ہوئے ہم نے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ پر دوڑ رہے ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ زقاق بنو فلاں تک پہنچے یہ ایک جگہ ہے جس کا نام سعی کرنے کی جگہ میں لیا جاتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! سعی کرو کیونکہ سعی کرنا تم پر لازم قرار دیا گیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ معروف بن مشکان مکی، ابولید، مقرر مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”اتقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۸۴۳)۔

2549- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ الْحَجَبِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ أَبِي بَجْرَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ انْتَهَى إِلَى الْمَسْعَى قَالَ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ . فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى حَتَّى بَدَتْ رُكْبَتَا مِنْ الْكَشَافِ إِزَارِهِ.

☆☆ حضرت بڑہ بنت ابوجہات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ کے آخری حصے کی طرف پہنچے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لازم قرار دی ہے (وہ خاتون بیان کرتی ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے تہبند کے بٹنے کی سہ آپ ﷺ کی پنڈلیاں نظر آ رہی تھیں۔

2550- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُعَاذُ هَانِئٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي بَجْرَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقُولُ اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ .

2549- أخرجه الواقدي في (كتاب المغازي) - كما في نصب الراية (۵۷/۲) - ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۹۸/۵) - والواقدي مشهور - 2550- أخرجه النسائي في المعجم (۲۵۱/۱) - الباب السادس: فيما يلزم الحاج بعد دخول مكة (۹۰۷) - والحاكم في معرفة الصحابة (۷۰/۱) - والبيهقي في المعجم (۹۸/۵) - أبو نعيم في الحلية (۵۹/۶) - ابن عسري في الكامل (۲۳۶/۵) - بنحوه (۸۰/۸) - أحمد (۱۲۱/۶) - من طريق عبد الله بن المؤمل - به - قال ابن عسري: (وهذا يرويه عبد الله بن المؤمل - به - يعرف - ولابن المؤمل هذا في ذكره من الحديث - وعامة ما يرويه الضعيف عليه بون) - الله - عبد الله بن المؤمل ضعفه أحمد - وابن معين والنسائي وغيرهم اضطرب في هذا الحديث اضطراباً كثيراً - راجع: نصب الراية (۵۷-۵۵/۲) -

★★ سیدہ حبیبہ بنت ابوجہرات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2551- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِنْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ نِي لَأَرَى رُكْبَتَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ.

★★ صفیہ نامی خاتون ابوجہرات کی صاحبزادی کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں آل ابو حنین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا آپ کے تیز دوڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ کا تہبند ادھر ادھر ہل رہا تھا یہاں تک کہ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں کو دیکھ لیا میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2552- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ بِنْتِ أَبِي تَجْرَةَ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي تَمِيمٍ الدَّارِ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

★★ صفیہ بنت شیبہ بنو عبددار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو ابوجہرات کی صاحبزادی ہیں ان کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتی ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں آل ابو حنین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (اس کے بعد اس خاتون نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2553- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ شَامَ بْنَ حَسَّانٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ كُنْتُ فِي خُوحَةٍ لِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَأَيْتُهُ إِذَا أَتَى عَلَى بَطْنِ الْوَادِي سَعَى.

★★ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: میں اپنی کھڑکی میں کھڑی ہوئی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان دیکھا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ شیب میں تشریف لائے تو دوڑ پڑے۔

۲۵۵۳- كنا اخرجه موسى بن عبيدة وهو الرخبي وهو ضعيف ونقدم الكلام عليه-

2554- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا مُوَمَّلُ بْنُ إِيَّاهِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْجَارِيُّ عَنْ

الْعَرِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَصْلَحِ يُعْمَرُ الْمَوْسَى عَلَى رَأْسِهِ.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا منجے شخص کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کے سر پر استراچھ جائے گا۔

جائے گا۔

2555- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْأَصْلَحِ يُعْمَرُ

الْمَوْسَى عَلَى رَأْسِهِ. قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ وَجَدْتُ فِي كِتَابٍ رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَمَرَّةً لَمْ يَرْفَعَهُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے منجے شخص کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: اس کے سر

استراچھ جائے گا۔

عبدالکریم نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: میری تحریر میں یہ بات موجود ہے ایک مرتبہ راوی نے اسے مرفوع حدیث

کے طور پر نقل کیا ہے اور ایک مرتبہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2556- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا الصَّاعِنِيُّ وَأَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ الْحَفَرِيُّ وَابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر منقول

ہے۔

2557- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ

الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهْلًا بِالْعُمْرَةِ

فَلَمَّا آتَى الْجُحْفَةَ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَدْخَلْتُ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافٌ

وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے عمرے کا احرام باندھا جب

ذوالحلیفہ پہنچے تو بولے: ان دونوں کا معاملہ ایک سا ہے میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو

۲۵۵۶ فی اسنادہ یحیی الجاری و عبد العزیز و هو المدائنی و الجاری ضعیف و كذلك المدائنی متکلم فیہ و حدیثہ عن عبید

صکر کہا قال النائی -

۲۵۵۵ فی اسنادہ عبد اللہ بن عمر و هو العمري الكبير و هو ضعیف و هو اب و قفہ علی ابن عمر کہا فی الروایة الباصیة و الروایة

الاثیة -

۲۵۵۷ اصرحه البخاری فی الحج (۶۸۲/۳) بابہ من اشترى لعمرة من الطريق و قلدها (۱۷۸) و ابن خزيمة فی الحج (۲۹۵/۶) بابہ من

طواف القارن بين الحج و العمرة عند مقدمة مكة - (۲۷۶) من طريق موسى بن عقبة - -

امل کر لیا، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ سعی و
پھر فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2558- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا

بُذَّ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَاءَ طَوَافٍ وَاحِدَةٍ وَسَعْيٍ وَاحِدَةٍ وَلَا يَحِلُّ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَتَّى يَحِلَّ
مِنْهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک ساتھ حج اور
مرے کا احرام باندھتا ہے اس کے لیے ایک مرتبہ طواف کرنا اور ایک مرتبہ سعی کرنا کافی ہوگا اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک
کی وجہ سے حلال نہیں ہو جائے گا بلکہ ان دونوں سے ایک ہی مرتبہ حلال ہوگا۔

2559- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللَّوْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ
أَهْلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَاءَ طَوَافٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جو
شخص حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھے اس کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کرنا کافی ہوگا پھر اس کے بعد وہ اس وقت تک
احرام نہیں کھولے گا جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کر لیتا پھر وہ ان دونوں کا احرام ایک ساتھ کھولے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن یونس بن وائل - بموحدة - تمیمی، نبھشی ابوقاسم کوفی، اللؤلؤی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار
دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۳۶۱)۔

2560- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

أَفْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَسَعْيٍ

۲۵۵۸- أخرجه الترمذي في المعجم (۲۸۸/۲) باب: ما جاء ان القلندر بطواف طوافاً واحداً (۹۱۸): حدثنا خلاد بن أسلم البغدادي - به - ونا
الترمذي: (حديث حسن صحيح غير مبني) وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر - ولم يرفعه - وهو أصح - (أه - قلت: وأخرجه ابن
الكلبة في المناقب (۹۹۱/۲) باب: طواف القلندر (۲۹۷۵) والطحاوي في المعاني (۱۹۷/۲) والمذقعي (۱۱۲/۲) وأحمد (۶۷/۲) والبيهقي
(۱۰۷/۵) وابن حبان (۲۹۱۵) كلهم من طرق عن عبد العزيز المروزي - به - وصحح وقفه الطحاوي في المعاني فقال: (هذا الحديث
خطأ: أخطأ فيه المروزي: فرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم) وإنما أصله عن ابن عمر عن نفسه: فكنا رواد الحفاظ: ولهم مع هذا
لا يمتنعون بالمروزي عن عبيد الله أصلاً - (أه - وقال ابن عبد البر في (المستدرک) في المعجم (۲۵۶/۱۲) باب: دخول العائض مكة
(۱۸۷۶ - ۱۸۷۶): (لم يرفعه أحمد عن عبيد الله غير المروزي عن عبد الله - كذا - ولعلها عبيد الله - وغيره أوقفه على ابن عمر - و
كذلك أخرجه مالك عن نافع عن ابن عمر موقوفاً) - (أه - ورواه ابن نمير عن أبيه عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر موقوفاً أيضاً -
أخرجه مسلم في المعجم (۹۰۴) باب: بيان جواز التحلل بالأحضان وجواز التحلل بالأحضان وجواز القرآن (۱۲۲۰) -

لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ نافع: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حج اور عمرہ کے ساتھ کیا تھا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2561- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ . وَآخَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ الصَّرِفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِقِرَائِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمْ يُحِلَّهُ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حج قرآن کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا اور ان کو کرنے کے بعد آپ ﷺ نے احرام کھولا نہیں تھا۔

2562- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ

شَرِيكِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا لِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ حِينَ قَرَنَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج قرآن کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوئے انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر یہ بات بیان کی: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بات یاد ہے جب آپ ﷺ نے حج قرآن کیا تھا تو آپ نے اسی طرح کیا تھا۔

2563- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ وَقَالَ سَبِيلُهُمَا وَاحِدٌ قَالَ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ . وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ . لَمْ يَرَوْهُ عَنِ الْحَكَمِ غَيْرُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج اور عمرہ ایک ساتھ کرتے تھے تو فرماتے تھے: ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے دونوں کے لیے دو طواف کیے اور ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس روایت کو حکم نامی راوی کے حوالے سے صرف حسن بن عمارہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۵۶۱- فی اسنادہ یحییٰ بن الیمان، وقد ضعف ابن معین وغیره۔ وقال ابن عدی: اول بن یمان عننا لا عمن غیر هذا، وعاصم بن محضرة، ولا بن یمان عن الثوري غیر ما ذكرت، وعامة ما يرويه غیر محفوظ، وابن یمن فی نفسه لا ينعى الكذب الا انه يخطئ يشبه عليه). راجع: تهذيب التوسيع (۲/۶۶-۲/۵۸۹) والکامل لابن عدی (۹/۹۱-۹/۹۵- بتعقينا)۔ لكن جاء العدی موقوفاً من وجه کمال یجوز۔

۲۵۶۲- فی اسنادہ شریک، وهو النخعي سوي، الحفظ، لكن له متابعات بهفت قريباً۔

۲۵۶۳- الحسن بن عماره متروک؛ كما قال المصنف، وقد تقدم فی الذي قبله من طريق نافع عن ابن عمر۔

2564- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ أَمْلَاءَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّرْفِيُّ الْبَاكْسَانِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ إِشْكَابٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ حَارِثٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالُوا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّرْفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَامِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَشِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَطْفُ هُوَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک مرتبہ چکر لگایا تھا (یعنی سعی کی تھی) یہ ان کے عمرہ ورج (دونوں کی طرف سے) تھی۔

2565- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ هَانِيٍّ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَسَلْمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَكَيْتُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَلَى طَارِسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا حُجَّاجًا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْلَلْنَا لَمَّا طَفْنَا وَمَا طَفْنَا لِعُمْرَتِنَا وَحَجَّتِنَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. لَفْظُ أَبِي كُرَيْبٍ. ☆☆☆ طَاوُس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے حج تمتع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے آئے تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ہم نے طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا، ہم نے اپنے عمرہ اور حج کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ابوکریب نامی راوی کے ہیں۔

2566- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ

۲۵۶۴- لیست بن ابی سلیم اختلط، ولم یتمیز حدیثہ: فترك كما قال ابن حجر، وقد انكر عليه جمعه بين عطاء و طاووس و معاوية كما لم يخال لنا - وقد سبق تخریج حدیث بن عمر و ہانی تخریج مدایہ جابر و ابن عباس عقبہ - و الحدیث الذی لنا امرہ ابن ماجہ فی السننک (۹۹۰/۲) باب: طواف القارن (۲۹۷۲) من حدیث یحیی بن یعلی - باسناده - و اعلم البوصیری فی الروائد ملین بن ابی سلیم (والمو ضعیف و مدلس) - ۵۱ -

۲۵۶۵- أخرجه النسائي في الحج (۲۲۷/۵) باب: طواف القارن عن يعقوب بن ابراهيم عن عبد الرحمن بن موري: اخبرني هاني بن ارب عن طووس عن جابر بن عبد الله: (ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف طوافاً واحداً) - و أخرجه ابن جرير: اخبرني ابو الزبير انه حج جابرًا - بنحوه - أخرجه مسلم في الحج (۸۸۲/۲) باب: بيان وجوه الاحرام (۱۲۱۵) و ابو داود في السننک (۱۸۶/۲) باب: طواف القارن (۱۸۹۵) و النسائي في السننک (۲۶۶/۵) باب: طواف القارن و التمتع بين الصفا و المروة و الطحاوي (۲۰۶/۲) و ابن حبان (۲۸۱۹) و البيهقي في الكبرى (۱۰۶/۵) - و أخرجه اثنتان بن سوار الكندي عن ابی الزبير - ۵۰ - أخرجه ابن ماجه في السننک (۹۹۰/۲) باب: طواف القارن (۲۹۷۲) -

۲۵۶۶- فی اسنادہ الربیع بن صبیح و قد ضعفه ابن معین و غیرہ و کان یحیی بن سعید لا یحدث عنه - راجع (سریب الشریب) (۲۱۷/۲) -

الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ لَهَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک مرتبہ سعی کی تھی یعنی حج اور عمرے کے لیے۔

2567- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ يَغْنِي لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ایک سے زیادہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرہ دونوں کے لیے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ رباح بن ابی معروف بن ابی سارۃ مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہام یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۸۵)۔

2568- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَطْفُ لَهَمَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

2569- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ایک سے زیادہ مرتبہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرے دونوں کے لیے ایک ہی طواف کر لیا کرتے تھے)۔

2570- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكِ عَنْ الْحَجَّاجِ

۲۵۶۷- فی اسنادہ رباح بن ابی معروف المکی - قال الذہبی فی المیزان (۵۹/۲): (ضعفه ابن معین و النسائی و قال مرة: ليس بالقوي - و

ابن زريق و ابو حاتم صالح - و قال ابن عدي: لم اجد له حديثاً منكراً) - و لخص المافظ حاله في التقریب (۱۸۸۵) فقال: (صحيح

او لم اعم) - قلت: اخرج له مسلم في صحيحه و النسائی و البخاری في الادب المفرد و قد تابعه غيره على هذا الحديث -

۲۵۶۸- السماري: هو عبد الرحمن بن محمد - و نفع الذہبی فی المیزان (۲۱۲/۵ - ۲۱۳) - و قال المافظ فی التقریب (۱۸۸۵) (لله بأسر

و كان بدلس قاله احمد) - و قلت: و ابن جریر أيضاً و ان كان ثقة الا انه مشهور بالتدليس و كذا في بعض النسخ -

۲۵۶۹- فی اسنادہ الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف كما سبق -

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج قرآن کیا تو آپ نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا آپ نے بھی اور آپ کے اصحاب نے بھی۔

ابن مبشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تو آپ ﷺ نے ایک مرتبہ طواف کیا اور ایک ہی کی (آپ ﷺ کے اصحاب نے بھی ایسا ہی کیا)۔

2571- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا۔

2572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ سِنِّ الْمُنْثَى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِهِ وَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَأَحَلَّ أَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج قرآن کیا لیکن آپ کے بعض اصحاب نے نہیں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ طواف کیا لیکن آپ ﷺ کے اصحاب نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا۔

2573- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْبُقَالُ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تَقَبَّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبَشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى بَرًّا.

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو اس شخص کی طرف سے اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور ان دونوں (یعنی والدین) کی ارواح کو آسمان میں یہ خوشخبری دی جائے گی اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ”نیک“ لکھا جائے گا۔

2574- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا صَلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

2574- فی اسنادہ العماد بن اوطاة ايضا - وانظر السابق -

2574- اسنادہ ضعیف ایضاً: محمد بن عبید اللہ: (لمو المرزبي متروك): كما قال العافظ في التقریب (۱۸۷/۲) وقد تقدم قبل ذلك بيان

2574- فی اسنادہ ابن البیان: و لمو يحيى و المنثى بن الصباح و اما ضعيفان -

2574- ابو سعد البقالي: لمو سعيد بن المرزبان العبيسي تركه عمرو بن علي و الدارقطني و غيرهما - وقال البخاري: مكر الحديث - وقال

النسائي: ضعيف و قال مرة: ليس بشيء - و ضعفه ابن عيينة وغيره - ينظر: التوسيع التوسيع (۷۹/۱-۸۰) -

ابن خریج عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) من حج عن أبيه أو قضى عنهما مغرمًا بعث يوم القيامة مع الأبرار.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے باپ کی طرف سے حج کرے گا یا ان کی طرف سے فرض ادا کرے گا تو اسے قیامت کے دن نیک لوگوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2575 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم) رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ فَأَحْجُ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دِينًا عَلَيْهِ أَقْضَيْتُهُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَحْجُجْ عَنْ أَبِيكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد فوت ہو چکے ہیں ان پر حج کرنا فرض تھا کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو۔

...—...—...—...

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا حکم

کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کیا اختلاف پایا جاتا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: صحیح روایت کے مطابق ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے جو شخص اپنی طرف سے کسی دوسرے کو حج کروادیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا اور یہ چیز اس کے لیے نفل ہوگی اگر وہ بیمار ہو اور اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو اس کی طرف سے فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ وصیت کرتا ہے اس کی طرف سے کوئی حج کرے تو اس کے تہائی مال میں سے وہ حج کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے نفل حج کرتا

2574 - أخرجه الطبراني في الأوسط (780) عن محمود بن محمد - وابن عمري في (المعجم) (137/5) - بتحقيقنا عن ابن مسعود - كذا في نسخة محمد بن حرب النخاسي - به - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ابن جبريل إلا صلة بن سفيان - فخر به: محمد بن حرب) - (1) - وذكره ابن عمري مع أحاديث أخرى ثم قال: (وقد روي هذا الحديث لعدة أفراد لا يحدت بها غيره) - (2) - وأخرجه أيضاً ابن عباس في المجردين (276/1) عن طريق محمد بن حرب - به -

2575 - أخرجه الطبراني في الكبير (11222) (118/9) عن طريق عطاء - به - وشريك و ابن أبي ليلى ضعيفان لكن أخرجه النخاسي في مناقب الحج (116/5) باب: الحج عن الميت الذي لم يحج عن موسى بن سلمة و (118/5) باب: تنبيه فقهاء الحج بفضاء الدين عن عكرمة الطبراني (11200) عن عمرو بن دينار و ابن عباس (11222) عن محمد بن جبير - جميعاً عن ابن عباس - به - وأخرجه محمد بن جبير عن ابن عباس قال: جاءت امرأة من جويئة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله! إن أبي نذرني أن يسألني أن أحج عنه قال: أبيت لو كان عليه دين أكنيت فاضيته دين الله أصح بالوفاء - (3) - أخرجه البخاري في الأدب المفرد (581/11) باب: من مات وعليه نذر (11222) و البيهقي (220/1) باب: الحج عن الميت -

ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ یہ کہتے ہیں: مرحوم شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ سفیان ثوری نے بھی ہمارے مشائخ کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس نے وصیت نہ بھی کی ہو ایسا کرنا جائز ہو گا۔

حسن بن صالح کہتے ہیں: کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جاسکتا البتہ میت کی طرف سے کیا جاسکتا ہے جس نے کبھی حج نہ کیا ہو اور اس پر حج کرنا فرض ہو یا پھر جس شخص پر حج کرنا لازم ہو چکا ہو اور وہ میت کی مانند ہو (یعنی معذور ہو چکا ہو) اور اس کے بارے میں یہ امید نہ کی جاسکتی ہو کہ وہ کبھی مکہ پہنچنے کے قابل ہوگا (تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا)۔ لیث بن سعد کہتے ہیں: میت کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے اور عاجز شخص کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بھی زندہ شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جاسکتا۔ وہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص فوت ہو چکا ہو تو ضروری طور پر اسے جائز قرار دیا جائے گا اگر اس کے ورثاء یہ ارادہ کرتے ہیں اس کی طرف سے حج کر لیں تو وہ اگر نفلی طور پر اس کی طرف کچھ صدقہ کر دیتے ہیں یا کوئی غلام آزاد کر دیتے ہیں یا قربانی کا جانور بھیج دیتے ہیں تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرحوم نے یہ وصیت کی ہو کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے تو وہ وصیت نافذ ہوگی اور اس کی طرف سے حج کیا جائے گا اور اس کی طرف سے وہ شخص حج کرے گا جو پہلے حج کر چکا ہو۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خنعم قبیلے کی ایک جوان عورت آئی اس نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرض ان پر لازم ہو چکا ہے اگر میں ان کی طرف سے حج کر لیتی ہوں تو کیا یہ جائز ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (جوان کے پیچھے سواری پر سوار تھا) ان کی گردن کو موڑ دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے اپنے چچا زاد کی گردن کو موڑ دیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کو دیکھا میں ان دونوں کے حوالے سے شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھے۔ خنعم قبیلے کی ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے حج کے حوالے سے اپنے بندوں پر جو چیز فرض کی ہے وہ میرے بوڑھے والد پر بھی لازم ہوگئی ہے جو سواری

پر بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔

نعمان بن سالم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورزین عقیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ ہو چکے ہیں وہ حج یا عمرے کے لیے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

منصور نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خشم قبیلے کا ایک فرد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد مسلمان ہو گئے ہیں وہ عمر رسیدہ آدمی ہیں جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتے حج ان پر فرض ہو چکا ہے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ان کی سب سے بڑی اولاد ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے کچھ قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے اسے ادا کر دیتے تو کیا یہ جائز ہوتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ تمام آثار جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں یہ اس بارے میں ہیں عاجز شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

اعمش نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتے؟ تو اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے) تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جہینہ قبیلے کی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی لیکن حج کرنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر لیتی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کر لو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے قرض کو ادا کرو جو تم پر لازم ہے کیونکہ وہ پورا کیے جانے کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ان دو روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے مرحوم کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ نہیں دریافت کیا تھا: کیا اس نے وصیت کی تھی یا نہیں کی تھی؟ لہذا اس حوالے سے یہ دونوں روایات

ایک سی حیثیت رکھتی ہیں۔

2576- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو الْبَصْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلٌ عَشْرٍ حَجَجَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے باپ اور ماں کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس نے ان کی طرف سے حج کا فرض ادا کر دیا اور اس شخص کو دس مرتبہ حج کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

2577- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ شاذَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرِ

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ هَلْكَ أَبِي وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَيْتَقَبَّلَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَحُجَّجْ عَنْهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میرے والد انتقال کر چکے ہیں انہوں نے حج نہیں کیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے تو کیا وہ قبول ہو جاتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔

2578- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ

عَلَيْهِ سَلَّمَ عَنْ أَبِي رَجَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْحَجِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَحُجَّجْ عَنْهُ إِلَّا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَنَّ ذَلِكَ يَجُوزُ عَنْهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے حج کر لو کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر ان کے ذمے قرض ہوتا اور تم اسے ان کی طرف سے ادا کرتے تو یہ ادا ہو جاتا اس نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس

تفہم اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی 2 ص 92

۲۵۷۶- أخرجه الطبراني في (الموطأ) (۱۰۰) مطروح فضيل بن عياض- نا بلو معيد- مولی بنی ہاشم- نا عباد بن راند- به-
۲۵۷۷- أخرجه الطبراني: (لم يروه عن ثابت الاربعة) (۱۰۰) وقال السويمي في (المجمع) (۲۸۲/۳): (أخرجه البزار والطبراني في (الموطأ) والكبير) (۱۰۰) قلت: وعباد بن راند ضعفه ابن معين والبغاري وغيرهما- وقال احمد: ثقة شيخ حموي صالح-
۲۵۷۸- أخرجه الطبراني في (الموطأ) (۱۱۴۳۲) (۱۱۴۰۹) من طريق عطاء... به- وفرد من طريق أخرى عن ابن عباس: سبق تخريجها قريباً-

بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا قرض ادا کیا جائے)۔

2579- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ

مَرْوَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا طَافَ لِحَاجَتِهِ وَعُمْرَتِهِ حِينَ قَرَنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعْيًا وَاحِدًا. قَالَ رَأَيْتُنَا سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَاوِسٍ وَمُجَاهِدٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب حج قرآن کیا تھا یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے تو آپ ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2580- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

هَارُونُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ وَنَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا طَافَ لِحَاجَتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى بَيْنَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا فَلَمْ يَسْعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الصَّدْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی پھر آپ ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے طواف صدر کے بعد سعی نہیں کی۔

2581- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

أَبَانَ الْوَرَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو ملا دیا تھا (یعنی حج قرآن کیا تھا) تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2582- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَأَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَأَبِي

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۵۷۹- ذكره الذهبي في التلخيص (۲/۲۹۲) في ترجمة سليمان بن أبي رهم - ونقل عنه قول ابن القطان: سليمان له بصرى وقد تكرر هذا من طرق عن نافع قريبا -

۲۵۸۲- نسخة دارقطني - قال المنذلي (۲/۱۰۹) (قال ابن الجوزي) في علي بن عاصم ضعيف - قال في التلخيص: «فكنا وجملة من يسمون بـعاصم بن علي - والله اعلم -»

قَالَ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي أَنَّتَ يَا حُصَيْنُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ طَافُوا لِحَجَّتِهِمْ وَعُمْرَتِهِمْ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ عبد اللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2583- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا بِالنِّبْتِ طَوَافًا وَاحِدًا وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبد حمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم انصاری، ابومعاذ مدنی، نزہل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہذا غلطی، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۶۰)۔

2584- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2585- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا آپ ﷺ نے اس کے بعد مزید کوئی طواف نہیں کیا۔

2586- قَالَ الزَّيْلَعِيُّ (۱۰۹/۲): (قَالَ ابْنُ الْجَوْنِيِّ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى: هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ ضَعِيفٌ - قَالَ فِي (التَّنْقِيحِ): وَهُوَ ضَعِيفٌ مَعَهُ) -

2587- قَالَ الزَّيْلَعِيُّ (۱۰۸/۱-۱۰۹): (قَالَ فِي (التَّنْقِيحِ): اسنادہ صحیح: قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدُوقٌ: رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ - وَنُصَرِّفُ: وَتَفَقَّهَ ابْنُ مَعِينٍ فِيهِ - وَهُوَ شَيْخٌ وَدَّادٌ: مَنْ تَبَوَّعَ مُسْلِمٌ لَتَبَّوْا -

2588- الْحَجَّاجِ ضَعِيفٌ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ عَمِيَ: فَالْإِسْنَادُ ضَعِيفٌ -

2586- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ
 وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

تھا۔

2587- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
 عُمَارَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ مَا طَافَ لَهْمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا فَهَاتُوا مَنْ هَذَا الَّذِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ
 لَهْمَا طَوَافَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے صرف

ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

اس شخص کو لے کر آؤ جو یہ بیان کرتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا۔

2588- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَآخِرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
 بْنُ عَامِرٍ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَكْفِيكَ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَهْمَا جَمِيعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم ان
 دونوں کے لیے 'غرب کے بعد ایک مرتبہ طواف کرلو۔

2589- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ
 بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2590- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّهَوِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ
 حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

2587- محمد بن عبد الله: ان كان هو المراد مني: فنسرك العيب.

2588- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2589- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2590- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2591- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2592- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2593- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2594- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2595- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2596- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

2597- في إسناده الحسن بن عمار: وهو منزه عن العيب: و تقدم مراراً.

لَا نِشَةَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا إِنَّ طَوَافِكَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَأَفِيكَ
حَجَّكَ وَعُمْرَتِكَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان
طواف کر لینا تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہے۔

2591- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَحْيٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَاضَتْ عَائِشَةُ بِسَرَفٍ
كُهِرَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ طَوَافِكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يُجْزِئُ عَنْكَ
حَجَّكَ وَعُمْرَتِكَ طَوَافًا وَاحِدًا . لَفْظُ أَبِي نُعَيْمٍ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہؓ کو ”سرف“ کے مقام پر حیض آ گیا وہ عرفہ کے دن اس سے پاک ہوئیں
و نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے لیے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی
ہوگا۔

روایت کے الفاظ ابو نعیم نامی راوی کے ہیں۔

2592- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ س
الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُوَيْجٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا يَغْنِيُ لِعَائِشَةَ يَكْفِيكَ
طَوَافُكَ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ . وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ
لِعَائِشَةَ يَكْفِيكَ طَوَافُكَ الْأَوَّلُ لِحَجَّكَ وَعُمْرَتِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہؓ سے یہ فرمایا: تمہارے لیے
صفا اور مروہ کے درمیان پہلا طواف حج اور عمرے کے لیے کافی ہوگا۔

ابن مخلد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہؓ سے یہ فرمایا تھا: تمہارا پہلا طواف تمہارے
حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

2593- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

2594- مسلم بن خالد: وهو الزنجي، وهو ضعيف، خاصة في روايته عن ابن جريج، وهذا منسبها - وقال ابن المديني: منكر الحديث - وقال
البخاري: مسلم بن خالد عن ابن جريج ومنسبها عن عمرو بن دينار منكر الحديث ليس بشيء - راجع: تهذيب التهذيب (١٢٨/١٠) والكمال للشمس
الدمي (١١-٦/٨) -

2595- أخرجه مسلم في الحج (٨٨٠/٢) باب: بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز لأفراد الحج والتمتع والقران - (١٣٢/١٣٣) من طريق
محمد بن العباب: حدثني إبراهيم بن نافع - به - وأخرجه مسلم أيضاً قبل هذه الرواية مباشرة من طريق طاووس عن عائشة - مسود -
2596- أخرجه مسلم في الحج (٨٧٩/٢) باب: بيان وجوه الإحرام - (١٣١/١٣٢) من طريق ولعيب: حدثنا عبد الله بن طاووس عن أبيه
عن عائشة - به -

أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعَيْنَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ. حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى رَدِيءُ الْحِفْظِ كَثِيرُ الْوَهْمِ.

☆☆ عبد الرحمن بن ابویلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تو ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ طواف کیا لیکن ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حفص بن ابوداؤد نامی راوی ضعیف ہے جبکہ عبد الرحمن بن ابویلی نامی راوی کا حافظہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کا وہم بہت زیادہ ہوتا ہے۔

2594 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعَيْنَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ. الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ☆☆ عبد الرحمن بن ابویلی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حسن بن عمارہ نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

2595 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُخَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعَيْنَيْنِ. عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ مُبَارَكٌ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

عیسیٰ بن عبد اللہ نامی راوی کو مبارک کہا جاتا ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

2596 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَنْ

۲۵۹۲ - فی اسناد حفص بن ابی داؤد: هو حفص بن سلیمان القاری - قال العاقلا فی الترمذی (۱۱۱۱) - متروک الحدیث مع امامہ الفراء (۱) - الہ -

۲۵۹۳ - ضعف: فی اسناد الحسن بن عمارہ متروک - تفرع ترجمتہ غیر مرہ -

۲۵۹۴ - اسناد ضعیف جدا: عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد: قال المصنف: متروک وقال ابن مہبان فی المجروحین (۱۲۱/۲) (۱۲۲۰): (یہ)

عن ابیہ عن آبائہ انباء موضوعۃ لا یحل اللہ منہا جہ: کأنه کان یسوم و یخطی - حتی کان یجی: بالانباء الموضوعۃ عن اسلافہ: فہو

اللامنہاج بہا برورہ الہا و صفت (۱) - الہ - و الحدیث احمدہ النسانی فی تخریج الاحادیث الضعاف من الدارقطنی - رقم (۵۹۰) -

مُزْنِرُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمْرَتِهِ وَحَاجَّتِهِ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعَيْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأَبْنُ مَسْعُودٍ. أَبُو بَرْدَةَ هَذَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ مَتْرُوكٌ وَمَنْ دُونَهُ فِي الْإِسْنَادِ كُلُّهُمْ ضَعْفَاءُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے عمرے اور حج کے لیے دو مرتبہ طواف کیا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔
ابو بردہ نامی راوی عمرو بن یزید ہے اور یہ شخص بھی ضعیف ہے اس کے علاوہ بھی اس سند میں ضعیف راوی موجود ہیں۔
2597- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُبَّةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافَيْنِ سَعَى سَعَيْنَيْنِ. قَالَ لَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى غَيْرَهُ فِي هَذِهِ الرَّوَايَةِ نُحَرِّجُهُ عَنْهُ إِنْ سَاءَ اللَّهُ. فَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ يُقَالُ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الْأَزْدِيَّ حَدَّثَ بِهَذَا مِنْ حِفْظِهِ فَوَهِمَ فِي مَتْنِهِ الصَّوَابَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الطَّوَافِ إِلَّا السَّغْيَ وَقَدْ حَدَّثَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ عَلَى الصَّوَابِ مِرَارًا وَيُقَالُ إِنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذِكْرِ الطَّوَافِ وَالسَّغْيِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔
اس روایت کو نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: درست روایت یہ ہے اس روایت میں صرف یہ الفاظ منقول ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا اس روایت میں طواف اور سعی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔
محمد بن یحییٰ نامی راوی نے اس درست روایت کو کئی مرتبہ نقل کیا ہے اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے انہوں نے طواف اور سعی کا ذکر کرنے سے رجوع کر لیا تھا اور درست روایت بیان کرنا شروع کر دی تھی۔

2598- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

2599- فيه عمرو بن يزيد أبو بردة مترك: كما في التخریب (۸۱/۲) و عبد العزيز بن ابان مترك و كنية ابن معبد - انظر التخریب

(۵۸۱/۲) - و جعفر بن محمد بن مروان: نقل الذهبي في الميزان (۱۷۷/۲) عن المدارقطني قال: لا يفتح بصيرته -

2600- تخریب المدارقطني و هو نادر بين المدارقطني ذلك هنا -

2601- هنا هو المحفوظ وراجع النسخ قبله -

عَبَادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2599-

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ أَوْ مَنْصُورٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَضْرٍ قَالَ لَقِيتُ عَلِيًّا وَقَدْ أَهْلَكَ بِالْحَجِّ وَأَهْلٌ هُوَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ اسْتَطِيعَ أَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلْتَ قَالَ ذَلِكَ لَوْ كُنْتُ بِدَاثٍ بِالْعُمْرَةِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ إِذَا أَرَدْتُ ذَلِكَ قَالَ تَأْخُذُ إِذَا وَهَّ مَاءٍ فَتُفِيضُهَا عَلَيْكَ ثُمَّ تَهْلُ بِهِمَا جَمِيعًا ثُمَّ تَطُوفُ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَتَسْعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَلَا يَحِلُّ لَكَ حَرَامٌ دُونَ النَّحْرِ. قَالَ مَنْصُورٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نَفْعِي إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا نَفْعُ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اخْتَرْتُ الْإِفْرَادَ وَالتَّمَتُّعَ حَسَنًا لَا نَكْرَهُهُ.

☆☆ ابو نصر بیان کرتے ہیں: میری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا جبکہ انہوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں ایسا کر سکتا ہوں جیسا آپ نے کر لیا ہے انہوں نے فرمایا: ایسا ہو سکتا ہے اگر تم پہلے عمرہ کر لو تو میں نے دریافت کیا: میں اگر اس کا ارادہ کروں تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: تم ایک برتن لے کر اپنے اوپر بہاؤ اور پھر ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لو پھر ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کرنا اور مرتبہ سعی کرنا اور قربانی کے دن سے پہلے تمہارے لیے احرام کھولنا جائز نہیں ہوگا۔

منصور نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ مجاہد سے کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم تو یہی فتویٰ دیتے ہیں کہ ایک مرتبہ طواف کیا جائے گا لیکن اب ہم ایسا نہیں کریں گے۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: میں افراد کو اختیار کرتا ہوں اور تمتع کرنا بہتر ہے ہم اسے مکروہ قرار نہیں دیتے۔

۲۵۹۹- أخرجه البيهقي في السنن (۱۰۸/۵) كتاب الحج باب الإفرد والقارن بكفيسوا طواف واحد من طريق الدارقطني به -

البيهقي: كذا روي عن فضيل عن منصور - وأخرجه الثوري عن منصور - فلم يذكر فيه السعي - وكذلك نمية وابن عبيدة - وأبو نصر

مجهول - فإن صح فيحصل أن يكون مخالفاً - وقد روي بإسناد ضعيف عن علي - رضي الله عنه - موفوفاً ومرفوعاً قد ذكرناه

الخلافيات - ودار ذلك على الحسن بن عمارة وحفص ابن أبي داود وعيسى بن عبد الله وعباد بن عبد الرحمن وكثير من ضعيفي

يخرج بنسي - ما روي من ذلك - وبالله التوفيق - اه - قلت: وطريق حديث علي تقدم الكلام عليها - وقد بينا وجه ضعفها - وأما

الترمذي في الحج (۱۹۹/۲) باب: ما جاء في كراهية تزويج المحرم (۸۵۰) وكذلك أبو داود (۱۸۸۲) وأحمد (۱۶۸/۱) والطحاوي (۱۶۸/۱) و

(۷۱) وكذلك مسلم في الموضع السابق - والدارمي (۲۷/۲-۲۸) والبيهقي (۶۵/۵) من طريق عن نافع به - ورواه عبد الجبار بن

وئيب عن أبيه به - ورواه الطحاوي (۲۶۸/۲) وابن حبان (۱۱۲۵) - ورواه عبد الله بن علي بن نبيه بن وئيب عن أبيه أيضاً به - أخرجه

ابن حبان (۱۱۲۵) - ورواه أبو بوب بن موسى بن نبيه بن وئيب - به - أخرجه مسلم في الموضع السابق - والنسائي في الطلاق (۱۹۲/۶) و

عبد الحامد السنوني عن حماد بن عيسى - وأحمد (۶۹/۱) والدارمي (۱۵۱/۲) والبيهقي (۶۵/۵) والطحاوي (۲۶۸/۲) وابن حبان (۱۱۲۶) - ورواه معمر بن قيس عن نبيه به - أخرجه مسلم -

ویان حدیث کا تعارف:

○ مالک بن حارث سلمی رقی، (اور ایک قول کے مطابق): کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔
راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے پہلے ہوا تھا۔ قالہ حافظ فی ”التقریب“ از حافظ ابن حجر
سقلانی روی لہ بخاری فی (الادب)، وسلم وابوداؤد ونسائی۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۷۰)۔

2600- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمَوْمِلِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلَى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ فَأَخَذَ بِعَصَاةِ بَابِ
لِكَعْبَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوعِ
لِلشَّمْسِ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ . يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو
ٹھاما اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی شخص صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج
طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہ کرے البتہ مکہ میں (طواف کی رکعت
ادا کرنے والا) ایسا کر سکتا ہے۔

انہوں نے یہ بات تین مرتبہ بیان کی۔

2601- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا
تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيْ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ كَانَ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! تم کسی کو بھی اس
گھر کا طواف کرنے سے نہ روکنا اور نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2602- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
أَبْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَابِيهِ يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) خَبَرَ عَطَاءٍ هَذَا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلَا أَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ
هَذَا الْبَيْتِ أَيْ سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! یہ معاملہ اب
ہمارے پردے تو مجھے یہ نہ پتہ چلے کہ تم نے کسی شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے روک دیا ہے خواہ وہ دن یا رات کا

۲۶۰۱- ضعفه البيهقي في الكبرى (۲/ ۲۶۱- ۲۶۲) والمعركة (۲/ ۲۶۲- ۲۶۳) والنسائي وغيرهما- وقد تقدم في الصلاة-

۲۶۰۲- تقدم في كتاب الصلاة- باب جواز النافلة عن البيت في جميع اللزمان-

کوئی بھی حصہ ہو۔

2603-

حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ الْأَعْمَى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْبَابِلِيُّ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعَنَّ أَحَدًا يُصَلِّيَ عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! تم کسی بھی

شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2604-

حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ
بْنٍ وَهَبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكِحُ
زَادَ الشَّافِعِيُّ وَلَا يَخْطُبُ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے

کسی کا نکاح کر سکتا ہے۔

امام شافعی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: اور وہ کسی کو نکاح کا پیغام بھی نہیں دے سکتا۔

2605-

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
عَنْ نُسَيْبِ بْنِ وَهَبٍ أَخِي يَحْيَى عَبْدَ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ - وَأَبَانَ يَوْمَ
أَمِيرِ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ - إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ
فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبَانٌ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُحْرِمُ
يَنْكِحُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَنْكِحُ .

☆☆ نسیب بن وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبد اللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا ابان ان دنوں امیر الحج

دونوں حضرات حالت احرام میں تھے (پیغام یہ بھیجا) میں طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی صاحبزادی کے ساتھ کرنا چاہتا

میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں تو ابان نے ان کی اس بات کو مسترد کر دیا اور بولے: میں نے حضرت

غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر

سے نہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے۔

۲۶۰۴ - أخرجه مالك في الصحيح (۲۶۸/۱) باب: نكاح المحرم (۲۷۰) - ومن طريقه مالك أخرجه مسلم في النكاح (۱۰۴۰/۲) باب: نكاح

المحرم (۱۱۰۹/۴۱) - وأبو داود في المسالك (۴۲۱/۲) باب: المحرم يتزوج (۸۱۱) والنسائي في المسالك (۱۹۲/۵) باب: نكاح

عن نكاح المحرم - وابن ماجه في النكاح (۶۲۲/۱) باب: المحرم يتزوج (۱۹۶۶) والطحاوي في المعاني (۲۶۸/۲) - وابن الجارود (۱۱۰) -

اصيد (۵۷/۱) - ورواه مخرمة بن بكير عن أبيه عن نبيه بن وهب - أخرجه الدارقطني في النكاح - وابن حبان (۴۱۲۷) - ورواه

سنن راجد عن زيد بن علي عن ابان بن عثمان عن عثمان - - - - - أخرجه الطحاوي في المعاني (۲۶۸/۲) - وله شاهد عن ابن عمر - والله

مالك ياتي تخريجها عند المصنف في النكاح - ان شاء الله تعالى -

حالات احرام میں نکاح کرنے کا حکم

حالات احرام میں نکاح کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام مالک رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

حید بن مسیب، سالم بن عبد اللہ اور سلمان بن یسار سے حالات احرام والے شخص کے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو ان سب نے یہی جواب دیا کہ حالات احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی اور کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے موطاً امام مالک رحمہ اللہ کے شارح شیخ ابن عبد البر تحریر کرتے ہیں: حضرت ابو رافع نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اس وقت آپ حالات احرام میں نہیں تھے پھر جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالات احرام میں نہیں تھے۔ میں نے ان دونوں کے درمیان قاصد کے فرائض انجام دیئے تھے۔

(شیخ اندلسی تحریر کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے بارے میں مختلف روایات منقول

ہیں۔

اس بارے میں اہل علم نے مختلف روایات نقل کی ہیں۔ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالات احرام میں نہیں تھے اور یہ بات تواتر کے ساتھ مختلف اسناد سے منقول ہے یہ روایت حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے۔ سلمان بن یسار سے منقول ہے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ یزید بن اسلم سے منقول ہے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔

سعید بن مسیب، سلمان بن یسار، ابو بکر بن عبد الرحمن، ابن شہاب زہری اور مدینہ منورہ کے جمہور علماء یہی بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالات احرام میں نہیں تھے۔

(امام اندلسی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:) میرے علم کے مطابق صحابہ میں سے کسی نے بھی یہ روایت نقل نہیں کی ہے نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا اس وقت آپ حالات احرام میں تھے۔ یہ بات صرف حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے۔

اس بارے میں ان کی نقل کردہ روایت مستند طور پر ثابت ہے لیکن چونکہ وہ دوسری روایات سے متعارض ہے لہذا ان دونوں روایات پر عمل کرنا ممکن نہیں رہے گا اور پھر ہمیں دلیل کسی اور چیز سے حاصل کرنا ہوگی جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے علاوہ ہو۔

تو ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے آپ نے حالات احرام والے شخص کے نکاح کرنے سے منع کیا ہے آپ نے فرمایا ہے: حالات احرام والا شخص نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اب یہ ایک ایسی روایت ہے جس کے مقابلے میں کوئی روایت نہیں ہے وجہ یہ ہے: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے نکاح کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں دیگر روایات منقول ہیں

(لیکن اس روایت کے مقابلے میں کوئی بات منقول نہیں ہے)۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایات کے مقابلے میں درج ذیل روایات ہیں):

یزید بن اصرم بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا میری بھی خالہ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ ہیں۔

اس کے بعد امام ابن عبدالبر اندلسی رحمہ اللہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں۔ حالت احرام میں شادی کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے: حالت احرام والا شخص نکاح کر سکتا ہے۔ امام مالک، امام لیث بن سعد، امام اوزاعی اور امام شافعی رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں: نکاح بھی نہیں کر سکتا۔ امام مالک اور امام لیث رحمہم اللہ فرماتے ہیں: (اگر کوئی شخص حالت احرام میں نکاح کر لیتا ہے) تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے گی اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی۔

امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے یہ چیز فسخ شمار ہوگی، طلاق شمار نہیں ہوگی۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

ہے:

حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے ایسی صورت میں حالت احرام والے شخص کے لیے اندیشہ ہو کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت کر لے گا اس کی یہ وجہ نہیں ہوگی کہ وہ عقد ہی فاسد شمار ہوگا۔

سفیان بن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان منقول ہے:

نبی اکرم ﷺ نے جب اپنی ایک اہلیہ سے شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ ممانعت کسی دوسری وجہ سے ہے کیونکہ حالت احرام والا شخص سے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے (کہ وہ شریعت کے حکم کے خلاف اپنی بیوی سے صحبت کا ارتکاب کر لے گا) لیکن کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو اپنی ذات کے حوالے سے ایسی بات کا اندیشہ نہیں تھا اس لیے آپ نے ایسا کر لیا یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح آپ حالت احرام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۔ الاسد کارنی معرۃ مذاہب علماء الامصار از شیخ ابن عبدالبر الاندلسی ج ۳ ص ۱۱۷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میں سے کس شخص کو اپنی ذات پر اس طرح سے قابو حاصل ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قابو حاصل تھا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی، آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔“

(امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں) اس روایت کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے یہ مرفوع نہیں ہے۔ اس کو مرفوع روایت کے طور پر صرف مطر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند پر مختلف قسم کے اعتراضات کیے گئے ہیں جن کا تذکرہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے کیا ہے اس کے بعد امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں اور ان کی اسناد پر تبصرہ بھی کیا

2606 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبِي عَنْ شُبْرَمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَقَالَ أَحْجَجْتَ قَطُّ . قَالَ لَا . قَالَ فَاخْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ قَبْلُ ثُمَّ خُجَّ عَنْ شُبْرَمَةَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو شہرمہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے بلوایا اور فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شہرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2607- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَذَا وَقَالَ نَحْنُ حَجَجْتُ . قَالَ لَا . قَالَ فَهَلْ هُوَ عَنْكَ رُوحٌ عَنْ شَبْرَمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہے اور بعد میں تم شہرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2608- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانَ

مختصر اختلاف العلماء از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه طحطاوی ج ۲ ص ۱۱۵

٢٦٩- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٣٧/٤) من طريق الحسن بن عمارة - به - وأخرجه الطبراني في (الصغير) (٢٢٦/١) من طريق عبد الرحمن بن خالد ثنا يزيد بن قاعدون ثنا حماد ابن سلمة عن عمرو بن دينار - به - وقال الطبراني: (لم يروه عن عمرو إلا حماد ولا من حماد إلا يزيد تغريبه عبد الرحمن بن خالد) - اهـ - والحسن بن عمارة متروك على كل حال ويحيى ترك الدارقطني له قرجاً.

٢٧٠- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٣٧/٤) والمعرفة (٢٨/٧) من طريق ابن أبي ليلى محمد بن عبد الرحمن - به - وصالح بن بيان متروك.

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِي عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكِيُّ عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ حَاجِبْتُ حَاجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبَّ عَنْ شُبْرَمَةَ وَلَا فَلَبَّ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے کہا: اے فلاں شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم فرض حج کر چکے ہو تو پھر تم شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لو! ورنہ اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2609 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبِي عَنْ نَيْشَةَ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلِكِيُّ عَنْ نَيْشَةَ هَذِهِ عَنْ نَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ. تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَالْمَحْفُوظُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ شُبْرَمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نیشہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نیشہ کی طرف سے ہے تم پہلے اپنی طرف سے حج کرو۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسن بن عمارہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے، محفوظ روایت وہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور اس میں شبرمہ نامی آدمی کا تذکرہ ہے۔

2610 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الْوُهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَمِي حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ نَيْشَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا هَذَا الْمَلِكِيُّ عَنْ نَيْشَةَ هِيَ عَنْ نَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نیشہ کی طرف سے ہو گا تم اپنی طرف سے حج کرو۔

2611 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْوَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹ ۲۶۰ اخرجہ البیروقی فی السنن (۲۷۷/۱) کتاب الحج باب من لبس له ان یحج عن غیرہ من طریق المدارقطنی ۲۶۱۰ ابن احمال مدلس و الحسن بن عمارہ متروک کما تقدم۔

۲۶۱۱ تقدم باسمه الى الحسن بن عمارہ عن عمرو بن دينار وفيه (هذا عنك) و حج عن نهرمة - و علمه الحسن بن عمارہ فانما

الذي اضطرب في اسمه و اسناده -

قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلْبِي عَنْ نَيْشَةٍ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلْبِي عَنْ نَيْشَةٍ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لَا . قَالَ فَهَذِهِ عَنْ نَيْشَةٍ وَحُجَّ عَنْ نَفْسِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو یہ نیشہ کی طرف سے ہو جائے گا، تم اپنی طرف سے حج کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالوارث بن عبید اللہ عتکی - مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۲۸۱)۔

2612 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ مِذْرَارٍ حَدَّثَنَا عَمِي طَاهِرُ بْنُ مِذْرَارٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ شُبْرَمَةُ . قَالَ أَخْلَى . قَالَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لَا . قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرَمَةَ . هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِي قَبْلَهُ وَهَمَّ يُقَالُ إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ كَانَ يَرْوِيهِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ إِلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَ بِهِ عَلَى الصَّوَابِ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ الْحَدِيثُ عَلَى كُلِّ حَالٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت درست ہے، اس سے پہلے منقول روایت وہم ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے، حسن بن عمارہ نامی راوی نے اسے نقل کیا ہے اور پھر اسکے بعد اس سے رجوع کر لیا تھا اور صحیح روایت نقل کرنا شروع کر دی تھی جو دیگر راویوں کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے، جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے ویسے یہ شخص ہر حال میں متروک الحدیث ہے۔

2613 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَافِعِ الْبَاهِلِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ .

۲۶۱۲ - المرحه البيهقي في سننه (۲۲۷/۱) كتاب الحج : باب من لبس له ان يجمع عن غيره من طريق الدارقطني : ۹۰ -

۲۶۱۳ - تقدم قريبا من طريق الحسن بن عمارة عن عمرو : ۹۰ -

قَالَ لَا قَالَ هَذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شَبْرَمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے پہلے حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہوگا! تم بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2614 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ مَرَّةً أُخْرَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2615 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شَبْرَمَةَ فَقَالَ حَجَّجْتُ عَنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَا قَالَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2616 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا

الْفَرِيَابِيُّ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2617 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكِ عَنْ ابْنِ

كَلْبٍ ح وَآخِبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ عَزَّازِ بْنِ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى رَجُلٍ يَلْبِي عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلْبِي عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبَّ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم نے فرض نہیں کیا ہے تو تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2618 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَوْرَةُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسِي عَنْ آخَرٍ فَقَالَ لَهُ إِنْ كُنْتَ حَاجَّجْتَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبَّ عَنْهُ وَإِلَّا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اسے فرمایا: اگر تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو تو تم اس کی طرف سے تلبیہ پڑھو ورنہ اپنی طرف سے حج کرو۔

2619- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُرْمَةٍ فَقَالَ حَاجَّجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ لَا . قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُرْمَةٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شرمہ کی طرف سے حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم خود حج کرو پھر اس کے بعد شرمہ کی طرف سے کر لینا۔

2620- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلْبِسِي عَنْ شُرْمَةٍ فَقَالَ وَمَا شُرْمَةٌ . قَالَ فَذَكَرَ قَرَابَةً لَهُ . قَالَ فَقَالَ حَاجَّجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ فَقَالَ لَا . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُرْمَةٍ .

قَالَ وَآخِرُنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شرمہ کون ہے؟ اس شخص نے اس کے ساتھ اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے خود حج کر لیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو پھر تم شرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

2621- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۳۱۸- حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہما و قد عثمن - و راجع المعرفة للبیهقی (۲۸/۷-۲۹) و البکت الطراف لاسن مصر (۱۲۹، ۱۳۰) بخیل تحفة الاشراف للمعاطی الزی -

۳۱۹- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۶۱۲۰): حدثنا محمد بن موسى الأيلی - به - وقال: (لم يرو هذا الحديث عن أبي الزبير إلا ثمانية من عبدة) - وقال السجستاني في (المجمع) (۲۸۶/۲): (وفيه ثمانية بن عبدة وهو ضعيف) - و مراد ابن حجر في (الناخبين) (۲۳۲-۲۳۳) (۲۳۴) للشماعيلي في (معجمه) من طريق ثمانية - به - قال ابن حجر: (وفي إسناده من يحتاج إلى النظر في حاله) - (اله) -

۳۲۰- أخرجه البيهقي في الكبرى (۳۳۷/۱) وأخرجه في (المعرفة) (۲۸/۷) باب: من لبس له أن يجز عن غيره (۹۱۸۷) من طريق ترمذ بن يونس حدثنا فضيل - به - وقال: (ومراده ترمذ عن ابن أبي ليلى عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم موصولاً و قوله من لوجه ضبيعة موصولاً) - (اله) -

سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرَمَةُ؟ قَالَ أَخِي أَوْ قَرَابَتِي قَالَ هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ؟ قَالَ لَا قَالَ فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ لَبَّ عَنْ شُبْرَمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اسے اپنی طرف سے کرو اور بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2622 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهِذَا وَقَالَ فَاجْعَلْ

هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرَمَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”اے تم اپنی طرف سے کر لو پھر بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔“

2623 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَا

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهِذَا قَالَ وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ مَرْفُوعًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2624 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرَمَةَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف

سے حاضر ہوں (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

۲۶۲۱ - أخرجه ابن داود في المسند (۲/۵۰۲) باب: الرجل يجمع عن غيره (۱۸۱۱) وابن ماجه في المسند (۲/۹۶۹) باب: ما عن النبي

(۲۹۰۲) وابن خزيمة (۲۰۲۹) وابن حبان (۲۹۸۸) والطبراني (۱۲۸۱۹) والبيهقي (۲۳۶/۴) و أبو يعلى (۲۴۴۰) وابن الجارود (۲۹۹)

جميعاً من طريق عبد - به مرفوعاً - وأخرجه الدارقطني - كما سيأتي - والبيهقي (۲۳۶/۴) من طريق سعيد بن أبي عروبة

بن مرفوعاً - كما أخرجه عمرو بن العاص عن قتادة عن سعيد عن ابن عباس موقوفاً - أخرجه البيهقي (۱۷۹/۵-۱۸۰) - لكن عمراً سقط (عزير

من إسناده: قال المزني في النخبة (۱/۱۲۰): (وذلك موقوف في إسناده: فإن قتادة لم يلق سعيد بن جبير: فيما قاله يحيى بن معين وغيره) -

نقل الزيلعي مثله عن صاحب التنقيح: كما في نصب الراية (۲/۱۵۶) - وأخرجه الترمذي (۱۰۰۱۶۰۰) والبيهقي (۱۸۵۶) والبيهقي (۲۷/۴)

من طريق أبي قلابة عن ابن عباس - به موقوفاً - قال ابن القطان: (وحديث تهرمة علله بمفسوم بأنه قد روي موقوفاً) - والذي أخرجه

فلا يفهمه - وقال أيضاً: (والرافعون ثقاة: فلا يفهم وقوف الرافعين) - أما لا نسوم حفظوا ما لم يحفظوا ذلك: وأما الذين قالوا

معاً عن ابن عباس راية: والرافعين روي عنه روايته والرافعي قد يفتي بها بعده - وقد أهل الحديث بطل أخرى: منها: ندلس قتادة

الاختلاف في إسناده - وراجع لهذه المسألة والكتاب من حديثنا: نصب الراية للرازي (۲/۱۵۶-۱۵۷) - وأخرجه العبد بن عبد

۲۶۲۲ - أخرجه ابن ماجه في المسند (۲/۹۶۹) باب: ما عن النبي (۲۹۰۲) وابن حبان (۲۹۸۸) من طريق

بن عبد الله بن نعيم: حدثنا عبد

2625- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يُوْسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَلِكِي عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ . قَالَ أَخِي أَوْ ذُو قَرَابَةِ . قَالَ حَاجَجْتُ قَطُ . قَالَ لَا . قَالَ فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْكَ ثُمَّ حَجَّ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے یا میری اس کے ساتھ رشتہ داری ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنی طرف سے کرو پھر اسکی طرف سے حج کرنا۔

2626- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمَذْكُورُ أَبُو يُوْسُفَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

حَمْدُ بْنُ يَشِيرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَلِكِي عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَحَاجَجْتُ . قَالَ لَا . قَالَ لَبَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ لَبَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لینا۔

2627- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ

ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَلِكِي عَنْ شُبْرُمَةَ . مَوْقُوفًا . ☆☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا یہ روایت موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فَصِيلٍ

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا نَحْوَ لَفْظِ أَبِي يُوْسُفَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

۲۶۲۵- ذکرہ البیہقی فی المبرقہ (۲۹/۷) باب من لیس له ان یحج عن غیرہ (۹۱۹۱) مطلقاً عن ابی یوسف العاصی عن ابن اسیر صحیحہ ہے۔

۲۶۲۶- ذکرہ البیہقی فی المبرقہ (۲۹/۷) مطلقاً عن محمد بن بشر ہے۔

۲۶۲۷- ذکرہ البیہقی فی المبرقہ (۲۹/۷) باب من لیس له ان یحج عن غیرہ (۱۱۹۲) ہے۔

۲۶۲۸- تقدم من طرق عن محمد مرفوعاً ووقفه غندر وابن صالح۔

2629- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَلَاءُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ

بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ.

☆☆ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: اُم عثمان بنت ابوسفیان نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواتین پر سر منڈوانا لازم نہیں ہے خواتین صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2630- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّرَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ

ابْنِ عَطَاءٍ - يَعْنِي يَعْقُوبَ - عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سر منڈوانے کا خواتین کے لیے نہیں ہے وہ صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2631- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّفَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

يُونُسَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْثٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُحَرِّمَةِ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهَا مِثْلَ السَّبَابَةِ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حالت احرام والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ شہادت کی انگلی جتنے بال کاٹ لے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم عدوی، وقد ینسب الی جدہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔

راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۲)۔

2632- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۶۲۹- أخرجه أبو داود في المعجم (۲۱۰/۲) باب: العلل و التفسير (۱۹۸۵): حدثنا أبو يعقوب البخاري ثقة: ثنا هشام بن يوسف: وأخرجه الدارمي في المعجم (۶۱/۲) باب: من قال: ليس على النساء حلق: عن علي بن المديني: ثنا هشام بن يوسف: به- وأخرجه البخاري في التاريخ (۴۶/۶) (۱۶۵۵) من طريق هشام بن يوسف: به- وأخرجه أيضاً الطبراني (۲۵۰/۱۲) والبيهقي (۱۰۴/۵) والاکرم سعيد الفداح عن ابن جرير عن صفية بنت شيبة عن أم عثمان عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم: ولم يقل عبد الحميد: وذكر ابن أبي حاتم في العلل (۲۸۱/۱) (۸۲۴) ونقل عن أبيه أنه قال: (هشام بن يوسف ثقة متفق) ثم دلل على صحة رواية هشام بن يوسف: وذكر (عبد الحميد): فراجع (العلل) لابن أبي حاتم-

۲۶۲۰- ذكره ابن أبي حاتم في العلل (۱۸۱/۱) (۸۲۴) عن يعقوب بن عطاء: به معلقاً وأخرجه أبو داود في المعجم (۲۱۰/۲) باب: العلل و التفسير (۱۹۸۵) من طريق محمد بن بكر عن ابن جرير: قال: بلغني عن صفية بنت شيبة: به-

۲۶۲۱- أخرجه البيهقي في سننه (۱۰۴/۵) من طريق الدارقطني: به- وفي إسناده لوثة بن أبي سلمة وهو ضعيف و معروف بالتدليس: فمن في هذا الحديث-

لِزَيْدِ قَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَذُلَّكَ
لَمَرْأَةٍ بِشَيْءٍ مِنْ حِنَاءٍ عَشِيَّةٍ الْإِحْرَامِ وَتُغْلَفُ رَأْسُهَا بِغُسْلِهِ لَيْسَ فِيهَا طِيبٌ وَلَا تُحْرِمُ عُطْلًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: احرام باندھنے والی رات میں عورت اپنے سر پر کچھ
مہندی چیز لگا لے گی۔ پھر اسے دھو کر سر کو ڈھانپ لے گی اس میں خوشبو نہ ہو اور عطل احرام نہ باندھے۔

2633- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَهْلٍ بْنُ الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ
الْقُرْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَيْنِ عِنْدَ
الْإِحْرَامِ. قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُهُ حَتَّى حَدَّثْتُهُ صَفِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ حالت احرام میں
موزے پہن سکتی ہیں۔

سالم بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو مکروہ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ صفیہ نامی خاتون نے سیدہ
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی (تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا)۔

2634- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُفْتِي النِّسَاءَ أَنْ يَقَطْعْنَ الْخُفَيْنِ حَتَّى قَالَتْ لَهُ صَفِيَّةُ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَأْمُرُهُنَّ أَنْ لَا
يَقَطْعْنَ مَوَاقِفَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے یہ فتویٰ دیتے تھے: خواتین اپنے موزے کاٹ لیں گی یہاں تک کہ صفیہ نے
انہیں یہ بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کو ہدایت کی تھی کہ وہ انہیں نہ کاٹیں۔
یہ روایت موقوف ہے۔

2635- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَنْحَرَانِ
مَجْزُورًا بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے
محبت کر لی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: وہ دونوں ایک اونٹ قربان کریں گے البتہ اب ان دونوں پر اگلے سال
دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۶۳۳- صالح بن مقاتل ضعفہ المارقطنی - انظر میزان ت (۲۸۲۰)۔

۲۶۳۴- أخرجه أبو داود في كتاب المناجاة (۱۸۶۱) باب: ما يلبس المحرم - إسناده المارقطنی فیہ تحلیس ابن ماجا - لكن عبد أبي داود:

أمن محمد بن إسماعيل قال: ذكرت لأبي بن شهاب فقال: حدثني سالم بن عبد الله فقد صرح ابن إسماعيل بالسماع من ابن شهاب -

۲۶۳۵- أخرجه البيهقي (۱۷۱/۵) من طريق المارقطنی: به -

2636 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسُورُ بْنُ مَعْمَرٍ فِي غَسْلِ الْمُحْرَمِ رَأْسَهُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَصَبَّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَ بِهِمَا .

☆ ☆ ابراہیم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ

کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا کہ حالت احرام والا شخص اپنا سر دھو سکتا ہے یا نہیں؟ تو ان حضرات نے مجھے حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں یہ دریافت کروں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو حالت احرام میں دھو لیتے تھے (یا نہیں) تو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر پانی بہایا اپنے ہاتھ کو آگے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے واپس لے کر آئے۔

2637 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ رَشْدِينَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجِ الْكِنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ حَدِيجٍ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَهُ أُمُّهُ كَبْشَةُ بِنْتُ مَعْدِيكَرَبَ عَمَّةُ الْأَشْعَثِ قَيْسٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي الْيَتُومُ أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَبْوًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُوفِي عَلَى رَجُلَيْكَ سَبْعِينَ سَبْعًا عَنْ يَدَيْكَ وَسَبْعًا عَنْ رَجُلَيْكَ .

☆ ☆ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ

کی والدہ کبشہ بنت معدی کرب موجود تھیں ان کی والدہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی ہے میں سرین کے بیت اللہ کا طواف کروں گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پاؤں پر چل کر طواف کرو سات مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف سے اور سات مرتبہ دونوں پاؤں کی طرف سے۔

2638 - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَصْطَخَرِيُّ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمْرِو

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَطْلُبُ وَلَكِنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَرْمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

۲۶۳۶ امرحہ البخاری فی جہاد الصید (۵۵/۴) باب: الاغتسال للمحرم (۱۸۱۰) و مسلم فی الحج (۸۶۱/۲) باب: جوار غسل

بدنہ و راسہ (۱۲۰۵/۹۱) و ابو داود فی المسائل (۱۲۰/۲) باب: المحرم بغسل (۱۸۱۰) و النسائی فی المسائل (۱۲۸/۵) (۱۲۹) باب:

المحرم و ابن ماجہ فی المسائل (۹۷۸/۲) باب: المحرم بغسل راسہ (۲۹۲۴) و البيهقي فی الحج (۶۲/۵) باب: الاغتسال

الاحرام و ابن خزيمة (۲۶۵۰) و الحميدي (۱۸۸) و مسالك (۲۲۲/۱) باب: غسل المحرم و احمد (۱۸۸/۵) و ابن

(۲۰۹-۲۰۸/۱) و ابن الجارود (۱۲۱) من طريق ابراهيم بن عبد الله ابن حنين .

۲۶۳۷ نظردية المدارقطنی - و عبد الرحمن بن معاوية: ذكره ابن هبان في الثقات و نقل ابن خلفون توثيقه عن احمد بن صالح

الماطلي في التفسير: مقبول - بنظر: توثيقه التوثيق (۲۷۱-۲۷۲) التفسير (۱۸۸/۱) - و في الامانة اليه نظر -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: جمرات واس وقت تک کنکریاں نہ مارو جب تک سورج نہ نکل آئے۔

2639- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ نِسَاءَهُ أَنْ يَخْرُجْنَ مِنْ جَمْعِ لَيْلَةٍ جَمْعِ فَيْرَمِينَ الْجَمْرَةَ ثُمَّ تَصْخُ فِي مَنَزِلِهَا فَكَانَتْ تَصْنَعُ ذَلِكَ حَتَّى مَاتَتْ . قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ أَرَلْ أَفْعَلَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی روانہ ہو جائیں اور جمرات کو کنکریاں مار لیں پھر صبح کے وقت اپنی قیام گاہ پر واپس آ جائیں تو وہ خواتین ایسا ہی کرتی رہیں یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوا (یعنی وہ زندگی بھر اسی طرح کرتی رہیں)۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم بھی اسی طرح کرتے رہیں گے۔

2640- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ قَضَى حَجَّهُ قَبْلَ أَنْ يُفِضَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب اپنا حج مکمل کر لیا تو آپ کے طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے میں نے آپ ﷺ کو خوشبو لگادی تھی۔

2641- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ

۳۶۳۸- اخرجه ابو داود في الصحيح (۲۰۱/۴) باب: التمجيل من جمع (۱۹۸۱) والنسائي في المناسك (۲۷۲/۵) باب: السري عن رمي صمرة العفة قبل طلوع الشمس منظر من حبس بن ابي ثابت عن عطاء - ۲- و اخرجه سعيد بن جبیر عن ابن عباس - ۳- اخرجه الطبراني في الأوسط (۹۵۶۸) عن بصفوب (۱) ولفوا ابن اسحاق بن ابي اسرائيل - ۴- حديثي ابي لنا محمد بن هار عن هار عن سعيد بن جبیر - ۵- وقال الطبراني: (ثم برو لهذا الحديث عن هار بن محمد بن جابر و ابو حنيفة: نفعه عن محمد بن هار: اسحاق بن ابي اسرائيل و عن ابي حنيفة: عبد الرحيم بن سليمان) - ۶- و اخرجه الحسن المروزي عن ابن عباس - ۷- اخرجه احمد (۱۲۳۱/۱) و ابو داود في المناسك (۱۸۰۰/۲) باب: التمجيل من جمع (۱۹۸۰) والنسائي في المناسك (۲۷۲/۵) باب: السري عن رمي صمرة العفة قبل طلوع الشمس و ابن ماجه في المناسك (۱۰۰۷/۲) باب: من تقدم من جمع الى منى: لرمي الجمار (۲۰۲۵) و البیهقي في الصم (۱۲۲/۵) باب: الوقت المختار لرمي صمرة العفة -

۳۶۳۹- اخرجه النسائي في المناسك (۲۷۲/۵) باب: الرخصة في ذلك للنساء عن عمرو بن علي: حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي عن عطاء ابن ابي رباح - ۲-

۳۶۴۰- مخرمة بن بكير: الكلام في روايته عن ابيه مشهور و عمرو بن شعيب فيه كلام كثير: لكن اخرجه جماعة عن عروة - ۳- اخرجه البخاري في اللباس (۲۸۲/۱۰) باب: ما يستحب من الطيب (۵۹۲۷) و باب: الفبرة (۵۹۲۰) و مسلم في الحج (۸۴۷/۲) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام (۱۱۸۹/۲۷-۳۶/۲۱) و النسائي في المناسك (۱۲۸/۵) باب: اباحة الطيب عند الاحرام و الدارمي (۲۲/۲) و التافقي (۲۹۶/۱-۲۹۷) و احمد (۱۲۸/۶-۱۲۹/۶-۱۳۰/۶) و العیدي (۱۰۶/۱) و الطحاوي في المعاني (۱۲۰/۲) و السرخسي في التمری (۲۴/۵) من وجوه عن عروة - ۲-

رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِي بَعْدَ مَا يَذْبَحُ وَيَخْلُقُ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی جب آپ نے جانور ذبح کر لینے کے بعد سر منڈوا لیا تھا اس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔

2642 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِصِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْحَزْرَمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ طَبَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي إِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِضَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام پر خوشبو لگائی تھی اور آپ کے احرام کھولنے کے وقت طواف افاضہ کرنے سے پہلے (آپ کو خوشبو لگائی تھی)۔

2643 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ آخِرِ يَوْمِ النَّحْرِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَّتْ بَيْنِي لَيْلَى أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجُمُرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جُمُرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يَكْتَبُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الْأُولَى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيَطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کے آخری دن نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے ظہر کی

۳۶۶۱ - أخرجه أحمد (۱۸۱/۳۹/۶) وابن خزيمة (۲۵۸۱) عن صفوان بن عيينة وأحمد (۲۲۸/۶) والدارمي (۲۲۲/۲) والنسائي في المناسك (۱۳۸-۱۳۷/۵) باب: إباحة الطيب عند الإحرام عن يحيى بن سعيد: كذا رواه عن عبد الرحمن بن القاسم ... به - وهو عند البخاري في الصحيح (۶۸۶/۲) باب: الطيب بعد رمي الجمل (۱۷۵۶) عن علي بن عبد الله: حدثنا صفوان: حدثنا عبد الرحمن بن القاسم ... به - وأخرجه البخاري في اللباس (۳۷۸/۱۰) باب: تطيب المرأة زوجها بيدها (۵۹۲۲) من طريق يحيى بن سعيد: أخبرنا عبد الرحمن بن القاسم ... به - وأخرجه مالك في الحج (۲۲۸/۱) باب: ما جاء في الطيب في الحج: ومن طريق مالك: أخرجه البخاري في الحج (۱۵۲۹) باب: الطيب عند الإحرام: ومسلم في الحج (۸۶۶/۲) باب: الطيب للمحرم عند الإحرام (۱۱۸۹) وأبو داود في المناسك (۱۷۶۵) باب: الطيب عند الإحرام: والنسائي في المناسك (۱۳۷/۵) باب: إباحة الطيب عند الإحرام: والطحاوي (۱۳۰/۴) والبيهقي في الكبرى (۲۶/۵) وابن حبان (۳۷۶۶) - وأخرجه منصور بن راذان عن عبد الرحمن بن القاسم ... به - أخرجه مسلم في الحج (۱۱۹۱) باب: الطيب للمحرم عند الإحرام: والترمذي في الحج (۲۵۹/۲) باب: ما جاء في الطيب عند الإحرام قبل الزيادة (۹۱۷) والنسائي في المناسك (۱۳۸/۵) باب: إباحة الطيب عند الإحرام: وابن خزيمة (۲۵۸۲) وابن حبان في الحج (۸۵/۹) باب: الإحرام (۲۷۷۰) - أحمد: رواه ثمة عن عبد الرحمن بن القاسم ... به - أخرجه أحمد (۱۸۶/۶) والطحاوي في المناسك (۱۳۰/۴) وابن حبان في صحيحه (۳۷۷۱) -

۳۶۶۲ - أخرجه البخاري في اللباس (۳۸۶/۱۰) باب: الضميمة (۵۹۲۰) ومسلم في الحج (۸۶۷/۲) باب: الطيب للمحرم عند الإحرام (۱۱۸۹) وأحمد (۲۶۰/۶) من طريق ابن جريج: أخبرني عمر بن عبد الله بن عمرو: سمع عروة والقاسم يخبران عن عائشة ... به - وأخرجه مسلم في الموضع السابق: وأحمد (۲۰۷/۶) من طريق أفلح بن صبيد عن القاسم عن عائشة ... به - وأخرجه أحمد (۱۸۶/۶) من طريق عباد بن منصور: سمعت القاسم بن صبيد: ويوسف بن مالك وعطاء بن كروان عن عائشة أنها قالت ... به - وأخرجه أحمد (۹۸/۶) عن محمد بن عبيد: ثنا عبيد الله عن القاسم ... به -

۳۶۶۳ - أخرجه أبو داود في سننه كتاب المناسك (۱۹۷۲) باب: رمي الجمل: من طريق أبي خالد الأحمر عن ابن إسحاق: به - وقال الزيلعي في نصب الراية (۸۲-۸۲/۲): (وهبت ابن إسحاق هذا أخرجه أبو داود في سننه وقال الشافعي في (مختصره) (وهو صحت حسن) وأخرجه ابن حبان في صحيحه ... وقالوا: صحيح على شرط مسلم: ولم يخرجاه) -

تمازا ادا کی پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور ایام تشریق کی راتیں منی میں بسر کیں، آپ سورج ڈھل جانے کے بعد جمرات کو کنکریاں مارا کرتے تھے، آپ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارا کرتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے، آپ نے پہلے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا، دوسرے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا اور وہاں کھڑے ہو کر کافی دیر گریہ و زاری (کے ساتھ دعا) کرتے رہے تھے، پھر تیسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے وقت وہاں پہ وقوف نہیں کیا۔

2644- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَمْشِي فِي رَمِيهِ الْجِمَارِ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَلَا يَرْكَبُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْعَلَانِ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کنکریاں مارنے کے لیے پیدل تشریف لے گئے تھے اور پیدل ہی واپس تشریف لائے تھے اس دوران آپ کسی سواری پر سوار نہیں ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2645- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَهُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے، آپ ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو کنکریاں ماریں، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سورج کے زوال کے وقت اس کو کنکریاں ماریں۔

ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: جمرہ عقبہ کو قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماری جائیں گی اور اس سے اگلے دن اس وقت ماری جائیں گی جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

2646- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مِثْلَهُ.

۳۶۱۱- ابنہ: ضعیف: عبد الرحمن بن عبد الله العمري ضعيف وكذلك ابوہ۔ لكن عبد الله تابعه عبيد الله العمري وهو ثقة: فقد امره ابو داود في منته كتاب المناسك (۱۹۶۹) باب في رمي الجمرات: حدثنا القفطي: حدثنا عبد الله عن نافع عن ابن عمر - فذكره۔
۳۶۱۵- اخرجه البخاري تملیقا في كتاب الحج: باب ما جاء في رمي الجمرات (۵۷۹/۲) و مسلم (۹۱۵/۲) كتاب الحج: باب بيان وقت استعجاب الرمي: الحديث (۱۲۹۹) و ابو داود (۲۰۱/۲) كتاب المناسك: باب رمي الجمرات: الحديث (۱۹۷۱) و الترمذي (۲۶۱/۲) كتاب الحج: باب ما جاء في رمي يوم النحر ضحى: الحديث (۸۹۴) و النسائي (۲۷۰/۵) كتاب الحج: باب وقت رمي جمره العقبة يوم النحر و العلمی (۸۶/۲) كتاب المناسك: باب: في جمره العقبة: اي ساعة ترمي من طريق ابن جريج عن ابي الزبير: ۹۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2647- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرِ الْقَرَّاطِيْسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلَى الْمَسْجِدَ - مَسْجِدَ مِنَى - يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَّفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلَى الْوَادِي فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقِيَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْعَلُهُ.

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اس جمرہ کو کنکریاں ماریں جو مسجد منی کے قریب ہے تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں ہر ایک کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ اس جمرہ کے آگے آئے اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنا شروع کی آپ خاصی دیر وہاں کھڑے رہے پھر آپ ﷺ دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لائے اور اسے بھی سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ تھوڑا سا بائیں طرف ہٹ گئے جو وادی والا حصہ ہے پھر آپ ﷺ وہاں بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگنے لگے پھر آپ ﷺ تیسرے جمرہ کے پاس تشریف لے گئے جو عقبہ کے پاس ہے آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے پھر آپ نے اس کے پاس وقوف نہیں کیا۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے سالم بن عبد اللہ کو اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2648- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْبُسَيْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا بِاللَّيْلِ وَأَيَّ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ شَاءُوا.

۲۶۴۷- أخرجه البخاري في العم (۶۸۲/۲) باب: الدعاء عند الجمرتين (۱۷۵۲) عن محمد حدثنا عثمان بن عمر - به - وأخرجه أيضا في العم (۶۸۲/۲) باب: رفع اليدين عند جمره الدنيا والوسطى (۱۷۵۲) عن طريق سليمان عن يونس - به - وأخرجه أيضا في العم (۶۸۱/۲) باب: إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة ورسول (۱۷۵۱) عن طريق طلحة بن يحيى حدثنا يونس - به -
۲۶۴۸- قال السريسي (۸۶/۲): (قال ابن القطان في كتابه: وإبراهيم بن يزيد لهذا أن كان هو الغوري فهو ضعيف وإن كان غيره فلا يسمي من لم يروا وبكر بن بكارة قال فيه ابن معين: ليس بالقوي) - اه - وله شاهد من حديث ابن عمر - وأعله ابن القطان والرويني بإسليم بن خالد الزنجي وضمعه - راجع نخب الراية (۸۶/۲) مجمع الزوائد (۲۶۰/۲) وهو عند البزار - وله شاهد آخر من حديث ابن عباس أخرجه الطبراني - قال السريسي (۲۶۰/۲): (وفيه إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة وهو من روى) - اه - وراجع أيضا نخب الراية (۸۶ ۸۵/۲)

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے ہواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ رات کے وقت کنکریاں مار سکتے ہیں یا دن کے وقت کسی بھی وقت میں ایسا کر سکتے ہیں۔

2649- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ
طَاةٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا
أَمَى وَخَلَقَ وَذَبَحَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جب آدمی کنکریاں مارے اور سر منڈ والے اور ربانی کر لے تو وہ ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتا ہے البتہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا۔

2650 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ طَاةٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا مِتُّمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَحَلَّ لَكُمْ الثِّيَابُ وَالطِّيبُ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مارو،
مرغضہ و الو قربانی کر لو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاؤ گے (البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے) تمہارے لیے سلا ہوا لباس
پہننا اور خوشبو لگانا حلال ہو جاتا ہے۔

2651- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ.

وَعَنِ حَجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ نبویہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو

حرم منہ والو قربانی کر لو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتے ہو البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ فاطمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2652 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الصَّحَّاحِ
بْنِ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِأَمِّ سَلَمَةَ
كَيْلَةَ النَّخْرِ فَرَمَتْ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَقَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

٣٦٩- أخرجه أحمد (١٤٣/٦) وابن خزيمة (٢٠٢/٤) (٢٩٣٧) عن يزيد بن هارون أخبرنا الحجاج بن أسباط عن أبي سلمة عن محمد بن عمرو

عن عائشة - ر - واخرجها ابي داود في الحج (٢٠٩/٢) باب: في رمي الجمار (١٩٧٨) عن طريق عبد الواحد بن راسد لنا الصحاح عن

الزفيري عن عمرة عن عائشة -

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کی رات نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا، انہوں نے صبح صادق سے پہلے حجرہ کو کنکریاں ماریں، پھر وہ گئیں اور انہوں نے طوافِ افاضہ کر لیا، یہ اس دن کی بات ہے جس دن نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاں قیام کرنا تھا۔

2653 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ح
وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ الْمَكِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا نَفَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ
إِلَّا الْحَيْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لَهُنَّ. وَقَالَ أَبُو عَمَارٍ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ
عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحَيْضَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص واپس جانے لگے تو سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے، البتہ حیض والی عورتوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت دی ہے (وہ آخری مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

ابوعمار نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اسے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے البتہ حیض والی عورتوں کا حکم مختلف ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت دی ہے (کہ وہ طواف ودارع کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

2654 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فُسِئِلَ عَنْ ذَلِكَ يَعْنِي الْحَائِضَ تَنْفِرُ فَقَالَ تَقِيمُ حَتَّى يَكُونَ الْيَوْمُ عَهْدُهَا بِالْبَيْتِ قَالَ طَاوُسٌ فَلَا أَذْرَى ابْنُ عُمَرَ نِسِيَهُ أَمْ لَمْ يَسْمَعْ مَا سَمِعَ أَصْحَابُهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ شَهِدْتُهُ وَسِئِلَ عَنْهَا فَقَالَ لَيْسَتْ أَنَّهُ رَخِصَ لَهَا.

☆ ☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا، ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، یعنی حیض والی عورت کے واپس جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: وہ وہیں ٹھہری رہیں گی جب تک وہ

٢٦٥٢- أخرجه الترمذي في المعجم (٢٨٠/٢) باب: ما جاء في المرأة تحيض بعد الدفأة (٩٦٤) وابن خزيمة (٢٠٠١) وابن حبان (٢٨٩٩) والطحاوي (٢٢٥/٢) والحاكم (١٦٩/١-١٤٧٠) والطبراني في الكبير (١٣٩٢) من طريق عن عيسى بن يونس - به - وقال الترمذي: حسن صحيح. والمسل على هذا عند أهل العلم - أ - وصححه الحاكم على شرطيه - و أخرجه ابن ماجه في المناسك (١٠٢٠/٢) باب: طواف الوداع (٢٠٧١) من طريق طاوس عن ابن عمر بنحوه - وقال أبو بصير في الزوائد (في إسناده إبراهيم) هو ابن إسحاق المكي الطبراني ضعفه أحمد وغيره - أ - وله تاليف عن ابن عباس بنحوه - أخرجه البخاري في المعين (٢٢٩) باب: المرأة تحيض بعد الدفأة وفي المعجم (١٧٥٥) باب: طواف الوداع - و (١٧٦٠) باب: إذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت - ومسلم في المعجم (١٣٢٧) باب: وجوب طواف الوداع - ومقطوعه عن الحافظ - وأبو داود في المناسك (٢٠٠٢) باب: الوداع - والنسائي في الكبرى كما في النخلة (١٣٨/٥) والدارمي (٧٢/٢) وأحمد (٢٢٢/١) والطحاوي (٢٢٢/٢) والبيهقي (١٦١/٥) وابن حبان (٢٨٩٧-٢٨٩٨) والطبراني (١٩٨٦) وابن الجوزي في المنتقى (٤٩٥) -

آخری مرتبہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیتی تو طواف اس نے بیان کیا: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس روایت کو بھول گئے یا انہوں نے اس روایت کو سنا ہی نہیں جو ان کے دوسرے ساتھیوں نے سنا تھا اس کے بعد ایک یا دو سال کے بعد میں ان کے پاس موجود تھا ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا: مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے ان خواتین کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے (وہ طواف وداع کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

2655 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرْفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ
الْقَزَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . قَالَ عِكْرِمَةُ
سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ .

☆☆ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص زخمی یا معذور ہو جائے تو وہ احرام کھول دے گا اور اس پر اگلے سال حج کرنا واجب ہوگا۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا، تو دونوں نے جواب دیا: یہ ٹھیک بیان کیا ہے۔

2656- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهَّادُ بْنُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي
يُزَافَةَ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ فَزَارَ
بِرِّي بَعْدَ رَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص حج کرے اور

٢٧- أخرجه أبو داود في السنن (٤٢٢/٢) باب: الأحكام (١٨٦٢) والترمذي في المعجم (٢٧٧/٢) باب: ما جاء في الذي يسأل بالصحيح
أحمد بن حنبل (١٩٤٠) والنسائي في السنن (١٩٨/٥) باب: فيمن أهدى جملته وابن ماجه في السنن (١٠٢٨/٢) باب: المحصر (٢٠٧٧)
أحمد بن حنبل (١٤٧٠/١) والبيهقي (٢٢٠/٥) باب: من رأى الأهل بالاحكام بالمرضى والطبراني في الكبير (٢٥٣/٢) و أبو نعيم في
الحلية (٢٥٨-٢٥٧/١) من طرق عن عكرمة ... به قال الترمذي: حديث حسن صحيح - فكذا أخرجه غير واحد عن العجاج الصواب نحو
الحديث - فمدى مصر و معاوية بن سلام ثنا الحديث عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن العجاج بن عمرو
عن النبي صلى الله عليه وسلم ... فكذا الحديث - و عجاج الصواب لم يذكر في حديثه عبد الله بن رافع و عجاج نفاة حافظ عند أهل
الحديث - و سمعت ميمنا يقول: رواية مصر و معاوية بن سلام أصح - حدثنا عبد بن حميد: أخبرنا عبد الرزاق: أخبرنا مصر عن يحيى
بن أبي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن العجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم ... نحوه - قال الحاكم: (أصح
شرط البخاري) ولم يخرجاه - (أه)

٢٨٧- أخرجه الطبراني في الأوسط (٢٨٧) عن طريق علي بن الحسن بن القاسم الانصاري حدثني الليث بن ابنة الليث عن ابي سليمان
خني عائشة بنت يوسف امرأة لبيث بن ابي سليمان عن لبيث بن ابي سليمان -...- وفي اثناء الدارقطني حفص بن ابي داود: وهو حفص
سليمان الكوفي تركه احمد و ابو حاتم والنسائي في رواية- وقال البخاري ومسلم: تركوه- وقال النسائي في رواية: ليس بثقة- و
كتب عنه- وقال ابن خراش: كتابه متروك يضع الحديث- وقال ابن عدي عامة اهاليه غير محفوظة- و كره ابن معين له
ينظر: توثيق التوثيق (٢/ ٤٠٠) والكمال لابن عدي (٢/ ٢٦٨-٢٦٩- بتحقيقنا) - وقد روى له ابن عدي حديثه بعدا (٢/ ٢٧٢) عن
ابن له بن محمد البصري- تبيح الدارقطني لهذا- باسناده- وقال: (لا يرويه عن الليث غير حفص) - قال ابن حجر في (التلخيص)
(٢٨٧): (وقد انان الطريقان ضعيفان) - اه- واعل الاول بحفص واعل رواية الطبراني بان فيها من لا يعرف-

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت، فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت
نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت، فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت کرتے ہوئے مصر
کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرتبہ و مقام حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور
ایک اہم عظیم الشان عمل ہے۔ حقیقت یہ ہے: زمین کے جس حصے پر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس
مقام کو ایک ایسی خاص اہمیت اور فوقیت حاصل ہے جسے تحریر میں بیان نہیں کیا جاسکتا اس کے ساتھ زیارت قبور کا بنیادی مقصود
آخرت کے تصور کو تازہ کرنا ہوتا ہے جیسا کہ مستند احادیث میں قبرستان کی زیارت کرنے کی صراحت کے ساتھ اجازت مذکور ہے
تاکہ انسان قبروں کے ذریعے عبرت حاصل کرے اور آخرت کو یاد کرے۔

اگرچہ زیارت قبر کا بنیادی مقصد وہی ہے جسے شارح نے بیان کیا ہے تو بہر حال یہ مستحسن عمل ہوگا اور یہ بات بھی طے ہے
نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے سے انسان کے دل پر جتنا اثر ہوتا ہے وہ دیگر عبادات کے مقابلے میں بہت زیادہ
ہے تو جو شخص آپ کی قبر مبارک کے سامنے پہنچ کر اس بات کا تصور کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے حق کی دعوت دینے لوگوں کو شرک
کے اندھیرے میں ہدایت کی روشنی دکھانے کے حوالے سے کس طرح کے حالات کا سامنا کیا ہے آپ نے دنیا میں اپنے عظیم
اخلاق کی کس طرح تبلیغ کی ہے دنیا کی بُرائیاں ختم کرنے کی کس طرح سے کوشش کی ہے اور ایک ایسی شریعت کی کس طرح تبلیغ
کی ہے جس کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی گئی ہے تمام بنی نوع انسان اجتماعی طور پر کس طرح فلاح و بہبود حاصل کر سکتے ہیں اور کس
طرح سے بُرائیوں کو مکمل طور پر ختم کیا جاسکتا ہے اور اس دوران آپ کو کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو ان سب باتوں
کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی محبت جاگزیں ہو جائے گی جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا۔ تو اس کا یہ نتیجہ
لازمی ہوگا کہ ایسے اعمال کو بجالانے کی رغبت نصیب ہوگی جن کا نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے اور لازمی طور پر انسان ایسی صورت
حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے شرمسار ہوگا اور اگر یہ ہو جاتا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی شمار ہوگا۔

اس کے بعد اس موضوع پر کچھ اور گفتگو کرنے کے بعد شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ فقہاء نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور دیگر مساجد کے لیے درج ذیل آداب مقرر
کیے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جانے کا ارادہ کرے تو
راستے میں کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھتا ہوا جائے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں جو بھی
مساجد آتی ہیں (کوشش کرے) کہ ان میں نماز ادا کرے ان مساجد کی تعداد 21 ہے۔ جب مدینہ منورہ کی آبادی کے آثار نظر
آئیں تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے یہ کہے:

”اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے تو اس کی برکت سے مجھے جہنم سے نجات نصیب کر دے اور عذاب سے امان
نصیب کر دے اور بُرے حساب سے بھی امان نصیب کر دے۔“

آدمی کو چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے یا پھر داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے اور اس سب سے بہترین اپنے پاس موجود ہوا سے پہن لے اور مدینہ منورہ میں عاجزی سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔ داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگے:

”اے اللہ! اے آسمانوں اور آسمانوں نے جن چیزوں پر حایہ کیا ہے ان سب کے پروردگار اے زمینوں اور زمینوں پر جو کچھ موجود ہے ان سب کے پروردگار اے ہواؤں اور ہوائیں جو کچھ لے کر جاتی ہیں ان سب کے پروردگار میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی یہاں کے رہنے والوں کی بھلائی اور جو کچھ بھی اس میں موجود ہے ان سب چیزوں کی بھلائی کا طلب گار ہوں اور یہاں کی بُرائی یہاں کی بُری باتوں یا یہاں کے رہنے والوں میں سے کسی کی طرف سے بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! یہ تیرے رسول کا حرم ہے میرا یہاں آنا میرے لیے جہنم سے بچاؤ عذاب اور بُرے حساب سے بچاؤ کا ذریعہ بنادے۔“

جب انسان مسجد نبوی میں داخل ہونے لگے تو اس وقت وہی آداب اختیار کرے جو دیگر مساجد میں اختیار کیے جاتے ہیں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اس کے بعد یہ پڑھے:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! اے اللہ! تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے! اے اللہ! آج کے دن کو میرے لیے ان سب سے بہترین دن بنادے جس میں تیری طرف توجہ کی جاتی ہے اور ان سب دنوں کے مقابلے میں سب سے بہترین دن بنادے جن میں تیرا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ شخص کامیاب ہو جاتا ہے جو تجھ پر بھروسہ کرتا ہے اور تیری رضا کے حصول کا طلب گار ہوتا ہے۔“

اس کے بعد انسان نبی اکرم کی قبر مبارک کے پاس دو رکعت نماز ادا کرے اور ایسی جگہ پر کھڑا ہو کہ منبر کا ستون اس کے پاس کندھے کے بالمقابل ہو۔ حضور ﷺ اسی جگہ پر کھڑے ہوا کرتے تھے یہ وہ جگہ ہے جو آپ کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان ہے پھر اللہ تعالیٰ نے جو بھی توفیق عطا کی ہو اس کے مطابق اس کا سجدہ شکر ادا کرے اور جو دل میں ہو دعا مانگے سے چل کر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرف آئے اور آپ کے سرہانے کی طرف قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو۔ کے بعد قبر مبارک سے تین یا چار ہاتھ کے فاصلے تک پہنچ جائے اس سے زیادہ آگے نہ بڑھے۔ قبر مبارک کی دیوار (یعنی اس کو ہاتھ نہ لگائے اور اس طرح ادب سے کھڑا ہو جس طرح انسان نماز میں کھڑا ہوا کرتا ہے اس وقت وہ حضور ﷺ کی مددگی کا تصور کرے اور یوں محسوس کر لے جیسے آپ قبر مبارک میں آرام فرما ہیں اور اس کی موجودگی سے واقف ہیں اس کی کوئی شک نہ رہے ہیں اس کے بعد انسان یہ کہے:

”اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے رسالت کی تبلیغ کر دی امانت کو ادا کر دیا اُمت کی خیر خواہی کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا“

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو ایسی حالت میں قبض کیا کہ وہ لائق تعریف تھی اللہ تعالیٰ ہمارے تمام چھوٹوں اور بڑوں کی طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطاء کرے اور آپ پر سب سے افضل درود نازل کرے اور سب سے پاکیزہ اور مکمل سلام نازل کرے جو مستقل جاری رہے۔ اے اللہ! تو ہمارے نبی کو قیامت کے دن تمام انبیاء کے مقابلے میں سب سے زیادہ قریبی مرتبہ عطاء کرنا ہمیں ان کے (حوض کوثر کے) جام سے سیراب کرنا ہمیں ان کی شفاعت نصیب کرنا قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھیوں کے ساتھ رکھنا اے اللہ! روضہ مبارک پر یہ ہماری آخری حاضری نہ ہو اے ذوالجلال والا کرام! تو ہمیں یہاں دوبارہ حاضری بھی نصیب کرنا۔

(یہ دعا مانگتے ہوئے) آدمی اپنی آواز نہ زیادہ اونچی رکھے اور نہ ہی بالکل دھیمی رکھے۔ اس کے بعد ان تمام دوستوں سلام پہنچائے جنہوں نے سلام عرض کرنے کی گزارش کی تھی۔ اس کے لیے اسے یوں کہنا چاہیے:

”اے اللہ کے رسول! فلاں بن فلاں کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طلبگار ہے تو آپ اس کی اور تمام اہل ایمان کی شفاعت کیجئے۔“

اس کے بعد جس طرف نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک ہے اس طرف کھڑا ہو اس طرح کہ اس کی پشت قبلے کی طرف ہو جو بھی اس کا جی چاہے وہ والد درود پڑھ لے۔

اس کے بعد شیخ عبد الرحمن الجزیری نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر ان کے دعا کرنے اور ان پر سلام بھیجنے کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کے دیگر مقامات وہاں کے شہداء صحابہ صلوات اللہ علیہم کے مزارات کی زیارات کے حوالے سے مختلف امور کا تذکرہ کیا ہے۔

2657- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ وَالْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَامِلِيُّ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبُسْرِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَأَبُو عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْأَسْوَدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي لَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت حاطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میرے انتقال کرنے کے بعد میری زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا اور جو شخص مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک فوت ہو وہ قیامت کے دن ایمان لانے والوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2658- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ الْقُبَيْدِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَهَنَّمَ

۱۔ اللہ علیہ السلام ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما: شیخ عبد الرحمن الجزیری

۲۶۵۷۔ قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۸۶): (وفي إسناده رجل مجهول) -۵-

تَعْنِي.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

وایان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن حلال عبدی ابوعمران بصری۔ قال ابو حاتم: مجہول۔ وقال عقیلی: لا یتالیح علی حدیثہ۔ وقال ابن عدی: ارجو انہ یاس۔ وقال ذہبی: صالح حدیث۔ وامام دارقطنی فرماتے ہیں: مجہول۔ وقال ابن قطن: لم تثبت عدالتہ۔ ان کے مزید آلات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵۶۶/۶-۵۶۸)، ولسان (۱۷۳-۱۷۴)۔

2659- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ثَوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَ نَجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ وَحَجَّةَ قَرْنٍ مَعَهَا عُمْرَةٌ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تین حج کیے تھے دو حج ہجرت کرنے سے پہلے کیے تھے اور ایک وہ حج تھا جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی کیا تھا (یعنی حجۃ الوداع)۔

2660- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْكَابَ حَدَّثَنَا رَوْحُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجَّ كُلَّ عَامٍ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَكُنْ حَجًّا وَلَمْ تُطِيعُوا.

قال ابن حجر في (التلخيص) (۲۸۶/۲): (وموسى قال ابو حاتم: مجہول: اي: العمالة: وخرجه ابن خزيمة في صحيحه من طريقه: ان صح الخبر: فان في القلب من اسناده: ثم رجع انه من رواية عبد الله بن عمر العمري الكبير الضعيف: لا يصح الثقة: وصرح الثقة لا يروى هذا الخبر النكر: وقال العقبلي: لا يصح حديث موسى: ولا يتابع عليه: ولا يصح في هذا الباب شيء: وفي قوله: يتابع عليه: انظر: فقد اخرج الطبراني من طريق مسلمة بن سالم الجبرني عن عبد الله بن عمر بلقاء: (من جاءني زائراً لا تعبته الا اني كان حقا علي ان اكون له تعباً يوم القيامة) وجزم الضياء في (الاحكام) وقبلة البيهقي بان عبد الله بن عمر المذكور في هذا الحديث هو الكبير: وخرجه الخطيب في (الرواة عن مالك) في ترجمة النعمان بن تبت: وقال: انه تفرد به عن مالك عن نافع عن ابن عمر (من حج ولم يزدني: فقد جفاني) - وذكره ابن عدی (۲۸۸/۸) - وابن حبان في ترجمة النعمان - والنعمان ضعيف - وقال الدارقطني: في هذا الحديث علي ابنه لا علي النعمان - وخرجه البزار من حديث زيد بن اسلم عن ابن عمر: وفي اسناده عبد الله بن ابراهيم البرقي وهو ضعيف - وخرجه البيهقي من حديث ابي داود الطيالسي عن سواد بن ميسون عن رجل من آل عمر عن عمر - قال البيهقي: انه مجهول - وفي الباب عن انس اخرجه ابن ابي الدنيا في كتاب (القبور) قال: نا معيد بن عثمان الجرجاني: نا ابن ابي عمير: اخرجني الحسن بن سليمان بن يزيد الكوفي عن انس بن مالك مرفوعاً: (من زلني بالمدينة معتصباً كنت له تفيعاً وشهداً يوم القيامة) - وخرجه ابن حبان والدارقطني - ا - وراجع بقية كلام ابن حجر في (التلخيص) (۲۸۷/۲)۔

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حج کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے جو شخص اس کے بعد بھی حج کرے گا تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا اگر میں یہ کہہ دیتا "جی ہاں" تو یہ واجب ہو جاتا اور اگر یہ واجب ہو جاتا تو تم اس حکم پر عمل کر سکتے۔

2661- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ ابْنِ سِنَانٍ الدُّوَلِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا قَوْمِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَمَّتْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِنْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هِيَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ مَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ لَكُمْ وَإِذَا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تَطِيعُونَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج کرنا فرض کیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہے)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے اس کے بعد جو حج کرے گا تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا اگر میں دیتا تو یہ تم پر لازم ہو جاتا اور اس صورت میں تم اس حکم پر عمل پیرا نہ ہو سکتے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن خالد بن مسافر تھمی، امیر مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں میں سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۷۳)۔

2662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجَّ كُلَّ عَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر سال حج کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے جو اس کے بعد بھی کرے گا تو یہ نفل ہوگا۔

2663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2664- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حَمِيدٍ الْيَحْصَبِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الجلیل بن حمید، مکی، ابومالک مصری، لا باس بہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۷۷۰)۔

2665- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدِّينَوْرِيُّ الْمُكْتَبُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَدَّنَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ قَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَكُلَ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ إِنَّمَا هِيَ حَاجَةٌ وَاحِدَةٌ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ . قَوْلُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُمْ وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَيَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حج کرنے کا حکم دیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا یہ ایک ہی مرتبہ کرنا فرض ہے البتہ جو شخص نفلی عبادت کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرنے والا اور اس کا عزم رکھنے والا ہے۔

2666- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالُوا حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ فَقَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَ لَكُمْ تَسْأَلُوكُمْ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِمَامُ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَقَالَ الزُّعْفَرَانِيُّ فَسَكَّتْ ثُمَّ قَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ ثُمَّ قَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ فَقَالَ لَا . وَالْبَاقِي مِثْلُهُ .

۳۶۶۶- أخرجه أحمد (۱۱۲/۱) ثنا منصور بن وردان اللامي - به - وأخرجه الترمذي في المعجم (۱۷۸/۲) باب: ما جاء: كم فرض الحج (۱۸۸) وفي التفسير (۲۳۹/۵) باب: ومن سورة المائدة (۲۰۵۵) عن أبي سعيد اللامي: حدثنا منصور - به - وقال: (حسن غريب) - وأخرجه ابن ماجه في المسالك (۹۶۲/۲) باب: فرض الحج (۲۸۸۸) عن محمد بن عبد الله بن حمير و علي بن محمد: قال: ثنا منصور - به - وأخرجه الحاكم (۲۹۲/۲) من طريقه موقوف من إبراهيم التيمي السجدي: ثنا منصور - به - قال الذهبي في (التلخيص): (موقوف رافضی) - عند الأعلی: (قصو ابن عامر: ضعفه أحمد) - (ابو البختري لم يتركه عليا) - (ابو) - وكذلك أخرجه السراج في مسنده - وقال: (ابو البختري لم يسمع من علي) - (راجع نصب الراية للزيلعي (۲/۲) -

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور لوگوں پر واجب ہے وہ اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں جو شخص وہاں تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہے۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے خاموشی اختیار کی لوگوں نے کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے کہا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! تم ایسی چیزیں دریافت نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں برا لگے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبد اللہ بن ابی طالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ربما واهم، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۹۷)۔

2667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ عَنْ سَمَاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَلَوْ قُلْتُ كُلَّ عَامٍ لَكَانَتْ كُلَّ عَامٍ . فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَحْجُ مَكَانَ أَبِي فَإِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ حُجَّ مَكَانَ أَبِيكَ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا ہر سال حج کرنا لازم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ مسلمان پر ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے اگر میں ہر سال کہہ دیتا تو یہ ہر سال فرض ہو جاتا تو ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا ہوں کیونکہ وہ بزرگ آدمی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

2668- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَامَهُ مِرَارًا فَبَعَلَ بِغَرَضٍ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُضِيَ بِهَا - ثُمَّ قَالَ - دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الدِّينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاجْتِلَالِهِمْ عَلَى آبَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتَوْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا

۲۶۶۸- أخرجه ابن مهان في المعجم (۱۹/۹) باب فرض الحج (۲۷۰۵) من طريق إسماعيل بن إبراهيم أخبرنا النضر بن شميل و أخرجه أحمد (۵۰۸/۲) و مسلم في المعجم (۹۷۵/۲) باب فرض الحج مرة في العمر (۱۲۳۷) و النسائي في المسائل (۱۱۱-۱۱۰/۵) باب وجوب الحج و البيهقي في الكبرى (۲۲۶/۱) من طريق عن الربيع بن مسلم

لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَبُوا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تعالیٰ نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ اس نے مرتبہ یہ سوال کیا نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا پھر ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے ادا نہیں کر سکتے تھے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز میں تمہارے سامنے بیان نہ کروں اسے ویسے نہ دینے دیا کرو تم سے پہلے کے لوگ سوال کرنے کی وجہ سے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجالاؤ اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اس سے جاؤ۔

2669- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَخَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔

2670- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ . لَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ الْقَائِلُ . قَالُوا فَلَانٌ . قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا أَطَقْتُمُوهَا وَلَوْ لَمْ يَلْقُوهَا لَكَفَرْتُمْ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدَّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: لوگو! تم پر حج کرنا فرض قرار دے دیا گیا ہے تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے سوال دہرایا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہنے والا شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ شخص ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے کرنے پاتے اور جب تم اسے کرنے پاتے تو تم کفر کے مرتکب ہوتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

۱- راجع ما قبلہ وقد أخرجه الطبري في التفسير (۱۳۸۰:۵) (۱۳۸۰:۶) من حديث الحسين بن واقد عن محمد بن زياد - ۲-

۳- أخرجه الطبراني في التفسير (۱۳۸۰:۶) من طريق عبد الرحيم بن سليمان عن ابراهيم ابن مسلم الرجزري - ۴- و الرجزري لهذا

”اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کی جائیں تو تمہیں برا لگے۔“

2671- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَأَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي

حَامِدٍ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَالِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّ لَيْسَ قَدْرٌ قَالَ هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَأَلِفْهُمْ عَنِّي إِذَا لَقَيْتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَرٌّ إِلَى اللَّهِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي أَنَاسٍ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَخْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطَّى حَتَّى وَرِكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يَجْلِسُ أَحَدُنَا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتِمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتُحِمَّ الْوُضُوءَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتَ هَذَا فَأَنَا مُسْلِمٌ قَالَ نَعَمْ . قَالَ صَدَقْتَ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الرَّجُلِ . فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَذَرُونَ مَنْ هَذَا هَذَا جَبْرِيلُ آتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَخُذُوا عَنْهُ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبَّهَ عَلَيَّ مِنْذُ آتَانِي قَبْلَ مَرَّتِي هَذِهِ وَمَا عَرَفْتُهُ حَتَّى وَلَّى . إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

☆ ☆ یحییٰ بن یحمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا ان میں سے کوئی شخص ہمارے پاس بھی موجود ہے میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو تو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ عبداللہ بن عمر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے لا تعلق ہونے کی گزارش کرتا ہے اور تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) یہ حدیث بیان کی: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کی موجودگی میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص وہاں آیا اس پر سفر کی کوئی علامت نہیں تھی اور وہ شہر کا رہنے والا بھی نہیں تھا وہ لوگوں کے بیچ میں سے گزرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا بالکل اسی طرح جیسے ہم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران بیٹھتا ہے پھر اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں پر رکھا اور عرض کی: اے حضرت محمد! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو اور تم وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر

۲۶۷۱- تقدم بسمون زياره: (ونعمت) - قال صاحب (التفهيم): (الحديث مخرج في الصحيحين ليس فيه: (ونعمت) - وهذه الزيادة في نسخة - نقلت عن (المنهاج المفضي) (۲/ ۲۸۲ - ۲۸۳) -

یہاں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ ﷺ نے ٹھیک فرمایا ہے۔
اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بیان کی اس حدیث کے آخر میں یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو
میرے پاس بلا کر لاؤ۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کی تلاش میں نکلے لیکن ہم اسے نہیں پاسکے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:
کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون شخص تھا یہ جبرائیل تھے جو تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں تو تم اسے حاصل
کر لو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! یہ جب سے میرے پاس آ رہے ہیں آج پہلی مرتبہ مجھے
انہیں پہچاننے میں دقت ہوئی اور میں نے انہیں اس وقت پہچانا جب یہ چلے گئے۔

اس حدیث کی سند ثابت اور صحیح ہے امام مسلم نے اسے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2672 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ
حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عُمَرَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا
هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ دَخَلَتِ الْعُمَرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرے کا حکم ہمارے اس سال
کے لیے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! ہمیشہ کے لیے ہے عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں
داخل ہو گیا ہے (یعنی ان دونوں کو ایک ساتھ کیا جاسکتا ہے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2673 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ . قَالَ وَحَدَّثَنَا
عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَذْرَكَ الْإِسْلَامَ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمَرَةَ وَلَا الظُّفْنَ . قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ
وَاعْتِمِرْ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا: انہوں نے عرض کی: میرے
والد بوڑھے ہو چکے ہیں وہ مسلمان ہو گئے ہیں لیکن اب وہ حج عمرہ اور سفر نہیں کر سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے
والد کی جانب سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن اوس بن ابی اوس، ثقفی طافی، تابعی کبیر، یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔ وہم من ذکرہ فی

صحاح۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶/۲)۔

2674 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عسقلانی (۵۱۸۷)۔

2679- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا خواتین کو جہاد کرنا لازم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان پر جہاد کرنا لازم ہے البتہ اس میں لڑائی نہیں ہوتی (ان کا جہاد) حج اور عمرہ ہے۔

2680- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَّا أَهْلَ مَكَّةَ فَإِنَّ عُمْرَتَهُمْ طَوَافُهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَلْيَخْرُجُوا إِلَى التَّعِيمِ ثُمَّ يَدْخُلُونَهَا مُحْرِمِينَ وَاللَّهُ مَا دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حج اور عمرہ تمام لوگوں پر فرض ہے صرف اہل مکہ کا حکم مختلف ہے چونکہ ان کا عمرہ ان کا طواف کرنا ہوگا اگر وہ اصرار کریں تو تعیم چلے جائیں پھر وہاں سے حالت احرام میں داخل ہو جائیں اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ مکہ میں جب بھی داخل ہوئے تو یا تو آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھا ہوتا تھا یا عمرے کا احرام باندھا ہوتا تھا۔

2681- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتَمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بَايَهُمَا بَدَأْتَ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں تم ان دونوں میں سے جسے پہلے کر لو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2682- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ: لَكُمْ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَرِيضَتَانِ لَا يَضُرُّكُمْ بَايَهُمَا بَدَأْتَ.

۲۶۸۰- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۷۱) من طريق عثمان بن سعيد المارمی: حدثنا محمد بن كثير: ثنا اسماعيل بن مسلم: به - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم - قال الزيلعي في نصب الرأية (۲/۱۸۹) عقب هذا الحديث: (قال البيهقي: قال الشافعي في مناقرة من أنكر عليه القول في وجوب العمرة: الوجوب اتبه بظاهر القرآن: لأنه قرئوا بالحج: فقول له: قد أمر النبي - عليه السلام - بالعمرة أو بنفسي الحج عن أبيسوا ولم يأمروا بفضاء العمرة! فقال: قد يكون الشيء في الحديث: فحفظ بعض الحديث دون بعض: وقد يحفظ كله فيورد بعضه دون بعض: وذلك بحسب السؤال) - ۵۱-

۲۶۸۱- أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۸۱) من طريق محمد بن يعقوب: به - قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۲۵): (في إسناده اسماعيل بن مسلم السككي وهو ضعيف: ثم هو عن ابن سيرين عن زید وهو منقطع: وأخرجه البيهقي موقوفاً عن زید من طريق ابن سيرين أيضاً) - وأخرجه ابن لويبة عن عطاء عن جابر بنحوه مرفوعاً - أخرجه ابن عدي (۵/۲۴۷) والبيهقي (۱/۲۵۰) - قال ابن عدي: (هذا الحديث عن ابن لويبة عن عطاء غير معطوف) - ۵۱- وقال البيهقي: (ابن لويبة لم يور معني به) - ۵۱-

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں ہیں تم ان میں سے کسی کو بھی پہلے ادا کر لو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2683- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَآخِرُنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أَحَدٌ إِلَّا عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَاجِبَتَانِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا فَمَنْ زَادَ بَعْدَهُمَا شَيْئًا فَهُوَ خَيْرٌ وَتَطَوُّعٌ. قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ فِي أَهْلِ مَكَّةَ شَيْئًا.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَآخِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے یعنی ان لوگوں پر جو وہاں تک جانے کی سہیل رکھتے ہوں جو شخص اس کے بعد مزید کرے گا تو یہ بھلائی ہے اور نقلی عبادت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں اہل مکہ کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا۔

ابن جریر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات فرمائی ہے جو شخص مکہ تک جانے کی سہیل رکھتا ہو حج کی طرح اس پر عمرہ کرنا بھی واجب ہے۔

2684- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ وَهِيَ الْأَصْغَرُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کی طرح عمرہ کرنا بھی واجب ہے اور یہ چھوٹا حج ہے۔

2685- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ الْأَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ.

۳۸۸- أخرجه الحاكم في المستدرک (۴۷۱/۱): حدثنا أبو الوليد ثنا محمد بن عيسى ثنا يحيى بن أيوب: به- و من طريقه البيهقي في الحسن (۲۵۱/۴) كتاب الحج: باب من قال بوجوب العمرة: استدلالاً بقول الله تعالى: (واكملوا الحج) -

۳۸۹- أخرجه البيهقي في سننه (۲۵۱/۴) من طريق المارفتي: به- وأخرجه أيضاً الحاكم في المستدرک: كما في نصب الرابة (۱۱۹/۲) من طريق ابن أبي عمير عن عبد العزيز عن ابن جريج: به- وفيه قال ابن جريج: (وأخبرت عن ابن عباس) دون ذكره عن طريقه من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في سننه أيضاً (۲۵۱/۴) - وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين - وقد علقه البخاري في صحيحه (۴۷۱/۴) كتاب العمرة: باب وجوب العمرة وفصلها - وقال: (وقال ابن عمر - رضي الله عنهما - : ليس أحد إلا وعليه حجة وعمره) - (المراد) -

۳۸۸- أخرجه البيهقي (۲۵۱/۴) من طريق المارفتي: به- وفي إسناده إبراهيم بن أبي يحيى: وهو ضعيف لم يوثقه غير الشافعي: وقد تقدم الكلام عليه مراراً -

۳۸۹- أخرجه البيهقي (۲۵۲/۴) كتاب الحج: باب وجوب العمرة من طريق المارفتي: به- وفي إسناده أبي إسحاق: وهو عمرو بن عبد الله السبيعي مدلس: وقد عمن -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بڑا حج قربانی کے دن ہوتا ہے اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔

2686- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَمَزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَلَدِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِيهِ وَإِنَّ الْعُمْرَةَ الْأَصْفَرُ وَلَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا.

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ حضرت عمرو بن حزم کو بھیجا اس میں یہ تحریر تھا: ”عمرہ چھوٹا حج ہے اور قرآن کو صرف با وضو شخص ہاتھ لگا سکتا ہے۔“

2687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ سُلَيْمَانُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ أَوْاجِبٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ. فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنَّ خَيْرَ لَكَ. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حَجَّاجٍ وَأَبْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْفُوقًا مِّنْ قَوْلِ جَابِرِ

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نماز زکوٰۃ اور حج کے بارے دریافت کیا: کیا یہ فرض ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے عمرے کے بارے دریافت کیا: کیا یہ بھی فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم عمرہ کر لو گے تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2688- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعُمْرَةُ أَوْاجِبَةٌ لَا وَأَنَّ تَعْتِمِرَ خَيْرٌ لَّكَ.

۲۶۸۶- مزہ۔ من حدیث طویل اخرجه ابن حبان (۶۰۰۹) و المعاکم (۲۹۵/۱) و البیہقی (۸۹/۱) من طرق عن ابی موسیٰ بہ۔ وهو حدیث ضعیف جداً و قسم الحكم في انواره فقال: (سليمان بن داود) - و الصواب انه (سليمان بن داود) المنزلة. مرر ذلك جماعة من العلماء منقسم: ابو داود و النسائي و ابو حاتم و الذهبي و غيرهم - راجع (المراسيل) للبيهقي (۲۱۳) و علل الحديث لابن ابی حاتم (۲۲۲/۱) و سنن النسائي (۵۹/۸)۔

۲۶۸۷- اخرجه الترمذي في المعجم (۲۷۰/۲) باب ما جاء في المرأة الواجبة في ام لا (۹۳۱) من طريق عمرو بن علي عن المعراج قال الترمذي: (حديث حسن صحيح) - و اخرجه احمد في مسنده (۳۶/۲) ثنا ابو معاوية ثنا المعراج بن ارطاة بہ۔ و ذكره في المعرفة (۵۸/۷) باب: العمرة هل تجب وجوب المعجم (۹۲۹۲) من طريق ابن المنكر موقوفاً على جابر ثم قال (۹۲۹۲) المعراج بن ارطاة عن ابن المنكر مرفوعاً و رفعه ضعيف - و هو ايضا في الكبرى للبيهقي (۲۵۰/۲) و قال البيهقي (۱) عن جابر موقوف كذا اخرجه ابن جرير و غيره - و قال النوري: (ينبغي ان يلحق بكلام الترمذي في تصحيحه فقد انقضى العمل بتصحيحه) - و راجع: نصب الراية (۱۵۰/۲) و تلخيص المعبر (۲۳۶/۲)۔

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔
2689- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ

حَجَّاجٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2690- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ فَرِيضَتُهَا كَفَرِيضَةِ الْحَجِّ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتِمَرَ خَيْرٌ لَكَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے اور یہ حج کی طرح فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

2691- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ بْنُ يَعْقُوبَ أَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا إِنَّمَا أَجْرُكَ فِي عُمْرَتِكَ عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ فیما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے ان کے عمرے کے بارے میں 'یعنی جو عمرہ سیدہ عائشہ فیما نے کیا تھا یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جو تم نے خرچ کیا ہے۔

2692- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَتَّابٍ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا إِنَّ لَكَ مِنَ الْأَجْرِ عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكَ.

۳۶۹۰- أخرجه الطبرانی في الأوسط (۶۵۷۲): حدثنا محمد بن عبد الرحيم بن نمير المصري نا سعيد بن عفير - به - وقال الطبرانی: (عبد الله الذي روى عنه يحيى بن ابوب لؤي الحديث لؤي: عبد الله بن أبي جعفر - لم يرو هذا الحديث عن أبي الزبير الذي عجله الله بن أبي جعفر - نفرد به: يحيى بن ابوب - و المشهور من حديث العجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكسر عن جابر -) - قال الزيلعي في نصب الراية (۱۵۰/۲): (ويحيى بن ابوب ضيفته قال الذهبي في (الميزان): وقد نفرد به سعيد عنه عن جابر -) - و أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۹۶/۸-۲۹۷) في ترجمة أبي عصة نوح بن أبي مريم من طريقه عن محمد بن المنكسر عن جابر - به - مرفوعا - قال ابن عدي: (ولنا يعرف بعجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكسر و أبو عصة قد أخرجه أيضا عن ابن المنكسر و لعله سرقه منه -) - و قال ابن حجر في (المناقب) (۳۳۶/۲): (و أبو عصة كذبوه -) - و أجمع بقية كلام ابن حجر على الحديث في (المناقب) - و الحديث أخرجه - أيضا - البيهقي في الكبرى و أبو نعيم في المعية (۱۸۰/۸) و الخطيب في تاريخ بغداد (۲۲/۸) -

۳۶۹۱- أخرجه الحاكم في المستدرک (۷۷۲-۷۷۱/۱) من طريق علي بن مسلم الاصبهاني عن جعفر بن مكرم - به - و صححه - و أخرجه الطبرانی في الأوسط (۸۳۶) من طريق الحسين بن ابريس العلواني - به - وقال: (لم يرو هذا الحديث عن سفيان الذي سمران -) - و أخرجه أبو نعيم في اخبار اصبهان (۳۳۸/۱) -

۳۶۹۲- أخرجه المحكم (۷۷۱) من طريق صالح بن محمد بن حبيب الحافظ نا سعيد اب سليمان نا قتاد بن ربعي عن ابن عون - به - وقال: (صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه -) - و

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عمرے کے بارے میں ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جتنی مشقت تم نے برداشت کی ہے اور جو خرچ کیا ہے۔

2693- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَمْسِكُ الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّلْبِيَةِ حَتَّى يَفْتَحَ الطَّوْفَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے والا شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا رہے گا جب تک طواف

کا آغاز نہیں کر لیتا۔

2694- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَمْنُ تَمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ قَالَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَحْدَهُ وَلَا يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو شخص

عمرے کو حج کے ساتھ ملا کر حج تمتع کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرے گا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گا جب قربانی کا دن ہوگا تو وہ صرف بیت اللہ کا طواف کرے گا اس وقت وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرے گا۔

2695- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عَلِيُّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقِيلَ لِعَلِيِّ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ . فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدْ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا . فَلَبَّى عَلِيُّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَنْهَهُمُ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيُّ أَلَمْ أُخْبَرَ أَنَّكَ تَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ قَالَ بَلَى . فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَتُّعَ قَالَ بَلَى .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما دونوں حج کے لیے آئے راستے میں حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کے طور پر عمرے کو حج کے ساتھ شامل کرنے سے منع کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو کہ وہ روانہ ہو چکے ہیں تو تم بھی روانہ ہو جاؤ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو منع نہیں کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے آپ نے عمرے کو تمتع کے طور پر ساتھ ملانے سے منع کر دیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2696- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَخْبَرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عُثْمَانَ نَهَى أَصْحَابَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَصْحَابِهِ إِذَا ارْتَحَلْتُ عُثْمَانُ فَارْتَحِلُوا قَالَ فَاهْلًا وَأَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يُكَلِّمَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ أُخْبَرَ أَنَّكَ نَهَيْتَ أَصْحَابَكَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَتُّعَ قَالَ بَلَى قَالَ سَعِيدٌ فَلَا أَدْرِي مَا أَجَابَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

★★ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے راستے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عثمان نے اپنے ساتھیوں کو عمرے کو حج کے ساتھ ملانے سے یعنی حج تمتع کرنے سے منع کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوں گے تو تم بھی روانہ ہو جانا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا احرام باندھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو کچھ نہیں کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے آپ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے آپ نے اپنے ساتھیوں کو عمرے کو حج کے ساتھ ملانے سے یعنی حج تمتع سے منع کر دیا ہے کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نہیں سنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

سعید بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کیا جواب دیا۔

2697- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ السَّرُوزِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا . قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا . قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ كَتَبَهُ مَعَنَا مُرَبِّعٌ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَدِمُوا فَكَانَ فِي قَوَائِدِهِمْ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا تھا:

”میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۲۶۹۷- أخرجه البخاري في البخاري (۷۰/۸) باب: بعث علي بن ابي طالب وخالد بن الوليد - رضي الله عنهما - الى اليمن قبل حجة الوداع (۱۲۵۲) و (۱۲۵۳) و مسلم في الحج (۹۰/۲) باب: في الافراد والقران بالحج والعمرة (۱۲۲۲/۱۸۵) و ابو داود في المناسك (۲۹۱/۲) باب: في القران (۱۱۷۹۵) والنسائي في المناسك (۱۵۰/۵) باب: القران و ابن ماجه في المناسك (۹۸۶/۲) باب: من قرن الحج والعمرة (۲۹۶۸) و الطحاوي في المعاني في الحج (۱۵۲/۲) باب: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم به معروفا في حجة الوداع و البيهقي في الحج (۹/۵) باب: من اختار القران و زعم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قارئا و الحاكم في الحج (۴۷۲/۱) و الطبراني في الصغير (۸۲-۸۱/۲) و ابو نعيم في الحلية (۱۱۶/۲) و المولدي في (الامعاء و الكنى) (۱۹۸/۱) و ابن الجارود (۱۴۲۰) و ابن خزيمة (۱۷۰/۴) (۲۶۹۸) و المعيني (۵۱۰/۲) (۱۲۱۵) و احمد (۹۹/۲) من وجوه عن انس ... به۔

2698-

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ خَالِدِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّمَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَاجٍّ بَعْدَهَا.

☆☆

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کر دیا تھا۔ آپ ﷺ اس بات سے واقف تھے کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے۔

2699-

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا أَبُو زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَكَ مِنْ جَنَّةٍ فَقَالَ شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْرَبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي قَالَ وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَإِذَا فَرَّغْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ آيَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ.

☆☆

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں آب زم زم پی کر آیا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسے اسی طرح پیا ہے جیسے پینا چاہیے تھا؟ اس نے جواب دیا: کیا: اے حضرت ابن عباس! وہ کیسے (پیا جاتا ہے)؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم نے اسے پینا ہو تو اسے طرف رخ کرو اللہ کا نام لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور پھر تین سانسوں میں پیو اور زیادہ مقدار میں پیو پھر جب تم اسے پی کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ وہ (منافقین) زم زم زیادہ مقدار میں نہیں پیتے۔

2700-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

۲۶۹۸- کنذا اخرجہ الدارقطنی عن یحییٰ بن سعید عن اسماعیل بن عطاء فاضرجہ عن اسماعیل عن عبد اللہ بن ابی اسرجہ الطبرانی فی الاوسط (۳۶۰۸) من طریق و اخرجہ العاکم فی المنازل (۱/۱۷۲) من طریق یحییٰ بن سعید۔ ۲۶۹۹- اختلاف فیہ علی عثمان بن الاسود: فاضرجہ الدارقطنی لہذا من طریق محمد بن بککار الریان عن اسماعیل بن زکریا عن ابن سلیک عن ابن عباس۔ و اخرجہ ابن ماجہ فی الحج (۱/۱۷۲) باب: الشرب من زمزم (۲/۶۱) من طریق عبید اللہ بن موسی عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابن عباس۔ وقال ابو صیری فی الزوائد: (لہذا انما صحیح رجالہ متفقون)۔ ۲۷۰۰- اخرجہ البخاری فی التاريخ الكبير (۱/۱۵۸) (۱/۱۶۸) فی ترجمة: (محمد بن عبد الرحمن ابو خراة القرشي)۔ و الحديث ايضا عند في الكبير (۱/۱۲۱) و البيهقي في الكبير (۱/۱۵۸) (۱/۱۶۸) من طريق محمد بن الصباح: بهذا الاسناد۔ و اخرجہ العاکم فی التاريخ الكبير (۱/۱۲۱) و البيهقي في الكبير (۱/۱۵۸) (۱/۱۶۸) من طريق محمد بن الصباح: بهذا الاسناد۔ و اخرجہ العاکم فی التاريخ الكبير (۱/۱۲۱) و البيهقي في الكبير (۱/۱۵۸) (۱/۱۶۸) من طريق محمد بن الصباح: بهذا الاسناد۔ و اخرجہ العاکم فی التاريخ الكبير (۱/۱۲۱) و البيهقي في الكبير (۱/۱۵۸) (۱/۱۶۸) من طريق محمد بن الصباح: بهذا الاسناد۔

سَمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ عَنِ السَّيِّ -
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2701- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ التُّرُقُفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ
عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ
دَاءٍ -

☆ ☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آپ زم زم پیتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

”اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع دے ایسے رزق کا سوال کرتا ہوں جو وسعت والا ہو اور ہر
بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔“

2702- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
سَبِّ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللَّهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيَشْبِعَكَ أَشْبَعَكَ
بِهِ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمِنِكَ قَطْعَهُ وَهِيَ هَزْمَةُ جَبْرِيلَ وَسُقْيَا اللَّهِ إِسْمَاعِيلَ -

☆ ☆ مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب

امدادہ ضعیف: فیہ حفص بن عمر العدنی: ضعفه الحافظ فی التخریج (۱۸۲۶)۔

قال ابن حجر فی (جزء ما) زمزم لما شرب له (ص ۲۷-۲۸ ط): الصحابة - طنطا: (وقد ذكر الذهبي في الميزان (۱۸۵/۲) - هذا
في نسخة عمر بن الحسن نبيح المارقطني في هذا الحديث: فقال: عمر بن الحسن الشاذلي القاضي ابو الحسن: ضعفه
الذهبي: وجاء عنه انه كذبه: وكم بالاجاب من ذلك!! قال الدارقطني: فساد هذا الحديث - قال الذهبي: فلفظ اسم الدارقطني بسكونه: هذا
هو هذا الامداد باطل: ما اخرجه ابن عيينة قط: بل المعروف حديثه جابر من رواية عبد الله بن الموصل - قلت - اي: الحافظ ابن حجر: بل
اي: ان يكون الزي اسم في هذا الكلام: الذهبي: فانه تكلم فيه فلم يحسب: و الدارقطني اجل من ان يقال في حقه هذا الكلام: فان عمر
الحسن لم يخرجه حتى يلزم الدارقطني ان يشرح حاله: وقد سلم الذهبي بثقة من بين عمر بن الحسن و ابن عيينة: فلماذا انحصر
جمع عنده في عمر: وليس آفة لهذا الحديث من عمر علي ما نبينه - فقد اخرجه الحاكم في المستدرک (۲۷۲/۱) قال: حدثنا علي بن
سفيان العمري: ثنا محمد بن اتمام: وقال: هذا حديث صحيح الامداد ان سلم من الجارودي انشبه: فهذا كلام من عرف حال لهو له:
ان فان علي بن هيثم من الثقات: و نيحه محمد بن اتمام ثقة عنده: و ان كان ابن القطان و تبعه النسري قالوا: انه لا يعرف: فقد
الحاكم: و مع ذلك فقد شد في تخرجه برفع لهذا الحديث: و بوصله - اما الجارودي: فقد ذكره الخطيب في تاريخه (۲۷۷/۲) و قال:
سمو: قلت: لو كما قال الله انه انزل عن ابن عيينة بوصول لهذا الحديث: و مثله اذا انزل لا يحسب به: فليست ارا حاله: و قد
الحسيني: و ابن ابي عمير: و غيرهما من الحفاظ: عن ابن عيينة: عن ابن ابي نجیح عن مجاهد: و لو و ان كان مثله لا يقال
اي: فيكون في تخرجه لو قال مجاهد: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فيكون مرسله: و قد اخرجه سعيد بن منصور في
عن سفيان بن عيينة كذلك: و الحكيم الترمذي في نوات الاموال عن عبد الجبار بن العلاء: عن سفيان كذلك: و كذا اخرجه عبد
في مصنفه (۱۸۰/۵) رقم ۹۱۳۳ و الفاكهي ايضا من طريق عبد الرزاق عن سفيان كذلك: و كذا اخرجه الدارقطني في كتاب تاريخ
من جمده عن ابن عيينة كذلك: و هذا هو المعتمد: و لا عبرة بقول: الحكم للواصل - (الله - وله شاهد من حديث جابر اخرجه ابن
في الحج (۱۰۱۸/۲) باب: الشرب من زمزم (۲۰۶۲) و ابن ابي شيبة في مصنفه (۲۵۸/۱) (۴۶۶/۵) و احمد في مسنده (۲۵۷/۲) و
شم (۱۶۳/۱) و البيهقي (۲۰۲/۵) و ابو نعیم في اخبار اصفيان (۲۷/۲) و المقيلي (۲۰۲/۲) و الخطيب في تاريخه (۱۶۶/۱)
و الطبراني في الأوسط (۸۴۹) (۲۸۱۵) (۹۰۲۷) - و ضعفه البيهقي و ابو صيري و غيرهما: و في كل طرقه مقال - وقد استطرده
في بيان علله و الكلام عليه في جزء: (ما - زمزم لما شرب له) ص (۲۰ - فيما بعد) -

آب زم زم کو پی لیا جائے تو اگر تم نے اسے اس لیے پی لیا ہوتا کہ تم اس کے ذریعے شفاء حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء نصیب کرے گا اگر اسے اس لیے پیا ہوتا کہ تمہارا پیٹ بھر جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا اور اگر اس لیے پیا ہوتا کہ پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ختم کر دے گا یہ جبرائیل کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو سیراب کیا تھا۔

2703- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُثَنَّى

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُلَوِّقُ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ بِالْمُلْتَزِمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنا چہرہ مبارک اور سینہ ملتزم کے ساتھ ملاتے ہوئے دیکھا ہے۔

2704- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ

حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ عَلَى الْحَجَرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود پر پیشانی لگائی۔

2705- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ فَقُلْتُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَسِبْتُهُ كَثِيرًا.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری ابو ہریرہ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت جابر بن عبداللہ

رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے یہ حضرات جب حجر اسود کو استلام کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں

نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو تو میں نے کئی دفعہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2703- أخرجه البيهقي في سننه (١٦٦/٥) عن سفیان بن عیینہ - و الثنی: هو ابن الصلاح - وهو ضعيف - وانظر التخریب (٢٢٩/١) -

2704- أخرجه البيهقي (٧٥/٥) عن يحيى بن سليمان ابو سعيد الجعفي به - وابن يمان ضعيف الحديث - كما سبق - لكن أخرجه الشافعي في

اللام (١٧٠/٢) و عنه البيهقي في المعرفة (٢٠٦/٧) باب: السجود على الحجر الاسود مع التقبيل (٩٨٢٠) عن سعيد بن ابن جريج عن

جعفر قال: (رايت ابن عباس جاء يوم التروية مسجدا - رايه فقبل الركن ثم سجد عليه ثم قبله ثم سجد عليه ثلاث مرات) - فقلت

موقوفاً على ابن عباس - وأخرجه موقوفاً أيضاً الشافعي في اللام (١٧٠/٢) و البيهقي في الكبرى (٧٥/٥) و المعرفة (٢٠٦/٧) (٩٨٢٢) عن

مسلم بن خالد عن ابن جريج عن محمد بن عباد بن جعفر قال: (رايت ابن عباس - فذكره موقوفاً - وابن جريج مدلس - وقد عنعن -

مسلم بن خالد: هو الزنجي - وهو ضعيف الحديث - وأخرجه البيهقي في الكبرى (٧٤/٥) عن طريق جعفر بن عبد الله القرشي عن

محمد بن عباد بن جعفر انه راي ابن عباس - ثم قال: (رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل هكذا - فزاد فيه: الرقع - وروى الرقع

سيرة آخرة لكن فيه وهم واضطراب - راجع: تلخيص المعبر لابن حجر (٢٦٦/٢) - و سوانح من وجه آخر عن ابن عباس في المعبر

بخطتي ليس فيه ذكر السجود -

2705- أخرجه البيهقي في سننه (٧٥/٥) عن ابن جريج به -

2706- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْبَلُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اپنا رخسار مبارک اس پر رکھ دیتے تھے۔

2707- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي بِعُقُوبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُمَا عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَحْمٌ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ أَنْتُمْ حُرْمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے جبکہ تم احرام کی حالت میں ہو اس وقت جب تم نے اسے خود شکار نہ کیا ہو یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

2708- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

2707- أخرجه البيهقي في سننه (٧٦/٥) عن عبد الله بن مسلم عن مجاهد عن ابن عباس: به مرفوعاً- وعبد الله بن مسلم ضعيف: فقلعه من طريق فيه: فأخرجه مرة عن مجاهد عن ابن عباس: ومرة أخرى عن سعيد عن ابن عباس: وقد يكون أخرجه عنهما جميعاً- وعلى كل حال فهو ضعيف لا تصح روايته-

2707- أخرجه ابن خزيمة في صحيح (١٨٠/٤) (٥٦٤): حدثنا يونس بن عبد الأعلى - بإسناده و سننه - وأخرجه الحاكم في المستدرک (١٤٥٢/١) والبيهقي في الكبرى (١٩٠/٥) باب: ما لا يأكل المحرم من الصيد: والطحاوي في المعاني (١٧١/٢) باب الصيد بذيحه الحلال في الحمل: فصل للمحرم أن يأكل منه أم لا: وابن عبد البر في الاستدكار (٢٧٧/١١) من طريق عن ابن وهب - بإسناده - وأخرجه أبو حمزة في المحج (٤٢٨/٢) باب: لحم الصيد للمحرم (١٨٥١) والترمذي في المحج (٢٠٤/٢) باب: ما جاء في أكل الصيد للمحرم (٨٤٦) والنسائي في المناسك (١٨٧/٥) باب: إذا أثار المحرم إلى الصيد فقلعه الحلال: ومن طريقه ابن عبد البر في التمهيد (٦٢/٩) والاسد كذا (٢٧٨/١١) وابن حبان في المحج (٢٨٢/٩) باب: ما يباح للمحرم وما لا يباح (٢٩٧١) عن قتيبة بن سعيد عن يعقوب بن عبد الرحمن - به - وأخرجه - أيضاً - أحمد (٣٦٢/٢): ثنا سعيد بن منصور وقتيبة بن سعيد: قالوا: ثنا يعقوب بن عبد الرحمن - به - وقال الترمذي: (المطلب لا يعرف له سماعاً من جابر) وقال النسائي: (عمرو بن أبي عمرو ليس بغوي في الحديث) وإن كان روى له مالك - وقال ابن أبي حاتم في (المراجل) ص (٢١٠): (المطلب بن عبد الله عامة أهادينه مراجل: لم يترك أحدًا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا سئل عن صفة من سئل عن سلة بن الذكوان: ومن كان قريباً مضروباً ولم يسمع من جابر ولا من يزيد بن ثابت ولا من عمران بن حصين) - قال - ونقل الترمذي نحوه عن البخاري: كما في (العلل الكبير) للترمذي ص (٢٨٧-٢٨٦) - ولعلنا قال ابن الترمذي في الجواهر (١٩١/٥) وابن عبد البر في المحج (١٢٨/٢) وله علة أخرى وهي ضعف عمرو بن أبي عمرو: مولى المطلب - قال ابن حزم: (خبر ساقط: لأنه عن عمرو بن أبي عمرو وهو ضعيف) - قال - وقد اختلف عليه في إسناده أيضاً: كما نراه في (نصب الرتبة) (١٢٨/٢) - وقد ضعفه ابن الترمذي ونحوه سنده العلال المذكورة - قال الترمذي: (حديث جابر حديث مفسر - والمطلب لا يعرف له سماعاً عن جابر - والعمل على تصحيحه عند أهل العلم - لا يرون بالصيد للمحرم بأساً: إذا لم يصطده أو لم يمسسه من أجله - قال الشافعي: لقد أيسن حديث روي في هذا الباب: وأيسن - والعمل على هذا - وهو قول أحمد وإسحاق) - قال -

2708- أخرجه الشافعي في الأم (٢٠٨/٢) باب: طائر الصيد: وفي السنن في المحج (٢٢٢/١) (٢٦٢- ترتيب المسند) باب: فيما يباح للمحرم وما يحرّم وما يترتب على ارتكابه من المحرمات من الجنايات (٨٢٩) ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في (المعرفة) في المناسك (٤٢٩/٧) باب: ما يأكل المحرم من الصيد (١٠٥٧٩) - وابن أبي يحيى شيخ الشافعي: هو الأسلمي المتروك: بل كذبته بمفهومه - الشافعي حسن الظن به -

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2769- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَعْمَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ
بْنِ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ
النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2710- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2711- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ ابْنُ
أَبِي يَحْيَى أَخْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَمَعَ ابْنِ أَبِي يَحْيَى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ أَخْبَرَنِي مِّنْ سَمِعَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو
نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2712- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَمَنَ
الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرَمْ فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَذَكَرْتُ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ أُحْرِمُكَ وَإِنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
أَصْحَابَهُ فَآكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ إِنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ قَوْلُهُ اصْطَدْتُهُ لَكَ وَقَوْلُهُ وَلَمْ

۲۷۰۹- أخرجه الطحاوي في المحطاني (۱۷۱/۲) عن ابن أبي داود بإسناد آخر فقال ابن أبي داود: حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا إبراهيم بن
سويد: حدثني عمرو بن أبي عمرو عن المطالب عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم... به- كذا من نسخة أبي موسى- وراجع
نصب الراية (۱۲۸/۲) تلخيص العبير (۲۷۶/۲) مجمع الزوائد للسيوطي (۲۲۲/۲)-

۲۷۱۰- أخرجه الشافعي في الموضح السابق ذكره ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲۰/۷) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (۱۰۵۸۲) و
أخرجه أيضًا الطحاوي في المحطاني (۱۷۱/۲) من طريق عبد العزيز- وهو المداودي-... به- وقال البيهقي: (قلنا قال الشافعي: وابن
أبي يحيى أحفظ من المداودي-... به- وقال البيهقي: (قلنا قال الشافعي: وابن أبي يحيى أحفظ من المداودي- و سليمان مع ابن أبي
يحيى أحفظ من المداودي- قال أحمد: وكذلك أخرجه يعقوب بن عبد الرحمن اللخمي: و يحيى بن عبد الله بن سالم وغيرهما

عن عمرو عن المطالب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم)-... به- وهو الكلام في المداودي-
۲۷۱۱- راجع ما قبله- وللحديث شاهد بنحوه من رواية عثمان بن خالد الغساني: ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر بنحوه مرفوعاً- أخرجه
ابن عمير في (الكامل) (۲۰۰/۶)- بتحقيقنا في ترجمة عثمان بن خالد- والخطيب في (الرواة عن مالك): كما في تلخيص العبير لابن
عمير (۲۷۶/۲)- وقال ابن عمير: غير محفوظ عن مالك- ولا أعلم برواية غير عثمان بن خالد- وذكر ابن عمير: ان احاديث عثمان كلها بحسب
معرفة- وذكر الخطيب انه نفي به عن مالك- وقال ابن عمير: و عثمان ضعيف جدا-

ادا نیگی یا اس کی مثل کی ادائیگی دونوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو اس کی قیمت ادا کر دے اگر وہ چاہے تو اس شکار کی مانند جانور خرید کر (اس کی قربانی کر لے یا صدقہ کر لے)۔

اس بات پر تمام اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے اگر حالت احرام والا شخص شکار کو قتل کر دیتا ہے تو اس پر بدلہ دینا لازم ہے کیونکہ اس بارے میں قرآن کی نص موجود ہے۔ لیکن اگر کوئی عام شخص حرم کی حدود میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے تو حکم کیا ہے گا؟ اس بارے میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اس شخص کو بھی بدلہ دینا لازم ہوگا۔
امام داؤد ظاہری رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات نقل کی ہے ایسے شخص پر کوئی بدلہ لازم نہ ہوگا۔
اس بارے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے حرم کی حدود میں شکار کو مارنا حرام ہے اختلاف صرف اس کے کفارے کے بارے میں پایا جاتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”کیا انہوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم نے اسے امن والا حرم بنایا ہے۔“
اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اسی دن مکہ کو قابل احترام قرار دے دیا تھا۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی شخص حالت احرام میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے یا اسے کھا لیتا ہے تو اس صرف ایک کفارہ لازم ہوگا جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

2713 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِي رَكْبٍ فَأَهْدَى لَهُ طَائِرٌ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ وَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ أَنَا كُلُّ مِمَّا لَسْتُ مِنْهُ إِكْلًا فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ فِي ذَاكُمْ مِثْلَكُمْ إِنَّمَا اصْطَبَدَ لِي وَأُمِيتَ بِاسْمِي .

☆ ☆ یحییٰ بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے چند اور لوگوں سمیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا انہوں نے حضرت عثمان کی خدمت میں پرندہ پیش کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسرے لوگوں سے یہ کہا کہ وہ اسے کھالیں اور ان کے خاصے سے انکار کر دیا تو حضرت عمرو بن العاص نے ان سے کہا: کیا ہم اس چیز کو کھالیں جسے آپ نہیں کھاتے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کے بارے میں میری حیثیت تمہاری طرح نہیں ہے اسے میرے لیے شکار کیا ہے۔

۱۔ بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی کتاب الحج

۲۷۱۳ أخرجه عبد الرزاق في المسند (۱/۲۲۲) باب: الرخصة للمحرم في أكل الصيد (۸۲۶۵) و من طريقه البيهقي في الكرم (۱۹۱/۵) بهذا الإسناد - وأخرجه عبد الرزاق في المسند (۱/۲۲۲) باب: الرخصة للمحرم في أكل الصيد (۸۲۶۶) عن معمر بن النضام بن عمرو عن أبيه - بنحوه - وأخرجه النعماني في المعرفة (۷/۱۲۲) باب: ما يأكل المحرم من الصيد (۱۰۵۹۴) - عثمان فسأله نحوه - و من طريق الشافعي أخرجه البيهقي في المعرفة (۷/۱۲۲) باب: ما يأكل المحرم من الصيد (۱۰۵۹۴) -

2714- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّوْصِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْكَاهِلِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّي رَجُلٌ أَكْرَى فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنْ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّهُ لَا حَاجَ لَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَهُ مِثْلَ الَّذِي سَأَلْتَنِي فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لَكَ حَاجًا .

☆ ☆ ابو امامہ تمیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں اس طرح چیزیں کرائے پر دیتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں: تمہارا حج نہیں ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا: جس مسئلے کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا ہے تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے جب تم اپنے پروردگار کے فضل کو تلاش کرو۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا حج ہو گیا ہے۔

2715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا قَوْمٌ نُكْرَى ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ . وَقَالَ أَنْتُمْ حُجَّاجٌ .

☆ ☆ ابو امامہ تمیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں (حاجیوں کو) کرائے پر (سواری کے جانور) دیتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی اور یہ فرمایا: تم حاجی ہو۔

2716- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ نَيْبِ بْنِ تَيْمٍ تَيْمِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2717- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ - يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ - عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سِيلَ عَمَّنْ لَوْ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ يَذْبَحَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ فَيَجْعَلَ يَقُولُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ .

۱- أخرجه ابن أبي حاتم من طريق عباد بن العوام عن العلاء بن المسيب به - وأخرجه عبد الرزاق عن النوري عن العلاء بن المسيب به - لكنه قال: (عن رجل من بني تميم) بدلًا من (أبي أمامة التميمي) - كذا في (التعليق المفني) -
۲- أخرجه الواحدي في (أبواب النزول) ص (٤١) من طريق عيسى بن مسعود - حدثنا مروان بن معاوية الفزاري به -
۳- أخرجه أحمد (١٥٥/٢): ثنا عبد الله بن الوليد - يعني: العلاء بن مسعود - ثنا سفيان - بسندنا لا يشاهد -
۴- أخرجه البخاري (٢٨٢/٤): كتاب الحج: باب النج قبل العلوس - رقم (١٧٢١) - و البيهقي في السنن الكبرى (١٤٢/٥): كتاب الحج: التفصيل والتأخير في عمل يوم النحر من هذا الطريق -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہو یا رمی کرنے سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: کوئی حرج نہیں ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔

2718 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ فذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْنُ
الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ.

☆ ☆ علاء بن مسیب بنو تميم سے تعلق رکھنے والے شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صاحب کہتے ہیں

اس کے بعد انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2719 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو الْفُقَيْمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ إِنَّا قَوْمٌ نَكْرِي فَهَلْ لَنَا حَجٌّ قَالَ أَلَسْتُمْ تَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَتَأْتُونَ الْمُعَرَّفَ وَتَرْمُونَ الْجِمَارَ وَتَحْلِقُونَ رُءُوسَكُمْ قُلْنَا بَلَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِدْيِ سَأَلَتْنِي فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) فَقَالَ أَنْتُمْ حُجَّاجٌ.

☆ ☆ ابو امامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ (حاجیوں کو جانور) کرائے دیتے ہیں تو کیا ہمارا حج ہو جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم لوگ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے؟ میں نے کہا: جرات میں نہیں جاتے، جرات کو کنکریاں نہیں مارتے، اپنا سر نہیں منڈواتے، ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اسی چیز کے بارے میں دریافت کیا، میں نے مجھ سے سوال کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حاجی ہو۔

2720- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَخْرَوْنَ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صَوْرَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے

٢٧١٨- وهكذا قال عبد الرحمن - وهو ابن موهبي - عن صفوان - وهو في الحديث قبل الحاجب مثله عن صفوان بن يحيى - عن النسيبي - وقد سماه عبد الواحد بن زياد - وعبد بن العوام - وصفان بن معاوية الخزاري عن الملاء بن المسوب فقالوا (عن الملاء عن امامة النسيبي) -

٢٧١٩- أخرجه أحمد في المسند (١٥٥/٢) ثنا إسحاق بن عمار -

٢٧١٨- وهكذا قال عبد الرحمن - وهو ابن موسى - عن صفوان - وهو في الحديث قبل السابق مثله عن صفوان - بن يحيى - عن النسيبي - وقد سماه عبد الواحد بن زياد - وعبد بن العوام - ومروان بن معاوية الغزالي عن الملاء بن المسوب - فقالوا: (عن الملاء عن إمامة النسيبي) -

٢٧٩- المخرجه اعين في المسند (١٥٥/٢) : ثنا اسباط . -

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں مجرد ہوں گا۔

2721- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ

عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى أَنْ يُقَالَ لِلْمُسْلِمِ صَرُورَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کسی مسلمان کو مجرد (راہب) کہا جائے۔

2722- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَذْعَاءِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَتَطَاوَلَ فِي غَرَزِ الرَّحْلِ فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ مَا تَقُولُ أَوْ مَا تُرِيدُ قَالَ أَطِيعُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ . قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار حجۃ

الوداع کا خطبہ لوگوں کو دے رہے تھے آپ ﷺ تھوڑا سا بلند ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بات سن لی ہے؟ لوگوں سے پیچھے موجود ایک شخص نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے یا آپ ﷺ کی مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار کی فرماں برداری کرو پانچ نمازیں ادا کرو مال کی زکوٰۃ ادا کرو اپنے مخصوص مہینے کے روزے رکھو اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ ﷺ نے کتنا عرصہ پہلے یہ حدیث سنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس وقت میں سال کا تھا۔

2723- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ

لَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْجَمَلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَرَمٌ إِلَّا فِي

۲۷۲۱- أخرجه البيهقي في سننه (۱۶۵/۵) كتاب المعجم باب من كره ان يقال للنبي لم يعجم: (صروقة) - قال: أخرنا أبو الحسن بن عبدان بن سليمان بن أحمد بن أيوب ثنا عبدان ثنا شعيب بن أيوب به - قال البيهقي: (قال سليمان بن أحمد: لم يرفعه عن عبدان الل معاوية - الحديث عند الطبراني في الأوسط (۱۲۹۷): حدثنا أحمد - يعني أحمد بن محمد بن صدقة - قال: ثنا شعيب بن أيوب به - ومن طريق الطبراني أخرجه البيهقي عن عبدان ثنا شعيب: كما تقدم -

۲۷۲۲- أخرجه البيهقي في سننه (۱۶۵/۵) كتاب المعجم باب من كره ان يقال للنبي لم يعجم صروقة من طريق الدارقطني به - قال البيهقي: أخرجه عمر بن قيس وليس بالقوي . وقد أخرجه مكيان بن عبيدة عن عمرو عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا . وأخرجه ابن جرير عن عمرو عن عكرمة من قوله ونفى ان يكون ذلك عن ابن عباس أو عن النبي صلى الله عليه وسلم . قاله أعلم -

وَجْهَهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ملاعب امام محدث حافظ ابو فضل بغدادی، سمع عبداللہ بن بکر سہمی، وابانعم، وعبدصمد بن نعمان، وعفان، و مسلم بن ابراہیم، و طبقہ۔ وروی عنہ یحییٰ بن صاعد، واسماعیل صفار، وابوبکر بنجاد، وعثمان بن سماک وخلق۔

2724- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِحْرَامُ الْمَرْأَةِ فِي وَجْهِهَا وَإِحْرَامُ الرَّجُلِ فِي رَأْسِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی اور مرد احرام میں اپنے سر کو کھلا رکھے گا۔

2725- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيَْادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُخْرِمَاتٌ فَأَذَّ لِقِينَا الرُّكْبَانَ سَدَلْنَا الثُّوبَ عَلَى وُجُوهِنَا سَدَلًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم (خواتین) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئیں، ہم حالت احرام میں تھیں جب کچھ سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنے کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتیں۔

2724- أخرجه ابن عدي في الكامل (١٩/٢) - بنعقبا ١ - عنه البيهقي في الكبرى (١٧/٥) وأخرجه العقيلي (١١٦/١) والطبراني في الكبير (٢٧٠/١٢) والوسط (٦١٢٢) من طرق عن عبد الله بن رجاء... وقال ابن عدي: (وهذا الحديث لا أعلم برفعه عن عبد الله غير ابن الجبل لهذا) - وأبو الجبل لا يعرف له كثير شيء - وهو معروف بسنتين الحديثين ١ - ٢ - وقال الطبراني في الأوسط: (لم يرفع هذا الحديث عن عبد الله بن عمر إلا أبو الجبل تفرد به عبد الله بن رجاء) - ١ - قلنا: وأبو الجبل ضعفه يحيى بن معين وغيره وذكر له ابن عدي والعقيلي هذا الحديث في ترجمته في الضعفاء - قال الزيلعي في (نصب الراية) (٩٢/٢): (وقال الدارقطني في علل أبي جوب لهذا ضعف) وقد خالفه جماعة كابن عيينة وفضال بن يسار وعبد الرحمن بن سليمان وابن سيرين وأحمد بن حنبل وغيرهم فرواه عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر موقوفاً وهو الصواب - انتهى - وقال البيهقي: وأبو الجبل ضعيف عند أهل المسلم بالحديث والموقوف - انتهى - وقال ابن القطان في كتابه: أبو جوب بن محمد أبو الجبل مختلف فيه: فقال أبو زرعة: منكر الحديث - وقال أبو حاتم: لا بأس به - فخرج من هذا أن حديثه غير صحيح - انتهى كلامه - وأخرجه ابن عدي في الكامل العقيلي في ضعفاته وأعله بابي الجبل وقال: لا يتابع على رفعه إنما يروى موقوفاً - انتهى -

2724- أخرجه البيهقي في سننه (١٧/٥) كتاب الحج باب المرأة لا تتقب في إحرامها ولا تلبس القفلات من طريق الدارقطني به تنبيه: وفتح في المطبوع من سنن الدارقطني عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ... فذكره مرفوعاً - والصواب: مرفوعاً كـ إن شاء - وهو الذي ذكره البيهقي في السنن والذي اتبعه الزيلعي في نصب الراية (٩٢/٢) -

2725- أخرجه أبو داود في المناسك (١١٦/٢) باب: في المحرمة نخلتي وجسوها (١٨٣٢) وابن ماجه في المناسك (٩٧٩/٢) باب: المحرمة تسدل الثوب على وجسوها (٢٩٢٥) وابن خزيمة (٢٠٤-٢٠٣/٤) (٢٦٩١) والبيهقي في الحج (١٨/٥) باب: المحرمة تلبس الثوب من عل فيستر وجسوها ونجاسي عنه - وابن الجارود (١٨) من طريق يزيد بن أبي زياد... به - وقال البيهقي: (وكذلك أخرجه أبو عروبة محمد بن فضيل وعلي بن عاصم عن يزيد بن أبي زياد) وطالب المصنف لمجان بن عبيدة قيساً - روي عنه - عن يزيد: فقال: عن مجاهد قال: قالت أم سلمة - فذكره - ويزيد بن أبي زياد ضعيف كهر فغيره - وصلى بطلان قاله ابن حجر في (التفريب) (٣٦٥/٢) -

2726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَإِذَا لَقِينَا الرُّكْبَانَ أَرْسَلْنَا يَدَانَا مِنْ فَوْقِ رُءُوسِنَا عَلَى وُجُوهِنَا فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا خَالَفَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم حالت احرام میں تھے جب ہمارا کسی سوار سے سامنا ہوتا تو ہم اپنے سروں پر موجود کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتی ہیں اور جب وہ گزر جاتا تو ہم اُسے ہٹا دیتی تھیں۔

2727- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ كُنَّا نَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَيَمُرُّ الرُّكْبُ فَتَسِيلُ الْمَرْأَةُ الثُّوبَ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں ہم حالت احرام میں تھیں کوئی سوار ہمارے پاس سے گزرتا تو عورت اپنے سر پر موجود کپڑے کو اپنے چہرے کے آگے کر لیتی۔

2728- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصْتُ بِرَجُلٍ نَاقَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَكْفَنَ فِي ثَوْبِهِ وَيُغْسَلَ وَلَا يَغْطَى وَجْهَهُ وَلَا يُمَسَّ طَبِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی اونٹنی سے گر گیا وہ حالت احرام میں تھا اس کا نکال ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اسے غسل دیا جائے لیکن اس کے چہرے کو ڈھانپنا نہ جائے اسے خوشبو نہ لگائی جائے قیامت کے دن اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

2729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمْلٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خواتین پر بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران رمل کرنا لازم نہیں ہے۔

۲۷۲۶- أخرجه الطبراني في معجمه (۲۸۰/۲۳) رقم (۶۰۸): حدثنا أبو يعقوب الرازي: حدثنا محمد بن أبي عمر: وفي (۲۹۱/۲۲) رقم (۹۲۶): حدثنا أحمد بن عمرو الخليل: ثنا يعقوب بن حميد: كذا نصا - محمد بن أبي عمر: ويعقوب بن حميد - قال: حدثنا سفيان عن يزيد: به - و... الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۹۶/۲) وعزه للطبراني والسلفقني ما كتبا عليه - وقال السبتي في مجمع الزوائد (۲۲۲/۲): أخرجه الطبراني في الكبير: وفيه يزيد بن أبي زياد: تفه ابن المبارك وغيره: وضعفه جماعة - (۵۱) -

۲۷۲۷- تقدم - وبيان قريبا من طرق عديدة -

۲۷۲۸- أخرجه الشافعي في مسنده (۹۰۶) ترتيبا: أخبرنا حميد عن ابن جريج عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال: (ليس على النساء رمي بالبیت ولا بين الصفا والمروة) - ومن طريق الشافعي أخرجه البيهقي في مسنده (۸۱/۵) كتاب الحج: باب رمي على النساء -

2730- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِيَّاهِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ فَوْقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ. وَقَالَ ابْنُ بَهْلُولٍ لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ عَلَى الصَّفَا وَلَا عَلَى الْمَرْوَةِ. وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خاتون صفا و مروہ کے بالکل اوپر نہیں چڑھے گی اور وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی آواز بلند نہیں کرے گی۔

ایک روایت میں صرف یہ الفاظ ہیں: خاتون صفا و مروہ کے اوپر نہیں چڑھے گی۔

2731- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیت اللہ (کے طواف کے دوران) اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا خواتین پر لازم نہیں ہے (یعنی ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے)۔

2732- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

عَامِرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا خَرَّ عَنْ رَاحِلَتِهِ غَدَاةَ عَرَفَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَقْطُؤْا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص عرفہ کے دن صبح کے وقت اپنی سواری سے گر گیا وہ حالت احرام میں تھا اس کا انتقال ہو گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو اس کے چہرے کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

2733- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي

قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ وَلَا تَخْمَرُوا رَأْسَهُ.

2732- أخرجه البيهقي في سننه (٤٦/٥) كتاب الحج: باب المرأة لا ترفع صوتها بالتلبية من طريق الدارقطني 'به- و إسناده صحيح رجاله ثقات-

2731- تقدم تخرجه من طريق سعيد عن ابن جرير-

2732- أخرجه البخاري (٥١٢/٤) كتاب جزاء الصيد: بابا المحرم يموت بعرفة، ولم يامر النبي صلى الله عليه وسلم أن يوردي عنه بغير

الحج: للحديث (١٨٤٩) و مسلم (٨٦٥/٢) كتاب الحج: بابا ما يفعل بالمحرم إذا مات: الحديث (١٢٠٦) و أبو داود (٢٩٨/٢) كتاب

الجنائز: بابا المحرم يموت كيف يموت: الحديث (٢٢٢٨) و الترمذي (٢٧٧/٢) كتاب الحج: بابا ما جاء في المحرم يموت في

أحرام: الحديث (٩٥١) و النسائي (٢٩/٤) و ابن ماجه (١٠٢٠/٢) كتاب المناقب: بابا المحرم يموت: الحديث (٢٠٨٤) و

الهيتمي (٤٦٦) و احمد (٢٢٠/١) من طريق عن عمرو بن دينار 'به- و للحديث طريق آخر عن سعيد بن جبير-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں۔“

2734- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعَ عُمَرُو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَادْفِنُوهُ فِي ثَوْبِهِ وَلَا تَحْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں شریک تھے ایک شخص اپنے اونٹ سے گرا اور فوت ہو گیا وہ شخص حالت احرام میں تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں دفن کر دو تم اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب اسے زندہ کرے گا تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

2735- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْحَسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ قَالَ خَمِّرُوهُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں فوت ہو جانے والے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم اسے ڈھانپ دو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2736- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْحَسِيُّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2737- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَمِّرُوا وُجُوهَ مَوْتَاكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے مردوں کے چہرے ڈھانپ دیا کرو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2738- قُرْءَ عَلِيٍّ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ

۲۷۳۸- أخرجه البيهقي في السنن (۲/ ۲۹۶) كتاب الجنائز: باب المحرم يموت من طريق حفص بن غياث عن ابن جريج - به - قال البيهقي: (وقدنا ان صح بنسود لرواية ابراهيم بن ابي حرة في الامم بتخفيف الوجه الله ان ابا عبد الله العاقل و ابا سعيد بن ابي عمرو الجعفي ان ابا العباس محمد بن يعقوب حدثنا: ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل: ثنا بعض الكوفيين: وهو عبد الرحمن بن صالح - فذكر لنا الحديث بمثله - قال عبد الله: فحدثت به ابي: فانكره وقال لنا اخفا فيه حفص فرفعه: وحدثني من حجاج بن محمد عن ابن جريج عن عطاء مرسلًا - قال التميمي: يعني: البيهقي - وكذلك أخرجه التوري وغيره عن ابن جريج مرسلًا - ودوي عن علي بن عاصم عن ابن جريج كما أخرجه حفص: وهو وهم - والله اعلم -) -

الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَآخِرُنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَمَ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوْقَصَ وَقَصَّ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَالْبُسُوءَ تَوْبَتِهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكَبِّي . قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرُو بْنَ دِينَارٍ هَلْ أَخْبَرَكُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ آيْنَ خَرَّ الرَّجُلُ قَالَ لَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ رہا تھا وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اسے اس کے یہی دو کپڑے (یعنی احرام کے دو کپڑے) پہنا دو اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا سعید بن جبیر نے آپ کو یہ بات بتائی تھی کہ وہ شخص کون سی جگہ پر گرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2739- قُرِءَ عَلَيَّ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَآخِرُنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِ عَمْرُو إِيَّايَ عَنْهُ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِالسَّنَادَيْنِ جَمِيعًا . ☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2740- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا يَتَّبِعُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَوْقَصَهُ وَقَصَّ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَالْبُسُوءَ تَوْبَتِهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَبِّيًا . ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آ رہا تھا وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو اس کے یہی دو کپڑے (کفن کے طور پر) پہنا دو اس کا سر ڈھانپنا نہیں یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آ رہا تھا وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو اس کے یہی دو کپڑے (کفن کے طور پر) پہنا دو اس کا سر ڈھانپنا نہیں یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

2741- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

۲۷۳۸- تقدم من طريق الحاكم بن عتيبة عن محمد بن عمرو - وهذا أخرجه البيهقي في الكبرى (۲/ ۲۹۱) كتاب الجنائز بابية المصرم بموت من طريق عيسى بن يونس ثنا ابن جريج به - وهذا المجهول بن عبد العزيز بن أبي رواد قال المصنف في التفسير (۱/ ۵۸۸) (مصرى بخطى) وكان مرعياً أفرط ابن هبان فقال: ضروري - ۵۱ -

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُمَرَ وَإِيَّايَ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2742- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُرُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

الْحَسَنُ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَائِذُ الْمُكْتَبِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ مَاتَ فِي هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍ أَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو کسی مرنے والے شخص اس حالت میں (یعنی حالت احرام میں) فوت ہو جائے گا اس کی پیشی نہیں ہوگی اور اس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

اور اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی، ابوحسن کوئی، نزیل واسط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار

پیراویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۵۷)۔

2743- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَرَفَ

وَرِثَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي آدَمَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ

النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَاهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ أَيُذِيكَ هَؤُلَاءِ قَالَ

تَعَمُّ قَالَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْلُقَ وَهُوَ بِالْحَدِيثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا

وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَذِيَّةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُطْعِمَ

الرُّقَا بَيْنَ بَيْتَيْ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

2744- أَخْرَجَهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَعْلُومَةِ (۲۱۵/۸-۲۱۶) وَالْخَطِيبُ فِي التَّارِيخِ (۳۶۹/۵) وَابْنُ عَدِي فِي الْكَامِلِ (۶۱/۷) مِنْ

طَرَفِ عَائِذٍ بِهَوَاهِلِهِ ابْنِ عَدِي فِي الْكَامِلِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَجْمُعِ (۲۱۱/۳) وَابْنُ عَرَابٍ فِي تَنْزِيهِهِ الشَّرِيفَةِ (۱۷۴/۲) - بِمُتَابَعَةِ لُغَاةٍ وَ

هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعَمِيَّةِ وَفَدَّ أَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِي فِي الْكَامِلِ (۶۱/۷) مِنْ طَرَفِ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ: عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَاكِرٍ نَسَا لِدِ هَسْبِ

ابْنِ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ مَغْبِيَانِ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ ... بِه- وَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ: بِقَالَ لُغَاةُ الرَّهْلِ: عَائِذُ بْنُ

مُبَشِّرٍ قُلْتُ: وَفَدَّ اخْتَلَفَ فِيهِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَهُ ابْنُ عَدِي وَجُودَ الْاِخْتِلَافِ فِيهِ: ثُمَّ قَالَ (۶۴/۷): (وَكُلُّ لُغَاةٍ لِدِ هَسْبِ

مُحَمَّدِ بْنِ بَرْقَانَ: حَدَّثَنِي الزَّهْرِيُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ: بِه- وَقَالَ الطَّبْرَانِيُّ: (لَمْ يَرَوْهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الزَّهْرِيِّ لِدِ هَسْبِ ابْنِ بَرْقَانَ

مُحَمَّدِ بْنِ هَسْبِ الْجَعْفِيُّ) - لِدِ قُلْتُ: وَفِي الْاِخْتِلَافِ عَلَّلَ: مُنْوَ: تَقَرَّرَ جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ بِه- وَهُوَ ضَعِيفٌ: ثُمَّ أَنَّهُ أَحَدُ وَجُودِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى

هَسْبِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَعْفِيِّ: وَبَقِيَ الْاِشَارَةُ إِلَى الْاِخْتِلَافِ فِي رِوَايَتِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ - وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَجْمُعِ (۲۱۱/۳): (وَلِي

اِشَارَةُ الطَّبْرَانِيِّ: مُحَمَّدُ بْنُ هَسْبِ الْعَمَوِيِّ لِمَ أَجَدَ مِنْ ذِكْرِهِ) - لِدِ: لَكِنَّهُ قَالَ: (وَبَقِيَ رَجَالَهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ) وَغُفِلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَرْقَانَ - وَ

لِلْعَمِيَّةِ ثَابِتٌ مِنْ هَسْبِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَرْفُوعًا بِنَهْوِهِ - أَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِي فِي الْكَامِلِ (۵۵۶/۱) - بِتَحْقِيقِنَا فِي تَرْجُمَةِ اِسْمَائِيلَ بْنِ شَرَفٍ:

أَبُو جَعْفَرٍ الْكَافَلِيُّ: وَقَالَ: (وَهُوَ فِي عَمَادٍ مِنْ يَضَعُ الْعَمِيَّةَ) - لِدِ: وَاسْتَدْرَكَ نَجِيبُهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي نَجِيبَةٍ وَنُوسِي بْنِ لَعَارُونَ الْعَمَالِ -

2745- أَخْرَجَهُ الْبَخْتَرِيُّ فِي الْمَجْمُعِ (۱۸۷-۱۸۸) بِابْنِ النُّسَلَةِ ثَابِتًا وَفِي الْبَغَاذِيِّ (۱۱۵۹) (۱۱۹۱) بِابْنِ: غَزْوَةُ الْعَمِيَّةِ وَالطَّبَالَسِيِّ

(۲۱۶۵) وَابْنُ خَزِيمَةَ (۳۶۷۷-۳۶۷۸) وَابْنُ حِبَّانَ (۳۹۷۹-۳۹۸۱) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۸۷/۵) وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۱۹/رقم ۲۲۴)

2746- من طرف عن ابن أبي نجیح - به-

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر رینگ رہی تھیں، یہ حدیبیہ کے مقام کی بات ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ سرمنڈوالیں، حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے اور نبی اکرم ﷺ نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات بیان نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کو کھول لیں گے، چونکہ لوگ تو یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک ”فرق“ چھ غریبوں کے درمیان تقسیم کر دیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھ لیں۔

2744- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفَرَّيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كُفَيْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدْرِ لَهُ فَقَالَ أَيُّذِيكَ هَؤُلَاءِ رَأَيْتُكَ . فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْلُقَ وَيَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يَنْسُكَ . قَالَ سُفْيَانُ فَتَزَلَّتِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِنْ رَأْسِهِ) الْآيَةُ.

☆ ☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ لگا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سرمنڈ والیں اور تین دن روزے رکھیں یا ایک ”فرق“ چھ مسکینوں کو کھانے کے لیے دیں یا قربانی کر لیں۔

”تو تم ہیں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ ہدیہ دے۔“

2745- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي عَبَادٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزُّنَجِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ كَهْنٍ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَاهُ وَقَمَلُهُ يَتَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّ ذِيكَ هَؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَخْلُقَ وَهُمْ بِالْجُدْيَةِ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَخْلُقُونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفُذْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينٍ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

الله (صلى الله عليه وسلم) أن يطعم قوماً بين مكة والمدائن (١٢٠١) باب: أخرجه البخاري في البقاع (١٢٠١) باب: أخرجه البخاري في البقاع (١٢٠١) باب: أخرجه البخاري في البقاع (١٢٠١)

٢٧٤٤- أخرجه البخاري في البقاري (١٩٩) باب: عزوة العذبية وفي الصحيح (١٩٩) باب: ما جاء في البحر
جواز خلق الراس للمحرم (إذا كان به الذي به وجوب الفدية لعاقبه و بوان قسمه ١٢) و الترمذي في المعجم (٩٥٢) باب: ما جاء في البحر
بخلق راسه في إحرامه: ما عليه و في التفسير (٢٩٧٤) باب: و من سورة البقرة و أحمد (٢٤١/٦) و الطبراني في الكبير (١٩٩/١٩)
٢٢٢- ٢٢٥/٢٢٧ و ابن خزيمة (٢٦٧٧) و الحميدي (٧٠٩) من طريق عن أيوب به.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ وہ سرمند و الیں، حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر تھے نبی اکرم ﷺ نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کھول دیں گے کیونکہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے متعلق حکم نازل کیا اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک جانور قربان کر دیں یا تین دن روزہ رکھ لیں۔

2146- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عَيْسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَسَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوقِدُ بَحْتٍ قَدِيرٍ لَهُ وَهُوَ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ اخْلُقْ . فَانْزِلَتْ هَذِهِ آيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَلْيَدْبِرْهُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَالْصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَالصَّدَقَةُ فَرَقٌ بَيْنَ مِسْكَيْنِ وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے یہ حدیبیہ کی بات ہے نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سرمند وادو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو یہ آیت نازل ہوئی:

”تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ کے طور پر روزے رکھ لے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے۔“

روزہ رکھنے کا حکم تین دن روزے رکھنا ہے صدقے سے مراد یہ ہے: چھ مسکینوں کو ایک ”فرق“ دیا جائے اور قربانی سے مراد یہ ہے: بکری کی قربانی دینا جائے۔

3746- أخرجه البخاري في المرض (5665) باب: ما رخص للمريض أن يقول: اني وجع، و مسلم في الحج (1201) باب: جواز حلق الرأس للمحصر إذا كان به أذى، ووجوب الفدية... و الترمذي في الحج (902) باب: ما جاء في المحصر بحلق رأسه في إحصائه ما عليه، و ابن خزيمة في صحيحه (3777) و ابن حبان في المحرم (292/9) باب: الكفارة (2981) و الطبراني في التفسير (3246) و الواحدي في أسباب النزول ص (27) و الطبراني في الكبير (19/رقم 232-231) و البيهقي في الكبير (5/50) من طرق عن سفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد - و بسو حديث أيوب عن مجاهد - و أخرجه البخاري في المحصر (1815-1816) و في البخاري (1816) باب: غزوة الحديبية و في الطب (5702) باب: الحلق من الأذى و مسلم في الحج (1201) باب: جواز حلق الرأس للمحصر إذا كان به أذى... و أبو داود في السنن (1869) باب: في الفدية و الترمذي في الحج (902) باب: ما جاء في المحصر بحلق رأسه في إحصائه ما عليه، و في التفسير (2972) و النسائي في السنن (190-191/5) باب: في المحصر يؤذيه القمل في رأسه، و في... كما في النخبة (202-298/8) و الطبراني في تفسيره (2252-2253-2254-2255) و ابن الجوزي (150) و البيهقي (5/51-52) و الطبراني في الكبير (19/رقم 232-231-230) من طرق عن مجاهد... به۔

2747- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

سَيِّدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِهِ وَلَهُ وَفْرَةٌ وَبَاضِلٌ كُلُّ
عَرَةٍ وَبَاعِلَاهَا فَسَلَةُ أَوْ صَوَابٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ هَذَا لَا ذِي أَمْعَكَ نُسْكٌ. قَالَ
فَالِ فَإِنْ شِئْتَ فَصُمِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمِ ثَلَاثَةَ أَصْعٍ مِنْ تَمَرٍ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے ان کے بال بڑے تھے ان
کے بالوں کی جڑوں میں اور ان کے اوپر والے حصے میں جوئیں تھیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس تکلیف میں ہو کیا
تمہارا ساتھ قربانی کا جانور ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اگر تم چاہو تو تین دن روزے رکھ لو یا
تین صاع کھجوریں (غریبوں کو) کھلا دو ہر ایک مسکین کو ایک صاع دو۔

2748- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَزِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي
الْمُحْرَمِ يَقْلِمُ أَظْفَارَهُ قَالَ يُطْعِمُ عَنْ كُلِّ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے حالت احرام والے شخص کے بارے میں جواب دینے میں ناخن تراش لیتا ہے یہ فرماتے
ہیں: وہ ہر ایک ہتھیلی کی طرف سے اناج کا ایک صاع کھلائے گا۔

2749- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ

إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُونَ مِنْ مَنَى إِلَى
وَجْهِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَكُونُوا آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ وَرَخَّصَ لِلْحَائِضِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ منیٰ سے ہی جس طرف بھی ان کا رخ ہوتا تھا واپس چلے جایا
کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیا کریں (وہاں سے گھر جایا
کریں) البتہ آپ ﷺ نے حیض والی عورتوں کو یہ اجازت دی (کیونکہ وہ طواف کے لیے بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتیں)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن اسحاق مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے ”قد ریه“ عقائد کے
مالک تھے۔ یہ راویوں کے چھ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳۱)۔

۲۷۴۷- أخرجه أبو داود في الصحيح (۱۷۸/۲) باب: في الفدية (۱۸۵۸) من طريق يزيد بن زريع عن داود بن- و أخرجه حبان عن داود عن
السهمي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن- وهكذا قال حبان عن داود عن أبي داود في الصحيح (۱۷۸/۲) باب: في الفدية
(۱۸۵۷)- وأخرجه أبو داود عن كعب بن عجرة بنحوه- أخرجه النسائي في المناسك (۱۹۵/۵) باب: في المحرم يوزنه الفيل في راحة- و
أخرجه عبد الله بن مفضل عن كعب بنحوه- أخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۸/۲) باب: فدية المحصر (۲۰۷۹)- وأخرجه محمد بن
كعب عن كعب بنحوه- أخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۹/۲) باب: فدية المحصر (۲۰۸۰)-

۲۷۴۸- إسناده صحيح فيه المغيرة بن الأشعث- قال العقبلي (لا يتابع على حديثه)- و انظر الضملاء الكبير (۱۷۷/۱) والموازن

(۱۸۸۰، ۶)۔

2750- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخُتَلَبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو- رَفَعَ الْحَدِيثَ- قَالَ مَنْ أَكَلَ كِرَاءَ بَيْتٍ مَكَّةَ أَكَلَ نَارًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ آگ کھاتا ہے۔

2751- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا جُعِلَ الْحَصْنُ لِطُحْصَى بِهِ التَّكْبِيرُ يَعْنِي طُحْصَى الْجِمَارِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے: اس کے ساتھ تکبیر بھی کہی جائے۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد جمرات کو کنکریاں مارنا ہے۔

2752- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الْجِمَارُ الَّتِي يُرْمَى بِهَا كُلَّ عَامٍ فَتَحْتَسِبُ أَنَّهَا تَنْقُصُ فَقَالَ إِنَّهُ مَا يُقْبَلُ مِنْهَا رُفِعَ وَلَوْلَا ذَلِكَ رَأَيْنَاهَا أَفْثَالَ الْجِبَالِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ جو جمرات کو ہر سال اتنی کنکریاں رمی جاتی ہیں ہم تو یہ سمجھتے ہیں: یہ ختم ہو جائیں گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہو جاتی ہیں انہیں اٹھایا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو تمہیں یہاں پہاڑوں کی طرح (کنکریوں کے ڈھیر) نظر آئیں۔

2753- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَمُرَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَجَّهُ فَلْيُعْجِلِ الرِّحْلَةَ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لَأَجْرِهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنا حج مکمل کر

۲۷۵۰- هذا الحديث اختلف فيه علي عبد الله بن أبي زياد: فخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في حاشية كتابي عند المار قطنی في البيوع - وحياتي فخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۰۸) -

۲۷۵۱- هذا الحديث اختلف فيه علي عبد الله بن أبي زياد: فخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في حاشية كتابي عند المار قطنی في البيوع - وحياتي فخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۰۸) -

۲۷۵۲- هذا الحديث اختلف فيه علي عبد الله بن أبي زياد: فخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في حاشية كتابي عند المار قطنی في البيوع - وحياتي فخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۰۸) -

۲۷۵۳- هذا الحديث اختلف فيه علي عبد الله بن أبي زياد: فخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في حاشية كتابي عند المار قطنی في البيوع - وحياتي فخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۰۸) -

۲۷۵۴- هذا الحديث اختلف فيه علي عبد الله بن أبي زياد: فخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في حاشية كتابي عند المار قطنی في البيوع - وحياتي فخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۰۸) -

۲۷۵۵- هذا الحديث اختلف فيه علي عبد الله بن أبي زياد: فخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في حاشية كتابي عند المار قطنی في البيوع - وحياتي فخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۰۸) -

۲۷۵۶- هذا الحديث اختلف فيه علي عبد الله بن أبي زياد: فخرجه أبو حنيفة قال: (عن عبد الله بن أبي يزيد) - وذكر الحديث في حاشية كتابي عند المار قطنی في البيوع - وحياتي فخرجه ابن شاه الله - وانظر: نصب الراية (۱/ ۱۰۸) -

لے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ اس کا اجر زیادہ ہے۔

2754- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمَزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُرَوِّزِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عِيْنُ

بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْدِرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْدِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيَهْدِ إِلَى أَهْلِهِ وَلْيَطْرِفْهُمْ وَلَوْ كَانَتْ حِجَابَةً.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سفر سے واپس آئے

اپنی بیوی کے لیے کوئی تحفہ لے کر آئے اور اسے تحفہ دے خواہ وہ پتھر ہی ہو۔

2755- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَوَفَاءُ بْنُ

سُهَيْلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ عَدَدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَذْنُو عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن

لوگوں کو آزاد کرتا ہے اور کسی دن میں اس سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس دن زیادہ قریب جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

2756- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ

بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ أَرْبَعَةٌ لَا أَوْفَئُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ الْحُوَيْرِثُ بْنُ نَقِيدٍ وَمِقْيَسٌ وَهَلَالُ بْنُ خَطَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي سَرْحٍ . فَأَمَّا الْحُوَيْرِثُ فَقَتَلَهُ عَلِيُّ وَأَمَّا مِقْيَسٌ فَقَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحَا وَأَمَّا هَلَالُ بْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ

2754- أخرجه ابن عدي في (الكامل) (٥٤٠/٧) - بتحقيقنا ٢ - العاكس في المناقب (١٧٧/١) - والبیهقي في الكبرى (٢٥٩/٥) من طريق مروان العنسانى ... به - وقال ابن عدي: (وهذا يعرف بلقبى مروان العنسانى عن انس بن عياض) سرفه منه محمد بن يزيد وقال (هذا هو احمد كسم حجه) ١ - واما لقوله: (اذا قضى احدكم سفره) - ٢ - واخرجه ابن عدي من طريق محمد بن يزيد عن انس بن عياض ... به - وقال ابن يزيد لهذا (يسرى الحديث) وزيد فبها وضع - ٣ - قلنا: لكن له شاهد بلقاء (السفر قطعة من العذاب) فاذا قضى امرئ نسوته من سفره فليجمل الرجوع الى القله - ٤ - اخرجه البخاري في العمرة (١٨٠٤) باب: السفر قطعة من العذاب وفي الجهاد (١٠٠١) في اللطمة (٥٤٢٩) ومسلم في الامارة (١٩٢٧) باب: السفر قطعة من العذاب و ابن ماجه في المناقب (٢٨٨٢) باب: الخروج الى الله البيهقي في الكبرى (٢٥٩/٥) والدارقسي (٢٨٤/٢) و احمد في المسند (٤٩٦٦٤٥ ٢٣٦/٢) من حديث ابي هريرة - رضي الله عنهما - به -

2755- أخرجه ابن حبان في المجروحين (٢٥٩/٢) في ترجمة محمد بن المنذر بن عبيد الله و ابن الجوزي في الملل (المنهاج) (٢/٢) من طريق عتيق بن يعقوب ... به - واعلم ابن حبان به محمد بن المنذر قال: (كان ممن يروون عن المنذرات الاشياء الموضوعات في كتابه حديثه الى علي بن ابي بصير) - ١ - وقال ابن الجوزي: (لا يصح) - ٢ -

2756- أخرجه مسلم في الحج (٩٨٢/٢) باب: ف فضل الحج والعمرة ويوم عرفه (١٢١٨) عن ابي هريرة عن محمد و احمد بن محمد النيسابى في المناقب (٢٥٢/٥) باب: ما ذكر في يوم عرفه عن موسى بن ابراهيم عن ابن ماجه في المناقب (١٠٠٢/٢) - ١ - واما الدعا بكرة (٢٠١٤) عن ابي هريرة عن محمد بن ابي جعفر كسوم عن ابن وهب ... به -

الرَّزْبِيرُ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ فَاسْتَأْمَنَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَقَيِّمَتَيْنِ كَانَتَا لِمُقْبِسٍ
تُفَيَّانَ بِهِجَاءِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَقْلَبَتِ الْآخَرَى فَاَسْلَمَتْ.

☆☆ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جنہیں میں ”حِلّ“ اور ”حَرَم“ کسی بھی جگہ پر امان نہیں دوں گا: حویرث بن نقید، مقیس، ہلال بن نخل اور عبد اللہ بن ابوسرح۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حوریت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا، مقیس کو اس کے چچا زاد ”لی“ نے قتل کر دیا، ہلال بن نحل کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا، جہاں تک عبداللہ بن سرح کا تعلق ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے امان مانگ لی، وہ ان کا رضائی بھائی تھا، اسی طرح مقیس کی دو کینریں تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں کی جانے والی شاعری گایا کرتی تھیں، ان دونوں میں سے ایک قتل ہو گئی اور دوسری بچ گئی، اس نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

2757- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ وَكَانَ يُسَمَّى الصُّرْمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْتَ سَعِيدٌ فَأَيْنَا الْكَبْرُ أَنَا أَوْ أَنْتَ . قَالَ أَنَا أَقْدَمُ مِنْكَ وَأَنْتَ الْكَبْرُ وَخَيْرٌ مِنِّي .

☆ ☆ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم سعید ہو، ہم (دونوں) میں سے کون بڑا ہے میں یا تم؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ سے پہلے (پیدا ہوا تھا) ویسے آپ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور آپ ﷺ مجھ سے بہتر ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یزید بن عسکث بن عامر بن مخزوم قرشی، مخزومی، یہ صحابی، ان کا نام صرم، (اور ایک قول کے مطابق): اصرم تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر دیا۔ ان کا انتقال 54ھ میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 120 برس سے زیادہ تھی۔ لہٰذا منہج حدیث واحد۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۳۱)۔

٢٧٥٦- أخرجه أبو داود في الجهاد (٥٩/٢) باب: قتل الدمار، ولا يرض عليه الإسلام (١٣٨٤) والبيهقي في (الدلائل) (١٢/٥-١٢/٦)
عن أبي كريمة: محمد بن العلاء: حدثنا زيد ابن الحباب: أخبرنا عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن معبد بن يربوع الخزومي حدثني
جدي عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فذكره - قال البيهقي: (قال القتيبي: أبو جده: معبد بن يربوع الخزومي) -
قال أبو داود: (لم أفهم إسناده من ابن العلاء كما ذهب) -
في كتاب (التفرد) له: السوابق: عمر ابن عثمان: كما في تحفة الأشراف للمزي (١٨/٤) - ووقع عند الدارقطني هنا: (عمر بن
عثمان - نا أبي عن عمه) - واللب: هو عثمان - وجد اللب: هو معبد بن يربوع - وعند أبي داود والبيهقي: (عمر حدثني جدي عن
أبيه) - والجدة: هو عبد الرحمن - وأبو: هو معبد بن يربوع -

٢٧٥٧- اضربه ابو نعيم في الحلية (١٣٦/٤) - والعقبلي في الضعفاء (٢٨٦/٢) (١٣٥/٤) - والبيريقي في الكبرى (٢٤١/٤) - وابن الجوزي في الطل (المتنالية ٧٢/٢) - قال المجلوني في كتف الغفاء (٢٥٠/١) (١١٠): (في سنة عبد الله و محمد مجرور لدن كما قال العقيلي) - و اضربه الحاكم في المستدرك (٤٤٩-٤٤٨/١) من حديث علي بن ابي طالب بنحوه - ولم يتكلم عليه الحاكم - و في اساده: (يحيى الحماني) برويه عن (عقبن بن عبد الحمسي) - قال النقيب: (في تلخيص المستدرك) (٤٤٩/١): (عقبن واد: و يحيى الحماني لس بعلة) - وراجع ايضاً كتف الغفاء للمجلوني الموضع السابق -

2758- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى بْنُ بَحِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حُجُّوا قَبْلَ أَنْ لَا تَحُجُّوا - قِيلَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ قَالَ تَقْعُدُ أَعْرَابُهَا عَلَى أَذْنَابِ أَوْدِيَّتِهَا فَلَا يَصِلُ إِلَى الْحَجِّ أَحَدٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم حج کر لو اس سے پہلے کہ تم حج نہ کر سکو عرض کی گئی: اس وقت حج کا کیا معاملہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ اپنے اپنے علاقوں کے کناروں پر بیٹھ جائیں گے اور کوئی شخص حج کرنے کے لیے (مکہ) نہیں پہنچ سکے گا۔



۲۷۵۸ اصْرَجَةُ الْهَيْسُوفِي (۲۸۶/۴) كِتَابُ الْعَمِي: بَابُ الرَّجُلِ يَنْتَهِي الْعَمِي وَ عَلَيْهِ حُجَّةُ الْإِسْلَامِ مِنْ طَرِيقِ الدَّارِ قُطْنِي: به - و اصْرَجَةُ أَبُو نَعِيمٍ فِي (أَخْبَارِ أَهْلِ سَوَانَ) (۷۶/۲-۷۷) وَ الْعَقِيلِي (۲۸۶/۲) فِي تَرْجُمَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى الْجَنْدِي - كَلَامُهَا مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ: به - قَالَ الْعَقِيلِي: اسنادہ مجہول: فیہ نظر - و زکرة الذھبی فی المیزان (۱۶۰/۴) و قال: (و لهذا اسناد مظلم و ضعیف منکر) - ۵۱ -

کتاب البيوع

خرید و فروخت کے احکام

1- باب بلا عنوان

2759- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ وَجَدِي وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ فَأَتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَابِيرٍ أَوْ بِتِسْعَةِ دَنَابِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا . فَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لَا رَدَّ حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید بن جراح بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا چڑھا ہوا تھا اور قیمتی پتھر بھی لگے ہوئے تھے ایک شخص نے 7 یا شاید 9 دینار کے عوض خرید لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جب تک ان دونوں کو الگ الگ نہیں کیا جاتا تو وہ شخص بولا: میں پھر پتھر لے لوں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم اسے واپس کر دو جب تک ان دونوں (یعنی پتھر اور سونے) کو الگ الگ نہیں کیا جاتا۔

...—...—...—...

سود کی اقسام اور ان کے احکام

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خرید و فروخت میں ربا (سود) کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو ادھار کے طور پر ادائیگی کی جائے اور ایک وہ جو اضافی ادائیگی کی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ وہ اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کو ممنوع تسلیم نہیں کرتے انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے:

۲۷۵۹- أخرجه مسلم في البيوع (۱۲۱۶/۳) باب: بيع القلادة فيها خرز وذهب (۱۵۹۱) و ابو داود في البيوع (۲۴۶/۳) باب: في حلية السيف تناع بالمرء المم (۲۲۵۱) و الترمذي في البيوع (۵۵۶/۳) باب: ما جاء في شراء القلادة (۱۲۵۵) و البيهقي في المعرفة (۵۷-۵۶/۸) باب: اعتبار التماثل بالكيل فيما اصله الكيل من التمر وغيره (۱۱۱۱) من طرق عن ابن المبارك - و أخرجه مسلم في البيوع (۱۲۱۲/۲) باب: بيع القلادة فيها خرز وذهب (۱۵۹۱) و ابو داود في البيوع (۲۴۶/۳) باب: في حلية السيف تناع بالمرء المم (۲۲۵۲) و الترمذي في البيوع (۵۵۶/۳) باب: ما جاء في شراء القلادة (۱۲۵۵) والنسائي في البيوع (۲۷۹/۷) باب: بيع القلادة فيها الخرز وذهب بالذهب و البيهقي في الكبرى (۲۹۲/۵) من طرق عن أبي نعيم: سعيد بن يزيد -

”سود صرف ادھار کے سودے میں ہوتا ہے۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ادھار اور اضافی ادائیگی دونوں ممنوع ہیں کیونکہ یہ دونوں چیزیں نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں اس بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے سونے کے عوض میں سونے، چاندی کے عوض میں چاندی، گیسوں کے عوض میں گیسوں، جو کے عوض میں جو، نمک کے عوض میں نمک کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے، البتہ جب ان کا نقد لین دین ہو اور دونوں طرف سے برابر برابر ادائیگی ہو (تو یہ جائز ہوگا) جو شخص اضافہ کرتا ہے یا اضافہ کیے طلبگار ہوتا ہے وہ سود لینے والا شمار ہوگا۔

اس حدیث میں جن اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے، لین دین کرتے ہوئے ان میں سے کسی ایک طرف سے بھی اضافی ادائیگی اس حدیث کی بنیاد پر منع ہے جبکہ بعض دیگر روایات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان اشیاء کا لین دین ادھار کے طور پر نہیں کیا جاسکتا۔ اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”سونے کے عوض میں سونا سود ہوگا، ماسوائے اس صورت کے جب وہ نقد لین دین ہو، گیسوں کے عوض میں گیسوں سود ہوگا، ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو، کھجور کے عوض میں کھجور سود ہوگی، ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو اور جو کے عوض میں جو سود ہوگا، ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو۔“

(یعنی نقد لین دین کی صورت میں یہ سود نہیں ہوگا لیکن اگر ادھار کے طور پر ادائیگی طے کی جائے تو یہ سود شمار ہوگی۔) یہ حکم اس وقت تک ہے جب دونوں طرف ایک ہی جنس ہو، لیکن اگر جنس کے اندر اختلاف آ جاتا ہے تو اس صورت میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہوگی جیسا کہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”چاندی کے عوض میں سونے کو جس طرح تم چاہو فروخت کر دو لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے جو کے عوض میں گیسوں

کو تم جس طرح چاہو فروخت کر دو، لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے۔“

ان چھ اقسام کے علاوہ بقیہ اقسام کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ان چھ اصناف میں سے ہر ایک صنف میں اضافی ادائیگی ممنوع ہے۔ ان کے علاوہ دوسری اصناف میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ ادھار کے طور پر ادائیگی صرف ان چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے، خواہ دونوں طرف سے ایک ہی صنف موجود ہو یا دونوں طرف سے اختلافی صنف موجود ہو۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر دونوں طرف سے صنف مختلف ہو تو ادھار کا سودا نہیں ہو سکتا (یہ حکم ان چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے)۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ سونے اور چاندی کے علاوہ باقی چیزوں میں اضافی ادائیگی اور ادھار دونوں جائز ہیں۔
 جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں اگرچہ مخصوص الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن ان کا حکم عام ہے (یعنی یہ
 دیگر تمام چیزوں پر یہ حکم صادق آئے گا)۔

اس کے بعد پھر ان اہل علم کے درمیان اس کی علت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
 احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جو ربا (یعنی سود) اضافی ادائیگی کے حوالے سے ہوتا ہے اس کی علت جنس کا ایک ہونا
 اور مقدار میں کمی و بیشی ہونا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی حرمت کی علت کھانے کے قابل ہونا اور قیمتی ہونا ہے ان کے نزدیک اضافی ادائیگی
 کے حوالے سے سود صرف سونے چاندی میں ہو سکتا ہے یا کھانے کی چیزوں میں ہو سکتا ہے۔
 امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کھانے کی چیزوں میں ہوگا اور ان چیزوں میں ہوگا جنہیں
 ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک اس حرمت کی علت یہ ہے کہ ان چیزوں کو ماپا جاتا ہو یا تول کر یا وزن کر کے دیا جاتا

۹۰

2760- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُخَلَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانٍ حُمَيْدِ بْنِ
 هَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِفِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ
 فَأَمَرَ بِاللَّحَبِ فَنَزَعَ وَجَدَهُ وَقَالَ اللَّحَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنَا بِوَزْنِ.

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا اور پتھر لگے ہوئے تھے تو
 آپ ﷺ کے حکم کے تحت کھونے اور پتھر کو اتار لیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے اور سونے کے عوض میں برابر وزن
 کے ساتھ فروخت کر دیا کرو۔

2761- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزِّيَّاتِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

۲۷۶۰- أخرجه مسلم في البيوع (۱۳۹۲/۲) باب: بيع الفلادة في سوا خرز و ذهب الحديث (۱۵۹۱/۸۹) و ابن الجارود في المنتقى رقم
 (۲۶۵۱) و البيهقي في السنن (۲۹۲/۵) كتاب البيوع باب: لا يباع ذهب بذهب و الطحاوي في شرح المعاني (۷۲/۶) من طريق عبد الله
 بن وهب حدثني ابو قحافة به و أخرجه احمد (۱۹/۶) من طريق حيو و ابن لويبة عن ابي قحافة الخولاني به و أخرجه مسلم
 (۱۳۹۲/۲) كتاب البيوع باب: بيع الفلادة ... الحديث (۱۵۹۱/۹۰) و ابو داود رقم (۲۲۵۱-۲۲۵۲) و الترمذي (۱۲۵۵) والنسائي
 (۲۷۹/۷) و احمد (۲۱/۶) و الطحاوي (۷۲/۶) و البيهقي (۲۹۱/۵) من طريق حنبل النعماني عن فضالة به و قال الترمذي في (سننه)
 (۵۵۶/۲): (والمسل على فلان عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: لم يروا أن يباع السيف محلي أو
 منطلقه مفضضة أو مثل فلان بغيره حتى يميز ويفصل - وهو قول ابن الجارود و التافعي و احمد و اسحاق - وقد رخص بعض أهل
 العلم في ذلك من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم) - اهـ -

۲۷۶۱- أخرجه البخاري في السلم (۵۰۷-۵۰۶/۴) باب: السلم الى أجل معلوم (۲۲۵۲) عن ابي نعيم و عبد الله بن الوليد و مسلم في
 المساقاة (۱۳۲۷/۲) باب: السلم (۱۶۰۱) عن وكيع و عبد الرحمن بن موهب جميعاً عن سفيان و وهو الثوري به و أخرجه عبد الرزاق
 في البيوع (۴/۸) باب: لا سلف الا الى أجل معلوم (۱۵۰۶) أخرجه الثوري به و أخرجه الدارمي في البيوع (۲۶۰/۲) باب: في
 السلف عن محمد بن يوسف ثنا سفيان به -

سُفْيَانُ ح وَآخِرُنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّمُونَ فِي الثَّمَارِ فَقَالَ أَسَلِمُوا فِي الثَّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ . وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ السَّتِينَ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ سَلِفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: طے شدہ مقدار کے عوض میں متعین مدت کے پھلوں میں بیع سلم کیا کرو۔
ابن مہدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگ دو یا تین سال تک بیع سلم کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعین شدہ پیمائش اور وزن کے عوض میں سلف کیا کرو۔

2762- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَةَ وَالسَّتِينَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ . لَفْظُ النِّسَابُورِيِّ . وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ أَوْ النَّخْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال کے لیے بیع سلف کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سلف (ادھار) سودا کرنا ہو تو وہ متعین پیمائش اور متعین وزن کے عوض میں متعین مدت کے لیے سودا کرے۔

روایت کے یہ الفاظ نیشاپوری نامی راوی کے ہیں محالی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ اناج کھجور یا کھجور کے درختوں کے بارے میں بیع سلف کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعین مدت تک کے لیے کرو اور ماہی ہوئی چیز کی بیع کرو۔

2763- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَزَائِنِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّتِينَ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ أَوْ وَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

۲۷۶۲- رواه غير شعبة عن ابن ابي نجيع به كما تقدم - و ميانى من طرف عن ابن ابي نجيع -
۲۷۶۳- اخرجه البخاري في السلم (۵۰۱/۱) باب: السلم في وزن معلوم (۲۲۸۰) و مسلم في المساقاة (۱۲۳۶/۲ - ۱۲۳۷) باب: السلم (۱۶۰۴) و ابو داود في البيوع (۲۱۶۲) باب: السلم و الترمذي في البيوع (۱۲۱۱) باب: ما جاء في السلف في الطعام و الثمر و النسيئة في البيوع (۲۹۰/۷) باب: السلف في التبادر و ابن ماجه في التجارات (۲۲۸۰) باب: السلف في كيل معلوم و وزن معلوم و الى اجل معلوم و النسائي في المسند (۱۶۱/۲) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۸۶/۸) باب: السلف و الرهن (۱۱۵۷۰) عن ابن عيينة به - قال الشافعي: (حفظه من سفیان مراداً - و اخبرني من احمد عن سليمان انه قال كما قلت و قال في المجلد الى اجل معلوم) - ۵۱ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال کے لیے کھجوروں کا ادھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ادھار سودا کرنا ہو تو وہ متعین شدہ ماپی ہوئی چیز متعین شدہ وزن کی ہوئی چیز کے عوض میں متعین مدت تک کے لیے ادھار کرے۔

2764- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْقَزَارِيُّ أَبُو طَلْحَةَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامِينَ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي ثَمَرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال تک کے لیے ادھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کھجوروں کا ادھار سودا کرنا ہو تو متعین ماپی ہوئی یا متعین وزن کی ہوئی چیز کا ادھار سودا کرے۔

2765- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُهِتَدِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ فِي السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اسْلِفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال تک کے لیے پھلوں کا ادھار سودا کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعین ماپی ہوئی اور متعین وزن کی ہوئی چیز کا متعین مدت تک کے لیے ادھار سودا کرو۔

2766- حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ مَكْحُولٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَاهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا

2764- أخرجه أحمد (1/277) والبخاري في السلم (4/500) باب السلم في كيل معلوم (2/229) ومسلم في المساقاة (2/1237) باب: السلم (166) كلسم من طريق عن إسماعيل بن علي - به - ووقع في المطبوع من صحيح مسلم: (ابن عبيدة) بدل من: (ابن علي) إسماعيل والنسب من تحفة الأشراف للزمري (5/52) (5820) -

2765- أخرجه مسلم في المساقاة (2/1237) باب: السلم (166) وأحمد في مسنده (1/282) وابن حبان (4/250) عن عبد الوارث بن عبد الحميد عن ابن أبي نجيح - به - لم يذكر فيه: (وأجل معلوم) لكنها ثابتة من رواية الثوري وغيره عن ابن أبي نجيح: كما سبق - وأخرجه الزهري نحوه مرسل - أخرجه عبد الرزاق (4/8) باب: لا سلف إلا إلى أجل معلوم (1608) -

2766- أخرجه البيهقي في الكبرى (5/378) وكذلك ابن أبي شيبة - كما في نصب الراية (4/9) عن إسماعيل بن عياش - ه -

مُرْسَلٌ. وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ.

☆☆

مکحول مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسی چیز خریدتا ہے جسے اُس نے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہے: جب وہ اسے دیکھ لے گا تو اگر چاہے اسے وصول کرے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔

ابوالحسن (یعنی دارقطنی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور اس کا راوی ابو بکر مریم ضعیف ہے۔

2767- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ

الْحَسَنِ وَاسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2768- قَالَ هُشَيْمٌ وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا وَصَفَهُ

لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خُرَّازٍ الْقَاضِي الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى

عَبْدَانُ حَدَّثَنَا دَاهِرُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَاهُ.

قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ.

قَالَ عُمَرُ وَأَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ. عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَهُ الْكُرْدِيُّ يَضَعُ الْأَحَادِيثَ وَهَذَا بَاطِلٌ لَا يَصِحُّ

لَمْ يَرَوْهَا غَيْرُهُ وَإِنَّمَا يُرَوَّى عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِنْ قَوْلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب

وہ چیز اُس وقت کے مطابق نہ ہو جو اُس شخص نے خریدار کے سامنے بیان کی تھی تو بھی یہ سود لازم ہو جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص ایسی چیز خریدتا ہے جسے

اس نے دیکھا نہیں ہے تو جب اسے دیکھے گا تو اسے اختیار ہوگا (اگر وہ چاہے تو اس سودے کو ختم کر دے)۔

2767- تخریجہ لکذا الدارقطني لعنا- و اخرجہ ابن ابی ثوبہ فی المصنف (۲۶۸/۵) حدیث (۱۹۹۷۱) نا تصبیح عن اسماعیل بن سالم عن

الشعبي فبين انشروا تيناً لم ينظر اليه كاشاً من كان قال: (هو بالخيار ان شاء اخذ وان شاء ترك) و اخرجہ برقم (۱۹۹۷۲) عن مطبوعة عمر

ابراهيم مئله- و اما ابن سيرين: فاخرجہ ابن ابی ثوبہ فی المصنف (۲۶۸/۵) رقم (۱۹۹۷۵) حدیث تصبیح عن يونس و ابن عويي به

نحوه- و بيانہ عن ابن سيرين عن ابی هريرة مرفوعاً- و هو باب وقفه على ابن سيرين- 2768- اخرجہ البيهقي في سننه (۲۶۸/۵) من طريق الدارقطني به- و نقل قول الدارقطني عقبه- و كذا نقله الزيلعي في نصب الرای

(۹/۱) و نقل عن ابن القطان قوله: (والراوي عن الكردی داهر بن نوح و هو له يعرف و لعل الجنابة منه) -ال- و انظر ترجمة الكردی لعنا في الميزان (۲۶۷/۵) بتحقيقنا -

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جبکہ بعض راویوں نے اسے ابن سیرین تک منوقوف روایت کے طور پر یعنی ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2769- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَابُ الْيَتِيسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي

سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ - يَعْنِي ابْنَ مُوسَى - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ.

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ اشْتَرَى بَيْعًا فَوَجَبَ لَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفَارِقَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: (آپ ﷺ نے فرمایا ہے:) جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ لینا اُس کے لیے لازم ہو جائے گا اور اُسے اس وقت تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا جب تک اُس کا ساتھی اُس سے جدا نہیں ہو جاتا اگر وہ چاہے تو اُس چیز کو وصول کرے اور اگر چاہے تو اُس ساتھی سے جدا ہو جائے پھر اُسے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

——***

خیار مجلس کا حکم

محفل برخاست ہونے تک اختیار کے باقی رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں فقہاء نے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے شارح امام نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب حضرت عبداللہ بن عمر حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو بردہ سلمی رضی اللہ عنہم تابعین میں سے طاؤس سعید بن مسیب عطاء قاضی شریح حسن بصری شعبی زہری اور ائمہ مجتہدین میں سے امام اوزاعی امام سفیان بن عیینہ عبداللہ بن مبارک علی بن مدینی شافعی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ فروخت کرنے والا شخص اور خریدار جب تک محفل سے اٹھتے نہیں ہیں اس وقت تک انہیں اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دیں لیکن جب ان دونوں میں سے کوئی محفل سے اٹھ جائے تو اب یہ سودا لازم ہو جائے گا اور ان دونوں کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

فقہاء نے اس بارے میں منقول روایات کے ظاہر سے استدلال کیا ہے۔ اور حدیث میں ”الگ ہونے“ کا جو لفظ مذکور ہے اس سے مراد جسمانی علیحدگی مراد لی ہے۔

اس کے برعکس امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس علیحدگی سے مراد کلام کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔ ان کے نزدیک ایجاب و قبول ہو جانے کے بعد سودا لازم ہو جاتا ہے اور پھر کسی بھی فریق کو اس سودے کو ختم کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا ہے البتہ اگر انہوں نے بعد کی مدت کے لیے بھی یہ شرط عائد کی ہو کہ اختیار باقی ہوگا یا وہ چیز دیکھی نہیں تھی اور دیکھنے کے بعد

2769- أخرجه الحاكم في البيوع (۱۶/۲): حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ثنا أحمد بن عيسى - يه - و من طريقه البيهقي في السنن (۲۷۰/۵) - وقال الحاكم: (حديث صحيح الإسناد) ولم يخرجاه بهذا اللفظ - اه - وواقعه الذهبي -

اختیار کا حکم باقی ہوتا یا عیب کی وجہ سے واپس کرنے کا جو اختیار ہوتا ہے ان کا حکم مختلف ہے۔

2770- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ أَنَّ نَافِعَ

حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فُكِّلَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَيَتَبَايَعَانِ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ.

☆☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا

لیتے ہیں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور ایک ساتھ رہتے ہیں یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو اختیار نہیں دے دیتا جب وہ دونوں اس صورت میں سودا کر لیں گے تو سودا لازم ہو جائے گا۔

2771- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِنَحْوِ ذَلِكَ فِي الْبَيْعَيْنِ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ.

☆☆

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے اسی طرح منقول ہے تاہم یہ دو سودا

کے بارے میں ہے اور اس کو نقل کرنے میں ابن وہب نامی راوی مفرد ہیں۔

2772- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مَكِّيُّ

لِحَافِيَةِ النَّوَوِيِّ عَلَى الصَّحِيحِ لِمُسْلِمٍ

2770- أخرجه ابن الجارود في المنقذ (٦١٨) و ابن عبان في صحيحه (٤٩١٧) من طريق ابن وهب ... به - وأخرجه البخاري في البيوع (٢٢٢/٤) باب: إذا خير أحدكما صاحبه بعد البيع (٢١١٢) و مسلم في البيوع (١١٦٢/٢) باب: تبوت خيار المجلس للمبتاعين (٢١/٤٤) و النسائي في البيوع (٢٤٩/٧) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و في الكبرى كما في النعفة (١٩٧/٦) و ابن ماجه (٧٣٦/٢) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (٢١٨١) و الشافعي و من طريقه البيهقي في المعرفة (١٥/٨) باب: خيار المبتاعين (١٠٩٦١) و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) من طريق عن الليث بن سعد ... به -

2771- أخرجه مالك في الموطأ (٦٧١) برواية يحيى ١ و (٧٨٥) برواية محمد بن الحسن و (٢٦٦٤) برواية أبي مصعب الزهري عن ابن عمر به و من طريقه (١٢١٢/٢) باب: تبوت خيار المجلس للمبتاعين (١٥٣٦) و ابن داود في البيوع (٢٧٢/٢) باب: في يتفرقا و مسلم في البيوع (١٢١٢/٢) باب: تبوت خيار المجلس للمبتاعين (١٥٣٦) و ابن داود في البيوع (٢٧٢/٢) باب: في يتفرقا و النسائي في البيوع (٢٤٨/٧) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) و النسائي في البيوع (٢٤٨/٧) و المعرفة (١٢/٨) باب: خيار المبتاعين (١٠٩٥٧) و أخرجه مسلم في الموضع السابق و النسائي (٢٤٨/٧) باب: المتفرق (٢٤١/٢) و المعرفة (١٢/٨) باب: خيار المبتاعين (١٠٩٥٧) و أخرجه مسلم في الموضع السابق و النسائي (٢٤٨/٧) باب: المتفرق على نافع في لفظ حديثه و الشافعي في الام (٤/٢) و من طريقه البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) و المعرفة (١٤/٨) باب: خيار المبتاعين (١٠٩٥٨) من طريق ابن جريج قال: املى علي نافع ... به - واما حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر: فأخرجه الحميدي (١٠٩٥٨) و ابن أبي شيبة (١٢٤/٧) و احمد (٢٩/٢) و البخاري في البيوع (٢١١٢) باب: إذا كان البائع بالخيار قبل البيع و عبد الرزاق (١٤٣٦٥) و ابن أبي شيبة (١٢٤/٧) و احمد (٢٩/٢) و البخاري في البيوع (٢١١٢) باب: إذا كان البائع بالخيار قبل البيع و مسلم في البيوع (١١٦٤/٢) باب: تبوت خيار المجلس للمبتاعين (١٥٣٦) و النسائي في البيوع (٢٥١/٧) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه و البيهقي في الكبرى (٢٦٩/٥) و الطحاوي في (شرح المعاني) (١٢/٤) من طريق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر: ينهوه -

2772- أخرجه ابو داود في البيوع (٢٧٢/٢) باب: في خيار المبتاعين (٢٤٥٧) و من طريقه البيهقي في الحسن (٢٧٠/٥) و أخرجه صاحبه في التمهيدات (٧٣٦/٢) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (٢١٨٢) و الشافعي في الام (٤/٢) و من طريقه البيهقي في (١٧/٨) ١٨ كل يوم من طريق حماد بن زيد عن جميل بن مرة به - وقال المنذري في (مختصره) - كما في نصب الرأية (٢/٤) (٥) و نفاذ - وراجع: المعرفة للبيهقي (١٨/٨) و نصب الرأية (٢/٤) (٥) -

بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فِي عَسْكَرٍ فَأَتَى رَجُلٌ مَعَهُ فَرَسٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِمَّنَّا اتَّبِعْ هَذَا الْفَرَسَ بِهَذَا الْغُلَامِ قَالَ نَعَمْ. فَبَاعَهُ ثُمَّ بَاتَ مَعَنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَامَ إِلَى قَرِيبِهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُنَا مَا لَكَ وَلِلْفَرَسِ الْكَيْسَ قَدْ بَعْتَنِيهَا قَالَ مَا لِي فِي هَذَا الْبَيْعِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَ مَا لَكَ ذَلِكَ لَقَدْ بَعْتَنِي فَقَالَ لَهُمَا الْقَوْمُ هَذَا أَبُو بَرَزَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاتَّبَاهُ فَقَالَ لَهُمَا اتْرَضَيَانِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَا نَعَمْ. فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا. وَإِنِّي لَا أَرَاكُمْ أَفْتَرَقْتُمَا.

☆☆ شیخ ابووصیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگی مہم میں شریک تھے اسی دوران ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا گھوڑا بھی تھا، ہم میں سے ایک شخص نے کہا: کیا تم یہ گھوڑا اس غلام کے عوض میں اسے فروخت کر دے گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! پھر اُس نے اُس کو فروخت کر دیا، پھر وہ رات ہمارے ساتھ رہا تو جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا تو ہمارے ساتھی نے اُسے کہا کہ تمہارا اس گھوڑے کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ کیا تم نے یہ مجھے فروخت نہیں کر دیا ہے؟ تو وہ شخص بولا: مجھے اس سودے کی ضرورت نہیں ہے تو ہمارے ساتھی نے کہا کہ اب تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے تم اسے مجھے فروخت کر چکے ہو وہاں موجود لوگوں نے اُن دونوں سے کہا: یہاں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ابو بردہ موجود ہیں وہ دونوں لوگ ان کے پاس آئے تو حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں سے کہا کہ کیا تم اس میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے سے راضی ہو ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سودا کرنے والوں کو سودا ختم کرنے کا اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے اور تم دونوں کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

2773- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا فِي بَعْضِ مَغَازِينَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَجَاءَنَا رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ عَلَى قَرِيبِهِ فَمَسَاوَمَهُ صَاحِبٌ لَنَا بِفَرَسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ شیخ ابووصی عبدی بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں شریک تھے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، لشکر کی جانب سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اُس نے ہمارے ایک ساتھی کے ساتھ اپنے گھوڑے کا سودا کیا۔ اس کے بعد راوی نے حضرت ابو بردہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2774- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

2773- أخرجه البخاري في صحيحه تعليقاً (٦٢/٥) كتاب البيوع: باب إذا اشترى شيئاً فوهم من ماله - الحديث (٢١١٦) قال: قال الليث: حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب: به - قال العاصم في الفتح: (وصله الاسماعيلي من طريق ابن زنجويه و الرمادي و لغيرهما و ابو نعيم من طريق يعقوب بن مكيان: كلهم عن ابي صالح كاتب الليث عن الليث: به - وذكر البيهقي ان يحيى بن بكير أخرجه عن الليث عن يونس عن الزهري نحوه و ليس ذلك بطلاة: فقد ذكر الاسماعيلي أيضاً ان ابا صالح أخرجه عن الليث كذلك: فوضع ان الليث فيه شيخين - وقد أخرجه الاسماعيلي أيضاً من طريق ايوب عن سويد عن يونس عن الزهري -) -

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنَّا إِذَا تَبَايَعْنَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بِالْخِيَارِ لَمْ يَتَفَرَّقِ الْمُتَبَايِعَانِ قَالَ فَبَايَعْتُ أَنَا عُثْمَانَ فَبَعَثَهُ مَالِي بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ فَلَمَّا بَعَثَهُ طَفَقْتُ أَنْكُرُ الْقَهْقَرَى خَشْيَةً أَنْ يَرَادَّنِي عُثْمَانُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ أَفَارِقَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم آپس میں کوئی سودا کیا کرتے تھے تو دونوں فریقوں سے ہر ایک کو اختیار ہوتا تھا جب تک سودا کرنے والے دونوں فریق ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک سودا کیا میں نے زمین جو وادی میں موجود تھی وہ اُن کی زمین جو خیبر میں موجود تھی فروخت کر دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے انہیں وہ فروخت کر دی تو اس کے بعد میں اُن کے قدم تیزی سے واپس ہوا اس اندیشے کے تحت کہ کہیں میرے اُن سے جانے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سودے کو ختم نہ کر دیں۔

2775- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا كُثُومُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا كُثُومُ بْنُ جَوْشَنِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْآمِنُ مَعَ الشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَقَالَ الْفَضْلُ مَعَ النَّبِيِّ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا امانت دار شہداء کے ساتھ ہوگا۔

فضل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2776- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَفْصٍ بْنُ شَاهِينَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْآمِنُ مَعَ النَّبِيِّ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

2775- أخرجه الحاكم في المستدرج (۶/۲) من طريق محمد بن اسماعيل الصفار عن كثير بن هشام -به- وقال الحاكم: (كثروم بن جعفر بن ليل الحديث) ولم يخرجه (نقحه الذهبي بقول عن كثوم: (ضعفه ابو حاتم) وسمع هشامه كثير بن هشام) (الطبراني في الأوسط (۷۳۹۶) من طريق كثير بن هشام -به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ايوب الا كثوم بن جعفر بن ليل) (أخرجه ابن ماجه ايضا في التجارات (۷۳۴/۲) باب: الميث على المكاسب (۲۱۲۹) عن احمد بن حنبل كثير بن هشام -به- وقال ابو بصير في الزوائد: (في اسناده كثوم بن جوشن القشيري وهو ضعيف) واصل الحديث في الترمذي من حديث ابي سعد الخضري -ه- (وله شاهد من حديث ابي محمد الآتي بعده).

2776- أخرجه الحاكم في المستدرج (۶/۲) باب: التاجر الصدوق الأمين -من طريق علي بن عبيد -به- ورواه الحاكم في مسند الحسن -وقد أخرجه الترمذي في المستدرج (۵۱۵/۲) باب: ما جاء في التجار -وسمى النبي صلى الله عليه وسلم اياهم (۲۱۲۹) (مسند الدارمي في المستدرج (۲۱۷/۲) باب: في التاجر الصدوق: كذا في المسند والدارمي -قال: حدثنا قبيصة عن صفوان الدارمي: (لا أعلم لي به ان الحسن سمع من ابي سعيد) وقال: ابو حمزة هذا: هو صاحب ابراهيم) وهو سمعون الدارمي -ه- (مسند حماد بن عيسى لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الترمذي عن ابي حمزة -ه- و ابو حمزة اسه: عبد الله بن جابر) (مسند حماد بن عيسى: أخبرنا عبد الله بن المبارك عن صفوان الترمذي عن ابي حمزة بهذا الاسناد نحوه -ه-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2777- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ الرَّبِيعِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ ثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَإِنْ أَتَاكَ صَاحِبُ الْكَلْبِ يَلْتَمِسُ ثَمَنَهُ فَأَمْلَأْ يَدَيْهِ تَرَابًا وَالْكُوبَةُ حَرَامٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ روایت نقل کرتے ہیں: شراب کی قیمت حرام ہے، فاحشہ عورت کی کمائی حرام ہے، کتے کی قیمت حرام ہے اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت کا طلبگار ہو تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو اور اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت مانگے تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو۔ چوسر حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے جو حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے نشہ آور چیز حرام ہے شراب حرام ہے۔

2778- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ - يَغْنِي الْحَدَّاءَ - عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دے (تو اس کا مطلب یہ ہے) اس نے اس چیز کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا۔

2779- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْذَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُحَيْثٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخَنْزِيرَ وَثَمَنَهُ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ مردار اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

۲۷۷۷- أخرجه أحمد في مسنده (۲۸۹/۱) وفي (الاشربة) (۱۶) و البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱۰) من طريق عبيد الله بن وهب - وأخرجه
 ۲۷۷۸- أخرجه أحمد (۱۲۵۹۸) و البيهقي في الكبرى (۲۰۴/۸) من طريق عثمان بن عمر الضبي عن عبد الله بن رجاء عن إسرائيل
 بن علي بن بزينة حدثنا قيس بن هبيرة - وأخرجه أحمد (۲۷۴/۱) و أبو داود في الاشربة (۳۲۰/۲) - باب: في اللوعة (۲۶۹۶) و
 البيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱۰) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۲/۴) و أبو يعلى في (مسند) (۲۷۲۹) و عنه ابن حبان في
 مشرقة من صحيحه (۵۳۶۵) كل يوم من طريق محمد بن عبد الله اللامي حدثنا مفيان عن علي بن بزيمة - به -
 ۲۷۷۹- أخرجه أحمد (۲۹۲۰۲۷/۲) و البخاري في التاريخ الكبير (۱۵۷/۲) تعليقاً و أبو داود في البيوع (۲۰۴/۲) - باب: في ثمن الخمر و
 الميتة (۲۴۸۸) و البيهقي في البيوع (۱۲/۶) - باب: ثمن بيع ما يكون نجساً لا يحل أكله و الطبراني في الكبير (۱۲۸۸۷) و ابن حبان
 (۱۹۲۸) كل يوم من طريق خالد الحذاء - به - وقال السهيمي في (المجمع) (۹۲/۴): (و رجاله ثقات) - اه -
 ۲۷۸۰- أخرجه أبو داود في سننه في البيوع (۲۷۷/۲) - باب: في ثمن الخمر والميتة (۲۴۸۵) حدثنا أحمد بن صالح - به - وأخرجه
 الطبراني في الأوسط (۱۱۶) من طريق ابن وهب - وقال الطبراني: (لم يروه عن أبي الزناد إلا عبد الوهاب بن بخت ولده عن عبد
 الوهاب بن معاوية بن صالح - تفريده: ابن وهب) - اه -

2780- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا أَبُو

مَالِكِ النَّخَعِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَعِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ شَيْءٍ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ .

☆☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی ایسی چیز کی قیمت لینا جائز نہیں ہے جس کو کھانا یا پینا جائز نہیں ہے۔

2781- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

السُّلَمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغِيرَةِ عَنْ مُنْقِدِ مَوْلَى سُرَاقَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لِعُثْمَانَ إِذَا ابْتِغَتْ فَاكْتُلْ وَإِذَا بِغَتْ فَكِلْ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تم کوئی خریدو تو اسے ماپ لو اور جب فروخت کرو تو اسے ماپ کر دو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ منقذ بن قیس مضرى مولی ابن سرائقه، مقبول یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات

کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب (۶۸۰۲)، تقریب العہذیب (۶۹۶۲)۔

2782- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَلْدَةَ

٢٧٨٠- في إسناده أبو مالك النخعي؛ وأبو عبد الملك بن الحسين، قال الحافظ في التفرغ (٤/٤٦٩)؛ مشروك-

٢٧٨١- علفه البخاري في البيوع (٤/٤٠٢) باب: الكيل على البائع والممطي قال: (ورذكر عن عثمان - رضي الله عنه - ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يبيع الناس على كيل ولا على ميطي) (١) (٢) (٣) (٤) (٥) (٦) (٧) (٨) (٩) (١٠) (١١) (١٢) (١٣) (١٤) (١٥) (١٦) (١٧) (١٨) (١٩) (٢٠) (٢١) (٢٢) (٢٣) (٢٤) (٢٥) (٢٦) (٢٧) (٢٨) (٢٩) (٣٠) (٣١) (٣٢) (٣٣) (٣٤) (٣٥) (٣٦) (٣٧) (٣٨) (٣٩) (٤٠) (٤١) (٤٢) (٤٣) (٤٤) (٤٥) (٤٦) (٤٧) (٤٨) (٤٩) (٥٠) (٥١) (٥٢) (٥٣) (٥٤) (٥٥) (٥٦) (٥٧) (٥٨) (٥٩) (٦٠) (٦١) (٦٢) (٦٣) (٦٤) (٦٥) (٦٦) (٦٧) (٦٨) (٦٩) (٧٠) (٧١) (٧٢) (٧٣) (٧٤) (٧٥) (٧٦) (٧٧) (٧٨) (٧٩) (٨٠) (٨١) (٨٢) (٨٣) (٨٤) (٨٥) (٨٦) (٨٧) (٨٨) (٨٩) (٩٠) (٩١) (٩٢) (٩٣) (٩٤) (٩٥) (٩٦) (٩٧) (٩٨) (٩٩) (١٠٠) (١٠١) (١٠٢) (١٠٣) (١٠٤) (١٠٥) (١٠٦) (١٠٧) (١٠٨) (١٠٩) (١١٠) (١١١) (١١٢) (١١٣) (١١٤) (١١٥) (١١٦) (١١٧) (١١٨) (١١٩) (١٢٠) (١٢١) (١٢٢) (١٢٣) (١٢٤) (١٢٥) (١٢٦) (١٢٧) (١٢٨) (١٢٩) (١٣٠) (١٣١) (١٣٢) (١٣٣) (١٣٤) (١٣٥) (١٣٦) (١٣٧) (١٣٨) (١٣٩) (١٤٠) (١٤١) (١٤٢) (١٤٣) (١٤٤) (١٤٥) (١٤٦) (١٤٧) (١٤٨) (١٤٩) (١٥٠) (١٥١) (١٥٢) (١٥٣) (١٥٤) (١٥٥) (١٥٦) (١٥٧) (١٥٨) (١٥٩) (١٦٠) (١٦١) (١٦٢) (١٦٣) (١٦٤) (١٦٥) (١٦٦) (١٦٧) (١٦٨) (١٦٩) (١٧٠) (١٧١) (١٧٢) (١٧٣) (١٧٤) (١٧٥) (١٧٦) (١٧٧) (١٧٨) (١٧٩) (١٨٠) (١٨١) (١٨٢) (١٨٣) (١٨٤) (١٨٥) (١٨٦) (١٨٧) (١٨٨) (١٨٩) (١٩٠) (١٩١) (١٩٢) (١٩٣) (١٩٤) (١٩٥) (١٩٦) (١٩٧) (١٩٨) (١٩٩) (٢٠٠) (٢٠١) (٢٠٢) (٢٠٣) (٢٠٤) (٢٠٥) (٢٠٦) (٢٠٧) (٢٠٨) (٢٠٩) (٢١٠) (٢١١) (٢١٢) (٢١٣) (٢١٤) (٢١٥) (٢١٦) (٢١٧) (٢١٨) (٢١٩) (٢٢٠) (٢٢١) (٢٢٢) (٢٢٣) (٢٢٤) (٢٢٥) (٢٢٦) (٢٢٧) (٢٢٨) (٢٢٩) (٢٣٠) (٢٣١) (٢٣٢) (٢٣٣) (٢٣٤) (٢٣٥) (٢٣٦) (٢٣٧) (٢٣٨) (٢٣٩) (٢٤٠) (٢٤١) (٢٤٢) (٢٤٣) (٢٤٤) (٢٤٥) (٢٤٦) (٢٤٧) (٢٤٨) (٢٤٩) (٢٥٠) (٢٥١) (٢٥٢) (٢٥٣) (٢٥٤) (٢٥٥) (٢٥٦) (٢٥٧) (٢٥٨) (٢٥٩) (٢٦٠) (٢٦١) (٢٦٢) (٢٦٣) (٢٦٤) (٢٦٥) (٢٦٦) (٢٦٧) (٢٦٨) (٢٦٩) (٢٧٠) (٢٧١) (٢٧٢) (٢٧٣) (٢٧٤) (٢٧٥) (٢٧٦) (٢٧٧) (٢٧٨) (٢٧٩) (٢٨٠) (٢٨١) (٢٨٢) (٢٨٣) (٢٨٤) (٢٨٥) (٢٨٦) (٢٨٧) (٢٨٨) (٢٨٩) (٢٩٠) (٢٩١) (٢٩٢) (٢٩٣) (٢٩٤) (٢٩٥) (٢٩٦) (٢٩٧) (٢٩٨) (٢٩٩) (٣٠٠) (٣٠١) (٣٠٢) (٣٠٣) (٣٠٤) (٣٠٥) (٣٠٦) (٣٠٧) (٣٠٨) (٣٠٩) (٣١٠) (٣١١) (٣١٢) (٣١٣) (٣١٤) (٣١٥) (٣١٦) (٣١٧) (٣١٨) (٣١٩) (٣٢٠) (٣٢١) (٣٢٢) (٣٢٣) (٣٢٤) (٣٢٥) (٣٢٦) (٣٢٧) (٣٢٨) (٣٢٩) (٣٣٠) (٣٣١) (٣٣٢) (٣٣٣) (٣٣٤) (٣٣٥) (٣٣٦) (٣٣٧) (٣٣٨) (٣٣٩) (٣٤٠) (٣٤١) (٣٤٢) (٣٤٣) (٣٤٤) (٣٤٥) (٣٤٦) (٣٤٧) (٣٤٨) (٣٤٩) (٣٥٠) (٣٥١) (٣٥٢) (٣٥٣) (٣٥٤) (٣٥٥) (٣٥٦) (٣٥٧) (٣٥٨) (٣٥٩) (٣٦٠) (٣٦١) (٣٦٢) (٣٦٣) (٣٦٤) (٣٦٥) (٣٦٦) (٣٦٧) (٣٦٨) (٣٦٩) (٣٧٠) (٣٧١) (٣٧٢) (٣٧٣) (٣٧٤) (٣٧٥) (٣٧٦) (٣٧٧) (٣٧٨) (٣٧٩) (٣٨٠) (٣٨١) (٣٨٢) (٣٨٣) (٣٨٤) (٣٨٥) (٣٨٦) (٣٨٧) (٣٨٨) (٣٨٩) (٣٩٠) (٣٩١) (٣٩٢) (٣٩٣) (٣٩٤) (٣٩٥) (٣٩٦) (٣٩٧) (٣٩٨) (٣٩٩) (٤٠٠) (٤٠١) (٤٠٢) (٤٠٣) (٤٠٤) (٤٠٥) (٤٠٦) (٤٠٧) (٤٠٨) (٤٠٩) (٤١٠) (٤١١) (٤١٢) (٤١٣) (٤١٤) (٤١٥) (٤١٦) (٤١٧) (٤١٨) (٤١٩) (٤٢٠) (٤٢١) (٤٢٢) (٤٢٣) (٤٢٤) (٤٢٥) (٤٢٦) (٤٢٧) (٤٢٨) (٤٢٩) (٤٣٠) (٤٣١) (٤٣٢) (٤٣٣) (٤٣٤) (٤٣٥) (٤٣٦) (٤٣٧) (٤٣٨) (٤٣٩) (٤٤٠) (٤٤١) (٤٤٢) (٤٤٣) (٤٤٤) (٤٤٥) (٤٤٦) (٤٤٧) (٤٤٨) (٤٤٩) (٤٥٠) (٤٥١) (٤٥٢) (٤٥٣) (٤٥٤) (٤٥٥) (٤٥٦) (٤٥٧) (٤٥٨) (٤٥٩) (٤٦٠) (٤٦١) (٤٦٢) (٤٦٣) (٤٦٤) (٤٦٥) (٤٦٦) (٤٦٧) (٤٦٨) (٤٦٩) (٤٧٠) (٤٧١) (٤٧٢) (٤٧٣) (٤٧٤) (٤٧٥) (٤٧٦) (٤٧٧) (٤٧٨) (٤٧٩) (٤٨٠) (٤٨١) (٤٨٢) (٤٨٣) (٤٨٤) (٤٨٥) (٤٨٦) (٤٨٧) (٤٨٨) (٤٨٩) (٤٩٠) (٤٩١) (٤٩٢) (٤٩٣) (٤٩٤) (٤٩٥) (٤٩٦) (٤٩٧) (٤٩٨) (٤٩٩) (٥٠٠) (٥٠١) (٥٠٢) (٥٠٣) (٥٠٤) (٥٠٥) (٥٠٦) (٥٠٧) (٥٠٨) (٥٠٩) (٥١٠) (٥١١) (٥١٢) (٥١٣) (٥١٤) (٥١٥) (٥١٦) (٥١٧) (٥١٨) (٥١٩) (٥٢٠) (٥٢١) (٥٢٢) (٥٢٣) (٥٢٤) (٥٢٥) (٥٢٦) (٥٢٧) (٥٢٨) (٥٢٩) (٥٣٠)

عليه وسلم قال له - فذكره - وعلقه البخاري في التاريخ الكبير (١٨/٨) في ترجمة (حنيفة مولى ابن سراقه) فقال: (قوله عبد الله بن مسعود) - فذكره - وعلقه البخاري في التاريخ الكبير (١٨/٨) في ترجمة (حنيفة مولى ابن سراقه) فقال: (قوله عبد الله بن مسعود)

بجی بن ابوب (بروزنہ اللہ شاد - قال ابن حجر فی (الفتح) (۱/۴-۱۰۶ ط الریان) (و منقذ مجبول الجبال) - سم قال: و قبلہ ابن ہاشم

لكنه من قديم عديته: لئن ابن عبد الحكم اورد في (فتوح مصر) من طريق الخليل بن ابي

(المجلد) (٣٨٦-٣٨٣/١) (١١٤٥) من طريق محمد ابن حبيب، همداني الاوزاعي، همداني، ثابت بن رومان، عاصم بن علي السكوني عن أبي
الفضل عن ابي عبد الله عليه السلام قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم... الحديث - قال ابو حاتم الرازي:

كان عثمان بن عفان وبيعه قبل ان يقبضه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم (16214) : هذبت منكم هذا اللسان اوضحه عبد الرزاق في البيوع (28/8 - 29) باب في الشراء عن بيع الطعام حتى يستوفي (16214) :

عن ابن أبي عمير عن أنس بن عمار عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: «مَنْ أَمْسَكَ لِحْيَتَهُ وَتَرَكَ نَفْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قُتِلَ بِهَا»

٢٧٨٢- أخرجه ابن ماجه في النجارات ٧٥٠/٢١ باب: التسمي عن بيع الطعام ما لم يقبض (٢٢٢٨) من طريق وكيع عن ابن أبي ليلى

قال أبو حنيفة في (الزوائد): (في أسامة محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى: أبو عبد الرحمن الأنصاري وهو ضعيف) - (أ) -

البشرقي في البيوع (٢١٦/٥) باب الرجل يبتاع طعاماً كيلاً فلا يبيعه حتى يكتاله لنفسه - وله تأخير من حديث أبي هريرة -

الجزء (٨٦/٢) (١٢٦٥) و البيهقي في البيوع (٢٦٦/٥) من طريق مسلم بن أبي مسلم عن حماد بن الحارث عن مسلم بن الحارث عن

سبرين عن ابي نصره - وقال البيهقي: (غير قوي) - وقال الشيخ في المجمع (١٠١/١): (ووجه تسليم من بني سبرين)

انس بن مالك بنهموء - اخرج ابن عدي في المصابيح ١٩٧/١ - بنهموء بن انس بن مالك بنهموء - وقال ابن عدي: (وقد انكر عن ابن عون بهذا الإسناد) الفسري ثابا عبد الله بن عون عن محمد بن سيرين عن انس بنهموء وقال ابن عدي: (وقد انكر عن ابن عون بهذا الإسناد)

الفسري: ثنا محمد بن عوف عن محمد بن سيرين عن أبي بصير عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم): «ما من رجل منكم إلا وله من الغيرة غيرة».

ابن حجر في (المطبوع) (٢٠/٢): (وفي الباب عن انس و ابن عباس: انه جرح ابن عمر باثنا عشر ضربة من جراحه -

۱۵

Marfat.com

Marfat.COM

قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ صَاعُ الْبَائِعِ وَصَاعُ الْمُشْتَرِي.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے اناج کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کو دو طرف سے ماپ لیا جائے فروخت کرنے والے کی طرف سے اور خریدنے والے کی طرف سے۔

2783- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْقَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ بْنَ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَشْتَرِي هَذِهِ الْبُيُوعَ فَمَا يَحِلُّ لِي مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَيَّ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں خرید و فروخت کرتا ہوں تو کون سا کام میرے لیے حلال ہے اور کون سا کام میرے لیے حرام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بھتیجے! تم کوئی چیز خریدو اور اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس پر تمہارا اپنا قبضہ نہ ہو جائے۔

2784- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور صحابی سے منقول ہے: جب کوئی چیز تولو تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک

اپ نہ لو۔

2785- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ أَنَّ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ

۲۷۸۱- أخرجه ابن الجارود في المستفي (۶۰۲) وابن حبان (۱۹۸۲) من طريق حبان بن هلال به - وأخرجه النسائي في الكبرى - كما في نسخة (۷۶/۲) وأحمد (۱۰۲/۲) والطحاوي (۱۲۱۸) وعبد الرزاق (۱۵۲۱۶) والطحاوي في المعاني (۱۱۱/۱) والبيهقي (۳۱۳/۵) وابن الجارود (۶۰۲) من طريق عن يحيى بن أبي كثير به - قال البيهقي: (إسناده منقول) وكذلك أخرجه إسماعيل بن يحيى وابن القطر عن يحيى بن أبي كثير به - وأخرجه عبد الرزاق (۱۵۲۱۶) عن معمر بن أيوب عن يونس بن ماهد عن رجل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (حكيمة بن حزام) - وأخرجه أبو داود في البيوع (۸۶۸-۸۶۹) باب: بيع ما ليس عندك - والترمذي في البيوع (۵۲۶/۲) باب: كراهية بيع ما ليس عندك (۱۲۳۲) والنسائي في البيوع (۲۸۹/۷) باب: بيع ما ليس عند البائع - وفي الكبرى - كما في نسخة (۷۹/۲) وابن ماجه في التجارات (۷۲۷/۲) باب: النسيء عن بيع ما ليس عندك (۲۱۸۷) والشافعي (۱۵۲/۲) وأحمد (۱۰۲/۲) من طريق عن يونس بن ماهد عن حكيمة بن حزام - لم يذكر (عبد الله بن عيسى) في إسناده - وحسنه الترمذي وقال ابن حبان: (إسناده مشهور) عن يونس بن ماهد عن حكيمة بن حزام - ليس فيه ذكر عبد الله بن عيسى - وهذا خبر غريب - وأخرجه النسائي في البيوع (۲۷۶/۷) باب: بيع الطعام قبل أن يستوفي - والشافعي (۱۵۲/۲) وأحمد (۱۰۲/۲) والطحاوي في المعاني (۲۸/۱) من طريق ابن جريج - أخرجني عطاء بن عبد الله بن عيسى عن حكيمة بن حزام به - وأخرجه اللواتي عن يحيى بن أبي كثير - حدثني يحيى بن حكيمة بن حزام أن إسماعيل بن يحيى صلى الله عليه وسلم - أخرجه الطحاوي في (المعاني) (۱۱۱/۱) - وأخرجه ابن جريج - أخرجني عطاء بن حسان ابن موهب أنه أخبره عن عبد الله بن محمد بن يحيى عن حكيمة بن حزام به - أخرجه النسائي في البيوع (۲۸۶/۷) باب: بيع الطعام قبل أن يستوفي - وأخرجه عبد العزيز بن ربيع عن عطاء بن أبي رباح عن حكيمة بن حزام به - أخرجه النسائي في البيوع (۲۸۶/۷) باب: بيع الطعام قبل أن يستوفي -

☆☆ عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سودا گروں کے قافلے کے بارے میں پتا چلا تو انہوں نے ایک صحابی کو ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ اس سے میرے لیے ایک بکری خرید کر لاؤ تو وہ چلے گئے اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لائے پھر ان کو ایک شخص ملا تو انہوں نے ایک دینار کے بدلے میں ان سے ایک بکری خرید لی۔ راوی کہتے ہیں وہ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دینار اور ایک بکری لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں برکت ڈالے۔

راوی کہتے ہیں: (یہ صورت حال ہوتی کہ) میں کوفہ کے ایک بازار میں کھڑا ہوتا تھا اور چالیس یا اسیک مایا کرتا تھا۔
2788 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي لَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ عَرَضَ لِي لَيْسِي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَلْبُ فَأَعْطَانِي دِينَارًا وَقَالَ أَيُّ عُرْوَةَ أَنْتِ الْجَلْبُ فَاشْتَرِ لَنَا شَاةً بِهَذَا الدِّنَارِ . فَأَتَيْتُ الْجَلْبَ فَسَاوَمْتُ فَاشْتَرَيْتُ شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَجِئْتُ أَسْوَفَهُمَا - أَوْ قَالَ أَقْرَدَهُمَا - فَلَقِيْنِي رَجُلٌ فِي الطَّرِيقِ فَسَاوَمَنِي فَبِعتُ إِحْدَى الشَّاتَيْنِ بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَبِدِينَارٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ الشَّاةُ وَهَذَا دِينَارُكُمْ . قَالَ صَنَعْتَ كَيْفَ . فَحَدَّثَنِي الْحَدِيثُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ . قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقِفُ فِي كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَأَرْبَحُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا قَبْلَ أَنْ أَصِلَ إِلَى أَهْلِي .

☆☆ حضرت عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سودا گروں کے قافلے کے بارے میں پتا چلا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عروہ! ان سودا گروں کے پاس جاؤ اور ان سے ایک دینار کی قیمت میں ایک بکری لے آؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں ان سودا گروں کے پاس گیا اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لیں پھر میں انہیں ہانک کر لا رہا تھا (چلا کر لا رہا تھا) تو راستہ میں ایک شخص مجھے ملا اس نے مجھ سے سودا کیا تو میں نے ان دو میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا پھر میں ایک بکری اور ایک دینار کو لے آیا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کی بکری ہے اور یہ آپ کا دینار ہے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو پورا واقعہ سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس کے سودے میں برکت دے!
 راوی کہتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: میں کوفہ کے بازار میں کھڑا ہوتا اور اپنے گھر میں واپس آنے سے پہلے چالیس ہزار کمالتا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زبیر بن خریٹ بصری اخو حریث بن خریٹ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱۹۳۶)، تقریب التہذیب (۲۰۰۳)۔

2789- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمْلَاءُ مِنْ لَفْظِهِ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُو

يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الْمَزَايِدَةِ وَلَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیع مزایدہ سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی اپنے بھائی کے سودے سے سودانہ کرے البتہ مالی غنیمت اور وراثت میں ایسا کیا ہے۔

2790- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ أَمْلَاءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ

قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ لَهُ شَهْوُ كَانَ تَاجِرًا وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَزَايِدَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَبِيعَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَحَدٍ حَتَّى يَذَرَ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے ان کا نام شہر تھا وہ تاجر تھا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیع مزایدہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ تم نے اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے (یہ اُس وقت تک نہیں کر سکتا) جب تک کہ کوئی دوسرا شخص اُسے چھوڑ نہیں دیتا البتہ مالی غنیمت کا اور وراثت کا حکم مختلف ہے۔

2791- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرِّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

الَلَيْثِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ . ☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2792- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتِغَتْ رَيْتًا بِالسُّوقِ فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَأَرَبَحْنِي حَتَّى رَضِيتُ - قَالَ - فَلَمَّا أَخَذْتُ بِيَدِهِ لَا ضَرْبَ عَلَيْهَا أَخَذَ بِذِرَاعِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَأَمْسَكَ يَدِي فَالْتَفَتُ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى بَيْتِكَ فَإِنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ ذَلِكَ.

۲۷۸۹- أخرجه أحمد في مسنده (۷۱/۲): حدثنا ابن لهيعة: حدثنا عبد الله ابن أبي جعفر عن زید بن اسلم قال: سمعت رجلاً يسأل عبد الله بن عمر عن بيع المزايدة فقال ابن عمر: فذكره باللفظ الذي سواتي بعد هذا - وفي إسناده ابن لهيعة وهو ضعيف كما تقدم مراراً لكن تامة عمر بن مالك كما مباني في الحديث التالي -

۲۷۹۰- أخرجه ابن الجارود في المنتقى (۵۷۰): حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم: به - وإسناده صحيح رجاله ثقات -

۲۷۹۱- في إسناده محمد بن عمر الواقدي مشرور: وإسناده بن زید الليثي ضعيف وتقدم قريباً بإسناده صحيح -

۲۷۹۲- أخرجه ثناء من طريق جرير بن حازم عن أبي الزناد: به - وجرير بن حازم ثقة فيه كلام طفيف قاله بطار حسن: وفي تامة إسحاق بن حازم وهو صدوق: تكلم فيه للقسطل كما قال العافظ في التقریب (۲۵۱) - لكن في الطريقه إليه محمد بن عمر الواقدي وهو مشرور -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار میں زیتون کا تیل خریدا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے زیادہ منافع دینے کا کہا اتنا جس سے میں راضی ہو گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے سودا کرنے کے لیے اس کے ہاتھ کو تھامنا چاہا تو ایک شخص نے پیچھے سے میرے بازو کو پکڑ لیا اور ہاتھ تھام لیا میں نے مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا کہ تم اسے فروخت مت کرو جب تک تم اسے گھر نہیں لے جاتے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن حنین، مدنی، ابو عبداللہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ قلیل حدیث، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 105 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۳۳۹۹)۔

2793- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْبُخَيْرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2794- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتِغَتْ زَيْتًا فِي الشُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبَتْهُ لِقَيْنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رُبْعًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِبِرَاسِي فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبْعُهُ حَيْثُ ابْتِغَتْهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلْعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى تَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رَحَالِهِمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار سے زیتون کا تیل خریدا جب میں نے سودا پکا کر لیا تو ایک شخص مجھ سے ملا اُس نے مجھے اس کا زیادہ منافع دینے کی پیش کش کی میں نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا ارادہ کیا تو پیچھے سے کسی نے میرا بازو پکڑ لیا میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا: تم اسے اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم اسے خرید کر اپنی جگہ پر نہیں لے جاتے نبی اکرم ﷺ سے اس بات سے منع کیا ہے: سودے کو اسی جگہ پر فروخت کیا جائے جہاں سے خریدا گیا تھا ایسا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تجارت کرنے والا شخص اُسے اپنی جگہ پر

2793- فيه الواقدي وهو متروك - وقد تقدم الكلام عليه مراراً -

2794- أخرجه أبو داود في البيوع (3499) باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفي - من طريق محمد بن عوف الطائي: حدثنا أحمد بن خالد الوهبي: به - وأخرجه أيضاً الحاكم في المستدرک (10/2) ومن طريقه البيهقي في سننه (314/5) كتاب البيوع: باب قبض ما ابتاعه جزائفاً بالنقد - كلاًهما من طريق أبي نذرة الدمشقي: ثنا أحمد بن خالد: به - وأخرجه - أيضاً - أحمد في مسنده (191/5) قال: حدثنا بمقوب بن إبراهيم عن أبيه عن ابن أبي عمير: به - وأخرجه ابن حبان في صحيحه (1986) من طريق مقوب بن إبراهيم عن أبيه: مثل إسناده أحمد - وإسناده قوي - رجاله ثقات غير محمد بن أحمد: فإنه صدوق ولا ضرر من تدليس: فقد صرح بالتحديث عبد الله بن حبان - قال الزيلعي في نصب الرابة (22/1) : (وقال في (التنقيح) منده جيد: فان ابن أبي عمير صرح فيه بالتحديث) - أ -

نہیں لے جاتا۔

2795- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّقَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضَرَّارُ بْنُ صُرَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتَّى يَيْدُوَ صَلَاحُهُ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درخت کے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا۔

2796- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَّادِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بَزِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَيْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذَكَرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي خَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتْبَاعُونَ الثَّمَرَ قَبْلَ أَنْ يَيْدُوَ صَلَاحَهُ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَخَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُتَبَاعُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَارَ الدَّمَانُ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ - عَاهَاتٌ يَحْتَاجُونَ بِهَا - فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا أَمَّا لَا فَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَيْدُوَ صَلَاحُهَا . لِكثَرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْسَةَ وَقَالَ أَبُو الرَّدَّادِ أَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ .

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابو الزناد سے پھل کے پکنے سے پہلے اُسے فروخت کرنے کے بارے میں مذکور

2795- ضرار بن صرد له اولعاصم و شيخه موسى بن عثمان تركه ابو حاتم و قال ابن عمري: حديثه ليس بالمحفوظ و كذا لصارمي بالنسبة و الآخر منسوبا اسوا من الاول و للمحدث شافعه بنحوه عن انس بن مالك - اخرجوه البخاري في البيوع (298/4) باب: اذا باع الثمار قبل ان يبدو صلاحها (2198) و مسلم في المساقاة (1190/2) باب: وضع الجوانح (1055) و النسائي في البيوع (261/7) باب: شراء الثمار حتى يبدو صلاحها و الطحاوي في البصري (26/4) و البيهقي في الكبرى (200/5) من طريق حميد عن انس بنحو - وله شافعه آخر عن ابن عمر اخرجوه مسلم في البيوع (1165/2) باب: النسوي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع (1025) و ابو داود في البيوع (265/2) باب: في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها (2368) و الترمذي في البيوع (529/2) باب: كراهية بيع النمرة حتى يبدو صلاحها (1227) و النسائي في البيوع (270/7 - 271) باب: بيع السنبل حتى يبيض و البيهقي (202/5) - وله شافعه ثالث من الحديث الانسي عفيه - وله شافعه رابع من حديث جابر: اخرجوه البخاري في البيوع (287/6) باب: بيع التمر على رءوس النخل (2189) و مسلم في البيوع (1174/2) باب: النسوي عن المعاقل و المزانية (1036) -

2796- اخرجوه ابو داود في سننه (2521/2) كتاب البيوع: باب في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها الحديث (2372) و من طريقه اخرجوه الدارقطني لغنا - و اخرجوه البيهقي (201/5) كتاب البيوع: باب الوقت الذي يهل فيه بيع الثمار من طريق محمد بن عبد الحكم: ثنا ابو زرعة و لعب الله بن راشد - و الحديث علقه البخاري في صحيحه (138/5) كتاب البيوع: باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها الحديث (2192) - قال: وقال الليث عن ابي الزناد - فذكره - و اخرجوه احمد (185/5) من طريق الرضا عن حماد بن زيد بن ثابت عن ابيه - و اخرجوه احمد (190/5) من طريق ابن ابي الزناد عن ابيه عن خارجة بن - قال ابن حجر في الفتح (129/5) : (لم ارد موصولا من طريق الليث) و قد اخرجوه سعيد بن منصور عن ابي الزناد عن ابيه - نحو حديث الليث - و لكن بالاسناد الثاني دون الاول - و اخرجوه ابن داود لظماوي من طريق يونس بن يزيد عن ابي الزناد بالاسناد الاول دون الثاني - و اخرجوه البيهقي من طريق يونس بالاسنادين معا .

روایات کے بارے میں دریافت کیا، عروہ بن زبیر، حضرت سہل بن حمہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ پہلے لوگ پھل کے پکنے سے پہلے اُس کا سودا کر لیا کرتے تھے جب پھل کے کاٹنے کا وقت آتا اور تقاضا کرنے والے آجاتے تو خریدار یہ کہتا: پھل کو فلاں بیماری لاحق ہو گئی ہے یہ خراب ہو گیا ہے اس طرح کی چیزوں کے ذریعے ان کے درمیان جھڑا ہو جاتا جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کے مقدمات بکثرت پیش ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: پھل کو اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک وہ پک نہیں جاتا، نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لیے کیا تھا کیونکہ اختلافات اور مقدمات زیادہ ہو گئے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوداؤد نامی راوی کے ہیں۔ شیخ ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ الفاظ کہ پھل کو مرض لاحق ہو گیا ہے، تشام لاحق ہو گیا۔

.....

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں
شیخ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا سودا کر دے اور یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھل درخت پر ہی لگے رہیں گے۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ باطل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے پھل کے تیار ہو جانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اس سے منع کیا ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ ممنوع ہو (یا فاسد ہو)۔

کوئی شخص اس شرط پر پھلوں کا سودا کرتا ہے کہ وہ ان پھلوں کو فوراً توڑ لے گا، اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ سودا درست ہے کیونکہ اس سودے کو ممنوع قرار دینے کی وجہ یہ تھی کہ اگر وہ پھل درخت پر لگے رہیں اور اس دوران ان پر کوئی قدرتی آفت لاحق ہو جائے جس کے نتیجے میں وہ ضائع ہو جائیں (تو یہ خریدار کا نقصان ہے) تو جب انہیں فوراً توڑ لیا جائے گا تو اب یہ خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پھلوں کے تیار ہو جانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان پھلوں کو روک لے (یعنی انہیں کوئی نقصان پہنچ جائے) تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے؟

کیونکہ توڑ لیے جانے کی وجہ سے پھل آفت سے محفوظ ہو جاتے ہیں اس لیے یہ سودا درست ہوگا۔

خریدنے والا شخص پھلوں کا مطلق طور پر سودا کر لے نہ تو وہ یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھلوں کو توڑے گا اور نہ ہی یہ شرط عائد کرے کہ وہ اس کو باقی رہنے دے گا۔ امام احمد بن حنبل، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک یہ باطل ہے جبکہ امام ابوحنیفہ نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ جب آپ اس عقد کو مطلق رکھیں گے تو اس کا بنیادی تقاضا یہ ہوگا کہ ان پھلوں کو فوراً توڑا جاسکے

جائے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اون کو اور تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو (فروخت کرنے) سے بھی منع کیا ہے۔

2799- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْحَضَرَمِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا وَتَبَيَّنَ تَبَيُّضُ أَوْ تَحْمَرُّ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا وَالصُّوفِ عَلَى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھلوں کو پک جانے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ وہ پھل سفید ہوگا یا سرخ ہوگا آپ ﷺ نے تھن میں موجود دودھ کو فروخت کرنے (اور جانور کی پشت پر موجود) اون کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

2800- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُسَاعَ ثَمَرٌ حَتَّى يُطْعَمَ أَوْ صُوفٌ عَلَى ظَهْرٍ أَوْ لَبَنٌ فِي ضُرْعٍ أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنِ. أَرْسَلَهُ وَكَيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اون کو تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

وکیع نامی راوی نے عمر بن فروخ نامی راوی کے حوالے سے اسے مرسل روایت کے مطابق نقل کیے ہیں۔

2798- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٤٠/٥) كتاب البيوع باب ما جاء في النسي من بيع الصوف من طريق يعقوب بن اسحاق ثنا عمرو بن فروخ - به وقال: (أخبرني برفعه عمرو بن فروخ) وليس بالقوي وقد أرسله عن وكيع وأخرجه غيره مرفوعاً - (١) - وقد تعقب ابن التوركياني البيهقي في تصحيح عمرو بن فروخ - وأخرجه الشافعي في مسنده (١٤٩/٢) ومن طريقه البيهقي في الكبرى (٢٠٢/٥) و السمرق (٧٥/٨) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طلحة عن ابن عباس بنحوه - وأخرجه عبد الرزاق (٦٢/٨) باب: بيع الثمرة حتى يبيد صلاحها (٤٣٨): أخبرنا ابن عيينة - به - وأخرجه ابن حبان (٤٩٨٨) من طريق مسدد عن مكيان عن عمرو - به - وروى الشافعي في مسنده (١٥٠/٢) ومن طريقه البيهقي في المعرفة (٧٥/٨) (١١١٦٩) أخبرنا مكيان عن عمرو بن دينار عن أبي معبد عن ابن عباس: أنه كان يبيع الثمر من غلامه قبل أن يطعم: وكان لا يرى بينه وبين غلامه رباحاً وهذا يخالف روايته: لكن لعل ابن عباس - رضي الله عنه - كان يشجرون فيما بينه وبين غلامه تفضلاً منه على غلامه - والعديد ذكره موصولاً المزني في تحفة الأشراف (١٦٦/٥) (٦٢/٩) قال: (أخرجه حفص ابن عمر الحمصي عن عمرو بن فروخ - ...) فذكره بامتناده موصولاً - وأخرجه أبو داود في المراسيل كما في نسخة (١٦٦/٥) من طريق محمد بن اسحاق عن عكرمة عن ابن عباس بنحوه -

2800- أرسله وكيع عن عمرو - وأخرجه أيضاً ابن المبارك عن عمرو عن عكرمة مرسلاً - لم يذكر ابن عباس: كما في نسخة الأشراف (١٦٦/٥) (١٦٦/٩) - قال ابن حجر في التلخيص (٧/٢): (قال البيهقي: تفريده عمرو وليس بالقوي - قلت: وقد وثقه ابن معين وغيره - قال: وأخرجه وكيع مرسلاً - قلت: كذا في المراسيل لأبي داود ومهنف ابن أبي تيبة - قال: ووثقه غيره على ابن عباس - وهو المحفوظ - قلت: وكذا أخرجه أبو داود - أيضاً - من طريق أبي اسحاق عن عكرمة - وكذا أخرجه الشافعي من وجه آخر عن ابن عباس - وليس في رواية وكيع السمرقلة ذكر اللبن - وأخرجه الطبراني في الأوسط من رواية عمر المذكور - وقال: لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا بغيره - (الدرر) - (١) -

2801- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرِي اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا . مَوْقُوفٌ

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تھن میں موجود دودھ کو فروخت نہ کرو اور جانور کی پشت پر موجود

اون کو فروخت نہ کرو۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2802- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ شَهْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ وَعَنْ شِرَاءِ الْغَنَائِمِ

حَتَّى تُقَسِّمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَةِ حَتَّى تُقَسِّمَ وَعَنْ شِرَاءِ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں موجود (ان کے بچوں

کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ جانور انہیں جنم نہیں دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو فروخت کرنے سے منع

کیا ہے اور جب تک اسے تقسیم نہیں کیا جاتا اور صدقے (کے مال کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اسے تقسیم نہیں کیا

جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غوطہ لگانے کے بعد جو چیز نکلے گی اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جہضم بن عبد اللہ بن ابی طفیل قیسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، یمامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یکثر عن مجاہیل، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

ہو: تقریب العہذیب ت (۹۸۹)۔

○ محمد بن زید بن علی عبدی اوکندی اوجری، بصری، قاضی مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب العہذیب (۵۹۳۰)۔

2803- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ فَرْوَخٍ الْقَتَّابُ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ

يُبَاعَ لَسَنٌ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمَنٌ فِي لَبَنٍ .

۲۸.۱ - أخرجه البيهقي في السنن (۲۸۰/۵) كتاب البيوع باب ما جاء في النسوي عن بيع الصوف على ظهور الغنم من طريق دارقطنی

-۲-

۲۸.۲ - أخرجه الترمذي في المعجم (۱۱۲/۱) باب: في كراهية بيع الغنم حتى تقسم (۱۵۶۲)؛ حدثنا هشام بن عمار في التجار

(۷۸۰/۲) باب: النسوي عن شراء ما في بطون الانعام وضروعها و ضربة الغنم (۲۱۹۶)؛ حدثنا هشام بن عمار في التجار

حدثنا هشام بن اسماعيل به -وقال الترمذي: (حديث غريب) - أخرجه احمد (۱۲/۲)؛ ثنا ابو سعيد ثنا جعفر بن -۲-

☆☆☆ حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: تھن میں موجود دودھ کو یا دودھ میں موجود گھی کو فروخت کیا جائے۔

2804- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَعْرَابِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. قَالَ أَيُّوبُ فَتَسْرِيحُ بَيْعِ الْغَرَرِ قَالَ إِنَّ مِنَ الْغَرَرِ ضَرْبَةَ الْعَانِصِ وَبَيْعَ الْعَبْدِ الْأَبْقِ وَبَيْعَ الْبَعِيرِ الشَّارِدِ وَبَيْعَ مَا فِي بَطْنِ الْأَنْعَامِ وَبَيْعَ تَرَابِ الْمَعَادِنِ وَبَيْعَ مَا فِي ضُرُوعِ الْأَنْعَامِ إِلَّا بِكَيْلٍ. ☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیع غرر سے منع کیا ہے۔

ایوب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: کچی نامی راوی نے بیع غرر کی وضاحت کی ہے وہ فرماتے ہیں: بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: غوطہ خور غوطہ لگا کر جو چیز نکال کے لائے گا اُس کا سودا کیا جائے بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: بھاگے ہوئے غلام کا سودا کیا جائے یا بھاگے ہوئے اونٹ کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے پیٹ میں جو چیز موجود ہے اُس کا سودا کیا جائے یا معدنیات کے اندر جو کچھ نکلے گا اس کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے تھنوں میں جو چیز موجود ہے اُس کا سودا کیا جائے البتہ اگر مابی ہوئی چیز کا سودا کیا جائے (تو اگر اتنا دودھ نکلے گا تو سودا ہوگا) تو ایسا کرنا جائز ہے۔

——***

مجهول چیز کے سودے کا حکم

احناف یہ کہتے ہیں: جب فروخت شدہ چیز یا اسکی قیمت اس طرح مجهول ہو کہ اس کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہ ہو تو یہ بات باہمی ترازے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لیے اس وجہ سے ایسا سودا فاسد ہوگا کیونکہ یہ مجهول ہونا دوسرے کے سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے دونوں کے لیے رکاوٹ ہے۔ اس لیے سودے کا مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اگر یہ مجهول ہونا تھوڑا ہو یعنی اس کی وجہ سے کسی باہمی ترازے کا امکان نہ ہو تو ایسا سودا فاسد نہیں ہوگا کیونکہ جہالت کی یہ مقدار چیز سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے سے رکاوٹ نہیں بنتی اس لیے سودے کا حکم حاصل ہو جائے گا۔ جب انسان کسی ایسی چیز کا سودا کرے جو غیر موجود ہو جسے دیکھا نہ جاسکتا ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

2805- أخرجه ابن ماجه في التجارات (۷۳۹/۲) باب: النسيئة عن بيع المصاة وعن بيع الفراء (۲۱۹۵) من طريق السواد بن عامر نا ليوب بن عتبة -به- وقال في الروايات: (في إسناده أيوب بن عتبة: ضعيف) -ال- وله شاهد من حديث ابن عمر: أخرجه أحمد (۱۶۱/۲) وابن حبان (۱۹۷۲) والبيهقي في الكبرى (۳۳۸/۵) من طريق عن نافع عن ابن عمر -به- وله شاهد آخر من حديث عمرو بن نعيم عن ابنه عن جده: بنحوه - أخرجه الطبراني في الأوسط (۸۰۸۷) من طريق أبي موسى التميمي نا عاصم بن عبد العزيز النخعي عن الصادق بن عبد الرحمن عن عمرو بن نعيم -به- وقال الطبراني: (لم يرو لنا الحديث إلا عاصم بن نعيم: أبو موسى) -ال- وله شاهد آخر من حديث سويل بن سعد: أخرجه الطبراني في الأوسط (۵۵۱۵) من طريق اسماعيل بن أبي الحكم الثقفي نا عبد العزيز بن أبي هارم عن ابنه عن سويل - وقال الطبراني: (لا يرو لنا الحديث عن سويل بن سعد إلا بسندنا: نعيم بن عبد العزيز: اسماعيل بن أبي الحكم) -ال- وله شاهد من حديث أبي هريرة: سياتي في الذي بعده-

دِرْهَمًا مِّنْ رَبِّا يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنِّي أَكَلْتُهُ أَوْ أَخَذْتُهُ وَهُوَ رَبِّا. هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْمَرْفُوعِ.

☆☆ حضرت کعب بن العنبرؓ بیان کرتے ہیں: میں تمیں مرتبہ زنا کر لوں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں سود کا ایک درہم کھا لوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہو کہ میں نے اُسے کھا لیا ہے میں نے اُسے لے لیا ہے وہ سود تھا۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرفوع روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر راہب انصاری، لہ رویہ و ابوہ غسیل ملائکہ۔ انہوں نے 63ھ میں واقع حرہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۲۲۴)، تقریب التہذیب (۳۳۰۴)۔

2808- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ دِرْهَمُ رَبِّا أَشَدُّ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَّةً فِي الْخَطِيئَةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غلطی سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید گناہ ہے۔

2809- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَاعَ حُرًّا أَفْلَسَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے آزاد شخص کو فروخت کروا دیا تھا جو مفلس ہو گیا تھا۔

2810- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْهَرَاثِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ أَبَا الْمُنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ بَاعَ شَرِيكَ لِي دِرْهَمًا فِي السُّوقِ بِنِسِيئَةٍ فَقُلْتُ لَا يَصْلُحُ هَذَا. فَقَالَ لَقَدْ بَعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. قَالَ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هَذَا الْبَيْعَ. فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بَيْدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نِسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقِيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْأَلَهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

2808- أخرجه الطبراني في الأوسط (۳۸۲): حدثنا إبراهيم بن يحيى نا عبيد الله بن عمرو نا به - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن لث عن عبد الله بن أبي سعيد: وهو ابن أبي سليم: كما عند الطبراني وقد اختلط ولم ينجز حديثه: فنرك) -

2809- حجاج و ابن جرير و مساند و لم يجرها بالتحديث في إسناده -

2810- أخرجه البخاري في مناقب الفضل (۲۱۹/۷) باب رقم (۵۱) الحديث (۲۹۲۹-۲۹۳۰) و مسلم في المساقاة (۱۳۱۲/۲) باب: النسيئة عن بيع الورق بالذهب دينا (۱۵۸۹) و النسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة من طريق سفیان: وهو ابن عبيدة -

☆☆ عبد الرحمن بن مطعم بیان کرتے ہیں۔ میرے شراکت دار نے کچھ درہم ادھار خریدے (یا فروخت کر دیے) تو میں نے کہا: یہ ٹھیک نہیں ہے تو اس شخص نے کہا: میں نے تو یہ بازار میں بیچے ہیں اور کسی شخص نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو ہم اس طرح کا سودا کر لیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لین دین دست بہ دست ہو اس میں کوئی حرج نہیں جو ادھار کے طور پر ہو وہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مل کر دریافت کرو کیونکہ تجارت کے مسائل کے بارے میں وہ ہم سب سے زیادہ واقف ہیں۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات کہی۔

2811- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّخَامِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ سَمِعَا أَبَا الْمُنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ كَانَ نَيْسِنَةً فَلَا يَصْلُحُ.

☆☆ شیخ ابو منہال حضرت براء اور حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ تجارت کیا کرتے تھے ہم نے نبی اکرم ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا ارشاد فرمایا: اگر وہ دست بہ دست ہو تو حرج نہیں ہے ادھار کے طور پر ہو تو درست نہیں ہے۔ (یعنی دونوں طرف سے درہم یا دینار کا لین دین ہو رہا ہو۔)

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن یعقوب بن ابراہیم بن موسیٰ رخامی، ابو عباس بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب الجہدیب (۵۳۵۷)۔

2812- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۸۱۱- أخرجه البخاري في البيوع (۲۴۸/۴) باب: التجارة في البز وغيره (۲۰۶۱) والنسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسبة من طريق حجاج به- وأخرجه البخاري في (۲۰۶۰) (۲۴۹۷) عن أبي عاصم عن ابن جريج به- ولم يذكر فيه البراء وخرجه أيضا في البيوع (۲۴۷/۴) باب: بيع السور بالذهب نسبة (۲۸۱-۲۸۰) ومسلم في المساقاة (۱۲۱۲-۱۲۱۳) باب: النسبي عن بيع السور بالذهب دينا (۱۵۸۹) والنسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسبة من طريق عن ثعبة عن حبيب بن أبي ثابت سمعت أبا المنهال بنحوه- وأخرجه البخاري في التركة (۱۵۹/۵) باب: الانتزاع في الذهب والفضة وما يكون فيه الصرف (۲۴۹۷-۲۴۹۸) من طريق سليمان بن أبي مسلم سالت أبا المنهال بنحوه- وراجع: المرقاة للبيهقي (۱۲/۸) (۱۲/۸)۔

۲۸۱۲- أخرجه البخاري في الصحيح (۲۴۹۷-۲۴۹۸) عن عبد العزيز بن محمد السمرقندي ورواه أبو عوانة كما في تليق النخعي (۱۳۷/۶) وأخرجه مالك عن عبد المجيد بن سويل بنحوه كما في الموطأ في البيوع (۲۴۲/۲) باب: ما يكره من بيع التمر- ومن طريق مالك أخرجه البخاري في البيوع (۲۴۰-۲۴۱) باب: إذا اراد بيع تمر بتمر خبز منه وفي الوكايلة (۲۴۰-۲۴۱) وفي المعازي (۲۴۵-۲۴۶) مسلم في المساقاة (۱۵۹۲) باب: بيع الطعام مثله بثل- والنسائي في البيوع (۲۷۱/۷) باب: بيع التمر بالتمر مثله بالتمر۔

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعَثَ سَوَادَ بْنَ غَزِيَّةَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمْرَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ يَتَمَرٌ جَنِيْبٌ - يَعْنِي الطَّيْبَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا . قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِثَلَاثَةِ أَصْعٍ مِنَ الْجَمْعِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ بَعْ هَذَا وَاشْتَرِ بِشَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ . يُقَالُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ النَّخْلِ لَا يَعْرِفُ اسْمُهُ فَهُوَ جَمْعٌ يُقَالُ مَا أَكْثَرَ الْجَمْعَ فِي أَرْضٍ فَلَانٍ يَفْتَحُ الْجِيمُ .

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سواد بن غزیہ جو بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے انہیں بھیجا نبی اکرم ﷺ نے انہیں خیبر کا نگران مقرر کیا وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر آتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے دو صاع کے عوض میں صاع اور تین صاع کے عوض میں دو صاع اچھی کھجوریں خریدی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ پہلے انہیں فروخت کر دو پھر ان کی قیمت کے ذریعے انہیں (یعنی اچھی کھجوروں کو) خریدو۔ اسی طرح وزن کی جانے والی تمام چیزوں میں کرو۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کھجور کی ہر وہ قسم جس کا کوئی نام متعین نہ ہو اسے جمع کہا جاتا ہے جیسے فلاں کی زمین میں جمع (یعنی مختلف قسم کی کھجوریں) ہیں۔

2813- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .
وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِمِثْلِهِ .

☆☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبد العزیز بن محمد عبد المجید بن سہیل کے حوالے سے منقول ہے۔

2814- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2813- أخرجه البخاري في الاختصاص (٧٣٠-٧٣٥) باب: إذا اجتمع العامل أو المالك فاختار و مسلم في المساقاة (١٥٩٣) باب: جمع الطعام مثلا بثلث و البيهقي في الكبرى (٢٨٥/٥) طرق عن عبد المجيد بن سويل بنحوه -

2815- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ الدِّينَوْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الهمداني حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ

سے منقول ہے۔

2816- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عُبَادَةَ وَآنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا وَزَنَ مِثْلَ بِمِثْلِ إِذَا كَانَ نَوْعًا وَاحِدًا وَمَا كَيْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَإِذَا اخْتَلَفَ النُّوعَانِ فَلَا بَأْسَ بِهِ . لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الرَّبِيعِ هَكَذَا . وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ فَرَوَوْهُ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَادَةَ وَآنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِلَفْظٍ غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ چیز جس کا وزن کیا جاتا ہے برابر برابر ہونی چاہیے، جب ان دونوں کی قسم ایک ہو اور جب کسی چیز کو ماپا جاتا ہے وہ ابھی اس طرح ہونی چاہیے لیکن جب دونوں طرف سے قسمیں مختلف ہوں تو پھر ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت دیرسندے ہوائے سے سرت اس راوی کے لئے ہے۔
2817 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ أَبُو الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا تَبْرُهُ وَعَيْنُهُ - وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ - وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَا بُاسَ بِالشَّعِيرِ بِالْبُرِّ يَدَا بَيْدٍ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدَا بَيْدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ آرَبَنِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثَ أَبِي فَاسْتَحْسَنَهُ.

٢٨١٦- نقله عبد الحى في الأحكام الوطى (٢٥٧/٢) وذكر عقبه قول المارقطني المذكور أعلاه وذكره أيضاً الزيلعي في نصب الرولى (١/٤) وقال: ذكره عبد الحى في (أحكامه) من جملة المارقطني. ثم نقل الزيلعي كلام المارقطني على أنه من كلام عبد الحميد بن محمد

ولعمري: فمجهول -

٢٨١٧ أخرجه ابن أبي تيبة في المصنف (١٠٢/٧) وطرقة أخرجه مسلم في المسافة (١١٠/٢) بآية القدر وبيع له

سالم و غدا (١٥٨٧) و ابو دود في البيوع (٦٤٣/٢) باب في الصرف (٢٢٥٠) و ابن مبان (١٥٠٨) و البيهقي (١٢٨/٥) و سلم و

اسي نبيہ عن وکيع عن صفوان عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي الازحمت عن عباد بن جابر عن حماد بن اسود (١٨٩٢) والفرغاني في الجوامع (١٨٩٣)

الصارور (٦٥٠) والبجوفني (٢٨٤-٣٧٨/٥) من طريق آخرى عن وكيع به وإخرجه عبد الرزاق (١٥١٩١) وأبو حنيفة في البجوفني
الصارور (٦٥٠) والبجوفني (٢٨٤-٣٧٧/٥) من طريق عن صفوان بن يحيى وهو عند النسائي في البجوفني

سأب: ما جاء ان المنطقة مثلاً يحتل (١٧٤٠) و الهيروقي (٢٨٤-٢٨٢-٢٧٧/٥) من طرف من تتجهان بضمير و هو

(٢٧٦/٧-٢٧٧) باب: جميع النعمان بالنعمان من طريق همام عن قتادة عن أبي الهيثم بن عمار عن حماد بن زيد

النسائي - إلفاً - من طريق ابن أبي عروبة عن قتادة عن مسلم بن يسار عن أبي

عمادة شؤون الطلبة

★★ شیخ ابواشعث بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں: سونے کے عوض میں سونے کو فروخت کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے اور چاندی کو چاندی کے عوض میں کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے خواہ وہ اپنی اصل شکل میں ہوں یا سکہ کی شکل میں۔ پھر انہوں نے جو کے عوض میں جو فروخت کرنے کا گندم کے عوض گندم اور کھجور کے عوض میں کھجور نمک کے عوض میں نمک فروخت کرنے کا حکم دیا اور پھر یہ بات بتائی کہ گندم کے عوض میں جو کا سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ دست بہ دست ہو اور اس میں جو زیادہ ہو لیکن یہ لین دین دست بہ دست ہونا چاہیے اس کے علاوہ صورتوں میں جو زیادہ دے گا یا لے گا وہ سود کا کام کرے گا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اسے مستحسن قرار دیا۔

2818- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ لَعْبِدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَا شَهَادَةَ بَيْنَهُمَا اسْتَخْلَفَ الْبَايِعُ ثُمَّ كَانَ الْمُتَبَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو فروخت کرنے والے سے حلف لیا جائے گا پھر خریدار کی مرضی ہے چاہے تو اسے سودا کر لے چاہے تو ترک کر لے۔

2819- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا حِلْعَةً فَقَالَ هَذَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا. وَقَالَ الْآخَرُ بَعْتُكَهَا بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أُتِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَضَرْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أُنِيَ فِي مِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ بِالْبَايِعِ أَنْ يُسْتَخْلَفَ ثُمَّ يَخْتَارُ الْمُتَبَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

★★ عبدالملک بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں ابو عبیدہ بن عبداللہ کے پاس موجود تھا ان کے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک چیز کا سودا کیا تھا انہوں نے کہا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں لی ہے دوسرے نے کہا: میں نے اتنے عوض میں

۲۸۱- ابن عبد اللہ بن مسعود المذکور قضا: هو ابو عبیدہ: ولیمسمع من ابیہ: کما میاتی ذلك ان شاء الله في الروایات الذتیة۔

۲۸۲- أخرجه النسائي في البيوع (۲۰۶/۷) باب: اختلاف التبايعين في الثمن عن يوسف ابن سعيد به۔ وأخرجه ايضا عن عبد الرحمن بن فضال۔ وأبراهيم بن الحسن: كلاهما عن حجاج به۔ قال ابن حجر في التلخيص (۲۵/۲): (وفيه انقطاع على ما عرفت من اختلاف فروق)

في صحة سماع ابی عبیدہ من ابیہ: واختلف فيه على اسماعيل بن أمية: ثم على ابن جريج في تسمية ولد عبد الملك لهذا الراوي عن ابی عبیدہ: فقال يعقوب بن سليمان عن اسماعيل بن أمية: عبد الملك بن عمير: كما قال سعيد بن سالم: ووقع في النسائي: عبد الملك بن عبیدہ: و

في هذا العمود والبيروني وهو ظاهر كلام البخاري قد صححه ابن السكن: والحاكم - الله - وراجع ما بعده۔

فروخت کی ہے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی طرح کی صورت حال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوئی تھی تو انہوں نے بتایا تھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب اس طرح کا معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ اس سے حلف لیا جائے پھر اس کے بعد خریدار کو اختیار ہو گا چاہے تو فروخت کرنے والے کے بیان کے مطابق اس چیز کو حاصل کر لے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔

2820 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ سَمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاتَّاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ هَذَا أَخَذْتُ بَكْذَا وَكَذَا وَقَالَ هَذَا بَعْتُ بَكْذَا وَكَذَا فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أَيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيْ فِي مِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ بِالْبَايَعِ أَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يُخَيَّرَ الْمُتَبَايِعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَخْبَرْتُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُونُسَ فِي الْبَيْعَيْنِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إسماعيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ. وَقَالَ حَجَّاجُ الْأَعْمُورُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ .

☆ ☆ عبد الملک بن زید: بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابو عبیدہ کے پاس موجود تھا ان کے پاس دو آدمی آئے انہوں نے کسی چیز کا سودا کیا تھا ایک بولا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں حاصل کی ہے دوسرا بولا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں فروخت کی ہے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تھا تو انہوں نے یہ بات بتائی تھی:

میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح کا مقدمہ پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ وہ قسم اٹھائے پھر اس کے بعد خریدار کو یہ اختیار دیا جائے گا چاہے وہ اس سے لے چاہے تو ترک کر دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی موجود ہے۔

2821 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْقَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى

٢٨٢. أخرجه أحمد في مسنده (١٦٦/١): حدثني محمد بن إدريس الشافعي به ذكره - ومن طريق أحمد أخرجه الحاكم في المستدرج (١٤٨/٢) وفاء حدثنا أبو بكر بن أحمد بن إسماعيل الفقيه قال: أخبرنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: حدثني أبي ذكره - ومن طريق الحاكم أخرجه مسند في السنن الكبرى (٢٢٢/٥) كتاب البيوع باب اختلاف المتبايعين وفي المعرفة (٢٧٠/١) كتاب البيوع باب اختلاف المتبايعين - ومن طريق أحمد أخرجه البيهقي في السنن (٢٦٩٤) وأخرجه الحاكم أيضاً (١٨/٢) من طريق الربيع بن سليمان أخبرنا الشافعي به - ومن طريق أحمد أخرجه البيهقي في السنن (٢٧٠/١) كتاب البيوع باب اختلاف المتبايعين (٢٦٩٢) وقال الحاكم: (حدثني صحيح أن كان سعيد بن سالم عفا في إسناده) عبد الملك بن حمير - وأما الحاكم والبيهقي قول عبد الله بن أحمد بن حنبل المذكور عقب الحديث حتى رواية قول عبد الله بن حمير - وعقب عليه البيهقي بقوله (١٤٠/٨): (فذا قال الثواب) وقد أخرجه يحيى ابن سليم عن اسماعيل بن أمية عن عبد الملك بن حمير: كما قال سعيد بن سالم - ورواية لقنم ابن يوسف وحماد عن ابن جبر - والله أعلم -

فَعَثَ بَنُ قَيْسٍ رَقِيقًا مِّنْ رَّقِيقِ الْخُمْسِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِعَشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشْرَةِ أَلْفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاخْتَرُ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ. قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا فَهَوَ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَّكَرَّكَانِ.

★★ عبد الرحمن بن قیس اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ پیغام نقل کرتے ہیں:

حضرت اشعث بن قیس نے خمس کے غلاموں میں ایک غلام بیس ہزار درہم میں حضرت عبداللہ سے خرید لیا حضرت عبداللہ نے اس کی قیمت کے بارے میں یہ پیغام دیا تو انہوں نے کہا: میں نے تو یہ دس ہزار درہم کے عوض لیا ہے تو عبداللہ نے کہا کہ آپ کسی ایسے شخص کا نام لیں جو آپ میں اور مجھ میں فیصلہ کرا سکے۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان آپ ہی فیصلہ کریں گے تو حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان میں کوئی ثبوت نہ ہو تو وہ قول معتبر ہوگا جو سامان کے مالک کا ہے یا دونوں اس سودے کو ترک کر دیں گے۔

2822- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ أَبِي

قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْأَشْعَثِ مِثْلَ هَذَا سِوَاءَ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2823- وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. حَدَّثَنَا أَبُو

عُمَرَ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً وَغَيْرُهُ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ وَارَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَابِقٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَبِيًّا مِّنْ سَبْيِ الْإِمَارَةِ بِعَشْرِينَ أَلْفًا - يَعْنِي مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ - فَجَاءَ بِعَشْرَةِ أَلْفٍ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثَكَ عَشْرِينَ أَلْفًا قَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشْرَةِ أَلْفٍ وَإِنِّي لَأَرْضَى فِي ذَلِكَ بِرَأْيِكَ. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ

۱- أخرجه أبو داود في البيوع (۷۸۰/۳) باب: إذا اختلف البيعان و البيوع قائم (۲۵۱۱) والنسائي في البيوع (۲۰۳-۲۰۴/۷) باب: اختلاف الشبايعين في النسيء و الماكيم في البيوع (۱۵/۲) باب: إذا اختلف البيعان و البيوع في البيوع (۲۲۲/۵) باب: اختلاف الشبايعين و كذلك في المعرفة (۱۶۱/۸) (۱۱۶۳۰) من طريق عمر بن حفص بن غياث به - و صححه الماكيم و قال البيهقي: (لهذا إسناده حسن موثوق و قد روي من أوجه بإسناد مرسل إذا جمع بينهما مدار الحديث بذلك قويًا) - و ذكر في المعرفة أنه أصح إسناده روي في الباب - و أخرجه ابن حزم في المحلى (۳۷۸/۸) فقال عن عبد الرحمن: (مجهول ابن مجهول - و محمد بن الحسن لم يسمع من ابن مسعود) - و قال ابن القطان: (كما في نصب الراية (۱۰۵/۱-۱۰۶) وفيه انقطاع بين محمد بن الحسن و ابن مسعود و مع الانقطاع محمد بن الحسن بن قيس مجهول الحال و كذلك أبو قيس و كذلك جده محمد إلا أنه أشرفهم و هو أبو القاسم بن الحسن عداة في الكوفيين - و أما روايته عن ابن مسعود: فنقطعة - انتهى - و أخرجه ابن عبد البر و عبد الحميد بالانقطاع أيضًا، لكن ذكر ابن عبد البر أنه مشهور الأصل عند جماعة العلماء و أسهم تلقوه بالقبول - راجع: التلخيص لابن حجر (۲۵/۲-۲۶) -

۲۸۱۲- راجع الذي قبله - و انظر حديث القاسم بعد لقنا -

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . قَالَ أَجَلَ . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بَيْعًا لَيْسَ بَيْنَهُمَا شُهُودٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَانِ الْبَيْعَ . قَالَ الْأَشْعَثُ قَدْ رَدَدْتُكَ عَلَيْكَ.

☆☆☆ عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار کے عوض میں ایک سرکاری غلام کو فروخت کر دیا، یعنی حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کو وہ دس ہزار لے کر آئے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو بیس ہزار کے عوض آپ کو فروخت کیا تھا تو اشعث نے کہا: میں نے یہ دس ہزار کے عوض کیا ہے میں اس بارے میں آپ کے فیصلہ سے راضی ہوں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ایک حدیث تمہیں سناتا ہوں انہوں نے کہا: ٹھیک ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا کرتے ہیں اور دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں وہ قول معتبر ہوتا ہے؟ فروخت کرنے والا کہتا ہے یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میں اس سودے کو ختم کرتا ہوں۔
راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن قیس ماصر، ابوصباح کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۲۶)۔
سودے میں فریقین کے اختلاف کا حکم

اگر سودا ہو جانے کے بعد فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ اس وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ اپنی تصنیف "التجریۃ" میں تحریر کرتے ہیں:
امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ یہ فرماتے ہیں کہ جب فروخت شدہ چیز خریدار سے ضائع ہو جائے اور پھر ان دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا اور اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔ امام محمد رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں شخص قسم اٹھائیں گے اور یہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ جبکہ خریدار کو اس فروخت شدہ چیز

۲۸۳۲- أخرجه ابن الجارود في المنتقى (۶۲۶)؛ حدثنا أبو زرعة الرازي قال: ثنا محمد بن سعيد به - و مياتي في الزي بليه من طريق الحسن بن عمار عن القاسم به - دون الفقه والعين مشروك - و مياتي من طريق ابن أبي ليلى عن المصنف بعد حديث - وقد اختلف في مباح عبد الرحمن من أبيه: كما قال ابن حجر في التلخيص (۳۶ / ۲) - قلنا: وقد أثبت سماعه من أبيه جماعة كما في جامع النعمان للملاح نسي من (۲۲۲)؛ فراجع - وقد أخرجه الطيالسي (۲۹۹) و احمد (۱۶۶ / ۱) و البيهقي في البيوع (۲۲۲ / ۵) من طريق المسعودي القاسم عن عبد الله بن واظقة و لم يذكر (عبد الرحمن) و القاسم في انبائه و أخرجه أيضا سليمان التوري عن معن بن عبد الرحمن عن أبيه القاسم به - أخرجه عبد الرزاق (۲۷۱ / ۸) (۱۵۱۸۵) - قال البيهقي في المحرقة (۱۶۱ / ۸) (۱۱۶۱۹)؛ (و أخرجه أبو عيسى و معن عبد الرحمن و عبد الرحمن المسعودي و ابن بن تغلب كلهم عن القاسم عن عبد الله بن واظقة) - قال الزيلعي في حسب ال (۱۰۷ / ۱)؛ (قال ابن الجوزي في التحف: إحدایت لهذا الباب فيها مقال: فأنسوا مراسيل و ضاعف: أبو عبيدة لم يسمع من أبيه و لا من عبد الرحمن و القاسم لم يسمع من ابن مسعود و لا من عون بن عبد الله و قد أخرجه الدارقطني بالفاظ مختلفة و باسناد ضعيفة فيها عباس و معن من أبي ليلى و الحسن بن عمار و ابن المزيان و كلهم ضاعف - أنسوى - وقال صاحب التنقيح: و الذي يظهر أن عبد ابن مسعود بجميع طرقه له أصل بل لقو حديث حسن بعينه به - لكن في لفظة اصلاط - و الله اعلم - أنسوى -

قیمت ادا کرنا لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ امام ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان بے بیعہ موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے۔“

ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جب کوئی حکم مشروط طور پر منقول ہوتا ہے تو یہ اس مخصوص صورت کے علاوہ دیگر تمام صورتوں میں اس حکم کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ مزید تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر مخصوص مدت (یعنی ادائیگی کی مدت) کے بارے میں دونوں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو ان دونوں سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ اس بارے میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا جو اس مخصوص مدت کی نفی کر رہا ہے۔ جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ جب مشروط مدت کے بارے میں اس کی مقدار کے بارے میں اختیار کی شرط ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اس کی مقدار (یعنی وہ کتنے دن تک رہے گا) کے بارے میں رہن کے طور پر شرط کے بارے میں کفیل کے بارے میں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو دونوں فریق قسم اٹھائیں گے اور وہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے اس مدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو عقد کے ساتھ اہق ہوتی ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے ان کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو جائے کہ وہ مدت گزر چکی ہے یا نہیں نزاری۔

2824- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مِزَارٍ حَدَّثَنِي عَمِي طَاهِرٌ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ فَاَلْقُوقُ مَا قَالَ الْبَائِعُ فَإِذَا اسْتَهْلِكَ فَاَلْقُوقُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِي . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں میں اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا، لیکن اگر وہ چیز ضائع ہو چکی ہے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا۔

اس روایت کا راوی حسن بن عمارہ متروک ہے۔

2825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

التحریر از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ مکتبہ محمودیہ، بگ۔ بازار قندھار افغانستان ج 5 ص 2538

اِخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَالْبَيْعُ مُسْتَهْلَكٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ - وَرَفَعَ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں آدمیوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا۔ انہوں نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2830- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنَ الْأَشْعَثِ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْتُكَ بَعِشْرِينَ أَلْفًا وَقَالَ الْأَشْعَثُ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بَعِشْرَةَ أَلْفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ هَاتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بَعْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَاذَانِ الْبَيْعَ . قَالَ الْأَشْعَثُ أَرَى أَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ.

☆☆ قاسم بن عبدالرحمن ابنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت اشعث کو ایک سرکاری غلام فروخت کیا، اُن دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو گیا، حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے یہ بیس ہزار کے عوض میں آپ کو فروخت کیا ہے، حضرت اشعث نے کہا: میں نے اسے آپ سے دس ہزار کے عوض خریدا ہے۔ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اس بارے میں آپ کو نبی اکرم ﷺ کی حدیث سنتا ہوں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے، تو حضرت اشعث نے کہا: سنائیے! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے، تو حضرت اشعث نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس سودے کو ختم کر دیں۔

2831- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْيَسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَمِيحُ وَآخَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۲۸۳۰- أخرجه الترمذي في البيوع (۲۵۰/۲) باب: إذا اختلف البيعان، و أبو داود في البيوع (۷۸۲/۲) باب: إذا اختلف البيعان و البيوع لاسم (۲۵۱۲) و ابن ماجه في التجارات (۷۳۷/۲) باب: البيعان يختلفان (۲۸۶) و البيهقي في البيوع (۲۳۲/۵) باب: اختلاف المتبايعين من طرق عن هشيم بن عمار قال البيهقي في المعرفة (۱۶۱/۸) (۱۱۶۱۹): (و ابن أبي ليلى كان كثير الوقف في الدمار و المن و أهل العلم بالعميت لا يقبلون منه ما يتفرد به: لكثرة إقامته و بالله التوفيق) - و أخرجه ابن عدي في الكامل (۱۴۲/۱) من طريق إبراهيم بن مجشع عن أبي بكر بن عياش عن سعيد بن مرزبان عن الشعبي عن عبد الرحمن بن عبد الله عن أبيه - وقال ابن عدي: (و لعظم بروريه غير ابن مجشع) - و ابن مجشع قال: (و ابن عدي عمه أمانيه من منكره: لقنا منكره) - تم ختم ترجمته فالتلخيص: (وله سوى ما ذكرته منكرات من جهة الامانة غير معقولة) - و هو صحيح - أيضا - ما في سماع عبد الرحمن بن أبيه من خلاف - و للمعريف طريق آخر: أخرجه عون بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن مسعود بنحوه - أخرجه أحمد (۱۶۶/۱) و الترمذي في البيوع (۵۷۰/۲) باب: ما جاء إذا اختلف البيعان (۱۳۷۰) و البيهقي (۲۳۲/۵) من طريق ابن عجلان عن عون بنه - و اعلم السامعي - كما نقل البيهقي عنه - و الترمذي بالانقطاع بين عون و ابن مسعود - و راجع: جامع التمهيد للمعالي من (۲۶۹) -

بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْعَمِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ حِمْلَ خَبْطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اخْتَرُ . فَقَالَ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَمْرُكَ اللَّهُ بَيْعًا . وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ عَمْرُكَ اللَّهُ بَيْعًا . قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ مَعْنَى قَوْلِ الْعَرَبِ عَمْرُكَ بِفَتْحِ الرَّاءِ سَأَلْتُ اللَّهَ تَعْمِيرَكَ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: تمہیں اختیار ہے (کہ اگر تم چاہو تو تم اسے ختم کر سکتے ہو) تو اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے سودے کو مبارک کرے!

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اللہ آپ کے سودے کو آباد کرے! علم لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت میں استعمال ہونے والے لفظ ”عمرک اللہ“ اس کا مطلب یہ ہے: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو آباد رکھے! اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2832- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا الْمُعَاوِي أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ صَفْصَعَةَ - حِمْلَ خَبْطٍ فَلَمَّا وَجَبَ لَهُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اخْتَرُ . قَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ مِثْلَهُ بَيْعًا عَمْرُكَ اللَّهُ بِمَعْنَى أَنْتَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے کوئی چیز خریدی میرا خیال ہے: اُس تعلق بنو عامر بن صعصعہ سے تھا نبی اکرم ﷺ نے اُس سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: تم اختیار کر لو (یعنی تم چاہو تو اسے ختم کر سکتے ہو) تو دیہاتی نے کہا: میں نے آج تک ایسا سودا نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ آپ کو آباد رکھے! آپ ﷺ کا کون سے قبیلہ سے تعلق ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش سے ہے۔

2833- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ

۲۸۳۱- أخرجه الترمذي في البيوع (۵۵۱/۲) باب رقم (۲۷) الحديث رقم (۱۲۱۹) وابن ماجه في التجارات (۷۳۶/۲) باب: بيع الضياء (۲۱۸۱) كمالا لصفا من طريق عبد الله بن وهب - به - وقال الترمذي: (حديث حسن غريب) - وأخرجه - أيضا - المالك (۱۹/۲) و صححه علي شرط مسلم من طريق ابن وهب - به - ومن طريق المالك أخرجه البيهقي في سننه (۲۷۰/۵) كتاب البيوع - باب: المتبايعان بالضياء لم ينفردا - ومباني في الحديث التالي من طريق يحيى بن أيوب - به - و الحديث ذكره عبد الصمد في الأحكام الوسطى (۲۶۶/۲) - ۲۸۳۲- أخرجه الطبراني في الأوسط (۶۲۸۸) : حدثنا محمد بن عمرو : ثنا أبي : ثنا موسى بن ابي اعبين - به - وقال الطبراني : (لم يرو في الحديث عن ابن جرير الله يحيى بن أيوب - به - ولا أخرجه عن يحيى بن أيوب الله اللبث بن سعد و موسى بن اعبين) - الله - وأخرجه المالك في البيوع (۱۸/۲) و صححه - من طريق هلال بن العلاء - الرقي : ثنا المعاني بن سليمان : ثنا موسى بن اعبين - به - و الحديث أخرجه - أيضا - البيهقي في الكبرى (۲۷۱۰۲۷۰/۵) -

رَجْعَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْتِاعَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِكْمًا مِّنْ خَبْطٍ مِّنْ أَعْرَابِيٍّ فَخَبَّرَهُ
لَهُ الْبَيْعَ. قَدْ كَرَّ مِثْلُهُ.

☆☆ طاووس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا تو نبی اکرم ﷺ نے اس
دیہاتی کو اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو اس سود کو ختم کر سکتا ہے۔

راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

2834- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ - يَعْنِي سَعِيدَ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيَّ - قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى بَكْرٍ صَغِيرٍ لَّابِيهِ فَكَانَ
فِيهِ حَتَّى يَتَقَدَّمَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَيَصْنَعُ بِهِ عُمَرُ وَيَغْلِبُهُ الْبَكْرُ فَقَالَ رَسُولُ
لَهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِعْنِيهِ يَا عُمَرُ. فَاشْتَرَاهُ فَدَعَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ هُوَ لَكَ اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ. وَهَذَا
نُظْمُ ابْنِ عَبَّادٍ.

☆☆ عمرو نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے اونٹ پر سوار تھے جو قابو میں نہیں آتا تھا وہ ان کے والد کی ملکیت تھا حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما اس پر قابو نہیں پاسکے وہ اونٹ نبی اکرم ﷺ کے اونٹ سے آگے نکل گیا بعد میں انہیں جھڑکا لیکن وہ اونٹ ان کے
قابو میں نہیں آیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے مجھے فروخت کر دو پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے خرید لیا پھر نبی
اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا ہوا! اب تم اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو۔
روایت کے یہ الفاظ ابن عباد نامی راوی کے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبدالرحمن بن حسان ابو عبید اللہ مخزومی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں
کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال
(۲۲۹۲)، ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶۱)۔

2835- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدَوَيْهِ الْبُندَارُ حَبْشُونَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
يُزَيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَاتَبْتُ بَرِيرَةَ عَلَى نَفْسِهَا

2834- أخرجه عبد الرزاق في البيوع (۵۰/۸) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (۱۴۲۶۱): أخبرنا معمر و ابن عيينة عن ابن طاووس عن
ابن عمار قال... فذكره - وأخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۰/۵) من طريق التسافري عن ابن عيينة به - ومن طريق عبد الرزاق عن معمر
به - وهو مرسل من هذا الوجه وقد سبق موصولاً من حديث جابر في الروايتين السابقتين -

2835- أخرجه الحميدي في (مسنده) (۲۷۶) ومن طريقه أخرجه ابن حبان (۷۰۷۲) والبيهقي (۲۶۶/۵) عن سفیان به - وعلقه البخاري
في صحيحه (۵۱۸/۵) كتاب الربة و فضلها و التحريض عليها - باب: إذا ذهب بعيراً الرجل و هو راكبه فهو جائز - الحديث (۲۶۶۱) - و
من طريق البخاري هذه أخرجه البغوي في شرح السنة (۲۰۸۲) ووصله البخاري في (۲۶۱۰) كتاب الربة - باب: من أهدى له لعمريه و عنده
السلعة من طريق عبد الله بن محمد - حدثنا ابن عيينة به - و البيهقي (۱۷۰/۶) من طريق ابن أبي عمر عن سفیان بنفسه -

يَتَسَعِ أَوَاقٍ كُلِّ سَنَةٍ أَوْقِيَّةٌ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا وَلَكِنْ إِنْ شِئْتَ عَدَدْتُ لَهُمْ
لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً فَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بِرَبْرَةٍ إِلَى أَهْلِهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ
لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَارَتْهَا بِمَا قَالَتْ لَهُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
لَا أَذْنُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَا ذَاكَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَتَنِي بِرَبْرَةٍ تَسْتَعِينُنِي فِي مَكَاتِبِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ أَهْلُكَ أَنْ أَعَدَّ لَهُمْ مَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ الْوَلَاءُ
لِي فَذَهَبَتْ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ابْتَاعِي
فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-
وَيَخُطُبُ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ
تَعَالَى تَعْلَمُوا أَنَّ مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ الشَّرْطَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةً شَرْطٍ قَضَاءُ اللَّهِ
أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقْنَا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَكَفَى
رُؤُوسَهُمْ عِبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ خِرًا لَمْ يُخَيَّرَهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ نے اپنے لیے نواذیہ کی ہر سال ادائیگی کے عوض میں کتابت
معادہ کر لیا۔ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تاکہ ان سے اس بارے میں مدد لیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں
اگر تم چاہو تو میں ساری ادائیگی ایک ہی مرتبہ کر دوں گی۔ البتہ تمہاری ولاء کا حق میرے پاس ہوگا بریرہ اپنے مالک کے پاس
ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو ان لوگوں نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا کہ ولاء کا حق ان کے پاس ہی رہے وہ
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اس دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ تو بریرہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہلکی آواز میں
ساری بات بتائی جو اس نے اپنے مالکان سے کہی تھی (اور جو انہوں نے جواب دیا تھا) تو سیدہ عائشہ نے یہی کہا: نہیں! اور
ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا (تو میں اس معاملے کے لیے تیار ہوں) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ تو سیدہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! بریرہ میرے پاس آئی تھی تاکہ اپنے کتابت کے معاہدے کے بارے میں مجھ سے مدد لے تو
نے یہ کہا کہ اگر تمہارے مالکان چاہیں تو میں انہیں ساری ادائیگی ایک سات کر دیتی ہوں اور ولاء کا حق میرے پاس رہے
اپنے مالکان کے پاس گئی تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! ولاء کا حق ہمارے پاس ہی رہے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔
عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو
دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا وہ گیا ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کر دیتے ہیں جن کی اجازت
اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے۔ یہ بات جان لو کہ جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں
تو وہ شرط باطل شمار ہوگی اگرچہ سو مرتبہ کیوں نہ عائد کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے

جائے) اور اللہ تعالیٰ نے (جس شرط کی اجازت دی ہے) وہ شرط زیادہ مضبوط ہوگی ہے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ تم فلاں کو آزاد کر دو اور ولاء کا حق میرے پاس رہے گا، ولاء کا حق تو اس شخص کے لیے ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر ایک غلام تھا تو نبی اکرم ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا، اگر اس کا شوہر آزاد شخص ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے اختیار نہ دیتے۔

2836- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَانٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي كُنْتُ لِعُتْبَةَ بِنِ أَبِي لَهَبٍ وَإِنَّ
ابْنَتَهُ وَأَمْرَأَتَهُ بَاعُونِي وَاشْتَرَطُوا وَلَآئِي فَمَوْلَى مَنْ أَنَا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ وَهِيَ مُكَاتِبَةٌ فَقَالَتْ
اشْتَرِينِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَآئِي قُلْتُ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ فَسَمِعَ ذَلِكَ
النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا قَالَتْ بَرِيرَةُ . فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَدَعَيْتُهُمْ
يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا . فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَلَوْ
اشْتَرَطُوا مِائَةَ مَرَّةٍ .

☆ ☆ عبد الواحد بن ایمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں۔
ان سے کہا: اے اُم المؤمنین! میں عتبہ بن ابولہب کے پاس موجود تھا (یعنی ان کا غلام تھا) اس کے بیٹے اور اس کی بیوی نے مجھے
فروخت کر دیا اور میری ولاء کی شرط عائد کی تو میں کسی کا آزاد کردہ غلام شمار ہوں گا؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں
بریرہ کے پاس آئی اس نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا اس نے کہا کہ آپ مجھے خرید لیں میں نے کہا: ٹھیک ہے! اس نے کہا:
میرے مالکان مجھے اس وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک وہ میرے ولاء کی شرط عائد نہ کریں۔ تو میں نے کہا: پھر تو مجھے

٢٨٢٥- أخرجه مسلم في الفتوى (١٥٠٤) باب: أما الولاء لمن اعتنق. و أبو داود في الطلاق (٢٢٣٢) باب: في المملوكه فتوى. وفي تحت
 حرار عبد. والنسائي في الطلاق (١٦٤/٦-١٦٥) باب: خيل الامة فتوى. وزوجها مملوك. وفي الفتوى من الكبرى: كما في التحفة
 (١٣٤/١٣) و الترمذي في الرضاع (١١٥٤) باب: ما جاء في المرأة فتى. ولها زوج. من طرق عن جرير بن عبد الله. و أخرجه البخاري في المكناب
 (٢٥٦٣) باب: استئمان المكناب و ماله النكاح. و مسلم في الفتوى (١٥٠٤) باب: أما الولاء لمن اعتنق. و أبو داود في الفتوى (٢٩٢٠) باب:
 في بيع المكناب اذا فسخت الكتابة. و ابن ماجه في الفتوى (٢٥٦١) باب: المكناب. و احمد (٢١٢/٦) و البيهقي في الكبرى (٢٢٨/٥) من
 طرق عن قتاد بن ربعي بن عمرو. به- وله شاهد من حديث ابن عباس بنحوه- أخرجه البزار (١٢٩٤) و الطبراني (١١٧٤٤) و ابن حبان (٥١٢٠) من
 طريق تميم بن المنتصر عن اسحاق اللخمي عن شريك عن مالك عن عكرمة عن ابن عباس بنحوه. و شريك سبى. الحفظ. و رواية مالك
 عن عكرمة موطئة. لكن أخرجه احمد (٢٨١/١) عن عفان عن قتاد بن ربعي عن ابن عباس بنحوه. و له طريق آخر من حديث ابن عمر
 عن عائشة. لكنه مختصر- أخرجه مالك (٧٨٢/٢) و عنه الشافعي. و من طريقه البيهقي في المعرفة (٤٠٨/١٤) باب: الولاء. (٢٠٤٩١)-
 و أخرجه البخاري في الفرائض (٤٢/١٣) باب: انهم من تبرأ من مواله (٦٧٥٦) و في الفتوى (١٦٧/٥) باب: بيع الولاء. و لم يمتعه (٢٥٣٥) و
 مسلم في الفتوى (١١٤١/٢) باب: أما الولاء لمن اعتنق (١٥٠٤) و أبو داود في الفرائض (١٢٧/٢) باب: في بيع الولاء. (٢٩١٩) و الترمذي
 في الولاء (٤٣٧/٤) باب: ما جاء في النسبي عن بيع الولاء. و عن لقبته (٢١٢٦) و في البيوع (٥٢٧/٢) باب: ما جاء في كراهية بيع الولاء
 و لقبته (١٢٣٦) و النسائي في البيوع (٢٠٦/٧) باب: بيع الولاء. و في الكبرى: كما في التحفة (٤٤٧/٥-٤٤٩-٤٥٥-٤٦١) و اس ما به في
 الفرائض (٩١٨/٢) باب: النسبي عن بيع الولاء. و عن لقبته (٢٧٤٧)-

٢٨٣٦- أخرجه البخاري في المكتاب (٢٣٦/٥) باب: إذا قال المكاتب: أعتقني: فاشتراه لذلك (٢٥٦٥) عن أبي عبيد وربي الترمذي
(٢٨٢/٥) باب: ما يجوز من شروط المكاتب إذا رضى بالبيع على أن يعتق (٢٧٢٦) عن خالد بن يحيى: كلفه قضا عن عبد الواحد بن أيمن: هـ-

تمہارے بارے میں کوئی ضرورت نہیں ہے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی یا آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: بریرہ کیا کہہ رہی ہے؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ان لوگوں کو ایسے ہی رہنے دو وہ جو چاہیں شرطیں عائد کرتے پھریں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے خواہ (دوسرے فریق کے لوگ) سو شرطیں عائد کریں۔

2837 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِبَشِيرِ الصَّغِيرِ مَقْعَدٌ لَا يَكَادُ يُخْطِئُهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَفَقَدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا عَادَ إِلَى مَقْعَدِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَا بَشِيرُ لَمْ أَرَكَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ . قَالَ يَا أَبَتِي وَأُمِّي ابْتَغْتُ بَعِيرًا مِنْ فُلَانٍ فَمَكَّتْ عِنْدِي ثُمَّ شَرَدَ فَجِئْتُ بِهِ فَدَفَعْتُهُ إِلَى صَاحِبِهِ فَقَبِلَهُ مِنِّي . قَالَ وَكَانَ شَرَطَ لَكَ ذَلِكَ فِيهِ . قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ قَبِلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الشَّرْوَ دُيُودٌ مِنْهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر صغیر کے بیٹھنے کے ایک مخصوص جگہ تھی جہاں وہ باقاعدگی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے تین دن تک انہیں ملاحظہ نہیں فرمایا (جب تین دنوں کے بعد) وہ اپنی مخصوص جگہ پر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بشیر! میں نے تمہیں پچھلے تین دن سے دیکھا نہیں ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے فلاں شخص سے اونٹ خریدا تھا وہ میرے پاس رہا اس کے بعد وہ سرکش ہو کر بھاگ گیا، میں اس کے پیچھے گیا (اسے پکڑ کے لا کے) اسے اس کے مالک کے سپرد کر دیا تو اس نے وہ مجھ سے لے لیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی شرط طے کی تھی؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! اس نے دیے ہی اسے لے لیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے نہیں ہو کہ سرکش جانور اسی بنیاد پر واپس کیے جاتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن عجلان کنناہ مسلم ابا خلیل، امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یتب حدیث۔ و توقف غیرہ فی احتجاج بہ۔ ان کے

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۵۰۶۲)۔

2838 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ أَمْلَأَ أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجَلَانَ الْعُجَيْفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى

۲۸۳۷ ر کورد السنن فی السعدی فی کفر المال (۱۵۱/۱) رقم (۹۹۵۲) و عزاء الی (العسن ابن سفیان و ابن شاذلی و ابن مردودہ و ابی

عیبم - قال: و فیہ عبد السلام بن عجلان ضعیف۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَا إِنَّ الْبَيْعَ الشَّرُّوَذُ يَرَدُّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

سرکش اونٹ واپس کر دیا جاتا ہے۔

2839 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ غِيَاثٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ . وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ الْخَضِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الذَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالذَّرَاهِمِ وَأَخُذُ الذَّنَانِيرِ اخُذْ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأَعْطِ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الذَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالذَّرَاهِمِ وَأَخُذُ الذَّنَانِيرِ اخُذْ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأَعْطِ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ . وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ فَأَعْطِ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَأَعْطِ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ وَالْبَاقِي مِثْلُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں بقیع میں اونٹوں کا سودا کیا کرتا تھا ۔ سن اوقات میں انہیں دینار کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور دینار کی جگہ درہم وصول کر لیتا تھا اور بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور درہم کی جگہ دینار وصول کر لیتا تھا ۔ یہ اس کی جگہ لے لیتا تھا اور وہ اس کی جگہ دے دیا کرتا تھا ۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں! میں بقیع میں اونٹوں کا سودا کرتا ہوں تو بعض اوقات میں دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں لیکن درہم وصول کر لیتا ہوں بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور دینار وصول کر لیتا ہوں یہ میں اس کی جگہ لے لیتا ہوں اور وہ اس کی جگہ لے لیتا ہوں ۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھاؤ کے حساب

۲۸۲۸ - اخرجہ ابن عساکر فی الکامل (۱۸۲۹/۵) و من طریقہ اخرجہ البيهقي في سننه (۲۲۲/۵ - ۲۲۲) کتاب البيوع ما جاء البيوع الشرود يرد من طريق علي بن فضال عن عبد السلام بن - وفيه عبد السلام بن عجلان وهو ضعيف - وذكره المنقي الترمذي في كنه العمال (۱۸۲/۱۵) رقم (۱۰۵۱۱) - ونقله ابن حجر في الإصابة (۱/۱۱۸) وعزاه إلى الحسن بن سفيان وابن شاذان وابن مردويه في التفسير و اعله عبد السلام ابن عجلان -

۲۸۲۹ - سافه المار قطنی من طريق أبي داود وهو في سننه في البيوع (۲۵۰/۲) باب: في اقتضاء الذنب من الورق (۲۲۵۵ - ۲۲۵۱) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۱۲/۸) باب: اخذ العوض عن الثمن الموصوف في الذمة (۱۱۲۱۷) و اخرجہ ابناً الترمذي في البيوع (۵۱۱/۲) باب: ما جاء في الصرف و النسائي في البيوع (۲۸۲/۷) باب: اخذ الورق من الذنب و الذنب من الورق و ابن ماجة في التجمعات (۷۶۰/۲) باب: اقتضاء الذنب من الورق و الورق من الذنب (۲۲۶۲) وقال الترمذي: (لنا حديث لا نعرفه مرفوعاً إلا من حديث سالك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر - وهو داود بن أبي لؤي لانا الحديث عن سعيد بن جبير عن ابن عمر مرفوعاً - و العمل على لانا عند بعض أهل العلم: أن لا بأس أن يفتني الذنب من الورق و الورق من الذنب - وهو قول احمد وإسحاق - وقد ورد بعض أهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ذلك) - وراجع: المعرفة للبيهقي (۱۱۲/۸ - ۱۱۲) -

سے لیتے ہو اور جب تک تم دونوں جدا نہیں ہوتے یا تمہارے درمیان کوئی شرط طے نہیں ہوتی۔
ایک روایت میں الفاظ کا کچھ اختلاف ہے۔

2840- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرْجَانِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

☆☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سونے کو سونے کے عوض میں، چاندی کو چاندی کے عوض میں، کھجور کو کھجور کے عوض میں، گندم کو گندم کے عوض میں، جو کو جو کے عوض میں، نمک کو نمک کے عوض میں صرف دست بدست برابر برابر فروخت کیا جاسکتا ہے، لیکن جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو تم جیسے چاہو فروخت کرو اس وقت کہ جب یہ دست بدست لین دین ہو (یعنی ادھار کا سودا نہ ہو)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبد الرحمن جریرائی ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ وقال حافظ: مقبول یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۱۸۸/۸)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۳۳۶)۔

2841- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوْرِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غَلَامَهُ بِصَاعٍ بُرِّ فَقَالَ بَعُهُ وَاشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَلَذَهَبَ الْغُلَامُ فَآخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضُ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مَعْمَرٌ لَمْ لَعَلْتُ أَنْتَ لِقَى فَرْدَهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ . يَعْنِي مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامَنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قَالَ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلُهُ . قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ.

☆☆☆ معمر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے

۲۸۶۰ احمد بن ابی نبیۃ فی المساقاة (۱۶۱۰/۲) باب: الصرف و بیع الذقنب بالورق نقدًا (۱۵۸۷) و ابو داود فی البیوع (۶۱۲/۳) باب: فی الصرف (۲۲۵۰) و البیہقی فی الکبری (۲۷۸/۵) و ابن حبان فی البیوع (۵۰۸۸) من طریق ابن ابی نبیۃ عن وکیع: به و اضربه مسلم فی المساقاة (۱۶۱۰/۲) باب: الصرف و بیع الذقنب بالورق نقدًا (۱۵۸۷) و احمد فی مسنده (۲۲۰/۵) و ابن الجارود (۶۵۰) و البیہقی (۲۷۸/۵) من طریق عن وکیع: به و اضربه عبد الرزاق فی البیوع (۱۶۱۹۲) و الترمذی فی البیوع (۵۶۱/۳) باب: ما جاء ان العنطة بالعنطة مثلاً بمثل (۱۶۱۰) و البیہقی (۲۷۷/۵) (۲۸۶ ۲۸۲) من طریق عن سفیان به و اضربه النسائی فی البیوع (۲۷۶/۷) باب: بیع الشعیر بالشعیر و ابن ماجہ فی النجارات (۷۵۸ ۷۵۷/۲) باب: الصرف و ما لا یجوز مفاضلہ بذا بید (۲۲۵۱) من طریق محمد بن سیرین ابن مسلم بن یسار و عبد اللہ بن محمد حدیثہ قال: بیع المنزل بوج عبادۃ بن الصامت و معاویۃ فحدثهم عبادۃ بن الصامت قال - فذكره -

فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید کے لے آؤ وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ وصول کر لیے جب وہ آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم جاؤ اور اسے واپس کرو اور صرف برابر کا لین دین کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اناج کو اناج کے عوض میں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ صرف برابر برابر لیا دیا جاسکتا ہے۔ ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ اس غلام نے کہا: یہ تو اس کی مانند نہیں ہیں تو معمر نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ اس کے برابر ہوتے ہیں۔

2842- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ مَعْمَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعٍ قَمْحٍ فَقَالَ بَغُهُ ثُمَّ اشْتَرِي بِهِ شَعِيرًا فَلَذَبَ الْغُلَامُ فَآخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضُ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرٌ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ - وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قَبْلَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِثْلًا قَالَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارَعَ .

☆☆ معمر بن عبد اللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید لانا وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ (جو) حاصل کر لیے جب وہ معمر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے ان سے کہا: تم نے اس میں دخل کیوں دیا؟ تم جا کر اسے واپس کر کے آؤ اور صرف برابر برابر لین دین کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اناج کے عوض میں اناج کو صرف برابر برابر (لیا اور دیا جاسکتا) ہے۔

راوی کہتے ہیں: ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ معمر سے یہ کہا گیا کہ یہ تو اس کی مانند نہیں بنے تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ یہ اس کی مانند ہیں۔

2843- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّعْفَرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْآخِذُ وَالْمُعْطَى سَوَاءٌ فِي الرِّبَا .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود لینے والا اور دینے والا برابر (کے گناہگار) ہوتے ہیں۔

2842- أخرجه أحمد (۶/۱۰۱) ومسلم في المساقاة (۲/۱۳۱۶) باب: بيع الطعام مثلاً بثل (۱۵۹۴) والطبرانی (۱۰۹۵/۲۰) وابن حبان (۲۵۰۱۱) والبيهقي (۲۸۲/۵) من طرق عن ابن وهب - به - وأخرجه أحمد (۶/۱۰۱) والطبرانی (۱۰۹۴/۲۰) من طريق ابن لويجة عن أبي النضر - به - وابن لويجة: الكلام فيه مشهور لكنه متابع من ابن وهب: كما سبق -

2843- أخرجه مسلم في المساقاة (۲/۱۳۱۱) باب: الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً (۱۵۸۴) والنسائي في البيوع (۲۷۸/۷) باب: بيع التمر بالتمر من طريق أبي المتوكل الناجي - به -

2844- أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الشَّافِعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالْدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِذَهَبٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِوَرِقٍ وَالصَّرْفُ هَاءٌ وَهَاءٌ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دینار کو دینار کے عوض میں، درہم کو درہم کے عوض میں کسی اضافی ادائیگی کے بغیر لیا اور دیا جائے گا جس شخص کو چاندی کی ضرورت ہو وہ اسے سونے کے عوض میں لین دین کرے اور جس شخص کو سونے کی ضرورت ہو وہ چاندی کے عوض میں لین دین کرے لیکن یہ لین دین دست بدست ہونا چاہیے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عباس بن عثمان بن شافع شافعی، عم امام شافعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۳۶)۔

2845- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ الْعَسْكَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ أَخْبَرَنَا

يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ فِي خُطْبَتِهِ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا وَإِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَحِلُّ لَهُ دَمُهُ وَلَا شَيْءٌ مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِطَبِيبَةٍ نَفْسِهِ إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ . قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ یاد رکھنا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے اس کے لیے اپنے بھائی کا خون یا اس کے مال میں سے کوئی بھی چیز حلال نہیں ہے۔ ماسوائے اس کے جو وہ اپنی پسند کے ساتھ اسے دے دے۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

2846- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ

الْوَاحِدِ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَشْتَرِيَنَّ

۲۸۴۶- أخرجه ابن ماجة في سننه (۲۴۶۱) من طريق أبي إسحاق الشافعي به- قال أبو حنبل في الزوائد (۱۹۵/۲): (هذا إسناد ضعيف) محمد بن العباس قال فيه ابن ماجة في النفاة: بروي المقاطيع عن أبيه أنسوي- و أبو العباس بن عثمان مجرول- و عمر بن محمد بن علي لم أر من مرجه ولا من وثقه-۱-۱-

۲۸۴۵- أخرجه البيهقي في الكبرى (۹۷/۶) في المذهب باب: لا يملك أحد بالجنابة شيئاً من طريق نوري بن يزيد الدبلي عن عكرمة عن ابن عباس-

۲۸۴۶- داود بن الزبير قان، مشروك الحديث، قاله ابن حجر في (التلخيص) (۵۴/۲)۔

أَحَدُكُمْ مَالِ أَخِيهِ إِلَّا بِطِيبٍ مِّنْ نَّفْسِهِ.

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کا ساتھی اس وقت تک نہ بنے جب تک وہ خود اپنی مرضی سے اسے نہ دے۔

2847- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَخْوَلِ مَوْلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ حَارِثَةَ الضَّمَرِيُّ ذَكَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمَنَى فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ مِّنْ مَّالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ . فَقُلْتُ حِينَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَخَذْتُ مِنْهَا شَاةً فَأَجْتَرَرْتُهَا أَعْلَى فِي ذَلِكَ شَيْءٍ قَالَ إِنْ لَقِيتَهَا نَعَجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَرْنَادًا فَلَا تَمْسُهَا .

☆☆☆ حضرت عمرو بن یثرب بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی بھی انسان کے لیے اپنے بھائی کے مال میں سے کوئی بھی چیز لینا جائز نہیں ہے ماسوائے اس کے جسے وہ (دوسرا شخص) اپنی پسند کے ساتھ دے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اس وقت عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں اگر میں اپنے چچا زاد کی بکریوں کو اپنے سامنے پاتا ہوں اور ان میں سے ایک بکری لے لیتا ہوں اور ذبح کر لیتا ہوں تو کیا اس بارے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایک بکری کا سامن کرتے ہو اور اس وقت تمہارے ہاتھ میں چھری بھی ہے اور ہاتھ پاؤں باندھنے کی چیزیں بھی ہیں تو بھی تم اس بکری کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یثرب ضمری، یعد فی اہل حجاز، ابن سکن نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: اصابہ (۵۷۷/۳)، ت (۵۹۹۷)۔

2848- وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ مِّنْ مَّالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطِيبٍ نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

۲۸۴۷- أخرجه الطبرانی في الأوسط وقال: (البرقي عن ابن يثرب عن عبد الملك بن عبد العزيز) كذا في التعليل المغني و لماجد في الأوسط (ط: الحرمين) وأخرجه أحمد في مسنده (۱۲۲/۲): ثنا أبو عامر: ثنا عبد الملك -يعني: ابن حسن النخعي- بإسناد -واعاده باسناد ثانية (۱۱۳/۵) بنحو الإسناد - وأخرجه الطحاوي (۲۴۱/۶) وفي المسند (۱۲۲/۶) والبیهقي (۹۷/۶) من طريق عمارة بن حارثة به - وقال البيهقي (۱۷۶/۶): (رجال أحمد ثقات) -

۲۸۴۸- أخرجه عبد الله بن أحمد في نواته على المسند (۱۱۳/۵): حدثني محمد بن عباد المكي به - ولم يذكر في اسناده: (عبد الرحمن بن أبي سعيد) - و البیهقي (۹۷/۶) - وصوب المارفظني الرواية السابقة بذكر (عبد الرحمن بن أبي سعيد) -

الَّذِينَ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِي. ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ إِنَّ لَقِيَتْهَا نَعَجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيشِ. أَرْضُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْجَارِ أَرْضٌ لَيْسَ بِهَا أُنَيْسٌ.

☆☆ حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! کسی بھی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کا مال حلال نہیں ہے ماسوائے اس چیز کے جسے وہ خود اپنی پسند سے دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر مجھے اپنے چچا زاد کی بکریاں ملتی ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

اگر تمہیں وہ بکری حبت الجمیش (یہ ایک ویرانے کا نام ہے) میں وہ بکری ملتی ہے اور اس وقت تم نے چھری اور بکری کو باندھنے کا سامان اٹھایا ہوا ہو تو بھی تم اسے ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ (حبت الجمیش) مکہ اور اس کے نواح کے درمیان ایک جگہ ہے یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی آبادی نہیں ہے اس سند میں راوی نے ابن ابی سعید کا تذکرہ نہیں کیا تاہم پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

2849- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قَتْلَبَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان شخص کو مال صرف اس کی مرضی سے لینا جائز ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حارث بن محمد فہری۔ قال حافظ فی تلخیص (۱۰۱/۳): مجهول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۸/۲)، مفتی (۱۳۳/۱)۔

2850- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ مَنْصُورٍ الزُّبَيْدِيُّ جَارُ الْبُخْرَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ خَمَادٍ حَدَّثَنَا خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي حُرَّةٍ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ.

☆☆ حضرت ابو حرہ رقاشی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کسی بھی

۲۸۱۹- العارث مجہول: قال ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۲)۔

۲۸۵۰- أخرجه أحمد (۷۲/۵) و أبو يعلى (۱۵۷۰) و المعاصم في البيوع (۲۶۶/۲) باب في الربا الذي كان في الجاهلية و البيهقي في النصب (۱۰۰/۶) باب: من غصب لوصاً فأدخله في بغيته أو بني عليه جملداً - كالموم من طريق حماد بن سلمة به - وقال البيهقي في المجموع (۲۶۸/۲): (وابو حرة الرقاشي و نفسه أبو داود و ضعفه ابن معين و فيه علي بن زيد و فيه كلام) - قال ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۲): (وفيه علي بن زيد بن جردان و فيه ضعف) - ۵۱-

مسلمان کا مال صرف اس کی مرضی سے لیا جاسکتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن احمد بن منصور بن ذیال، ابو عباس زبیدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مامون۔
قدیم، وتجب ذہبی فی ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۳۷۷) (۶۸۲۹)، ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۵۲۸/۱۳)۔

○ بصرانی: ابو حامد محمد بن ہارون بن عبد اللہ حضرمی من اهل بغداد، من شیوخ دارقطنی توفی سنہ ۳۲۱ھ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب للسمعانی (۱/۳۷۰)۔

2851- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2852- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ لُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حُرْمَةُ مَالِ الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مؤمن کا مال اس کی جان کی طرح قابل احترام ہے۔

2853- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَرَّ بِهِ وَهُوَ مُلَازِمٌ غَرِيبًا لَهُ فَقَالَ مَا هَذَا. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَرِيبٌ لِي. فَقَالَ هَلْ لَكَ- يَعْنِي- أَنْ تَأْخُذَ الْبِصْفَ. وَقَالَ بِيَدِهِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآخَذَ الشَّطْرَ وَتَرَكَ الشَّطْرَ. أَوْ قَالَ الْبِصْفَ.

☆☆ عبد اللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنے ایک مقروض کے ساتھ الجھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میرا مقروض ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ نہیں کرتے، یعنی تم اس سے نصف وصول کر لو؟ آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے یہ بات ارشاد فرمائی:

2854- عزاه ابن حجر في (التهذيب) (۵۲/۲) للبخاري من رواية عمرو بن عثمان به وقال البراء بن عازب أبو شهاب- وراجع أيضا لمجمع الكبير للطبراني (۱۹۷/۱۰) والحدیة للبیہقی (۳۲۶/۷)۔

2855- معيان بن حسين: متكلم في روايته عن الزهري- وقد ورد الحديث من غير هذا الوجه عن الزهري سبيل آخر بضماء- وسمي غريم كعب ولما ابن ابي حمزة وفيه طلب النبي صلى الله عليه وسلم من كعب ان يفتح الشطر من ربه- وقوله للغريم: (قم فاقضه)- امره البخاري في المساجد (۱۷۱) باب: رفع الصوت في المساجد (۱۵۵۸) باب: التماسي والبلازمة في المسجد وسمي غريم (۲۶۱۸) وفي الصلح (۲۷۱۰) ومسلم في المساقاة (۱۵۵۸) باب: استعجاب الوضوء من الدين- وابو داود في الاقصية (۲۵۹۵) باب: في الصلح- وابن ماجه في الاحكام (۲۶۲۹) باب: العيس في الدين والملازمة والدارمي (۲۶۱/۲) واهم (۲۹۰/۶)۔

تو میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تو انہوں نے نصف حصہ وصول کر لیا اور نصف حصہ چھوڑ دیا (راوی کو شک ہے کہ ثناء روایت میں شطری کی بجائے لفظ نصف منقول ہے)۔

2854-

حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ح وَآخِرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ وَالصَّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ . لَفْظُ يُونُسَ وَقَالَ الْآخَرُ بَيْنَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مسلمان آپس کی شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں گے اور مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

روایت کے یہ الفاظ یونس نامی راوی کے ہیں جبکہ دیگر راویوں نے لفظ ”لوگوں کے درمیان“ نقل کیا ہے۔

2855-

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِصْبِصِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الصَّلْحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ جَائِزٌ . كَذَا كَانَ فِي أَصْلِهِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

ان کی اصل میں اسی طرح کے الفاظ ہیں۔

2856-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا .

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں مسلمانوں کی مقرر کردہ شرائط (پوری کی جائیں گی) ماسوائے ایسی شرط کے جو کسی حلال چیز کو حرام قرار دے یا حرام چیز کو حلال قرار دے۔

۲۸۵۶- أخرجه أبو داود في الاقضية (۲/۲۰۵) باب: في الصلح (۲۵۹۹) و احمد (۲/۳۶۶) و ابن حبان في الصلح (۵۰۹۱) و ابن الجارود (۶۳۸) و الحاكم (۲/۱۹) و البيهقي في الصلح (۶۱/۶) باب: صلح المعاوضة من طريق كثير بن زيد به - وقال الحاكم: (رواه هذا الحديث كلهم مدنيون) - قال الذهبي: (لم يسمعه و كثر ضعفه السائي و مشاه غيرة) - و قال الذهبي في موضع آخر (۱۰۱/۱): (حديث منكر) - و ضعفه ابن حزم و عبد الحق: كما في التلخيص لابن حجر (۲/۲۶) -

۲۸۵۵- أخرجه الحاكم (۲/۵۰) من طريق عبد الله بن الحسين البهقي به - وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين) و هو معروف بعبد الله بن الحسين البهقي و هو ثقة - و قال الذهبي: (قلت: قال ابن حبان: يسيرة الحديث) - و قال الذهبي: (عبد الله بن الحسين البهقي) -

سودا کرتے ہوئے شرط عائد کرنے کا حکم

کوئی سودا کرتے ہوئے کوئی شرط عائد کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے کہ جب کوئی شخص کسی سواری کو فروخت کرے تو وہ اس پر سوار رہنے کا استثناء کرے۔

امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مسافت قریب ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

انہوں نے مذکورہ بالا حدیث کو قریب کی مسافت پر محمول کیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز نہیں ہے۔ خواہ وہ مسافت کم ہو یا مسافت زیادہ ہے۔ کیونکہ شرط لگانے کی وجہ سے بیع منعقد ہی نہیں ہوگی۔ ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس میں یہ بات مذکور ہے کہ ”نبی اکرم ﷺ نے بیع میں استثناء کرنے یا کوئی شرط عائد کرنے سے منع کیا ہے“۔

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ہر ایسی شرط عقد جس کا تقاضا کرتا ہو اس کی وجہ سے بیع فاسد نہیں ہوتی ہے جیسے خریدار خریدتے ہوئے سامان میں ملکیت کی شرط عائد کر دیتا ہے تو یہ چیز تو شرط عائد کیے بغیر بھی پائی جاتی ہے۔ اور ہر ایسی شرط جس کا عقد تقاضا نہ کر رہا ہو اور اس شرط کے نتیجے میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو یا فروخت شدہ سامان میں اس کا کوئی فائدہ ہو یا اس کا استحقاق موجود ہو تو ایسی شرط کے نتیجے میں بیع فاسد ہو جاتی ہے جس طرح کوئی فروخت کرنے والا شخص کسی غلام کو فروخت کرتے ہوئے یہ شرط عائد کرتا ہے کہ خریدار اسے آگے فروخت نہیں کرے گا (یہ سامان کی منفعت شمار ہوگی) کیونکہ یہ ایک ایسی اضافی شرط ہے جو کسی غرض سے خالی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی شرط کے نتیجے میں تنازع ہو جاتا ہے اور عقد کا مقصد فوت ہو جایا کرتا ہے۔ تاہم اگر کوئی ایسی شرط عائد کی جائے جو عام عرف میں شامل ہو تو کیونکہ عرف کو قیاس پر ترجیح حاصل ہوتی ہے (اس لیے اس کا حکم مختلف ہوگا)۔

۱۔ حاشیہ النووی علی الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۲۹

۲۔ الہدایہ شرح بدیۃ المبتدی از امام ابو الحسن علی بن ابوبکر القرطبی

۲۸۵۶- اخرجہ الترمذی فی الاحکام (۶۲۶/۲) بابۃ الصلح بین الناس (۱۲۵۲) و ابن ماجہ فی الاحکام (۷۸۸/۲) باب: الصلح (۲۲۵۲) و
الحاکم فی المستدرک (۱۰۱/۴) و البیہقی فی الکبریٰ (۶۵/۶) من طریق کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف - و قال الترمذی:
(حسن صحیح) - و لم ینکلم علیہ الحاکم و قال الذہبی: (واہ) - و عقب علی تصحیح الترمذی لعمرہ لعدا فقال: (وصححه یعنی:
الترمذی - فلسنا لا یقتضی العلماء علی تصحیح الترمذی) - بنظر: البیہقی (۴۰۶/۲) - و قال البیہقی کفوری فی (تحفة الاصول) (۱۸۷/۴):
(وفی تصحیح الترمذی لعدا الحبیب نظر: فان فی اشارہ کثیر بن عبد اللہ بن عوف - و هو ضعیف جداً قال فیہ الشافعی و ابو داود: و هو
مکن من لکان الکذب و قال النسائی: لیس بنسخة - و قال ابن حبان: لا عن ابیہ عن جده نسخة موضوعة - و نہ کہ احمد و قد توفی الترمذی
فی تصحیح حبیب -) اذکر کلام الذہبی السابق - ثم قال: (و قال ابن کثیر فی (ارشاده): قد توفی ابو عیسیٰ یعنی: الترمذی فی
تصحیحه لعدا الحدیث و ما شاکله) - و - و ضفہ ابن حجر فی التلخیص (۲۶/۲) -

2857- حَدَّثَنَا رِضْوَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَالِنُوسَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

أَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ فخریہؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے گی جبکہ وہ

حق کے مطابق ہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد العزیز بن عبد الرحمن بالسی احمہ امام احمد و ضرب علی حدیث۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۳۶۷/۴) ت (۵۱۷)۔

2858- وَعَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے

گی جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

2859- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ح

وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَلَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَنَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ

كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَمَا أَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنْ خَلَفَهَا عَلَى اللَّهِ ضَامِنٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ بُنْيَانٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ

فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مَا يَعْنِي وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ قَالَ أَنْ يُعْطِيَ الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ الْمُتَقَى .

2857- أخرجه الحاكم في البيوع (۱۹/۲) بإسناد صحيح من طريق ابن أبي السبابة - ذكره الحاكم

شافعا لم يثبت ابن أبي السبابة قريبا - ولم يتكلم عليه هو ولا الذهبي - وقال ابن حجر في التلخيص (۲۷/۲): (واحد) -

2858- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۰/۲) بإسناد صحيح من طريق خفيف - به - ولم يتكلم عليه الحاكم ولا الذهبي - وقال ابن حجر

في التلخيص (۲۷/۲): (واحد) -

2859- أخرجه عبد بن حميد (۱۰۸۲) - منتخب - والحاكم في المستدرک (۵۰/۲) وابن عدي في الكامل (۲۲۲/۵) في ترجمة عبد الحميد

بن حسن السهلاوي - والبغوي في شرح السنة رقم (۱۶۴۰) من طريق عبد الحميد بن حسن - به - وقد صححه الحاكم - ونفعه الذهبي بقوله

(قلت: به عبد الحميد بن الحسن ضعيف) - الله - وذكره البيهقي في الجامع الصغير (۲۲/۵) فيض - وعزاد الى عبد بن حميد والحاكم

ورسله بالهبة - ونقل البناوي في الفيه تصحيح الحاكم له ورد الذهبي عليه - وقال البناوي: (قال في الجيران: غريب جدا) - الله -

اجد قول الذهبي لهذا في ترجمة عبد الحميد بن البزاة - قلت: والحسن وان كان قد ضعفه ابن السبابة و ابو زرعة والدارقطني - فقد

ونفعه ابن معين - وقال ابو حاتم: شيخ - ومع ذلك فقد تابعه عليه غير واحد - أخرجه البخاري في الادب المفرد (۲۰۶) - والترمذي في

السنن (۱۹۷۰) قال: حدثنا قتيبة - حدثنا محمد بن النعمان - بإسناد - بلقاء: (كل معروف صدقة - وان من المعروف ان تلقى اخاك يوم

طلوع - وان تفرغ من دلوك في اناء اخيك) - وأخرجه ايضا - بهذا اللفظ عبد بن حميد (۱۰۹۰) - منتخب - حدثني خالد بن مخلد حدثنا

محمد بن النعمان - به -

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیکی صدقہ ہے، آدمی اپنی بیوی پر اپنی جان پر جو خرچ کرتا ہے یہ اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ اس چیز کے ذریعے آدمی اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے یہ بات اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھی جاتی ہے۔ آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ضامن ہوتا ہے (یعنی اس کا اجر و ثواب عطاء کرے گا) ماسوائے اس چیز کے جو کسی تعمیر میں خرچ کی جائے یا کسی گناہ کے کام میں خرچ کی جائے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر سے دریافت کیا: آدمی اس کے ذریعے اپنی عزت کی حفاظت کرے اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ وہ کسی شاعر کو یا کسی بد زبان آدمی کو (معاوضہ دے دے تاکہ وہ اس کے ساتھ بد تمیزی نہ کرے)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابراہیم شعیری برکی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۵۳۱۹)۔

2860- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ أَخَذَهُ وَطَلَبَ ذَلِكَ الَّذِي اشْتَرَى مِنْهُ.

☆☆ حضرت سرہ جیؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنا سامان کسی شخص کے پاس پائے وہ اسے حاصل کرے اور دوسرا شخص اس سے مطالبہ کرے گا جس سے اس نے خریدا ہے۔

2861- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ.

2860- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۸۹/۲) باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (۲۵۲۱) ومن طريقه البيهقي في السنن (۱۰۰/۶) كتاب الغصب: باب من غصب جارية فباعها ثم جاء رب الجارية وفي المعرفة (۲۹۶/۸) باب: ضمان السرك (۱۱۹۶۱) والنسائي في البيوع (۲۶۲/۷) باب: الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق وفي الكبرى - كما في التحفة (۷۰/۴) - من طريق عمرو بن عون: حدثنا هشيم بن عمار أخرجه أحمد (۱۰/۵) من طريق عمرو بن ابراهيم عن قتادة بلغقا: (إذا افلس الرجل فوجد رجل ماله بعينه فهو أحق به) - قال المزني في التحفة (۷۱/۴): (رواه محمد بن يحيى الذهلي عن الخليل بن عمرو بن ابراهيم عن أبيه عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: (من وجد متاعه بعينه عند مفلس فهو أحق به) - قال محمد بن يحيى: لقها حديثان عندي من حديث قتادة: فليعمل عمر سمع من قتادة فاختلط عليه - فاما لقنا الحديث - يعني: حديث المفلس - فاما رواه قتادة عن الحكم بن اسد عن سمير ابن نوبخت عن أبي قيس عن سمرة - حدثنا به وهب بن جرير عن ثعبة عن قتادة - وحدثنا به أبو النعمان عن جرير بن مزاحم عن قتادة - وحدثنا ما روى موسى بن السائب عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - لقنا في السرة وذاك في التعليل - (۱) - 2861- أخرجه أبو داود في السنن (۲۸۹/۲) كتاب البيوع: باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (۲۵۲۱) ومن طريقه البیهقی فی السنن (۱۰۰/۶) - فراجع الذي قبله -

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنا مال بیعہ کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہوگا اور دوسرا شخص اس شخص کے پاس جائے گا جس شخص سے اسے خریدا تھا۔

2862- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْمِمْوْنِيُّ قَالَ ذَكَرْتُ لَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ لِي أَذْهَبُ إِلَى

حَدِيثٍ رَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْمُشْتَرِيَ مَنْ بَاعَهُ . قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ هُشَيْمٍ وَقَدْ حَدَّثَ هُشَيْمٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَرَوَى النَّاسُ عَنْهُ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَكُنَاهُ أَبَا سَعْدَةَ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جس شخص مال کسی کے پاس بیعہ پایا جائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا اور خریدا اس شخص کے پاس جائے گا جس نے اسے فروخت کیا تھا۔

2863- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ أَصَابَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ صَاحِبَهُ مَنِ اشْتَرَى مِنْهُ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے سامان کو بیعہ کسی

کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا اور جس کے پاس وہ سامان تھا وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا جس سے اس نے سامان کو خریدا تھا۔

2864- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الرُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أُصِيبَ بِهَذَا الدَّيْنِ - يَعْنِي أْفْلَسَ - فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِي رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أْفْلَسَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ إِلَّا أَنْ يَتَوَكَّعَ صَاحِبُهُ وَفَاءً .

☆☆ عمر بن خالدہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوئے جو مرض کی وجہ سے مفلس قرار دیا جا چکا تھا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو انتقال کر چکا ہو یا جو مفلس ہو چکا ہو سامان کا حقیقی مالک جب اپنے مال کو بیعہ کسی کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا البتہ وہ اپنے ساتھی کو پوری ادائیگی کرے (یعنی جو اس ساتھی کا حصہ بنتا ہے)۔

۲۸۶۲- الحديث أخرجه أحمد في مسنده (۱۳/۵): حدثنا زكريا بن أبي زكريا: حدثني هشيم بن به - و انظر الحديث قبل السابق -

۲۸۶۳- أخرجه أحمد في المسند (۱۸/۵): حدثنا يزيد بن هارون عن حجاج بن أرطاة بن أسناده - وأخرجه أحمد (۱۳/۵) وابن ماجه (۷۸۱/۲)

كتاب الأحكام: باب من سرق ماله بشي: فوجدته في يد رجل اشتراه: الحديث (۲۳۲) من طريق أبي معاوية: حدثنا حجاج: به - قال

البرصيري في الزوائد (۲۶۶/۲): (أسناده ضعيف: لتدليس الحجاج بن أرطاة) - ۵۱ -

۲۸۶۴- أخرجه أبو داود في البيوع (۷۹۲/۲) باب: في الرجل يفلس: فوجد الرجل متاعه بعينه عنده (۲۵۲۲) وابن ماجه في الأحكام

(۷۹۰/۲) باب: من وجد متاعه عند رجل قد أفلس (۲۳۶۰) وابن الجارود في المتقن (۶۲۶) والحاكم (۵۰/۲) والبيهقي في النفل

(۱۶/۶) وكذلك الطيالسي (۱۳۸۵) والشافعي في المسند (۵۶۶) كلهم من طريق ابن أبي ذئب: به - وقال الحاكم: (صحيح الإسناد) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو معمر بن عمرو بن رافع مدنی، قال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۳۴): مجهول الحال یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

2865- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ - وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ - أَنَّهُ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بَعِيْنَهُ .

☆☆ ابن خلدہ زرقی جو مدینہ منورہ کے قاضی تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مفلس ہو چکا تھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ وہ مسئلہ ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے جو شخص فوت ہو جائے یا مفلس قرار دے دیا جائے اور پھر کسی سامان کا مالک بعینہ اپنے سامان کو اس کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔

2866- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ وَأَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزُّرْقَاءِ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو الْغَزَّيُّ حَدَّثَنَا الْفَرِّبَاسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَأَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بَعِيْنَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغَرَمَاءِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے پھر اس کا ساتھی مفلس قرار دیا جاتا ہے اور پہلا شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے اور اس پہلے شخص نے سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا تو وہ سامان اسی شخص کو مل جائے گا لیکن اگر اس نے اس قیمت میں سے کچھ وصول کر لیا تھا تو پھر وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

۲۸۶۵- أخرجه ابن الجارود في المنتقى (۶۲۴): أخبرنا محمد بن عبد الحكم بسنننا الأئمة - وراجع الذي قبله -
 ۲۸۶۶- أخرجه الطيالسي (۲۵۰۷) وابن أبي شيبة (۲۵/۶) وأحمد (۲۲۸/۲) و (۱۷۱-۲۵۸) والدارمي (۲۶۲/۲) والبخاري في الاستقراض (۶۲/۵) باب: إذا جاء ماله عند مفلس (۲۴۰۲) ومسلم في المساقاة (۱۱۹۳/۲) باب: من ابتاع ما يباعه عند المستعري (۱۵۵۹/۲) والترمذي في البيوع (۵۶۲-۵۶۳) باب: ما جاء إذا أفلس للرجل غريم فبجده متاعه (۱۳۶۲) والنسائي في البيوع (۲۱۱/۷) باب: الرجل يبتاع فيفلس وابن ماجه في الأحكام (۷۹۰/۲) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد أفلس (۲۵۸) وابن الجارود (۶۳۰) والبیهقي في التعليل (۲۴۱/۶) و أبو نعیم فی العلبة (۳۶۱/۵) من طرق عن یحیی بن سعید - و أخرجه مالك في البيوع (۶۷۸/۲) باب: ما جاء في التعليل الغريم (۲۸۸) ومن طرق مالك أخرجه الناعمي في المسند (۱۶۲/۲) و عبد الرزاق (۱۵۱۶) و ابو داود في البيوع (۷۸۹/۲) باب: الرجل يفسد فبجده الرجل متاعه بعينه (۲۵۱۹) و البیهقي (۲۴۱/۶) و البغوي (۲۱۳۲) و ابن حبان في البيوع (۴۱۲/۱۱) باب: العلس (۵۰۳۱) من طرق عن مالك عن ابن شهاب عن أبي بكر - به -

دعج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ ادا نیگی کر دی تھی تو جو رقم باقی رہ گئی ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

اسماعیل بن عیاش نامی راوی مضطرب الحدیث ہے یہ روایت زہری سے مسند روایت کے طور پر مستند طور پر منقول نہیں ہے یہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

2867- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَرْثَدَاسٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ح وَأَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبيدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَأَذْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْضٌ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَبْضٌ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . وَقَالَ دَعْلَجُ وَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَثْبُتُ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مُسْنَدًا وَإِنَّمَا هُوَ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور پھر اس سامان کو بعینہ کسی شخص کے پاس جائے جو مفلس قرار دیا جا چکا ہو اور اس فروخت کرنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو تو وہ سامان اس شخص کو مل جائے گا لیکن اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو تو وہ باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

یمان بن عدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس کی قیمت میں سے کچھ ادا کر دی ہو تو وہ دوسرے شخص باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

2868- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا

۲۸۶۷- اخرجہ ابن ماجہ فی اللہ مکام (۷۹۰/۲) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۲۵۹) و ابن الجارود فی المنتقى (۶۹۶) البیوع فی التفلیس (۸۷/۶) باب: المشتري يبيع مقلداً بالثمن من طريق هشام بن عمار به سؤدد اخرجہ ابو داود (۲۸۷/۲) کتاب البیوع باب فی الصفقة الحديث (۲۵۲۲) و ابن الجارود رقم (۶۹۲) کتاب البیوع باب: من باع متاعه عند رجل قد افلس (۲۲۵۹) و ابن الجارود فی المنتقى (۶۹۶) قال: حدثنا اسماعيل - يعني: ابن عيَّاش - عن الزبيدي عن الزهري به - و سياتي عند الدارقطني بعد هذا الزبيدي قال ابو داود: قال محمد بن الوليد ابو الزميل الحمصي - قالت: على ذلك فهو شامي ثقة؛ فرواية اسماعيل عنه صحيحة - و عبد الله الخبائري ثقة ايضاً - و اختلف على اسماعيل فيه - فقد اخرجہ الخبائري عن اسماعيل عن موسى بن عقيب عن الزهري به - و اخرجہ مرة اخرى عن اسماعيل عن الزبيدي عن الزهري و قد اخرجہ هشام بن عمار عن اسماعيل على الوجه الاول - قال ابن الجارود فی المنتقى (۶۹۲) : (قال: محمد بن يحيى: اخرجہ مالك وصالح بن كيسان ويونس عن الزهري عن ابي بكر مطلق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم) و اقيم اولي بالحديث يعني: من طريق الزهري) - قال: قلت: والحديث اخرجہ مالك في الموطأ (۶۷۸/۲) كتاب البیوع باب: ما جاء في افلاس الغريم رقم (۸۷) عن ابن شواب عن ابي بكر مطلق - و من طريق مالك اخرجہ ابو داود رقم (۲۵۲۰) و عبد الرزاق في المصنف (۲۶۶/۸) (۱۵۱۵۸) - و طريق يونس التي انشأ بها ابن الجارود اخرجها ابو داود في سننه رقم (۲۵۲۱) من طريق يونس عن ابن شواب مرسلاً ايضاً - و قد عوب الدارقطني لهذا المرسلاً و كذا البيهقي في السنن - ۲۸۶۸ اخرجہ ابو داود وغيره - وانظر الذي قبله -

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالٌ امْرَأَةٍ بَعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَصِرْ فَهُوَ أَسْوَأُ الْفُرَمَاءِ - خَالَفَهُ الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ فِي إِسْنَادِهِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ جو شخص فوت ہو جائے اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال موجود ہو تو خواہ اس شخص نے اس کے معاوضے میں سے کوئی رقم وصول کی ہو یا نہ کی ہو وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔
یمان بن عدی ثانی راوی نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

...—...—...—...

مرحوم کے مال میں سے قرض کی وصولی کا حکم

اگر کسی شخص کے ذمے مختلف لوگوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہو اور وہ انہیں ادا نہ کر پارہا ہو اور اس کے قرض خواہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کر کے یہ مطالبہ پیش کریں کہ اسے قید کر دیا جائے یا اسے تصرف کرنے سے روک دیا جائے تو ایسے شخص پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پابندی نہیں لگائی جائے گی، اگر اس کا کوئی مال موجود ہے تو حاکم خود اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔ حاکم صرف اس شخص کو اس وقت تک قید میں رکھے گا جب تک وہ اپنے مال کو فروخت کر کے قرض لے کر ادا کیگی نہیں کر دیتا۔
امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما کا موقف یہ ہے کہ جب قرض خواہ اس پابندی کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ کم وقت اس مقروض شخص کے تصرفات پر پابندی عائد کر دے گا اسے کوئی چیز خریدنے یا فروخت کرنے کسی چیز کے بارے میں اقرار کرنے یا اس نوعیت کے تمام تصرفات سے روک دے گا۔

اگر وہ مفلس شخص اپنے مال کو خود فروخت نہیں کرتا ہے تو قاضی اس مال کو خود فروخت کرے گا، اگر اس مقروض کے پاس درہم موجود ہوں اور اس نے قرض کی ادائیگی میں بھی درہم ادا کرنے ہوں تو قاضی اب خود ان درہموں کو قرض خواہوں میں تقسیم کر دے گا۔

قرض کی ادائیگی کے لیے سب سے پہلے سونے اور چاندی کو فروخت کیا جائے گا۔ اس کے بعد ساز و سامان کو فروخت کیا جائے گا اور آخر میں زمین کو فروخت کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز فروخت کرتا ہے تو دوسرا شخص اس کا معاوضہ ادا کرنے سے پہلے مفلس ہو جاتا ہے پھر فروخت کرنے والا شخص اپنے سامان کو اس خریدار کے پاس جو مفلس ہو چکا ہے، بیعینہ موجود پاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ عطاء بن ابی رباح، عروہ بن زبیر، طاؤس، شعبی، اوزاعی، عبداللہ بن حسن، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن راہویہ اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ وہ فروخت کرنے والے

شخص اپنے بیعہ سامان کو اس مفلس شخص سے وصول کرے گا۔

اس کے برعکس بعض دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی صورت میں فروخت کرنے والا شخص اپنے معاوضے کی وصولی کے لیے دیگر قرض خواہوں کی مانند ایک عام فرد شمار ہوگا اور قرض خواہوں کے حصوں کے مطابق اسے بھی ادائیگی کر دی جائے گی۔

ابراہیم نخعی، حسن بصری، شعبی، وکیع بن جراح، عبد اللہ بن شبرمہ، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض روایات کے مطابق حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے کہ جب فروخت کرنے والے شخص نے کسی متعین مدت کے بعد معاوضے کی ادائیگی کی شرط پر کسی چیز کو فروخت کر دیا تو اب وہ چیز اس کی ملکیت سے نکل کر خریدار کی ملکیت میں داخل ہو چکی ہے لیکن اگر وہ متعین مدت آنے سے پہلے خریدار مفلس ہو جاتا ہے تو اب اس کے ذمے اس چیز کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی بالکل اسی طرح جس طرح اس کے ذمے دوسرے قرض خواہوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

2869- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ. الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یمان بن عدی نامی راوی ضعیف الحدیث ہے۔

2870- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعَ بَعْنَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ذَوْنُ الْغُرَمَاءِ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور کوئی فروخت کرنے والا سامان کو بیعہ اسکے پاس پائے تو وہ اس سامان کے بارے میں دیگر قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوگا۔

2871- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْيَدٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ

۲۸۶۹- أخرجه ابن ماجه في الاحكام (۷۹۱/۲) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۶۱) و البیوہ فی التفلیس (۱۸/۶) باب: المنع من مفسد بالتمس من طريق الیمان بن عدی: ج۱۔

۲۸۷۰- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۶۲) و من طريق ابن حبان في البیوع (۵۰۳۸) و البیوہ فی التفلیس (۱۶/۶)۔ وأخرجه عبد الرزاق

ابن (۱۵۱۶۲/۱۵۱۶۶) من غير هذا الوجه عن عمرو بن دينار: ج۱۔ وأخرجه ابن أبي شيبة في مصنفه (۳۷/۶) عن قتیبہ عن عمرو بن دينار

عن حمته عن أبي هريرة: ج۱۔

النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ . وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بَعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ . وَالْمَعْنَى قَرِيبٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے مال کو بیعہ کسی شخص کے پاس پاتا ہے جسے مفلس قرار دیا جا چکا ہو تو وہ اس سامان کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوگا۔ اس کا مفہوم ایک جیسا ہے۔

2872- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اپنے بھائی کو کوئی پھل فروخت کرتے ہو اور اس پھل کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم کسی حق کے بغیر اپنے بھائی کے مال کو حاصل کر لو۔

2873- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ . قُلْنَا لَا بَيَّ الزُّبَيْرِ هَلْ سَمِيَ لَكُمْ الْجَوَائِحُ قَالَ لَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم اپنے بھائی کو کچھ پھل فروخت کرتے ہو اس کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ وصول کرو تم

2871- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۶۱) و احمد (۲۴۷/۲) و ابن أبي شيبة (۲۵۱/۶) و عنه مسلم في المساقاة (۱۱۹۲/۳) باب: من ادرك ما يباعه عند المشتري و قد افلس (۱۵۵۹) و ابن ماجه في الاحكام (۷۹۰/۲) باب: من وجع متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۵۸) و ابن حبان (۵۰۳۷) كل يوم منطرس من حبان عن يحيى بن سعيد به - و بسو أخرجه قريبا من طريق مالك عن يحيى - و كذلك من طريق اخرى عن يحيى بن سعيد به -

2872- أخرجه مسلم في المساقاة (۱۱۹۰/۳) باب: وضع الجوائح (۱۵۵۴) عن أبي القاسم و ابو داود في البيوع (۲۷۱/۲) باب: في وضع الجائحة (۲۴۷۰) عن سليمان بن داود السمرقاني و احمد بن سعيد السمرقاني - كل يوم من طريق ابن وهب به -

2873- أخرجه ابن حبان في البيوع (۴۱۰/۱۱) باب: الجائحة (۵۰۳۴) عن محمد بن المنذر بن سعيد حدثنا يوسف بن سعيد به - و أخرجه الترمذي في البيوع (۲۶۱۶/۷) باب: وضع الجوائح عن ابراهيم بن حسن عن هجاج المصيصي به -

کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو زبیر سے دریافت کیا: روایت میں یہ الفاظ ہیں جَوَاح؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں!

2874- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً قُلْتُ

هَلْ سَمَى لَكُمْ الْجَوَاحِ قَالَ لَا

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے

آپ کے سامنے غلط جَوَاح اُٹھل کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: جی نہیں!

2875- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ ابْتَاعَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا تَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالِ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص پھل خریدتا ہے (یا

فروخت کرتا ہے) اور اسے کوئی آسانی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے تم کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال وصول کرو گے۔

2876- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَاحِ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ السِّتِينِ

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آفت کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے بارے میں

معاوضے میں کمی کی ہدایت کی اور آپ نے کئی سال تک کے بعد کی ادائیگی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

2877- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ

حَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ

۲۸۷۵- أخرجه الدارقطني في البيوع (۲۵۲/۲) عن عثمان بن عمر و ابن ماجه في التجارات (۷۸۷/۲) باب: بيع الثمار من قبل و الجائحة

(۲۲۱۹) من طريق نور بن يزيد كذا نصه: عثمان و نور عن ابن جريج بنحوه معن قوله: (هل سمى لكم الجواح قال: لا) -

۲۸۷۵- أخرجه مسلم في المساقاة (۱۱۹۰/۲) باب: وضع الجواح (۱۵۵۴) و ابو داود في البيوع (۲۷۶/۲) باب: في وضع الجائحة (۲۷۷۰) و

ابن حبان في البيوع (۱۱۱/۱۱) باب: الجائحة (۵۰۲۵) من طريق أبي عاصم عن ابن جريج - به - و سبق من طريق عن ابن جريج -

۲۸۷۶- أخرجه ابو داود في البيوع (۲۷۵/۲) باب: في وضع الجائحة (۲۲۷۶) و ابن حبان في البيوع (۱۰۷/۱۱) باب: الجائحة (۵۰۳۱) و

طريق يحيى بن معين - به - و أخرجه احمد (۲۰۹/۲) و مسلم في المساقاة (۱۱۹۱/۲) باب: وضع الجواح و ابو داود في البيوع (۲۷۵/۲) و

باب: في وضع الجائحة (۲۲۷۶) و النسائي في البيوع (۳۵۰/۷) باب: وضع الجواح و الحاكم (۱۰۰/۲) و البيهقي في الكبرى (۲۰۶/۵) من طريق عن سفیان ابن عیینة - به - و صححه الحاكم على شرط مسلم -

۲۸۷۷- أخرجه البيهقي في سننه (۱۲۲/۶) كتاب الرهن باب: من قال: الرهن مفسون من طريق الدارقطني - به - قال البيهقي: (هذا ليس بشئ) و عن عمر - ا - و عزاه الزيلعي في نصب الرابة (۲۲۲/۶) الى ابن ابي شيبة و الطحاوي - قلنا: و الحديث عند الطحاوي في تنقيح

العماني (۱۰۲/۶) في البيوع باب الرهن يؤولك في يد المبرئون كيف حكمه قال: حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال: ثنا ابو عاصم - به -

فَيَضِيعُ. قَالَ إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدٌّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کوئی چیز گروی رکھتا اور پھر وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا اگر وہ اس سے کم ہے تو وہ اپنے پورے حق کو واپس کرے گا اور اگر اس سے زیادہ ہے تو امانت دار ہوگا۔

2878- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا مَطَرٌ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ، قَالَ: إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدٌّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ.

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے جو کوئی چیز گروی رکھتا ہے اور پھر اسے ضائع کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر یہ ایسی چیز سے کم ہو جس کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا تو اس کے تمام حق کو اسے واپس کیا جائے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ شخص امانت دار ہوگا۔

2879- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَرَافِيُّ الْحُمَيْدِيِّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ذَكَرَ الْجَوَائِحَ بِشَيْءٍ. قَالَ سُفْيَانُ لَا أَذْرِي كَمْ ذَلِكَ الْوَضْعُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آفت کی وجہ سے (معاوضے میں کمی کے حوالے سے) کچھ ذکر کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے کس حد تک کمی کا حکم دیا تھا۔

2880- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مَوْلَى لَامٍ حَبِيبَةَ أَفْلَسَ فَأَتَى بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَضَى عُثْمَانُ أَنَّ مَنْ كَانَ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يُفْلَسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام کو مفلس قرار دے دیا گیا اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا اس کے مفلس ہونے سے پہلے جس شخص نے اپنے حق میں سے کچھ وصول کر لیا تھا وہ اس کا ہوا اور جو شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پائے وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا۔

2881- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ عَنْ

2879- کنز اخرجہ لنا من طريق سفیان عن ابی الزبیر عن جابر و سبوة قریباً من وجه آخر عن سفیان عن حمید بن الاعرج عن سلیمان بن عقیب عن جابر -

2880- اخرجہ البیہقی فی منہ (۱۶/۶) کتاب التغلیس: باب المشتري بفلس باليمن: من طريق اسماعيل بن جعفر: ثنا محمد بن ابي هريرة: بانساره نحوه -

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّقِئِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ حَتَّى يَكُونَ لَكَ غَنَمُهُ وَعَلَيْكَ غَرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن بند نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا فائدہ وہ آدمی

لے گا اور تم پر اس کا تاوان ہوگا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن حلت بن دینار، ابوبکر کاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مامون، ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۳۰۸) (۱۸۵)۔

○ عمران بن بکار بن راشد کلاعی، ابوموسیٰ براد حمصی مؤذن۔ قال نسائی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵۰۷)۔

2887- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا آدمی اس کا فائدہ لیتا ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2888- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

2889- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِثَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّوَّاسُ حَدَّثَنَا كُذَيْرُ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ لَكَ غَنَمُهُ وَعَلَيْكَ غَرْمُهُ. أَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَغَيْرُهُ عَنْ مَعْمَرٍ.

۲۸۸۷ أخرجه الحاكم (۵۶/۲) من طريق اسماعيل بن عياش بن عياش عن ابن أبي ريثم عن الزهري

به۔

۲۸۸۹ أخرجه الحاكم (۵۲/۲) من طريق موسى بن زكريا به۔ وقد اختلف على معمر في إسناده فأخرجه عنه أبو يحيى فكذا موصول

و شاحه أبو جزي عن معمر به موصول۔ أخرجه ابن عدي (۲۷۸/۸) و أرسله غيرهما عن معمر كما في الرواية الآتية۔ قال ابن عدي في الكامل (۲۷۹/۸) (وهذا الأصل فيه مرسل وليس في إسناده أبو هريرة)۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رومن بند نہیں ہوتا تمہیں اس کا فائدہ ملے گا اور اس کا تاوان تمہارے ذمے ہوگا۔

2890- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

☆☆ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رہن بند نہیں ہوتا اس کا فائدہ آدمی لیتا ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2891- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقُرْمِيسِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَالِبٍ بِطَرَسُوسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَصْرِ الْأَصَمِّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلِقُ الرَّهْنُ وَالرَّهْنُ لِمَنْ رَهْنَهُ لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ .

2892- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيِّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِسَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ فِي الظَّهْرِ يُرَكَّبُ بِالنَّفَقَةِ إِذَا كَانَ مَرُحُونَ وَلَكِنَّ الدَّرَّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِي يُرَكَّبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی سواری کو گروی رکھا گیا ہو تو آدمی خرچ ادا کر کے اس پر سواری کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب کسی جانور کو گروی رکھا گیا ہو تو اس کا دودھ دھوسکتا ہے

۲۸۹- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۰۳۳) عن معمر بن مهران - وأخرجه محمد بن ثور عن معمر بن مهران - أخرجه أبو داود في المراسيل (۱۸۶) ومن طريق البيهقي (۴۰/۶) - وقد تابع معمرًا علي إسماعيل جماعة: فأخرجه مالك في الملقية (۷۲۸/۲) باب: ما لا يجوز من غلوة الراس (۱۱۲) ومن طريق الطحاوي في المعاني (۱۰۰/۶) والخطيب في تاريخ بغداد (۲۴۲/۱۲) عن الزهري عن سعيد مرسل - وأخرجه يونس بن يزيد، وحميد بن زهير مرسل - أخرجه رواه الطحاوي في المعاني (۱۰۰/۶) - قال الزيلعي (۲۲۱/۴): (قال صاحب التنقيب: وقد صح اتصال الحديث السارقني وابن عبد البر وعبد الحميد) - وهو يروي صحيح الحاكم له، وكذلك صحيح ابن حزم وأخرجه ابن هبان الرواية المرسولة في صحيحة - ويروى أن أكثر الروايات مرسل غير موصولة - وله شاهد مرسل من رواية إبراهيم بن عامر بن مسعود القرظي عن معاوية بن عبد الله بن جعفر رفته: (لا يغلون الرأس) - أخرجه البيهقي (۴۴/۶)

۲۸۹- تقدم لنا الطريق والكلام عليه قريباً

٢٨٩٢- أخرجه البخاري في الرقن (١٤٢/٥) باب: الرقن مركوب ومعلوب (٢٥١٢) وأبو داود في البيوع (٧٩٥/٢) باب: في الرقن (٢٥٢٦) والترمذي في البيوع (٥٥٥/٢) باب: ما جاء في الانتفاع بالرقن (١٢٥٤) وابن ماجه في الرقن (٨١٦/٢) باب: الرقن مركوب ومعلوب (٢٤٤٠) وأحمد (٤٧٢/٢) والطحاوي في المعاني (٩٩٠٨٩/٤) والبيهقي (٢٨/٦) باب: في زكوات الرقن من طرق عن زكريا بن أبي زائدة به وقال الترمذي: (لقنا حديث حسن صحيح لا نعرفه مرفوعاً إلا من حديث عامر الشعبي عن أبي هريرة - وقد روى غير واحد لقنا الحديث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة موقوفاً - والعمل على لقنا الحديث عند بعض أهل العلم - وهو قول أحمد وإسحاق - وقال بعض أهل العلم: ليس له أن ينتفع من الرقن بشيء -) - الله -

جو شخص اوپر سواری کرتا ہے اور جو شخص اسکا دودھ پیتا ہے اس کے خرچ اسی شخص کے ذمے ہوتا ہے۔

2893- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَاقِبَتُهَا وَلَكِنْ
الَّذِي يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِي يَشْرَبُ نَفَقَتُهُ وَيُرْكَبُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی جانور کو رہن رکھا

گیا ہو تو جس شخص کے پاس رہن رکھا گیا ہے تو اس کا چارہ اسی شخص کے ذمے ہوگا اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ وہ شخص پی سکتا ہے جو شخص دودھ پیتا ہے اور سوار ہوتا ہے اس جانور کا خرچ اسی شخص کے ذمے ہوگا۔

2894- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَآخِرَنَا أَبُو

بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَخْلُوبٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن (رکھے ہوئے جانور) پر سوار ہوا جاسکتا

ہے اس کا دودھ دوا جاسکتا ہے۔

2895- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ

بْنُ أُمَيَّةَ الدَّارِعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ . إِسْمَاعِيلُ هَذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ وَهَذَا لَا يَصَحُّ.

۲۸۹۴- اخرجہ ابن عدی الكامل (۱/۴۱۱) و البیہقی فی الرهن (۶/۲۸) باب: فی زیارات الرهن و الخطیب فی التاریخ (۶/۱۸۶) من طریق
ابراہیم بن مجشّر حدّثنا ابو معاویہ بہ - وقال ابن عدی: (و هذا الحديث له اعلیه برفعه عن ابی معاویہ غیر ابراہیم بن مجشّر لهذا) -
الہ - و ختم ترجمہ ابن مجشّر بقولہ: (وله سوي ما ذكرت منكرات من جرمة الامانيذ غير محفوظه) - الہ - وقال الخطيب: (تخرجه برواية
هذا الحديث عن ابی معاویہ مرفوعاً ابراہیم بن مجشّر مدفعه ايضاً: ابو عوانة عن الاعمش - و اخرجہ غیرہ عن ابی معاویہ موقوفاً لم
يذكر فيه النبي صلى الله عليه وسلم) و كذلك اخرجہ سفیان الثوري و هشيم و محمد بن فضيل و جرير بن عبد الحميد عن الاعمش
موقوفاً و له (الصحوف من حديثه) - الہ - مرفوعة ابی عوانة التي ذكرها الخطيب: رواها الحاكم في الميوس (۲/۵۸) باب: الرهن مخلوب
و مركوب و البیہقی فی الرهن (۶/۲۸) باب: فی زیارات الرهن من طریق ابی عوانة عن الاعمش بہ مرفوعاً وقال الحاكم: (صحيح
على شرط الشيخين و لم يخرجاه: لا جماع الثوري و شعبه على توقيفه على الاعمش و انا على ما اصلته في قبول الزيادة من الثقة) -
الہ - فليست: اكثر اصحاب الاعمش يوقفونه و صوب ابن عدی و الخطيب و البیہقی وقفه و هو الصواب - و اخرجہ الشافعي في الام
(۲/۱۶۱) باب: زیارة الرهن و من طريقة البیہقی فی الکبری (۶/۲۸) و المرفوعة (۸/۲۲۷) باب: زیارة فی الرهن (۱۱۷۲۶) عن سفیان بن
عبیة عن الاعمش بہ موقوفاً - قال البیہقی: (و هذا موقوف و ذكره المزني مرفوعاً بالاسناد و لم يذكره الشافعي مرفوعاً و انا ذكره
مرفوعاً و هو الصحيح) - الہ - و اخرجہ ابن عدی (۸/۲۸۹) عن عبدان ثنا ابو العاصم عن ثناء ابو العاصم عن ثناء عن شعبه عن
الاعمش بہ مرفوعاً - قال ابن عدی: (و هذا من حديث نعبة لم اكتبه الا عن عبدان) - الہ - ساقه ابن عدی فكذا في ترجمة نصر بن حماد
ابی العاصم الثوري و ختم ترجمہ الثوري بقولہ: (و هذا الاحاديث التي ذكرتها عن نصر عن نعبة و له غير هذا عن نعبة) كذا غير
محفوظة و مع ضعفه يكتب حديثه) - الہ -

۲۸۹۵ اخرجہ ابن عدی فی الكامل (۱/۵۲۲) و البیہقی فی الکبری (۶/۱۰) و علقه فی المرفوعة (۸/۲۲۷) باب: الرهن غير مضمون
(۱۱۷۸۱) من طریق اسماعيل الزارع بہ - وقال ابن عدی: (واسماعيل بن ابی عباد لهذا الحرفه الا بهذا الحديث و هو حديث مفضل
هذا الاسناد) - الہ - و قال البیہقی: (واسماعيل لهذا كان يصح الحديث اقاله المدارقطني فيما اظهرنا عنه) - الہ -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن رحمی ہوئی چیز مصلح ہو رہن شمار ہوتی ہے۔

2896- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَضَّاحِ اللَّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَشْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي دَرَقَةٍ سَلَحْنَاهَا وَأَشْرَكْنَا فِيْمَا أَصَبْنَا فَأَخْفَقْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے عمار اور سعد بن ابی وقاصؓ سے مل کر مشترکہ طور پر ایک ڈھال دی ہم نے (شرکین کے مال غنیمت میں سے) جو چیزیں لی تھیں آپ نے ان میں ہمیں شریک قرار دیا میں اور عمار تو کچھ نہ لاسکے البتہ سعد دو قیدی لے آئے۔

2897- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ لَوْيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ - وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ - عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَغْنَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَنْهَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا . قَالَ لَوْيْنٌ لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ إِلَّا أَبُو هَمَّامٍ وَحْدَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں دو شراکت داروں کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا جب وہ خیانت کر لیتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں (یعنی میری رحمت ان کے ساتھ نہیں رہتی)۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سعید بن حبان، ابو حیان تیمی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے چمٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۶۰۵)۔

2896- فی اسنادہ ابو اسحاق السبیمی ثقة لکنہ مدلس وقد عمن لقنا۔ وایضاً زیاد بن عبد اللہ البکائی: قال اعطانی ابن حجر فی التقریب فی ترجمتہ (ت ۲۰۹۶): (مسند بن مسعود) فی البغاری: و فی حدیثہ عن غیر ابن اسحاق بن ولیم بن یساف: و فی حدیثہ عن ولیم بن یساف: و فی البغاری موضع واحد متابعاً)۔ ا۔

2897- أخرجه ابو داود فی البیوع (۲۵۶/۲) باب فی الشریکۃ: الحدیث (۲۳۸۲) و من طریقہ البیہقی فی السنن (۷۸/۶) کتاب الشریکۃ باب اللامانۃ فی الشریکۃ و ترک الغیابة و فی المبرقة (۲۸۹/۸) باب الشریکۃ (۱۱۹۳۷)۔ قال ابو داود: حدثننا محمد بن سلیمان المصعبی بہ عن ابی ہریرۃ۔ و أخرجه العاکم فی المستدرک (۲/۵۲) و من طریقہ البیہقی فی السنن (۷۸/۶) کتاب الشریکۃ باب اللامانۃ فی الشریکۃ و ترک الغیابة من طریق الحسن بن علی ابن حبیب البصری: حدثننا محمد بن سلیمان المصعبی: بہ۔ قال ابن حجر فی (التلخیص) (۵۶/۲): (واعلم ان الفظان الجرجول حال سعید بن حبان: و الدابی حبان۔ و قد ذکرہ ابن حبان فی النقائ: و ذکرہ ابن حبان فی (التلخیص) الحدیث بن یزید لکن اعلمہ الدارقطنی بالارسلان فلم یذكر فیہ الا البصریة: و قال: انه الصواب: و لم یسرد غیر ابی ہمام بن البررقان۔ و فی الباب: عن حکیم بن حزام: رواة ابو القاسم الدمشقی فی الترغیب و الترہیب)۔ ا۔

○ سعید بن حبان تمیمی کوئی، وثقہ عجل۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے

ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۲۳۰۲)۔

2898- حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ النَّهْأَوْنِدِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي

حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَدُ اللَّهِ عَلَى الشَّرِيفَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا.

☆☆ ابو حیان تمیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کا کرم دو

شراکت داروں پر ہوتا ہے جب تک ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی خیانت نہیں کرتا جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اپنا کرم اٹھا لیتا ہے۔

2899- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّغْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا

حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنْ اتَّصَلَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص

نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے امانت واپس کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2900- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ عَنْ شَرِيكَ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي

حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنْ

2898- اسناد ضعیف: لجرالة والد أبي حبان وهو أيضا مرسل - وراجع النبی قبلہ -

2899- ذکرہ ابن الجوزی فی الملل النتنالعیة ۲/ ۵۹۲ (رقم ۹۷۵) من طریق الدارقطنی بہ - قال ابن حجر فی (التلخیص) ۲/ ۲۹۰ (۱) ذکرہ

ابن الجوزی فی الملل النتنالعیة - و فی اسنادہ من لا یعرف وروی ابو داود والبیہقی من طریق یوسف بن مہدی عن فلان عن آخر و فیہ

هذا المجهول و قد صححه ابن السکن و أخرجه البیہقی من طریق ابی امامة بسند ضعیف و من طریق الحسن مرسل قال الشافعی

هذا الحديث ليس بشأن - وقال ابن الجوزی: لا یصح من جمیع طرقہ - و نقل عن الامام احمد انه قال: هذا حديث باطل لا يعرف من

وجه یصح - الہ - قلنت: و حديث ابی امامة فی هذا الباب و كذلك مرسل الحسن - ذکر فی البیہقی فی المعرفة (۲۸۰/ ۱۶) (۲۸۱) (۲۸۰) (۲۸۱)

۲۸۱) و كذلك فی الکبری (۲۷۱/ ۱۰) و ضعیف - وانظر الآتی -

2900- أخرجه ابو داود فی البیوع (۲۹۰/ ۲) باب: فی الرجل یأخذ حقه من تحت یدہ (۲۵۲۵) و الترمذی فی البیوع (۵۶۶/ ۲) حديث رقم

(۱۳۶۶) و الحاكم فی المستدرک (۲/ ۴۶۶) و البیہقی فی المعرفة (۲۸۰/ ۱۶) (۲۸۱) (۲۸۰) و الطبرانی فی الأوسط (۲۵۹۵) و ابو نعیم فی

أخبار اصحابہ (۱/ ۲۶۹) و تمام فی الفوائد (۵۹۲) و القضاعی (۷۱۲) من طریق طلحة ابن غنم بہ - و هو عند ابی داود و الترمذی عن

ابی کریم: صحیح بن العلاء - بہ - وقال الترمذی: (حديث حسن غریب) و صححه الحاكم علی شرط مسلم من رواية شريك عن ابی

هشیم - قلنت: ذکر ابو حاتم الرزای انه حديث منكر و انه لم یروہ غیر طلحة: كما فی الملل للبدین ابی حاتم (۲۷۵/ ۱) (۱۱۱۶) - وقال

الطبرانی: (لم یرو هذا الحديث عن ابی هشیم الا شريك و قیس: تلوه بہ: طلق) - الہ - و قال الزیلعی (۱۱۹/ ۵): (قال ابن القطان: و

المانع من تصحیحه ان شريكاً و قیس بن الربیع مختلف فیہما - انتهى) - قال الترمذی: (وقد ذهب بعض أهل العلم الى ان هذا الحديث

وقالوا: اذا كان للرجل علی آخر نی: فذهب بہ: فوقع له عنده شیء: فلو لم یجس عنه بقدر ما ذهب له علیه - و رخص فیہ بعض أهل

العلم من التابعین و هو قول التوری: وقال: ان كان له علیه ما اهتم فوقع له عنده متجاوز: فلو لم یجس بكان له ان یقع عنده

له ما اهتم: فله هینئذ ان یجس من ما اهتم بقدر ما له علیه) - الہ -

الْتَمَنَكَ وَلَا تَحْنُ مِنْ خَانَكَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ابرشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے وہ امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2801- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُؤَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
مَرْزُوبٍ عَنْ أَبِي الْتَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنْ اتَّيَمَّنَكَ
وَلَا تَخُنْ مَنْ جَانَكَ .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اسے امانت ادا کرو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2982- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بَهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى وَهَشَامِ ابْنَيْ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ اخْتَصَمَا فِي أَرْضٍ غَرَسَ أَحَدُهُمَا فِيهَا نَخْلًا وَالْأَرْضُ لِلْآخَرِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالْأَرْضِ لِصَاحِبِهَا وَأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ يُخْرِجُ نَخْلَهُ وَقَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي بِهِذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ رَأَى النَّخْلَ وَهِيَ غَمٌّ تَقْلَعُ أَصُولُهَا بِالْفُتُوسِ . قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ الْعُمُّ الشَّبَابُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ أَنَّ تَابِي أَرْضَ غَيْرِكَ فَتَزْرَعُ فِيهَا .

☆☆ عروہ سلطان کرتے ہیں کہ انصار سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، ان دونوں میں سے ایک نے وہاں کھجور کا درخت لگایا تھا اور زمین دوسرے کی ملکیت تھی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین اُس کے مالک کو مل جائے گی، آپ نے کھجور لگانے والے سے کہا کہ تم اپنے درخت کو وہاں سے نکال لو، آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بے آباد جگہ کو آباد کرتا ہے وہ اس آباد کرنے والے کو مل جاتی ہے، لیکن کوئی شخص کسی دوسرے کی زمین پر (زبردستی) کچھ نہیں لگا سکتا۔

راوی کہتے ہیں: جن صاحب نے مجھے یہ روایت سنائی انہوں نے یہ بتایا کہ انہوں نے اس کھجور کے درخت کو دیکھا ہے کہ بہت اونچا لمبا تھی جس کی جڑیں کلہاڑے کے ذریعے کاٹی گئی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: کسی ظالم کے لیے نہیں ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تم کسی دوسرے کی زمین میں جاؤ اور وہاں کاشت شروع کر دو (یعنی اس کی مرضی کے بغیر ایسا کرو)۔

٢٩١- أخرجه الحاكم في المستدرک (٢/٤٦٦) والطبرانی في المعجم (١/١٧١) والقضاة في مسند السواب رقم (٧٤٢) وابن عمري في الكامل (٢/٢٦-٢٧) كسوم بن عمرو بن عمرو بن مويذ - قال ابن عمري: (وهذا الحديث بسند الإسناد لا يرويه عن ابن تونب غير يوب بن مويذ وهو منكر الإسناد وإنما يروى هذا المتن عن أبي حمزة عن أبي صالح عن أبي حمزة) - الله - قلت: بل تابع يوب عليه حمزة فأخرجه عن ابن تونب عن أبي التياح عن إسحاق - قال الشيخ في مجمع الزوائد (٤/٩٨): (أخرجه الطبرانی في الكبير والصغير ورجال الكبير ثقات) - الله -

٢٤٢- يأتي ان شاء الله تعالى تخرجه في كتاب القضية-

زمین کو کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو کرائے پر دینے کی مختلف صورتیں ہیں۔

اس کی پہلی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص سے یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں اپنی یہ زمین زراعت کے لیے دے رہا ہوں، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ تم نے اس کی پیداوار میں سے مثال کے طور پر ایک سو کلو پیداوار معاوضے کے طور پر مجھے ادا کرنی ہے۔

معاہدے کی یہ صورت باطل ہے اس بات پر تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں ضرر کا پہلو پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات مجہول ہے کہ زمین کی پیداوار کتنی ہوگی، ہوگی بھی یا نہیں ہوگی؟

اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں اس شرط پر مزارعت کے لیے یہ زمین دے رہا ہوں کہ تم نے زمین کے اس فلاں حصے کی پیداوار مجھے دینی ہے اور اس فلاں حصے کی پیداوار تم اپنے پاس رکھو گے۔

اس بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے کہ معاہدے کی یہ صورت بھی باطل ہے کیونکہ اس میں بھی ضرر پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ پتہ نہیں ہے کہ فلاں متعین حصے میں پیداوار ہوگی یا نہیں ہوگی، اگر ہوگی تو کتنی ہوگی۔ اسی طرح دوسرے متعین حصے میں بھی پیداوار مجہول ہے۔

اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص کو زمین کرائے پر دیتا ہے۔ زراعت کرنے والا شخص کرائے کے طور پر سونا، چاندی، رائج کرنسی اور کوئی بھی دوسری چیز متعین مقدار میں ادا کرنے کا معاہدہ کرتا ہے تو اس قسم کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے، تاہم اکثر احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے اور اکثر فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص کو زمین بٹائی پر دے دیتا ہے، یعنی یہ کہتا ہے کہ جو پیداوار ہوگی اس کا ایک چوتھائی، ایک تہائی یا نصف حصہ تم مجھے ادا کر دو گے اس بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم چاروں ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی دوسری چیز جیسے سونا، چاندی یا کرنسی وغیرہ کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینا جائز ہے۔

2905- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ إِلَّا بِذَهَبٍ أَوْ لُصَّةٍ .

۲۹۰۵- أخرجه الطبرانی في معجمه الأوسط (۶۱۴۱) : حدثنا محمد بن زهير اللبلي : نا جعفر بن محمد - به - و قال الطبرانی : لا يروى هذا الحديث عن عمر بن عبد الله بن مسعود إلا بسوفاً لا يثبت - تفرد به عبد الله بن زبير - الله - و للحديث طرق عن جابر بن عبد الله بن عمر بن الخطاب في صحيحه (۱۱۷۸ / ۲) كتاب البیوع : باب كراء الأرض الحديث (۱۵۱۲ / ۹۹) و الطبرانی في الأوسط (۱۸۲۴) من طريق بکیر بن عبد الله بن النضر عن عبد الله بن أبي سلمة عن النعمان بن أبي عبيد عن جابر بن عبد الله : (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الأرض) - الله -

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے البتہ سونے اور چاندی کے عوض میں (زمین کرائے پر دی جاسکتی ہے)۔

2906- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَفْرَاءَ عَنْ عُبَيْدَةَ الصُّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَرَجَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَإِذَا هُوَ بِزَرْعٍ يَهْتَزُّ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا الزَّرْعُ فَقَالُوا لِلرَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَكَانَ آخِذًا أَرْضَ بِالنِّصْفِ أَوْ الثُّلُثِ فَقَالَ انْظُرْ نَفَقَتَكَ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ فَخَذَهَا مِنْ صَاحِبِ الْأَرْضِ وَادْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَزَرْعَهُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر پر جا رہے تھے کہ آپ نے ایک کھیت کو دیکھا جو لہلہا رہا تھا آپ نے دریافت کیا: یہ کھیت کس کا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ کھیت حضرت رافع بن خدیج کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا وہ نصف یا ایک تہائی پیداوار کے عوض میں زمین (کرائے پر) لیتے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس زمین میں جو خرچ کیا ہے اس کا حساب لگاؤ اور پھر زمین کے مالک سے اسے لے لو اور اس شخص کی زمین اور اس کا کھیت اس کے سپرد کر دو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبیدہ بن معتب ضعی، ابو عبد رحیم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۳۳۸)۔

2907- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - دَفَعَ خَيْرَ أَرْضِهَا وَنَخْلَهَا إِلَى الْيَهُودِ مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی زمین اور وہاں کے کھجوروں کے باغات یہودیوں کو دے دیئے تھے کہ وہ (مسلمانوں کو) نصف ادائیگی کر دیا کریں۔

۲۹۰۶- اسناد حسن: رجالہ ثقات اللہ ان عبد الرحمن بن مفرأ قال الذهبي في الميزان (۲۲۰/۱) (ماہہ باس)۔ وقال العافظ في التفسير (۱۰۲۹): صدوق تكلم في حديثه عن الامتنان - وعبدة الضبي: هو عبدة بن عبد الكوفي الضبي: قال العافظ في التفسير (۱۱۱۰): صدوق نوري ربما اخطأ - وقد تقدم حديث رافع في التوسيع عن كراء الارض -

۲۹۰۷- اسرجہ ابن ماجہ فی الرقوم (۸۲۶/۲) بابہا معاملة النخل والكرم (۲۶۸) عن اسماعيل بن خزيمة عن قيسم عن ابن ابي ليلى الحكم بن عتيبة: قال تبعه: لم يسمع من مقسم الا اربعة احاديث - وابن ابي ليلى هذا هو محمد بن عبد الرحمن ضعيف -

راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح عہدی: روی عن ابن سیرین۔ و امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ مجھول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۴۲۰/۴)۔ میزان (۴۱۷/۳)۔

2908- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْرَ إِلَى أَهْلِهَا عَلَى الشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیروہاں کے رہنے والوں کو دے دیا تھا اس شرط پر کہ وہ وہاں کی پیداوار میں سے خواہ وہ پھل ہوں یا زراعت ہو نصف (مسلمانوں کو) ہوا کر دیا کریں گے۔

زمین کو اس کی پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو اس کی پیداوار کے متعین حصے یعنی ایک تہائی حصے نصف حصے یا ایک چوتھائی حصے وغیرہ کے عوض میں کرائے پر دینا علم فقہ کی اصطلاح میں ”مخابرہ“ کہلاتا ہے۔ اس کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے۔ احناف میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جبکہ شوافع میں سے بھی بعض حضرات نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلق طور پر ناجائز ہے امام ابو حنیفہ اور امام زفر رحمہما اسی بات کے قائل ہیں۔ اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ ایسا کرنا چند مخصوص شرائط کے ساتھ جائز ہے یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔ اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ مساوات کے ضمن میں ایسا کرنا جائز ہے۔

مشہور فقیہ امام ابن تہامہ حنبلی رحمہ اللہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علیؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ عمر بن عبدالعزیزؓ حضرت علی رضی اللہ عنہم کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد حضرت ابوبکرؓ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد زراعت کیا کرتے تھے۔

اسی طرح تابعین میں سے بھی سعید بن مسیبؓ طاؤسؓ عبدالرحمن بن اسودؓ موسیٰ بن طلحہؓ زہریؓ عبدالرحمن بن ابولیلیؓ وغیرہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔

۲۹۰۸- المرجعہ اصمد (۲۲/۲) و البخاری (۲۷۹/۵) کتابہ المزارعۃ بابہ اذا لم یستطع السبیل فی المزارعۃ الحدیث (۲۲۲۹) و مسلم (۱۸۶/۲) کتابہ المساقاۃ بابہ المساقاۃ فی المعاملۃ بجزء من الثمر و الذرع الحدیث (۱۵۵۱/۱) و ابو داؤد فی البیوع (۲۶۰/۲) بابہ فی المساقاۃ الحدیث (۲۶۰/۸) و الترمذی (۶۶۷-۶۶۶/۲) کتاب الاحکام بابہ ما ذکر فی المزارعۃ (۱۲۸۲) و ابن ماجہ (۸۲۶/۱) کتابہ الرہون بابہ معاملۃ النخیل و الکرم الحدیث (۲۶۶۷) و البیہقی (۱۱۲/۶) من طریقہ یحییٰ بن سعید : و هو القطان عن عبید اللہ ابن عمر : یہ۔ و له طریق اخری عن عبید اللہ بن عمر متاتی قریباً بعد حدیثین۔

اسی طرح ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

2909- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

بِهَذَا وَقَالَ عَامِلٌ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

☆☆ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ طے کیا تھا کہ وہاں کی جو پیداوار ہوگی خواہ وہ

پھل ہوں یا زراعت ہو (اس کا نصف حصہ وہ لوگ مسلمانوں کو ادا کریں گے)۔

2910- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَادِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا

وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو زُرْعَةَ الْحُجْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ

بْنِ أَبِي حَشْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَتَبَايَعُونَ الثَّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَخَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُتَبَاعُ إِنَّهُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرُ مُرَاقٍ وَأَصَابَهُ

فُسَامٌ عَاهَاتٌ كَانُوا يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي

ذَلِكَ إِمَّا لَا فَلَا تَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُ الثَّمَرِ . كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگ پھلوں کی خرید و فروخت

کیا کرتے تھے جب فصل کاٹنے کا وقت ہوتا تو قرض وصول کرنے والا آ جاتا تو جس نے ادائیگی کرنی ہوتی وہ یہ کہتا تھا: اس دفعہ

پیداوار کو فلاں آفت لاحق ہوگئی ہے اس میں یہ خرابی آگئی ہے۔ مختلف طرح کی آفات کا تذکرہ کرتے جن کی وجہ سے لوگوں

کے درمیان مقدمات ہونے لگے جب یہ مقدمات زیادہ ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم اس وقت تک سودا نہ

کرو جب تک پھل پک کر تیار نہیں ہو جاتا۔

نبی اکرم ﷺ نے مشورے کے طور پر یہ بات کی تھی کیونکہ اس بارے میں لوگوں کے درمیان بہت زیادہ اختلاف ہونے

لگا تھا۔

2911- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ وَشُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَامِلَ أَهْلِ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ

الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ . وَقَالَ يُونُسُ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَهُمْ فِي ذِكْرِ الشَّجَرِ وَلَمْ يَقُلْهُ غَيْرُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے رہنے والوں کے ساتھ یہ طے کیا تھا کہ

وہاں پیدا ہونے والی کھجوروں اور زراعت میں سے نصف پیداوار کو وہ لوگ مسلمانوں کو ادا کیا کریں گے۔

روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

۱. المصنف از شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی ج 5 ص 243

۲۹۱۱ أخرجه مسلم في المساقاة (۱۸۶/۲) بابية المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع (۱۵۵۱) من طريق ابن نمير به - و قد تقدم

فيل حميين من طريق يحيى القطان عن عبيد الله به -

2912- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِيَّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سَأَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى تِلْكَ الْأَمْوَالِ عَلَى الشَّطْرِ وَسِهَاْمُهُمْ مَعْلُومَةٌ وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنَا إِذَا بَيْتْنَا أَخْرَجْنَاكُمْ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے رہنے والے یہودیوں کو وہاں کی زمینوں پر کام کرنے کی اجازت دی تھی اس شرط پر کہ وہ نصف پیداوار (مسلمانوں کو ادا کریں گے) اور یہ حصے متعین تھے آپ نے ان کے لیے یہ شرط رکھی تھی کہ جب ہم چاہیں گے تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔

2913- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبِي سَهْلُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقُرَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ بَرَادَ ابْنُ عَرَفَةَ أَعْطَى الْيَهُودَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی زمین اور وہاں کی کھجوروں کے باغات نصف پیداوار کی ادائیگی کی شرط پر (یہودیوں کو) دیئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے یہودیوں کو دیئے تھے۔

2914- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ سَمِعْنَا حَمَّادَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَعْطَى خَيْبَرَ عَلَى النِّصْفِ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ أَوْ نَخْلٍ أَوْ شَيْءٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کھجوروں، زرعی پیداوار اور دیگر تمام (قسم کی پیداوار میں) نصف حصے کی ادائیگی کی شرط پر خیبر (کی زمین یہودیوں کو) دی تھی۔

2915- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنُ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۲۹۱۲- أخرجه البيهقي في سننه (۱۱۶/۶) كتاب: المساقاة باب: المعاملة على النخل بشرط ما يفرج من طريق الدارقطني به - وخرجه أبو داود في الخراج والامارة والفي (۱۵۷/۲) باب: ما جاء في حكم أرض خيبر (۲۰۰۷)؛ حدثنا أحمد بن حنبل ثنا يعقوب بن إبراهيم ثنا أبي عن ابن عباس به - وأخرجه البخاري في الشروط (۲۸۵/۵) باب: إذا اشترط في المزارعة (إذا شئت أخرته) (۲۷۲۰) من طريق مالك عن نافع به - وعلقه عقبه من طريق حماد بن سلمة عن عبيد الله - أصبه - عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم - أخرجه - وراجع تحفة الأشراف للمزي (۳۲۸۲/۸) (۱۰۵۵۱) -

۲۹۱۳- تقدم نخرجه قبل خصة احاديث -

۲۹۱۴- أخرجه أبو داود في الخراج والامارة والفي (۱۵۶/۲) باب: ما جاء في حكم أرض خيبر (۲۰۰۶)؛ حدثنا لقارون بن زيد عن أبي الزرقاء ثنا أبي ثنا حماد بن سلمة عن عبيد الله بن عمر - بنحوه -

۲۹۱۵- أخرجه الحاكم في المستدرج (۱۷/۲) من طريق صالح بن محمد العاقظ ثنا أحمد بن عبد الواحد به - و من طريق البيهقي في السنن (۸۸/۶) - وقال الحاكم: (حديث صحيح على شرط مسلم) ولم يخرجاه - اه - وياتي له شاهد من حديث صفوان بن أمية عنه - وكذلك من حديث غيره من الصحابة -

—صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ— اسْتَعَارَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَذْرَاعًا وَسِلَاحًا فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَعَارِيَّةٌ مُّؤَدَّاةٌ قَالَ عَارِيَّةٌ مُّؤَدَّاةٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر صفوان بن امیہ سے
کچھ زرہیں اور اسلحہ عارضی طور پر لیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر ہے جسے واپس کر دیا جائے گا؟ نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ عارضی طور پر لیا ہے جسے واپس کیا جائے گا۔

2916— حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا
حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اسْتَعَارَ رَسُولُ اللّٰهِ —صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ— مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ سِلَاحًا فَقَالَ صَفْوَانُ أَمُودَّاةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن امیہ
سے کچھ اسلحہ ادھار لیا تو صفوان نے عرض کی: کیا یہ واپس کر دیا جائے گا یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف، ابوالبراہیم زہری۔ ان کا انتقال 173ھ میں ہوا۔ ان کے مزید
حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۱/۴-۱۸۳) (۱۸۶۵)، "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۱۷/۱۳)۔

2917— حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلُ الْأَعْرَجِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَائِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ —صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ— قَالَ إِذَا آتَاكَ
رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ كَذًّا وَكَذًّا. أَرَاهُ قَالَ ثَلَاثِينَ دِرْعًا أَوْ قَالَ ثَلَاثِينَ بَعِيرًا قُلْتُ وَالْعَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ قَالَ نَعَمْ.

★★ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب میرا قاصد
تمہارے پاس آئے تو تم انہیں یہ چیز دے دینا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے تیس زرہوں اور تیس اونٹوں کا ذکر کیا تھا۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا یہ ادھار لے رہے ہیں جسے واپس کر دیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: جی ہاں!

2918— حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْذَأَسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ

۲۹۱۶— فی اشارہ المعراج بن لوطاء و هو ضعيف و قد تقدم و ابن جرير اتفق لكنه بدلس و قد ضمنه - لكن تقدم في الذي قبله من حديث

ابن عباس - و بياني من حديث صفوان نفسه في الحديث التالي -

۲۹۱۷— أخرجه أبو داود في البيوع (۲۹۵/۲) باب: في نفسين العارية الحديث (۲۵۶۶) قال: حدثنا إبراهيم بن المستمير: حدثنا حبان بن

الفضل: حدثنا هشام بن - و أخرجه ابن حبان في صحيحه (۲۲/۱۱) رقم (۱۷۲۰) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۱۶/۹) من طريق

حسان بن الفضل: - و أخرجه أحمد (۲۲۲/۱) من طريق جعفر بن اسد عن هشام بن -

۲۹۱۸— أخرجه أبو داود (۲۵۶۶) و راجع الذي قبله -

هَلَالٍ عَنْ هَمَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَارِيَّةٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ عَارِيَّةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ .

★★ ایک اور سند کے ہمراہ یہی روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان ادا کیا جائے گا؟ یا یہ اس طرح عارضی طور پر لے رہے ہیں کہ انہیں واپس کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہیں واپس کر دیا جائے گا۔

2919- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَزْهَرِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ أُمِّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمِّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اسْتَعَارَ مِنْهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَذْرَاعًا فَقَالَ أَغْصَبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَّةٌ مَضْمُونَةٌ . قَالَ فَضَاعَ بَعْضُهَا فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يَضْمَنَهَا فَقَالَ أَنَا الْيَوْمَ فِي الْإِسْلَامِ أَرَاغِبٌ .

★★ اُمیہ بن صفوان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر ان سے کچھ زر ہیں ادھار مانگیں تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! کیا غص کر رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان بھی ادا کیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان میں سے کچھ زر ہیں خراب ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ پیشکش کی کہ وہ ان کا تاوان لیں تو انہوں نے عرض کی کہ اب میں اسلام کی طرف راغب ہو چکا ہوں اور مجھے اس میں زیادہ دلچسپی ہے۔

2920- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمِّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَعَارَ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَذْرَاعًا قِسْنُ حَدِيدٍ فَقُلْتُ مَضْمُونَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَضْمُونَةٌ . فَضَاعَ بَعْضُهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِنْ شِئْتَ غَرِمْتُهَا . قَالَ لَا إِنْ فِي قَلْبِي مِنَ الْإِسْلَامِ غَيْرَ مَا تَكُنَّ يَوْمَئِذٍ .

★★ اُمیہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے لوہے کی کچھ زر ہیں ادھار لیں تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ ضمانت والی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ضمانت والی ہیں۔ ان میں سے بعض ضائع ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم چاہو تو میں تمہیں ان کا تاوان دے دیتا ہوں انہوں نے عرض کی: نہیں! اب میرے دل میں اسلام آچکا ہے اور یہ دل ہر چیز سے زیادہ (ساچکا ہے)۔

2919- أخرجه أحمد (۱۰۱/۳) (۱۶۵/۶) و أبو داود في البيوع (۲۹۱/۲) باب: في تخمين العارية (۲۵۶۲) و من طريقه البيهقي في السمرقة (۲۹۹/۸) باب: العارية (۱۱۹۶۷) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۹۰/۱) و المعجم في البيوع (۱۷/۲) من طريق يزيد بن جابر -ج-

2920- أخرجه البيهقي في سننه (۸۹/۶) و في إسناده قيس بن الربيع: تغير لم كبير - انظر ترجمته في التقریب (۱۲۹/۲) و انظر الذي قبله -

راویان حدیث کا تعارف:

○ امیہ بن صفوان بن امیہ بن خلف جلی کی، مقبول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲۸۳/۱) ت (۵۳۷)، و "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۶۰)۔

2921- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَنَسٍ مِّنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ . قَالَ غَارِيَّةٌ أَمْ غَضَبًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

☆☆ عطاء نے عبد اللہ بن صفوان کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ اسلحہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ یہ عارضی طور پر لے رہے

ہیں یا غصب کریں گے؟

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2922- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِّنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ.

☆☆ عبد العزیز نامی راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت صفوان کی آل سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے

سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عارضی طور پر (کچھ اسلحہ) لیا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2923- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَأَبْنُ الْعَلَاءِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فَرَّافَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَوْصَابِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْغَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ - أَوْ الْمَنِحَةُ - مُؤَدَّاةٌ . فَقَالَ رَجُلٌ فَعَهْدُ اللَّهِ قَالَ عَهْدُ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ مَا أَدَى .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عارضی طور پر لی ہوئی چیز واپس کی

۲۹۲۱- اخرجہ ابو داود فی سننہ (۲۹۶/۲) کتاب: البیوع باب: فی نفسین العاریۃ الحدیث (۲۵۶۲) حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ بہ من

طریق ابی داود اخرجہ البیہقی فی سننہ (۸۹/۶) کتاب: العاریۃ باب: العاریۃ مضمونۃ و فی (۱۸/۷) کتاب: الصدقات باب: من یعطی

من المولودۃ قلوبہم من مہم المہال -

۲۹۲۲- اخرجہ ابو داود فی البیوع (۲۹۵/۲) باب: فی نفسین العاریۃ باب: المنیحة الحدیث (۵۷۸۱) و الطبرانی فی الکبیر (۱۷۶/۸) رقم

۲۹۲۳- من طریق عبد اللہ بن الصباح المطار قال: ثنا المعتمر بن سلیمان قال: سمعت العجاج بن فرافطہ بہ -

۲۹۲۴- اخرجہ النسائی فی الکبری (۴۱۰/۲ - ۴۱۱) کتاب: العاریۃ باب: المنیحة الحدیث (۵۷۸۱) و الطبرانی فی الکبیر (۱۷۶/۸) رقم

(۷۶۱۸) مطریق عبد اللہ بن الصباح المطار قال: ثنا المعتمر بن سلیمان قال: سمعت العجاج بن فرافطہ بہ - و اخرجہ النسائی فی الکبری

(۴۱۱/۲) کتاب: العاریۃ باب: المنیحة الحدیث (۵۷۸۲) و ابن حبان فی صحیحہ (۴۹۱/۱۱) رقم (۵۰۹۶) و الطبرانی فی الکبیر رقم

(۷۶۲۷) من طریق الجراح بن مطیع البہرانی حدیثنا حاتم بن حریث الطائی قال: سمعت ابا امامۃ یقول - مذکورہ جود - وللمصنف

طریق اخری عن اسماعیل بن عباس عن شریب بن مسلم عن ابی امامۃ سنائی بعد هذا -

جائے گی اور عطیے کے طور پر (عارضی استعمال کے لیے) ملنے والی چیز واپس کی جائے گی۔
تو ایک شخص نے کہا: کیا یہ اللہ کے رسول کا فیصلہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو اس بات کا حقدار ہے
کہ اسے پورا کیا جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ لقمان بن عامر وصابی، (اور ایک قول کے مطابق): اوصابی ابو عامر شافعی حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں
”صدوق“ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یکتب حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال
(۱۸۲/۶) (۵۶۰۰)، تقریب التہذیب ت (۵۷۱۵)۔

2924- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَامِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى
إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفِقِ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا . قِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا - ثُمَّ قَالَ - الْعَارِيَةُ مُرَدَّةٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ . وَالَّذِينَ مَقْضَى
وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ .

☆☆ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبے کے دوران نبی
اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق مقرر کر دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا
سکتی بچہ صاحب فراش کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ جو شخص
اپنے حقیقی باپ کے علاوہ یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اس
کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے قیامت کے دن تک لعنت ہوتی رہے گی۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس
کے گھر میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارا سب سے اہم مال
ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عارضی طور پر استعمال کے لیے لی جانے والی چیز واپس کی جائے گی اور عطیے کے طور پر
(عارضی استعمال کے لیے جو چیز دی گئی ہو) وہ بھی واپس کی جائے گی فرض ادا کیا جائے گا اور اگر ان شخص تاوان ادا کرنے کا پابند
ہوگا۔

۲۹۲۴- احمد بن حنبل (۲۵۶۵) باب فی تخمین الطریقۃ و الترمذی فی البیوع (۱۲۶۵) باب ما جاء فی ان العاریۃ موداعۃ و فی
ابو صابی (۲۱۲۰) باب ما جاء فی وصیۃ لوارث و ابی ماجہ فی الصدقات (۲۲۹۸) باب العاریۃ و عبد الرزاق (۱۲۷۹۶) (۱۶۲۰۸)
الطبرانی (۱۱۲۸) و احمد فی المسند (۳۶۷/۵) و الطبرانی (۷۶۱۱-۷۶۱۵) و البیہقی فی الکبری (۸۸/۶) من طرق عن اسماعیل بن
عمر بن اسماعیل: متکلم فی مدایتہ عن الشامیین و هنا منہا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ شریح بن مسلم بن حامد خولانی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۸۶)۔

2925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا ضَمَانَ عَلَى مُؤْتَمِنٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان لازم نہیں ہوگا۔

2926- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عُيَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغَلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْذَعِ غَيْرِ الْمُغَلِّ ضَمَانٌ. عَمْرُو وَعُيَيْدَةُ ضَعِيفَانِ وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنْ شُرَيْحٍ الْقَاضِي غَيْرَ مَرْفُوعٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ عارضی طور پر استعمال کے لیے لینے والا شخص تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا، البتہ اگر کوئی شخص دھوکے کے ساتھ ایسا کرے (اس پر تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی) اسی طرح جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر کوئی چیز رکھوائی گئی ہو وہ بھی تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا لیکن اگر وہ دھوکہ دیتا ہے (تو اس پر بھی تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

2927- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ تَفْسِيرِ الْعَارِيَةِ مُؤَدَّاةٌ قَالَ أَسْلَمَ قَوْمٌ وَلَفِيَ أَيْدِيهِمْ

۲۹۲۵- أخرجه البيهقي في مننه (۲۸۹/۶) كتابه الوديعة بابها لا ضمان على مؤتمن من طريق الدارقطني به - قال الزيلعي في تفسيره الراية (۱۵۱/۱) (قال في التفسير) هذا إسناد لا يثبت عليه فان يزيد بن عبد الملك ضعفه أحمد وغيره - وقال النسائي: مشدود الحديث - وعبد الله بن شبيب: ضعفه - انتهى -

۲۹۲۶- أخرجه البيهقي في ۲۹۱/۶ وفي المعرفة (۲۰۱/۸) من طريق عمرو بن عبد الجبار به - و تبع البيهقي في الدارقطني لهذا فضعف بمعمرو وعبيدة وصححه حبه الى شرح - قال ابن الترمذاني في الجواهر النقي (۹۱/۶- بنزيل السنن) (لم يضمنوا احد من القل من الانسان فيما علمت حتى ان ابن عمي لم يذكر عبيدة اصيلة وذكره عمرا فلم يزد على قوله: له مناكير) - لا - قلت: بل ضعفوا غير واحد فاما معمرو: فذكره المقيلي في القضاة (۲۸۷/۲) وقال الذهبي في الميزان (۲۷۱/۲): (روى مناكير كسوا غير محفوظه) - و عبيدة: فقال ابو هاشم منكر الحديث - وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الثقات و ضعفه الدارقطني و تبعه البيهقي كما ترى - ذكره الذهبي في الميزان (۲۵/۲) - واما اثر شرح: فقد ورد عنه من غير وجه عند وكيع في اخبار القضاة (۳۳۱/۲) و عبد الرزاق المصنف (۱۷۸/۸) (۱۷۹) (۱۷۸۲-۱۷۸۲) و البيهقي في الموضع السابق من الكبرى و سواني قريبا -

۲۹۲۷- أخرجه البيهقي في الكبرى (۸۸-۸۹/۶) كتابه العارية بابها العارية مؤداة من طريق الدارقطني به - وهو ضعف: كما في المصنف لهذا -

عَوَارِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا قَدْ أَخْرَزَ لَنَا الْإِسْلَامُ مَا بَايَدْنَا مِنْ عَوَارِي الْمُشْرِكِينَ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يُخْرِزُ لَكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ - فَأَدَّى الْقَوْمُ مَا بَايَدِيهِمْ مِنْ تِلْكَ الْعَوَارِي هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح نے روایت کے یہ الفاظ (عارضی طور پر لی گئی چیز واپس کی جائے گی) کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بتائی ہے کہ ایک قبیلے کے لوگوں نے اسلام قبول کیا، ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں تھیں جو مشرکین سے انہوں نے عارضی استعمال کے لیے لی تھیں، ان لوگوں نے یہ کہا: اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مشرکین کی یہ اشیاء جو ہمارے پاس ہیں یا ہمارے پاس آگئی ہیں، جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تمہیں ایسی کسی چیز پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو تمہاری ملکیت نہ ہو، عارضی استعمال کے لیے لی گئی چیز واپس کی جائے گی تو پھر ان لوگوں نے (مشرکین کی) وہ چیزیں انہیں واپس کیں۔

2928 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرُ الْمُغْلِ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرُ الْمُغْلِ ضَمَانٌ .

☆☆ قاضی شریح بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے عاریت کے طور پر چیز لی ہو اور جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر چیز رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ البتہ اگر وہ دھوکہ دینے والے ہوں (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2929 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْنُ مَخْلَدٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ عُثَيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ أَبِي يَحْمَلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا . قَالَ أَكُلْ وَلَدِكَ نَحَلْتُكَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتُ النُّعْمَانَ . قَالَ لَا . قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءٌ . قَالَ بَلَى . قَالَ فَلَا إِذَا . وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ أَكُلْ يَنِيكَ نَحَلْتُ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لائے اور بولے: آپ ﷺ سے اس بات پر گواہ بن جائیں کہ میں نے اپنے مال میں سے اتنا مال نعمان کو دے دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کی ساری اولاد کو عطیے کے طور پر اتنی ہی ادائیگی کی ہے جتنی تم نے نعمان کو دی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۲۹۲۸ - حدث من غير وجه عن ابن سيرين عند وكيع في اخبار القضاة (۲/۲۳۶) و عبد الرزاق في المصنف (۸/۱۷۸-۱۷۹) (۱۷۸۲-۱۷۸۳) (۱۷۸۲-۱۷۸۳) البیهقي في التبصر (۹۱/۶)۔

۲۹۲۹ - أخرجه البيهقي في سنه (۱۷۷/۶) كتاب: الرهبان: باب: ما يستعمل به على ان امرأه بالتسمية بينهم في العطية على الله صبار دون الرهبان: من عيسى العسن بن محمد الرعفراني: ثنا ربيعي بن ابراهيم: به - و أخرجه مسلم في الرهبان (۱۲۸۳/۳) باب: كراهية تفصيل بعض الاولاد في الرقة (۱۶۲۲/۶) و ابن حبان رقم (۵۱۰۶) عن اسماعيل بن ابراهيم بن العنظلي: أخبرنا اسماعيل بن علقمة: به - و أخرجه احمد (۲۷۰-۲۲۹/۶) و مسلم في الموضع السابق: و ابو داود في البيوع والادارات (۸۱۱/۲) باب: في الرجل يشتغل بعض ولد في العمل (۲۵۵۴) و السنائي في اول كتاب النحل (۶/۲۵۹-۲۶۰) باب: اختلاف النافلين لغير النعمان من بخير في البحر: و ابن ماجة في الرهبان (۷۹۵/۲) باب: الرجل يجر ولد (۲۲۷۵) و الطحاوي في المعاني (۴/۱۸۶) و البيهقي في الرهبان (۱۷۷/۶) من طرق عن داود بن ابي

کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے جیسا شخص اس طرح کی چیز کا گواہ نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے بارے میں انصاف سے کام لو جس طرح وہ اس بات کو بھی پسند کرتا ہے کہ تم لوگ آپس میں انصاف سے کام لو۔

2932 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ نَحَلِي أُمِّي غُلَامًا فَأَمَرَتْنِي أُمِّي أَنْ أَذْهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِأَشْهَدَهُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ أَكَلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ . قَالَ لَا . قَالَ فَأَرُدُّهُ .

☆☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے عطیے کے طور پر غلام یا قومیہ نبی والدہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں تاکہ میں آپ ﷺ کو اس بات پر گواہ بن سکوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے (میرے والد سے) دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسے تم واپس لے لو۔

2933 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْتَةَ بِهَذَا مِثْلَهُ .

☆☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2934 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَأَشْهَدَهُ عَلَى وَصِيَّةٍ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَثَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ نَشْهَدَ عَلَى جَوْرِ وَقَالَ مَنْ شَهِدَ عَلَى جَوْرٍ فَهُوَ شَاهِدٌ زَوْرٍ ثُمَّ أَسْرَعَ الْمَشْيَ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے انہیں بلایا اور اپنی وصیت کے بارے میں انہیں گواہ بنانا چاہا تو اس نے وصیت میں اپنی بعض اولاد کو دوسری اولاد پر ترجیح دی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم کسی زیادتی کے کام میں گواہ بنیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی زیادتی کے کام پر گواہ بنتا ہے وہ جھوٹے گواہ کی مانند ہوتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔

2935 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ

۲۹۳۲ - أخرجه مالك في الموطأ (۷۵۱/۱) باب: ما لا يجوز من النحل (۲۹) و البخاري في السيرة (۲۱۱/۵) باب: السيرة للولد (۲۵۸۶) و مسلم في السيرة (۱۲۲۱/۲) باب: كراهة تفضيل بعض الأولاد في السيرة (۱۶۳۲/۹) و النسائي في النحل (۲۵۸/۶) (۲۵۹) باب: اختلاف الناقبين لغرض النعمان بن بشير في النحل و الترمذي في الأحكام (۶۶۹/۳) باب: في النحل و التسوية بين الولد (۱۲۶۷) و ابن ماجه في السيرة (۷۹۵/۲) باب: الرجل ينحل و لده (۲۳۷۶) و أخرجه - أيضاً - العيني (۹۲۳) و النافعي (۵۸۲) (المسند) و احمد (۲۶۸) و ابن الجارود (۲۹۹۱) و البيهقي في السيرة (۱۷۱/۶) باب: السنة في التسوية بين الأولاد في العطية من طرق عن الرضوي و -

الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهَبَ هَبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا فِيمَا يُعْطَى الْوَالِدُ وَلَدُهُ وَمِثْلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ - أَوْ قَالَ فِي عَطِيَّتِهِ - كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَقْبَضُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ . حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ مِنَ الثَّقَاتِ . تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُسَيْنٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد اسے واپس لے لے البتہ والد اپنی اولاد کو جو دیتا ہے (اسے واپس لے سکتا ہے) اپنے ہبہ کو واپس لینے والے شخص کی مثال (راوی کے شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے عطیے کو واپس لینے والے شخص کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو کتے کرنے کے بعد اپنی ہی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

2936- وَرَوَاهُ عَامِرُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ . حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْكَابٍ وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ . وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَالْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الْعَائِدِ فِي هَبَتِهِ ذُوْنُ ذِكْرِ الْوَالِدِ . وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْوَالِدُ يَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ . وَتَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنے ہبہ کو واپس نہیں لے سکتا صرف والد اپنی اولاد سے (ہبہ کی ہوئی چیز) واپس لے سکتا ہے اپنے ہبہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۲۹۳۵- أخرجه أحمد (۲۷/۲) و أبو داود في البيوع (۲۵۲۹) باب: الرجوع في الهبة و الطحاوي في المعاني (۷۹/۱) و ابن حبان (۵۱۳۲) و الحاكم (۱۶/۲) و البيهقي في الكبرى (۱۷۹/۶) من طريق عن يزيد بن زريع به و أخرجه أحمد (۷۸/۲) و الترمذي في البيوع (۱۲۹۹) باب: ما جاء في الرجوع في الهبة و النسائي في الهبة (۲۶۵/۶) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده و في الهبة أيضاً (۳۶۷/۶) و ابن ماجه في السجلات (۲۲۷۷) باب: من أعطى ولده ثم رجع فيه و البيهقي في الكبرى (۱۸۰/۶) و (۱۷۹/۶) من طريق عن حسين المعلم به و قال الترمذي: (و العمل على هذا الحديث عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم - قالوا: من وهب هبة لذي رحم محررم فليس له أن يرجع فيها - و من وهب هبة لغير ذي رحم محررم فله أن يرجع فيها ما لم يشب منها - و هو قول الثوري - وقال الشافعي: لا يحل له أن يعطي عطية فيرجع فيها إلا الوالد فيما يعطي ولده - و احتج الشافعي بحديث عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل له أن يعطي عطية فيرجع فيها إلا الوالد فيما يعطي ولده -) -

۲۹۳۶- أخرجه النسائي في الهبة (۲۶۵/۶) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده و ذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك و ابن ماجه في السجلات (۷۹۶/۲) باب: من أعطى ولده ثم رجع فيه (۲۳۷۸) من طريق يعقوب بن أبي عروبة به و مرسل طاووس الذي ذكره الدارقطني أخرجه النسائي في الهبة (۲۶۵/۶) الباب السابق و (۳۶۸/۶) باب: ذكر الاختلاف على طاووس في الرجوع في هبته من طريق الحسن بن مسلم عن طاووس مرسل به۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔
اور ایک سند کے ہمراہ یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: والد اپنا بہہ (اولاد سے) واپس
لے سکتا ہے۔

2937 - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُوسَى حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَهَبَ هَبَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا . لَا يَثْبُتُ هَذَا مَرْفُوعًا وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
عُمَرَ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز بہہ کرتا ہے تو وہ اس چیز کا
زیادہ حق دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

یہ روایت مرفوع ہونے کے طور پر متذکرہ پر ثابت نہیں ہے درست یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2938 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لَقَائِمٍ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهَيْبَتِهِ
مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی اپنے بہہ کا زیادہ حق
دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2939 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَآخِرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ
دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الْوَاهِبُ أَحَقُّ بِهَيْبَتِهِ مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بہہ کرنے والا اپنے بہہ کا

۲۹۳۷- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۲/۲) عن أبي أحمد: إسماعيل بن خالد السواتي بالكوفة: ثنا أحمد بن حازم بن أبي عذرة: ثنا
عبد الله بن موسى: به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين) ولم يخرجاه: إلا أن نكل العمل فيه على شيخنا (-) -ه- ومن طريق
الحاكم أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۱-۱۸۰/۶) باب: المكافاة في السمية: وقال في المبرقة (۶۸/۹): (وغلط فيه عبد الله بن موسى
فأخرجه عن حنظلة بن أبي سفيان عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم: والصحيح رواية عبد الله بن ولعب عن حنظلة بن
أبي سفيان عن سالم عن أبيه عن عمر: كما ذكرنا) يعني: موقوفاً على عمر بن الخطاب-

۲۹۳۸- أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف (۴۷۴/۶) قال: حدثنا وكيع: به- وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير (۲۷۱/۱) عن وكيع عن
إبراهيم: به- ومن طريق البخاري أخرجه ابن ماجه في منته (۷۹۸/۲) كتاب الوهب: باب من ولعب لغة: رجاء نواصب الحديث
(۲۳۸۷) - قال البرصيري في الزوائد (۲۳۶/۲): (هذا اسناد ضعيف: لضعف إبراهيم بن اسماعيل بن مجمع) -ه- وعراه الريلفي في
نصب الراية (۱۲۵/۴) لابن ماجه والمدقطنی وابن أبي شيبة: ثم قال: (وابراهيم بن اسماعيل بن جارية: ضعوفه) -ه-

۲۹۳۹- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۱/۶) باب: المكافاة في السمية: من هذا الوجه- وراجع ما بعده-

زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔

2940- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

إِسْمَاعِيلَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2941- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهَيْبَتِهِ مَا لَمْ يُشَبَّ مِنْهَا.

☆ ☆ حضرت علی بن ابی طالبؓ ارشاد فرماتے ہیں: آدمی اپنے ہمہ کار زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2942- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ إِذَا كَانَتِ الْهَيْبَةُ لِذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يُرْجَعْ فِيهَا - انْفَرَدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ.

☆ حضرت سمرہ بنی النخعؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کسی رشتے دار کو ہیبہ کرے تو وہ اسے واپس نہ لے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبد اللہ بن جعفر نامی راوی مفرد ہیں۔

2943- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ بْنِ حَرْبٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِلَّانَ

۲۹۴۰- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۱/۶) وقال في المعرفة (۶۹/۹) باب: من قال: لا الرجوع إذا أراد بها التواب: (وقيل: عن عبد الله

عن إبراهيم بن اسماعيل عن عمرو بن دينار عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ... وهذا المتن برهنا الا شاء البيهقي

فابراهيم بن اسماعيل: ضعيف عند أهل الحديث: فلا يبعد منه الغلط - والعصير: رواية سفیان بن عیینة عمرو بن دينار عن سالم عن أبيه

عن عمر (بني: موقوفاً - قال البيهقي: (فالحديث في هذا يرجع إلى عمر رضي الله عنه - وأما الرواية في التواب على السجدة عن النبي

صلى الله عليه وسلم - حديث عروة عن عائشة قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل السجدة - وينيب عليها - وحدث ابن

عجلان عن المغيرة عن أبي هريرة أن رجلاً أتى رسول الله لقعة فأتاه منوهاً بكرات ... (فذكر الحديث - قلت: وحدثني

عائشة لهذا عند البخاري في السجدة (۲۸۰/۵) باب: المكافاة في السجدة (۲۵۸/۵) و أبي داود في الجوع (۲۹۰/۲) باب: في قبول السجدة

(۲۵۳۶) و الترمذي في البر و الصلة (۲۹۸/۶) باب: ما جاء في قبول السجدة و المكافاة عليها (۱۹۵۲) و قال: (حسن صحيح غريب من هذا

الوجه لا نعرفه الا من حديث عيسى بن يونس عن هشام) - (وحدثني أبي هريرة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم) باب: عطا

المرأة بغير إذن زوجها -

۲۹۴۱- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰۷/۹) رقم (۱۶۵۲۶) عن الثوري عن جابر بن سمرة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم (سن وكتب لينة لذي رخص

فلم ينبت منوهاً فهو الحق بوجهه) -

۲۹۴۲- أخرجه البيهقي (۱۸۱/۶) كتاب السجدة: باب المكافاة في السجدة: قال: أخبرنا أبو الحسين بن بشران ببغداد: أنبا أبو علي اسماعيل بن

محمد الصفار: به - وأخرجه الحاكم في المستدرک (۵۲/۲) من طريق اسماعيل بن محمد: به - قال الحاكم: صحيح على شرط البخاري - قلت:

الترمذي في نصب الراية (۱۲۷/۱): (وقع للهاكم مثل هذا في حديث: (على اليد ما أخذت حتى تؤدى) - و عقبه الشيخ تقي الدين في

(اللباس) و قال: بل هو على شرط الترمذي - انتهى - و قال ابن الجوزي في (التحقيق): و عبد الله بن جعفر لهذا ضعيف و خطا

صاحب (التحقيق) و قال: بل هو ثقة من رجال الصحيحين - و الضعيف هو والد علي بن الحسين و هو متقدم على هذا و هو الرقي

ثقة - ورواه هذا الحديث كلهم ثقات و لكنه حديث منكر و هو من أنكر ما روي عن الحسن عن سيرة) - (الله -

۲۹۴۳- قال الترمذي في نصب الراية (۱۲۵/۱): (أعله عبد الحق في إمامة محمد بن عبد الله المرزبي - قال ابن القطان كالمتنقب عليه و

لم يزل يعمل إلى المرزبي الله على لسان كذاب و هو إبراهيم بن أبي يحيى الأسلمي: فلهذا الجناية منه - انتهى) - وأخرجه الطبراني في

معجمه (۱۱۷/۱) رقم (۱۱۳۱۸): حدثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة: حدثني أبي قال: وجدت في كتاب أبي عن ابن أبي لبلى عن عطاء: به -

و ابن أبي لبلى سبي - المفظ - و انظر: نصب الراية (۱۲۵/۱) و الضعفة للذهبي (۲۶۱/۱) -

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ وَهَبَ هَبَةً فَأَرْتَجَعَ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يَثْبُثْ مِنْهَا وَلَكِنَّهُ كَالْكَلْبِ الْعُودِ فِي فِئِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے تو وہ اسے واپس لینا چاہتا ہے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔ تاہم اس کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ وہ واپس لے چاہتا ہے۔

2944- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَأَنَا فِي بَيْاعَةٍ لِي - هَكَذَا قَالَ - أَبِغْهَا قَمَرًا وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ خَمْرَاءُ وَهُوَ يَنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا وَرَجُلٌ يُتْبِعُهُ بِالْحِجَارَةِ قَدْ أَدْمَى كَعْبِيهِ وَعُرْقُوبِيهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ . قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . قُلْتُ فَمَنْ هَذَا الَّذِي يُتْبِعُهُ يَرْمِيهِ قَالُوا هَذَا عَمَةُ عَبْدِ الْعَزَى وَهُوَ أَبُو لَهَبٍ فَلَمَّا ظَهَرَ الْإِسْلَامُ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ أَقْبَلْنَا فِي رَكْبٍ مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوبِ الرَّبَذَةِ حَتَّى نَزَلْنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَنَا ظُعِينَةٌ لَنَا قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُودٌ آتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلَ الْقَوْمُ قُلْنَا مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوبِ الرَّبَذَةِ قَالَ وَمَعَنَا جَمَلٌ أَحْمَرُ قَالَ تَبِيعُونِي جَمَلُكُمْ قُلْنَا نَعَمْ . قَالَ بِكُمْ قُلْنَا بَكْدًا وَكَدًا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ . قَالَ فَمَا اسْتَوْضَعْنَا شَيْئًا وَقَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ . ثُمَّ أَخَذَ بِرَأْسِ الْجَمَلِ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَتَوَارَى عَنَّا فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا وَقُلْنَا أَعْطَيْتُمْ جَمَلُكُمْ مَنْ لَا تَعْرِفُونَهُ فَقَالَتِ الظُّعِينَةُ لَا تَلَاوَمُوا فَقَدْ رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ مَا كَانَ لِيُخْفِرَكُمْ مَا رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ أَشَبَّ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ آتَانَا رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ وَإِنَّهُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ هَذَا حَتَّى تَشْبَعُوا وَتَكْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا قَالَ فَاكْتَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا وَاكْتَلْنَا حَتَّى اسْتَوْفَيْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطَى الْعُلْيَا وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَأَذْنَاكَ أَذْنَاكَ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَتَلُوا فَلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بَثْرَانَا . فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ ابْطِئِهِ فَقَالَ إِلَّا لَا يَجْنِي وَالِدُ عَلِيٍّ وَلَدٍ .

۲۹۴۴- أخرجه ابن أبي شيبة (۲۰۰/۱۴) عن عبد الله بن نعيم عن يزيد بن مفضل - و أخرجه ابن ماجه في المصنف (۲۶۷۰) - وأخرجه أحمد على أحمد عن ابن أبي شيبة - لأنه اقتصر على الجزء الخاص برفع اليدين في آخر الحديث - قال أبو حنيفة في الروايات (بعد اسماء صحيح رجاله ثقات أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في مسنده ضمن متن طويل وهو النسخة التي طرفا منه في الركاد (۶۱/۵) - وأخرجه النسائي في القسام (۵۵/۸) باب: هل يؤخذ أحد بجزيرة أحد والعالم (۶۱۱/۲) - وأخرجه البيهقي في الدلائل (۲۸۱/۵) - وأخرجه ابن حبان (۶۵۶۲) من طريق عن يزيد بن مفضل - وأخرجه الطبراني (۸۱۷۵) - والبيهقي في الدلائل (۲۸۱/۵) - من طريق أبي حنيفة - والبيهقي في الدلائل (۲۸۱/۵) - قال البيهقي في المجمع (۲۲/۶) : (وفيه أبو حنيفة وهو مدلس) وقد وثقه ابن حبان - وأخرجه رجال المجمع (۲۱) - قلت: وقد مرع أبو حنيفة بالتحديث عند البيهقي وقد توبع بعضه كما سبق -

☆☆ حضرت طارق بن عبد اللہ محارب بنی جلیج بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دو مرتبہ زیارت کی ہے ایک مرتبہ میں نے آپ کو ذوالحجاز کے بازار میں دیکھا میں اپنے سامان کے ساتھ وہاں موجود تھا جو میں نے فروخت کرنے کے لیے وہاں رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ وہاں سے گزرے آپ نے سرخ حلیہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اور آپ بند آواز میں ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھ لو تو فلاح پا جاؤ گے۔ ایک شخص پتھر پکڑ کر آپ کے پیچھے جا رہا تھا جس نے آپ کو شدید زخمی کر دیا تھا۔ وہ شخص یہ کہتا جا رہا تھا: اے لوگو! ان کی بات نہ مانو کیونکہ یہ جھوٹ بولتے ہیں تو میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عبد المطلب کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ ان کے پیچھے جانے والا شخص جو انہیں پتھر مار رہا ہے یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ان کا چچا عبد العزیٰ ہے۔ (راوی کہتے ہیں: ابولہب تھا۔

پھر جب اسلام غالب ہو گیا اور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو ہم ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے کچھ سواروں کے ہمراہ آئے اور مدینہ منورہ کے قریب ہم نے پڑاؤ کیا۔ ہمارے ساتھ ایک خاتون بھی تھیں۔ راوی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ایک صاحب ہمارے پاس تشریف لائے جنہوں نے دو سفید کپڑے پہن کھے تھے انہوں نے سلام کیا ہم نے انہیں جواب دیا انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سرخ اونٹ بھی تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم اپنے اونٹ فروخت کرو گے؟ تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں؟ ہم نے کہا: کھجوروں کے اتنے صاع کے عوض میں تو انہوں نے ہمیں کوئی کمی کرنے کے لیے نہیں کہا۔ پھر انہوں نے اونٹ کے سر کو پکڑا اور مدینہ کے اندر چلے گئے اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو ہم لوگ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ ہم نے کہا کہ تم لوگوں نے اپنا اونٹ ایک ایسے شخص کو دے دیا ہے جس سے تم واقف ہی نہیں ہو تو وہ عورت (جو ہمارے ساتھ تھی) وہ بولی: تم ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو میں نے ان صاحب کے چہرے میں ایک ایسی چیز دیکھی ہے (جس سے یہ ثابت ہوتا ہے) کہ یہ تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے میں نے کسی بھی شخص کا چہرہ ایسا نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ چودھویں کے چاند سے مشابہت رکھتا ہو۔ پھر جب عشاء کا وقت ہوا تو ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: السلام علیکم! میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں جو تمہارے پاس آیا ہوں انہوں نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم ان کھجوروں کو سیر ہو کر کھالو اور پوری طرح سے ماپ بھی لو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے انہیں سیر ہو کر کھالیا اور پھر پوری طرح ماپ لیا۔ گلے دن ہم مدینہ شہر میں داخل ہوئے تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے:

دینے والا ہاتھ اوپر والا ہوتا ہے اور تم اس شخص پر خرچ کا آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہو تمہاری والدہ تمہارے والد تمہاری بہن تمہارا بھائی اور تمہارے درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔ تو ایک انصاری کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ بنو نضیل جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا آپ ہمیں ان سے بدلہ دلوائیے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند

کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باپ اپنی اولاد کی طرف سے تاوان ۱۰۱ نہیں کرے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جامع بن شداد محارب، ابو خزہ کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۲۸ھ و ۱۲۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۹۶)۔

○ طارق بن عبد اللہ محارب، صحابی، لہ حدیثان او ثلثہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۳۰۱۸)۔

2945- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرَهَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْج - وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ - قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدِ الطَّائِنِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ فِي غَيْرِهِ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ فَلَا يَأْخُذُ إِلَّا مَا أَسْلَمَ فِيهِ أَوْ رَأْسَ مَالِهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی چیز کے بارے میں نقد سودا کرے تو ادائیگی کے طور پر (دی جانے والی چیز میں کوئی) تبدیلی نہ کرے۔
ابراہیم بن سعید کہتے ہیں: یعنی وہ اسی چیز کو حاصل کرے جس کے بارے میں اس نے نقد سودا کیا تھا یا وہی معاوضہ ادا کرے جس کی شرط پر اس نے نقد سودا کیا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن مطر درہمی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۲۵۳ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۵۰)۔

2946- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَالْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ عَبْدُ السَّلَامِ

۲۹۴۵- المخرجه البيهقي في المرفعة (۲۰۷/۸) من طريق دارقطني: به- و المخرجه ابو داود في البيوع (۲۷۱/۲) م- السلف له يعلو (۲۹۶۸) و ابن ماجه في التجارات (۷۶۷/۲) باب: اذا اسلم في نخل بعينه لم يطلع (۲۲۸۲) و البيهقي في البيوع (۲۰/۶) م- من سلف في شيء فلا يصرفه الى غيره من طريق ابي جندب شجاع بن الوليد: به- وقال البيهقي: (عطية بن سعد لا ينجح ه) - وراجع: نصب الراية للزيلعي (۵۱/۱)۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2950- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ بَصْرِ حَدَّثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِاجْتِلَاءِ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَنَا دَيْنًا عَلَى النَّاسِ قَالَ صَعُرُوا وَتَعَجَّلُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو جلاوطن کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! ہم نے لوگوں سے کچھ قرض لینے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں معاف کر دو اور جلدی سے یہاں سے چلے جاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعدان بن نصر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۲۹۰/۴-۲۹۱) (۱۲۵۶)۔

2951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّرَقِطِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الزُّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُخْرِجَ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِإِخْرَاجِنَا وَلَنَا عَلَى النَّاسِ دَيْنٌ لَمْ تَحُلْ. قَالَ صَعُرُوا وَتَعَجَّلُوا. اضْطَرَبَ فِي إِسْنَادِهِ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو (مدینہ منورہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں نکالنے کا حکم دے دیا ہے جبکہ ہم نے لوگوں سے قرض لینے ہیں جو ابھی وصول نہیں ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ معاف کر دو اور تیزی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن یزید بن رکانہ مطبلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۰۰)۔

۲۹۵۰- أخرجه المدائني لنا من طريق عفيف بن سالم عن الزنجي بن خالد عن داود بن الحصين، ولم يذكر فيه: (محمد بن علي بن يزيد بن ركانة) - لكن أخرجه الحاكم (۵۲/۲) من طريق عبد الله بن أحمد المدائني: ثنا عبد العزيز بن يحيى: ثنا الزنجي بن خالد عن محمد بن علي بن يزيد بن ركانة عن داود بن الحصين - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۸/۶) في البيوع: باب: من جعل له دين من هبة - وتابع عبد العزيز عليه إمام بن عمارة فأخرجه عن مسلم: بهذا الإسناد - أخرجه الطبراني في الأوسط (۶۷۵۵) وبياتي من هذه الطريق في الرواية التالية -

2952-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا أُتِيَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الرَّجُلِ وَيَسْأَلُ عَنْ دَيْنِهِ فَإِنْ قِيلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَإِنْ قِيلَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلَّى عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَصْحَابَهُ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ . قَالَ دَيْنَارَانِ فَقَدَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ . فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرَاءٌ مِنْهُمَا . فَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَكَ اللَّهُ رَهَانَكَ كَمَا فَكَكَتَ رَهَانَ أَخِيكَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَّا وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهِ وَمَنْ فَكَ رَهَانَ مَيِّتٍ فَكَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا لِعَلِيٍّ عَلَى السَّلَامِ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً قَالَ بَلَى لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ اس اعمال کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے صرف آپ اس کے قرض کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اگر یہ بتایا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض لازم ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور اگر بتایا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض لازم ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا گیا جب آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی دینار ہیں تو نبی اکرم ﷺ وہاں سے مڑ گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو۔ تو حضرت علی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہے یہ شخص ان دونوں سے بڑی ہے تو نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے آپ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزا عطاء کرے! اور تمہیں پریشانی سے اسی طرح نجات عطاء کرے جس طرح تم نے اپنے بھائی کی پریشانی کو ختم کیا ہے جو بھی فوت ہو جاتا ہے اور اس کے ذمے قرض ہوتا ہے تو وہ اس قرض کے عوض میں گروی رکھا جاتا ہے اور جو شخص کسی میت کے قرض پریشانی کو ختم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانی کو ختم کرے گا۔

تو کسی صاحب نے عرض کی: یہ بطور خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے حکم ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

2953-

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيْهَاتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبِيدُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ الْجَعْلِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الرَّجُلِ وَيَسْأَلُ عَنْ دَيْنِهِ فَإِنْ قِيلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَإِنْ قِيلَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلَّى عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَصْحَابَهُ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ . قَالَ دَيْنَارَانِ فَقَدَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ . فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرَاءٌ مِنْهُمَا . فَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَكَ اللَّهُ رَهَانَكَ كَمَا فَكَكَتَ رَهَانَ أَخِيكَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَّا وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهِ وَمَنْ فَكَ رَهَانَ مَيِّتٍ فَكَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا لِعَلِيٍّ عَلَى السَّلَامِ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً قَالَ بَلَى لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً .

۲۹۵۲- أخرجه البيهقي في سننه (۷۲/۶) كتاب الفضائل بالضم من طريق ابن أبي شيبة عن أبي سعيد الخدري قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عن شيء من عمل الرجل ويسأل عن دينه فإن قيل عليه دين كف عن الصلاة عليه وإن قيل ليس عليه دين صلى عليه أتى بجنازة فلما قام ليكبر سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أصحابه هل على صاحبكم دين قال ديناران فقل عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صلوا على صاحبكم فقال علي رضي الله عنه هما علي يا رسول الله براء منهما فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى عليه ثم قال لعلي بني أبي طالب جزاك الله خيرا فك الله رهانك كما فككت رهان أخيك إنه ليس من ميت يموت وعليه دين إلا وهو مرتهن بدينه ومن فك رهان ميت فك الله رهانه يوم القيامة فقال بعضهم هذا لعلي على السلام خاصة أم للمسلمين عامة قال بلى للمسلمين عامة

نُ عَسِبَ الْفَحْلُ - زَادَ عُيَيْدُ اللَّهِ - وَعَنْ قَفِيزِ الطَّحَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جفتی کے لیے ز جانور کو (کرائے پر دینے) سے منع کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: کام ہی میں سے مزدوری دینے (سے بھی منع کیا گیا ہے)۔

۱۰ او یان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن ابی نغم بجلی، ابو حکم کو فی عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے سیرے طے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۵۵)۔

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کا حکم

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں: کتے کو فروخت نہیں کیا جاسکتا جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔
امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب نے پالتو کتے اور عام کتے کے درمیان فرق کیا ہے۔
جن علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کتے کو پالنا جائز نہیں ہے ان کے نزدیک فائدہ اٹھانے کے لیے یا اپنے پاس رکھنے کے لیے اسے فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

اسی طرح پالتو کتے کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات کے نزدیک اسے فروخت کرنا حرام ہے اور ایک قول کے مطابق اسے فروخت کرنا مکروہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں دو دلائل دیئے ہیں ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور دوسری دلیل یہ دی ہے ان کے نزدیک خنزیر کی طرح کتا بھی نجس العین ہے (اور نجس العین چیز و روح مت نہیں کیا جاسکتا)۔

جو فقہاء کہتے ہیں وہ خرید و فروخت کو جائز قرار دیتے ہیں، وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ کھانا حرام ہے وہ نجس العین نہیں ہے۔ تو اسی طرح سے وہ تمام چیزیں جو نجس العین نہیں ہوتیں، انکی طرح کہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی جائز ہونی چاہیے۔ اسی طرح بلی کی قیمت لینا (یعنی اسے فروخت کرنا) بھی منع ہے۔ تاہم جمہور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ یہ خود ہر ہوتی ہے اور اسے عام استعمال کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔

٢٩- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٢٩/٥) كتاب البيوع: باب النسيء عن عصب الفحل من طريق الدارقطني: يزيد الدمشقي - وقال البيهقي: (أخرجه ابن المبارك عن مغيان: كما أخرجه عميد الله - وقال (نسي ...) وكذلك قاله إسماعيل الحنظلي عن وكيع: (نسي عن عصب الفحل) - وأخرجه عطاء بن السائب عن عبد الرحمن بن أبي نعيم قال: نسي رسول الله صلى الله عليه وسلم (ذكره) - أبو حنيفة بن كليب: ترجم له الذهبي في الميزان: وأورد له هذا الحديث وقال: (هذا منكر: ودأبه لا يعرف) - لكن نقل ابن حاتم في الجرع والتعديل (٦٨/٢/٤) عن الإمام أحمد بن حنبل: (نسي أيضاً - ابن حبان في الثقات (٢٩٢/٢) -

2954- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَبَاعُ الْغَنَبُ حَتَّى يَسْوَدَ وَلَا الْحَبُّ حَتَّى يَشْتَدَّ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تک انگور پک نہیں جاتا اس وقت

تک اسے فروخت نہ کیا جائے اور جب تک دانہ تیار نہیں ہو جاتا اس وقت تک اسے فروخت نہ کیا جائے۔

2955- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ

عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الْمُرَابَةِ أَنْ يَبَاعَ الرُّطْبُ بِالْيَابِسِ كَيْلًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرابہ سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے

کہ تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے۔

2956- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى

بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنِ الرُّطْبِ بِالْيَابِسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض میں تازہ کھجور (فروخت

کرنے) سے منع کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن اخزم طائی نبہانی، ابوطالب طائی، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں

(احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۴۶)۔

2957- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ حَابِرٍ الرَّفْلِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ يَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَرْثَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَبَاعَ الرُّطْبُ بِالْتَّمْرِ الْجَافِ .

2958- أخرجه ابن أبي شيبة (۱۱۶/۷) وأحمد (۲۵۰، ۲۲۱/۲) وأبو داود في البيوع (۲۲۷۱) باب: ما جاء في كراهية بيع التمرة حتى يفسد

صلاد صوا والترمذي في البيوع (۱۲۲۸) باب: ما جاء في كراهية بيع التمرة حتى يفسد صلا صوا وابن ماجة في التمار (۲۲۱۸) باب:

النسي من بيع التمار قبل أن يفسد صلا صوا والطحاوي في المعاني (۲۶/۲) وابن حبان (۱۹۹۲) والحاكم (۱۹/۲) والبيهقي في

الکبری (۲۰۱/۵) من غير وجه عن حماد بن مسلمة به - وصححه الحاكم على شرط مسلم -

2959- تقدم من غير طريق عبد الله بن دينار عن ابن عمر وفي إسناده حماد بن عبيدة وهو الراوي ضعيف تقدمت ترجمته

مرارا -

2960- في إسناده يحيى بن أبي أنسَةَ: ضعفه المافظ في التفسير (۲۶۲/۲) - والحدیث ذکرہ الزیلعی فی نصب الرایة (۱۲۰۱) ساکناً علیہ

☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ خشک کھجور کو تازہ کھجور کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ولید بن حماد بن جابر حافظ ابو عباس رثی مولف کتاب (فضائل بیت مقدس)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۷۸/۱۳-۷۹)۔

2958 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَابَرَةِ وَعَنِ الشُّبَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محافلہ، مزابنہ، محابره سے منع کیا ہے اور شبا سے منع کیا ہے البتہ اگر اس کے بارے میں علم ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2959 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجْوَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ الشُّبَا حَتَّى تُعْلَمَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نامعلوم چیز کا سودا کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کے بارے میں آگاہی نہ حاصل ہو جائے۔

2960 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا تَبَايَعُوا الشَّمْرَ حَتَّى يَبْذُو صَلاخَهُ وَلَا تَبَايَعُوا الشَّمْرَ بِالشَّمْرِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پھلوں کا اس وقت تک سودا نہ کرو جب تک وہ پک کر تیار نہ ہو جائیں اور کھجور کے عوض میں پھلوں کو سودا نہ کرو۔

۲۹۵۸- اخرجہ البخاری فی الرکاذ (۱۸۸۷) باب: من باع تمره او نخله او ارضه او زرعہ و مسلم فی البیوع (۱۵۲۶) باب: المری عن بیع التمر قبل ان یبصر صلاحہما و ابو داؤد فی البیوع (۲۲۷۰-۲۲۷۲) باب: بیع التمر قبل ان یبصر صلاحہما و السنن فی البیوع (۲۶۲۷) باب: بیع التمر قبل ان یبصر صلاحہ و (۲۷/۷) باب: بیع الزرع بالطعام و الترمذی فی البیوع (۱۲۹۰) باب: ما جاء فی المری عن الشبا من طرق عن عطاء بن مرد و قال الترمذی حسن صحیح۔

ایک روایت میں یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند سے منع کیا ہے۔

2961- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا عِيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً تَابِعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى. وَخَالَفَهُ مَالِكٌ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَقُولُوا فِيهِ نَسِيئَةً. وَاجْتِمَاعُ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ عَلَى خِلَافِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى يَدُلُّ عَلَى ضَبْطِهِمْ لِلْحَدِيثِ وَفِيهِمْ إِمَامٌ حَافِظٌ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ترکھوروں کے عوض میں خشک کھجوروں کا ادھار سودا

کرنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے الفاظ کے بارے میں کچھ اختلاف کیا گیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن زید بن عبداللہ، ابوحسن فرائضی، ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ

بغداد (۱۱/۳۷۷) (۱۳۱۵)۔

2962- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَوْنِ الْخَعْرَازِ مِنْ حِفْظِهِ مِائَتَيْ عَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا عِيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ سَعْدٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ وَقَالَ إِنَّهُ إِذَا بَيْسَ نَقَصَ.

☆☆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: شیخ ابو عیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں

دریافت کیا (کیا ان کا آپس میں لین دین کیا جاسکتا ہے)؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا بعد میں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ترکھوروں کے عوض خشک کھجوروں کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۶۱- أخرجه أبو داود في البيوع (۲/۲۱۸) باب: في التمر بالتمر (۲۳۸۰) حدثنا الربيع ابن نافع أبو خزيمة به- وأخرجه الحاكم في البيوع (۲/۲۸) من وجه آخر عن عبد الله بن يزيد به-

۲۹۶۲- أخرجه مالك في البيوع (۲/۲۶۲) باب: ما يكره من بيع التمر و عنه الشافعي في المسند (۲/۱۵۹) و الرسالة (۹۰۷) و عبد الرزاق (۱۶۱۰) و الطحاوي (۲۱۲) و احمد (۲/۱۷۵) و ابو داود في البيوع (۲/۲۱۸) باب: في التمر بالتمر (۲۳۵۹) و السنن في البيوع (۲/۲۶۹) باب: اسراء التمر بالرطب و الترمذي في البيوع (۲/۵۲۸) باب: في النسوي عن المحاقلة و المزابة (۱۲۴۵) و ابن ماجه في معارف ۲۰ ۷۶۱ باب: بيع الرطب بالتمر (۲۳۶۲) و الحاكم (۲/۲۸) و البيهقي في الكبرى (۵/۲۹۱) من طرق عن مالك به- و قال ابن مردويه (۱۰۰۰) حسن صحيح و العمل على هذا عند أهل العلم و هو قول الشافعي و اصحابنا (۱) و صحيحه الحاكم - وراجع مختصر سنن أبي داود للبغوي (۵/۲۹۱) و نصب الرتبة للزيلعي (۱۰/۱۰۰) و أخرجه عبد الرزاق (۱۶۱۸) و السنن في البيوع (۲/۲۶۹) و أخرجه في البيوع (۲/۲۹۱) و البيهقي في الكبرى (۵/۲۹۱) من غير طريق مالك عن عبد الله بن يزيد به-

نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب وہ خشک ہو جاتی ہیں تو کم ہو جاتی ہیں۔

2963- حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَ أَحْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ وَ أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَ أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْبِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ أَيْقُصُ الرُّطْبِ إِذَا يَسَرَ . قَالُوا نَعَمْ . فَتَنَهَى عَنْ ذَلِكَ .

☆☆ عبد اللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابو عیاش زید نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن زید سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت سعد بن زید نے ان سے دریافت کیا: ان دونوں میں سے کون سی قسم زیادہ بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سفید والی تو حضرت سعد بن زید نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ حضرت سعد بن زید نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ سے خشک کھجور کے عوض میں تر کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

...—...—...

خشک اور تر پھل کی فروخت کا حکم

جب کسی پھل وغیرہ کی کوئی ایک قسم تر (یعنی تازہ) ہو اور دوسری قسم خشک (یعنی پرانی) ہو چکی ہو تو اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سے تازہ کھجوروں کے عوض میں خشک کھجوروں کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا خشک ہونے کی وجہ سے کھجوریں کم ہو جاتی ہیں؟ تو لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

اکثر اہل علم نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ تازہ کھجور کے مقابلے میں خشک کھجور (یعنی چھوہاروں) کی تجارت ناجائز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی اسے ناجائز قرار دیتے ہیں امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اس حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی تائید کی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث اور اس حدیث کے درمیان

تعارض پایا جاتا ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں صرف یہ بات منقول ہے کہ جنس ایک ہونی چاہیے اور مقدار ایک ہونی چاہیے اس کے علاوہ کوئی شرط نہیں ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ اس روایت کو عبد اللہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں اُدھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی طرح امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو جن صاحب نے نقل کیا ہے وہ مجہول ہیں۔

2964 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ تَبَاعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدٍ بَسْلُتٍ وَشَعِيرٍ فَقَالَ سَعْدٌ تَبَاعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِتَمْرٍ وَرُطْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَلْ يَنْقُصُ الرُّطْبُ . فَقَالُوا نَعَمْ . فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَا إِذَا .

☆☆ شیخ ابو عیاش بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے دور میں آدمیوں نے جو کی دو قسموں کے بارے میں سودا کر لیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے خشک اور تر کھجور کا سودا کر لیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پھر یہ درست نہیں ہے)۔

2965 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِي قَالَ حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ شُعَيْبًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَيْعَةً فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَكَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةً خِيَارٍ وَلَا يَحِلَّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفَارِقَ صَاحِبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُقْبِلَهُ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

۲۹۶۴ - أخرجه عبد الرزاق في البيوع (۳۲/۸) باب: الطعام مثلاً بثلث (۱۶۸۶) والنسائي في البيوع (۴۶۹/۷) باب: اشتراء التمر بالرتب (۱۵۶۰) والحاكم في البيوع (۲۸/۲) من طرق عن سفیان الثوري عن اسماعيل بن امية به -
۲۹۶۵ - أخرجه ابو داود في البيوع (۲۷۱/۲) باب: في النسيء عن الفضل (۲۵۵۶) والنسائي في البيوع (۴۵۴-۴۵۱/۷) باب: وجوب الغيار للمستبايعين قبل انفراسهما باجاسوما والترمذي في البيوع (۵۵۰/۲) باب: ما جاء في البيوعين بالغيار ما لم يتفرقا (۱۲۱۷) كسرهم قالوا: اجبرما وقال ابو داود: حدثنا - قتيبة بن سعيد - حدثنا الليث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب به - وأخرجه - أيضاً - البيهقي في الكبرى (۲۷۱/۵) وعلقه في المعرفة (۱۷/۸) (۱۰۹۶۷) - وقال الترمذي: (هذا الحديث حسن - و معنى هذا: ان يفارقه بعد البيع خشية ان يستقبله - ولو كانت الفرقة بالكلام ولم يكن له خيار بعد البيع لم يكن لوضا الحديث معنى حيث قال صلى الله عليه وسلم: (ولم يلح له ان يفارقه خشية ان يستقبله) - اهـ -

جو بھی شخص کسی دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا (کہ وہ سودے کو ختم کر دے) جب تک وہ اپنی جگہ سے جدا نہیں ہو جاتے ماسوائے اس صورت کے جب اس سودے میں اختیار دی ہو اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس اندیشے کے تحت جدا ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے گا۔

2966 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ قَالَ قُلْتُ لَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا قَالَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ فَأَبُوهُ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ أَرَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ . سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النِّسَابُورِيَّ يَقُولُ هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ مِنْ أَبِيهِ شُعَيْبٍ وَصَحَّ سَمَاعُ شُعَيْبٍ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .

☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2967 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَصُورٍ بْنُ زَائِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَحْلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَسْأَلُهُ عَنْ مُخْرِمٍ وَقَعَ بِامْرَأَةٍ فَأَشَارَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَذْهَبَ إِنِّي ذَاكَ فَاسْأَلُهُ . قَالَ شُعَيْبٌ فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ فَلَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ بَطْلَ حُجُكَ . قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَفَأَقْعُدُ قَالَ بَلْ تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُونَ فَإِذَا أَدْرَكْتَ قَابِلًا حُجَّ وَاهِدٍ فَرَجَعَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاسْأَلُهُ قَالَ شُعَيْبٌ فَلَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَالَ فَقَالَ لَهُ مَا قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَعَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ مَا تَقُولُ أَنْتَ قَالَ أَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَا .

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حالت احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا فرمایا: تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو کو پہچانتا نہیں تھا تو میں اس شخص کے ساتھ گیا پھر اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تمہارا حج باطل ہو گیا ہے تو اس شخص نے دریافت کیا: کیا پھر اب میں بیٹھ جاؤں؟ انہوں نے کہا: نہیں! تم لوگوں کے ساتھ جاؤ لوگ جو کام کرتے ہیں تم بھی وہ کر دو اگلے سال پھر تم آ کر حج کر لینا اور قربانی کا جاننا۔ ساتھ ساتھ وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے

۲۹۶۶- ذکر ذلك المزي في تهذيب الكمال (۶۸/۳) في ترجمة عمرو بن شعيب-

۲۹۶۷- أخرجه الحاكم عن المارفتي وعن الحاكم أخرجه البيهقي في المعرفة (۳۶۲/۷) باب: ما ينسب العم (۱۰۳:۲) وقال: (وهي لهذا الحديث دلالة على صحة سماع شعيب من جده عبد الله بن عمرو ومن ابن عمرو وابن عباس) - (وهو أخرجه البيهقي أيضاً في السنن الكبرى (۱۶۷/۵-۱۶۸) من طريق الحاكم وأبي عبد الرحمن السلمي وأبي بكر بن العمار عن المارفتي به - ثم قال: (هذا إسناد صحيح) وفيه دليل على صحة سماع شعيب بن محمد بن عبد الله من جده عبد الله بن عمرو) - (وهو قال الرطبي: (قال الشيخ في اللام: رجلاه كل يوم ثقات مشهورون) - (وهو

کے پاس جاؤ ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں: میں اس شخص کے ساتھ گیا اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو حضرت عباس نے بھی اسی کی مانند جواب دیا جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے جواب دیا تھا وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا جو حضرت عباس نے جواب دیا تھا پھر اس شخص نے دریافت کیا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی اسی کی مانند جواب دیتا ہوں جو انہوں نے بیان کیا ہے۔

2968 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ شُعَيْبٌ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ. قُلْتُ لَهُ فَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَتَكَلَّمُ النَّاسُ فِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَالْحَمِيدِيَّ وَإِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوِيَةَ يَحْتَجُّونَ بِهِ. قُلْتُ فَمَنْ يَتَكَلَّمُ فِيهِ يَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبٍ أَكْثَرَ وَنَحْوَ هَذَا. ☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن تمیم ابو بکر، ذکر ابو قاسم بن ثلاج انہ کان یزل فی جوار محمد بن مخلد عطار، وانہ حدیث عن موسیٰ بن اسحاق انصاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵۷-۵۸) (۱۶۷۳)۔

2969 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ وَهَيْبٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ أَخْبَرَنِي شَيْكَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ أَيْفَعٍ قَالَتْ حَجَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مُحَبَّةَ ح.

وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادُ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ قَالَتْ خَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مُحَبَّةَ إِلَى مَكَّةَ فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَنَا مِمَّنْ أَنْتُنَّ قُلْنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَكَانَتْهَا أَعْرَضَتْ عَنَّا فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ مُحَبَّةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ وَإِنِّي بَعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ الْأَنْصَارِيِّ بِسَمَائِمَاءَ دَرَّهَمٍ إِلَى عَطَانِهِ وَأَنَّهُ أَرَادَ بَيْعَهَا فَأَبْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسَمَائِمَاءَ نَقْدًا قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا

۲۹۶۸ النبی عبد البخاری فی التاریخ الکبیر ۶/ ۳۷۲-۳۷۳: (رایت احمد بن حنبل و علی بن عبد اللہ و الحمیری و اصحاب بن ابراہیم بن جعفر بن سعید بن عمرو بن شعیب عن ابیہ) - (والذی نقله النزی فی ترمذیہ الکمال ۲۲/ ۶۹): (قال البخاری: رایت احمد بن حنبل و علی بن المبرق بن اصحاب بن المویہ و ابا عبید و عامه اصحابنا یحتجون بحديث عمرو بن شعيب عن ابیه عن جده ما تركه احمد من المسلمين)۔

۲۹۶۹ امرجه البیہقی فی البیوع (۲۲/ ۵) باب: الرجل یبیع النبی الی اجل ثم یشتریه باقل من طریق یونس به - و قال البیہقی فی المصروفه (۱۳۷/ ۸) (۱۱۷۰۱): (والعالمه لحدود لم یرو عنہا غیر زوجہا و ابنہا) - (و نقل کلام الشافعی رحمہ اللہ - فی اعلال هذا الحديث بحواله الشافعی فی کلام له طویل ذکر البیہقی فی المصروفه (۱۳۵/ ۸) (۱۳۶) و هو فی الامم للشافعی (۷۸/ ۲) باب: یوج الدجال - و ما قاله الشافعی: (وجملہ هذا ان لا تنبت مثله علی عائشہ و زید بن ارقم لا یبیع الا ما یراه حالاً لا و لا یبیع الا مثله) - و ان رجلاً سأل عن ثبوت ان لا تنبت من زعم ان الله عز وجل - یحبط به من عمله شيئاً - (ال - و هذه علی امری و لهما الشافعی فی متن الحديث و معناه - و راجع ما بعده)۔

☆☆ شیخ ابواسحاق سمعی اپنی اہلیہ کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ساتھ حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کی ام ولد تھیں اور ایک دوسری خاتون بھی تھیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی ام ولد نے عرض کی: اے ام المؤمنین! میں نے ایک غلام حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم ادھار کے عوض میں خریدا ہے پھر میں نے اسے نقد کے عوض میں اسے حاصل کر لیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے بہت برا سودا کیا ہے ان کا (یعنی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا جہاد باطل ہو گیا یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں (تو حکم مختلف ہے)۔

2971- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ بْنُ الرَّبِيعِ الزَّيْدِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَعَلَ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمان کے حساب سے خراج مقرر کیا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد بن عبید اللہ بن زیاد بن ربیع (اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی سفیان، زیاد بن ابی عبد اللہ بصری۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال ت (۵۸۱۱)۔

2972- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ خُفَّافٍ بْنِ إِيْمَاءَ بْنِ رُحْصَةَ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ شُرَكَاءٍ لَهُ فَبَاغُوهُ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَصْرَةَ أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ (۷۴/۲-بدائع المنن) ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲۲/۸) باب: الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۵۰) وأحمد في المسند (۱۱۶/۸۰-۱۱۶/۶) وأبو داود في المصنف (۲۸۲/۲) باب: فبين أنشأ فاستعمله ثم وجد به عيباً (۲۵۱۰) والترمذي في المصنف (۵۸۲/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيباً ثم رقب (۱۲۸۶-مسلماً) وابن ماجه في التجارات (۷۵۱/۲) باب: الخراج بالضمان (۲۲۶۲) والطحاوي في المعاني (۲۲/۱) والحاكم (۱۵۱۶/۲) وابن حبان (۱۹۲۷) من طريق عن مسلم بن حذاف الزنجي به وصححه الحاكم وابن القطان: كما في (التلخيص) لابن حجر (۲۲/۲) وقال أبو داود: (ليس بذلك) وقد توبع مسلم عن روايته عن هشام بن عروة: تابعه: عمر بن علي المقدسي عن هشام بن عروة به- أخرجه الترمذي في المصنف (۵۸۲/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيباً (۱۲۸۶): حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف: أخبرنا عمر بن علي المقدسي عن هشام بن عروة به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث هشام بن عروة) وقال: (استغرب محمد بن اسماعيل هذا الحديث من حديث عمر بن علي - قلت: تراه تدليلاً قال: لا) وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح) وقال الزنجي: (هذا الحديث عن هشام بن عروة) وأخرجه جرير عن هشام بن عروة: (هذا حديث حسن صحيح) قال: (ليس فيه جرير) ثم يسلمه من هشام بن عروة) قال الترمذي: (ونقصه الخراج بالضمان: هو الرجل يشتري العبد فيستعمله ثم وجد به عيباً فيرده على البائع - قاله للشمسري: لأن العبد لو هلك فلهك من مالي الشمسري - ونحو هذا من المسائل يكون فيه الخراج بالضمان) - ۵۱-

2973- أخرجه الشافعي في المسند (۱۱۲/۲-۱۱۲/۱) ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۱۲۱/۸) باب: الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۴۹) وابن الجوزي (۲۹۱۲-۲۹۱۳) والطحاوي (۱۱۶۶) وأحمد (۲۳۷-۲۳۸-۲۶۱-۲۶۹/۶) وأبو داود في المصنف (۲۸۲/۲) باب: فبين أنشأ فاستعمله ثم وجد به عيباً (۲۵۰۸) والترمذي في المصنف (۵۸۲-۵۸۱/۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد ويستعمله ثم وجد به عيباً (۱۲۸۵) والنسائي في المصنف (۲۵۵-۲۵۶/۷) باب: الخراج بالضمان وابن ماجه في التجارات (۷۵۱/۲) باب: الخراج بالضمان (۲۲۶۲) والطحاوي في المعاني (۲۲/۱) وابن حبان (۱۹۲۸) والحاكم (۱۵/۲) والبيهقي في الكبرى (۲۲۱/۵) من طريق عن ابن أبي ذؤيب - ۵۰- ورواه محمد بن عبد الرحمن عن مخلد به- أخرجه أبو داود في المصنف (۲۸۲-۲۸۳) باب: فبين أنشأ فاستعمله ثم وجد به عيباً (۲۵۰۹) وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح) وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه - والعمل على هذا عند أهل العلم - ۵۱-

الشَّرَكَاءِ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ أَبِي أَنْ يُجِيزَ بَيْعَهُ فَاخْتَصَمُوا فِي ذَلِكَ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ فَقَضَى أَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ وَيَتَبَايَعُوا الْيَوْمَ وَيُؤْخَذَ مِنْهُ الْخَرَجُ وَوَجَدُوا الْخَرَجَ فِيمَا مَضَى مِنَ السِّتِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَبِيعَ فِيهِ غُلَامَانِ لَهُ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَضَى أَنَّ الْخَرَجَ بِالضَّمَانِ فَدَخَلَ عُرْوَةُ عَلَى هِشَامٍ فَحَدَّثَهُ ذَلِكَ فَرَدَّ بَيْعَ الْغُلَامَيْنِ وَتَرَكَ الْخَرَجَ.

☆☆ حضرت مخد بن خفاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام کچھ لوگوں کی مشترکہ ملکیت تھا ان لوگوں نے اسے فروخت کر دیا شراکت داروں میں سے ایک شخص غیر موجود تھا جب وہ آیا تو اس نے اس سودے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر ہشام بن اسماعیل کے پاس آئے تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ سودا کالعدم قرار دیا جائے گا اور وہ لوگ اس دن کے ریٹ کے حساب سے سودا کریں گے اور اسے خراج وصول کر لیا جائے گا پھر جو دو سال گزر چکے تھے ان کا خراج ایک ہزار درہم بنا تو اس غلام کے عوض دو غلام فروخت کیے گئے۔

میں عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ خراج زمان کے حساب سے ہوگا پھر عروہ ہشام کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا اس نے دونوں غلاموں کا سودا کالعدم کر دیا اور خراج ترک کر دیا۔

2973- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا أَدْرَكْتُهُ الصَّفْقَةَ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ.

☆☆ حمزہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سودا ہو جانے کے وقت جو چیز زندہ ہو اور جمع ہو وہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حمزہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب مدنی شقیق سالم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۳۲)۔

2974- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

۲۹۷۳- علقہ البخاری عن ابن عمر مجزوماً به في البيوع (۸۵/۵) باب: إذا اشترى متاعاً بزيادة فوضعه عند البائع أو مات قبل أن يقبضه باب رقم (۵۷) وقال ابن حجر في (فتح الباري) (۸۶/۵): (وهذا التعليل وصله الطحاوي والدارقطني من طريق الدواعي وخرجه الطحاوي - أيضاً - من طريق ابن وهب عن يونس عن الزهري مثله: لكن ليس فيه: (مجموعاً) - و إسناده لا يراعى إلى العقد مجازاً: أي ما كان عند العقد موجوداً وغير منفصل - قال الطحاوي: ذهب ابن عمر إلى أن الصفقة إذا اشتركت شيئاً حياً، فملك بعد ذلك عند البائع - فهو من ضمان المشتري: فدل على أنه كان يرى أن البيع يتم بالأقوال قبل الفرقة بالبدان - اهـ - وما قال ليس بالدرهم وكيف يحنج بامر معتدل في معارضة امر معسر به: فابن عمر قد تقدم عنه التصريح بأنه كان يرى الفرقة بالبدان - والمنقول عنه هنا يمتثل أن يكون قبل التفريق بالبدان - ويحتمل أن يكون بعد: فعمله على ما بعده أولى: جمعا بين حديثيه - اهـ -

۲۹۷۴- أخرجه الطبراني في الأوسط - كما في نصب الراية (۸/۶) - عن أحمد بن رستم - ثنا يحيى بن بكير: ثنا ابن لحيعة به - وقال الطبراني: (لا يروى عن عمر إلا بهذا الإسناد: تفريجه ابن لحيعة) - اهـ -

ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ أَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الْبُيُوتِ فَقَالَ مَا أَجَدُ لَكُمْ شَيْئًا أَوْسَعَ مِمَّا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِحَبَّانِ بْنِ مُنْقِدٍ إِنَّهُ كَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ فَجَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَهْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ سَخِطَ تَرَكَ.

☆☆ طلحہ بن یزید کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے کچھ سودوں کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی (کہ ان کا حکم کیا ہے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے لیے ایسی کوئی چیز نہیں ملی جو اس سے زیادہ گنجائش والی ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقر زال کو دی تھی ان کی نظر کمزور تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی کہ وہ سودے کو کالعدم کرنے کا تین دن کا اختیار رکھے اگر وہ راضی ہوں گے تو لے لیں گے اگر پسند نہیں کریں گے تو اس کو ترک کر دیں گے۔

2975- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ رَجُلًا ضَعِيفًا وَكَانَ قَدْ سُفِعَ فِي رَأْسِهِ مَأْمُومَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَهُ الْخِيَارَ فِيمَا يَشْتَرِي ثَلَاثًا وَكَانَ قَدْ ثَقُلَ لِسَانُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَعْ وَقُلْ لَا خِلَابَةَ . فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ لَا خِلَابَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن مضر ایک عمر رسیدہ آدمی تھے ان کے سر میں چوٹ لگی تھی اس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اختیار دیا تھا کہ وہ جو سودا کریں گے اس میں تین دن تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا ان کی زبان میں کچھ لکنت پائی جاتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: تم فروخت کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ لفظ خلاہ کی بجائے خداہ کہا کرتے تھے۔

2976- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَانَ يَتَنَاعُ وَكَانَ فِي عُقَدَتِهِ -يَعْنِي فِي عَقْلِهِ- ضَعْفٌ فَاتَى أَهْلَهُ نَبِيَّ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيَّ

٢٩٧٥- أخرجه الشافعي، ومن طريقه البيهقي في المعرفة (٢٤/٨) باب: خيار الترخا (١١٠٤)؛ أخرجه شافعيان قال: أخرجهني محمد بن اسماعيل
به، وأخرجه الحاكم في البيوع (٢٢/٢) وعنه البيهقي في السنن الكبير (١٨٧٠) من طريق ابن أبي عمير عن شافعيان به، وأخرجه ابن
ساجه في الأحكام (٧٨٩/٢) باب: الحجر على من يفسد ماله (٢٢٥٥) والبيهقي في الكبرى (٢٧٢/٥) من طريق ابن اسماعيل به، وكذلك
أخرجه البخاري في الكبير واللاوي كما في نصب الراية (٧/٤) من طريق ابن اسماعيل به، وروى مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن
عمر نحو هذه القصة دون تسمية هبان بن منقذ، أخرجه مالك في البيوع (٦٨٥/٢) باب: جامع البيوع، ومن طريق مالك أخرجه البخاري
في البيوع (٢٣٧/٤) باب: ما يكره من الخداع في البيع (٢١١٧) وفي العبد (١٩٦٤) باب: ما ينسب من الخداع في البيوع، وأبو داود في
البيوع (٢٨٠/٢) باب: في الرجل يقول عند البيع: لا خلافة (٢٥٠٠) والنسائي في البيوع (٢٥٢/٧) باب: الخديعة في البيع، وأخرجه
عبد الرزاق في (المصنف) (١٥٣٢٧) وأحمد (٦١/٢) والبخاري في الاستقراض (٦٨/٧) باب: ما ينسب من إضاعة المال (٢٤٠٧)
و مسلم في البيوع (١١٦٥/٢) باب: من يخدع في البيع (١٥٣٢) وابن هبان في الحجر (٥٠٥١) من طريق عبد الله بن دينار عن ابن
عمر بن عمر حديث مالك رحمه الله -

٢٩٧٦ سابقه الدار فطنى من طريق الامام احمد رحمه الله وقوفه مسنده (٢٩٧/٢) انشا عبد الوهاب به - وراجع ما بعده -

اللہ علیہ وسلم۔ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا بَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ مَرَّتَيْنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ قَالَ هُوَ جَدِّي مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو - وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أَصَابَتْهُ
أَمَةٌ فِي رَأْسِهِ فَكَسَرَتْ لِسَانَهُ وَنَازَعَتْهُ عَقْلَهُ - وَكَانَ لَا يَدْعُ التِّجَارَةَ وَلَا يَزَالُ يُغْبِنُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ثُمَّ أَنْتَ فِي كُلِّ سِلْعَةٍ تَبْتَاعُهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ
لَيَالٍ فَإِنْ رَضِيتَ فَأَمْسِكْ وَإِنْ سَخِطْتَ فَأَرُدْهَا عَلَى صَاحِبِهَا - وَكَانَ عُمَرُ عُمَرَا طَوِيلًا عَاشَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً
سَنَةً وَكَانَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ فَشَا النَّاسُ وَكَثُرُوا يَتَّاعُ الْبَيْعِ فِي الشُّوقِ وَيَرْجِعُ بِهِ
إِلَى أَهْلِهِ وَقَدْ غِبْنَ غِبْنًا قَبِيحًا فَيُلُومُونَهُ وَيَقُولُونَ لِمَ تَبْتَاعُ فَيَقُولُ فَأَنَا بِالْخِيَارِ إِنْ رَضِيتُ أَخَذْتُ وَإِنْ سَخِطْتُ
رَدَدْتُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا فِيرُدُّ السِّلْعَةَ عَلَى صَاحِبِهَا مِنَ الْغَدِ
وَبَعْدَ الْغَدِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَقْبِلُهَا قَدْ أَخَذْتُ سِلْعَتِي وَأَعْطَيْتِي دَرَاهِمَ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا فَكَانَ يَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
فَيَقُولُ لِلتَّاجِرِ وَيُنْحَكَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ كَانَ جَعَلَهُ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا قَالَ
وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ قَالَ مَا عَلِمْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَعَلَ الْعَهْدَةَ ثَلَاثًا إِلَّا
لِذَلِكَ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي مُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک انصاری کی زبان میں کچھ
لکنت تھی اور اس کے ساتھ سودے میں ہمیشہ گھانا ہو جایا کرتا تھا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس
بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو دو مرتبہ یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھانا برداشت نہیں ہوگا۔
حضرت منقر بن عمرو کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کے سر میں چوٹ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی زبان
میں اثر پڑا تھا اور اس کی ذہنی کیفیت بھی کچھ تبدیل ہو گئی تھی وہ تجارت کیا کرتے تھے اور تجارت میں ہمیشہ انہیں خسارہ ہوتا تھا وہ
نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی چیز
فروخت کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھاٹ نہیں ہوگا پھر تم جس سامان کو خریدتے ہو اس کے بارے میں تم تین دن تک اختیار رکھو اگر
تین دن کے بعد تم راضی ہوئے تو اسے اپنے پاس رکھنا اور اگر پسند نہ ہوا تو اس کے مالک کو واپس کر دینا۔
ان صحابی کی عمر بڑی طویل ہوئی وہ ایک سو تیس سال تک زندہ رہے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب لوگ
برط ف پھیل گئے تھے اور لوگوں کی تعداد بھی زیادہ ہو گئی تھی اور بازار میں خوب سودا ہوا کرتا تھا اس وقت وہ بازار میں
خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابو عباس قلوری عصری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔
”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۶۶)، و تہذیب (۸۰۶۳)۔

2979- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشُ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرَوِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ الْخِيَارُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ -

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اختیار تین دن تک ہوتا ہے۔

...—...—...—...

سودا ختم کرنے کی شرط عائد کرنے کا حکم

امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ تمام اشیاء کی خرید و فروخت کرتے ہوئے تین دن تک (سودا ختم کرنے) کی شرط عائد کرنا درست ہے خواہ یہ اختیار فروخت کرنے والے کو ہو یا خریدار کو ہو۔
امام ابن ابی لیلیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ تین دن سے زیادہ یہ اختیار نہیں ہو سکتا اگر کوئی زیادہ دن کا اختیار رکھتا ہے تو وہ بیع فاسد ہو جائے گی۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن ابی لیلیٰ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام اوزاعی رحمہم فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک مہینے یا اس سے زیادہ کی شرط عائد کرتا ہے تو بھی یہ جائز ہے۔

شیخ ابن شبرمہ سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: فروخت کرنے والے کے لیے کسی بھی صورت میں اختیار کی شرط عائد نہیں کی جا سکتی۔

سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: اگر اختیار کی یہ شرط فروخت کرنے والے کے لیے عائد کی جائے تو سودا فاسد ہو جائے گا۔ سفیان ثوری یہ کہتے ہیں کہ اختیار کی شرط صرف خریدار کے لیے ہوتی ہے اور وہ بھی دس دن یا اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: کپڑے اور اس جیسی دیگر اشیاء میں ایک یا دو دن کی شرط عائد کی جا سکتی ہے۔ اس سے زیادہ کی شرط رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی کنیز خریدتا ہے تو اس میں اس سے کچھ زیادہ کی مدت رکھی جا سکتی ہے لیکن وہ پانچ دن اور ہفتے سے کم ہوگی اسی طرح اگر کوئی سواری خریدتا ہے تو اس پر سوار ہو کر ایک برید تک جا سکتا ہے تاکہ اس کے چلنے کی رفتار وغیرہ کا پتہ چل جائے۔

۲۹۷۹- احرمہ المیسوقی فی السنن الکبری (۲۷۶/۵) کتاب البیوع: باب الدلیل علی اللہ یجوز شرط الخیار فی البیع اکثر من ثلاثۃ ایام من طریق ابی محمد بن حبان ابی التیغ: ثنا محمد بن خالد: بہ۔ قال الزیلعی فی نصب الرایۃ (۸/۴): (احمد بن عبد اللہ بن میسرۃ ان کان لہ العرابی الفسوی: فسور متروک)۔ اللہ- قلنا: ذکرہ ابن حبان فی المجروحین (۱/۱۴۴) وقال: (یاتی عن النقات بما لبس من حدیث الثقات و یسرق احادیث النقات و یلغونها باقوام انبات: لا یحل اللہ حجاج بہ)۔

اس سے زیادہ کے اختیار کی مدت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تاہم یہ اختیار کی شرط فروخت کرنے والے کے لیے ہوتی ہے یا خریدار کے لیے ہوتی ہے اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سودا ختم کرنے کے اختیار کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

سودے کو ختم کرنے کے اختیار کی شرط جائز ہے خریدار کے لیے بھی اور فروخت کرنے والے کے لیے بھی ان دونوں کو تین دن تک یا اس سے کم اختیار ہوگا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ اختیار نہیں ہوگا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: جس مدت کو وہ دونوں متعین کرتے ہیں اتنے عرصے تک دونوں کو اختیار ہوگا۔

2980- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ حِينَ اسْتُخْلِفَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي نَظَرْتُ فَلَمْ أَجِدْ لَكُمْ فِي بُيُوعِكُمْ شَيْئًا أَمْثَلَ مِنَ الْعَهْدَةِ الَّتِي جَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَلِكَ فِي الرَّقِيقِ.

☆ ☆ حبان بن واسع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے اور میں نے یہ بات پائی ہے کہ تمہارے سودوں میں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے میں سب سے مشابہ جو چیز ہے وہ اختیار ہے جو نبی اکرم ﷺ نے حبان بن منقذ کو تین دن تک دیا تھا اور یہ واقعہ ایک غلام کے بارے میں پیش آیا تھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

لسان میزان (۱۳۳/۴) (۵۵۱۳)، جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۴۱۲/۵) (۱۹۱۵)۔

2981- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَمْدَانُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبُو خَنِيْفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَكَّةُ حَرَامٌ وَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَحَرَامٌ أَجْرُ بُيُوتِهَا.

۱ مختصر اختلاف العلماء از امام ابو نعیم احمد بن محمد بن سلام طحاوی ج 3 ص 51

۲ مختصر القدوری از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان

۲۹۸۱- أخرجه الحاكم في المستدرک (۵۲/۲): حدثنا علي بن هشام العملي و أبو جعفر بن عبيد المافظ قال: ثنا محمد بن المنصور العسكري - و من طريق الحاكم أخرجه البيهقي في السنن (۲۵/۶) كتاب البيوع - باب ما جاء في بيع روم مكة - و الحديث صحيحه الحاكم - فتمتبه الذهبي بقوله: (فيه عبيد الله بن أبي زياد و قد لين) - و سياتي في الذي بعد لهذا من طريق محمد ابن الحسن نا أبو حنيفة عن عبيد الله بن أبي يزيد - و هو و هم و الصواب (عبيد الله بن أبي زياد) كما بين المصنف لنا - قال ابن السريني عن يحيى الفطيان: كان وسطا لم يكن بذلك - وقال احمد صالح: وقال مرة: لا بأس به - و قال ابن معين: ضعيف - وقال مرة: ليس به بأس - و قال أبو حاتم: ليس بالقوي - انظر: تهذيب التوسيع (۱۵/۷) - و نفس المافظ حاله في التهذيب (۵۲۲/۱) فقال: ليس بالقوي - و الحديث سياتي من طريق آخر ضعيف بعد الرواية التالية -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور یہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا حرام ہے۔

2982- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ كَذَبًا قَالَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْنُ زَبَاعِهَا وَآكُلُ ثَمَنِهَا - وَقَالَ - مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا . كَذَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ مَرْفُوعًا وَوَهُم فِيهِ وَوَهُم أَيْضًا فِي قَوْلِهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم مقرر کیا ہے یہاں کی زمین کو فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے۔

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مکہ کے گھروں کے معاوضے (یعنی کرائے) میں سے کچھ بھی کھائے گا وہ آگ کھائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو اسی طرح مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔ اس میں انہیں دوسرا وہم یہ ہوا کہ انہوں نے راوی کا نام عبید اللہ بن ابویزید نقل کیا ہے حالانکہ وہ ابن ابی زیاد ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

.....

مکہ کے گھروں کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا حکم
مکہ مکرمہ کی زمین کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ اپنی تصنیف ”التجريد“ میں تحریر کرتے ہیں:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین کو فروخت کرنا یا وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا جائز نہیں ہے۔

حسن بن زیاد نے ان کے حوالے سے اس کے جائز ہونے کی روایت بھی نقل کی ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا

۲۹۸۲- أخرجه محمد بن الحسن في كتاب القدر - كما في نهج الراية (۲۶۶/۱) - عن أبي حنيفة به - قال الزيلعي: وذكر ابن الفطان حسبت أبي حنيفة من رواية محمد بن الحسن عنه وقال: علته ضعف أبي حنيفة ورواه في قوله: (عبید اللہ بن یزید) و اسما لہ (ابن ابی زیاد) ورواه أيضاً في رفعه وخالفه الناس: فأخرجه عيسى بن يونس و محمد بن ربيعة عن عبید اللہ بن ابی زیاد - و لہو الصواب عن ابی نجیح عن ابن عمر - ا -

ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مکہ کے گھروں کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور انہیں کرائے پر دینا بھی جائز نہیں ہے۔“

اسی طرح امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مکہ آزاد جگہ ہے وہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جاسکتا۔“

اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”مکہ قابل احترام ہے وہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا بھی حرام ہے۔“

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے انہوں نے راوی کا نام ابن ابی یزید نقل کیا ہے جبکہ اس کا نام ابن ابی زیاد ہے اور درست یہ ہے کہ یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

(امام قدوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے جس روایت کو نقل کیا ہے اس میں راوی کا نام ابن ابی زیاد ہے جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ نے ”کتاب الآثار“ میں یہ بات نقل کی ہے۔ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب میں یہی بات نقل کی ہے تو پھر امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کو جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اس میں راوی کا نام ابن ابی یزید نقل ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ وہم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو لاحق نہیں ہوا بلکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہے اس کو یہ غلط نہیں ہوئی ہے۔

2983- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنِي أَبُو نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ كِرَاءَ بُيُوتٍ مَكَّةَ إِنَّمَا يَأْكُلُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مَوْقُوفًا.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈال

ہے۔ (یہ روایت) موقوف ہے۔

2984- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَجُورَ بُيُوتٍ مَكَّةَ . مِثْلَهُ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے (اس کے بعد حسب سابق

حدیث ہے)۔

۱۔ التبرید از امام ابوالحسن احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار افغانستان ج 5 ص 2633

۲۹۸۲- اخرجہ البیہقی (۲۵/۶) کتاب: البیوع: باب: ما جاء فی بیوع مکة و کرايتها۔ وقال: اخرجنا لصبه الله بن الحسن بن منصور الطبري الفقيه: ثنا محمد بن الحسين الفارسي: ثنا الحسين بن اسماعيل: به۔ قال البیہقی: (و كذلك اخرجہ محمد بن ربيعة عن عبيد الله بن ابي زياد: بهذا اللفظ موقفاً على عبد الله بن عمرو)۔

2985- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَكَّةُ مَنَاحٌ لَا يَبَاغُ رِبَاعُهَا وَلَا تَوَاجِرُ بَيْوتُهَا -إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مکہ ”مناخ“ ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اور گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جاسکتا۔

اسماعیل بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے اس روایت کو اس کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کیا۔

2986- حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا تَدْعَى رِبَاعٌ مَكَّةَ إِلَّا السَّوَابُ مَنِ احْتِاجَ سَكَنٍ وَمَنِ اسْتَغْنَى اسْكَنَ.

☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں ٹھہر جاتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کو ٹھہرنے کیلئے دے دیتا تھا۔

.....

راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سمعی ابو عمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابو محمد کوفی اخو اسرائیل بن یونس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵۶۶/۵-۵۶۹) ت (۵۲۶۲)۔

○ علقمہ بن نضلہ، مکی، کنانی، (اور ایک قول کے مطابق): کندی تابعی، صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ اخطا من عدہ من صحابۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۷۱۷)۔

2987- حَدَّثَنَا أَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي

۲۹۸۵- أخرجه الحاكم في المستدرج (۵۲/۲) من طريق احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد -به- وقال: (صحيح الإسناد) ولم يجره ما -۱- و تعقبه الذهبي بقوله: (إسماعيل: ضعيف) -۲- وذكره ابن القطان في كتابه من طريق الملقطاني وابن عمري والمقيلي من رواية إسماعيل بن سواجر وأعلوه جميعاً بإسماعيل: كذا في نصب الرتبة للزبيدي (۲۶۵/۴) -۳- وصوب ابن القطان وقفه على عبد الله بن عمرو -۴- ولم يورس ابن عمري في الكامل (۴۶۶/۱) في ترجمة إسماعيل بن سواجر من طريقه -به- وقال ابن عمري: (وإسماعيل بن إبراهيم بن سواجر في حديثه بعض النكارة) وأبو جبر منه -۵- -۶-

۲۹۸۶- أخرجه ابن أبي شيبة في مصنفه ومسنده - كما في نصب الرتبة (۲۶۸/۴) - وعنه ابن ماجه في المعجم (۱۰۲۷/۲) باب: أجرة بيوت مكة (۲۶۷) - وصححه ابنه البوصيري على شرط مسلم - وضعفه الدميري - كما نقل السني - وعنه عبد الباقي في حاشية ابن ماجه -

حَسْبُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ بات اضافی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں

جی ایسا ہی ہوتا تھا۔

2988- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ الْكِنَانِيِّ قَالَ كَانَتْ

تُدْعَى بِيَوْمِ مَكَّةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

السَّوَابِ لَا تَبَاعُ وَمِنْ اِحْتِاجِ سَكَنٍ وَمِنْ اسْتَفْنَى اَسْكَنَ .

☆ ☆ حضرت علقمہ بن نضلہ کنانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد

میں مکہ کے گھروں کو لوگوں کو دے دیا جاتا تھا انہیں فروخت نہیں کیا جاتا تھا جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں رہائش اختیار

کر لیتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کے رہنے کیلئے چھوڑ دیتا تھا۔

2989- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ قَالَ رَأَى السُّدِّيَّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ

- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَأَمْرَاتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ

الْكُفَّةِ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَطْلٍ وَمِقْبِسَ بْنَ صَبَابَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدٍ بْنَ أَبِي سَرْحٍ .

☆ ☆ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہوا تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو خواتین کے علاوہ باقی سب کو امان دی (ان چھ افراد کے بارے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں انہیں زندہ نہ پائے گا۔“ پر دووں میں چھپا ہوا پاؤ تو بھی انہیں قتل کر دو! (وہ افراد یہ تھے: عکرمہ بن ابوجہل، عبداللہ بن خطل،

مقبس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔)

۲۹۸۸- أخرجه محمد بن عبد الله الدارقطني في تاريخ مكة: كما في نصب الراية (۲۶۸/۱) : حدثني جدي احمد بن محمد بن الوليد

بن محمد بن يحيى بن سليمان به - وراجع الذي قبله -

۲۹۸۸- أخرجه البيهقي (۲۵/۶) كتاب: البيوع: باب: ما جاء في بيع دومة مكة و كراشوا و جريان الدارث فبريا - أخبرنا ابو عبد الله العارفي -

باب: ما جاء في البيوع: ثنا ابو الجواب ثنا عفان به - وقال البيهقي: هذا مقطوع وفيه اخبار عن

ما روي في الكسبية في الكسبية ما استغنوا عنه من بيوتهم - وقد أخبر مكان اعلم بشأن مكة منه عن جريان الدارث و البيع فبريا - و الله

علم - الله -

۲۹۸۹- أخرجه اسود داود في الجواد (۵۹/۲) باب: قتل الدارث و الله يعرض عليه الاسلام (۲۶۸۳) و في العسود (۱۱۶/۱) باب: الحكم

بمس ارند (۱۲۵۹) و من طريق الحاكم في المستدرک في المغلزي (۱۵/۲) و أخرجه ابنا: النساني في الترمذي (المحاربة

۱۰۵/۱) باب: الحكم في المرتد و البيهقي في الدلائل (۵۹/۵) ۶۰ كسوم من طريقه احمد بن الفضل به - وله نال في قتل ابن

اصطر و لمر منطلق باسناد الكعبة: أخرجه مالك في الحج (۱۲۳/۱) باب: جامع الحج و من طريقه رواه البخاري في اللباس (۵۸۰۸) باب: البصر

و في جزاء الصيد (۱۸۶۶) و الجواد (۲۰۵۵) و المغلزي (۱۲۸۶) و مسلم في الحج (۱۲۵۷) باب: جواز دخول مكة بغير اهرام و ابو

داود في الجواد (۲۶۸۵) باب: قتل الدارث و الله يعرض عليه الاسلام و الترمذي في الجواد (۱۶۹۲) باب: ما جاء في البصر و النساني

في الحج (۲۰۱/۵) باب: دخول مكة بغير اهرام و في الكبرى كما في النخبة (۲۸۹/۱) و ابن ماجه في الجواد (۲۸۰۵) باب: السلاح و

فرض من مالك عن الرضوي عن انس بن مالك مرفوعا -

2898- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- خِینَ سَارَ إِلَى مَكَّةَ لِيَفْتَحَهَا قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ . فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِبُوا رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَبَجَاءُوا وَكَأَنَّمَا كَانُوا عَلَى مِيعَادٍ ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ وَلَا يُشْرِقَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنْتُمُوهُ . يَقُولُ قَتَلْتُمُوهُ . فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَلِي الصَّافَا فَصَعِدَ الصَّافَا فَخَطَبَ النَّاسَ وَالْأَنْصَارُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ بِقَوْمِهِ وَالرَّغْبَةُ فِي قَرْبَتِهِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْوَحْيَ بِمَا قَالَتْ الْأَنْصَارُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ تَقُولُونَ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَذْرَكَكُمْ رَأْفَةً بِقَوْمِهِ وَرَغْبَةً فِي قَرْبَتِهِ قَالَ فَمَنْ أَنَا إِذَا كَلَّا وَاللَّهِ وَإِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ حَقًّا وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قُلْنَا ذَلِكَ إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تُفَارِقَنَا . قَالَ أَنْتُمْ صَادِقُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ . قَالَ فَوَاللَّهِ مَا فِيهِمْ إِلَّا مَنْ بَلَّ نَحْرَهُ بِاللُّمُوعِ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ کیلئے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انصار کو بلا کر لاؤ! تو انہوں نے اعلان کیا: اے انصار! نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ! انصار آئے یوں جیسے وہ پہلے سے طے شدہ ملاقات کے تحت آئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس راستے پر چلو! جو بھی تمہارے سامنے آنے کی کوشش کرے تم اسے قتل کر دو پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب کی نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر اس دروازے سے باہر نکلے جو صفا (پہاڑی) کے قریب تھا پھر آپ صفا پر چڑھے آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اُس وقت انصار (پہاڑی) کے زیریں حصے میں تھے اُن میں سے کسی نے اپنے ساتھی سے کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہوگئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ تو انصار کے لوگوں نے جو یہ بات کہی تھی اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتلایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہوگئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں! اللہ کی قسم! میں واقعی اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اس اندیشے کے تحت کہی تھی کہ کہیں آپ ﷺ ہم سے علیحدگی اختیار نہ کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں تم

۲۹۹۰- أخرجه الحاكم في البیوع (۵۲/۲) من طریق نصبة بن خالد به- وأخرجه الحاكم أيضاً من طريق محمد بن الفضل عازم ثنا سلام بن مسكين به- وأخرجه ابو داود في الخراج والامارة (۱۶۱/۲) بابية ما جاء في خبر مكة (۲۰۴۱) عن مسلم بن ابراهيم و السائب في التفسير (۳۸- ط: السنة) من طريق نريد بن العباب و البيهقي في الكبرى (۱۷۸/۹) والذليل (۵۷/۵- ۵۸) من طريق الفاضل بن سلام بن مسكين ثلاث تنوع عن سلام بن مسكين بنحوه-

لوگ سچے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اُس وقت اُن میں سے ہر ایک شخص کے آنسو بہتے ہوئے اُس کی گردن تک آ رہے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن رباح انصاری، ابو خالد مدنی سکن بصرہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۲۷)، تہذیب الکمال (۱۲۷/۴) ت (۳۳۲۵)۔

2991- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ قَالَ وَقَدْ نَا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَمَعَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ - قَالَ - فَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَصْنَعُ الطَّعَامَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ هَذَا يَوْمًا وَهَذَا يَوْمًا قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَتَّى يُذْرَكَ طَعَامُنَا . قَالَ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنَّبَتَيْنِ وَجَعَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْأُخْرَى وَجَعَلَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَى السَّاقَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اذْغُ لِي الْأَنْصَارَ . قَالَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا وَابْهَرُوا لَوْنٍ قَالَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَذِهِ أَوْبَاشُ قُرَيْشٍ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا فَاحْصُدُوهُمْ حَصْدًا ثُمَّ مَوِّعِدُكُمْ الصَّفَا . قَالَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَمْ يُشْرِفْ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوا قَالَ وَفُتِحَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاتَى الصَّفَا فَقَامَ عَلَيْهَا - قَالَ - فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَيِّحُ خَضِرَاءَ قُرَيْشٍ فَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ . فَقَالَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ . قَالَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قُرَيْشِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي ذَلِكَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قُرَيْشِهِ كَلَّا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَاكُمُ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ . قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضَنْأًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ . فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَسُولُهُ يُصَدِّقَانِيكُمْ وَيَعْدِرَانِيكُمْ .

☆☆ عبد اللہ بن رباح بیان کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہمارے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ہم میں سے کوئی ایک شخص کہانا تیار کرتا اور پھر اپنے ساتھیوں کی دعوت کرتا ایک دن ایک شخص یہ کام کرتا دوسرے دن دوسرا کر لیتا جب میری باری آئی تو میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۹۹۱ - أخرجه مسلم في الجهاد و السير (۱۷۸۰) باب: فتح مكة من طريق حماد بن سلمة بنحوه - و أخرجه النسائي في التفسير (۳۸۸-۳۸۹) السنة ۱ و أبو داود في المسالك (۱۸۷۲) مضمرة باب: في رفع اليد إذا رأى الهبت و الطيالسي (۲۴۲۵) و ابن أبي شيبة (۴۷۱/۱۶ - ۴۷۲) و أحمد (۵۲۸/۲۰) و البيهقي (۱۱۷/۹ - ۱۱۸) و ابن حبان (۴۷۶۰) من طريق سليمان ابن المغيرة عن ثابت بنحوه -

حوالے سے ہمیں کوئی حدیث سنانی ہے جب تک کھانا نہیں آ جاتا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، لشکر کے دائیں طرف والے اور بائیں طرف والے دونوں حصوں میں سے ایک کا امیر نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دوسرے حصے کا امیر مقرر کیا، لشکر کے پیچھے والے حصے کا امیر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بنایا جو وادی کے نشیبی حصے میں تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! انصار کو میرے پاس بلا کر لاؤ! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں بلایا تو وہ تیزی سے چلتے ہوئے آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انصار! یہ قریش کے اوباش لوگ کل جب تمہارے سامنے آئیں تو تم نے انہیں پیس دینا ہے، ہماری تمہاری ملاقات صفا (پہاڑی) پر ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا۔ اگلے دن جس شخص نے مقابلے کیلئے آنے کی کوشش کی انہوں نے اسے مار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو فتح نصیب ہوئی آپ ﷺ صفا (پہاڑی) پر تشریف لائے اور اُس پر کھڑے ہو گئے۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر قریش کو اسی طرح مارا جاتا رہا تو آج کے بعد قریش (کا نام و نشان) نہیں رہے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اُسے امان ہے جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اُسے امان ہے جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اُسے امان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار نے یہ کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ پر اس بارے میں وحی نازل ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے یاد رکھنا! میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میں یہ بات کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحییٰ بن حسان، ابو خطاب حسانی مکرئی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۱۶)۔

2992- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ
بْنِ عُيَيْدٍ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الرَّزَجِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ سُرْقٍ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ

۲۹۹۲- أخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱۵۷/۱): حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا يحيى ابن صالح الوحاظي قال: ثنا مسلم بن خالد - هـ - وعلقه البيهقي في الكبرى (۱۵۰/۶) كتاب التفسير: باب ما جاء في بيع عمر المغلس في دينه قال: (وداد مسلم بن خالد الرحبي عن زيد ابن اسلم عن ابن البيلماني عن سرق - ا -) وأخرجه ابن سعد في الطبقات (۲۹۹/۷) في ترجمة سرق عن أحمد بن محمد بن الوليد اللندقي المكي - صاحب تاريخ مكة - حدثنا هشام بن خالد عن زيد بن اسلم بسندنا لا يشاركه مطر -

عَلَى مَالٍ - أَوْ قَالَ عَلَى دَيْنٍ - فَذَهَبَ بِنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَمْ يُصِبْ لِي مَالًا قَبَاعِي مِنْهُ أَوْ بَاعِي لَهُ. خَالَفَهُ ابْنُ زَيْدٍ بَنِ اسْلَمَ.

★★ سرق بیان کرتے ہیں: میں نے کسی شخص کا کچھ مال دینا تھا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں: کسی شخص کا قرض دینا تھا) وہ شخص مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا جو بھی مال تھا نبی اکرم ﷺ نے اُسے اُس شخص (کو ادائیگی) کیلئے فروخت کر دیا۔

زید بن اسلم کے دونوں بیٹوں نے اسے نقل کرنے میں مختلف بات نقل کی ہے۔

2993- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَعْنَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بَنِ اسْلَمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ كَانَ فِي غَزَاةٍ وَسَمِعَ رَجُلًا يَنَادِي آخَرَ يَقُولُ يَا سُرْقُ يَا سُرْقُ فِدَعَاهُ فَقَالَ مَا سُرْقُ قَالَ سَمَائِيهِ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْ أَعْرَابِي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَيْتُ عَنْهُ فَاسْتَهْلَكْتُ لَمَنَّا فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ بَطْلَنِي فَقَالَ لَهُ النَّاسُ أَنتَ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَاسْتَأْذِنَ عَلَيْهِ فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى مِنِّي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اطْلُبْهُ . قَالَ فَوَجَدَنِي فَآتَى بِي النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا اشْتَرَى مِنِّي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي . فَقَالَ آعِطْهُ لَمَنَّا . قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَهْلَكْتُهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَنْتَ سُرْقُ . ثُمَّ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ اذْهَبْ فَبِعْهُ فِي السُّوقِ وَخُذْ لَمَنْ نَاقَتِكَ . فَأَقَامَنِي فِي السُّوقِ فَأَعْطَى بِنِ لَمَنَّا فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي مَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ آعِطْهُ . فَأَعْتَقَنِي الْأَعْرَابِيُّ .

★★ زید بن اسلم کے صاحبزادے عبدالرحمن اور عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک جنگ میں شریک ہوئے انہوں نے کسی شخص کو سنا جو کسی دوسرے شخص کو بلند آواز میں پکار رہا تھا: اے سرق! اے سرق! تو زید بن اسلم نے اُسے بلایا اور دریافت کیا: سرق سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے میرا یہ نام رکھا ہے میں نے ایک دیہاتی سے ایک اونٹنی خریدی پھر میں اُس سے چھپ گیا میں نے اُس اونٹنی کی قیمت کو بھی ضائع کر دیا وہ دیہاتی مجھے تلاش کرتا ہوا آیا تو لوگوں نے اُس سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص نے مجھ سے اونٹنی خریدی اور پھر وہ مجھ سے چھپ گیا ہے میں اُسے ڈھونڈ نہیں سکا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے تلاش کرو! راوی بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے ڈھونڈ لیا اور مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! یہ وہ شخص ہے جس نے مجھ سے اونٹنی خریدی تھی اور مجھ

۲۹۹۲- علفہ البیوع فی السنن (۵۰/۶) من هذه الطريقتين: فقال بعد ذكر طريق عبد الحميد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار: (وبسمناه اضربه عبد الرحمن و عبد الله ابنا زيد بن اسلم عن ابوسمعة) اتهم من ذلك في اثرائه من اعرابي ناقة و استولى له نسوا (۱) - ۵۱ - و انظر الشرح بلوه -

سے چھپ گیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی قیمت اسے ادا کرو! تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ تو مجھ سے ضائع ہو گئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے دیہاتی سے فرمایا: تم جاؤ! اسے بازار میں فروخت کر دو اور اپنی اونٹنی کی قیمت وصول کر لو۔ تو اُس دیہاتی نے مجھے بازار میں کھڑا کیا، میری جو قیمت لگائی گئی تو اُس نے خریدار سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کر دوں گا، تو اُس دیہاتی نے ہی مجھے آزاد کر دیا۔

2994- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ شَيْخًا بِالْأَسْكَندَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سُرْقٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا الْإِسْمُ قَالَ اسْمُ سَمَانِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَنْ أَدَّعُهُ. قُلْتُ وَلِمَ سَمَّاكَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ مَالِي يَقْدَمُ فَبَايَعُونِي فَاسْتَهْلَكْتُ أَمْوَالَهُمْ فَأَتَوَا بِي النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ أَنْتَ سُرْقٌ. وَبَاعَنِي بِأَرْبَعَةِ أْبْعَرَةٍ فَقَالَ الْغُرَمَاءُ لِلَّذِي اشْتَرَانِي مَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَعْتَقَهُ. قَالُوا فَلَسْنَا بِأَرْهَدَ فِي الْآخِرِ مِنْكَ. فَأَعْتَقُونِي بَيْنَهُمْ وَبَقِيَ اسْمِي.

★★ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے اسکندریہ میں ایک بزرگ کو دیکھا جن کا نام ”سرق“ تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کیا نام ہوا؟ تو انہوں نے بتایا: میرا یہ نام نبی اکرم ﷺ نے رکھا ہے، میں اسے ترک نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ کا یہ نام کیوں رکھا؟ تو انہوں نے بتایا: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے لوگوں کو بتایا کہ میرا مال آ رہا ہے، اُن لوگوں نے میرے ساتھ کچھ سودے کیے، میں نے انہیں جو ادائیگیاں کرنی تھیں وہ مال مجھ سے ضائع ہو گیا، وہ لوگ مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے مجھے چار اونٹنیوں کے عوض میں فروخت کر دیا۔ اُن قرض خواہوں نے مجھے خریدنے والے سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کر دوں گا، تو اُن لوگوں نے کہا: ہمیں بھی اجر کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی تمہیں ہے، تو اُن لوگوں نے مل کر مجھے آزاد کر دیا، لیکن میرا یہ نام باقی رہ گیا۔

2995- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَكَّةَ قِيلَ آيَنَ تَنْزِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي

۲۹۹۴- أخرجه الحاكم في المستدرک (۵۱/۲) عن علي بن عيسى العبدي ثنا محمد بن اسحاق بن خزيمة - به - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في السنن (۵۰/۶) - وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱۵۷/۱) حدثنا ابن مزيار قال: ثنا عبد الحميد بن محمد الوارث ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار - فذكره - والعصبة صححه الحاكم على شرط البخاري وقال البيهقي في السنن (۵۰/۶) و أخرجه تيجنا في المستدرک فيما لم نقرأ عليه عن أبي بكر بن عتابة المصلي عن أبي قلابة عن عبد الحميد بن محمد بن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن عبد الرحمن بن البيهقي - ومنه حديث سرق على هو لاء - و كذا في نسخة - عبد الرحمن بن عبد الله و اسما - وان كان الحديث عن زيد عن ابن البيهقي فابن البيهقي ضعيف في الحديث - وفي اجماع العلماء على خلافه و لعمري لا يهتمون على ترك رعاية ثابتة - راجع على ضعفه او نسخه ان كان ثابتة - وبالله التوفيق - ۵۱ -

۲۹۹۵- أخرجه مسلم في الحج (۹۸۵/۲) باب: النزول بمكة للحاج - وتوريت بعد ما (۱۱۰/۱۲۵۱) من طريق زعمه بن صالح - حدود -

مَنْزِلُكُمْ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ کیا اپنے گھر میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل (بن ابوطالب) نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (کیونکہ) کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ مہران بن ابی عمر عطار، ابو عبد اللہ رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہامی و حفظ، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۹۸۲)، تہذیب الکمال (۲۳۵/۷) ت (۶۸۲۰)۔

2996- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّنِيزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْمَخْرَمِيُّ ح وَآخِرَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَنَ تَنْزِلُ غَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مِثْرَابٍ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کل آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ اگر اللہ نے چاہا (راوی بیان کرتے ہیں): یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے وراثت میں ہمارے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلیل مخزومی، بغدادی، ابو جعفر فلاس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۰۱)۔

2997- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَبَعْرُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَنَ تَنْزِلُ دَارَكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ . وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ

۲۹۹۶ أخرجه احمد (۲۰۱/۵) : ثنا روح : به - وأخرجه مسلم في الحج (۹۸۵/۲) باب: النزول بسكة للمعاج : و ترويت عنه لها (۱۲۵۱/۱۶۵) من طرق روح بن عباد عن محمد بن أبي حفصة - ومعه - بنحوه - وأخرجه البخاري في المغازي (۶۰۶/۷) باب: ابن - كز النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح (۱۲۸۲) من طريق سعدان بن يحيى : حدثنا محمد بن أبي حفصة : به -

وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا لَانَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ . قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانُوا يَتَاوَلُونَ فِي ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا) إِلَى قَوْلِهِ (مِنْ وَلَا يَتِيهِمْ مِنْ شَيْءٍ) ★★ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں قیام کریں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھریا جگہ چھوڑی ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جناب عقیل جناب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے وہ اور طالب دونوں (ابوطالب کے وارث ہوئے تھے) جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اُن کے وارث نہیں ہوئے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اہل علم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد لیتے ہیں۔

”وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے ہجرت کی جہاد کیا۔“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”اُن کی ولایت میں سے کچھ نہیں ہے۔“

2998- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ .

★★ یہی روایت زہری سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے) فرمایا: ہم ”خیف بنی

کنانہ“ میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔

2999- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَعُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَيْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّا بِأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

وَهُوَ عَلَى الْعِرَاقِ مُقْبِلَيْنِ مِنْ أَرْضِ فَارِسَ فَقَالَ مَرَّحَبًا بِابْنَيْ أَخِي لَوْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَوْ كُنْتُ أَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ

وَبَلَى هَذَا الْمَالُ قَدْ اجْتَمَعَ عِنْدِي فَخُذَاهُ فَاشْتَرِيَا بِهِ مَتَاعًا فَإِذَا قَدِمْتُمَا عَلَى عُمَرَ فَبِيعَاهُ وَلَكُمْمَا الرِّبْحُ وَادْفَعَا

إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ رَأْسَ الْمَالِ وَاضْمَنَاهُ . قَالَ فَلَمَّا قَدِمَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَهُمَا أَكُلْ أَوْلَادُ الْمُهَاجِرِينَ

صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ هَذَا فَقَالَا لَا . فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَأْتِي أَنْ يُجِيزَ ذَلِكَ . وَجَعَلَهُ قِرَاضًا .

2997- أخرجه البخاري في الحج (١٥٨٨) باب: نوربنت مكره وبيعه وشرائه و مسلم في الحج (٩٨٤/٢) باب: النزول بسكة للمعاج و

نوربنت مكره و (١٢٥١) و ابن ماجه في الفرائض (٢٧٣٠) باب: ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك و ابن حبان (٥١٤٩) و الطحاوي في

السماني (٥٠٦٩/٤) و السنن (١٩٨/٢) و الحاكم (٦٠٢/٢) و البيهقي في الكبرى (٢٤٤/٦) (١٢٢/٩) من طرق عن ابن ولعب: به و أخرجه

عبد الرزاق (٩٨٥١) و عنه احمد (٢٠٢/٥) و البخاري في الجهاد و السير (٢٠٥٨) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم للمسيحود: اسلموا

تسلموا و مسلم في الحج (١٢٥١) باب: النزول بسكة للمعاج و ابو داود في الفرائض (٢٩١٠) باب: أهل بيت المسلم الكافر و السماني في

الحج: كما في النخعة (١٥٨/١) و ابن ماجه في المناسك (٢٩٤٢) باب: دخول مكة و البيهقي (١٦٠/٥) (٢٧٨/٦) من طرق عن الرضوي

بنحوه-

2998- أخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٩٨٥١) و عنه احمد (٢٠٢/٥) و البخاري و مسلم و غيرهما- راجع تفريغ ما قبله-

2999- أخرجه مالك في القراض (٦٨٧/٢-٦٨٨) باب: ما جاء في القراض عن زيد بن اسلم بنحوه- و من طريق مالك أخرجه الساجي في

المسند (١٦٩/٢) و من طريق الساجي أخرجه البيهقي في السنن (١١٠/٦) أهل كتاب القراض و في المعرفة (٢٢٢/٨) باب: القراض (١٢٠٦٥)-

☆☆ عبد اللہ بن زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے عبد اللہ اور عبید اللہ کا گزر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو عراق میں (گورز کے فرائض سرانجام دے رہے) تھے یہ دونوں حضرات ایران کی سرزمین سے آرہے تھے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں بھتیجوں کو خوش آمدید! کاش میرے پاس کوئی چیز ہوتی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کاش میں کسی چیز پر قدرت رکھتا (جو میں تمہیں دے سکتا) ہاں! البتہ میرے پاس یہ مال اکٹھا ہوا ہے تم اسے لو اس کے ذریعہ سامان خریدو جب تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ تو اسے فروخت کر دینا منافع تمہارا ہوگا اور اصل مال تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ادا کر دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا ابو موسیٰ نے تمام مہاجرین کی اولاد کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اسے درست قرار نہیں دیں گے انہوں نے اسے "قراض" کے طور پر دیا۔

3000- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ وَابْنُ لَهْبَعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَنْ غَيْرِهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَعْطَاهُ مَالًا مُقَارَضَةً فَضَرَبَ لَهُ بِهِ إِلَّا تَجَعَلَ مَالِي فِي كَيْدٍ وَطَبِيٍّ وَلَا تَحْمِلَهُ فِي بَحْرٍ وَلَا تَنْزِلَ بِهِ فِي بَطْنٍ مَسِيلٍ فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِي.

☆☆ نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو "مقارضہ" کے طور پر کوئی چیز دیتے تھے تو اس پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ تم میرے مال کو کسی جاندار کو نہیں دو گے کسی سمندری سفر پر نہیں لے جاؤ گے اسے لے کر کسی آبی گزرگاہ میں پڑاؤ نہیں کرو گے اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کیا (اور میرا مال ضائع ہوا) تو اس کا تاوان ادا کرو گے۔

3001- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْسَاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي سَرِيَّةٍ ثَلَاثِينَ رَاكِبًا - قَالَ - فَنَزَلْنَا عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ فَسَأَلْنَاهُمْ أَنْ يُضَيِّقُوا فَاكِبًا - قَالَ - فَلَدِغَ سَيِّدُ الْحَيِّ فَاثَوْنَا فَقَالُوا أَلَيْكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقَرِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَفْعَلُ حَتَّى تُعْطُونَا فَقَالُوا فَإِنَّا نَعْطِيكُمْ

۲۰۰۰- أخرجه البيهقي في سننه (۱۱۱/۶) كتاب القراض: أخبرنا أبو بكر و أبو ذكريا قالا: ثنا أبو العباس: ثنا محمد: ثنا ابن وهب: أخبرني ابن لهيعة و حيوته بن شريح عن محمد بن عبد الرحمن الأسدي عن عروة بن الزبير عن حكيم بن حزام: أنه كان يدفع المال مقارضة إلى الرجل و يشترط عليه ألا يجره بطن و لا يبتاع به حيواناً و لا يحملة في بحر - فإن فعل شيئاً من ذلك فقد ضمن ذلك المال - قال البيهقي فيه: حديث منكر ضعيف -

۲۰۰۱- أخرجه أحمد في المسند (۲/۱۰) و الترمذي في الطب (۲۸۸/۴) باب ما جاء في أخذ الجرة على التعويض و النسائي في الكبرى كما في النخبة (۲/۱۵۲) و ابن ماجه في التجارات (۲/۷۲۹) باب أجر الرائي (۲/۱۵۶) و ابن المني في عمل اليوم و الليلة (۱/۶۱) من طرق عن أبي معاوية: محمد بن هازم القزويني - به - و قال الترمذي: (حديث حسن) و أبو نضرة اسمه: المنذر بن مالك بن قطة - و رخص الشافعي للمسلم أن يباخذ على تعليم القرآن اجراً و يرى له أن يشترط على ذلك و احتج بوضو الحديث و جعفر بن إياس: هو جعفر بن أبي وهيب و هو أبو بشر - و هو نعبة و أبو عوانة و هشام و غير واحد عن أبي بشر هذا الحديث عن أبي الظنور كذا عن أبي سعيد عن النجاشي صلى الله عليه وسلم -

ثَلَاثِينَ شَاةً قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ قَالَ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا عَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ فَكَفَفْنَا حَتَّى آتَيْنَا النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ وَمَا عَلِمَكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ فَأَقْسِمُوهَا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ بِسَهْمٍ -

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم تیس سواروں کو ایک مہم پر روانہ کیا، ہم نے ایک عرب قبیلے (کی بستی) کے پاس پڑاؤ کیا، ہم نے اُن سے مہمان نوازی کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا، وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا آپ میں سے کوئی شخص بچھو کے کاٹنے کا دم کر سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں کر سکتا ہوں، لیکن میں ایسا اُس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم لوگ ہمیں (اس کا معاوضہ) ادا نہیں کرو گے، انہوں نے کہا: ہم آپ لوگوں کو (اس کے معاوضے میں) تیس بکریاں دیں گے، راوی کہتے ہیں: میں نے اُس شخص پر سورۃ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا، جب ہم نے وہ بکریاں وصول کیں تو ہمیں اس بارے میں کچھ الجھن محسوس ہوئی، ہم نے اُن بکریوں (کا گوشت) استعمال نہیں کیا، پھر جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے؟ (میں نے جواب دیا: آپ نے بتایا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

3002- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُذَرِّبَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَحْوَهُ خَالَفَهُ شُعْبَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم شعبہ نامی راوی نے اس میں کچھ مختلف نقل کیا ہے۔

3003- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ

۲۰۰۲- أخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۵۵۲/۲) من طريق جلي بن عبيد: به- وخرجته نضره من طريق أبي معاوية عن الأعمش: في الذي قبله وخرجته محمد بن عبيد- أخرجه جلي- عن الأعمش: به- أخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۵۵۲/۲)- وأخرجه جرير عن الأعمش: به- أخرجه ابن عبان (۶۱۱۲) وابن السني (۶۸۱)-

۲۰۰۳- أخرجه أحمد (۴۴/۲): ثنا محمد بن جعفر: به- وأخرجه البخاري في الطب (۲۰۸/۱۰) باب: الرقي بفتح الكسابة (۵۷۳۶) وابن ماجة في النجلاء (۷۲۹/۲) باب: أجمد الراقي (۲۱۵۶) كما قالوا عن محمد بن بشر عن محمد بن جعفر: به- وأخرجه الترمذي في الطب (۲۴۹-۲۴۸/۴) باب: ما جاء في أخذ الأجر على التمريض (۲۰۶۴) من طريق عبد الحميد بن عبد الوارث: حدَّثنا شعبة: به- وقال الترمذي: قلنا سميت صحيح: قلنا أصح من حديث الأعمش عن جعفر بن إياس: وقلنا روى غير واحد قلنا الحديث عن أبي بشر: حماد بن أبي وحشية: عن أبي المتوكِّل: عن أبي سعيد- وجعفر بن إياس: فهو جعفر بن أبي وحشية)- أخرجته أبو عوانة الوصاح: عن أبي بشر: به- أخرجه البخاري في الأجر (۲۲۷۶) باب: ما يطلى في الرقية على أهياء العرب بفتح الكسابة وفي الطب (۵۷۱۹) باب: المفت في الرقية وأبو داود في الأجر (۲۴۱۸) باب: كسب الأطباء: وفي الطب (۲۹۰۰) باب: كيف الرقي! والبيهقي في الكبرى (۱۲۱/۶)- وأخرجته قيسم عن أبي بشر: به- أخرجه أحمد (۲/۲) ومسلم في السلام (۲۲۰۱) باب: جواز أخذ الأجر على الرقية بالقرآن والاذكار: وأخرجه النسائي في اليوم والليل (۱۰۲۹) والطحاوي في المعاني (۱۳۷-۱۳۶/۴)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اتُوا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لَدَغَ سَيْدٌ أُولَئِكَ فَقَالُوا أَفِيكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا فَلَا تَفْعَلْ أَوْ تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِّنْ شَاءٍ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَاتَوْهُمْ بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهَا حَتَّى نَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَأَلُوا النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ذَلِكَ فَضَحِكَ وَقَالَ مَا يُذْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ خُلِدَتْهَا وَاضْرِبُوا لِي فِيهَا بِسْمَهُمْ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس آئے تو ان لوگوں نے ان حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی اسی دوران ان لوگوں کے سردار کو کسی (زہریلے جانور نے) کاٹ لیا، ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اس کی کوئی دوائی ہے یا کوئی دم کرنے والا ہے؟ تو ان حضرات نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی اس لیے ہم تو ایسا نہیں کریں گے یا پھر یہ ہے کہ تم ہمیں اس کا کوئی معاوضہ ادا کرو۔ تو ان لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ معاوضہ مقرر کیا تو انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کی وہ اپنا لعاب منہ میں اکٹھا کرتے اور (جانور کی کاٹی ہوئی جگہ پر) ڈال دیتے تو وہ شخص ٹھیک ہو گیا۔ وہ لوگ بکریاں لے کر ان کے پاس آئے (تو ان میں سے بعض حضرات نے) یہ کہا: ہم انہیں اس وقت تک (استعمال) نہیں کریں گے جب تک نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت نہ کر لیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ مسکرا دیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کے ذریعہ دم بھی ہوتا ہے؟ تم انہیں استعمال کرو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھو۔

3004 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَخْرِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ قَتَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعَثَ سَرِيَّةً عَلَيْهَا أَبُو سَعِيدٍ فَمَرَّ بِقَرْيَةٍ فَإِذَا مَلِكُ الْقَرْيَةِ لَدِيغٌ لَسَّائَاهُمْ طَعَامًا فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُنْزِلُونَا فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ يُحْسِنُ أَنْ يَرْفِيَ إِنْ الْمَلِكُ يَمُوتُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَاتَيْتُهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَأَفَاقَ وَبَرَأَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالنَّزْلِ وَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالشَّاءِ فَأَكَلْنَا الطَّعَامَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَأَبَوْنَا أَنْ يَأْكُلُوا مِنَ الْغَنَمِ حَتَّى آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَخْبَرْتُهُ أَخْبَرْتُهُ فَقَالَ وَمَا يُذْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أَلْقَى فِي رُوعِي . قَالَ فَكُلُوا وَأَطِيعُونَا مِنَ الْغَنَمِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جس کے امیر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھے ان کا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا جس کے امیر کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا، ہم نے ان

۳۰۰۴ - أخرجه أحمد في مسنده (۵۰/۲) قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير أبو أحمد قال: حدثنا عبد الرحمن بن النعمان أبو النعمان الانصاري الكوفي عن سليمان بن قتيبة - به - (تنبيه) كذا وقع في المطبوع من المسند (قتيبة) - والصواب (قته) كذا في تعجيل النسخة (۶۹۷/۲) ورواه في النسخة (۷۸۲/۷) - قال ابن حجر في التلخيص: ورواه ابن المبرق في قته امه - وذكره ابن حبان في الثقات بلس: ابا عبد بن -

لوگوں سے کھانے کیلئے مانگا تو انہوں نے ہمیں کھانے کیلئے نہیں دیا اور ہمیں پڑاؤ بھی نہیں کرنے دیا (ہم نے بستی سے باہر پڑاؤ کیا) اُس بستی کا ایک فرد ہمارے پاس سے گزرا تو بولا: اے اہل عرب! کیا تم میں سے کوئی شخص دَم کر سکتا ہے؟ ہمارا سردار مر رہا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس کے پاس آیا اور میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اُس پر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اُن لوگوں نے ہماری طرف کھانے کا سامان اور بکریاں بھیجیں میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا کھالیا لیکن میرے ساتھیوں نے اُن بکریوں (کو ذبح کر کے اُن کا گوشت کھانے سے) انکار کر دیا یہاں تک کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دَم بھی ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بات میرے ذہن میں آگئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اُن بکریوں (کا گوشت) کھاؤ اور اُس میں سے ہمیں بھی کھاؤ۔

راویان حدیث کا تعارف:

- عبد الرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوزہ انصاری، ابونعمان کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۵۶)۔
- قاسم بن عیسیٰ بن ابراہیم، طائی واسطی۔ قال ابوعبید الا جری، عن ابی داود: تغیر عقلہ، و ذکرہ ابن حبان فی کتاب ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۷/۷۷) ت (۵۳۹۵)۔
- ہارون بن مسلم بن ہرمز، ابو حسین، صاحب حناء لین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۹۳/۹) ت (۳۹۲)۔

3005 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَيْسَى الطَّائِي حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْحُسَيْنِ الْعَجَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَكِبَ فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذْ عَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ زَعِيمَ الْحَتَّى لَسَلِيمٌ - يَعْنِي لَدَيْغًا - فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ عَلَى شَاءٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالُوا بِمَ رَقِيَتْهُ قَالَ رَقِيَتْهُ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَلَمْ يَقْرَبُوا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِمَا صَنَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَمَا يَذْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ . يَعْنِي أَمَّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . أَخْرَجَ فِي الصَّحِيحِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام کہیں جا رہے تھے ایک شخص اُن کے

۳۰۰۵ - لم أجده عند غير المصنف من هذه الطريقتين لكن انشأه حسن - القاسم بن عيسى الطائي: قال العافظ في التفسير (۵۵۱۱) : صدوق
تفسيره و هارون بن مسلم العجلي صدوق كما في التفسير (۷۲۸۹) - لكن تابع هارون عليه ابو معشر يوسف بن سعد: كما سباني في
الني بعد هذا -

سامنے آیا اور بولا اس قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا ہے کیا تم میں سے کسی کو دم مہکنا آتا ہے؟ تو ان حضرات میں سے ایک صاحب چلے گئے انہوں نے اس سردار پر دم کیا اس شرط پر (کہ معاوضے کے طور پر انہیں) بکریاں دی جائیں گی پھر وہ ان بکریوں کو ساتھ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: آپ نے کس چیز کے ذریعہ دم کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے سورۃ فاتحہ کے ذریعہ دم کیا ہے تو ان ساتھیوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ ان ساتھیوں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں لیا جو انہیں معاوضے کے طور پر ملا تھا۔ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: یا رسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے تو ان صاحب نے بھی نبی اکرم ﷺ کو بتایا جو انہوں نے کیا تھا (یعنی سورۃ فاتحہ کا دم کیا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے؟ یعنی سورۃ فاتحہ کا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جس بھی چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اس میں سب سے زیادہ حق دار اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث ”صحیح“ میں نقل کی گئی ہے۔

3006- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَخُولُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ لَدِيعٌ أَوْ سَلِيمٌ فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَفَأَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَيْءٍ قَبْرًا فَبَجَاءَ إِلَى أَصْحَابِهِ بِالشَّيْءِ فَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ لَدِيعٌ أَوْ سَلِيمٌ فَانْطَلَقْتُ فَرَفَعْتُهُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَلَى شَيْءٍ قَبْرًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ مُضَارِبٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ الْبَرَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کو دم مہکنا آتا ہے؟ تو ان اصحاب میں سے ایک صاحب چلے گئے انہوں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس شخص پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا پھر وہ صاحب وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو ان ساتھیوں نے کہا: تم نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی:

۳۰۰۶- أخرجه البيهقي في الكبری (۱۲۶/۶) وابن حبان في المجلة (۵۱۶) عن طريق عبيد الله القواريري به- وأخرجه البخاري في الطب (۵۷۳۷) سابع الشروط في الرقية بفتح الكتاب عن سيدان بن مضارب أبي محمد الباطلي عن أبي معشر بنحوه-

یا رسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے تو اُن صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا تو میں گیا اور میں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر اللہ کی کتاب پڑھ کر اُس شخص پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اُن میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام بخاری نے سیدان بن مضارب کے حوالے سے ابو معشر سے نقل کیا ہے۔

3087- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِسَبِيٍّ فَأَمَرَنِي بِبَيْعِ أَخَوَيْنِ قَبْعَتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ أَفَرِّكُهُمَا وَأَرْتَجِعُهُمَا وَبَعْتُهُمَا جَمِيعًا وَلَا تُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے آپ نے مجھے اُن میں سے دو بھائیوں کو فروخت کرنے کا حکم دیا میں نے انہیں فروخت کرتے ہوئے انہیں جدا کر دیا (یعنی دو الگ الگ آدمیوں کو فروخت کیا) جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن دونوں کو واپس لو اُن دونوں کو ایک ساتھ فروخت کرو اُن میں جدائی نہ ڈالو۔

3088- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبَعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ . قُلْتُ بَعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رُدَّهُ .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو غلام بہہ کیے جو دونوں بھائی تھے میں نے اُن دونوں

۲۰۷- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۱/۲) من طريق يحيى بن أبي طالب ثنا عبد الوهاب ابن عطاء به - وقال: (حديث غريب صحيح هلبي شرط التبيين) ولم يخرجاه - وقيل: عن الحكم عن ميمون بن أبي شبيب عن علي - وهو صحيح أيضا - (۱) - (۲) - وثنائي رواية الحكم عن ميمون عنه ثنا ان شاء الله تعالى وقال ابن القطان - كما في نصب الراية (۲۶/۱) - (۳) - (۴) - (۵) - (۶) - (۷) - (۸) - (۹) - (۱۰) - (۱۱) - (۱۲) - (۱۳) - (۱۴) - (۱۵) - (۱۶) - (۱۷) - (۱۸) - (۱۹) - (۲۰) - (۲۱) - (۲۲) - (۲۳) - (۲۴) - (۲۵) - (۲۶) - (۲۷) - (۲۸) - (۲۹) - (۳۰) - (۳۱) - (۳۲) - (۳۳) - (۳۴) - (۳۵) - (۳۶) - (۳۷) - (۳۸) - (۳۹) - (۴۰) - (۴۱) - (۴۲) - (۴۳) - (۴۴) - (۴۵) - (۴۶) - (۴۷) - (۴۸) - (۴۹) - (۵۰) - (۵۱) - (۵۲) - (۵۳) - (۵۴) - (۵۵) - (۵۶) - (۵۷) - (۵۸) - (۵۹) - (۶۰) - (۶۱) - (۶۲) - (۶۳) - (۶۴) - (۶۵) - (۶۶) - (۶۷) - (۶۸) - (۶۹) - (۷۰) - (۷۱) - (۷۲) - (۷۳) - (۷۴) - (۷۵) - (۷۶) - (۷۷) - (۷۸) - (۷۹) - (۸۰) - (۸۱) - (۸۲) - (۸۳) - (۸۴) - (۸۵) - (۸۶) - (۸۷) - (۸۸) - (۸۹) - (۹۰) - (۹۱) - (۹۲) - (۹۳) - (۹۴) - (۹۵) - (۹۶) - (۹۷) - (۹۸) - (۹۹) - (۱۰۰) - (۱۰۱) - (۱۰۲) - (۱۰۳) - (۱۰۴) - (۱۰۵) - (۱۰۶) - (۱۰۷) - (۱۰۸) - (۱۰۹) - (۱۱۰) - (۱۱۱) - (۱۱۲) - (۱۱۳) - (۱۱۴) - (۱۱۵) - (۱۱۶) - (۱۱۷) - (۱۱۸) - (۱۱۹) - (۱۲۰) - (۱۲۱) - (۱۲۲) - (۱۲۳) - (۱۲۴) - (۱۲۵) - (۱۲۶) - (۱۲۷) - (۱۲۸) - (۱۲۹) - (۱۳۰) - (۱۳۱) - (۱۳۲) - (۱۳۳) - (۱۳۴) - (۱۳۵) - (۱۳۶) - (۱۳۷) - (۱۳۸) - (۱۳۹) - (۱۴۰) - (۱۴۱) - (۱۴۲) - (۱۴۳) - (۱۴۴) - (۱۴۵) - (۱۴۶) - (۱۴۷) - (۱۴۸) - (۱۴۹) - (۱۵۰) - (۱۵۱) - (۱۵۲) - (۱۵۳) - (۱۵۴) - (۱۵۵) - (۱۵۶) - (۱۵۷) - (۱۵۸) - (۱۵۹) - (۱۶۰) - (۱۶۱) - (۱۶۲) - (۱۶۳) - (۱۶۴) - (۱۶۵) - (۱۶۶) - (۱۶۷) - (۱۶۸) - (۱۶۹) - (۱۷۰) - (۱۷۱) - (۱۷۲) - (۱۷۳) - (۱۷۴) - (۱۷۵) - (۱۷۶) - (۱۷۷) - (۱۷۸) - (۱۷۹) - (۱۸۰) - (۱۸۱) - (۱۸۲) - (۱۸۳) - (۱۸۴) - (۱۸۵) - (۱۸۶) - (۱۸۷) - (۱۸۸) - (۱۸۹) - (۱۹۰) - (۱۹۱) - (۱۹۲) - (۱۹۳) - (۱۹۴) - (۱۹۵) - (۱۹۶) - (۱۹۷) - (۱۹۸) - (۱۹۹) - (۲۰۰) - (۲۰۱) - (۲۰۲) - (۲۰۳) - (۲۰۴) - (۲۰۵) - (۲۰۶) - (۲۰۷) - (۲۰۸) - (۲۰۹) - (۲۱۰) - (۲۱۱) - (۲۱۲) - (۲۱۳) - (۲۱۴) - (۲۱۵) - (۲۱۶) - (۲۱۷) - (۲۱۸) - (۲۱۹) - (۲۲۰) - (۲۲۱) - (۲۲۲) - (۲۲۳) - (۲۲۴) - (۲۲۵) - (۲۲۶) - (۲۲۷) - (۲۲۸) - (۲۲۹) - (۲۳۰) - (۲۳۱) - (۲۳۲) - (۲۳۳) - (۲۳۴) - (۲۳۵) - (۲۳۶) - (۲۳۷) - (۲۳۸) - (۲۳۹) - (۲۴۰) - (۲۴۱) - (۲۴۲) - (۲۴۳) - (۲۴۴) - (۲۴۵) - (۲۴۶) - (۲۴۷) - (۲۴۸) - (۲۴۹) - (۲۵۰) - (۲۵۱) - (۲۵۲) - (۲۵۳) - (۲۵۴) - (۲۵۵) - (۲۵۶) - (۲۵۷) - (۲۵۸) - (۲۵۹) - (۲۶۰) - (۲۶۱) - (۲۶۲) - (۲۶۳) - (۲۶۴) - (۲۶۵) - (۲۶۶) - (۲۶۷) - (۲۶۸) - (۲۶۹) - (۲۷۰) - (۲۷۱) - (۲۷۲) - (۲۷۳) - (۲۷۴) - (۲۷۵) - (۲۷۶) - (۲۷۷) - (۲۷۸) - (۲۷۹) - (۲۸۰) - (۲۸۱) - (۲۸۲) - (۲۸۳) - (۲۸۴) - (۲۸۵) - (۲۸۶) - (۲۸۷) - (۲۸۸) - (۲۸۹) - (۲۹۰) - (۲۹۱) - (۲۹۲) - (۲۹۳) - (۲۹۴) - (۲۹۵) - (۲۹۶) - (۲۹۷) - (۲۹۸) - (۲۹۹) - (۳۰۰) - (۳۰۱) - (۳۰۲) - (۳۰۳) - (۳۰۴) - (۳۰۵) - (۳۰۶) - (۳۰۷) - (۳۰۸) - (۳۰۹) - (۳۱۰) - (۳۱۱) - (۳۱۲) - (۳۱۳) - (۳۱۴) - (۳۱۵) - (۳۱۶) - (۳۱۷) - (۳۱۸) - (۳۱۹) - (۳۲۰) - (۳۲۱) - (۳۲۲) - (۳۲۳) - (۳۲۴) - (۳۲۵) - (۳۲۶) - (۳۲۷) - (۳۲۸) - (۳۲۹) - (۳۳۰) - (۳۳۱) - (۳۳۲) - (۳۳۳) - (۳۳۴) - (۳۳۵) - (۳۳۶) - (۳۳۷) - (۳۳۸) - (۳۳۹) - (۳۴۰) - (۳۴۱) - (۳۴۲) - (۳۴۳) - (۳۴۴) - (۳۴۵) - (۳۴۶) - (۳۴۷) - (۳۴۸) - (۳۴۹) - (۳۵۰) - (۳۵۱) - (۳۵۲) - (۳۵۳) - (۳۵۴) - (۳۵۵) - (۳۵۶) - (۳۵۷) - (۳۵۸) - (۳۵۹) - (۳۶۰) - (۳۶۱) - (۳۶۲) - (۳۶۳) - (۳۶۴) - (۳۶۵) - (۳۶۶) - (۳۶۷) - (۳۶۸) - (۳۶۹) - (۳۷۰) - (۳۷۱) - (۳۷۲) - (۳۷۳) - (۳۷۴) - (۳۷۵) - (۳۷۶) - (۳۷۷) - (۳۷۸) - (۳۷۹) - (۳۸۰) - (۳۸۱) - (۳۸۲) - (۳۸۳) - (۳۸۴) - (۳۸۵) - (۳۸۶) - (۳۸۷) - (۳۸۸) - (۳۸۹) - (۳۹۰) - (۳۹۱) - (۳۹۲) - (۳۹۳) - (۳۹۴) - (۳۹۵) - (۳۹۶) - (۳۹۷) - (۳۹۸) - (۳۹۹) - (۴۰۰) - (۴۰۱) - (۴۰۲) - (۴۰۳) - (۴۰۴) - (۴۰۵) - (۴۰۶) - (۴۰۷) - (۴۰۸) - (۴۰۹) - (۴۱۰) - (۴۱۱) - (۴۱۲) - (۴۱۳) - (۴۱۴) - (۴۱۵) - (۴۱۶) - (۴۱۷) - (۴۱۸) - (۴۱۹) - (۴۲۰) - (۴۲۱) - (۴۲۲) - (۴۲۳) - (۴۲۴) - (۴۲۵) - (۴۲۶) - (۴۲۷) - (۴۲۸) - (۴۲۹) - (۴۳۰) - (۴۳۱) - (۴۳۲) - (۴۳۳) - (۴۳۴) - (۴۳۵) - (۴۳۶) - (۴۳۷) - (۴۳۸) - (۴۳۹) - (۴۴۰) - (۴۴۱) - (۴۴۲) - (۴۴۳) - (۴۴۴) - (۴۴۵) - (۴۴۶) - (۴۴۷) - (۴۴۸) - (۴۴۹) - (۴۵۰) - (۴۵۱) - (۴۵۲) - (۴۵۳) - (۴۵۴) - (۴۵۵) - (۴۵۶) - (۴۵۷) - (۴۵۸) - (۴۵۹) - (۴۶۰) - (۴۶۱) - (۴۶۲) - (۴۶۳) - (۴۶۴) - (۴۶۵) - (۴۶۶) - (۴۶۷) - (۴۶۸) - (۴۶۹) - (۴۷۰) - (۴۷۱) - (۴۷۲) - (۴۷۳) - (۴۷۴) - (۴۷۵) - (۴۷۶) - (۴۷۷) - (۴۷۸) - (۴۷۹) - (۴۸۰) - (۴۸۱) - (۴۸۲) - (۴۸۳) - (۴۸۴) - (۴۸۵) - (۴۸۶) - (۴۸۷) - (۴۸۸) - (۴۸۹) - (۴۹۰) - (۴۹۱) - (۴۹۲) - (۴۹۳) - (۴۹۴) - (۴۹۵) - (۴۹۶) - (۴۹۷) - (۴۹۸) - (۴۹۹) - (۵۰۰) - (۵۰۱) - (۵۰۲) - (۵۰۳) - (۵۰۴) - (۵۰۵) - (۵۰۶) - (۵۰۷) - (۵۰۸) - (۵۰۹) - (۵۱۰) - (۵۱۱) - (۵۱۲) - (۵۱۳) - (۵۱۴) - (۵۱۵) - (۵۱۶) - (۵۱۷) - (۵۱۸) - (۵۱۹) - (۵۲۰) - (۵۲۱) - (۵۲۲) - (۵۲۳) - (۵۲۴) - (۵۲۵) - (۵۲۶) - (۵۲۷) - (۵۲۸) - (۵۲۹) - (۵۳۰) - (۵۳۱) - (۵۳۲) - (۵۳۳) - (۵۳۴) - (۵۳۵) - (۵۳۶) - (۵۳۷) - (۵۳۸) - (۵۳۹) - (۵۴۰) - (۵۴۱) - (۵۴۲) - (۵۴۳) - (۵۴۴) - (۵۴۵) - (۵۴۶) - (۵۴۷) - (۵۴۸) - (۵۴۹) - (۵۵۰) - (۵۵۱) - (۵۵۲) - (۵۵۳) - (۵۵۴) - (۵۵۵) - (۵۵۶) - (۵۵۷) - (۵۵۸) - (۵۵۹) - (۵۶۰) - (۵۶۱) - (۵۶۲) - (۵۶۳) - (۵۶۴) - (۵۶۵) - (۵۶۶) - (۵۶۷) - (۵۶۸) - (۵۶۹) - (۵۷۰) - (۵۷۱) - (۵۷۲) - (۵۷۳) - (۵۷۴) - (۵۷۵) - (۵۷۶) - (۵۷۷) - (۵۷۸) - (۵۷۹) - (۵۸۰) - (۵۸۱) - (۵۸۲) - (۵۸۳) - (۵۸۴) - (۵۸۵) - (۵۸۶) - (۵۸۷) - (۵۸۸) - (۵۸۹) - (۵۹۰) - (۵۹۱) - (۵۹۲) - (۵۹۳) - (۵۹۴) - (۵۹۵) - (۵۹۶) - (۵۹۷) - (۵۹۸) - (۵۹۹) - (۶۰۰) - (۶۰۱) - (۶۰۲) - (۶۰۳) - (۶۰۴) - (۶۰۵) - (۶۰۶) - (۶۰۷) - (۶۰۸) - (۶۰۹) - (۶۱۰) - (۶۱۱) - (۶۱۲) - (۶۱۳) - (۶۱۴) - (۶۱۵) - (۶۱۶) - (۶۱۷) - (۶۱۸) - (۶۱۹) - (۶۲۰) - (۶۲۱) - (۶۲۲) - (۶۲۳) - (۶۲۴) - (۶۲۵) - (۶۲۶) - (۶۲۷) - (۶۲۸) - (۶۲۹) - (۶۳۰) - (۶۳۱) - (۶۳۲) - (۶۳۳) - (۶۳۴) - (۶۳۵) - (۶۳۶) - (۶۳۷) - (۶۳۸) - (۶۳۹) - (۶۴۰) - (۶۴۱) - (۶۴۲) - (۶۴۳) - (۶۴۴) - (۶۴۵) - (۶۴۶) - (۶۴۷) - (۶۴۸) - (۶۴۹) - (۶۵۰) - (۶۵۱) - (۶۵۲) - (۶۵۳) - (۶۵۴) - (۶۵۵) - (۶۵۶) - (۶۵۷) - (۶۵۸) - (۶۵۹) - (۶۶۰) - (۶۶۱) - (۶۶۲) - (۶۶۳) - (۶۶۴) - (۶۶۵) - (۶۶۶) - (۶۶۷) - (۶۶۸) - (۶۶۹) - (۶۷۰) - (۶۷۱) - (۶۷۲) - (۶۷۳) - (۶۷۴) - (۶۷۵) - (۶۷۶) - (۶۷۷) - (۶۷۸) - (۶۷۹) - (۶۸۰) - (۶۸۱) - (۶۸۲) - (۶۸۳) - (۶۸۴) - (۶۸۵) - (۶۸۶) - (۶۸۷) - (۶۸۸) - (۶۸۹) - (۶۹۰) - (۶۹۱) - (۶۹۲) - (۶۹۳) - (۶۹۴) - (۶۹۵) - (۶۹۶) - (۶۹۷) - (۶۹۸) - (۶۹۹) - (۷۰۰) - (۷۰۱) - (۷۰۲) - (۷۰۳) - (۷۰۴) - (۷۰۵) - (۷۰۶) - (۷۰۷) - (۷۰۸) - (۷۰۹) - (۷۱۰) - (۷۱۱) - (۷۱۲) - (۷۱۳) - (۷۱۴) - (۷۱۵) - (۷۱۶) - (۷۱۷) - (۷۱۸) - (۷۱۹) - (۷۲۰) - (۷۲۱) - (۷۲۲) - (۷۲۳) - (۷۲۴) - (۷۲۵) - (۷۲۶) - (۷۲۷) - (۷۲۸) - (۷۲۹) - (۷۳۰) - (۷۳۱) - (۷۳۲) - (۷۳۳) - (۷۳۴) - (۷۳۵) - (۷۳۶) - (۷۳۷) - (۷۳۸) - (۷۳۹) - (۷۴۰) - (۷۴۱) - (۷۴۲) - (۷۴۳) - (۷۴۴) - (۷۴۵) - (۷۴۶) - (۷۴۷) - (۷۴۸) - (۷۴۹) - (۷۵۰) - (۷۵۱) - (۷۵۲) - (۷۵۳) - (۷۵۴) - (۷۵۵) - (۷۵۶) - (۷۵۷) - (۷۵۸) - (۷۵۹) - (۷۶۰) - (۷۶۱) - (۷۶۲) - (۷۶۳) - (۷۶۴) - (۷۶۵) - (۷۶۶) - (۷۶۷) - (۷۶۸) - (۷۶۹) - (۷۷۰) - (۷۷۱) - (۷۷۲) - (۷۷۳) - (۷۷۴) - (۷۷۵) - (۷۷۶) - (۷۷۷) - (۷۷۸) - (۷۷۹) - (۷۸۰) - (۷۸۱) - (۷۸۲) - (۷۸۳) - (۷۸۴) - (۷۸۵) - (۷۸۶) - (۷۸۷) - (۷۸۸) - (۷۸۹) - (۷۹۰) - (۷۹۱) - (۷۹۲) - (۷۹۳) - (۷۹۴) - (۷۹۵) - (۷۹۶) - (۷۹۷) - (۷۹۸) - (۷۹۹) - (۸۰۰) - (۸۰۱) - (۸۰۲) - (۸۰۳) - (۸۰۴) - (۸۰۵) - (۸۰۶) - (۸۰۷) - (۸۰۸) - (۸۰۹) - (۸۱۰) - (۸۱۱) - (۸۱۲) - (۸۱۳) - (۸۱۴) - (۸۱۵) - (۸۱۶) - (۸۱۷) - (۸۱۸) - (۸۱۹) - (۸۲۰) - (۸۲۱) - (۸۲۲) - (۸۲۳) - (۸۲۴) - (۸۲۵) - (۸۲۶) - (۸۲۷) - (۸۲۸) - (۸۲۹) - (۸۳۰) - (۸۳۱) - (۸۳۲) - (۸۳۳) - (۸۳۴) - (۸۳۵) - (۸۳۶) - (۸۳۷) - (۸۳۸) - (۸۳۹) - (۸۴۰) - (۸۴۱) - (۸۴۲) - (۸۴۳) - (۸۴۴) - (۸۴۵) - (۸۴۶) - (۸۴۷) - (۸۴۸) - (۸۴۹) - (۸۵۰) - (۸۵۱) - (۸۵۲) - (۸۵۳) - (۸۵۴) - (۸۵۵) - (۸۵۶) - (۸۵۷) - (۸۵۸) - (۸۵۹) - (۸۶۰) - (۸۶۱) - (۸۶۲) - (۸۶۳) - (۸۶۴) - (۸۶۵) - (۸۶۶) - (۸۶۷) - (۸۶۸) - (۸۶۹) - (۸۷۰) - (۸۷۱) - (۸۷۲) - (۸۷۳) - (۸۷۴) - (۸۷۵) - (۸۷۶) - (۸۷۷) - (۸۷۸) - (۸۷۹) - (۸۸۰) - (۸۸۱) - (۸۸۲) - (۸۸۳) - (۸۸۴) - (۸۸۵) - (۸۸۶) - (۸۸۷) - (۸۸۸) - (۸۸۹) - (۸۹۰) - (۸۹۱) - (۸۹۲) - (۸۹۳) - (۸۹۴) - (۸۹۵) - (۸۹۶) - (۸۹۷) - (۸۹۸) - (۸۹۹) - (۹۰۰) - (۹۰۱) - (۹۰۲) - (۹۰۳) - (۹۰۴) - (۹۰۵) - (۹۰۶) - (۹۰۷) - (۹۰۸) - (۹۰۹) - (۹۱۰) - (۹۱۱) - (۹۱۲) - (۹۱۳) - (۹۱۴) - (۹۱۵) - (۹۱۶) - (۹۱۷) - (۹۱۸) - (۹۱۹) - (۹۲۰) - (۹۲۱) - (۹۲۲) - (۹۲۳) - (۹۲۴) - (۹۲۵) - (۹۲۶) - (۹۲۷) - (۹۲۸) - (۹۲۹) - (۹۳۰) - (۹۳۱) - (۹۳۲) - (۹۳۳) - (۹۳۴) - (۹۳۵) - (۹۳۶) - (۹۳۷) - (۹۳۸) - (۹۳۹) - (۹۴۰) - (۹۴۱) - (۹۴۲) - (۹۴۳) - (۹۴۴) - (۹۴۵) - (۹۴۶) - (۹۴۷) - (۹۴۸) - (۹۴۹) - (۹۵۰) - (۹۵۱) - (۹۵۲) - (۹۵۳) - (۹۵۴) - (۹۵۵) - (۹۵۶) - (۹۵۷) - (۹۵۸) - (۹۵۹) - (۹۶۰) - (۹۶۱) - (۹۶۲) - (۹۶۳) - (۹۶۴) - (۹۶۵) - (۹۶۶) - (۹۶۷) - (۹۶۸) - (۹۶۹) - (۹۷۰) - (۹۷۱) - (۹۷۲) - (۹۷۳) - (۹۷۴) - (۹۷۵) - (۹۷۶) - (۹۷۷) - (۹۷۸) - (۹۷۹) - (۹۸۰) - (۹۸۱) - (۹۸۲) - (۹۸۳) - (۹۸۴) - (۹۸۵) - (۹۸۶) - (۹۸۷) - (۹۸۸) - (۹۸۹) - (۹۹۰) - (۹۹۱) - (۹۹۲) - (۹۹۳) - (۹۹۴) - (۹۹۵) - (۹۹۶) - (۹۹۷) - (۹۹۸) - (۹۹۹) - (۱۰۰۰) - (۱۰۰۱) - (۱۰۰۲) - (۱۰۰۳) - (۱۰۰۴) - (۱۰۰۵) - (۱۰۰۶) - (۱۰۰۷) - (۱۰۰۸) - (۱۰۰۹) - (۱۰۱۰) - (۱۰۱۱) - (۱۰۱۲) - (۱۰۱۳) - (۱۰۱۴) - (۱۰۱۵) - (۱۰۱۶) - (۱۰۱۷) - (۱۰۱۸) - (۱۰۱۹) - (۱۰۲۰) - (۱۰۲۱) - (۱۰۲۲) - (۱۰۲۳) - (۱۰۲۴) - (۱۰۲۵) - (۱۰۲۶) - (۱۰۲۷) - (۱۰۲۸) - (۱۰۲۹) - (۱۰۳۰) - (۱۰۳۱) - (۱۰۳۲) - (۱۰۳۳) - (۱۰۳۴) - (۱۰۳۵) - (۱۰۳۶) - (۱۰۳۷) - (۱۰۳۸) - (۱۰۳۹) - (۱۰۴۰) - (۱۰۴۱) - (۱۰۴۲) - (۱۰۴۳) - (۱۰۴۴) - (۱۰۴۵) - (۱۰۴۶) - (۱۰۴۷) - (۱۰۴۸) - (۱۰۴۹) - (۱۰۵۰) - (۱۰۵۱) - (۱۰۵۲) - (۱۰۵۳) - (۱۰۵۴) - (۱۰۵۵) - (۱۰۵۶) - (۱۰۵۷) - (۱۰۵۸) - (۱۰۵۹) - (۱۰۶۰) - (۱۰۶۱) - (۱۰۶۲) - (۱۰۶۳) - (۱۰۶۴) - (۱۰۶۵) - (۱۰۶۶) - (۱۰۶۷) - (۱۰۶۸) - (۱۰۶۹) - (۱۰۷۰) - (۱۰۷۱) - (۱۰۷۲) - (۱۰۷۳) - (۱۰۷۴) - (۱۰۷۵) - (۱۰۷۶) - (۱۰۷۷) - (۱۰۷۸) - (۱۰۷۹) - (۱۰۸۰) - (۱۰۸۱) - (۱۰۸۲) - (۱۰۸۳) - (۱۰۸۴) - (۱۰۸۵) - (۱۰۸۶) - (۱۰۸۷) - (۱۰۸۸) - (۱۰۸۹) - (۱۰۹۰) - (۱۰۹۱) - (۱۰۹۲) - (۱۰۹۳) - (۱۰۹۴) - (۱۰۹۵) - (۱۰۹۶) - (۱۰۹۷) - (۱۰۹۸) - (۱۰۹۹) - (۱۱۰۰) - (۱۱۰۱) - (۱۱۰۲) - (۱۱۰۳) - (۱۱۰۴) - (۱۱۰۵) - (۱۱۰۶) - (۱۱۰۷) - (۱۱۰۸) - (۱۱۰۹) - (۱۱۱۰) - (۱۱۱۱) - (۱۱۱۲) - (۱۱۱۳) - (۱۱۱۴) - (۱۱۱۵) - (۱

میں سے ایک کو فروخت کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے غلاموں کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اُن میں سے ایک کو فروخت کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے واپس لو!

3009 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَاتِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ بَاعَ فَرَّقَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنِهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَرُدَّهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَفَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ذَلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ.

☆☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے فروخت کرتے ہوئے ایک عورت اور اُس کے بیٹے کو الگ کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس سودے کو کالعدم کر دیں۔
عثمان نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک کنیز اور اُس کے بیٹے کے درمیان علیحدگی کر دی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس سے منع کیا تو انہوں نے وہ سودا کالعدم کر دیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ میمون بن ابی شیبہ ربیع، ابونصر کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 83 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۰۹۵)۔

...—...—...—...

کنیز اور اس کی اولاد کو الگ الگ فروخت کرنے کا حکم

امام قدوری رحمہ اللہ اپنی تصنیف ”التجریۃ“ میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ دوائے مملوک افراد کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں ہے جو ایک دوسرے کے ذی رحم محرم ہوں۔ جب تک (ان میں سے نابالغ) بالغ نہ ہو جائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس کی مرسات سال سے زیادہ ہو جائے تو اسے فروخت کرنا جائز ہوگا یہ بات البیہ (یعنی خرید و فروخت سے متعلق باب میں ہے) جبکہ سیراواقہ دی میں بھی یہ بات تحریر ہے۔

ہماری دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات

۳۰۰۹ - أخرجه أبو داود في الجهاد (۶۲/۲) باب: في التفريق بين العبي (۲۶۹۶): حدثنا عثمان بن أبي شيبة - و أخرجه الحاكم في السبع (۵۵/۲) من وجه آخر عن عبد السلام بن حرب - و قال أبو داود: (ميمون لم يترك عليا: قتل بالصالحين و الصالحين سنة ثلاث و ثمانين - قال أبو داود: و المرأة سنة ثلاث و ثمانين - و قتل ابن الزبير سنة ثلاث و ثمانين) - و قال الحاكم: (لما منن أمير المؤمنين - صحيح) - (و) -

منع کیا ہے کہ ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کی جائے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! یہ کب تک ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا یا لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔ اس روایت کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ بچہ بلوغت کی وجہ سے مکمل (فرد) بن جاتا ہے۔ اس لیے اس سے پہلے اسے فروخت کر کے اسے اس کی کنیر ماں سے الگ نہیں کیا جائے گا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی کم سنی کی وجہ سے وہ شرعی احکام کا پابند نہیں ہوتا اس لیے فروخت کر کے اس کے اور اس کی ماں کے درمیان علیحدگی نہیں کی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیر کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا جو ایک بچے کے عوض میں تھا لیکن وہ کنیر کا اپنا بچہ نہیں تھا۔

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو وہ چھوٹا بچہ نہیں رہتا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ بچہ جو بالغ نہ ہوا ہو اس پر چھوٹے بچے کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے جس میں بلوغت کا اعتبار کیا گیا ہے وہ زیادہ واضح ہے۔ اس لیے کسی احتمال والی بات کے مقابلے میں سے ترجیح دی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص (فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کر دیتا ہے تو یہ بات اسکے لیے ناجائز ہے تاہم وہ سودا درست ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: وہ بیع فاسد شمار ہوگی امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”جو شخص کسی غلام کو فروخت کرتا ہے اور اس غلام کو کوئی مال بھی موجود ہو تو وہ مال فروخت کنندہ کے پاس رہتا ہے ماسوائے اس صورت کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے۔“

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان دونوں افراد (یعنی ماں بیٹا) کو ایک ہی عقد میں جمع کرنا جائز ہے اس لیے ان دونوں کے درمیان تفریق بیع کے درست ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگی جس طرح دو بھائیوں کو فروخت کر دیا جائے (تو یہی حکم ہوگا)۔

3010 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُؤْتِي بِالنَّسَبِ فَيُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا هُمْ لَا يَفَرِّقُ بَيْنَهُمْ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب قیدی لائے جاتے تو آپ پورا گھرانہ ہی (کسی کو) دے دیا کرتے تھے جیسے وہ لوگ پہلے ہوتے تھے۔ آپ ان کے درمیان علیحدگی نہیں کرواتے تھے۔

۱۔ الترمذی از امام ابو یوسف احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار افغانستان ج 5 ص 2649

۲۰۱۰ - أخرجه ابن ماجه في المنهاج (۷۵۵/۲) باب: النسب عن الترمذی بن السبي (۲۲۸) من طريق: وكيع: ثنا سليمان عن جابر: به - وأخرجه البيهقي في السنن (۱۲۸/۹) من طريق: عن جابر: به - وفي الزوائد: (في إسناده جابر الجعفي) - ۲۱ -

3011- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَاجُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَلْعُونٌ مَنْ فَرَّقَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدَنَا فِي السَّبِي وَالْوَلَدِ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: علیحدگی کرنے والا شخص

ملعون ہے۔

ابو بکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ الفاظ مبہم ہیں ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ کسی قیدی اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروائی جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلیق بن محمد بن عمران بن حصین۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۶۳)۔

3012- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الرَّجَّاجُ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَفْرَقَ بَيْنَ الْإِخِ وَأَخِيهِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ .

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں یا کنیزوں کو

فروخت کرتے ہوئے) بھائیوں یا ماں باپ اور اولاد کے درمیان تفریق ڈال دی جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع، وقیل: ابراہیم بن اسماعیل بن یزید بن مجمع بن جاریہ انصاری، ابواسحاق مدنی قال عباس

دوری عن یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یس بشیء۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ

بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کے

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب (۱/۱۰۰، ۱۰۱) ت (۱۲۴)۔

۲۰۱۱- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۵/۲) من طريق عبد الرحمن بن يونس السراج به- ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱۲۸/۹) وقال الحاكم: (هذا سند صحيح) ولم يخرجاه (۱) - (۲) - قلت: وقد اختلف فيه على طليق: فراجع ما بعده-

۲۰۱۲- أخرجه ابن صايف في التجلدات (۷۵۶/۲) باب: النسي عن التفسير بين السبي (۲۲۵۰) عن محمد بن عمر بن السراج: ثنا عبدة الله بن موسى به- وأخرجه البيهقي (۲۷۸/۹) من طريقين عن عبدة الله بن موسى به- قال الزيلعي في نصب الراية (۲۵/۱): (وذكر المدركوني فيه

موسى به- وأخرجه ابن صايف في التجلدات (۷۵۶/۲) باب: النسي عن التفسير بين السبي (۲۲۵۰) عن محمد بن عمر بن السراج: ثنا عبدة الله بن موسى به- وأخرجه البيهقي (۲۷۸/۹) من طريقين عن عبدة الله بن موسى به- قال الزيلعي في نصب الراية (۲۵/۱): (وذكر المدركوني فيه

موسى به- وأخرجه ابن صايف في التجلدات (۷۵۶/۲) باب: النسي عن التفسير بين السبي (۲۲۵۰) عن محمد بن عمر بن السراج: ثنا عبدة الله بن موسى به- وأخرجه البيهقي (۲۷۸/۹) من طريقين عن عبدة الله بن موسى به- قال الزيلعي في نصب الراية (۲۵/۱): (وذكر المدركوني فيه

موسى به- وأخرجه ابن صايف في التجلدات (۷۵۶/۲) باب: النسي عن التفسير بين السبي (۲۲۵۰) عن محمد بن عمر بن السراج: ثنا عبدة الله بن موسى به- وأخرجه البيهقي (۲۷۸/۹) من طريقين عن عبدة الله بن موسى به- قال الزيلعي في نصب الراية (۲۵/۱): (وذكر المدركوني فيه

3013- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْآخِ وَأَخِيهِ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص پر لعنت کی ہے جو (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد یا بھائیوں کے درمیان تفریق ڈال دے۔

3014- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَلَبِ الدِّمَشْقِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص (غلاموں اور کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان علیحدگی رکھے گا۔

3015- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَلَوِيِّ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَمَّنْ فَرَّقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَرَّقَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَحِبَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

☆☆ حرث بن سلیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قیدیوں میں والد اور اولاد کے درمیان تفریق کر دیتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان کے درمیان تفریق ڈال دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان تفریق رکھے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حرث، رجل من بني عذرة يقال: ابن سليمان، (اور ایک قول کے مطابق): ابن سليمان، (اور ایک قول کے مطابق):

۲۰۱۳- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱۲۸/۹) كتاب السير: باب: من قال: لا يفرق بين الاخوين في البيع من طريق أبي العباس محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن علي: به- وراجع الندي قبله-

۲۰۱۴- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۵/۲) من طريق سليمان بن عبد الرحمن: به- وأخرجه الترمذي في البيوع (۵۸۰/۴) باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين: أو بين الوالدة وولدها في البيع (۱۲۸۳) عن عمر بن حفص السبائي: أخبرنا عبد الله بن ولید: به- وقال الترمذي: (حديث حسن غريب)- أله- وصححه الحاكم على شرط مسلم: وتعقبه الزيلعي في نصب الرابة: فقال (۲۳/۶): (وفيما قاله نظره: لأن عبي بن عبد الله لم يخرج له في الصحيح شيء: بل تكلم فيه بمفسوم: قال ابن القطان في كتابه: قال الحارثي: فيه نظر- وقال أحمد: إسناده مناكير- وقال ابن معين: ليس به بأس- وقال النسائي: ليس بالقوي: قال: ولاجل الاختلاف فيه لم يصححه الترمذي- انتهى- وأخرجه أحمد في مسنده بلفظه: (.....) أله- ثم ذكر الزيلعي لفظ الامام أحمد: رحمه الله: وروى في المسند (۵/۱۱۴)- و للمصنف طرق أخرى ذكرها الزيلعي (۲۶/۶): فراجع-

۲۰۱۵- ذكره الزيلعي في نصب الرابة (۲۶/۶) عن السارقطني: ثم قال: (والواقدي فيه مقال)- أله-

ابن عمار، ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۸۹، ۸۸/۲) ت (۱۱۵۸)، "القریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۹۳)۔

3016- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأُمِّ وَوَلَدِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى مَتَى قَالَ حَتَّى يَبْلُغَ الْغُلَامُ وَتَحِيضَ الْجَارِيَةُ . عَبْدُ اللَّهِ هَذَا هُوَ الْوَاقِعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِالْكَذِبِ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنْ سَعِيدٍ غَيْرُهُ.

☆☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں اور

کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دی جائے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! یہ حکم کب تک ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا اور لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔

عبداللہ نامی راوی "واقعی" ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ علی بن مدینی نے ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے علاوہ کسی دوسرے نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

3017- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح

وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُمَيْرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ - وَقَالَ أَبَانُ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ - حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَغْلُفُوهَا فَسَيُوهَا فَآخَذَهَا فَآخِيَهَا فَهِيَ لَهُ . قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبيدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ هَذَا قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . هَذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ آئِنٌ وَأَتَمُّ.

☆☆☆ ابان بیان کرتے ہیں: عامر شعی نے انہیں یہ حدیث سنائی، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص

کسی ایسے جانور کو پائے جس کے مالکان اسے چارہ نہ کھلا سکتے ہوں اور وہ اس جانور کو چرنے کیلئے کھلا چھوڑ دیں پھر وہ شخص اس جانور کو لے اور اسے زندگی دے (یعنی خوراک فراہم کرے) تو وہ اسی کی ملکیت ہوگا۔

۳۰۱۶- أخرجه الحاكم في البيوع (۵۵/۲) من طريق أحمد بن الويثم العسكري به - ومن طريقه البيهقي في السنن (۱۲۸/۹) - وقال الحاكم: (صحيح الإسناد ولم يخرجاه) وتعقبه الذهبي بقوله: (قلت: موضوع) وابن حبان كذاب - (۱) -

۳۰۱۷- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۸۶/۲) باب: فيمن أهدا عبداً (۲۵۲۵) - ومن طريقه البيهقي في السنن (۱۹۸/۶) كتاب: الملقطة - باب: ما جاء فيمن أهدا عبداً - وقوله: (وقال في حديث أبان - الخ) من كلام أبي داود عقب الحديث: كما في (السنن) - (۲) - وأخرجه

أبو داود (۲۵۲۵) عن محمد بن عبيد عن حماد بن زيد عن خالد الحذاء عن عبيد الله بن حميد عن الشعبي: يرفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم - ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن (۱۹۸/۶) أيضاً قال البيهقي: (هذا حديث مختلف في رفعه) - وهو عن النبي صلى الله عليه وسلم منقطع - وكل واحد واحد حتى يجعله للفرس - (والله أعلم) - (۳) - وتعقبه ابن الترمذاني في (المعجم)

السنن (أخبره: (قلت: قد قدمنا في (باب فضل الحديث) أن مثل هذا ليس بمنقطع بل هو موصول - وإن الصحابة كلهم عدل - وقد ذكرنا في ذلك الباب من كلام البيهقي ما يدل على ذلك) - (۴) -

لبان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عبید اللہ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: انہوں نے کس کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کئی صحابہ کرام کے حوالے سے (یہ حدیث سنائی ہے)۔
حماد کی نقل کردہ یہ روایت زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

3018 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالِيِّ أَنْ يُوْطَأَ حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَقَالَ اتَّقُوا زَرْعَ غَيْرِكَ . وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ دَيْ تَابٍ مِنَ التَّبَاعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُسے فروخت کیا جائے یا (قید ہونے والی) حاملہ عورتوں کے بچوں کو جنم دینے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دوسرے کے کھیت کو سیراب کرو گے؟
(اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) پالتو گدھوں کا گوشت اور درندوں کا گوشت بھی کھانے سے منع کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد حفص بن عبداللہ بن راشد سلمی، نيسابوری، ابوعلی، ابن ابی عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷)۔

3019 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَيْسَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ - قَالَ - فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَتَبَاعَ ظَهْرًا إِلَى خُرُوجِ الْمُصْطَلِقِ فَابْتِاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ وَبِالْبَاعِعَةِ إِلَى خُرُوجِ الْمُصْطَلِقِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کو سامان فراہم کریں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس وقت ہمارے پاس کوئی سواری نہیں تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کوئی سواری خرید لیں اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والے شخص (صدقات وصول

۲۰۱۸ - أخرجه البيهقي (۱۲۵/۹) كتاب: السير: باب: بيع السبي وغيره في دار الحرب من طريق المصنف عن عبد الرحمن بن ابيه عن

عبد الله بن ابي نجيح - ۲۰۱۸ -

۲۰۱۹ - أخرجه البيهقي في البيوع (۲۸۷/۵ - ۲۸۸) باب: بيع الحيوان وغيره مما لا ربا فيه من طريق الدارقطني - ۲۰۱۹ -

کر کے) آئے گا (تو اس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو اونٹوں اور چند بکریوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول کر کے) آئے گا (تو اس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کیا۔

3020 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوُذِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِيشِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَقُلْتُ إِنَّا بَارِضٌ لَيْسَ بِهَا دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَإِنَّمَا نَبْتَاعُ الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ إِلَى أَجَلٍ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ جَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِبِلًا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ حَتَّى نَفَذْتُ وَبَقِيَ أَنْاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اشْتَرِ لَنَا إِبِلًا بِقَلَانِصٍ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا جَاءَتْ حَتَّى نُؤَدِّيَهَا إِلَيْهِمْ . فَاشْتَرَيْتُ الْبَعِيرَ بِالْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ قَلَانِصٍ حَتَّى فَرَعْتُ فَأَدَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ .

☆☆ عمرو بن حریش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ہم ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں دینار و درہم (کے ذریعہ خرید و فروخت) کا رواج نہیں ہے ہم لوگ مقررہ مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر اونٹ اور بکریاں خرید لیتے ہیں آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو اس بارے میں جانتا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کیلئے صدقے کے اونٹوں میں سے اونٹ دیئے یہاں تک کہ اونٹ ختم ہو گئے لیکن کچھ لوگ بچ گئے جن کے پاس (سواری کیلئے جانور) نہیں تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے لیے کچھ اونٹ خرید لو! جو جوان اونٹنیوں کے عوض میں ہوں گے جو صدقے کے طور پر وصول ہوں گی جب صدقات آجائیں گے تو ہم ان لوگوں کو وہ ادائیگی کر دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دو یا تین جوان اونٹنیوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے اس کی ادائیگی کی۔

3021 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا فَنَفَذَتْ الْإِبِلُ - قَالَ - فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ أَخْذَ فِي قَلَانِصِ الصَّدَقَةِ فَكُنْتُ أَخْذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ

۲۰۲۰ - أخرجه أحمد في مسنده (۱۷۶/۲): حدثنا حسين - يعني: ابن محمد - ثنا جرير - يعني: ابن حازم الحديث أخرجه (۲۱۶/۲): حدثنا

بعضوب حدثنا أبي عن محمد بن اسحاق به - وبياتي الحديث من طرق عن ابن اسحاق -

۲۰۲۱ - أخرجه الحاكم في المستدرک (۵۷-۵۶/۲) عن طريق عثمان بن محمد المارمى: ثنا أبو عمر الحوضي: به - و البيهقي في المنى

(۲۸۷/۵) في البيوع: باب: بيع الحيوان وغيره مما لا ربا فيه: من طريق عبد الواحد بن غياث ثنا حماد بن سلمة: به - قال البيهقي:

(اختلفوا على محمد بن اسحاق في إسناده: وحماد بن سلمة اختصوم بزيادة له: و له قاله صحيح - ا - له - ثم خرج حديث عمرو بن شعيب

عن أبيه المنفرد قبل حديث - و بياتي في الذي بعده من حديث حماد بن سلمة أيضا -

إِلَى إِبْلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ عمرو بن حریش حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک لشکر کا ساز و سامان فراہم کرنے کی ہدایت کی تو اونٹ ختم ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی کہ میں صدقہ کی اونٹنیوں کے عوض میں کچھ اونٹ حاصل کر لوں تو میں نے صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا۔

3022- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفَذَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرْنَا أَنْ نَأْخُذَ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبْلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کیلئے سامان فراہم کریں اونٹ تھوڑے پڑ گئے تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ حاصل کر لیں۔

3023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُبَيْشٍ النَّاقِذُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ سُفْيَانَ الْقَاضِي الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبَرَاءِ الْغَنَوِيُّ أَبُو سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَتَّبِعْ عَلَيْهِ وَصَوَابُهُ فِي الْمَوْطَأِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا.

☆☆ حضرت اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانور کے عوض میں گوشت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

امام مالک سے اس سند کے ہمراہ اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن مروان منفرد ہیں اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت "موطأ امام مالک" میں سعید بن مسیب کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔

3024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْقُعَيْبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

۲۰۲۲- أخرجه أبو داود في سننه في البيوع (۲/۲۱۸) باب: في الرخصة في ذلك يعني: بيع الحيوان نسيئة (۲۲۵۷) وقد اختلف في هذا الحديث على ابن اسحاق ذكر ابن القطان لهذا الخلاف- كما في نصب الراية (۱/۱۷) وقال: (حديث ضعيف مضطرب الاسناد) وقال: (ومع هذا الاضطراب فمرو بن مهران مجهول الحال) ومسلم بن حبيب لم يجهله ذكره ولا اعلمه في غير هذا الاسناد وكذلك مسلم مجهول الحال ايضا اذا كان عن ابني سفيان وابو سفيان فيه نظر) - الله - وقال الزيلعي (۱/۱۷): (وقد يعترض على هذا الحديث بهديث النسوي عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة- أخرجه ابن عباس وسرة بن جندب وجابر بن عبد الله وجابر بن سرة وابن عمر) - الله -

۲۰۲۳- اعلمه الدارقطني بتفرد يزيدي بن مروان به موصولاً عن مالك به- ويزيدي كنبه ابن معين- وقال ابن هبان: يروي الموصوعات عن الانبيات لا يحمل الاحتجاج به بحال: ذكر ذلك عنهما ابن الجوزي في (التحقيق) - انظر: نصب الراية (۱/۲۹) - والصواب مرسل سعيد الآتي بعد هذا-

قَالَ وَآخَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.
☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔
ابن مسیب بیان کرتے ہیں: گوشت کے بدلے میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

.....

گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے کا حکم

گوشت کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:
امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہو اس گوشت کے عوض میں اس جانور کا سودا کرنا جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں آپ ایک ایسی چیز کو فروخت کر رہے ہیں جس کا وزن کیا جاتا ہے اور دوسری طرف ایک ایسی چیز ہے جس کا وزن نہیں کیا جاتا تو اب یہ جائز ہوگا خواہ کوئی بھی جانور ہو لیکن شرط یہ ہے کہ چیز متعین ہونی چاہیے (یعنی جانور کا تعین ہونا چاہیے اور اس کے بدلے میں گوشت کی مقدار کا تعین ہونا چاہیے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جانور کوئی ایسا مال نہیں ہے جس میں ریو کا مفہوم پایا جاتا ہو۔

احناف کے علاوہ بقیہ تینوں ائمہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس جانور کو اسی قسم کے گوشت کے عوض میں فروخت کرنا جائز نہیں ہے یعنی آپ کسی ذبح کی گئی بکری کو کسی (زندہ) بکری کے عوض میں فروخت نہیں کر سکتے اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں روایات پیش کی ہیں۔

جہاں تک جانور کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اس میں اضافی ادائیگی بھی جائز ہے جبکہ دونوں طرف سے جنس ایک ہو یا اجناس مختلف ہوں جیسے ایک بکری کو دو بکریوں کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے یا ایک بکری کو ایک اونٹ کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ جانور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں ربا کا پہلو پایا جاتا ہو کیونکہ جانور کو اس کی ظاہری حالت میں (یعنی جب وہ زندہ ہو) کھایا نہیں جاتا اور یہ شمن بھی نہیں ہے (کیونکہ شمن تو سونا اور چاندی ہوتا ہے)۔

جہاں تک گوشت فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اگر دونوں طرف سے جنس ایک ہو تو ایک جتنا گوشت دونوں طرف سے لین دین کیا جاسکتا ہے جبکہ دست بدست لین دین کیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا مال ہے جس میں سود کا مفہوم پایا جاتا ہے لیکن اگر جنس مختلف ہو جاتی ہے جیسے ذبے کے عوض میں گائے کا گوشت خرید کیا جاتا ہے تو اب اضافی ادائیگی کرنا جائز ہوگا لیکن شرط یہی ہے

۲۰۲۱۔ روایۃ مالک عن زید بن اسلم سعید بن المسیب فی الموطا ص (۶۵۵) بروایۃ یحییٰ ۱ و رقم (۷۲۶) بروایۃ محمد بن الحسن ۱ و (۲۶۱۰) بروایۃ ابی مصعب الزہری (مواخرجہ البیہقی فی السنن (۲۹۶/۵) من طریق الشافعی عن مالک)۔ بہ مواخرجہ البیہقی ابیضا من طریق عبد العزیز بن محمد و حفص بن میسرۃ عن زید بن اسلم۔ بہ۔ قال البیہقی: هذا هو الصحيح. و اخرجہ بزیل بن مروان الخلیل عن مالک عن الزہری عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم. و غلط فیہ (۱)۔ قلت: وروایۃ سہل عنہ نعمت فی الذی قبل هذا و اما روایۃ مالک عن ابی الزناد قسوی فی الموطا ص (۶۵۵) و من طریقہ اخرجہ البیہقی فی السنن (۲۹۷/۵)۔

کہ دست بدست لین دین کیا جائے۔

3025- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْقُضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْسِنَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت

کرنے سے منع کیا ہے۔

3026- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ الصَّنْعَانِيُّ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُورَيْجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الدِّمَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنِ السَّلَفِ فِي الْحَيَوَانِ

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (جانور کے عوض میں) جانور کی بیع سلف (ادھار

سودے) سے منع کیا گیا ہے۔

3027- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ حَدَّثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ

نَاصِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِ بِالْكَالِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ادھار کے عوض میں ادھار سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

۲۰۲۵- أخرجه الطحاوي في المعاني (٦٠/٤) من طريق أبي أحمد الزبيري: به- وأخرجه ابن حبان في البيوع (٥٠٢٨) من طريق أبي داود الحفري عن سفیان: به- وأخرجه عبد الرزاق (١٤١٢٢) عن معمر: به- وأخرجه إبراهيم بن طهمان عن معمر: به- أخرجه البيهقي (٢٨٨/٥ - ٢٨٩)- وأخرجه داود بن عبد الرحمن المطاوع عن معمر: به- أخرجه ابن الجارود (٦١٠) والطبراني في الكبير (١١٩٩٦) والوسط (٥٠٢٦)- وقال الطبراني في الأوسط: (لم يجهل هذا الحديث عن معمر إلا داود المطاوع وسفيان الثوري: تفرد بهما داود وشباب ونفرد به بهما سفيان الثوري عثمان بن أبي شيبة عن أبي أحمد الزبيري)- أ- وأخرجه عبد الرزاق عن معمر عن يحيى عن عكرمة مرسلاً ليس فيه ابن عباس- أخرجه ابن الجارود (٦٠٩)- وأخبره سفيان وعبد الأعلى عن معمر: به مرسلاً- وكذلك أخرجه علي بن السجل عن يحيى بن أبي كثير به مرسلاً- وذكر ذلك كله البيهقي في الكبير: ورواه عن معمر: به مرسلاً- وأخرجه ابن الشراكاني في ذلك وخالفه كما في الجواهر النقي بنيل السنن الكبرى-

۲۰۲۶- أخرجه الحاكم في البيوع (٥٧/٢) من طريق عبد الله بن إسماعيل الصنعاني: به- وقال: (صحيح الإسناد)- وقد انشد البيهقي في رواية الذمري هذه ضمن الروايات الموصولة: ثم قال: (وكل ذلك وهم)-

۲۰۲۷- أخرجه البيهقي في السنن (٢٩٠/٥) كتاب البيوع: باب: ما جاء في النسبي عن بيع الدين بالدين: قال: أخبرنا ابن بشران ببغداد: ثنا أبو الحسن علي بن محمد المصري: ثنا سليمان: به- وأخرجه الحاكم في المستدرک (٥٧/٢): حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب: ثنا الربيع بن الحسن: ثنا الخصب بن ناصح: به- ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن (٢٩٠/٥) كتاب البيوع: باب: ما جاء في النسبي عن بيع الدين بالدين- وصححه الحاكم على شرط مسلم- وقال البيهقي: موسى: هذا: قال ابن عبيدة الربيعي: وثيخنا أبو عبد الله قال في معانيه عن موسى بن عقبة: (هو خطأ)- والمعجب من أبي الحسن المارقطني شيخ عصره روى هذا الحديث في كتاب السنن عن أبي الحسن علي بن محمد المصري: فقال: عن موسى بن عقبة: وثيخنا أبو الحسين: يعني: ابن بشران- أخرجه لنا عن أبي الحسن المصري في العز- الثالث من سنن المصري: أ- وأخرجه ابن عدي في الكامل (٢٢٥/٦) في ترجمة موسى بن عبيدة الربيعي: ومن طريقه ابن عدي أخرجه البيهقي في السنن (٢٩٠/٥)- قال ابن عدي: (قال موسى: قال نافع: وذلك بيع الدين بالدين: وهذا معروف بجوسي عن نافع)- أ- وللحديث طريق أخرجه عن الربيعي: وثاني في النفي بعه-

3028- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ذُوَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ

الوَاحِدِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ نَهَى
عَنْ بَيْعِ الْكَالِ بِالْكَالِ - قَالَ اللَّفْظِيُّونَ هُوَ النَّسِيئَةُ بِالنَّسِيئَةِ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے کالی کے
عوض میں کالی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

اہل لغت نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد ادھار کے عوض میں ادھار سودا کرنا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن عمامہ بن عمرو سہمی - ذکرہ دارقطنی فی ضعفاء و متروکین (۲۱۵)۔

○ حمزہ بن عبد واحد کی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ
ہو: جرح و تعدیل (۲۱۳/۳) (۹۳۷)۔

3029- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَالْكَلْبِ -
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بلی اور کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

3030- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ

أَبُو زُرْعَةَ الْحَجَرِيُّ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَهِيَ الْهَرَّةُ -

۲۰۲۸- أخرجه الحاكم (۵۷/۲) من طريق أحمد بن محمد بن إسماعيل بن سوران ثنا أبي ثنا المقدم بن داود الرعيني... فذكره
وذكر (موسى بن عتبة) الفنا - أيضاً - وأحمد بن محمد بن إسماعيل بن سوران... فذكره أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف
(۶۶۰/۶) رقم (۲۲۱۲۵)؛ حدثنا ابن أبي زائدة عن موسى بن عبيدة - به - وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲۱/۶) من طريق أبي حاتم
أخبرنا موسى بن عبيدة - به - وأخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹۰/۸) رقم (۱۶۴۴۰)؛ أخبرنا الدارقطني قال: حدثنا عبد الله بن
دينار - به - قال الترمذي في نهج الراية (۶۰/۶)؛ وهو معلول بالاسلمى -

۲۰۲۹- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۰۰/۲) باب: في ثمن السنور (۲۶۷۹)؛ والترمذي في البيوع (۵۷۷/۲) باب: ما جاء في كراهية ثمن
الكلب والسنور (۱۲۷۹)؛ وابن الجارود (۵۸۰)؛ والطحاوي في المعاني (۵۲/۶)؛ والحاكم (۲۶/۲) من طريق عيسى بن يونس - به - و
صحه الحاكم - وقال الترمذي: (هذا حديث في إسناده اضطراب - ولا يصح في ثمن السنور - وقد روي هذا الحديث عن الأعمش عن
بعض أصحابه عن جابر - واضطربوا على الأعمش في رواية هذا الحديث - وقد ذكره قوم من أهل العلم ثمن السنور - ورضي فيه بمضمون -
وقد قول أحمد وإسحاق وروى ابن فضال عن الأعمش عن أبي حازم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا
الوجه -) وأخرجه مسلم في المساقاة (۱۱۹۹/۲) باب: تحريم ثمن الكلب وعلوان الكائن وصور البهي والنسي عن بيع السنور (۱۵۶۹)
من طريقه عن أبي الزبير قال: سألت جابراً عن ثمن الكلب والسنور قال: زجر النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك -

۲۰۳۰- أخرجه أبو داود رقم (۲۶۸۰)؛ والترمذي (۱۲۸۰)؛ وابن ماجه (۲۲۵۰)؛ وأحمد بن محمد رقم (۱۰۴۴)؛ وأبو عبد الله بن أحمد
(۲۹۷/۲) من طريق عبد الرزاق؛ حدثنا عمر بن زيد الهضلي عن أبي الزبير عن جابر قال: (نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
اكل السنور ونسبها) - وقال الترمذي: (حديث غريب) - وعمر بن زيد لا يعرف كغير أحمد روى عنه غير عبد الرزاق -) - قال
الترمذي عقب حديث أبي هريرة (۱۲۸۱) في هذا الباب: (وقد روي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا - ولا يصح إسناده
أيضاً) - قال -

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بلی کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "سنور" سے مراد بلی ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ وہب بن راشد بصری، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: علل حدیث (۲۰۶/۲)، رقم (۲۱۰۸)۔

○ خیر بن نعیم بن مرہ بن کریم حضرمی، مصری، قاضی برقہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فقیہ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۸۴)۔

3031- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقَسَانِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمِّهِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ كَسْبُ الْحَجَّامِ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا الْكَلْبَ الضَّارِي . الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں حرام ہیں: پچھنے لگانے والے کی آمدن، فاحشہ عورت کی آمدن اور کتے کی قیمت، البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔ (اس روایت کا ایک راوی) ولید بن عبید اللہ ضعیف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصعب بن صدقہ قرقسائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ کثیر غلط، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 108ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۴۲)۔

3032- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْهَرِّ إِلَّا الْكَلْبَ الْمُعْلَمَ . الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ضَعِيفٌ .

۲۰۳۱- أخرجه أبو داود في البيوع (۲۰۱/۲) باب: في إيمان الكلاب (۲۶۸۱) والنسائي في الصبر (۱۹۰/۷) باب: السبي عن ثمن الكلب و البيهقي في الكبرى (۶/۶) وخطهاوي في المعني (۵۲/۴) من طريق علي بن رباح اللخمي عن أبي هريرة مرفوعاً معلقاً، لا يدخل ثمن الكلب ولا حلوان الكائن ولا مهر البغي - وأخرجه الأعمش عن أبي حنبل عن أبي هريرة قال: (نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وحبس الفحل) - أخرجه المارزي في البيوع (۲۷۲/۲) و أبو يعلى (۶۲۱۰) والنسائي في البيوع (۲۱۱/۷) باب: بيع ضراب الجمل و ابن ماجه في التجارات (۷۳۱/۲) باب: السبي عن ثمن الكلب و مهر البغي (۲۱۶۰) - ۲۰۳۲- أخرجه أحمد (۲۱۷/۲) من طريق الحسن بن أبي جعفر به -

3035- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ بِإِذْنِهِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ح
وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّورِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے البتہ شکاری کتے کا

حکم مختلف ہے۔

3036- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّورِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ
حَمَّادُ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَذَا أَصْحَحُ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ .
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے البتہ شکاری کتے کا

حکم مختلف ہے۔

حماد نے اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا اور یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3037- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ أَبُو بَخْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَحَبِيبٌ وَهَشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
قَالَ مَنِ اشْتَرَى مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ .
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ”مصراة“ جانور خرید لے اُسے تین دن

تک اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو (اس عرصے کے اندر) اُسے اناج کے ایک صاع سمیت واپس کر دے جو گندم نہ ہو۔

3038- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۳۰۳۷- أخرجه عبد الرزاق (۱۲۸۵۸) والعميدى (۱۰۲۹) واهمد (۲۴۸/۲) ومسلم في البيوع (۱۱۵۸/۳) باب: حكم بيع المصراة (۱۵۲۴)
وابو داود في البيوع (۷۲۷/۲) باب: من اشترى مصراة فله خيار (۲۴۴۴) والنسائي في البيوع (۲۵۴/۷) باب: المربي عن المصراة والترمذي
في البيوع (۵۵۲/۳-۵۵۴) باب: ما جاء في المصراة (۱۲۵۲) وابن ماجه في التجارات (۷۵۲/۲) باب: بيع المصراة (۲۲۳۹) واسو يعلى (۶۰۴۹)
وابن الجوزي (۵۶۶/۵۶۷) والطحاوي في المعاني (۱۹/۴) والبيهقي في البيوع (۳۸/۵) باب: الحاكم فيمن اشترى مصراة من طرفه عن
محمد بن سيرين به- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) - أخرجه ابو الزناد عن الاعمش عن ابي هريرة به- أخرجه مالك في البيوع
(۶۸۳-۶۸۴) باب: ما ينسوي عن المساومة والمبايعه (۹۶) والعميدى (۱۰۲۸) واهمد (۲۴۲/۲) والبخاري في البيوع (۴۲۲/۴) باب:
النسوي للبائع الا يحفل الابل (۲۶۵۰) وابو داود في البيوع (۷۲۷/۲) باب: من اشترى مصراة فله خيار (۲۴۴۴) والنسائي في البيوع
(۲۵۲/۷) باب: النسوي عن المصراة والبيهقي في البيوع (۲۴۶/۵) باب: لا يبيع حاضر لباد- وأخرجه عبد بن حماد عن محمد بن زياد
عن ابي هريرة به- أخرجه الطيالسي (۱۲۴۴-منه) واهمد (۲۸۶/۲-۲۸۷/۲-۲۸۸/۲) والترمذي في البيوع (۵۵۲/۳) باب: ما جاء في
المصراة (۱۲۵۱) والطحاوي في المعاني (۱۷/۴)-

3039- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَا الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَلَقُّوا السِّلْعَ بِأَقْوَاهِ الطَّرِيقِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسُمُّ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَرُدَّ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا وَلَا تَبِيعُوا الْمُصْرَاةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فَمَنْ اشْتَرَاهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَالرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے: شہری شخص دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے سامان (کے قافلے کو منڈی میں پہنچنے سے پہلے) راستے میں نہ خرید و مصنوعی بولی نہ لگاؤ کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت کے مقابلے میں قیمت نہ لگائے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح کے مقابلے میں نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک وہ دوسرا شخص نکاح نہ کر لے یا اُس پیغام کو ختم نہ کر دے کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرنے تاکہ اس کے ذریعہ وہ اُس (سوکن) کے حصے کے فوائد حاصل کر لے کیونکہ اُس عورت کو وہی ملے گا جو اُس کے نصیب میں ہوگا مصراۃ اونٹنی اور بکری کو فروخت نہ کر دے جو شخص اُسے خرید لے اُسے اختیار ہوگا گروہ چاہے تو کھجور کے ایک صاع سمیت اُسے واپس کر دے رہن میں (رکھے ہوئے) جانور کا دودھ دوہا جاسکتا ہے اور اُس پر سواری کی جاسکتی ہے۔

3040- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَآخِرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَا رِبْحٌ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

☆☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (ایک ہی سودے میں) سلف اور بیع ایک سودے میں دو شرائط جو چیز اپنے پاس موجود نہ ہو اُس کا سودا کرنا جس چیز کے ضمان کی ذمہ داری نہ ہو اُس کا منافع (یہ سب چیزیں) جائز نہیں ہیں۔

3041- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

۲۰۳۹- أخرجه النسخان عن أبي هريرة طرفاً منه وعن ابن عمر طرفاً منه أيضاً- وتقدم حديث أبي هريرة قبل ذلك-

۲۰۴۰- أخرجه أحمد (۱۷۸/۲-۱۷۹) والدارمي (۲۵۲/۲) وأبو داود في البيوع (۷۶۹/۲) باب: بيع ما ليس عندك (۲۵۰/۲) والترمذي في البيوع (۵۳۶-۵۳۵/۲) باب: كراهية بيع ما ليس عندك (۱۳۲۸) والنسائي في البيوع (۲۸۸/۷) باب: بيع ما ليس عند البائع وابن ماجه في التجريلات (۷۲۸ ۷۲۷/۲) النسائي عن بيع ما ليس عندك (۲۸۸) وابن الجوزي (۲۶۱) والحاكم (۱۷/۲) والبيهقي (۲۳۹/۵-۲۴۰) من طريق عمرو بن شعيب- وقال الترمذي: (حسن صحيح)- وقال الحاكم: (هذا حديث- على شرط جماعة من أئمة المسلمين صحيح)- ۵۱-

۲۰۴۱- أخرجه مالك في البيوع (۶۸۲ ۶۸۳/۲) باب: ما ينسوي عن المسومة والمبايع (۹۶) والبيهقي (۱۰۲۸) وأحمد (۲۴۲/۲) والبخاري في البيوع (۴۲۲/۶) باب: النسوي للبائع الذي يحفل الإبل (۲۵۰) وأبو داود في البيوع (۷۲۷/۲) باب: من اشترى مصراة فله نصيبها (۲۴۴۲) والنسائي في البيوع (۲۵۲۷) باب: النسوي عن المصراة والبيهقي في البيوع (۲۴۶/۵) باب: لا يبيع حاضر لباد من طريق أبي الزناد به-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَغْنَى النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا تَلَقُّوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ فَمَنْ ابْتَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا أَمْسِكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمَرَاءَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: شہری شخص دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے، مصنوعی بولی نہ لگاؤ (اناج کے قافلے کے منڈی پہنچنے سے پہلے) اُسے راستے میں نہ ملو اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے کیلئے اُن کا تصریہ نہ کرو جو شخص اُسے خرید لے اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا اگر وہ اپنے پاس رکھنا چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر وہ واپس کرنا چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دے، گندم کا نہیں۔

3042- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ اسْتَحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا جَلَبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا عِثْرَاضَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ إِذَا حَلَبَهَا بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ رَضِيَهَا أَمْسِكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ . تَابَعَهُ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَصْرَةِ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ عَيْسَى . وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . وَقَالَ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جلب، جب، عیثر (کی کوئی حیثیت نہیں ہے) شہری شخص دیہاتی کیلئے کوئی سودا نہ کرے اونٹنی یا بکری کا تصریہ نہ کرو جو شخص تصریہ والے جانور کو خرید لے اور اُس کا دودھ دودھ لے تو اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دیدے۔

عاصم بن عبید اللہ نے سالم کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مصراۃ کے بارے میں اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے اُن کے حوالے سے داؤد بن عیسیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابوشیبہ نامی راوی نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اسے ایک صحابی کے حوالے سے (جن کا نام مذکور نہیں ہے) روایت کیا ہے۔

۲۰۴۲- فی اسنادہ اسماء بن ابراہیم الحنبلہ: قال الزهبي: (صاحب الروايات) - قال البخاري: في حديثه نظر - وقال السائي: ليس بشقة - انظر للميزان (۲۲۰/۱) - وضعه العافظ في التقریب (ت ۲۲۹) - و الحديث أخرجه ابن عمير في الكامل (۵۸/۶) من طريق اسماعيل بن ابي هريرة - حدثنا كثير المزي عن ابيه عن جده به مختصراً -

3043- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. قَالَ عُمَرُ فَسَرَهُ أَبِي الْمُخَاضَرَةُ لَا يَشْتَرِي شَيْئًا مِنَ الْحَرْثِ وَالنَّخْلِ حَتَّى يُؤْنَعَ يَحْمَرًا أَوْ يَصْفَرَّ وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ فَيُرْمَى بِالثَّوبِ وَيُرْمَى إِلَيْهِ بِمِثْلِهِ فَيَقُولُ هَذَا لَكَ بِهَذَا وَالْمَلَامَسَةُ يَشْتَرِي الْبَيْعَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے محافلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

عمر (بن یونس) نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: مخاضرہ سے مراد یہ ہے: خریدار کسی کھیت یا کھجوروں کے باغ کو اس وقت تک نہیں خریدے گا جب تک وہ سرخ یا زرد نہیں ہو جاتے (یعنی پیداوار پک نہیں جاتی)۔

منابذہ سے مراد یہ ہے: خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا خریدار کی طرف کپڑا پھینکے گا اور کہے گا: یہ اس کے عوض میں تمہارا ہوا۔

لامسہ یہ ہے: خریدنے والا سامان خرید لے گا حالانکہ اس نے سامان دیکھا بھی نہیں ہوگا۔

محافلہ سے مراد زمین کرائے پر دینا ہے۔

3044- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو بَكْرٍ وَرَأَى الْحُمَيْدِيَّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا فَرْجُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَمِي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِيضَ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ اسْتَفْطَعَ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الَّذِي يُقَالُ لَهُ مِلْحٌ شَذًا يَمَارِبُ فَقَطَعَهُ لَهُ ثُمَّ إِنَّ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ عَلَى الْمِلْحِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهِيَ بَارِضٌ لَيْسَ فِيهَا مِلْحٌ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ السَّمَاءِ الْعَدِي. فَاسْتَفْطَلَ أَبِيضُ فِي قَطِيعَةِ الْمِلْحِ فَقَالَ أَبِيضُ قَدْ أَقْلَتَكَ فِيهِ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعَدِي مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ قَالَ فَقَطَعَهُ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَرْضًا وَنَخِيلًا بِالْجُرُفِ - جُرُفٌ مُرَادٍ - مَكَانُهُ حِينَ أَقَالَهُ فِيهِ قَالَ فَرَجٌ فَهُوَ عَلَى ذَلِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ.

۲۰۵۱ - أخرجه ابن ماجة في المرفوع (۲۶۷۵) باب: انقطاع الانسهار والعيون - ابن ماجة في الطبقات (۲۸۲/۵) والطبرانی في المعجم (۸۰۸) من طريقه فرج بن سعيد - ورواه محمد بن يحيى بن قيس الماربي عن أبيه عن تمام بن شهاب عن سمی بن قیس عن شہر بن عبد المذان عن أبيض - أخرجه أبو داود في الخراج (۲۰۶۶) باب: في انقطاع الارضين والترمذي في الاحكام (۱۲۸۰) باب: ما جاء في النخلان - وصيه بن زنجويه (۱۰۱۷) و أبو عبيد (۲۸۶) كلاهما في الاموال - ابن حبان (۱۱۹۹) والطبرانی (۸۱۰) من طريقه عن محمد بن يحيى - و خالفه محمد بن فضال عن يحيى بن قيس الماربي عن رجل عن أبيض - هكذا أخرجه يحيى بن آدم في الخراج (۲۶۶) من طريق ابن المبارك عن محمد بن - وقال الترمذي (۲۶۷۵/۲): (حديث أبيض حديث غريب) والعمل على هذا عند أهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في النخلان: برون جائز ان يقطع الامام لمن رأى ذلك - لا -

☆☆ ثابت بن سعید اپنے والد سعید کے حوالے سے اپنے دادا حضرت ابیض بن حمال کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے وہ قطعہ اراضی مانگا جسے ”ملح شذا“ کہا جاتا تھا اور یہ ”مارب“ میں تھا، نبی اکرم ﷺ نے وہ قطعہ اراضی انہیں عطاء کر دیا۔ پھر اقرع بن حابس تمیمی نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں زمانہ جاہلیت میں ”ملح“ نامی جگہ گیا تھا، وہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں نمک نہیں ہے جو شخص وہاں پہنچ جائے وہ اُسے حاصل کر سکتا ہے اُس کی مثال اُس جتے ہوئے پانی کی ہے جس کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا، پھر اقرع نے ”ملح“ کے قطعہ اراضی کے بارے میں ابیض سے اقالہ کی فرمائش کی تو حضرت ابیض نے کہا: میں اس میں اس شرط پر تمہارے ساتھ اقالہ کرتا ہوں کہ تم اسے میری طرف سے صدقے کے طور پر استعمال کرو گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اس کی مثال چشمے سے جتے ہوئے پانی کی ہے جو شخص اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے استعمال کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ”جُوف“ کے مقام پر کچھ زمین اور کھجور کا باغ عنایت کیا تھا اس سے مراد ”جُوف“ مراد ہے یہ عطاء نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت کی جب انہوں نے اس میں اقالہ کر لیا۔ فرج بن سعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی بھی یہی صورت تھی جو اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے حاصل کر لے گا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ فرج بن سعید بن علقمہ بن سعید بن ابیض ماربی، ابوروح یمانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۴۱)۔

○ ثابت بن سعید بن ابیض بن حمال ماربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۴۰۵/۱) ت (۸۰۲)، ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۳)۔

○ سعید بن ابیض بن حمال مرادی، ابوہانی، ماربی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۸۳)۔

3045- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

۲۰۱۵- فی اسنادہ و اصل بن ابی جمیل: قال الذہبی فی البیان (۱۷۷/۷): قال یحییٰ بن معین: لا یثبت۔ وقال البخاری: یروی عن معالج و

مکحول، روی عنہ الطحاوی، احادیثہ مرسلہ۔

مُسْلِمٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ نَفَرًا اشْتَرَوْا فِي زَرْعٍ مِنْ أَحَدِهِمُ الْأَرْضَ وَمِنْ الْأَخْرِ الْقَدَانُ وَمِنْ الْأَخْرِ الْعَمَلُ وَمِنْ الْأَخْرِ الْبَذْرُ فَلَمَّا طَلَعَ الزَّرْعُ ارْتَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَلْفَى الْأَرْضَ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْقَدَانِ كُلِّ يَوْمٍ دِرْهَمًا وَأَعْطَى الْعَامِلَ كُلَّ يَوْمٍ أَجْرًا وَجَعَلَ الْغَلَّةَ كُلَّهَا لِصَاحِبِ الْبَذْرِ. قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَكْحُولًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ وَصِيفٌ. هَذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَصِحُّ. وَوَاصِلٌ هَذَا ضَعِيفٌ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: چند لوگوں نے ایک زرعی زمین میں مشترکہ طور پر کام کرنے کے بارے میں طے کیا، اُن میں سے ایک شخص کی زمین تھی دوسرے شخص نے زراعت کے آلات فراہم کرنے تھے تیسرے شخص نے کھیت میں کام کرنا تھا اور چوتھے نے بیج فراہم کرنا تھا جب وہ پیداوار تیار ہو گئی تو یہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے زمین کی ملکیت کو بے حیثیت قرار دیا (یعنی اُسے کوئی معاوضہ نہیں ملے گا) جس شخص نے زراعت کے آلات فراہم کیے تھے اُسے ایک دن کا ایک درہم معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا جس شخص نے کھیت میں مزدوری کرنی تھی اُس کے لیے معاوضہ مقرر کیا اور آپ نے بیج فراہم کرنے والے شخص کو تمام پیداوار کا مالک قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث مکحول کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: اس حدیث کے عوض میں مجھے وصیف بھی ملتا تو خوشی نہ ہوتی۔

یہ حدیث ”مرسل“ ہے اور مستند نہیں ہے اس روایت کا راوی واصل ضعیف ہے۔

3046 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ مَنْ ضَارَّ ضَارَهُ اللَّهُ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اسلام میں) ضرر اور ضرار نہیں ہے جو شخص ضرر پہنچانے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرر میں مبتلا کرے گا اور جو شخص مشقت کا شکار کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے مشقت میں مبتلا کرے گا۔

3047 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي التَّلَجِ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ. وَآخِرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ أَبُو وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ

۲۰۱۷ اہرجہ الترمذی (۱۲۱۶) والنسائی کما فی نفعہ الاثراف (۹۸۸) وابن ماجہ رقم (۲۲۵۱) وابن الجارود (۱۰۲۸) من طریق عباد بن لیت صاحب الکراہیس بہ - وعلفہ البخاری فی صحیحہ (۳۱/۵) کتاب البیوع باب: اذا بین البیعان ولم یکتبا و نھما - قال الترمذی: (هذا حديث حسن مرسل لا نعرفه الا من حديث عباد بن لیت وقد روى عنه هذا الحديث لغير واحد من أهل الحديث) - ۵۱ -

إِلَّا أَقْرَبُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا حَبْثَةَ بَيْعِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ . وَقَالَ ابْنُ أَبِي الثَّلَاجِ فَأَخْرَجَ إِلَى كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً - شَكَّ عَبْدُ ابْنِ كَيْثٍ - لَا دَاءَ لَهُ وَلَا حَبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ بَيْعِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ .

☆ ☆ ابو وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ تحریر پڑھ کر سناؤں جو نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے لکھوائی تھی؟ (اُس کے الفاظ یہ ہیں:)

”یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے جس میں کوئی بیماری نہیں ہے کوئی دھوکا نہیں ہے کوئی خرابی نہیں ہے یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر انہوں نے میرے سامنے یہ تحریر نکالی:

”یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے (یہاں عباد نامی راوی کو شک ہے) جس میں کوئی بیماری نہیں ہے کوئی دھوکا نہیں ہے کوئی خرابی نہیں ہے یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے۔“

راویان حدیث کا تعارف:

○ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری، یہ صحابی ہیں یہ اور ان کے والد ایک ساتھ مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا انتقال پہلی صدی کے بعد ہوا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۵۶۹)۔

3048- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّيْدُوسِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمٍ أَبُو أَرْقَمٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارُودِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِذَا دَفَعَ مَالًا مُضَارَبَةً اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ لَا يَسْلُكُ بِهِ بَحْرًا وَلَا يَنْزِلُ بِهِ وَادِيًا وَلَا يَشْتَرِي بِهِ ذَاتَ كِبِدٍ رَطْبَةٍ فَإِنْ فَعَلَ فَهُوَ ضَامِنٌ فَرَّقَ شَرْطُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَجَارَهُ أَبُو الْجَارُودِ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ جب ایک شخص کو اپنا مال مضاربت کے طور پر دیا تو ساتھ یہ شرط عائد کی کہ وہ اس مال کو لے کر سمندری سفر نہیں کرے گا اس کے ساتھ کسی وادی (یعنی بے آب و گیاہ) جگہ پر پڑاؤ نہیں کرے گا اس کے ذریعہ کسی جاندار کو نہیں خریدے گا اور اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ اس کا ضمان (تاوان) ادا کرے گا پھر انہوں نے یہ شرط نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ ﷺ نے اسے درست قرار دیا۔

ابو جارد نامی راوی "ضعیف" ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن یسار کندی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب ت (۱۰۸۷)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۱۷)۔

3049 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَحْرِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْوَصَّافِيُّ حَدَّثَنِي عَطِيَّةٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَمَّا وُضِعَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَلَيْهِ دَيْنٌ . قَالُوا نَعَمْ فَعَدَلَ عَنْهَا وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ . فَلَمَّا رَأَاهُ عَلِيٌّ يَقْفِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرَاءٌ مِنْ دِينِهِ وَأَنَا ضَامِنٌ لِمَا عَلَيْهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَكَ اللَّهُ رَهَانَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا فَكَّكَ رَهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِعَلِّي هَذَا خَاصَّةٌ قَالَ بَلْ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ .

☆☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک نماز جنازہ میں شریک ہوا جس میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے جب اُسے رکھا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ وہاں سے بنے لگے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ شخص اپنے قرض سے بری الذمہ ہے اس کے ذمہ جو ادائیگی ہے میں اُس کا ضامن ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے اُس شخص کی نماز جنازہ ادا کی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے! جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ادائیگی اپنے ذمہ لی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری ادائیگیاں بھی اپنے ذمہ لے جو بھی شخص اپنے بھائی کی طرف سے اُس کا قرض ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کی ادائیگیوں کا ذمہ دار ہوگا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ (حکم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (نہیں!) بلکہ یہ تمام مسلمانوں کیلئے عام ہے۔

3050 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كُزَّالٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَاتِمٍ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا زَاهِرٌ ح وَآخَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا زَاهِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ شَهِدَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَنَازَةً فَلَمَّا وَضِعَتْ قِيلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَتَنَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ عَلِيُّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنَا ضَامِنٌ لَدَيْنِهِ . قَالَ فَكَ اللّٰهُ عَنْكَ يَا عَلِيُّ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكَتَ عَنْ اَخِيكَ الْمُسْلِمِ رِهَانَهُ . قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِعَلِّي خَاصَّةٌ اَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے میں شریک ہوئے جب اُسے رکھا گیا تو بتایا گیا: اس کے ذمہ قرض ہے نبی اکرم ﷺ پیچھے ہٹے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس کے قرض کا ضامن ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتوں کو اسی طرح پورا کرے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے یا تمام اہل ایمان کیلئے عام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام اہل ایمان کیلئے عام ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ زافر بن سلیمان ایادی، ابوسلیمان قہستانی، ذکرہ بخاری فی ضعفاء صغیر، وقال: عنده مرايل ووهيم، وهو يكتب حديثه، وقال في كبير: عنده مرايل - وقال نسائي: عنده حديث منكر عن مالك - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۱۵۰۶/۳)، واسامی ضعفاء (۱۱۴)، وضعفاء ومترکون للنسائی (۲۱۴)۔

3051 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَعَسَلْنَاهُ وَكَفَّنَاهُ وَخَطَطْنَاهُ وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَيْثُ تَوَضَّعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ اَذَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعَنَا خُطْبَى ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا . قَالُوا نَعَمْ دَيْنَارَانِ فَتَخَلَّفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِمَّنْ يَقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُمَا عَلَيَّ . فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ هُمَا عَلَيْكَ وَفِي مَالِكَ وَحَقُّ الرَّجُلِ عَلَيْكَ وَالْمَيْتُ مِنْهُمَا بَرِيءٌ . فَقَالَ نَعَمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا لَقِيَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ مَا صَنَعْتَ فِي الدِّينَارَيْنِ حَتَّى كَانَ الْخِرَ ذَلِكَ قَالَ قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ . قَالَ الْآنَ حِينَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، ہم نے انہیں غسل دیا، کفن دیا، انہیں خوشبو لگائی اور اُسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قیام کی جگہ کے پاس رکھ دیا جہاں جنازے رکھے جاتے تھے پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تا کہ آپ اُس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ چند قدم چل کر آئے پھر آپ نے فرمایا: شاید تمہارے ساتھی کے ذمہ کچھ قرض تھا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! دو دینار تھے تو نبی اکرم ﷺ واپس مڑنے لگے، ہم

۲۰۵۱ - اخرجه البيهقي في الكبرى (۷۵/۶) من طريق زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقیل بنحوه و اخرجه عبد الرزاق (۱۵۲۵۷) عن معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بنحوه و من طريق عبد الرزاق اخرجه ابو داود في البيوع (۲۴۶۴) باب في التمسيد في الدين والناس في الجنائز (۶۵/۶-۶۶) باب: الصلاة على من عليه دين و ابن حبان في الجنائز (۴۰۶۱)۔

میں سے ایک صاحب جن کا نام ابوققادہ تھا، انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! ان دونوں (دیناروں) کی ادائیگی میرے ذمہ ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی ادائیگی تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے مال میں سے ہوگی اور (وصولی کرنے والے) شخص کا حق تمہارے ذمہ ہے یہ مرحوم ان دونوں سے بری ہے۔ تو حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی جب بھی حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، آپ ﷺ نے اُن سے یہی دریافت کیا: تم نے اُن دو دیناروں کا کیا کیا؟ آخر کار جب حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتایا: اب رسول اللہ! میں نے اُن دونوں کو ادا کر دیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب اُس شخص کو ٹھنڈک نصیب ہوئی ہے۔

3052 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السَّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهِهِ فِي دِينٍ وَلَفَقِيهِ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ أَلْفِ عَابِدٍ وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّينِ الْفِقْهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً فَأَفْقَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَةً إِلَى الْعِدَاةِ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بندگی کے حوالے سے جو بھی کام کیے جاتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ فضیلت دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو ہے، ایک فقیہ، شیطان کیلئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شدید (پریشانی کا باعث) ہوتا ہے، ہر چیز کا ایک ستون ہے، اس دین کا ستون فقہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی بیٹھ کر دین کا علم حاصل کر لوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، ابویحییٰ، عطار، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ

3053- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ التَّرْجَمَانِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ وَمُجَالِسَتُهُمْ زِيَادَةٌ .

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انبیاء قاصدین ہیں، فقہاء سردار ہیں، ان کی ہم نشینی (علم اور اجر و ثواب میں) اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

ہم سنی (علم اور اجر و ثواب میں) اضافہ کا باعث ہوئی ہے۔

۲۰۵۲- اخرجہ الطبرانی فی الأوسط (۶۶۶) من وجہ آخر عن یزید بن ہارون بہ- وقال الطبرانی: (لم یرو هذا الحديث عن صفوان بن یسلم الا یزید بن عیاض) -۱-

۲۰۵۳- اخرجہ القضاہی فی مسند التواب رقم (۲۰۷) من طریق احماد بن احمد بن یسلم بہ- قال البخاری فی فتح التواب (عبد العزیز بن العسین: قال البخاری: لیس بالقوی عندہم- وقال ابن معین وغیرہ: ضعیف- وقال ابو داود: منکر) -۱- ۵۱-